رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تم کو دیں اُس کو لے لو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو۔ (سورۃ الحشر)

ریاض الصالحین (مکمل)

اُردو ترجمہ

تصنیف

امام محی الدین ابی زکریا ابن شرف نووی

مُترجم

مُحمّد حُسین صِدّیقی
اُستاذِ حدیث جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

زمزم پبلشرز

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ۔ (القرآن)

ریاض الصالحین (مکمل)

اردو ترجمہ

تصنیف

امام محی الدین ابی زکریا بن شرف نووی

مترجم

محمد حسین صدیقی

استاد حدیث جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

ناشر

زمزم پبلشرز

نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

کتاب کا نام ــــــ ریاض الصالحین اردو ترجمہ

تاریخ اشاعت ــــــ اپریل ۲۰۰۷ء

باہتمام ــــــ احباب زمزم پبلشرز

کمپوزنگ ــــــ فاروق اعظم کمپوزرز کراچی

سرورق ــــــ احباب زمزم پبلشرز

مطبع ــــــ

ناشر ــــــ زمزم پبلشرز کراچی

شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اُردو بازار کراچی

فون: 021-2760374 - 021-2725673

فیکس: 021-2725673

ای میل: zamzam01@cyber.net.pk

ویب سائٹ: http://www.zamzampub.com

ضروری وضاحت ایک مسلمان دینی کتابوں میں دانستہ غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کا انتہائی اہتمام کیا جاتا ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ آنے والے ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوسکے۔ نیکی کے کام میں آپ کا تعاون یقیناً صدقہ جاریہ ہوگا۔

ــــ منجانب ــــ

احباب زمزم پبلشرز

ملنے کے دیگر پتے

- دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی
- قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- صدیقی ٹرسٹ، لسبیلہ چوک کراچی۔
- مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121 Halliwell Road, Bolton Bl1 3NE
Tel/Fax : 01204-389080

AL-FAROOQ INTERNATIONAL
36,Rolleston Street Leicestor
LE5-3SA
Ph: 0044-116-2537640

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

علامہ نووی علیہ الرحمۃ کی مرتب کردہ کتاب ''ریاض الصالحین'' کو کتب احادیث میں جو مقبولیت عامہ اور افادیت حاصل ہے وہ کسی بھی ذی شعور سے پوشیدہ نہیں دعوتی حلقے ہوں یا علمی مذاکرے، خانقاہی مجلسیں ہوں یا منبر کی تقریریں ہر ایک کے لئے یہ اپنے اندر بہت سا سامان رکھتی ہے، چونکہ ریاض الصالحین میں احادیث الاحکام نہ ہونے کے برابر ہیں اور اس میں احادیث فضائل و وعید، مضامین ترغیب و ترہیب، ذکر جنت و دوزخ، فنائے دنیا اور ثبات آخرت اور ان جیسے مضامین کا تفصیلی بیان ہے اس لئے یہ کتاب شرق و غرب، عرب و عجم میں یکساں مقبول ہے۔

کتاب کی اہمیت اور مقبولیت کو دیکھتے ہوئے ہمارے محترم حضرت مولانا محمد حسین صدیقی صاحب (استاذ حدیث جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی) نے اس کا اردو ترجمہ کیا جس کو چھاپنے کی سعادت زم زم پبلشرز کو حاصل ہو رہی ہے، اس سے قبل انہی کی تیار کردہ ''روضۃ الصالحین شرح ریاض الصالحین'' پانچ جلدوں میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت اسے پڑھنے والوں کے لئے نافع، مرتب اور مترجم کے لئے توشہ آخرت اور ناشر کے لئے ذریعہ نجات بنائے، آمین۔

محمد رفیق ولد عبد المجید زمزمی

صاحبِ ریاض الصالحین

بڑی مدت میں ساقی بھیجتا ہے ایسا فرزانہ بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستور میخانہ

نام ونسب:

نام، یحییٰ، ابوزکریا کنیت، محی الدین لقب، سلسلہ نسب یہ ہے: یحییٰ بن شرف بن حسن بن حسین بن جمعۃ بن حزام بن حر لی الحورانی الشامی۔

ولادت:

آپ ماہ محرم الحرام ۶۳۰ھ میں نواۃ مقام میں پیدا ہوئے جو ارض حوران کے ایک شہر نویٰ میں ہے اسی وجہ سے آپ کو نووی کہتے ہیں۔ (۱)

تعلیم وتربیت:

ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں ہی حاصل کی جس میں قرآن مجید کا حفظ کرنا اور چند ابتدائی کتابیں تھی۔ پھر ۶۴۹ھ میں انیس سال کی عمر میں اپنے والد ماجد کے ساتھ مدرسہ رواحیہ دمشق میں آ گئے۔ وہاں بڑے بڑے علماء سے علم دین حاصل کر کے کمال کو پہنچ گئے۔

فقہ کے اساتذہ:

کمال الدین اسحاق مغربی اور عبدالرحمٰن بن نوح وغیرہ۔

علم اصول فقہ کے استاد:

علامہ قاضی نفیسی صاحبؒ سے حاصل کی۔

علم نحو کے اساتذہ:

شیخ احمد مصری، اور ابن مالک سے حاصل کی۔

احادیث کے اساتذہ:

شیخ رضی الدین، زین الدین بن عبدالدائم، عماد الدین عبدالکریم حرستانی، عبدالعزیز انصاری وغیرہ سے صحاح ستہ، اور دیگر کتب احادیث پڑھیں۔

ان سے علوم حاصل کرنے کے بعد علامہ نووی ایک متبحر عالم بن گئے جس کے بارے میں علامہ عبدالحیؒ لکھتے ہیں: **ورع فی العلوم و صار محققاً فی فنونه مدققاً فی عمله حافظاً للحديث عارفاً بانواعه.**

علوم میں بہت زیادہ نمایاں، فنون میں محقق، عمل میں دقیق، حافظ حدیث اور اس کے انواع سے باخبر تھے۔

عام حالات پر بسر کی زندگی تو نے تو کیا — کچھ تو کر ایسا کہ عالم بھر میں افسانہ رہے

عام زندگی:

شیخ ابن العطار فرماتے ہیں: انہٗ کان لا یضیع لہٗ وقتاً فی لیل و لا نہار الا فی الاشتغال حتی فی الطریق.

علامہ نووی رحمہ اللہ دن رات میں کوئی وقت بھی ضائع نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ راستہ میں بھی مصروف رہتے تھے۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

لا زم الاشتغال و التصنیف و نشر العلم و العبادۃ و الاوراد و الصیام و الذکر و الصبر علی العیش الخشن فی المأکل و الملبس ملازمۃ کلیۃ لا مزید علیہا، ملبسہ ثوب خام و عمامۃ شیخانیۃ صغیرۃ. (۲)

حضرت نووی نے اپنے آپ کو تصنیف و تالیف، درس و تدریس، علم کی نشر و اشاعت، عبادت، وظائف، روزے اور اللہ کی یاد میں مصروف رکھا تھا، موٹا چھوٹا کھاتے اور پہنتے تھے جس سے زیادہ کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی پوشاک کورا لٹھا اور چھوٹا سا شیخانیہ عمامہ تھا۔ آپ کے بارے میں ابوبکر بن ہبۃ اللہ کورانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''آپ نے دو سال اس طرح گذارے کہ زمین پر کہیں پہلو نہیں ٹکایا۔''

پھر فرماتے ہیں: ''آپ ایک ہی مرتبہ عشاء کے بعد کھاتے اور ایک ہی مرتبہ سحری کے وقت پانی پیتے تھے۔ اور علامہ نوویؒ نے شادی بھی نہیں کی۔

اس مجاہدے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ انعام ملا کہ یہ علم والے ہوگئے جس کی شہادت علامہ فخر بن البخاریؒ نے ان الفاظ سے دی:

کان اماما بارعا حافظاً متقنا اتقن علوماً حجۃً و صنف التصانیف الجمۃ و کان شدید الورع والزھد. تارکاً لجمیع الرغائب من المأکول الا ما یأتیہ ابوہ بہ من کعک و تین و کان یلبس الثیاب الردیۃ المرقعۃ.

''علامہ نوویؒ ماہر فن امام، حافظ حدیث تھے تمام علوم میں پختہ تھے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھیں بڑے متقی اور پرہیز گار تھے کھانے پینے کی تمام مرغوب کو چھوڑ رکھا تھا وہی کھاتے جو روٹی اور انجیر والد بھیجتے تھے، گھٹیا پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے تھے۔

بقول شاعر

دل فقر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے — دنیا کے زر و مال پہ میں تف نہیں کرتا

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ جب شاہ ظاہر بیبرس نے ملک شام میں تاتاریوں سے جنگ کا ارادہ کیا تو اس نے علماء سے اس بات کا فتویٰ طلب کیا کہ دشمن کے مقابلے کے لئے رعیت سے مال لے سکتا ہوں؟ تمام علماء نے ہاں میں فتویٰ دے دیا مگر علامہ نوویؒ نے انکار کر دیا۔ (۳)

اس پر بادشاہ نہایت غضبناک و برہم ہوا اور اپنے شہر دمشق سے نکال دیا۔ علماء نے بادشاہ سے سفارش کی مگر علامہ نوویؒ نے فرمایا جب تک شاہ ظاہر زندہ ہے میں دمشق میں قدم نہیں رکھونگا۔ اس واقعہ کے تقریباً ایک ماہ کے بعد علامہ نوویؒ کا انتقال ہوگیا

اب نہ دنیا میں آئیں گے یہ لوگ — کہیں ڈھونڈ نے نہ پائینگے یہ لوگ

تصانیف:

آپ نے ہر فن پر کتابیں لکھیں۔ آپ بہت ہی سریع التصنیف تھے کہا جاتا ہے کہ لکھتے لکھتے جب آپ کا ہاتھ تھک جاتا تو آپ یہ شعر پڑھتے تھے ؎

فَمَنْ كان هذا الدمع يجرى صبابة　　على غير سعدى فهو دمع مضيع

آپ کی مجموعی تصانیف کا حساب لگایا گیا تو یومیہ دو کراستہ سے زائد کا اوسط پڑا۔ آپ کی چند تصانیف کے نام یہ ہیں:

① المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج ② رياض الصالحين ③ تهذيب الاسماء و اللغات ④ شرح المهذب ⑤ كتاب الاذكار ⑥ كتاب المناسك ⑦ الاربعون ⑧ التبيان فى آداب حملة القرآن ⑨ الارشادات فى مهمات الحديث ⑩ التحرير فى الفاظ التنبيه ⑪ تحفة الطالب ⑫ نكت على الوسيط ⑬ رؤوس المسائل ⑭ رسالة فى قسمة الغنائم والاصول والضوابط ⑮ الاشارات على الروضة.

وفات:

دمشق سے نکل کر آپ بیت المقدس کی زیارت کو تشریف لے گئے اس کے بعد اپنے والد ماجد کی زیارت کے لئے اپنے آبائی شہر نوی میں آئے یہاں پہنچ کر ایسے بیمار ہوئے کہ اسی بیماری میں ۲۴ رجب المرجب ۶۷۶ھ میں انتقال ہو گیا ؎

اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار　　اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے

مزید حالات نوویؒ کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا:

① تذكرة الحفاظ ٢٥٠/٤ تا ٢٥٤، ② كتاب السلوك ٦٤٨/١، ③ الدارس فى المدارس ٢٤/١ تا ٢٥، ④ طبقات الشافعيه ٨٧، ⑤ مرأة الجنان ١٨٢/٢، ⑥ شذرات الذهب ٣٥٤/٥، ⑦ البداية والنهاية ٢٧٨/٣، ⑧ هداية العارفين ٥٢٤/٢، ⑨ اتحاف النبلاء المتقين بمآثر الفقهاء المحدثين ٤٣٩، ⑩ مفتاح السعادة ٣٩٨/٢، ⑪ آداب اللغة العربية ٢٤٣/٣، ⑫ طبقات الشافعيه الكبرىٰ ١٦٧/٥.

---

(۱) احیاء علوم کی شرح اتحاف میں ان کی ولادت ۶۸۱ھ لکھی ہے جو کاتب کی بظاہر غلطی ہے۔ از محمد حسین صدیقی ۱۲

(۲) تذكرة الحفاظ ص١٤٧　　(۳) طبقات الشافعيه، الرسالة المستطرفة، حسن الحاضرة وغيره.

مختصر تذکرۂ مصنّفین صحاح ستہ

مصنّفین صحاح ستہ کا تذکرہ اختصار کے ساتھ اس لئے ضروری سمجھا گیا، کیونکہ ریاض الصالحین میں ان ہی حضرات کی روایات ہیں۔

① حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے ۔۔۔ بہت مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

نام: محمد، کنیت ابوعبداللہ، والد کا نام اسماعیل، دادا کا نام ابراہیم بن مغیرۃ۔ آپ کے پردادا مغیرہ حاکم بخارا یمان جعفی کے ہاتھ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

ولادت: ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ پیدا ہوئے۔

حالات: آپ بچپن میں نابینا ہو گئے تھے آپ کی والدہ ماجدہ کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ نے آپ کو بینائی عطاء فرما دی۔ امام بخاری کو بچپن سے ہی حدیثیں یاد کرنے کا شوق تھا۔ سولہ سال کی عمر میں حضرت عبداللہ بن مبارک کی تمام کتابوں کو یاد کر لیا۔ پھر اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے بھائی احمد بن اسماعیل کے ساتھ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ حج کے بعد والدہ اور بھائی واپس آ گئے مگر آپ حجاز مقدس میں حدیث پڑھنے کے لئے رک گئے پھر آپ نے مکہ، کوفہ، بصرہ، بغداد، مصر، واسط، الجزائر، شام، بلخ، ہرات اور نیشاپور وغیرہ کا سفر کیا۔

خواب اور بخاری شریف کی تصنیف: امام بخاریؒ نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ تشریف فرما ہیں آپ کے جسد اطہر پر مکھیاں بیٹھنا چاہتی ہیں مگر امام بخاری ان مکھیوں کو اڑا دیتے ہیں اس کی تعبیر یوں ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے صحیح بخاری لکھوائی۔ آپ نے چھ لاکھ حدیثوں میں سے انتخاب کر کے سولہ برس کی محنت شاقہ کے ساتھ تصنیف فرمائی۔ بخاری میں کل احادیث نو ہزار بیاسی (۹۰۸۲) ہیں۔ اگر مکررات کو حذف کر دیا جائے تو دو ہزار سات سو اکسٹھ (۲۷۶۱) ہے۔ امام بخاری ہر حدیث لکھنے سے پہلے غسل فرماتے اور دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر لکھتے تھے آپ کے شاگردوں کی تعداد نوے ہزار ہے۔

وفات: باسٹھ (۶۲) برس کی عمر میں شب شنبہ عید الفطر کی رات میں عشاء کی نماز کے وقت ۲۵۶ھ میں وفات پائی اور خرتنگ نامی گاؤں میں جو سمرقند سے دس میل کے فاصلہ پر ہے وہاں مدفون ہوئے۔

ارباب چمن مجھ کو بہت یاد کرینگے ۔۔۔ ہر شاخ پر اپنا ہی نشان چھوڑ دیا ہے

② امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

نام: مسلم، کنیت ابوالحسین، والد کا نام حجاج تھا اور لقب عساکر الدین ہے بنی قشیر قبیلہ کی نسبت کی وجہ سے قشیری کہلاتے ہیں، نیشاپور کے رہنے والے ہیں جو خراسان کا بہت ہی خوب صورت اور مردم خیز شہر ہے۔

ولادت: ۲۰۲ھ میں یا ۲۰۴ھ بعض نے ۲۰۶ھ کہا ہے۔ بارہ سال کی عمر سے احادیث کو یاد کرنا شروع کر دیا۔ طلب حدیث کے لئے عراق، حجاز، شام،

بصرہ اور مصر وغیرہ کا سفر کیا۔

اساتذہ: آپ کے استاذوں میں سے امام احمد بن حنبل، یحیٰی بن یحیٰی نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن مسلمہ وغیرہ، آپ کے شاگردوں میں امام ترمذی اور ابوبکر بن خزیمہ وغیرہ شامل ہیں۔ تین لاکھ احادیث امام مسلم کو از بر تھیں۔

وفات: ۵۵ سال کی عمر میں ۲۵ رجب المرجب ۲۶۱ھ کو انتقال ہوا اور نیشاپور کے محلہ نصیر آباد میں مدفون ہوئے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب میں مکررات کے بعد ۴ ہزار احادیث جمع کی ہیں

لاش پر عبرت یہ کہتی ہے امیر آئے تھے دنیا میں اس دن کے لئے

۳ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

نام وولادت: آپ کا نام محمد، کنیت ابوعیسیٰ، بوغ جو شہر ترمذ سے چھ کوس کے فاصلہ پر ہے وہاں ۲۰۹ھ میں ۱۷ رجب کو پیدا ہوئے۔

اساتذہ: آپ نے امام بخاری و مسلم جیسے قابل قدر اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا اور علم حدیث کے حصول کے لئے ہزاروں میل کا سفر کیا۔

عام زندگی: آپ اپنے دور کے بے مثال عابد و زاہد تھے۔ شب بیداری اور خوف الٰہی سے گریہ وزاری کے سبب سے پہلے آنکھوں میں آشوب چشم ہوا پھر بینائی جاتی رہی۔

وفات: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ۲۷ رجب شب دوشنبہ ۲۷۹ھ کو انتقال ہوا اور ترمذ شہر میں مدفون ہوئے

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید زجام دہر مئے کل من علیہا فان

۴ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

نام: سلیمان، والد کا نام اشعث بن شداد بن عمرو ہے۔

ولادت: ۲۰۲ھ کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی: آپ نے بھی حصول علم کے لئے دور دراز کا سفر کیا اور پھر اپنے زمانے کے یکتا محدث بن گئے۔ آپ کے اساتذہ میں سے ہزاروں محدثین ہیں۔ پھر عمر بھر آپ حدیث کا درس دیتے رہے اس لئے آپ کے شاگردوں کی تعداد بھی بے شمار ہے ان کے شاگردوں میں امام ترمذی اور نسائی جیسے محدث ہیں۔

بغداد کے ایک بڑے عالم سہل بن عبداللہ تستری ایک دن امام ابوداؤد کی ملاقات کے لئے آئے تو انہوں نے کہا: اپنی زبان باہر نکالئے انہوں نے زبان باہر نکالی تو انہوں نے ان کی زبان کو بوسہ دیا اور کہا کہ اس زبان سے آپ ﷺ کی احادیث کو بیان کرتے ہیں۔

وفات: ۷۳ سال کی عمر میں ۱۴ شوال ۲۷۵ھ بصرہ ہی میں انتقال ہوا۔

تعداد روایات: امام ابوداؤد کو پانچ لاکھ احادیث یاد تھیں جن میں سے انہوں نے اپنی اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو احادیث کو جمع کیا۔

آہ اس آباد ویرانے میں گھبراتا ہوں میں رخصت اے بزم جہاں، سوئے وطن جاتا ہوں میں

۵ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

نام: احمد، آپ خراسان کے علاقہ نساء کے رہنے والے تھے اس لئے نسائی کہتے ہیں۔

ولادت: ۲۱۴ھ کو پیدا ہوئے

عام زندگی: آپ نہایت عابد وزاہد آدمی تھے۔صوم داؤدی یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرتے تھے۔متعدد مرتبہ زیارت حرمین شریفین کے لئے تشریف لے گئے۔امراء اور سلاطین کے درباروں سے سخت متنفر اور ایسے لوگوں کی ملاقاتوں سے ہمیشہ پرہیز کرتے تھے۔

وفات: آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب بیان کئے جس پر خارجیوں نے اتنا مارا کہ اسی میں انتقال ہوگیا۔آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو صفاء ومروہ کے درمیان دفن کیا گیا۔آپ کی وفات ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں ہوئی۔بقول شاعر

ہزاروں منزلیں ہوں گی، ہزاروں کارواں ہوں گے　　　بہاریں ہم کو ڈھونڈیں گی نہ جانے ہم کہاں ہونگے

۶ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات:

نام: محمد، کنیت ابوعبداللہ، ربعی قزوینی نسبت ہے۔مگر عام طور سے ابن ماجہ کے نام سے مشہور ہیں ایک قول یہ ہے کہ ماجہ ان کی والدہ کا نام ہے۔

ولادت: آپ ایران کے شہر قزوین میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی: علم حدیث کے حصول کے لئے حجاز، عراق، شام، خراسان، بصرہ، کوفہ، بغداد، دمشق وغیرہ کا سفر کیا۔پھر عمر بھر علم حدیث کے درس وتدریس کا مشغلہ رہا اور بلند پایہ محدثین میں شمار ہوئے۔

وفات: ۲۱ رمضان ۲۷۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔محمد بن علی قرمان اور ابراہیم بن دینار وراق دو بزرگوں نے آپ کو غسل دیا۔آپ کے بھائی ابوبکر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور آپ کے بھائی ابوبکر اور عبداللہ اور آپ کے فرزند عبداللہ نے آپ کو قبر میں اتارا۔

تعداد روایات: پندرہ سو ابواب میں چار ہزار روایات کو اس کی مناسبت سے بیان فرمایا ہے۔

۷ امام دارمی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

حقیقت میں زمانہ میں وہی خوش تقدیر　　　نام مرنے پہ بھی مٹتا نہیں جن کا زنہار

نام: عبداللہ، کنیت ابومحمد، والد کا نام عبدالرحمٰن دارمی ہے۔

ولادت: سمرقند میں ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔قبیلہ بنی تمیم میں ایک خاندان دارم بن مالک بن حنظلہ کی طرف نسبت کی وجہ سے دارمی کہلاتے ہیں۔

وفات: ۲۵۵ھ میں چوہتر سال کی عمر میں ہوئی۔

احادیث کو پڑھنے اور دوسروں تک پہنچانے کے فضائل

حج الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(الف) فليبلغ الشاهد منكم الغائب فرب مبلغ اوعى من سامع. (۱)

یاد رکھو حاضرین تم میں سے ان کو پہنچا دو جو غیر حاضر ہیں اس لئے کہ بعض دفعہ سننے والے سے وہ زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے جس کو بات پہنچائی ہے۔

(ب) نضر الله امرأ سمع منا حديثاً واداه فما سمعه فرب مبلغ اوعى من سامع و فى رواية نضر الله امرأ سمع منا شيئاً فبلغه كما سمعه. (۲)

اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی اور اس کو اسی طرح دوسروں تک ادا کر دیا اس لئے کہ بعض دفعہ جس کو بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد کرنے والا ہوتا ہے۔

(ج) من تعلّم حديثين اثنين ينفع بهما نفسه او يعلمها غيره فينفع بهما كان خيراً من عبادة ستين سنة. (۳)

جس نے کم از کم دو حدیثیں پڑھ لیں تا کہ خود ان سے نفع اٹھائے یا دوسرے کو اس کی تعلیم دے تا کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں تو یہ ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(د) اللهم ارحم خلفائى قيل و من خلفائك يا رسول الله قال الذين يروون احاديثى. (۴)

اے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے پوچھا آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو میری احادیث کو دوسرے لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں۔

امت محمدیہ میں چالیس احادیث حفظ کرنے والوں کے فضائل

کم از کم چالیس احادیث تو ہر امتی کو یاد کرنے کی نصیحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

من حفظ على امتى اربعين حديثا من امر دينها بعثه الله يوم القيامة فقيهاً و كنت له شافعاً و شهيداً. (۵)

جو میری امت میں کسی کو چالیس حدیثیں دین کے کام کی یاد کرا دے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عالم کی شکل میں اٹھائے گا اور میں اس کی شفاعت کرنے والا اور اس پر گواہ ہوں گا۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

اهل الحديث هم اهل النبى و ان لم يصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

حدیث سننے اور سنانے والے آپ ﷺ کے خاندان سے ہیں اگر آپ کی ذات سے شرف صحبت حاصل نہ کر سکے تو آپ ﷺ کے الفاظ سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

مصر کے مادرزاد ولی سیدی عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں: میں نے کشف میں دیکھا کہ سیّد دو عالم ﷺ کے ارد گرد مجمع کثیر انسانوں کا ہے سیّد دو عالم ﷺ کے سینہ انور سے کچھ دھاگے نکلے آتے ہیں جو ان سے بعض لوگوں کے سینے کے ساتھ چمٹے آتے ہیں۔ مجھے بتایا گیا یہ وہ خوش نصیب ہیں جو آپ ﷺ کے ارشادات کو سنتے اور سناتے ہیں۔ اللہ جل شانہ ہم سب کو حدیث یاد کر کے دوسرے تک پہنچانے کی توفیق عطاء فرمائے جس سے آدمی کو سعادت، دارین کی نصیب ہوتی ہے

آپ کے نقش قدم پر گامزن ہوئے گماں جس مسافر کو مکمل ارتقاء درکار ہے
گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی ثریا نے زمین پر آسمان سے ہم کو دے مارا

---

(۱) مشکوۃ شریف
(۲) ترمذی شریف ۲/۹۰۔ مسند دارمی ۴۲۔ یہ حدیث تقریباً ۲۴ صحابہؓ سے منقول ہے نیز اس کو متواتر کا درجہ حاصل ہے۔ (لسان المیزان ۱/۳)
(۳) مفتاح الجنہ ص ۴۷
(۴) مسند احمد
(۵) مرقاۃ شرح مشکوۃ

صحابہ کرام کے علاوہ بھی احادیث کو حفظ کرنے والے حضرات کے اسمائے گرامی

اس امت کے افراد نے رسول اللہ ﷺ کے عشق ومحبت میں احادیث کو حفظ کیا اس کی مثالیں ایک دو نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں تھی ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(ا) سلیمان بن مہران الاعمش المتوفی ۱۴۸ھ ان سے چار ہزار احادیث مروی ہیں اور وہ سب زبانی بیان کرتے تھے۔ (۱)

(ب) امام محمد بن سلام المتوفی ۲۲۷ھ ان کو پانچ ہزار احادیث یاد تھیں (۲) محدث عجلی فرماتے ہیں کہ ان کو سات ہزار احادیث یاد تھیں۔ (۳)

(ج) امام عبدالرحمٰن بن مہدی ان کو دس ہزار احادیث یاد تھیں۔ (۴)

(د) امام ابوحاتم کو بھی دس ہزار احادیث یاد تھیں۔ (۵)

(ھ) امام محمد بن عیسیٰ بن نجیح المتوفی ۲۲۴ھ کو چالیس ہزار حدیثیں یاد تھیں۔ (۶)

(و) محدث محمد بن موسیٰ المتوفی ۳۲۱ھ کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔ (۷)

(ز) امام عبدان رحمہ اللہ متوفی ۳۰۶ھ ان کو بھی ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔ (۸)

(ح) امام بخاری ۲۵۶ھ کو تین لاکھ احادیث یاد تھیں۔ جن میں سے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح۔ (۹)

(ط) امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کو دس لاکھ احادیث یاد تھیں۔ (۱۰)

(ی) امام مسلم کو تین لاکھ احادیث یاد تھیں۔ (۱۱)

محدثین کی لاکھوں مثالیں ہیں طوالت کے خوف سے چند پر اکتفاء کیا گیا ہے

اپنا کیا حال ہے اسلاف کی حالت کیا تھی ۔۔۔ اپنی توقیر ہے کیا ان کی وجاہت کیا تھی

---

(۱) تاریخ خطیب بغدادی ۹/۵ (۲) تہذیب التہذیب ۹/۲۲۲
(۳) تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۴۳ (۴) تہذیب التہذیب ۴/۳۸۴
(۵) تذکرۃ الحفاظ ص ۳۵۵ (۶) تہذیب التہذیب ۹/۳۹۴
(۷) میزان الاعتدال ۳/۱۴۱، لسان المیزان ۵/۳۹۹ (۸) تذکرۃ ۲/۲۳۳
(۹) تذکرۃ ۲/۱۲۳ (۱۰) تاریخ خطیب بغدادی ۴/۴۱۹
(۱۱) تدوین حدیث۔ مولانا مناظر احسن گیلانی ص ۵۳

قریب کے زمانے میں احادیث کو یاد کرنے والے چند حضرات کے اسماء گرامی

قریب کے زمانے میں بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کو یاد کیا ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(ا) مولانا شیخ فتح محمد تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو چار ہزار احادیث یاد تھیں اور وہ عالمگیر اورنگزیب المتوفی ۱۱۱۸ھ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کو بارہ ہزار احادیث یاد تھیں۔ (۱)

(ب) مجدد الف ثانی کے پوتے شیخ محمد فرخ کو ستر ہزار احادیث متن اور سند کے ساتھ یاد تھیں۔ (۲)

(ج) شیخ حسین بن محسن القاری کو بخاری کی مشہور شرح، فتح الباری کی چودہ جلدیں حفظ یاد تھیں۔ (۳)

(د) مولانا داؤد کشمیری متوفی ۱۰۹۷ھ ان کو مشکوٰۃ زبانی یاد تھی اس وجہ سے ان کو مشکاتی کہا کرتے تھے۔ (۴)

(ھ) گجرات کے ایک آدمی جن کا نام محدث تاج الدین تھا ان کو بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ صحاح ستہ زبانی یاد تھی۔ (۵)

(و) حضرت حسین احمد مدنیؒ کے بارے میں مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک فرماتے ہیں کہ ان کو بخاری شریف حفظ یاد تھی۔ (۶)

گہر جو دل میں نہاں ہیں خدا ہی دے تو ملیں ۔۔۔ اسی کے پاس ہے مفتاح اس خزانے کی

یہ چند پر ہی اکتفاء کر دیا ہے حالانکہ اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔

---

(۱) دیکھیں رسالہ معارف ص ۳۵۱ بابت ماہ مئی ۱۹۴۴ء۔ اسی طرح رسالہ الابقاء ص ۱۷ بابت ماہ رمضان ۱۳۵۶ھ

(۲) نظام تعلیم و تربیت ۱۲۳

(۳) رسالہ الرحیم، بابت ماہ جولائی ۱۹۶۵ء

(۴) نزہۃ الخواطر

(۵) نزہۃ الخواطر ۴/ ۲۱۸

(۶) حقائق السنن

حفظ حدیث میں عورتوں کا کارنامہ

اس میدان میں بھی عورتوں نے مردوں سے مقابلہ کیا عورتوں میں بھی ایک دو نہیں ہزاروں عورتیں ہیں جنہوں نے احادیث کو حفظ یاد کیا۔ امام ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں حافظات حدیث کے نام لکھے ہیں:

1. حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما
2. ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
3. ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما
4. ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان امویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
5. ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
6. حضرت زینب بنت ابوسلمہ مخزومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
7. حضرت فاطمہ بنت رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) رضی اللہ تعالیٰ عنہا
8. حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
9. حضرت ام عطیہ نسیبہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
10. ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ہند مخزومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
11. حضرت ام حرام بنت ملحان انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
12. ان کی بہن ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
13. حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں پردہ لٹکا ہوا کرتا تھا جس کے پیچھے سے وہ حدیث بیان فرماتی رہتی تھیں۔

قاہرہ کی مشہور محدثہ نفیسہ حدیث کا درس دیتی تھی جن کے درس سے امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی فائدہ اٹھایا۔[2]

بخاری کے مشہور نسخوں میں سے ایک نسخہ احمد کی بیٹی کریمہ کا ہے جو اپنے وقت کی استاذ حدیث تھیں۔

چھٹی صدی کے مشہور محدث علی بن عساکر کے اساتذہ میں سے زیادہ مقدار خواتین اساتذہ کی ہے، علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ ام احمد زینب چوراسی سال کی عمر تک احادیث پڑھاتی رہیں۔ نیز فرماتے ہیں "و ازدحم علیها الطلبة"[3] ان کے یہاں طلبہ کا ازدحام رہتا تھا۔

نیز ام عبداللہ زینب کمال الدین کے بارے میں لکھا ہے "و تکاثروا علیها و تفردت و روت کبارا رحمها اللّٰه"[4] ان کے یہاں طلبہ کی کثرت آتی تھی وہ بہت سی احادیث روایت کرنے میں منفرد تھیں انہوں نے حدیث کی بڑی بڑی کتابوں کا درس دیا۔

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۱/۴۵ (۲) کتاب الاموال ۵۱۵ (۳) العبر ۵/۳۵۸ (۴) العبر ۵/۲۱۳

چند ضروری اصطلاحات

اصل چیز آمد کلام اللہ معظم داشتن　　پس حدیث مصطفیٰ بر جان حکم داشتن

حدیث:

لغوی معنیٰ: اس کا لغوی معنی گفتگو، اس کی جمع احادیث آتی ہے۔

اصطلاحی معنیٰ: نبی کریم ﷺ یا صحابہ اور تابعین نے جو کچھ فرمایا اور جو کچھ کیا یا کسی کو کچھ کہتے ہوئے سنا یا کچھ کرتے ہوئے دیکھا مگر اس پر منع وانکار نہیں فرمایا بلکہ خاموش رہے، تو ان سب کو محدثین کی اصطلاح میں حدیث کہتے ہیں۔ (۱)

پھر حدیث کی تین قسمیں ہیں:

❶ حدیث مرفوع:

لغوی معنیٰ: ''بلند کیا ہوا۔''

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث جو آپ ﷺ کی طرف منسوب ہو جس میں یہ ذکر کیا گیا ہو کہ آپ ﷺ نے ایسا فرمایا، آپ ﷺ نے ایسا کیا یا کسی نے آپ ﷺ کے سامنے ایسا کیا یا کہا اور آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی۔ (۲)

❷ حدیث موقوف:

لغوی معنیٰ: ''روکا ہوا۔''

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث جو صحابی کی طرف منسوب ہو یعنی اس حدیث میں یہ ہو کہ صحابہ نے کہا یا کیا یا ایسا کرتے ہوئے لوگوں کو دیکھا یا کہتے ہوئے لوگوں کو سنا۔ ان سب صورتوں کو حدیث موقوف کہتے ہیں۔ (۳)

❸ حدیث مقطوع:

لغوی معنیٰ: ''کاٹا ہوا۔''

اصطلاحی معنیٰ: وہ قول یا فعل جو کسی تابعی کی طرف منسوب کیا ہو۔ (۴)

حدیث متواتر:

لغوی معنیٰ: ''پے در پے آنے والا۔''

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث جس کے روایت کرنے والے ہر زمانے میں اس قدر کثیر لوگ ہوں کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہونا ناممکن ہو۔

حدیث مشہور:

لغوی معنیٰ: ''مشہور ہونا۔''

اصطلاحی معنیٰ: جس حدیث کے راوی ہر دور میں دو سے زیادہ ہوں اس حدیث مشہور کا دوسرا نام حدیث مستفیض بھی ہے۔

حدیث عزیز:

لغوی معنی: نادر و قلیل الوجود ہونا۔

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جس کو ہر دور میں دو راوی روایت کرتے رہے ہوں کہیں بھی پوری سند میں راوی دو سے کم نہ ہوں۔ (۵)

حدیث غریب:

لغوی معنی: منفرد و اکیلا ہونا اس کی جمع غرائب آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: اصطلاح میں اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے سلسلہ سند میں کہیں بھی صرف ایک ہی راوی رہ گیا ہو۔

حدیث مرسل:

جس کو کوئی تابعی آپ ﷺ سے نقل کرے صحابی کا نام ذکر نہ کرے۔

حدیث موضوع:

لغوی معنی: وضع کردہ، گڑھا ہوا۔

اصطلاحی معنی: جھوٹے راوی کی بیان کی ہوئی حدیث جس کا نام ہی یہی ہے۔

روایت:

حدیث کو بیان کرنا۔

راوی:

لغوی معنی: روایت کرنے والا، نقل کرنے والا، جمع رواۃ آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: یہ ہے کہ حدیث نقل کرنے والا۔ سند حدیث میں آنے والا ہر فرد راوی کہلاتا ہے اور پورا مجموعہ سند کہلاتا ہے۔

مروی:

لغوی معنی: روایت کیا ہوا، اس کی جمع مرویات آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: وہ جس کو روایت کیا جائے خواہ قول ہو یا فعل ہو جس کو سند کے بعد ذکر کیا ہے اس کو متن اور روایت بھی کہتے ہیں۔

سند:

لغوی معنی: ٹیک لگانا، سہارا دینا، اس کی جمع اسناد آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: ناقلین حدیث کے ناموں پر مشتمل حصہ مثلاً: عن ابن شهاب عن عبيدالله بن عبدالله عن ابن عباس عن النبی ﷺ.

متن:

لغوی معنی: زمین کا سخت ابھرا ہوا حصہ، پشت جمع متون۔

اصطلاحی معنی: جہاں سند ختم ہوگی اس کے بعد کے حصے کو متن حدیث کہتے ہیں۔

محدث:

وہ عالم جسے حدیث کے الفاظ ومعانی دونوں کا علم ہو، روایات اور اس کے راویوں سے بھی واقف ہو۔
مگر ہمارے زمانے کے اعتبار سے محدث وہ ہے جو کتب حدیث کے مطالعہ اور درس تدریس کے ساتھ زیادہ تر اشتغال رکھتا ہو۔ (۶)

حافظ:

اس کی جمع حفاظ آتی ہے۔ اور ایسے محدث کو بھی حافظ کہا جاتا ہے جس کو کم از کم ایک لاکھ احادیث کا پورا علم ہو۔ (۷)
ہمارے زمانے کے اعتبار سے حافظ اس کو کہتے ہیں کہ ایسا عالم جو حدیث سنتے ہی اس کی معلومات کو بتادے کہ یہ حدیث صحاح میں سے ہے یا حسان یا ضعاف میں سے ہے یا نیز اس کو ایک ہزار سے زائد احادیث محفوظ ہوں۔ (۸)

حجة:

لغوی معنی: دلیل۔
اصطلاحی معنی: وہ محدث جس کی احادیث سے ایسی واقفیت ہو کہ شاید ہی کوئی حصہ اس کی معلومات سے باہر ہو۔ (۹)
مگر ہمارے زمانے کے اعتبار سے وہ عالم جو حدیث کے فن کی معلومات وتحقیقات میں اتنا ہو کہ وہ کسی حدیث کی تحقیق کی نسبت سے جو کچھ کہدے اس کے ہم عصر اس کو تسلیم کرلیں۔ (۱۰)

صحاح ستہ:

حدیث شریف کی مشہور چھ کتابیں: (۱) بخاری (۲) مسلم (۳) نسائی (۴) ابوداؤد (۵) ترمذی (۶) ابن ماجہ۔
مگر محدث علائی اور حافظ ابن حجر نے ابن ماجہ کی جگہ مسند دارمی بتائی ہے۔ اور امام ابن اثیر، اور علامہ السرقسطی چھٹی کتاب مؤطاء امام مالک بتاتے ہیں۔ (۱۱)

صحیحین:

بخاری اور مسلم شریف کو کہتے ہیں۔

السنن الاربعة:

نسائی، ابوداؤد، ترمذی، اور جمہور کے نزدیک ابن ماجہ، بعض کے نزدیک سنن دارمی ہے۔

شیخین:

حضرات صحابہ کرام میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اور محدثین کے نزدیک امام بخاری اور امام مسلم کو، اور فقہاء کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کو، اور حکماء میں شیخ ابونصر فارابی اور ابن سینا رحمہم اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں۔ (۱۲)

متفق علیہ:

جس پر امام بخاری اور امام مسلم متن اور سند دونوں میں متفق ہوں (۱۳) یا بعض کے نزدیک دونوں ایک ہی صحابی سے روایت

کریں۔ [۱۴]

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے۔

---

(۱) نظامی شرح حسامی ۶۶

(۲) مفہوم تدریب ۱/۱۸۴

(۳) مفہوم تدریب ۱/۱۸۴

(۴) تدریب الراوی ۱/۱۹۴

(۵) نزہۃ النظر ۲۴

(۶) مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا جسے شیخ عبدالفتاح ابوغدہ نے پسند فرمایا

(۷) تیسیر المصطلح ص ۱۶، وتدریب ۱/۴۵ تا ۴۸

(۸) یہ تعریف بھی حضرت تھانویؒ نے پسند فرمائی، دیکھیں قواعد فی علوم الحدیث حاشیہ ۲۱ تا ۲۲

(۹) تیسیر المصطلح ص ۱۶

(۱۰) قواعد فی علوم الحدیث، حاشیہ ۲۱ تا ۲۲

(۱۱) قواعد فی علوم الحدیث، حاشیہ ۲۱ تا ۲۲

(۱۲) تدریب الراوی، حاشیہ ۹۹، ۱۰۰

(۱۳) تدریب الراوی ص ۷۰

(۱۴) سبل السلام ۱/۱۶

مقدمہ کتاب

از: مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمة الكتاب للعلامة النووی رحمه الله تعالٰی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ، الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ، مُكَوِّرِ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ، تَذْكِرَةً لِّاُولِى الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ، وَتَبْصِرَةً لِّذَوِى الْاَلْبَابِ وَالْاِعْتِبَارِ، اَلَّذِىْ أَيْقَظَ مِنْ خَلْقِهٖ مَنِ اصْطَفَاهُ فَزَهَّدَهُمْ فِىْ هٰذِهِ الدَّارِ، وَ شَغَلَهُمْ بِمُرَاقَبَتِهٖ وَاِدَامَةِ الْاَفْكَارِ، وَ مُلَازَمَةِ الْاِتِّعَاظِ وَالْاِدِّكَارِ، وَوَفَّقَهُمْ لِلدَّابِ فِىْ طَاعَتِهٖ، وَالتَّأَهُّبِ لِدَارِالْقَرَارِ، وَالْحَذَرِ مِمَّا يُسْخِطُهٗ وَيُوْجِبُ دَارَ الْبَوَارِ، وَالْمُحَافَظَةِ عَلٰى ذَالِكَ مَعَ تَغَايُرِ الْاَحْوَالِ وَالْاَطْوَارِ.

أَحْمَدُهٗ اَبْلَغَ حَمْدٍ وَاَزْكَاهُ، وَاَشْمَلَهٗ وَ أَنْمَاهُ:

وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْبَرُّ الْكَرِيْمُ، الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، وَ حَبِيْبُهٗ وَ خَلِيْلُهٗ، اَلْهَادِىْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، وَالدَّاعِىْ اِلٰى دِيْنٍ قَوِيْمٍ. صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ، وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ، وَآلِ كُلٍّ، وَسَائِرِ الصَّالِحِيْنَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَا أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِّزْقٍ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ﴾

(الذاريات: ٥٦، ٥٧)

تمام تعریفیں اللہ واحد قہار کے لئے ہیں جو غالب، بخشنے والا ہے۔ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرنے والا ہے (جس سے گرمیوں میں راتیں چھوٹی اور دن بڑے اور سردیوں میں راتیں بڑی اور دن چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ یا رات کو دن پر لپیٹنے والا ہے، یعنی دن ختم ہوتا ہے تو رات آ جاتی ہے اور رات ختم ہوتی ہے تو دن آ جاتا ہے) یہ گردش لیل و نہار اسی (اللہ کا کام ہے) اس میں دل بینا اور نظر بصیرت رکھنے والوں کے لئے یاد دہانی اور اہل دانش اور غور و فکر کرنے والوں کے لئے نصیحت و عبرت ہے۔ جس کو اس نے مخلوق میں سے اپنے دین کے لئے چن لیا، اس کو اس نے بیدار (دنیا کی حقیقت سے آگاہ) اور اس دنیا میں اس کو زہد و تقویٰ سے سرفراز کر دیا، وہ اللہ کی یاد میں اور ہمیشہ اس کی سوچ بچار میں مصروف رہتے ہیں۔ کائنات میں پھیلی ہوئی قدرت کی نشانیوں سے نصیحت پکڑتے اور رب کو یاد کرتے ہیں۔ ان کو وہ اللہ توفیق دیتا ہے جس سے وہ اس کی فرماں برداری کرتے ہیں، آخرت کے دائمی گھر کے لئے تیاری کرتے ہیں اور ان چیزوں سے بچتے ہیں جو ان کے رب کو ان سے ناراض کر دیں اور انہیں جہنم کا مستحق بنا دیں۔ ان پر کیسے بھی حالات آ جائیں، زمانہ کوئی سی بھی کروٹ لے، وہ احوال و اطوار کے تغایر کے باوجود اپنی اس روش (اطاعت الٰہی اور اجتناب معاصی) پر قائم رہتے ہیں۔

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں، بلیغ ترین اور پاکیزہ ترین حمد، جو اس کی تمام اقسام کو شامل اور زیادہ سے زیادہ نفع دینے والی ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ نیکوکار، کریم اور رؤف رحیم ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا و سردار حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اس کے حبیب اور خلیل ہیں، سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والے اور مضبوط دین کی طرف

وَهٰذَا تَصْرِيحٌ بِأَنَّهُمْ خُلِقُوْا لِلْعِبَادَةِ، فَحَقَّ عَلَيْهِمُ الِاعْتِنَاءُ بِمَا خُلِقُوْا لَهُ وَالْإِعْرَاضُ عَنْ حُظُوْظِ الدُّنْيَا بِالزَّهَادَةِ، فَإِنَّهَا دَارُ نَفَادٍ لَا مَحَلُّ إِخْلَادٍ، وَمَرْكَبُ عُبُوْرٍ لَا مَنْزِلُ حُبُوْرٍ وَمَشْرَعُ انْفِصَامٍ لَا مَوْطِنُ دَوَامٍ. فَلِهٰذَا كَانَ الْأَيْقَاظُ مِنْ أَهْلِهَا هُمُ الْعُبَّادُ، وَأَعْقَلُ النَّاسِ فِيْهَا هُمُ الزُّهَّادُ.

دعوت دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا سلام ان پر ہو اور تمام انبیاء کی آل پر اور تمام صالحین پر۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''میں نے تمام انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، میں ان سے کسی قسم کا رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں''۔ یہ اس بات کی صراحت ہے کہ انس وجن صرف عبادت الٰہی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مقصد تخلیق پر توجہ دیں اور زہد وتقویٰ اختیار کر کے دنیا کے اسباب عیش وراحت سے گریز کریں، اس لئے کہ دنیا دار فانی ہے، یہ ہمیشگی کا مقام نہیں ہے۔ عارضی سواری ہے، فرحت وسرور کی منزل نہیں۔ ایک منقطع ہو جانے والا گھاٹ ہے، دائمی قرار گاہ نہیں۔ اس لئے اہل دنیا میں سب سے زیادہ سمجھ دار وہ ہیں جو عبادت گزار بندے ہیں اور ان میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہیں جو دنیا کے عیش وآرام سے بے رغبت رہتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَآ أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ أَتٰهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ (یونس: ۲٤)

وَالْاٰيَاتُ فِي هٰذَا الْمَعْنٰى كَثِيْرَةٌ. وَلَقَدْ أَحْسَنَ الْقَائِلُ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ''دنیا کی زندگی کی مثال، آسمان سے نازل کردہ پانی کی سی ہے، پس اس کے ساتھ سبزہ، جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں، مل کر نکلا، یہاں تک کہ زمین سبزے سے خوش نما اور آراستہ ہوگئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری دسترس رکھتے ہیں۔ ناگہاں رات کو یا دن کو ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ہم نے اس کو کاٹ کر ایسا کر دیا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور وفکر کرنے والے ہیں، ان کے لئے ہم اپنی نشانیاں اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں''

قرآن کریم میں اس مفہوم کی آیات بکثرت ہیں۔ شاعر نے خوب کہا ہے:

إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطَنَا
طَلَّقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتَنَا
نَظَرُوْا فِيْهَا فَلَمَّا عَلِمُوْا
أَنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيٍّ وَطَنَا
جَعَلُوْهَا لُجَّةً وَاتَّخَذُوْا
صَالِحَ الْأَعْمَالِ فِيْهَا سُفُنَا

اللہ کے سمجھدار بندے ہیں، انہوں نے دنیا کو طلاق دے دی اور دنیا کی آزمائشوں سے لرزاں وترساں رہے۔

انہوں نے اس دنیا کو دیکھا، پس جب وہ اس حقیقت سے آگاہ ہوگئے۔ کہ یہ کسی زندہ آدمی کے لئے وطن نہیں ہے۔

تو انہوں نے اس دنیا کو ایک گہرا سمندر قرار دے دیا (جسے کشتی کے بغیر عبور نہیں کیا جا سکتا) اور نیک اعمال کو انہوں نے اس میں کشتیاں بنا لیا''۔

فَإِذَا كَانَ حَالُهَا مَا وَصَفْتُهُ، وَحَالُنَا وَمَا خُلِقْنَا لَهُ مَا قَدَّمْتُهُ؛ فَحَقٌّ عَلَى الْمُكَلَّفِ أَنْ يَذْهَبَ بِنَفْسِهِ مَذْهَبَ الْأَخْيَارِ، وَيَسْلُكَ مَسْلَكَ أُولِي النُّهٰى وَ

پس جب دنیا کا یہ حال ہے، جسے میں نے بیان کیا اور ہمارا حال اور

الاَبْصَارِ، وَيَتَأَهَّبَ لِمَا اَشَرْتُ إِلَيْهِ، وَيَهْتَمَّ بِمَا نَبَّهْتُ عَلَيْهِ. وَاَصْوَبُ طَرِيْقٍ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ، وَاَرْشَدُ مَا يَسْلُكُهُ مِنَ الْمَسَالِكِ: اَلتَّأَدُّبُ بِمَا صَحَّ عَنْ نَبِيِّنَا سَيِّدِ الاَوَّلِيْنَ وَالآخِرِيْنَ، وَاَكْرَمِ السَّابِقِيْنَ وَاللاَّحِقِيْنَ. صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلاَمُهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ.

وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ (المائدة: ٢)

وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: "وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ" وَ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ" وَأَنَّهُ قَالَ: "مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا" وَأَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ"

فَرَأَيْتُ أَنْ أَجْمَعَ مُخْتَصَرًا مِنَ الاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ، مُشْتَمِلاً عَلٰى مَايَكُوْنُ طَرِيْقًا لِصَاحِبِهِ إِلَى الآخِرَةِ، وَمُحَصِّلاً لآدَابِهِ الْبَاطِنَةِ وَالظَّاهِرَةِ جَامِعًا لِلتَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَسَائِرِ أَنْوَاعِ آدَابِ السَّالِكِيْنَ: مِنْ أَحَادِيْثِ الزُّهْدِ، وَرِيَاضَاتِ النُّفُوْسِ، وَتَهْذِيْبِ الأَخْلَاقِ، وَطَهَارَاتِ الْقُلُوْبِ وَعِلَاجِهَا، وَصِيَانَةِ الْجَوَارِحِ وَإِزَالَةِ اِعْوِجَاجِهَا، وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ مَقَاصِدِ الْعَارِفِيْنَ.

وَاَلْتَزِمُ فِيْهِ أَنْ لَا أَذْكُرَ إِلَّا حَدِيْثًا صَحِيْحًا مِنَ الْوَاضِحَاتِ، مُضَافًا إِلَى الْكُتُبِ الصَّحِيْحَةِ

ہمارا مقصد تخلیق وہ ہے، جسے میں نے پیش کیا ہے، تو ہر مکلّف (بالغ عاقل) کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیک لوگوں کا مذہب اختیار کرے، اہل دانش و بصیرت کے راستے پر چلے، اور جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے اس کی تیاری کرے اور جس سے میں نے خبردار کیا ہے، اس کی فکر کرے اور اس کے لئے سب سے درست راستہ اور منزل مقصود کی طرف سب سے زیادہ رہنمائی کرنے والی شاہراہ، ان احادیث کا اخذ و اختیار کرنا ہے جو ہمارے پیغمبر سے صحیح سند سے ثابت ہیں، جو اولین و آخرین کے سردار اور تمام اگلے پچھلے لوگوں میں سب سے زیادہ معزز و مکرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا سلام نازل ہو ان پر اور تمام انبیاء پر۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے سے تعاون کرو" (المائدہ ۲)

اور رسول ﷺ سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد فرماتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے" (دیکھئے حدیث نمبر ۲۴۵) مزید فرمایا "جو کسی ہدایت (نیکی) کی طرف بلائے گا تو اس کے لئے ان لوگوں کی مثل اجر ہوگا جو اس کی پیروی کرنے والوں کو ملے گا، یہ چیز ان میں سے کسی کے اجر کو کم نہیں کرے گی" (دیکھئے حدیث نمبر ۱۷۴، باب ۲۰) اور آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا "اللہ کی قسم، تیرے ذریعے سے کسی ایک شخص کو اللہ ہدایت یاب کر دے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔" (رقم الحدیث ۱۷۵، باب ۲۰)

پس ان احادیث کے پیش نظر میں نے دیکھا کہ میں احادیث صحیحہ کا ایک مختصر مجموعہ مرتب کروں جو ایسی باتوں پر مشتمل ہو جو اس کے پڑھنے والے کے لئے آخرت کا توشہ بن جائے اور جس سے اسے ظاہری و باطنی آداب حاصل ہو جائیں اور ترغیب و ترہیب اور آداب سالکین کی تمام قسموں کا جامع ہو۔ ان احادیث میں زہد کا سبق بھی ہو اور نفسوں کی ریاضتوں کا سامان بھی۔ اخلاق و کردار کے گیسو بھی جن سے سنوریں اور وہ دلوں کی طہارت کا ذریعہ اور ان کی بیماریوں کا علاج بھی ہو۔ انسانی اعضاء کی سلامتی اور ان کی کجی کا ازالہ بھی ہو اور ان کے علاوہ اللہ کی معرفت رکھنے والوں کے مقاصد اس کتاب کی

الْمَشْهُوْرَاتِ، وَأُصَدِّرَ الأَبْوَابَ مِنَ الْقُرْآنِ الْعَزِيْزِ بِآيَاتٍ كَرِيْمَاتٍ، وَأُوَشِّحَ مَايَحْتَاجُ إِلَى ضَبْطٍ أَوْشَرْحِ مَعْنًى خَفِيٍّ بِنَفَائِسَ مِنَ التَّنْبِيْهَاتِ. وَإِذَا قُلْتُ فِيْ آخِرِ حَدِيْثٍ: (مُتّفقٌ عليه) فَمَعْنَاهُ: رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. "رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى"

وَأَرْجُوْ إِنْ تَمَّ هٰذَا الْكِتَابُ أَنْ يَكُوْنَ سَائِقًا لِلْمُعْتَنِيْ بِهِ إِلَى الْخَيْرَاتِ، حَاجِزًا لَهُ عَنْ اَنْوَاعِ الْقَبَائِحِ وَالْمُهْلِكَاتِ. وَ اَنَاسَائِلٌ أَخًا اِنْتَفَعَ بِشَيْءٍ مِنْهُ أَنْ يَدْعُوَ لِيْ، وَلِوَالِدَيَّ، وَمَشَايِخِيْ، وَسَائِرِ أَحْبَابِنَا، وَالْمُسْلِمِيْنَ أَجْمَعِيْنَ، وَعَلَى اللّٰهِ الْكَرِيْمِ اِعْتِمَادِيْ، وَإِلَيْهِ تَفْوِيْضِيْ وَاسْتِنَادِيْ، وَحَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ.

احادیث سے پورے ہوں۔

میں نے التزام کیا ہے کہ میں اس میں صرف صحیح اور واضح روایات ذکر کروں گا جو مشہور صحیح کتابوں کی طرف منسوب ہوں گی اور ابواب کا آغاز میں قرآن عزیز کی آیات کریمہ سے کروں گا اور جو لفظ ضبط (اعراب کی وضاحت) کا یا پوشیدہ معنی کی شرح کا محتاج ہوگا، وہاں میں انہیں نفیس تنبیہات سے مزین کروں گا اور جب میں کسی حدیث کے آخر میں کہوں "متفق علیہ" تو اس کا مطلب ہوگا کہ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

میں امید کرتا ہوں اگر یہ کتاب مکمل ہوگئی تو توجہ سے پڑھنے والے کے لئے یہ نیکیوں کی طرف رہنمائی کریگی اور اس کو مختلف برائیوں اور تباہ کن گناہوں سے روکے گی اور میں اپنے اس بھائی سے، جو اس سے کچھ بھی فائدہ اٹھائے، یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے، میرے والدین کے لئے اور میرے مشائخ (اساتذہ)، تمام احباب اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرے، اور اللہ کریم پر ہی میرا اعتماد ہے اور اسی کی طرف میرے کاموں کی سپردگی اور استناد (بھروسہ) ہے اور مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ گناہوں سے بچنا بھی اس کی توفیق سے ہے اور نیکی کا اختیار کرنا بھی اس کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ یہی اللہ غالب اور حکیم ہے۔

فہرست مضامین

کتاب آداب الطعام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اخلاص اور حسن نیت کا بیان تمام ظاہری وباطنی اعمال، اقوال اور احوال میں

(۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَ ذَالِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ (البينه: ٥)

(۱) ارشاد خداوندی ہے: ''اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ خدا کی عبادت کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔''

(۲) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ (الحج: ٣٧)

(۲) اور فرمایا ''خدا تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔''

(۳) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران: ٢٩)

(۳) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''(اے پیغمبر ﷺ لوگوں سے) کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اس کو ظاہر کرو خدا اس کو جانتا ہے۔''

(۱) عَنْ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ رِيَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِیءٍ مَّا نَوٰى: فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، اَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلٰى صِحَّتِهٖ. رَوَاهُ اِمَامَا الْمُحَدِّثِيْنَ: اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ بَرْدِزْبَهْ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ وَ اَبُوالْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمِ الْقُشَيْرِيُّ النَّيْسَا بُوْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا اللَّذَيْنِ هُمَا اَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ.

(۱) امیر المؤمنین ابوحفص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نفیل کے بیٹے وہ عبدالعزیٰ کے بیٹے وہ ریاح کے بیٹے وہ عبداللہ کے بیٹے وہ قرط کے بیٹے وہ رزاح کے بیٹے وہ عدی کے بیٹے وہ کعب کے بیٹے وہ لوی کے بیٹے وہ غالب قریشی عدوی کے بیٹے بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: تمام اعمال کی صحت کا دارومدار بس نیت پر ہے ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ نیت کے مطابق ملے گا جس شخص کی ہجرت اللہ اور رسول (کی خوشنودی) کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف صحیح متصور ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی غرض پر ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے۔ (بخاری، مسلم)

اس حدیث کو امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ جعفی بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام المحدثین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ نے اپنی کتابوں میں (صحیح بخاری، صحیح مسلم) میں ذکر کیا جو حدیث کی کتابوں میں زیادہ صحیح ہیں۔

(۲) وَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک لشکر کعبہ کے ساتھ جنگ کی غرض سے چڑھائی کرے گا جب وہ چٹیل میدان (بیداء) میں پہنچے گا تو اس کے اگلے اور

الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ.'' قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ وَ فِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ''يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ'' (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

پچھلے تمام لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا یا رسول اللہ ان تمام کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جب کہ ان میں سے بعض لوگ دکانداری کرنے والے اور بعض بخوشی ان میں شامل نہیں ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے پچھلے تمام کو دھنسا دیا جائے گا لیکن اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ (بخاری، مسلم) لفظ صرف بخاری کے ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَاهُ: لَا هِجْرَةَ مِنْ مَكَّةَ لِأَنَّهَا صَارَتْ دَارَ إِسْلَامٍ.

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت کرنا درست نہیں۔ البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں۔ جب تمہیں جہاد کی طرف نکلنے کے لئے کہا جائے تو کوچ کرو۔ (بخاری ومسلم)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ مکہ دارالاسلام بن چکا ہے۔

(٤) وَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ: ''إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَاسِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: إِلَّا شَرَكُوْكُمْ فِي الْأَجْرِ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۴) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ آپ نے فرمایا مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم جہاں سفر کرتے ہو اور جس وادی سے گزرتے ہو معنی وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں بیماری نے ان کو روک رکھا ہے (دوسری روایت میں ہے) وہ ثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔ (مسلم)

وَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ''إِنَّ أَقْوَامًا خَلْفَنَا بِالْمَدِيْنَةِ مَاسَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَ هُمْ مَعَنَا، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.''

بخاری نے اس حدیث کو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی معیت میں غزوۂ تبوک سے واپس لوٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے پیچھے مدینہ میں ایسے لوگ رہے جو ہمارے ساتھ ہی رہے جب ہم کسی گھاٹی، وادی کو عبور کرتے رہے، عذر نے ان کو روک رکھا۔

(٥) وَ عَنْ أَبِيْ يَزِيْدَ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَخْنَسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَ هُوَ وَ أَبُوْهُ وَ جَدُّهُ صَحَابِيُّوْنَ، قَالَ: كَانَ أَبِيْ يَزِيْدُ أَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا. فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ''لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ، وَ لَكَ مَا

(۵) حضرت معن بن یزید بن اخنس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں۔ (معن ان کا باپ، دادا سب صحابی ہیں) کہ میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقہ کرنے کے لئے نکالے اور مسجد میں ایک آدمی کو دے آئے۔ چنانچہ میں نے اس سے لے لئے اور اپنے والد کے پاس لے آیا والد نے کہا بخدا میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا پس ہم یہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اے یزید تجھے

اَخَذْتَ یَا مَعْنُ." رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

تیری نیت کا ثواب ملا، اور اے معن جو مال تم نے لے لیا وہ تمہارا ہے۔

(٦) وَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَالِكِ ابْنِ اُھَیْبِ ابْنِ عَبْدِ مَنَافِ ابْنِ زُھْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَیِّ الْقُرَیْشِیِّ الزُّھْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْھُوْدِ لَھُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: جَاءَ نِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اِشْتَدَّ بِیْ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰی وَ اَنَا ذُوْ مَالٍ وَ لَا یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَةٌ لِیْ اَ فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَالشَّطْرُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ لَا قُلْتُ: فَالثُّلُثُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: "اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِیْرٌ اَوْ كَبِیْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَ رَثَتَكَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَ ھُمْ عَالَةً یَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَیْھَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فِیِ امْرَاَتِكَ" قَالَ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ؟ قَالَ: "اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِہٖ دَرَجَةً وَ رِفْعَةً، وَ لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَ یَضُرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ. اَللّٰھُمَّ امْضِ لِاَصْحَابِیْ ھِجْرَتَھُمْ وَ لَا تَرُدَّھُمْ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ"، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُبْنُ خَوْلَةَ یَرْثِیْ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

(٦) حضرت ابواسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سعد بن ابی وقاص مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوئی قرشی زہری (عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال میں سخت بیمار ہوگیا۔ آپ ﷺ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میری بیماری کی شدت ملاحظہ فرما رہے ہیں، میرے پاس مال بہت ہے لیکن میری وارث صرف میری بیٹی ہے کیا مجھے دو تہائی ۲/۳ مال صدقہ کرنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا آدھا سہی۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا اچھا تو ایک تہائی، آپ نے فرمایا ایک تہائی کی اجازت ہے اگرچہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ تمہارا اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو نادار چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو خرچ رضائے الٰہی کے لئے کرو گے یہاں تک کہ وہ لقمہ جو اپنی بیوی کے منہ میں دو گے ان سب کا ثواب ملے گا۔ پھر میں نے کہا میں اپنے ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد پیچھے رہ جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا پیچھے رہنے کی صورت میں جو عمل اللہ کی خوشنودی کے لئے کرو گے اس کی بنا پر تمہارا مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تمہیں مزید زندگی ملے کچھ لوگ تم سے فائدہ اٹھائیں جب کہ دوسرے کچھ لوگوں کو تکلیفوں سے دوچار ہونا پڑے۔ اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما، انہیں ناکامی کا منہ دیکھنے سے بچا۔ البتہ سعد بن خولہ کی حالت زار قابل رحم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا اس کے لئے شفقت کا اظہار کرنا اس بنا پر تھا کہ وہ مکہ میں فوت ہوگیا ہجرت کی سعادت سے محروم رہا۔

(٧) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِكُمْ، وَ لَا اِلٰی صُوَرِكُمْ، وَلٰكِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

(٧) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تمہاری صورتوں اور جسموں کو نہیں دیکھتا لیکن وہ تو تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔

(٨) وَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

(٨) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی شجاعت دکھانے، دوسرا حمیت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً، وَ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَ يُقَاتِلُ رِيَاءً اَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

جتانے، تیسرا ریاکاری کی غرض سے لڑائی کرتا ہے ان میں سے کون اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے لڑتا ہے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے۔

(۹) وَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهِ." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۹) حضرت ابوبکرۃ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان تلواریں میان سے نکال کر آپس میں ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم کے مستحق ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو جہنم کا حقدار ہے لیکن مقتول کس لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ یہ بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ وَ بَيْتِهٖ بِضْعًا وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَ ذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ، لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ، وَ حُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِيَ تَحْبِسُهٗ، وَالْمَلٰئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَالَمْ يُؤْذِ فِيْهِ، مَالَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ. وَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْهَزُهٗ هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَالْهَاءِ وَ بِالزَّايِ: اَيْ يُخْرِجُهٗ وَ يُنْهِضُهٗ.

(۱۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ثواب بازار، گھر میں ادا کرنے سے ۲۵ درجہ زیادہ ہے اس لئے کہ جب کوئی شخص اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر نماز کی غرض سے مسجد میں آتا ہے کوئی دوسرا مقصد اس کے پیش نظر نہیں تو ہر قدم کے بدلے میں ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ دور ہوتا ہے، مسجد میں آکر جب تک نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے نماز کے ثواب کا حقدار رہتا ہے، اور جو شخص نماز ادا کرنے کے بعد باوضو اور کسی کو تکلیف نہ دیتے ہوئے مسجد میں بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ اس پر رحم فرما اے اللہ اس کو معاف فرما اے اللہ اس پر توجہ فرما۔

یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا قول "ینھزہ" یاء اور ہاء کے فتح اور زاء کے ساتھ ہے یعنی نکالتی اور کھڑا کرتی ہے۔

(۱۱) وَ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

(۱۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: اللہ پاک نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَشَرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَ إِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَ إِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

نیکیوں اور برائیوں کو مقرر فرما دیا ہے اور انہیں واضح کر دیا ہے پس جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن ابھی تک کر نہ سکا تو اس کے نامۂ اعمال میں مکمل نیکی لکھنے کا حکم دیتے ہیں اگر ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کر لیتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیوں سے لے کر سات سو بلکہ اس سے بھی کئی گناہ زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اگر برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس کو کرتا نہیں ہے تو اللہ پاک اس کے نامۂ اعمال میں مکمل نیکی لکھتے ہیں اگر ارادہ کے بعد اسے کر بیٹھتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔

(۱۲) وَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى آوَاهُمُ الْمَبِيْتُ إِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ. فَقَالُوْا: إِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ. قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَ كُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَأٰى بِيْ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا وَ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ. وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ. أَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ. وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ. فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهُ. قَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: كُنْتُ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَأَرَدْتُّهَا عَلٰى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى أَلَمَّتْ بِهَا

(۱۲) حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے پہلے زمانہ کی بات ہے تین آدمی جا رہے تھے یہاں تک کہ وہ رات گذارنے کے لئے ایک غار میں جانے پر مجبور ہو گئے ابھی وہ غار میں داخل ہوئے ہی تھے کہ پہاڑ سے ایک پتھر لڑھکتا ہوا آیا جس نے غار کے منہ کو ان پر بند کر دیا انہوں نے محسوس کیا کہ اس مصیبت سے نجات حاصل ہونے کی صورت یہ ہے کہ اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کر کے اللہ سے دعا کی جائے۔ ایک آدمی نے دُعا مانگتے ہوئے کہا: اے اللہ میرے ماں باپ بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے تھے اور میں اپنے اہل وعیال سے پہلے ان کو دودھ پلاتا تھا ایک روز مجھے درختوں کی تلاش دور لے گئی جب میں شام کو واپس (دیر سے) لوٹا تو ماں باپ سو چکے تھے میں دودھ دوھ کر حسب معمول ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ سو چکے تھے ان کو جگانا بھی ناگوار نظر آیا اور ان کو دودھ پلانے سے پہلے اہل وعیال کو دودھ پلانا بھی ناگوار گزرا میں رات بھر دودھ کا پیالہ ہاتھ میں اٹھائے ماں باپ کے پاس کھڑا رہا اور ان کو بے آرام کرنا مناسب نہ سمجھا اور بچے میرے پاؤں کے پاس بھوک سے روتے اور چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہوئی وہ نیند سے بیدار ہوئے انہیں پہلے دودھ پلایا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضاء کے لئے کیا ہے تو ہم سے اس پتھر کی مصیبت کو دور فرما جس میں ہم مبتلاء ہیں پتھر تھوڑا سا سرک گیا لیکن غار سے نہ نکل سکتے تھے۔ دوسرے نے کہا اے اللہ میرے چچا کی (ایک بیٹی تھی) جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ بھلی دکھائی دیتی تھی (ایک روایت میں ہے کہ) میری محبت اس کے

سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَآءَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَ مِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ، حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا" وَ فِيْ رِوَايَةٍ: فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ، فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَ هِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَ تَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا. وَ قَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ وَ اَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهٗ وَ ذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَآءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِيْ فَقُلْتُ: كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ اَجْرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ. فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ! فَقُلْتُ: لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَاَخَذَهٗ كُلَّهٗ فَاسْتَاقَهٗ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ساتھ غیر معمولی تھی جیسا کہ مرد عورتوں سے محبت کرتے ہیں میں نے اس سے تکمیل خواہش کا ارادہ کیا لیکن اس نے انکار کیا یہاں تک کہ اس کو قحط سالی نے آ دبایا وہ میرے پاس آئی میں نے اس کو اس شرط پر کہ وہ میرے ساتھ تخلیہ میں بیٹھے ایک سو بیس دینار دینے پر رضامندی کا اظہار کیا چنانچہ وہ رضامند ہوگئی۔ جب میں نے اس پر قابو پالیا ایک روایت میں ہے کہ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا اللہ کا ڈر اختیار کر اور ناجائز مہر نہ توڑ۔ میں وہاں سے اٹھا حالانکہ اس لڑکی کی شدید محبت سے دوچار تھا اور ان دیناروں کو وہیں چھوڑ کر آ گیا جو میں نے اس کو دیئے تھے۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لئے کیا ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما چنانچہ پتھر ہٹ گیا لیکن باہر نکلنے کی گنجائش نہ تھی۔ تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے چند مزدور اجرت پر لگائے تھے ایک مزدور کے علاوہ سبھی مزدوروں کو ان کی اُجرت دے دی گئی وہ اپنی مزدوری کو (کم سمجھتے ہوئے) چھوڑ کر چلا گیا میں اس کی مزدوری کو تجارت میں لگا کر بڑھاتا رہا یہاں تک کہ مال بہت زیادہ ہوگیا کچھ عرصہ کے بعد وہ میرے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے بندے مجھے میری مزدوری دے دیجئے میں نے کہا جو کچھ تو اپنے سامنے دیکھ رہا ہے سب تیرا مال ہے اونٹ گائے بکریاں، غلام سب تیرے ہیں۔ اس نے کہا اے بندۂ خدا میرے ساتھ مذاق نہ کر۔ میں نے کہا تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا تو وہ شخص تمام مال لے کر چلا گیا اور کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا ہے تو ہم سے ہماری مصیبت دور فرما چنانچہ پتھر غار کے منہ سے ہٹ گیا اور وہ باہر نکل آئے اور چل دیئے۔

(۲) توبہ کا بیان

قَالَ الْعُلَمَآءُ: اَلتَّوْبَةُ وَاجِبَةٌ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، فَاِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَ بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتَعَلَّقُ بِحَقِّ اٰدَمِيٍّ فَلَهَا ثَلٰثَةُ شُرُوْطٍ: اَحَدُهَا اَنْ يُّقْلِعَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَالثَّانِيْ، اَنْ يَّنْدَمَ عَلٰى فِعْلِهَا، وَالثَّالِثُ اَنْ يَّعْزِمَ اَنْ لَا يَعُوْدَ اِلَيْهَا اَبَدًا، فَاِنْ فُقِدَ اَحَدُ الثَّلٰثَةِ لَمْ

''علماء فرماتے ہیں ہر گناہ سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ اگر گناہ کا اللہ اور بندے کے ساتھ تعلق ہے، کسی دوسرے بندے کے ساتھ تعلق نہیں تو اس کے لئے تین شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ گناہ سے باز آ جائے۔ دوسری یہ کہ وہ گناہ پر نادم ہو تیسری یہ کہ وہ عزم کرے کہ پھر کبھی اس گناہ میں مبتلا نہ ہوگا، اگر ان تین میں سے ایک کا بھی فقدان ہوگا تو توبہ صحیح متصور نہیں

تَصِحَّ تَوْبَتُهٗ.

وَاِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ تَتَعَلَّقُ بِاٰدَمِيٍّ فَشُرُوْطُهَا اَرْبَعَةٌ هٰذِهِ الثَّلٰثَةُ وَ اَنْ يَّبْرَأَ مِنْ حَقِّ صَاحِبِهَا، فَاِنْ كَانَتْ مَالًا اَوْ نَحْوَهٗ رَدَّهٗ اِلَيْهِ، وَ اِنْ كَانَ حَدَّ قَذْفٍ وَ نَحْوَهٗ مَكَّنَهٗ مِنْهُ اَوْ طَلَبَ عَفْوَهٗ وَاِنْ كَانَ غِيْبَةً اسْتَحَلَّهٗ مِنْهَا.

وَيَجِبُ اَنْ يَّتُوْبَ مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ، فَاِنْ تَابَ مِنْ بَعْضِهَا صَحَّتْ تَوْبَتُهٗ عِنْدَ اَهْلِ الْحَقِّ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ وَ بَقِيَ عَلَيْهِ الْبَاقِيْ. وَ قَدْ تَظَاهَرَتْ دَلَائِلُ الْكِتَابِ، وَ السُّنَّةِ، وَ اِجْمَاعِ الْاُمَّةِ عَلٰى وُجُوْبِ التَّوْبَةِ.

ہوگی۔"

"اور اگر گناہ کا تعلق کسی آدمی کے ساتھ ہے تو اس کے لئے چار شرطیں ہیں: پہلی تین شرطوں کے ساتھ چوتھی شرط یہ ہے کہ متعلقہ آدمی کے حق سے برأت کا اظہار کرے۔ اگر کسی سے مال وغیرہ لیا ہے تو اس کو واپس کرے۔ اگر تہمت کا معاملہ ہے تو اس کو حد لگانے کی گنجائش عطاء کرے یا اس سے معاف کروائے اور اگر غیبت ہے تو اس سے معافی طلب کرے۔"

"نیز تمام گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ اگر بعض گناہوں سے توبہ کرے تو اہل حق کے نزدیک ان بعض گناہوں سے توبہ صحیح ہے اور باقی سے توبہ کرنا اس کے ذمہ باقی رہے گا۔ کتاب اللہ سنت رسول اللہ اور اجماع اُمت کے دلائل توبہ کے فرض ہونے پر شہادت دے رہے ہیں۔"

(٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (النّور: ٣١)

(۴) ارشاد خداوندی ہے: "اور اے مؤمنو! سب خدا کے آگے توبہ کرو تا کہ فلاح پاؤ۔"

(٥) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ﴾ (هود: ٣)

(۵) ارشاد خداوندی ہے: "اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو۔"

(٦) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ (تحريم: ٨)

(۶) مزید فرمایا: "مؤمنو! خدا کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔"

(١٣) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: بخدا میں ایک دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور توبہ کرتا ہوں۔

(١٤) وَعَنِ الْاَغَرِّ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۱۴) حضرت اغر بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بارگاہ الٰہی میں توبہ کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو، میں روزانہ سو بار توبہ کرتا ہوں۔

(١٥) وَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ

(۱۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خادم نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس انسان سے بھی زیادہ خوشی کا اظہار کرتا ہے جس نے جنگل میں اپنا اونٹ گم کر دیا پھر اس نے اس کو پالیا۔

وَ قَدْ اَضَلَّهٗ فِیْ اَرْضِ فَلَاةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: "اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنْ اَحَدِکُمْ کَانَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَ عَلَیْهَا طَعَامُهٗ وَ شَرَابُهٗ فَاَیِسَ مِنْهَا فَاَتٰی شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّهَا وَ قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ، فَبَیْنَمَا هُوَ کَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَ اَنَا رَبُّكَ، اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ."

مسلم کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی سواری پر سوار تھا، کھانے پینے کا سامان بھی ساتھ تھا، اچانک سواری چھوٹ گئی، بسیار تلاش کے بعد مایوس ہو کر وہ ایک درخت کے سائے میں لیٹ گیا، اسی حالت میں اچانک وہ کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کے پاس آن کھڑی ہوتی ہے، چنانچہ وہ اس کی مہار پکڑے ہوئے انتہائی خوشی کے عالم میں کہہ دیتا ہے اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں، انتہائی خوشی کے عالم میں غلطی سے اس نے یہ جملہ کہا۔

(۱۶) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۱۶) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک ہر رات اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن بھر گناہ کرنے والا رات کو توبہ کرلے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والا توبہ کرلے۔

(۱۷) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۱۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

(۱۸) وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

(۱۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ عالم نزع طاری ہونے سے پہلے قبول کرلیتا ہے۔

(۱۹) وَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: اَتَیْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ: مَا جَآءَ بِكَ یَا زِرُّ؟ فَقُلْتُ: اِبْتِغَآءَ الْعِلْمِ فَقَالَ: اِنَّ الْمَلَآئِکَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضاً بِمَا یَطْلُبُ فَقُلْتُ: اِنَّهٗ قَدْ حَكَّ فِیْ صَدْرِی الْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ بَعْدَ الْغَآئِطِ وَالْبَوْلِ، وَ کُنْتَ امْرَاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

(۱۹) حضرت زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موزوں کے مسح کے بارے میں دریافت کرنے حاضر ہوا چنانچہ اس نے پوچھا زر! کیسے آنا ہوا؟ میں نے جواب دیا علم حاصل کرنے کے لئے۔ اس نے کہا فرشتے اپنے پروں کو (طالب علم کے لئے اس کے طلب علم پر) خوش ہوتے ہوئے بچھا دیتے ہیں۔ میں نے کہا میرے دل میں پیشاب پاخانہ کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے متعلق شک لاحق ہوگیا چونکہ آپ رسول اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اس

وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْئَالُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا. اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَ لَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لٰكِنْ مِنْ غَآئِطٍ وَ بَوْلٍ وَ نَوْمٍ فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا؟ قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَّهُ جَهْوَرِيٍّ: يَا مُحَمَّدُ، فَاَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمُ! فَقُلْتُ لَهُ: وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا! فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ. قَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اَلْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَ لَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"، فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِّنَ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ عَرْضِهٖ اَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ عَرْضِهٖ اَرْبَعِيْنَ اَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ اَحَدُ الرُّوَاةِ: قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ غَيْرُهٗ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

لئے آپ سے دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوگیا ہوں کیا آپ نے آپ ﷺ سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اثبات میں جواب دیا کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو آپ ﷺ فرماتے ہم تین دن اور تین رات تک (سوائے جنابت) کے موزوں کو نہ اتاریں لیکن پاخانہ، پیشاب، نیند کے بعد اُتارنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے پوچھا محبت کے متعلق بھی آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی نے اونچی آواز سے آپ ﷺ کو (اے محمد ﷺ) کہہ کر پکارا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی زوردار آواز کے ساتھ جواب دیتے ہوئے کہا آ گئے آ، میں نے اس سے کہا تجھ پر افسوس ہو کہ تو رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھ کر آواز اونچی کرتا ہے حالانکہ اس سے منع کیا گیا، پس اپنی آواز کو پست کر۔ اس نے جواب دیا بخدا میں اپنی آواز کو پست نہیں کروں گا۔ دیہاتی نے رسول اکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا: ایک آدمی ایک قوم سے محبت کا اظہار کرتا ہے لیکن ابھی تک ملاقات کے اسباب میسر نہیں آسکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز ہر آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا اس کے بعد آپ ﷺ مسلسل بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے مغرب کی طرف کے ایک دروازے کا ذکر کیا جس کی مسافت چالیس یا ستر سال ہے یا سوار اس کی چوڑائی میں چالیس یا ستر برس تک چلتا رہے گا۔ حدیث کے ایک راوی سفیان ثوریؒ کہتے ہیں اس دروازے کو اللہ تعالیٰ نے جب سے زمین و آسمان پیدا فرمائے توبہ کے لئے کھلا رکھا ہے اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک کہ سورج مغرب کی طرف سے نہ نکلے۔

(٢٠) وَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ

(٢٠) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا پہلی قوموں میں ایک آدمی نے ننانوے آدمیوں کو قتل کر ڈالا اس نے معلوم کرنا چاہا کہ اس وقت روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے؟ ایک راہب کی نشاندہی کی گئی اس نے راہب سے کہا کہ اس نے ننانوے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے کیا توبہ کی کوئی صورت ہے؟ راہب نے کہا نہیں اس نے راہب کو بھی قتل کر ڈالا۔

مِائَةً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَ مَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ التَّوْبَةِ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَ كَذَا، فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى، فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَ لَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ، فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ، فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَآءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ: اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ، اَيْ حَكَمًا، فَقَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحِ فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحِ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَ قَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا، فَوَجَدُوْهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَلَهٗ.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ فَنَاٰى بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا.

چنانچہ سو کی تعداد پوری کردی۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ روئے زمین پر کون بڑا عالم ہے چنانچہ ایک عالم کے متعلق بتایا گیا، اس نے اس عالم سے کہا کہ وہ سو آدمیوں کو قتل کر چکا ہے کیا توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس عالم نے جواب دیا ہاں توبہ کی قبولیت سے کونسی چیز رکاوٹ بن سکتی ہے۔ فلاں علاقہ میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں تو بھی ان کی رفاقت میں اللہ کی عبادت میں مشغولیت اختیار کر اور اپنے ملک کی طرف واپس نہ آنا وہ بری زمین ہے۔ وہ شخص چل دیا، جب نصف مسافت پر پہنچا تو فوت ہو گیا اب اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان جھگڑا کھڑا ہو گیا رحمت کے فرشتوں کا موقف تھا کہ یہ تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے تو کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا چنانچہ تصفیہ کے لئے ایک فرشتہ انسانی شکل میں آیا تمام نے اس کو ثالث تسلیم کر لیا، اس نے کہا دونوں طرف کی زمین ناپ لو جس طرف کی مسافت کم ہوگی اس کا استحقاق اس بنیاد پر ہوگا، جب زمین کو ناپا گیا تو جس طرف وہ جا رہا تھا اس کی مسافت کم نکلی اس بنیاد پر رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔

اور صحیح کی ایک روایت میں ہے کہ وہ نیک لوگوں کی بستی کی طرف ایک بالشت زیادہ تھا اس لئے اس کو ان میں شمار کیا گیا۔ نیز صحیح کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے اس بستی کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تو دور ہو جا اور دوسری بستی کو نزدیک ہونے کا حکم دیا تو وہ نیک لوگوں کی زمین کے ایک بالشت قریب نکلا پس اسے معاف کر دیا گیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے سینے کے بل سرک کر اس زمین سے دور ہو گیا۔

(۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِهٖ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبٌ: "لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ

(۲۱) حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: "وہ اپنے باپ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نابینا ہو جانے کے بعد اس کے قائد تھے۔" وہ اپنے باپ کے جنگ تبوک میں پیچھے رہ جانے کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں میرے باپ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوہ تبوک کے علاوہ کسی جنگ میں رسول اللہ ﷺ سے الگ نہیں رہا، البتہ غزوہ بدر میں بھی شریک نہ ہو سکا اور غزوہ بدر میں نہ

غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّیْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِیْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّ لَمْ يُعَاتَبْ اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَ لَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ، وَ مَا اُحِبُّ اَنَّ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّ اِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِی النَّاسِ مِنْهَا.

وَكَانَ مِنْ خَبَرِیْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَ لَا اَيْسَرَ مِنِّیْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِیْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَ اللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِیْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ، فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرٍّ شَدِيْدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَ مَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدَدًا كَثِيْرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِیْ يُرِيْدُ، وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَثِيْرٌ، وَ لَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ قَالَ كَعْبٌ: فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى بِهٖ مَالَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْیٌ مِّنَ اللّٰهِ، وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَ الظِّلَالُ فَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَیْ اَتَجَهَّزَ مَعَهٗ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا وَ اَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ اَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُّ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِیْ حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ

شریک ہونے والے مورد عتاب نہ ہوئے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان قریش کے قافلہ کے لئے نکلے تھے۔ بلا ارادہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے ساتھ مقابلہ کروادیا۔ عقبہ کی رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا جہاں ہم نے اسلام پر ڈٹے رہنے کا پختہ عہد کیا، میرے نزدیک اس کے بجائے جنگ بدر میں شریک ہونا زیادہ محبوب نہ تھا اگرچہ عام طور پر لوگوں میں غزوۂ بدر کا چرچا بہ نسبت بیعت عقبہ کے بہت زیادہ ہے۔ غزوۂ تبوک سے میرے پیچھے رہنے کا واقعہ یوں ہے کہ میں ان دنوں بہ نسبت دوسرے غزوات کے زیادہ قوت کا مالک اور بہت زیادہ مالدار تھا۔ خدا کی قسم اس سے قبل مجھے کبھی دو سواریاں میسر نہیں آئیں لیکن اس جنگ میں میرے پاس دو سواریاں موجود تھیں رسول اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ جب بھی کسی محاذ پر جنگ کرنے کے لئے تیاری فرماتے تو اس کو پردۂ اخفاء میں رکھتے ہوئے دوسرے محاذ کا نام لیتے لیکن جنگ تبوک کے لئے جب رسول اللہ ﷺ تیاری فرما رہے تھے تو گرمی شدت کی پڑ رہی تھی سفر لمبا تھا لق ودق جنگلات کو طے کرنا تھا دشمن تعداد میں زیادہ تھے اس لئے آپ ﷺ نے واشگاف الفاظ میں محاذ کا تعین فرمایا تاکہ جنگ کی مکمل تیاری کریں۔ مسلمانوں کی تعداد کافی تھی کسی رجسٹر میں ان کے ناموں کا اندراج نہ تھا پس جو شخص جنگ میں شریک نہ ہوتا جب تک کہ اس کے متعلق وحی نازل نہ ہوتی اس کی غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہ چلتا۔

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ سے جنگ کے لئے نکلے تو اس وقت میوہ جات پک چکے تھے۔ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میرا میلان پھلوں اور درختوں کے سایوں میں رہنے کی طرف زیادہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان جنگ کی تیاری کر چکے تھے میں صبح کے وقت جنگ کی تیاری کے لئے آمادہ ہوتا مگر میرا ارادہ تشنۂ تکمیل رہتا اور دل ہی دل میں سوچتے ہوئے کہہ اٹھتا کہ میں جب چاہوں گا کر گزروں گا، تمام وسائل میسر ہیں۔ میں اسی کشمکش میں رہا لیکن لوگوں نے سفر کی تیاریاں مکمل کرلیں، چنانچہ رسول ﷺ کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم صبح سویرے جنگ تبوک کے لئے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے لیکن میں سفر کے سامان کی تیاری نہ کر سکا، دوسرے روز بھی کچھ کئے بغیر واپس

فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِياً وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَ لَمْ اَقْضِ مِنْ جِهَازِيْ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَ لَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَ تَفَارَطَ الْغَزْوُ، فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَالَيْتَنِيْ فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِيْ فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى لِيْ اُسْوَةً اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الضُّعَفَآءِ وَ لَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ: فَقَالَ وَ هُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهٗ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ. فَقَالَ لَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰي رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْخَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَ هُوَ الَّذِيْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ بَثِّيْ، فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَ اَقُوْلُ بِمَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا، وَّ اَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَاْيٍ مِنْ اَهْلِيْ، فَلَمَّا قِيْلَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّيْ لَمْ اَنْجُ مِنْهُ بِشَيْءٍ اَبَدًا فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ وَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا، وَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ

آ گیا۔ میری کیفیت مسلسل یہی رہی، مجاہدین محاذ کی طرف تیزی کے ساتھ جارہے تھے مجھے برابر یہ خیال دامن گیر رہا میں جب بھی نکل پڑا تو ان سے جا ملوں گا۔ کاش! میں اس خیال کو عملی جامہ پہنا دیتا لیکن میرے مقدر میں نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں مدینہ کے بازاروں میں نکلتا تو مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوتا کہ سوائے منافقین، معذور، کمزور انسانوں کے میرے جیسا مجھے کوئی نظر نہ آتا۔ تبوک پہنچ کر آپ ﷺ نے مجھے یاد فرمایا، پاس بیٹھنے والے لوگوں سے دریافت فرمایا کعب بن مالک کا کیا بنا؟ بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا: اس کو اس کی دو چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کی طرف دیکھنے نے روک لیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونک اٹھے کہنے لگے تم نے غلط کہا بخدا اے اللہ کے رسول ﷺ اس کے متعلق ہم تو سوائے بھلائی کے کچھ نہیں جانتے۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، اسی دوران آپ ﷺ نے ایک سفید پوش آدمی کو ریگستان میں آتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابوخیثمہ! واقعی وہ ابوخیثمہ نکلا۔ یہ وہ انسان تھے جن پر منافقین نے زبان طعن دراز کی تھی جب اس نے ایک صاع کھجوریں خیرات کی تھیں۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب مجھے پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے وطن کی جانب آرہے ہیں تو مجھے غم و اندوہ نے گھیر لیا اور میں جھوٹ بنانے کے لئے سوچنے لگا اب کون سی تدبیر کل مجھے رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے بچا سکے گی، گھر والوں میں سے جو لوگ سمجھدار تھے ان سے مدد طلب کر رہا تھا۔ پھر جب مجھ سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ عنقریب آنے والے ہیں تو فرسودہ خیالات ذہن سے محو ہونے لگے اور میں نے محسوس کیا کہ دروغ گوئی سے مجھے نجات حاصل نہیں ہوگی پس میں نے سچ بولنے کا عزم کر لیا اگلی صبح رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ کی عادت مبارک تھی جب آپ ﷺ سفر سے واپس آتے، تو پہلے مسجد تشریف لا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کے درمیان بیٹھ جاتے۔ حسب معمول جب آپ ﷺ نے ایسا کیا تو تبوک سے پیچھے رہنے والے لوگ عذر خواہی کرتے

فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَآءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَ يَحْلِفُوْنَ لَهٗ، وَ كَانُوْا بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَا نِيَتَهُمْ وَ بَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَ وَكَلَ سَرَآئِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: تَعَالَ، فَجِئْتُ اَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ: مَا خَلَّفَكَ؟ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَ اللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ اَنِّيْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ، لَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا وَ لٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَ اِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اللّٰهِ مَا كَانَ لِيْ مِنْ عُذْرٍ، وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَ لَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ. وَ سَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ: وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِيْ اَنْ لَا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ، فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى اَرَدْتُّ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا: نَعَمْ لَقِيَهٗ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ وَ قِيْلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيْلَ لَكَ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوْا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ، وهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ، قَالَ: فَذَكَرُوْا لِيْ

ہوئے قسمیں اٹھاتے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت میں آنے لگے، یہ لوگ کچھ اوپر اسّی (۸۰) تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی ظاہری حالت کو دیکھ کر ان کے عذر کو قبول فرمایا ان سے بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور ان کی باطنی حالت کو اللہ کے سپرد کر دیا، بالآخر میں حاضر ہوا، سلام کہا، آپ ﷺ مسکرائے تو ضرور لیکن ناراض دکھائی دیتے تھے۔ فرمایا آؤ، میں آپ ﷺ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پیچھے رہ جانے کی کیا وجہ تھی کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں آپ کے علاوہ کسی دنیادار انسان کے پاس بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں عذر خواہی کرتا ہوا اس کی ناراضگی سے نجات حاصل کر لیتا کیونکہ مجھے نکتہ آفرینی کا ملکہ حاصل ہے۔ لیکن خدا کی قسم میں خوب جانتا ہوں اگر جھوٹ کہہ کر آپ ﷺ کو راضی کر لیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مجھ پر ناراض کر دے گا، اور اگر میں سچی بات کہوں تو آپ ﷺ مجھ پر ناراض ہو جائیں گے لیکن اللہ کی طرف سے مجھے اچھے انجام کی امید ہے۔ خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہیں تھا، خدا کی قسم میں کبھی اتنا مضبوط اور مالدار نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص نے سچ کہا ہے، چلے جاؤ اللہ تمہارا فیصلہ فرمائیں گے۔ بنو سلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے پیچھے چلنے لگے مجھ سے کہا خدا کی قسم اس سے پہلے ہمارے علم میں تم سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا، تجھ سے کوئی عذر بھی نہ پیش کیا جا سکا جیسا کہ دیگر پیچھے رہ جانے والوں نے عذر پیش کئے، تمہارے قصور کی معافی کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرماتے۔ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ لوگ مجھے ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اپنی پہلی بات کی تکذیب کر دوں لیکن میں نے ان سے پوچھا کیا اس معاملہ میں میرے ساتھ کوئی اور بھی شریک ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! تیرے ساتھ دو آدمی اور بھی ہیں جنہوں نے وہی بات کہی ہے جو تو نے کہی ہے اور نبی ﷺ نے جو بات تجھ سے کہی ہے ان سے بھی وہی بات کہی ہے۔ میں نے کہا وہ کون ہیں انہوں نے کہا مرارہ بن ربیع العمری اور ہلال بن اُمیہ واقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا أُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ. وَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلٰثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ: فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ أَوْ قَالَ تَغَيَّرُوْا لَنَا. حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِيْ فِيْ نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَاهِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِيْ أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً. فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا، وَ قَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَ أَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَ أَجْلَدَهُمْ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ، فَأَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَأَطُوْفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَ لَا يُكَلِّمُنِيْ أَحَدٌ، وَّ اٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَ هُوَ فِيْ مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَأَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِّنْهُ وَ أُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِيْ نَظَرَ إِلَيَّ وَ إِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّيْ، حَتّٰى إِذَا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِيْ قَتَادَةَ وَ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَ اللّٰهِ مَارَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ. فَقَالَ: اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَ تَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِّنْ نَبَطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهُ إِلَيَّ حَتّٰى جَآءَنِيْ فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَّلِكِ غَسَّانَ، وَ كُنْتُ كَاتِبًا، فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيْهِ: "أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَ لَمْ

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے جب میرے سامنے دو نیک انسانوں کا نام لیا جو غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے میرے لئے اسوہ تھے تو ان کا نام سننے کے بعد میں اپنے پہلے موقف پر قائم رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے جنگ تبوک میں نہ شریک ہونے والوں میں صرف ہم تینوں کے مقاطعہ کا حکم فرمایا چنانچہ لوگ ہم سے کنارہ کشی اختیار کر گئے اور بالکل بدل گئے یہاں تک کہ میرے لئے گویا زمین بدل چکی تھی اور اس سے کچھ جان پہچان نہ تھی۔ پچاس روز تک ہماری یہی کیفیت رہی، میرے دونوں ساتھی کمزور تھے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور رونا شروع کر دیا، البتہ میں نوجوان طاقتور تھا، ادائیگی نماز کے لئے مسجد جاتا، بازاروں میں گھومتا لیکن کوئی شخص مجھ سے گفتگو نہ کرتا، ادائیگی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضری دیتا، سلام کہتا اور دل میں یہ خیال کرتا کہ آیا میرے سلام کے جواب میں آپ ﷺ نے لب مبارک ہلائے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ ﷺ کے قریب ہی نماز پڑھنی شروع کر دیتا اور نظریں چرا کر دیکھتا جب میری مشغولیت نماز میں ہوتی تو آپ ﷺ میری طرف دیکھتے اور جب میری توجہ آپ ﷺ کی طرف ہوتی تو آپ ﷺ اعراض فرماتے۔ خلاصہ یہ کہ جب مسلمانوں کی جفاکشی درازتر ہوگئی تو میں ایک روز ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ کی دیوار پھاند کر اس کے ہاں پہنچا۔ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے چچیرے بھائی اور بہترین دوست تھے میں نے سلام کہا مگر خدا کی قسم اس نے میرے سلام کا جواب نہ دیا میں نے کہا ابوقتادہ! میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تو میرے متعلق جانتا ہے کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت ہے؟ وہ خاموش رہا، میں نے دوبارہ خدا کا واسطہ دیا اس دفعہ بھی وہ چپ رہا پھر میں نے تیسری بار خدا کا واسطہ دے کر پوچھا تو اس نے صرف اتنا کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، اس کے جواب سے میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ میں دیوار پھاند کر واپس چلا آیا۔

ایک دن میں مدینہ کے بازار میں گھوم پھر رہا تھا کہ ملک شام کا ایک باشندہ کسان جو مدینہ کی منڈی میں غلہ فروخت کرنے آیا تھا میرے متعلق پوچھ رہا تھا کہ مجھے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک کا پتہ بتا دیجئے، جواباً

يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَ لَا مَضِيعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ" فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَأْتُهَا: وَ هٰذِهٖ اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا، حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِيْنِيْ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ، فَقُلْتُ: اُطَلِّقُهَا اَمْ مَا ذَا اَفْعَلُ فَقَالَ: لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا وَ اَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ فَجَآءَتْ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدُمَهٗ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنْكِ فَقَالَتْ: اِنَّهٗ وَ اللّٰهِ مَا بِهٖ مِنْ حَرَكَةٍ اِلٰى شَيْءٍ، وَ وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا وَ قَالَ لِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ: لَوِ اسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهٗ؟ فَقُلْتُ: لَا اَسْتَاذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا يُدْرِيْنِيْ مَا ذَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهٗ، وَ اَنَا رَجُلٌ شَابٌّ، فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمَلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِنَا، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَ ضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى سَلْعٍ يَقُوْلُ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ: يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَ عَرَفْتُ اَنَّهٗ قَدْ جَآءَ

لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اس نے میرے پاس پہنچ کر میرے ہاتھ میں غسان کے بادشاہ کا خط پکڑا دیا میں چونکہ لکھنا جانتا تھا میں نے پڑھا اس میں تحریر تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے ساتھی (رسول اللہ ﷺ) نے تجھ پر زیادتی کی ہے حالانکہ اللہ نے تجھے ذلت اور گمنامی کا مقام نہیں دیا پس تم ہمارے پاس چلے آ ؤ ہم تمہاری حوصلہ افزائی کریں گے۔ میں نے خط پڑھنے کے بعد کہا یہ بھی میری ایک آزمائش ہے فوراً میں نے اس کو تنور میں جھونک دیا۔ جب پچاس دنوں سے چالیس دن گذر گئے اور وحی بھی خاموش رہی تو ایک روز رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک قاصد آیا اس نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرو میں نے کہا طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے کہا نہیں بلکہ علیحدگی اختیار کرو اور قربت نہ کرو میرے دوسرے دو ساتھیوں کی طرف بھی اسی قسم کا پیغام بھجوایا گیا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہیں رہو جب تک کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نہ فرما دیں۔ ہلال بن امیہ کی عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ! ہلال بن امیہ بہت بوڑھا ہو چکا ہے کوئی خادم بھی نہیں رکھتا کیا اگر میں اس کی خدمت کرتی رہوں تو آپ اس کو ناگوار فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن اس کو قربت کی اجازت نہیں ہے۔ اس نے کہا خدا کی قسم اس میں کوئی حرکت ہی نہیں ہے اور جب سے یہ واقعہ رونما ہوا ہے اس وقت سے لے کر آج تک وہ برابر رو رہا ہے۔ میرے بعض گھر والوں نے بھی مجھ سے کہا اگر تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے لئے اجازت طلب کر لو اس لئے کہ آپ ﷺ نے ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امیہ کی عورت کو خدمت کرنے کی اجازت عطا فرما دی ہے۔

میں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا اور نہیں معلوم آپ ﷺ کیا جواب دیں گے پھر میں تو ایک نوجوان انسان ہوں۔ اسی طرح دس راتیں گذر گئیں، کل پچاس راتیں گذر چکی تھیں، پچاسویں رات کی صبح میں نے صبح کی نماز اپنے گھر کی چھت پر ادا کی اور میری حالت بالکل وہی تھی جس کی نقشہ کشی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمائی ہے کہ میں اپنی جان سے بیزار ہو چکا تھا اور زمین باوجود

فَرَجٌ. فَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا، فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَ رَكَضَ اِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَ سَعٰى سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ قِبَلِيْ وَ اَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ، فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِيَ الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ بِبَشَارَتِهٖ، وَ اللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ اَتَأَمَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنَنِيْ بِالتَّوْبَةِ وَ يَقُوْلُوْنَ لِيْ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَ هَنَّأَنِيْ وَاللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهٗ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ. قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ هُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ: اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ فَقُلْتُ: اَ مِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اِسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَ كُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ وَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا اَنْجَانِيْ بِالصِّدْقِ وَ اِنَّ

وسیع ہونے کے تنگ ہو چکی تھی کہ اچانک میں نے سلع پہاڑی پر بلند آواز کے ساتھ ایک منادی کرنے والے کی آواز کو سنا کہ اے کعب بن مالک! خوش ہو جاؤ میں فوراً سجدے میں گر پڑا اور مجھے معلوم ہوا کہ امید کی کرنیں جلوہ افروز ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمالی ہے۔ لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے چل دیئے تھے میرے ساتھیوں کی طرف بھی خوشخبری دینے کے لئے لوگ پہنچے اور میری طرف ایک آدمی گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا۔ اسلم قبیلہ سے ایک آدمی دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا، اس کی آواز گھوڑے سوار سے پہلے پہنچی جب وہ میرے پاس آیا جس کی آواز کو میں نے سنا کہ وہ مجھے خوشخبری سنا رہا ہے تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اُتار کر اس کو پہنا دیئے۔ اللہ کی قسم اس وقت میں صرف ان دو کپڑوں کا ہی مالک تھا اور میں نے عاریۃً دو کپڑے لے کر پہن لئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے چل پڑا۔ راستہ میں لوگ جماعتوں کی شکل میں مجھے توبہ کی قبولیت پر مبارکباد پیش کر رہے تھے اور مجھے کہہ رہے تھے مبارک ہو خدا نے تمہاری توبہ قبول فرمائی۔ میں مسجد میں پہنچا، رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے اردگرد لوگ بیٹھے تھے مجھے آتا دیکھ کر طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبید اللہ میری طرف لپکے، مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ خدا کی قسم مہاجرین میں سے اس کے علاوہ کوئی دوسرا انسان نہ اُٹھا۔ چنانچہ کعب رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس پیشوائی کو کبھی فراموش نہ فرماتے۔ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کہا تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا، فرمایا خوش ہو جاؤ جب سے تمہاری والدہ نے تمہیں جنا ہے آج کا دن تمہارے لئے سب سے بہتر دن ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بشارت نامہ آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے، فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک دمک اٹھتا تھا یوں معلوم ہوتا جیسا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے اس سے ہم آپ ﷺ کی خوشی معلوم کرتے۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے جا کر بیٹھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری توبہ کی تکمیل تب

مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَا بَقِیْتُ فَوَ اللّٰہِ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَبْلَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ صِدْقِ الْحَدِیْثِ مُنْذُ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِی اللّٰہُ تَعَالٰی، وَاللّٰہِ مَا تَعَمَّدْتُّ کِذْبَۃً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی یَوْمِ ھٰذَا وَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَحْفَظَنِی اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْمَا بَقِیَ قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَقَدْ تَّابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَۃِ الْعُسْرَۃِ حَتّٰی بَلَغَ: اِنَّہٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ. وَ عَلَی الثَّلَاثَۃِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ حَتّٰی بَلَغَ: اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ"

قَالَ کَعْبٌ: وَاللّٰہِ مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنْ نِعْمَۃٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ ھَدَانِی اللّٰہُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ صِدْقِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا اَکُوْنَ کَذَبْتُہٗ فَاَهْلِکَ کَمَا ھَلَکَ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا، اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ لِلَّذِیْنَ کَذَبُوْا حِیْنَ اَنْزَلَ الْوَحْیَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: "سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ یَحْلِفُوْنَ لَکُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ"

قَالَ کَعْبٌ: کُنَّا خُلِّفْنَا اَیُّهَا الثَّلَاثَۃُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ حَلَفُوْا لَہٗ فَبَایَعَهُمْ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَ اَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰی قَضَی اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ بِذٰلِکَ. قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: "وَ عَلَی الثَّلٰثَۃِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا" وَ لَیْسَ الَّذِیْ ذَکَرَ مِمَّا خُلِّفْنَا

ہوگی کہ میں اپنے تمام مال سے دستبرداری اختیار کرتا ہوا اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں صدقہ پیش کروں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ مال اپنے قبضہ میں رکھو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو میں خیبر کے حصہ کو اپنے قبضہ میں کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی بدولت نجات دی ہے اور اب میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ پوری زندگی سچ بولوں۔ اللہ کی قسم جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سچ بولنے کا عہد کیا تو میں نہیں سمجھتا کہ سچائی کے متعلق مجھ سے زیادہ کسی مسلمان کی آزمائش ہوئی ہو اور خدا کی قسم اس دن سے لے کر آج تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور مجھے امید ہے آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے جھوٹ سے محفوظ فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں "بیشک خدا نے پیغمبر پر مہربانی کی اور مہاجرین اور انصار پر جو باوجود اس کے کہ ان میں سے بعضوں کے دل جلد پھر جانے کو تھے مشکل کی گھڑی میں پیغمبر کے ساتھ رہے، پھر خدا نے ان پر مہربانی فرمائی، بیشک وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے۔ اور ان تینوں پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود فراخی کے ان پر تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں بھی ان پر دوبھر ہوگئیں اور انہوں نے جان لیا کہ خدا کے ہاتھ سے خود اس کے سوا کوئی پناہ نہیں، پھر خدا نے ان پر مہربانی کی تاکہ وہ توبہ کریں یقیناً وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اور اے اہل ایمان خدا سے ڈرتے رہو اور راستبازوں کے ساتھ رہو۔" حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں خدا کی قسم جب سے مجھے اللہ نے اسلام کی دولت سے نوازا ہے مجھ پر اس سے بڑا انعام اور کوئی نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا و گرنہ جھوٹ بولنے سے میں تباہ و برباد ہو جاتا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کو جس قدر برا قرار دیا ہے شائد دوسرے مجرموں کو اتنا مذموم قرار نہیں دیا۔ ارشاد خداوندی ہے "جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تمہارے اوپر خدا کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان پر درگذر کرو سو ان کی طرف التفات نہ کرنا یہ ناپاک ہیں اور جو کام یہ کرتے ہیں ان کے بدلے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ یہ

تَخَلَّفُنَا عَنِ الْغَزْوِ وَ اِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ اِيَّانَا وَ اِرْجَاؤُهُ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ كَانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ.

تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے خوش ہو جاؤ لیکن اگر تم ان سے خوش ہو جاؤ گے تو خدا تو نافرمان لوگوں سے خوش نہیں ہوتا۔" کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہمارا تین آدمیوں کا معاملہ ان لوگوں سے پیچھے چھوڑ دیا گیا تھا جن کی عذر خواہی اور قسموں کو قبول کر لیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بیعت لی اور ان کے لئے دعاء مغفرت فرمائی لیکن ہمارے معاملہ کو رسول اللہ ﷺ نے مؤخر فرمایا یہاں تک کہ اللہ نے ہمارا فیصلہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ "وہ تین آدمی جن کا معاملہ مؤخر کر دیا گیا تھا۔" اس آیت کا مطلب یہ لینا کہ وہ تین آدمی جو جنگ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے شریک نہ ہو سکے صحیح نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ جمعرات کے دن غزوہ تبوک کے لئے نکلے اور آپ ﷺ جمعرات کے روز سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے آپ ﷺ سفر سے واپس چاشت کے وقت تشریف لاتے اولاً مسجد میں دو رکعت ادا فرماتے پھر وہاں بیٹھ جاتے۔

(۲۲) وَعَنْ اَبِيْ نُجَيْدٍ (بِضَمِّ النُّوْنِ وَ فَتْحِ الْجِيْمِ) عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ فَفَعَلَ، فَاَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّيْ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ قَدْ زَنَتْ؟ قَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَ هَلْ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۲۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت جو زنا سے حاملہ ہو چکی تھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر کہنے لگی یا رسول اللہ مجھ پر حد لگائیے۔ مجھ سے جرم حد سرزد ہو چکا ہے۔ نبی ﷺ نے اس کے ولی کو بلا کر کہا اس کے ساتھ احسان کرو۔ جب وضع حمل ہو جائے تو اس کو میرے پاس لانا۔ اس آدمی نے آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسے حاضر کیا۔ چنانچہ آپ کے حکم سے اس پر کپڑے باندھ دیئے گئے اور رجم کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ زانیہ کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو مدینہ کے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو تمام کو کافی ہو جائے۔ کیا اس سے زیادہ بہتر توبہ کا تصور ممکن ہے کہ اس نے توبہ کرتے ہوئے اپنی جان کو قربان کر دیا ہے۔

(۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

(۲۳) حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم

عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَادِيَانِ. وَ لَنْ يَّمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر آدم کے بیٹے کو سونے کی ایک وادی مل جائے تو وہ آرزو کرے گا کہ اسے دو وادیاں میسر آجائیں۔ آدم کے بیٹے کے منہ کو قبر کی مٹی کے علاوہ کوئی چیز بھر نہیں سکتی اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

(۲۴) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَضْحَكُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُسْتَشْهَدُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنسیں گے۔ ان میں سے ایک آدمی دوسرے کا قاتل ہوگا لیکن اس کے باوجود دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک اللہ کی راہ میں جہاد کرتا رہا شہید ہوگیا، پھر اس کے قاتل کو توبہ کی توفیق میسر آئی مسلمان ہوگیا، جہاد کرتا ہوا شہید ہوگیا۔

(۳) صبر کا بیان

(۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا﴾ (آل عمران: ۲۰۰)

(۷) ارشاد خداوندی ہے: "اے اہل ایمان (کفار کے مقابلہ میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور موریچوں پر جمے رہو اور خدا سے ڈرو تاکہ مراد حاصل کرو۔"

(۸) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَ بَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ﴾ (بقرة: ۱۵۵)

(۸) نیز فرمایا: "اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تم صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنادو۔"

(۹) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (الزمر: ۱۰)

(۹) اور فرمایا: "جو صبر کرنے والے ہیں ان کو بیشمار ثواب ملے گا۔"

(۱۰) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ (الشورىٰ: ۴۳)

(۱۰) نیز فرمایا: "اور جو صبر کرے اور قصور معاف کردے تو یہ ہمت کے کام ہیں۔"

(۱۱) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ﴾ (البقرة: ۱۵۳)

(۱۱) اور فرمایا: "صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

(۱۲) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ﴾ (محمد: ۳۱)

(۱۲) اور فرمایا: "اور ہم تم لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ جو تم میں لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں ان کو معلوم کریں۔"

(۲۵) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ

(۲۵) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظافت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کا کلمہ ترازو کو ثواب سے بھر دے گا۔ سبحان اللہ و الحمد للہ کے کلمات آسمان اور

الْمِيْزَانَ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ. اَوْ تَمْلَأُ. مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَآءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ. كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

زمین کے درمیان فضا کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے، صدقہ دینا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے، قرآن پاک تیرے موافق ہے یا مخالف دلیل کی حیثیت رکھتا ہے، ہر انسان نیک کام کر کے اپنے نفس کو جہنم سے آزاد کرنے والا ہے اور اس کو اللہ کی راہ میں بیچ ڈالا ہے یا بُرے کام کر کے اس کو تباہ و برباد کرنے والا ہے۔

(۲۶) وَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اُنَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ، فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ اَنْفَقَ كُلَّ شَيْءٍ بِيَدِهٖ: "مَا يَكُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ، وَ مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَ مَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَ مَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ. وَ مَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَآءً خَيْرًا وَ اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۲۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے دست سوال دراز کیا آپ ﷺ نے انھیں دیا۔ پھر دوبارہ سوال کیا۔ آپ ﷺ نے پھر انھیں دیا۔ یہاں تک کہ جو مال آپ ﷺ کے پاس تھا ختم ہو گیا۔ تمام مال ختم کر لینے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا جو مال میرے پاس ہے میں اس کو تم سے روک کر نہیں رکھتا البتہ جو شخص سوال کرنے سے کنارہ کش رہا اللہ تعالیٰ اس کو بچاتے ہیں اور جو شخص استغناء اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دیتے ہیں اور جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صابر بنا دیتے ہیں اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور وسیع تر عطیہ نہیں دیا گیا۔

(۲۷) وَ عَنْ اَبِیْ يَحْيٰى صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَ لَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ، وَ اِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۲۷) حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن کا معاملہ کس قدر اچھا ہے اس کے جملہ امور اس کے لئے خیر و برکت کا باعث ہیں اور یہ استحقاق صرف مؤمن کو حاصل ہے، اگر اس کو کوئی خوش کن بات پہنچتی ہے تو وہ شکر یہ ادا کرتا ہے اور یہ اسی کے لئے بہتر ہے لیکن اگر اس کو تکلیف دہ خبر پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔

(۲۸) وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَاكَرْبَ اَبَتَاهُ! فَقَالَ: لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ. فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا اَبَتَاهُ! اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا اَبَتَاهُ! جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ، يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ، فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

(۲۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور آپ ﷺ پر غشی کے دورے پڑنے لگے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیماری کی شدت دیکھ کر بول اٹھیں ہائے میرے ابا کس قدر کربناک ہیں، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا آج کے بعد تیرے ابا کو کچھ تکلیف نہیں ہوگی۔ جب آپ فوت ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روتے ہوئے کہا اے ابا آپ نے پروردگار کے بلاوے کو قبول فرما لیا، اے ابا جنت الفردوس آپ کا مقام ہے، اے ابا ہم جبریل علیہ السلام کو آپ ﷺ کی موت

کی خبر دیتے ہیں۔ آپ ﷺ کے مدفون ہونے کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تعجب کے عالم میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہتی ہیں: تم نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنے کو کیسے گوارا کیا؟

(۲۹) وَ عَنْ اَبِیْ زَیْدٍ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِبِّهٖ وَابْنِ حِبِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنِیْ قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَاَرْسَلَ یُقْرِئُ السَّلَامَ وَ یَقُوْلُ: اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَ لَهٗ مَا اَعْطٰی وَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ تُقْسِمُ عَلَیْهِ لَیَاْتِیَنَّهَا فَقَامَ وَ مَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ، وَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَ رِجَالٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِیُّ فَاَقْعَدَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ وَ نَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: "هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَ فِیْ رِوَایَةٍ فِیْ قُلُوْبِ مَنْ شَآءَ مِنْ عِبَادِهٖ وَ اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَ مَعْنٰی "تَقَعْقَعُ" تَتَحَرَّكُ وَ تَضْطَرِبُ.

(۲۹) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے غلام، محبوب، محبوب کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ کی ایک بیٹی نے آپ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا نزع کے عالم میں ہے آپ ﷺ تشریف لائیں، آپ ﷺ نے سلام کے بعد پیغام بھیجا کہ جو کچھ اس نے ہم سے لے لیا وہ بھی اسی کا تھا اور جو کچھ اس نے ہم کو عطا کیا وہ بھی اسی کا ہے، خدا کے ہاں تو ہر چیز کا وقت معین ہے پس صبر کرنا چاہئے اور ثواب ڈھونڈنا چاہئے۔ بیٹی نے دوبارہ قسم دے کر پیغام بھیجا کہ آپ ﷺ ضرور تشریف لائیں اس پر آپ ﷺ جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ بچے کو اٹھا کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے بچے کو اپنی گود میں اٹھا لیا بچے کی جان کنی کی حالت کو دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا؟ فرمایا یہ رحمت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں اس کو ودیعت فرمایا ہے اور ایک روایت میں ہے اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے ان بندوں کو اپنی رحمت سے نوازتا ہے جو لوگوں پر رحم کرتے ہیں۔

اور "تقعقع" کے معنی ہیں حرکت کرنا اور مضطرب ہونا۔

(۳۰) وَ عَنْ صُهَیْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ مَلِكٌ فِیْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَ كَانَ لَهٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ: اِنِّیْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَیَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ، فَبَعَثَ اِلَیْهِ غُلَامًا یُعَلِّمُهٗ وَ كَانَ فِیْ طَرِیْقِهٖ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَیْهِ وَ سَمِعَ كَلَامَهٗ فَاَعْجَبَهٗ، وَ كَانَ اِذَا اَتَی السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَ قَعَدَ اِلَیْهِ. فَاِذَا اَتَی السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ،

(۳۰) حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ کا ایک جادوگر تھا وہ بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: میں تو اب بوڑھا ہو گیا ہوں اس لئے ایک لڑکے کو میرے سپرد کرو تاکہ میں اسے جادو کا علم سکھاؤں۔ بادشاہ نے جادوگر کے پاس جادو سیکھنے کے لئے ایک لڑکا بھیجا، اس لڑکے کے راستہ میں ایک راہب تھا، لڑکا راہب کے پاس بھی بیٹھنے لگا، لڑکے کو راہب کی باتیں بہت پسند آئیں۔ لڑکا جب بھی جادوگر کے پاس جاتا راستے میں

فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ: اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ: حَبَسَنِيْ اَهْلِيْ وَ اِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ: حَبَسَنِيَ السَّاحِرُ.

فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَآبَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ: اَلْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ؟ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّآبَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ، فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَ مَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ، فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: اَيْ بُنَيَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَ اِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَ كَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ يُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ فَقَالَ: مَا هٰهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِيْ فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى دَعَوْتُ اللّٰهَ، فَشَفَاكَ فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَشَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ؟ قَالَ: رَبِّيْ قَالَ: اَوَ لَكَ رَبٌّ غَيْرِيْ؟ قَالَ: رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ. فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: اَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَ تَفْعَلُ وَ تَفْعَلُ فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى. فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيْءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى، فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِيْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِيْءَ بِجَلِيْسِ الْمَلِكِ فَقِيْلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ، فَاَبٰى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِيْ

راہب کی مجلس میں بیٹھتا، جادوگر لڑکے کو دیر کے ساتھ آنے کی وجہ سے سزا بھی دیتا چنانچہ لڑکے نے راہب کے پاس شکایت کی، راہب نے کہا جب تم جادوگر سے خطرہ محسوس کرو تو اسے کہو مجھے گھر والوں نے روک رکھا تھا اور گھر والوں سے خطرہ محسوس ہو تو انہیں کہو مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔ اسی دوران ایک مرتبہ لڑکے نے اپنے راستہ میں دیکھا کہ ایک بہت بڑے جانور نے لوگوں کا راستہ روک رکھا ہے لڑکے نے کہا آج معلوم ہو جائے کہ یہ ساحر بہتر ہے یا وہ راہب افضل ہے چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور دعا کی اے اللہ! اگر تیرے نزدیک راہب کا معاملہ جادوگر کے معاملہ سے درست ہے تو اس جانور کو مار ڈال تاکہ لوگ راستہ سے گذر سکیں، یہ دعا کر کے اس نے پتھر جانور کو مارا وہ مر گیا، لوگوں کا راستہ کھل گیا۔ لڑکے نے راہب کو تمام واقعہ کہہ سنایا، راہب نے کہا آج تجھ کو مجھ پر فضیلت حاصل ہوگئی ہے اور میرے خیال میں اب تو ایسے مقام پر پہنچ گیا ہے جہاں تجھے مصائب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ پس جب تجھے مصیبتوں میں گرفتار ہونا پڑے تو میرے متعلق کسی کو کچھ نہ بتانا۔ اب یہ لڑکا مادرزاد اندھوں، برص زدہ انسانوں اور دیگر تمام بیماریوں میں مبتلا انسانوں کا علاج کرتا اس کے روحانی علاج سے وہ تندرست ہو جاتے۔ چنانچہ بادشاہ کا ایک مصاحب جو اندھا ہو گیا تھا وہ لڑکے کی خدمت میں بہت تحائف لے کر پہنچا اور کہنے لگا اگر آپ مجھے شفا دے دیں تو یہ تمام چیزیں تمہیں دے دی جائیں گی۔ لڑکے نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا، شفا تو صرف اللہ دے سکتا ہے اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفا عنایت کرے چنانچہ وہ ایمان لے آیا اللہ نے اسے شفا بخش دی۔ بادشاہ کا مصاحب حسب معمول بادشاہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا، بادشاہ نے کہا تجھے بصارت کیسے نصیب ہوگئی؟ اس نے کہا میرے پروردگار نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ بادشاہ نے کہا کیا میرے علاوہ تمہارا کوئی اور رب بھی ہے؟ اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے، بادشاہ نے اس کو گرفتار کرنے اور تشدد کرنے کا حکم صادر فرمایا، تشدد برداشت نہ کرتے ہوئے اس نے لڑکے کا پتہ بتا دیا۔ چنانچہ لڑکے کو بادشاہ کی کچہری میں پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا بیٹا اب تیرے جادو کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ تو جادو

مَفْرِقِ رَأْسِهٖ فَشَقَّهٗ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِیْءَ بِالْغُلَامِ
فَقِيْلَ: لَهٗ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ، فَاَبٰى فَدَفَعَهٗ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ
اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَ كَذَا،
فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهٗ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ
دِيْنِهٖ وَ اِلَّا فَاطْرَحُوْهُ، فَذَهَبُوْا بِهٖ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ
فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ
الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَ جَآءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ
الْمَلِكُ، مَافَعَلَ بِأَصْحَابِكَ؟ فَقَالَ، كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ
تَعَالٰى، فَدَفَعَهٗ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اذْهَبُوْا بِهٖ
فَاحْمِلُوْهُ فِيْ قُرْقُوْرٍ وَّ تَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ
دِيْنِهٖ وَ اِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ
بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ
اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَافَعَلَ بِاَصْحَابِكَ؟
فَقَالَ: كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَقَالَ لِلْمَلِكِ: اِنَّكَ
لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهٖ، قَالَ مَا هُوَ؟ قَالَ:
تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّ تَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ
ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِيْ، ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ
الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِيْ
فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ
صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَ صَلَبَهٗ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًامِنْ
كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ:
بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِيْ
صُدْغِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ صُدْغِهٖ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ:
اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَاُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهٗ: اَرَاَيْتَ مَا
كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ، قَدْ اٰمَنَ
النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ، وَ
اُضْرِمَ فِيْهَا النِّيْرَانُ وَ قَالَ، مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ
فَاَقْحِمُوْهُ فِيْهَا اَوْ قِيْلَ لَهٗ: اقْتَحِمْ، فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَآءَتِ

سے مادرزاد اندھوں اور برص والوں کو تندرست کردیتا ہے اور تو بہت ماہر
ہوگیا ہے۔ لڑکے نے کہا شفا میں نہیں دیتا شفا دینے والا صرف اللہ ہے،
لڑکے کو بھی گرفتار کرلیا گیا اور اس پر تشدد کیا گیا، تشدد کی تاب نہ لا کر لڑکے
نے راہب کا پتہ بتادیا چنانچہ راہب کو بھی پکڑ کر لایا گیا اور اس سے کہا گیا تم
اپنا دین چھوڑ دو اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس سے راہب
کے سر کے دو ٹکڑے کردیئے۔ اس کے بعد بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا
اس سے کہا گیا کہ تم اپنے دین سے باز آ جاؤ اس نے بھی انکار کیا تو اس کے
سر کے درمیان آرا رکھ کر اس کے بھی دو ٹکڑے کروادیئے۔ ان کے بعد
لڑکے کو لایا گیا اس نے انکار کردیا۔ بادشاہ نے اس کو ایک خاص جماعت
کے حوالے کردیا اور حکم دیا کہ اس کو فلاں پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ اور اگر اپنا
دین چھوڑ دے تو بہتر ورنہ اس کو نیچے دھکا دے دو۔ حسب الحکم وہ اس کو
پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے لڑکے نے وہاں پہنچ کر دعا کی، اے اللہ! جس طرح
تو چاہے مجھے ان کی طرف سے کافی ہوجا، چنانچہ پہاڑ زلزلہ کی لپیٹ میں
آگیا وہ سب نیچے گر گئے اور لڑکا بادشاہ کے پاس پہنچا، بادشاہ نے کہا تیرے
ساتھی کہاں گئے لڑکے نے کہا مجھ کو اللہ نے ان سے بچالیا پھر بادشاہ نے
اس کو چند لوگوں کے ساتھ بھیجا کہ اس کو ایک چھوٹی کشتی میں سوار کرو جب
سمندر کے درمیان پہنچو تو اگر دین سے باز نہ آئے تو اس کو سمندر میں پھینک
دو۔ جب وہ وسط سمندر میں پہنچے تو لڑکے نے دعا کی اے اللہ! جس طرح تو
چاہے مجھے نجات دے، دعا مانگتے ہی کشتی الٹ گئی وہ سب ڈوب گئے اور
لڑکا صحیح سلامت بادشاہ کے پاس پہنچا۔ بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی
کہاں ہیں لڑکے نے جواب دیا اللہ نے مجھے ان سے بچالیا اور بادشاہ سے
کہا تو اس وقت تک مجھے قتل نہیں کرسکتا جب تک تم میری بات پر عمل نہ
کرو۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا بات ہے لڑکے نے کہا تمام لوگوں کو ایک میدان
میں جمع کرو اور مجھے سولی دینے کے لئے کسی لکڑی پر لٹکاؤ پھر میرے ترکش
سے ایک تیر لے کر کمان کے چلہ پر رکھو پھر بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ اللہ
کے نام کے ساتھ جو لڑکے کا رب ہے کہہ کر مجھے تیر مارو اس طرح تم مجھے قتل
کرسکو گے۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا لڑکے کو سولی
پر لٹکایا اسی کے ترکش سے ایک تیر لے کر کمان کے چلہ پر رکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ

امْرَأَةٌ وَ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَا عَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا اُمَّهْ اِصْبِرِيْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ذِرْوَةُ الْجَبَلِ اَعْلَاهُ وَ هِيَ بِكَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَ ضَمِّهَا، وَ الْقُرْقُوْرُ بِضَمِّ الْقَافَيْنِ نَوْعٌ مِّنَ السُّفُنِ، وَ الصَّعِيْدُ هُنَا الْاَرْضُ الْبَارِزَةُ، وَ الْاُخْدُوْدُ الشُّقُوْقُ فِي الْاَرْضِ كَالنَّهْرِ الصَّغِيْرِ، وَ اُضْرِمَ اُوْقِدَ، وَ انْكَفَأَتْ اَيْ انْقَلَبَتْ، وَ تَقَاعَسَتْ تَوَقَّفَتْ وَ جَبُنَتْ.

رَبِّ الْغُلَامِ کہہ کر تیر مارا، تیر اس کی کنپٹی میں جا کر لگا، لڑکے نے وہیں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور مر گیا، لوگوں نے کہا ہم لڑکے کے رب پر ایمان لے آئے۔ بادشاہ کو اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ جس بات کا تجھے خطرہ تھا وہی بات ہوگئی تمام لوگ ایمان لا چکے ہیں۔ بادشاہ نے سڑکوں میں خندقیں کھودنے اور ان میں آگ جلانے کا حکم دیا چنانچہ اس کے حکم کے مطابق عمل کیا گیا بادشاہ نے حکم دیا جو شخص اپنے دین سے باز نہ آئے اس کو ان میں ڈال دو چنانچہ ان کو آگ میں جھونک دیا گیا آخر ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا اس نے آگ میں داخل ہونے سے پس و پیش کیا تو لڑکا بول اٹھا اماں صبر کرو یقیناً تم حق پر ہو۔

(۳۱) وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَقَالَتْ: اِلَيْكَ عَنِّيْ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ، وَ لَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا: اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ: لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ: اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ تَبْكِيْ عَلٰى صَبِيٍّ لَهَا.

(۳۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گذرے وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر اختیار کر۔ عورت بولی جاؤ اپنا کام کرو آپ ﷺ کو مجھ جیسی مصیبت کا سامنا نہیں ہوا، عورت نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں تھا۔ اس سے کہا گیا یہ تو نبی ﷺ تھے تو وہ آپ ﷺ کے مکان پر آئی وہاں کوئی دربان موجود نہ تھا آپ ﷺ سے معذرت کرتے ہوئے کہا میں نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا صبر تو پہلی چوٹ پر ہوتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ عورت اپنے بچے پر رو رہی تھی۔

(۳۲) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں میرے پاس مومن انسان کے لئے جب میں اس کی دنیوی محبوب چیز کو چھین لوں اور وہ صبر کرے، سوائے جنت کے کوئی بدلہ نہیں۔

(۳۳) وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَهَا اَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ فِي الطَّاعُوْنِ، فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ

(۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا، آپ ﷺ نے ان کو بتایا طاعون عذاب الٰہی تھا جن لوگوں پر چاہتا تھا مسلط کر دیتا تھا اب اللہ نے اس کو ایمانداروں کے لئے رحمت بنا دیا ہے پس جو مومن انسان طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو جائے وہ صبر اور طلب ثواب کی نیت سے اپنے شہر میں ہی رہے اس بات پر یقین کرلے کہ اللہ نے جو لکھ دیا ہے وہ پہنچ کر رہے گا تو

مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

اس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

(٣٤) وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ: اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ، يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(۳۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ عز و جل نے فرمایا جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (آنکھوں) میں مبتلا کردوں (یعنی بینائی جاتی رہے) اس پر وہ صبر کرے ان کے عوض میں اس کو جنت عطا کرتا ہوں۔

(٣٥) وَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلَا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَآءُ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنِّيْ اُصْرَعُ وَ اِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ تَعَالٰى لِيْ قَالَ: اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَ لَكِ الْجَنَّةُ وَ اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ: اَصْبِرُ فَقَالَتْ: اِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۳۵) حضرت عطا ابن ابی رباحؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا میں تجھے جنت کی حقدار عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھایئے، اس نے کہا یہ سیاہ فام عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر کہنے لگی مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میری شرمگاہ سے کپڑا ہٹ جاتا ہے میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو صبر کر سکے تو اس کا ثواب جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے تیری صحت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں صبر کرتی ہوں لیکن میرے لئے دعا فرمائیں کہ بے پردگی نہ ہو، آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔

(٣٦) وَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَ هُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۳۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک پیغمبر کے بارے میں فرما رہے تھے کہ اس کو قوم نے اس قدر مارا کہ اس کو لہولہان کردیا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے اللہ میری قوم کو معاف فرما یہ جانتے نہیں ہیں۔

(٣٧) وَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا اَذًى وَ لَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ الْوَصَبُ: الْمَرَضُ.

(۳۷) حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو تھکان، بیماری، غم، تکلیف اور کانٹا لگنے سے جو پریشانی ہوتی ہے اس کے بدلے میں اس کے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

الوصب کے معنی بیماری کے ہیں۔

(٣٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ بخار میں مبتلا تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ تو شدید بخار میں مبتلا ہیں، فرمایا

"اِنَّکَ تُوْعَکُ وَعْکًا شَدِیْدًا قَالَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَکُ کَمَا یُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ" قُلْتُ: ذٰلِکَ اَنَّ لَکَ اَجْرَیْنِ؟ قَالَ: اَجَلْ ذٰلِکَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصِیْبُهٗ، اَذًی شَوْکَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَیِّئَاتِهٖ، وَحُطَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَالْوَعْکُ "مَغْثُ الْحُمّٰی" وَقِیْلَ الْحُمّٰی.

ہاں مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا اس لئے آپ ﷺ کو دوگنا ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہی بات ہے بالکل اسی طرح جیسے مسلمان کو کانٹا چبھنے سے یا اس سے زیادہ کسی مصیبت کی زحمت اٹھانا پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور گناہ اس سے یوں ساقط ہو جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گر جاتے ہیں۔

وعك: بخار سے معدے اور آنتوں میں ہونے والی تکلیف یا خالی بخار۔

(۳۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّصِبْ مِنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

وَ ضَبَطُوْا یُصَبْ بِفَتْحِ الصَّادِ وَ کَسْرِهَا.

(۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو مصائب میں گرفتار رکھتا ہے۔

"یُصِب" صاد پر زبر یا زیر کے ساتھ دونوں طرح صحیح ہے۔

(٤٠) وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَهٗ، فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلْ: اللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

(۴۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی تکلیف کے آنے پر کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اگر اس سے کوئی چارہ نہ ہو تو یہ کلمات کہے' اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھئے جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے اور اس وقت فوت کر دیجئے جب میرے حق میں فوت ہونا بہتر ہو۔

(٤١) وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهٗ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ فَقُلْنَا: اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُوْلَنَا؟ فَقَالَ: قَدْ کَانَ مَنْ قَبْلَکُمْ یُؤْخَذُ الرَّجُلُ، فَیُحْفَرُ لَهٗ فِی الْاَرْضِ. فَیُجْعَلُ فِیْهَا، ثُمَّ یُؤْتٰی بِالْمِنْشَارِ فَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِهٖ فَیُجْعَلُ نِصْفَیْنِ، وَ یُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ وَ عَظْمِهٖ مَا یَصُدُّهٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِهٖ، وَ اللّٰهِ لَیُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَآءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ لَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِهٖ، وَلٰکِنَّکُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ. رواه البخاری.

وَ فِیْ رِوَایَةٍ: وَ هُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَّ قَدْ لَقِیْنَا مِنَ

(۴۱) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (کفار کی ایذا رسانیوں کا) شکوہ کیا آپ ﷺ کعبہ کے سائے میں ایک چادر کو تکیہ بنا کر لیٹے ہوئے تھے، ہم نے عرض کیا آپ ﷺ ہمارے لئے غلبہ کی دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے بعض لوگوں کو پکڑ لیا جاتا، گڑھا کھودا جاتا، اس میں اس کو گاڑا جاتا، اس کے سر پر آرہ چلایا جاتا اور اس کے ٹکڑے کر دیئے جاتے اور بعض کو لوہے کی کنگھیوں سے اس کے گوشت کو نوچا جاتا ہڈیاں تک متاثر ہو جاتی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ دین سے روگردانی نہ کرتا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اسلام کی تکمیل فرمائے گا اور امن کی کیفیت یہ ہوگی کہ ایک سفر کرنے والا صنعاء سے حضرموت تک سفر کرے گا لیکن وہ صرف خدا سے ڈر کھائے گا اور وہ اپنی بکریوں پر بھیڑیوں کا خوف نہ رکھے گا لیکن تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔

الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً.

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ چادر سر کے نیچے رکھے ہوئے تھے اور ہمیں مشرکین کی طرف سے تکلیفیں پہنچی تھیں۔

(٤٢) وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اٰثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَ اَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَ اَعْطَى نَاسًا مِنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ، وَ اٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ قِسْمَةٌ مَاعُدِلَ فِيْهَا وَ مَا اُرِيْدَ فِيْهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ثُمَّ قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا اَرْفَعُ اِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيْثًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ قَوْلُهٗ كَالصِّرْفِ هُوَ بِكَسْرِ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ: وَ هُوَ صِبْغٌ اَحْمَرُ.

(٤٢) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ حنین میں رسول اللہ ﷺ نے غنیموں کو تقسیم فرماتے ہوئے کچھ لوگوں کے ساتھ تالیف قلبی کرتے ہوئے ترجیحی سلوک اختیار فرمایا، چنانچہ اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو اونٹ عطا فرمائے عیینہ بن حصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اتنے ہی دیئے اور عرب کے اشراف کے ساتھ ترجیحی سلوک کرتے ہوئے انہیں زیادہ دیا، ایک شخص بول اُٹھا اللہ کی قسم! یہ تقسیم منصفانہ نہیں ہے اور نہ ہی اس میں اللہ کی رضا مندی کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں ضرور اللہ کے رسول کو اس سے مطلع کروں گا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ کو مطلع کیا، اس کو سن کر آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا جب اللہ اور اس کا رسول عدل و انصاف نہ کریں تو کون انصاف کرے گا؟ پھر فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے ان کو اس سے کہیں زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں لیکن انہوں نے صبر کیا۔ آپ ﷺ کی کیفیت دیکھ کر میں نے دل میں کہا کہ اس کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں اس قسم کی بات نہیں پہنچاؤں گا۔

کالصرف: صاد کے زیر کے ساتھ ہے۔ وہ سرخ رنگ جس سے سرخ کھال کو رنگا جاتا ہے۔

(٤٣) وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ عِظَمَ الْجَزَآءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَآءِ، وَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَ مَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(٤٣) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو دنیا ہی میں اس کو جلدی سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو باوجود اس کے گناہوں کے سزا دینے سے رکا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اس کو پوری سزا دیتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ثواب کی زیادتی تکلیفوں کی زیادتی پر موقوف ہے بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب جانتا ہے تو اس کو آزمائشوں میں گرفتار کرتا ہے پس جو شخص آزمائشوں کے باوجود خوش رہا اس کو اللہ کی خوشنودی حاصل ہوگی اور جو شخص ناخوش ہوا اس پر اللہ ناخوش ہوا۔

ترمذیؒ نے اس کو حدیث حسن کہا ہے۔

(٤٤) وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَشْتَكِي، فَخَرَجَ أَبُوطَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُوطَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ أُمُّ الصَّبِيِّ: هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ، فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُوطَلْحَةَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ: أَعَرَّسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُوطَلْحَةَ: اِحْمِلْهُ حَتّٰى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَعَثَ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَقَالَ: أَمَعَهُ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ تَمَرَاتٌ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ، ثُمَّ حَنَّكَهُ وَ سَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: فَرَأَيْتُ تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَؤُا الْقُرْآنَ يَعْنِي مِنْ أَوْلَادِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَوْلُوْدِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا: لَا تُحَدِّثُوْا أَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا أُحَدِّثُهُ، فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَ شَرِبَ، ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَتْ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ بِهَا، فَلَمَّا أَنْ رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَ أَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ أَلَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوْهُمْ؟ قَالَ: لَا فَقَالَتْ: فَاحْتَسِبْ ابْنَكَ قَالَ: فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ: تَرَكْتِنِي حَتّٰى إِذَا تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتِنِي بِابْنِي، فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

(٤٤) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر سے باہر نکلے تو اس کا انتقال ہو گیا واپس آئے تو لڑکے کے بارے میں پوچھا، لڑکے کی والدہ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا پہلے کی نسبت، بہت زیادہ سکون میں ہے اور اس کے سامنے رات کا کھانا لا کر رکھ دیا اس نے کھانا کھایا، بیوی سے مجامعت کی، اس کے بعد اُم سلیم نے کہا لڑکے کو دفن کرو۔ صبح کے وقت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے رات کو ہمبستری کی تھی؟ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ان دونوں کے لئے برکت عطا فرما۔ چنانچہ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں لڑکا تولد ہوا۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مجھے ابوطلحہ نے کہا کہ اس بچے کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ اور اس کے ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھیج دیں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ جواب دیا ہاں کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کو منہ میں چبا کر بچے کے منہ میں رکھا اس طرح اس کو تحنیک فرمائی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ (بخاری و مسلم)

بخاری کی روایت میں ہے کہ ابن عیینہ نے بیان کیا کہ ایک انصاری نے بتایا کہ میں نے اس عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے نو لڑکوں کو دیکھا ان سب نے قرآن پاک پڑھا۔

مسلم کی روایت میں ہے کہ اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک لڑکا فوت ہو گیا، اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھر والوں سے کہا اس کے بیٹے کے بارے میں تم ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ نہ بتانا میں خود ہی ان کو بتاؤں گی۔ چنانچہ جب وہ آئے تو اس نے ان کے سامنے رات کا کھانا پیش کیا اس نے کھانا کھایا اس کے بعد اُمّ سلیم نے زیب و زینت لگانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی پہلے سے زیادہ بن سنور کر سامنے آئی، ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ساتھ ہمبستری کی، جب اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا کہ وہ سیراب ہو گیا ہے اور اس کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَتِكُمَا قَالَ: فَحَمَلَتْ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْمَدِيْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوْقًا، فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ، فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا اَبُوْطَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُوْلُ اَبُوْطَلْحَةَ: اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ اَنَّهُ يُعْجِبُنِيْ اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ وَ اَدْخُلَ مَعَهُ اِذَا دَخَلَ وَ قَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرٰى، تَقُوْلُ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا اَبَا طَلْحَةَ مَا اَجِدُ الَّذِيْ كُنْتُ اَجِدُ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا وَ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِيْنَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَتْ: لِيْ اُمِّيْ يَا اَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ اَحَدٌ تَغْدُوْا بِهٖ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ.

حاجت نفسانی پوری ہو چکی ہے تو اپنے خاوند سے کہنے لگیں ابوطلحہ! مجھے بتاؤ اگر کوئی قوم کسی کو اپنی کوئی چیز عاریۃً دے دیتی ہے پھر اس کو واپس طلب کرے تو کیا انہیں اس کا حق پہنچتا ہے کہ وہ عاریۃً چیز کو واپس لوٹانے سے انکار کر دیں؟ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا نہیں، اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا آپ اپنے بیٹے کے بارے اللہ سے ثواب طلب کریں (اس کا انتقال ہو گیا) ابوطلحہ (ناراض ہو کر) کہنے لگے تم نے مجھے بتایا ہی نہیں۔ جب میں مجامعت کر بیٹھا تو پھر تم نے بیٹے کے فوت ہونے کا تذکرہ کیا، یہ کہا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ کہہ سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہاری رات کو بابرکت فرمائے۔ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اُمّ سلیم حاملہ ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے، اُم سلیم بھی سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھیں اور رسول اللہ ﷺ جب سفر سے مدینہ تشریف فرما ہوتے تو رات کو نہ آتے۔ چنانچہ مدینہ کے قریب پہنچے تو اُمّ سلیم کو دردِ زہ شروع ہو گیا، ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُمّ سلیم کے پاس رکنا پڑا اور رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے اے اللہ بے شک تو جانتا ہے کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ مدینہ سے نکلیں تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلوں اور جب آپ ﷺ مدینہ میں داخل ہوں تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ داخل ہوں، تجھے معلوم ہے کہ میں اب رک گیا ہوں۔ اُم سلیم کہنے لگیں ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب مجھے وہ تکلیف نہیں رہی جس کو میں پہلے محسوس کرتی تھی لہٰذا ہم بھی چلیں ہم وہاں سے چلے۔ مدینہ پہنچے تو دردِ زہ شروع ہو گیا اور لڑکا پیدا ہوا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے کہا کہ اس بچے کو کوئی دودھ نہ پلائے، کل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جائیں گے۔ چنانچہ صبح کے وقت میں نے بچے کو اٹھایا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلی تمام حدیث کو بیان کیا۔

(۴۵) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ،

(۴۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاقتور وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دیتا ہے طاقتور تو

اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالصُّرَعَةُ بِضَمِّ الصَّادِ وَفَتْحِ الرَّآءِ وَ اَصْلُهٗ عِنْدَ الْعَرَبِ مَنْ يَصْرَعُ النَّاسَ كَثِيْرًا.

صرف وہ انسان ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

الصرعة: صاد پر پیش اور راپر زبر کے ساتھ اس کی اصل عربوں میں یہ ہے کہ جو اکثر لوگوں کو پچھاڑ دے۔

(٤٦) وَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ وَ اَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ، وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ذَهَبَ مِنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوْا لَهٗ، اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۴۶) حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ دو آدمی آپس میں دست و گریباں ہو گئے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہہ دے تو اس کا غم وغصہ دور ہو جائے۔ اگر **اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم** پڑھ لے تو اس کی یہ حالت دور ہو جائے، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس سے کہا کہ نبی ﷺ تیرے بارے میں فرماتے ہیں کہ **اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم** پڑھ لے۔

(٤٧) وَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَ هُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مَا شَآءَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(۴۷) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے حالانکہ وہ اس کو نافذ کرنے پر قادر تھا قیامت کے دن اللہ پاک اس کو تمام مخلوقات کے سامنے بلوا کر اختیار دیں گے کہ حور عین میں سے جس کو چاہے پسند کر لے۔

(٤٨) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْصِنِيْ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَا تَغْضَبْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا مجھے وصیت کیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا غصہ چھوڑ دیجیے۔ آپ ﷺ نے بار بار دہرایا غصہ چھوڑ دیجیے۔

(٤٩) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَزَالُ الْبَلَآءُ بِالْمُؤْمِنِ وَ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ مَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَ مَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

(۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت کی جان، اولاد، مال پر مصیبتیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

(٥٠) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ

(۵۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں عیینہ بن حصن اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آئے اور حر بن قیس ان لوگوں میں

قَيْسٍ، وَ كَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ مُشَاوَرَتِهِ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ: يَا ابْنَ اَخِيْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَاسْتَاذِنْ لِيْ عَلَيْهِ، فَاسْتَأْذَنَ، فَاَذِنَ لَهُ عُمَرُ، فَلَمَّادَخَلَ قَالَ: هِيَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَ اللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَ لَا تَحْكُمُ فِيْنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى هَمَّ اَنْ يُوْقِعَ بِهِ. فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ، وَ اِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ، وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا، وَ كَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

سے ہیں جن کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا قریبی سمجھتے تھے اور قرآء لوگ بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھتے اور ان کے مشیر تھے جن میں کچھ ادھیڑ عمر والے اور کچھ نوجوان تھے۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے حر بن قیس سے کہا حضرت عمر امیر المؤمنین کے ہاں تیرا مقام ہے میرے لئے وہاں جانے کی اجازت طلب کیجئے۔ چنانچہ انہوں نے اجازت مانگی اجازت مل گئی۔ جب وہ مجلس میں آئے تو عیینہ نے کہا کہ اے ابن الخطاب! رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا کی قسم نہ تو ہمیں زیادہ مال عطا کرتا ہے اور نہ ہی تو ہم میں عدل وانصاف کررہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی بات سن کر ناراض ہوگئے، قریب تھا کہ اس پر دست درازی شروع کردیتے۔ یہ حالت دیکھ کر حر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا (خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ) ''معافی اختیار کرو نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے روگردانی کرو اور یہ جاہلوں میں سے ہے۔'' اللہ کی قسم! اس آیت کی تلاوت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ حرکت نہ کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کے مطابق بہت زیادہ عمل کرتے تھے۔

(٥١) وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ وَ اُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَامُرُنَا؟ قَالَ: تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَ تَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْاَثَرَةُ: الْاِنْفِرَادُ بِالشَّيْءِ عَمَّنْ لَهُ فِيْهِ حَقٌّ.

(٥١) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب میرے بعد ایک دوسرے پر ترجیح کا سلسلہ شروع ہوجائے گا اور کچھ ایسے امور جن کو تم ناپسند کروگے، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں کیا حکم ہے؟ فرمایا جو حقوق تم پر ہیں تم ان کو ادا کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے سوال کرتے رہو۔

الْاَثرة ترجیح دینا۔ مطلب یہ ہے کہ جس میں دوسروں کا بھی حق ہو اس کا اکیلے حق دار بن جانا۔

(٥٢) وَعَنْ اَبِيْ يَحْيٰى اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا، فَقَالَ: اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَاُسَيْدٌ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ. وَحُضَيْرٌ بِحَآءٍ مُهْمَلَةٍ

(٥٢) حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے عامل بنادیجئے جیسا کہ آپ ﷺ نے فلاں انسان کو عامل بنایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میرے بعد ترجیحی سلوک دیکھو گے پس تمہیں صبر کرنا ہوگا یہاں تک کہ حوض کوثر پر تمہاری میرے ساتھ ملاقات ہو۔

''اسید'' ہمزہ کے پیش کے ساتھ اور ''حضیر'' حاء مهملة (یعنی

مَضْمُوْمَةٍ وَصَادٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوْحَةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

بغیر نقطے کے) پیش کے ساتھ اور ضاد پر زبر کے ساتھ ہے واللہ اعلم۔

(۵۳) وَعَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ، حَتّٰی اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِیْهِمْ فَقَالَ: یَآ اَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ، فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَ مُجْرِیَ السَّحَابِ، وَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ، اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ.

(۵۳) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ دشمن کے مقابلہ میں تھے، سورج کے ڈھلنے کا انتظار فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا اے لوگو! دشمن کے ساتھ جنگ کرنے کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے سلامتی کا سوال کرو پس جب تمہارا ان سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور (اچھی طرح جان لو) کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے ان کو شکست دے اور ان پر ہمیں غالب فرما۔

(۴) سچائی کا بیان

(۱۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ (توبة: ۱۱۹)

(۱۳) ارشاد خداوندی ہے: "اے اہل ایمان خدا سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔"

(۱٤) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ﴾ (الاحزاب: ۳۵)

(۱۴) نیز فرمایا: "اور سچے مرد اور سچی عورتیں۔"

(۱٥) وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَکَانَ خَیْرًا لَّهُمْ﴾ (محمد: ۲۱)

(۱۵) نیز فرمایا: "تو اگر یہ لوگ خدا سے سچے رہنا چاہتے تو ان کے لئے بہت اچھا ہوتا۔"

(٥٤) ﴿وَ اَمَّا الْاَحَادِیْثُ. فَالْاَوَّلُ: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ، وَ اِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ، وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّیْقًا، وَ اِنَّ الْکَذِبَ یَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ، وَ اِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ، وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ کَذَّابًا﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

(۵۴) پہلی حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں اس کو "صدیق" لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی رہنمائی کرتا ہے اور برائی جہنم میں لے جاتی ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں "کذّاب" لکھا جاتا ہے۔

(٥٥) الثانی: عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

(۵۵) دوسری حدیث: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (سن کر یہ کلمات) یاد کئے۔ شک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يُرِيْبُكَ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَاْنِيْنَةٌ، وَالْكَذِبَ رِيْبَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

قَوْلُهُ: "يُرِيْبُكَ" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَ ضَمِّهَا: وَ مَعْنَاهُ اتْرُكْ مَا تَشُكُّ فِيْ حِلِّهِ وَاعْدِلْ اِلٰى مَا لَا تَشُكُّ فِيْهِ.

میں مبتلا کرنے والی چیزوں کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو اختیار کرو جو شک وشبہ سے بلند ہوں (یاد رکھو) سچائی باعث اطمینان ہے اور جھوٹ شک وشبہ کا سرچشمہ ہے، امام ترمذی نے کہا حدیث صحیح ہے۔

"یُرِیْبُکَ" یا پر زبر اور پیش دونوں طرح صحیح ہے۔ راب یریب یا اراب یریب اس کے معنی ہیں جس چیز کے حلال ہونے میں شک ہوا سے چھوڑ دو اور ایسی چیز کو اختیار کرو جس میں تمہیں شک نہ ہو۔

(٥٦) اَلثَّالِثُ: عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ هِرَقْلَ، قَالَ هِرَقْلُ: فَمَا ذَا يَاْمُرُكُمْ. يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ قُلْتُ: يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ، وَالصِّدْقِ، وَالْعَفَافِ، وَالصِّلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۵۶) تیسری حدیث: حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرقل کے قصہ کی طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہرقل نے سوال کیا کہ وہ پیغمبر تم کو کس بات کا حکم دیتا ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا کہ وہ ہمیں کہتے ہیں تم ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو بات تمہارے آباء واجداد کہتے ہیں اس سے باز آ جاؤ اور وہ ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں، سچائی، پاکدامنی، صلہ رحمی کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔

(٥٧) اَلرَّابِعُ: عَنْ اَبِيْ ثَابِتٍ وَ قِيْلَ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ قِيْلَ اَبِي الْوَلِيْدِ، سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَ هُوَ بَدْرِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۵۷) چوتھی حدیث: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدری صحابی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مراتب کا مستحق ٹھہرائے گا۔

(٥٨) اَلْخَامِسُ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَ هُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَ لَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا لَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا، وَ لَا اَحَدٌ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَ هُوَ يَنْتَظِرُ اَوْلَادَهَا. فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ: اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَ اَنَا مَاْمُوْرٌ، اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَآءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ: اِنَّ

(۵۸) پانچویں حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انبیاء کرام میں سے ایک پیغمبر نے جہاد کے لئے نکلتے وقت اپنی قوم سے کہا کہ وہ آدمی میرے ساتھ نہ آئے جس نے کسی عورت سے نکاح کرلیا ہے لیکن ابھی تک اس کو گھر میں نہیں لایا جب کہ اس کے پروگرام میں اس کو گھر لانا ہے اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ نکلے جس نے مکان تعمیر کرلیا ہے لیکن چھت نہیں ڈالی اور وہ شخص بھی نہ چلے جس نے حاملہ بکریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کی ولادت کا منتظر ہے اس کے بعد وہ جہاد پر نکلے۔ عصر کی نماز کے قریب اس بستی کے پاس پہنچے جن سے جہاد کرنا تھا تو انہوں نے سورج کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تو بھی اللہ کے حکم کا پابند ہے اور میں بھی اس کے حکم کا پابند ہوں۔

فِيْكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيْلَتُكَ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَآءُوْا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَآءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ لِمَا رَاٰى ضُعْفَنَا وَ عِجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْخَلِفَاتُ" بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَ كَسْرِ اللَّامِ: جَمْعُ خَلِفَةٍ وَهِيَ النَّاقَةُ الْحَامِلُ.

اے اللہ سورج کو روک لیجئے، سورج رک گیا یہاں تک کہ اللہ نے فتح سے نوازا۔ انہوں نے غنیمتوں کو یکجا کرنے کا حکم دیا آسمان سے آگ آئی تا کہ ان کو جلاڈالے لیکن آگ نے نہ جلایا، اس پر پیغمبر نے فرمایا یقیناً تم نے غنیمت کے مال میں خیانت کی ہے لہٰذا ہر قبیلہ سے ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ چنانچہ ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا، تو انہوں نے فرمایا کہ تم میں خیانت ہے پس چاہئے کہ تمہارا پورا قبیلہ میرے ہاتھوں پر بیعت کرے چنانچہ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ پر چپک گئے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم نے خیانت کی ہے تو وہ ایک گائے کے سر جیسا سونے کا سر لائے تو اسے بھی مال غنیمت میں رکھ دیا، آگ آئی تو اسے کھا گئی۔ ہم سے پہلے کسی کے لئے غنیمت حلال نہ تھی پھر اللہ نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھ کر حلال کر دیا۔

"**خلفات**" خائے معجمہ پر زبر اور لام پر زیر کے ساتھ **خلفة** کی جمع ہے گابھن اونٹنی۔

(٥٩) اَلسَّادِسُ: عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَاِنْ صَدَقَا وَ بَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا، وَاِنْ كَتَمَا وَ كَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(٥٩) چھٹی حدیث: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع، مشتری جب تک جدا نہ ہوں اختیار باقی رہتا ہے، اگر وہ دونوں سچ بولیں، اور کھول کر وضاحت کر دیں تو ان کے کاروبار میں برکت ہوگی اور اگر (عیب کو) چھپائیں کذب بیانی سے کام لیں تو ان کے کاروبار کی برکت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

(۵) مراقبہ کا بیان

(١٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْ يَرَاكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَ تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ﴾ (الشعراء: ٢١٩، ٢٢٠)

(۱۶) ارشاد خداوندی ہے: "جو تم کو جب تم (تہجد وغیرہ کے وقت) اٹھتے ہو دیکھتا ہے اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے کو بھی۔"

(١٧) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ (حديد: ٤)

(۱۷) نیز فرمایا: "اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔"

(١٨) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ﴾ (آل عمران: ٦)

(۱۸) نیز فرمایا: "خدا (ایسا خبیر و بصیر ہے کہ) کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔"

(١٩) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (فجر: ١٤)

(۱۹) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "بے شک آپ کا رب نافرمانوں کی گھات میں ہے۔"

(٢٠) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي

(۲۰) نیز فرمایا: "وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور جو باتیں سینوں میں

الصُّدُوْرُ﴾ (غافر: ١٩)

وَالْاٰیٰتُ فِی الْبَابِ کَثِیْرَۃٌ مَعْلُوْمَۃٌ.

(٦٠) وَ اَمَّا الْاَحَادِیْثُ فَالْاَوَّلُ: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَ لَا یَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْهِ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ، وَ وَضَعَ کَفَّیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ وَ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ (١) اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَ تُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَ تُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهٗ یَسْأَلُهٗ وَ یُصَدِّقُهٗ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَ مَلَائِکَتِهٖ، وَ کُتُبِهٖ، وَ رُسُلِهٖ، وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَ شَرِّهٖ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاكَ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَهَا، وَ اَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ. ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ: یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: فَاِنَّهٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ اَمْرَ دِیْنِکُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَ مَعْنٰی: تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَهَا: اَیْ سَیِّدَتَهَا، وَ مَعْنَاهُ اَنْ تَکْثُرَ السَّرَارِیْ حَتّٰی تَلِدَ الْاَمَۃُ السَّرِیَّۃُ بِنْتًا لِسَیِّدِهَا

پوشیدہ ہیں ان کو بھی۔''

اس باب میں کثرت کے ساتھ آیات موجود ہیں۔

(٦٠) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، اچانک ایک آدمی جس کا لباس نہایت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے آیا، نہ اس پر بظاہر سفر کا کوئی اثر دکھائی دیتا تھا اور نہ ہی اس کو ہم میں سے کوئی پہچانتا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے زانو سے زانو ملا کر اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانو پر رکھ کر بیٹھ گیا، عرض کیا اے محمد ﷺ اسلام کیا چیز ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی پیش کرے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے، رمضان کے روزے رکھے اگر بیت اللہ جانے کی استطاعت ہو تو حج کرے۔ اس نے عرض کیا آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ اس پر ہمیں تعجب ہوا کہ آپ ﷺ سے سوالات بھی کر رہا ہے اور پھر آپ ﷺ کے جوابات کی تصدیق بھی کر رہا ہے، پھر اس نے دریافت کیا ایمان کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں کو مانے، قیامت، تقدیر اچھی بری پر ایمان رکھتا ہو۔ اس نے کہا آپ ﷺ نے سچ فرمایا، پھر اس نے احسان کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ کی عبادت اس تصور کے ساتھ کرے گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ تصور پختہ نہ ہو سکے تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے، پھر اس نے قیامت کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا قیامت کی علامت بتایئے آپ ﷺ نے فرمایا لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور ننگے پاؤں ننگے بدن مفلس بکریاں چرانے والوں کو عمارتوں کی تعمیر میں فخر کرتے ہوئے پاؤ گے۔ پھر وہ سائل چلدیا، میں کچھ عرصہ ٹھہرا رہا، آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر! تجھے پتہ ہے کہ وہ سائل کون تھا؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے تمہیں دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لونڈیوں کی کثرت ہو جائے گی یہاں تک کہ ہم خوابی کے لئے مخصوص لونڈی اپنے آقا

وَ بِنْتُ السَّيِّدِ فِيْ مَعْنَى السَّيِّدِ وَ قِيْلَ غَيْرُذٰ لِكَ. وَالعَالَةُ: الْفُقَرَآءُ وَ قَوْلُهُ مَلِيًّا اَىْ زَمَانًا طَوِيْلًا وَ كَانَ ذٰ لِكَ ثَلَا ثًا.

کے لئے بیٹی جنے گی اور یہ آقا کی بیٹی آقا ہی کے معنی میں ہے اور اس کے علاوہ کئی مفہوم بیان کئے گئے ہیں۔ عالۃ بمعنی فقراء، ملیاً کا مطلب ہے زمانہ طویل، حدیث میں اس سے مراد تین دن ہیں۔

(٦١) اَلثَّانِىْ: عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(٦١) دوسری حدیث: حضرت ابوذر اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ کا ڈر رکھو اور بُرائی کے بعد نیکی کرو وہ برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

(٦٢) اَلثَّالِثُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ اِنِّىْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَىْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَىْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَ اِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَىْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَىْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَ جَفَّتِ الصُّحُفُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ فِىْ رِوَايَةِ غَيْرِ التِّرْمِذِىِّ: اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِى الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِى الشِّدَّةِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، وَ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَ اَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

(٦٢) تیسری حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے! میں تجھ کو چند کلمات بتاتا ہوں۔ اللہ کے احکام کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا، تو جب مانگے بس اللہ سے مانگ اور جب مدد کا طلب گار ہو تو اللہ سے مدد طلب کر اور یقین رکھ اگر تمام دنیا تجھے فائدہ پہنچانے پر جمع ہو جائے تو تجھے صرف وہی فائدہ دے سکتا ہے جو تیرے مقدر میں ہے اور اگر تمام کے تمام تجھے نقصان دینے پر اکٹھا ہو جائیں تو تجھے کچھ نقصان نہیں دے سکتے مگر جس قدر اللہ تعالےٰ نے تقدیر میں تیرے لئے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا دیئے گئے اور تقدیر کے دفاتر خشک ہو چکے ہیں۔ (ترمذی)

ترمذیؒ کے علاوہ بعض کتابوں میں ہے اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اس کو اپنے آگے پائے گا، خوش حالی میں اللہ کے حقوق کا خیال رکھو وہ تنگ حالی میں تمہارا خیال رکھے گا اور یقین کرو جو مصیبت تجھ سے خطا کر گئی ہے اس نے تجھے پہنچنا ہی نہیں تھا اور جس مصیبت میں تم گرفتار ہو گئے اس نے تمہیں چھوڑنا ہی نہیں تھا اور سمجھ لو صبر کرنے کے ساتھ اللہ کی مدد حاصل ہوتی ہے اور مصیبت کے بعد کشادگی حاصل ہوتی ہے اور جہاں تنگی ہے وہاں آسانی بھی آئے گی۔

(٦٣) اَلرَّابِعُ: عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِىَ اَدَقُّ فِىْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا

(٦٣) چوتھی حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں تم ایسے کام کر بیٹھتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہیں

نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَ قَالَ: (الْمُوْبِقَاتُ) الْمُهْلِكَاتُ

(٦٤) الْخَامِسُ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ، وَ غَيْرَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يَّاْتِيَ الْمَرْءُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَالْغَيْرَةُ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ وَ اَصْلُهَا الْاَنَفَةُ.

(٦٥) السَّادِسُ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ ثَلَاثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ اَبْرَصَ وَ اَقْرَعَ وَ اَعْمٰى اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَ جِلْدٌ حَسَنٌ وَ يَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، فَمَسَحَهُ، فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَ اُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا فَقَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْاِبِلُ، اَوْ قَالَ: الْبَقَرُ. شَكَّ الرَّاوِيْ، فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا.

فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَ يَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَذِرَنِي النَّاسُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَ اُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا. قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا وَ قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا.

فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ النَّاسَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا، فَاَنْتَجَ هٰذَانِ وَ وَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ.

لیکن ہم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کاموں کو مہلکات میں سے سمجھتے تھے۔

"موبقات" کے معنی ہیں ہلاک کرنے والے۔

(۶۴) پانچویں حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب انسان ایسے کاموں کا ارتکاب کرے جس کو اس نے حرام کیا ہے۔

اور غیرت غین کے زبر کے ساتھ ہے اس کے معنی ہیں خودداری۔

(۶۵) چھٹی حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ بنی اسرئیل میں تین آدمی تھے برص والا، گنجا، اندھا۔ چنانچہ اللہ نے ان کو آزمانا چاہا ایک فرشتہ کو انسان کی شکل میں ان کے پاس بھیجا۔ فرشتہ برص والے کو کہتا ہے کہ تمہیں کون سی چیز محبوب ہے؟ اس نے کہا اچھا رنگ اور خوبصورت جسم اور جس بیماری کی وجہ سے لوگ مجھے برا جانتے ہیں وہ ختم ہو جائے، چنانچہ اس نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اسے خوبصورت رنگ عطا ہو گیا، فرشتے نے پوچھا کونسا مال پسند کروگے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائے، راوی کو شک ہے، چنانچہ اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی عطا کی گئی فرشتے نے دعا کی اللہ تیرے مال میں برکت عطا فرمائے۔ اس کے بعد فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تجھے زیادہ کونسی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا خوبصورت بال اور جس عیب کی وجہ سے لوگ مجھے معیوب جانتے ہیں وہ مجھ سے دُور ہو جائے، فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، بیماری جاتی رہی اور خوبصورت بال مل گئے۔ فرشتے نے پوچھا کونسا مال زیادہ پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا گائے، چنانچہ اس کو ایک حاملہ گائے عطا کی گئی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اس سے پوچھا تمہیں کون سی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا اللہ پاک مجھے نظر واپس کردے میں لوگوں کو دیکھ سکوں، فرشتے نے اس کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا اللہ نے اس کو نظر عطا فرمادی، فرشتے نے پوچھا کونسا مال تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا بکریاں، اس کو بچہ جننے والی ایک بکری دے دی گئی، چنانچہ ان دونوں

ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَى الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَ هَیْئَتِهٖ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِیْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِیْ سَفَرِیْ؟ فَقَالَ: اَلْحُقُوْقُ كَثِیْرَةٌ. فَقَالَ: كَاَنِّیْ اَعْرِفُكَ، اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ

وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَ هَیْئَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَ رَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ هٰذَا. فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ.

وَاَتَى الْاَعْمٰى فِیْ صُوْرَتِهٖ وَ هَیْئَتِهٖ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِیْنٌ وَابْنُ سَبِیْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِیْ سَفَرِیْ؟ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَ دَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ. فَقَالَ: اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْكَ وَ سَخِطَ عَلٰى صَاحِبَیْكَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

"وَالنَّاقَةُ الْعُشَرَآءُ" بِضَمِّ الْعَیْنِ وَ فَتْحِ الشِّیْنِ وَ بِالْمَدِّ: هِیَ الْحَامِلُ قَوْلُهٗ "اَنْتَجَ" وَ فِیْ رِوَایَةٍ "فَنَتَجَ" مَعْنَاهُ: تَوَلّٰى نِتَاجَهَا وَالنَّاتِجُ لِلنَّاقَةِ كَالْقَابِلَةِ لِلْمَرْاَةِ. وَ قَوْلُهٗ "وَلَّدَ هٰذَا" هُوَ بِتَشْدِیْدِ اللَّامِ: اَیْ تَوَلّٰى وِلَادَتَهَا وَ هُوَ بِمَعْنٰى اَنْتَجَ فِی النَّاقَةِ. فَالْمُوَلِّدُ، وَالنَّاتِجُ، وَالْقَابِلَةُ بِمَعْنًى لٰكِنْ هٰذَا لِلْحَیَوَانِ، وَ ذٰلِكَ لِغَیْرِهٖ. قَوْلُهٗ "اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ" هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ، وَالْبَاءِ

نے بھی بچے جنے اور بکری نے بھی اپنا بچہ جنا۔ ایک طرف گائے کی نسل سے جنگل بھر گیا تو دوسری طرف اونٹوں اور بکریوں سے بھی دوسرے جنگل بھر گئے۔ اس کے بعد فرشتہ برص زدہ انسان کے پاس اس کی اپنی پہلی شکل وہیئت میں آزمائش کے لئے آیا کہا کہ میں فقیر آدمی ہوں سفر میں میرے وسائل ختم ہوگئے ہیں اب میرے لئے اللہ کی مدد اور تیری کرم نوازی کے بغیر گھر پہنچنا ممکن نہیں، میں تجھ سے اس ذات کے نام سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے سنہری رنگت اور مال دیا ہے کہ تو مجھے ایک اونٹ عطا کردے تاکہ میں اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا کہ مجھ پر ذمہ داریوں کا انبار ہے، فرشتے نے کہا کہ شاید میں تجھے جانتا ہوں، کیا تو پہلے برص زدہ نہیں تھا؟ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے، تو فقیر تھا اللہ نے تجھے مالدار بنایا۔ اس نے کہا میں تو آباؤ اجداد سے وافر مال دیا گیا ہوں۔ فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کردے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ پھر گنجے کے پاس پہلی شکل وصورت میں آیا اور اس سے وہی باتیں کیں جو پہلے سے کی تھیں اس نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے نے دیا تھا، فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے تو اللہ تجھے پہلے کی طرح کردے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس پہلی شکل وصورت میں آیا اور کہا میں ایک مفلس نادار مسافر انسان ہوں، سفر میں سفر کے وسائل ختم ہوگئے ہیں، اب میں اللہ کی مدد اور تیری کرم نوازی کے بغیر منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا، لہٰذا میں تجھ سے اللہ کے واسطے کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس نے تجھے دوبارہ نظر دی ہے کہ تو ایک بکری میرے حوالہ کرتا کہ میں منزل پر پہنچ سکوں۔ اس نے کہا واقعی میں اندھا تھا، اللہ نے مجھے نظر عطا فرمائی، جتنا مال چاہو اٹھالو اور جتنا چاہو چھوڑ دو، اللہ کی قسم آج مجھے کوئی تکلیف نہیں، جو بھی اللہ کے نام پر تو چاہے اٹھالے۔ فرشتے نے کہا اپنے مال کو اپنے پاس ہی رکھو، تمہاری آزمائش مقصود تھی، پس تجھ سے اللہ راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔

"الناقة العُشرآء" عین پر پیش، شین پر زبر اور الف ممدودہ کے ساتھ حاملہ اونٹنی۔ انتج اور دوسری روایت میں فنتج معنی ہیں اس کی پیداوار کا وہ مالک ہوا۔ ناتج وہ آدمی جو اونٹنی سے بچہ جنوائے جیسے عورت

الْمُوَحَّدَةِ: اَیِ الْاَسْبَابُ. وَ قَوْلُهٗ: "لَا اَجْهَدُكَ" مَعْنَاهُ: لَا اَشُقُّ عَلَيْكَ فِيْ رَدِّ شَيْءٍ تَاْخُذُهٗ اَوْ تَطْلُبُهٗ مِنْ مَالِيْ."

وَ فِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: "لَا اَحْمَدُكَ" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَ الْمِيْمِ وَ مَعْنَاهُ: لَا اَحْمَدُكَ بِتَرْكِ شَيْءٍ تَحْتَاجُ اِلَيْهِ كَمَا قَالُوْا: "لَيْسَ عَلٰى طُوْلِ الْحَيَاةِ نَدَمٌ" اَیْ عَلٰى فَوَاتِ طُوْلِهَا.

کے لئے دایہ (قابلہ) ہوتی ہے۔ وَلَّدَ هٰذا لام پر تشدید یعنی بکری سے پیدا ہونے والے بچوں کا مالک ہوا اور یہ انتج فی الناقۃ کے ہم معنی ہے پس مولد، ناتج اور قابلہ کے ایک ہی معنی ہیں لیکن اول الذکر الفاظ حیوان کے لئے ہیں اور قابلہ انسان کے لئے ہے۔ حبال: یہ حاء مہملہ اور بائے موحدہ (ایک نقطہ والی باء) کے ساتھ بمعنی اسباب ہے۔ لا اجهدك: اس کے معنی ہے تو جو لے گا یا میرے مال میں سے طلب کرے گا میں وہ تجھ سے واپس لے کر تجھے گرانی میں نہیں ڈالوں گا، اور بخاری کی روایت میں ہے لا اَحْمَدُكَ: حائے مہملہ اور میم کے ساتھ اس کے معنی ہیں اس چیز کے چھوڑ دینے پر جس کا تو حاجت مند ہے میں تیری تعریف نہیں کروں گا۔ یہ گویا اس بات کی ترغیب ہے کہ تو اپنی حاجت پوری کر لے میری خوشی اسی میں ہے جیسے عربوں میں محاورہ ہے "عمر دراز پر کوئی ندامت نہیں" مطلب یہ ہے کہ لمبی عمر کے نہ ہونے پر ندامت نہیں۔

(٦٦) اَلسَّابِعُ: عَنْ اَبِيْ يَعْلٰى شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَ الْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَ غَيْرُهٗ مِنَ الْعُلَمَآءِ: مَعْنٰى دَانَ نَفْسَهٗ حَاسَبَهَا.

(٦٦) ساتویں حدیث: حضرت شداد ابن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں آپ نے فرمایا سمجھ دار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرتا ہے اور عاجز وہ ہے جو خواہشات کی اتباع کرتا ہے اور آرزوؤں کو بڑھاتا رہتا ہے۔

امام ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا حدیث حسن ہے۔ امام ترمذی اور دوسرے علماء نے فرمایا ہے کہ دان نفسہ کا معنی ہے اپنا محاسبہ کرنا۔

(٦٧) اَلثَّامِنُ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ، حَدِيْثٌ حَسَنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ غَيْرُهٗ.

(٦٧) آٹھویں حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھے اسلام کی علامت ہے فضول لایعنی کام کو چھوڑ دینا۔

(٦٨) اَلتَّاسِعُ: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُسْاَلُ الرَّجُلُ فِيْمَ ضَرَبَ امْرَاَتَهٗ". رواه ابوداود وغيره.

(٦٨) نویں حدیث: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کسی آدمی سے نہ پوچھا جائے کہ اس نے اپنی عورت کو کیوں مارا۔

(٦) تقویٰ کا بیان

(٢١) قَالَ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ

(٢١) ارشاد خداوندی ہے "مؤمنو! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا

تُقَاتِهٖ﴾ (آل عمران: ۱۰۲)

حق ہے۔''

(۲۲) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن: ۱۶)

وهذه الآية مُبَيِّنَةٌ للمراد مِنَ الأُولٰى.

(۲۲) ارشاد خداوندی ہے: ''سو جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو۔''

یہ آیت پہلی آیت کے مطلب کو واضح کر رہی ہے۔

(۲۳) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْداً﴾ (الاحزاب: ۷۰)

والآياتُ في الامربالتقوى كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

(۲۳) ارشاد خداوندی ہے: ''مومنو! خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔''

تقویٰ کے حکم کے بارے میں کثرت کے ساتھ آیت موجود ہیں۔

(۲۴) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق: ۲، ۳)

(۲۴) ارشاد خداوندی ہے۔ ''جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج ومحن) سے مخلصی کی صورت پیدا کردے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے وہم وگمان بھی نہ ہو۔''

(۲۵) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (انفال: ۲۹)

والآيات في الباب كثيرةٌ معلومةٌ.

(۲۵) ارشاد خداوندی ہے۔ ''مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے امر فارق پیدا کردے گا یعنی تم کو ممتاز کردے گا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور خدا بڑے فضل والا ہے۔''

(۶۹) وَأَمَّا الاحاديثُ فَالْأَوَّلُ: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: "أَتْقَاهُمْ." فَقَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: "فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ بنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ" قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: "فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْ نِيْ؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا" متفق عليه.

"وَفَقُهُوْا" بِضَمِّ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ، وَحُكِيَ كَسْرُهَا، أَيْ: عَلِمُوْا أَحْكَامَ الشَّرْعِ.

(۶۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا یا رسول اللہ! کریم انسان کون ہے فرمایا جس میں اللہ کا ڈر زیادہ ہے، صحابہ نے عرض کیا ہم نے آپ ﷺ سے یہ نہیں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر یوسف نبی اللہ علیہ السلام بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ کریم ہیں، صحابہ نے عرض کیا ہم اس کے بارے میں بھی سوال نہیں کررہے ہیں، فرمایا اچھا تو آپ عرب کے خاندانوں کے بارے میں سوال کررہے ہو (تو یاد رکھو) جو خاندان جاہلیت میں بہتر شمار ہوتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر سمجھے جائیں گے جب ان میں فقاہت عقلمندی موجود ہوگی۔

فقهوا: مشہور استعمال کے مطابق قاف کے پیش کے ساتھ، اور قاف کے زیر کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے یعنی احکام کا علم۔

(۷۰) الثَّانِيْ: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرَ

(۷۰) ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا دنیا شیریں، ہری بھری چیز ہے اور اللہ نے تم کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے وہ دیکھ رہا ہے کس طرح کے اعمال

كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَ اتَّقُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ". رواه مسلم

تم کرتے ہو، پس دنیا اور عورتوں سے بچاؤ اختیار کرو اس لئے کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کا تھا۔

(۷۱) الثالث: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَ التُّقٰى وَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى" رواه مسلم.

(۷۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔

(۷۲) الرابع: وَعَنْ أَبِيْ طَرِيْفٍ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمِ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ ثُمَّ رَأٰى أَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهَا فَلْيَأْتِ التَّقْوٰى". رواه مسلم.

(۷۲) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص قسم اٹھاتا ہے پھر اس سے کسی اور چیز کو زیادہ بہتر پاتا ہے تو وہ بہتر کام کرے۔

(۷۳) الخامس: وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: "اتَّقُوا اللّٰهَ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيْعُوْا أُمَرَاءَ كُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ". رواه الترمذي، في آخر كتاب الصلوٰة وَقَالَ: حديث حسن صحيح.

(۷۳) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا۔ اللہ کا ڈر رکھو، پانچوں نمازیں ادا کرو، رمضان المبارک کے مہینے کے روزے رکھو، اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امیروں کی (اگر معصیت کا حکم نہ دیں) اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اس کو امام ترمذیؒ نے کتاب الصلوٰۃ کے آخر میں روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۷) یقین اور توکل کا بیان

(۲۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿"وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُوْنَ الْأَحْزَابَ قَالُوْا: هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيْمَانًا وَتَسْلِيْمًا"﴾ (الأحزاب: ۲۲)

(۲۶) ارشاد خداوندی ہے: "اور جب مؤمنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ نے سچ کہا تھا اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہو گئی۔"

(۲۷) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿"اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيْمَانًا وَقَالُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ"﴾ (آل عمران: ۱۷۳، ۱۷۴)

(۲۷) ارشاد باری تعالیٰ: "جب ان سے لوگوں نے آکر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے (مقابلہ) کے لئے (لشکر کثیر) جمع کیا ہے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے ہم کو خدا کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے پھر وہ خدا کی نعمتوں اور اس کے فضل کے ساتھ (خوش وخرم) واپس آئے تو ان کو کسی قسم کا ضرر نہ پہنچا اور وہ خدا کی خوشنودی کے تابع

رہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔''

(۲۸) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَايَمُوْتُ﴾ (فرقان: ۵۸)

(۲۸) ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اس (خدائے) زندہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہیں مرے گا۔''

(۲۹) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (ابراهيم: ۱۱)

(۲۹) ارشاد خداوندی: ''اور اللہ پر ہی مؤمنوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔''

(۳۰) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ (آل عمران: ۱۵۹)

(۳۰) ارشاد خداوندی: ''اور جب کسی کام کا عزم کرلو تو خدا پر بھروسہ رکھو۔''

وَالآيٰتُ فِيْ الْاَمْرِ بِالتَّوَكُّلِ كَثِيْرَةٌ معلومةٌ.

(۳۱) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ: اى كافيه﴾ (الطلاق: ۳)

(۳۱) ارشاد خداوندی ہے: ''اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔''

(۳۲) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ (انفال: ۲)

(۳۲) اور ارشاد خداوندی ہے: ''مؤمن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔''

والآ ياتُ فى فضل التوكل كثيرة معروفةٌ.

فضائل توکل میں کثرت کے ساتھ آیات موجود ہیں۔

وَأَمَّا الاحاديثُ:

(۷٤) فَالْاَوَّلُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ اِذْ رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِيْ، فَقِيْلَ لِيْ: هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهٗ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ، فَقِيْلَ لِيْ: انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ الآخر، فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ، فَقِيْلَ لِيْ: هٰذِهٖ اُمَّتُكَ، وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ" ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ، فَخَاضَ النَّاسُ فِيْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ صَحِبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِيْ

(۷۴) حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر اُمتیں پیش کی گئیں چنانچہ میں نے دیکھا کسی پیغمبر کے ساتھ چھوٹی سی جماعت ہے، کسی پیغمبر کے ساتھ ایک آدمی، کسی کے ساتھ دو آدمی ہیں اور بعض ایسے بھی تھے جن کے ساتھ کوئی نہ تھا، اچانک مجھے ایک انبوہ نظر آیا میں نے خیال کیا کہ میری امت ہوگی لیکن مجھے کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے لیکن آپ آسمان کے کنارے کی طرف نظر اٹھائیں، میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت موجود ہے پھر مجھے کہا گیا آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھیں تو وہاں بھی بہت بڑی جماعت نظر آئی، تو مجھے کہا گیا یہ آپ ﷺ کی امت ہے، ستر ہزار ان کے ساتھ ہیں جو جنت میں بلا حساب وعذاب داخل ہوں گے پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنے حجرے میں چلے گئے، آپ کے تشریف لے جانے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بحث کرنے لگے کہ وہ کون لوگ ہوں گے جو جنت میں بلا حساب وعذاب کے داخل ہوں

الإسلام، فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا. وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ. فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ؟" فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: "هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ" فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: "أَنْتَ مِنْهُمْ" ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: "سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. متفق عليه.

"الرُّهَيْطُ" بضم الراء: تصغير رَهْطٍ، وَهُمْ دُونَ عَشَرَةِ أَنْفُسٍ.

"والأُفُقُ": النَّاحِيَةُ وَالجَانِبُ. "وَعُكَاشَةُ" بضم العين و تشديد الكاف وبتخفيفها، و التَّشْدِيدُ أَفْصَحُ.

گے؟ بعض نے کہا شاید وہ لوگ ہوں گے جن کو رسول ﷺ کا شرف صحبت حاصل ہے، بعض نے کہا شاید وہ لوگ جن کی پیدائش حالت اسلام میں ہوئی اور انہوں نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بھی نہیں ٹھہرایا، اس سلسلہ میں مختلف خیالات کا اظہار کیا یہ سن کر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ نے فرمایا تم کیا بحث کر رہے ہو؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بتایا، پھر آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ دم کرتے ہیں اور نہ کرواتے ہیں اور نہ ہی شگون لیتے ہیں اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں، یہ سنکر عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن محصن کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کیا اللہ سے دعا فرمائیں کہ مجھے ان میں شامل فرمائے، آپ نے فرمایا تو ان میں شامل ہے اس کے بعد ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے آپ نے فرمایا عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

الرهيطُ: راء پر پیش کے ساتھ رھط کی تصغیر ہے دس سے کم افراد پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

اُفُق: کے معنی ہے کنارا، رُخ، اور عکاشہ عین پر پیش اور کاف تشدید کے ساتھ یا بغیر تشدید کے (یعنی کاف مشدد اور غیر مشدد دونوں طرح جائز ہے) لیکن تشدید کے ساتھ زیادہ فصیح ہے۔

(۷۵) الثاني: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ايضا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ. اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا تَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ يَمُوتُونَ". متفق عليه.

وهذا لفظ مسلم و اختصره البخاريُّ.

(۷۵) حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے "اے اللہ میں تیرے لئے فرمانبردار ہوگیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور تیری ذات پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری ذات کی مدد سے میں جھگڑتا ہوں، اے اللہ میں تیری عزت کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں"، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ تو مجھے گمراہ کرے تو زندہ ہے تجھے موت نہیں آئے گی لیکن تمام جن وانس مرجائیں گے۔

یہ الفاظ مسلم میں ہیں بخاری نے اسے مختصر نقل کیا ہے۔

(۷٦) الثالث: عَنِ ابن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أيضًا قَالَ: "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، قَالَهَا اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوا: اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيمَانًا وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ

(۷٦) حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے اور رسول اکرم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جب کہا گیا کہ لوگ آپ ﷺ کی مخالفت میں جمع ہو چکے ان سے ڈرنا چاہئے تو اس سے اُن کے ایمان میں مزید اضافہ ہوا وہ بول اٹھے "حسبنا اللہ ونعم

الْوَكِيْلُ". رواه البخاري.

وفي روايةٍ له عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: "كان آخرُ قولِ اِبْرَاهِيْمَ عليهِ السَّلَامُ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ"

(۷۷) الرابع: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ". رواه مسلم.

قِيْلَ: معناه مُتَوَكِّلُوْنَ، وَقِيْلَ: قُلُوْبُهُمْ رَقِيْقَةٌ.

(۷۸) الخامس: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُمْ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ، فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، وَنِمْنَا نَوْمَةً، فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا، وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: "إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتاً، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللّٰهُ. ثَلَاثاً" وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ. متفق عليه.

وفي روايةٍ: قَالَ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَإِذَا أَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ، فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ: تَخَافُنِي؟ قَالَ: "لَا" قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: "اللّٰهُ."

الوکیل"۔

ایک دوسری روایت میں ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا جانے لگا تو ان کا آخری کلمہ "حسبی اللہ ونعم الوکیل" تھا۔

(۷۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں کچھ ایسے لوگوں کو داخلہ ملے گا جن کے دل پرندوں کے دلوں کے مانند ہوں گے۔ بعض کے نزدیک اس کے معنی ہیں اللہ پر بھروسہ کرنے والے، بعض کے نزدیک مطلب یہ ہے کہ (پرندوں) کی طرح نرم دل والے ہوں گے۔

(۷۸) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نجد کے علاقہ کی طرف رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد کرنے گئے جب لوٹے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوٹے، کثیر خاردار درختوں کی وادی سے گزر رہے تھے کہ قیلولہ کا وقت ہو گیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ اتر پڑے، لوگ درختوں کے سائے میں منتشر ہو گئے، رسول اللہ ﷺ بھی کیکر کے درخت کے نیچے نازل ہوئے تلوار کو درخت کے ساتھ لٹکایا، ہم تھوڑی دیر کے لئے سو گئے، اچانک ہم نے سنا رسول اللہ ﷺ ہمیں پکار رہے ہیں اور آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی تھا، آپ ﷺ نے بتایا اس نے میری تلوار میرے اوپر میان سے نکال لی جب کہ میں سویا ہوا تھا میں نیند سے بیدار ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی اور مجھ سے کہہ رہا تھا کہ مجھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا اللہ بچائے گا تین بار کہا، آپ ﷺ نے اس اعرابی کو کوئی سزا نہ دی۔

ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، جب ہم ایک سائے دار درخت کے پاس سے گزرے تو ہم نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے لئے چھوڑ دیا، ایک آدمی مشرکوں میں سے آیا رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت کے ساتھ آویزاں تھی اس نے تلوار کو میان میں سے باہر نکالتے ہوئے کہا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ ﷺ نے کہا نہیں، پھر اس نے کہا تم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ فرمایا اللہ! چنانچہ تلوار

وفي روايةِ أبي بكر الاسماعيلي فِيْ صَحِيْحِه: قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: "اللّٰه" قَالَ: فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ: "مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟" فَقَالَ: كُنْ خَيْرَآخِذٍ، فَقَالَ: "تَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟" قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّي أُعَاهِدُكَ أَنْ لا أُقَاتِلَكَ، وَلَا أَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ، فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ، فَأَتٰى أَصْحَابَهُ فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ.

قَوْلُهُ: "قَفَلَ" أي: رَجَعَ. وَ "الْعِضَاهُ": الشَّجَرُ الَّذِي لَهُ شَوْكٌ. وَ"السَّمُرَةُ" بفتح السين و ضمّ الميم: الشَّجَرَةُ مِنَ الطَّلْحِ، وَهِيَ العِظَامُ مِنْ شَجَرِ العِضَاهِ. وَ"اخْتَرَطَ السَّيْفَ" أي: سَلَّهُ وَهُوَ فِي يَدِهِ. "صَلْتًا" أي: مَسْلُوْلًا، وَهُوَ بِفَتْحِ الصَّادِ وَ ضَمِّهَا.

اس کے ہاتھ سے گر گئی، رسول اللہ ﷺ نے تلوار کو پکڑتے ہوئے فرمایا کون تجھ کو مجھ سے بچا سکتا ہے؟ اس نے کہا آپ ﷺ بہترین پکڑنے والے بن جائیں، آپ ﷺ نے کہا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں؟ اس نے جواب دیا نہیں لیکن میں تجھ سے معاہدہ کرتا ہوں کہ تم سے جنگ نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی ایسی جماعت میں شریک ہوں گا جو تیرے ساتھ جنگ و جدال کر رہے ہوں، آپ ﷺ نے اس کو رہا فرما دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آ کر کہنے لگا میں بہترین انسان کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں۔

قفل: کے معنی ہیں واپس ہوا۔ عضاہ: کانٹوں والا درخت، السمر: سین پر زبر اور میم پر پیش۔ کیکر کا درخت، یہ کانٹے دار درخت کی بڑی قسم ہے۔ اخترط السیف: تلوار کو اپنے ہاتھ میں لے کر سونتا۔ صلتا۔ صاد کے زبر اور پیش کے ساتھ دونوں طرح صحیح ہے۔ معنی ہیں مسلولاً بمعنی، سونتی ہوئی۔

(۷۹) السادس: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا". رواه الترمذي. وقال حديث حسن.

معناه تذهبُ أَوَّلَ النَّهَارِ خِمَاصًا: أي: ضَامِرَةَ الْبُطُوْنِ مِنَ الْجُوْعِ، وَتَرجِعُ آخِرَ النَّهَار بِطَانًا، أي: مُمْتَلِئَةَ الْبُطُوْنِ.

(۷۹) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے اگر تمہارا توکل اللہ پر صحیح ہو جائے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح کے وقت بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر (گھونسلوں) میں آ جاتے ہیں۔

اسے ترمذیؒ نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے، اس کے معنی ہیں کہ دن کے آغاز میں پرندے بھوکے نکلتے ہیں یعنی ان کے پیٹ پچکے ہوتے ہیں اور دن کے آخر میں لوٹتے ہیں تو پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔

(۸۰) السَّابِعُ: عَنْ أَبِي عِمَارَةَ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رضي اللّٰه تعالى عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ،

(۸۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو "اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنے چہرہ کو بھی تیری طرف کر دیا اور اپنے تمام معاملات تیری طرف تفویض کر دیئے اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف جھکا دیا، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے، تیرے علاوہ کوئی پناہ

آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَ، وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ، فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ مِنْ لَیْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَیْرًا". متفقٌ علیه.

وفی روایةٍ فی الصَّحیحین عَنِ الْبَرَاءِ قال: قال لِی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: "إذا أَتَیْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْأَیْمَنِ وَقُلْ: وَذَكَرَنَحْوَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ."

گاہ نہیں اور نہ کوئی نجات گاہ ہے، تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لے آیا اور تیرے نبی مرسل ﷺ کو تسلیم کرلیا" آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس رات تو فوت ہو جائے تو تیرا فوت ہونا فطرت پر ہوگا اور اگر تو صبح تک زندہ رہا تو تو بھلائی کو پہنچا۔

صحیحین کی ایک روایت میں حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تو سونے کا ارادہ کرے تو نماز والا وضوء کر، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ، مذکورہ کلمات کہہ، پھر فرمایا ان کلمات کو بالکل آخر میں کہہ۔

(۸۱) الثامن: عَنْ أَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُثْمان بن عامر بن عَمْرو بن كَعْب بن سَعْد بنْ تَیْم بنْ مُرَّة بن كَعْب بن لُؤَیّ بن غَالِبِ الْقُرَشِیِّ التَّیْمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَهُوَ وَأَبُوْهُ وَأُمُّهُ صَحَابَةٌ، رضی اللّٰه عنهم. قَالَ: نَظَرْتُ إِلَی أَقْدَامِ الْمُشْرِكِیْنَ وَنَحْنُ فِی الْغَارِ وَهُمْ عَلٰی رُؤُوْ سِنَا فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَیْهِ. لأَبْصَرَنَا. فَقَالَ: "مَا ظَنُّكَ یَا اَبَا بَكْرٍ بِاثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا" متفق علیه.

(۸۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی التیمی سے روایت ہے (آپ اور آپ کے والد، والدہ سب صحابی ہیں) بیان کیا کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے مشرکوں کے پاؤں کو دیکھا کہ وہ ہمارے سروں پر چڑھ آئے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ان میں سے کوئی انسان اپنے پاؤں کے نیچے دیکھ لے تو یقیناً ہمیں دیکھ پائے گا، آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں انسانوں کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے؟

(۸۲) التاسع: عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ أُمِّ سَلْمَةَ، وَاسْمُهَا هِنْدٌ بِنْتُ أَبِی أُمَیَّةَ حُذَیْفَةَ الْمَخْزُوْمِیَّةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهِ قَالَ: "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ او أُزَلَّ اَوْ أَظْلِمَ اَوْ أُظْلَمَ اَو اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ"

حدیث صحیح رواه ابوداؤد و الترمذی، وغیرهما باسانیدٍ صحیحةٍ: قال الترمذیُّ: حدیث حسن صحیح وهذا لفظ ابی داؤدَ.

(۸۲) حضرت ام سلمہ ام المؤمنین روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے "اللہ کے نام کے ساتھ نکلا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے" اے اللہ! میں تیری اس سے پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں کسی پر جہالت کروں یا مجھ سے جہالت کی جائے۔

یہ روایت صحیح ہے اسے ابوداؤد اور ترمذی وغیرہما نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے، ترمذیؒ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

(۸۳) العاشر: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ. یَعْنِی

(۸۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت کہے "اللہ کے نام سے نکلا

إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِا للّٰهِ، يُقَالُ لَهُ: هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ، وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ"

رواه أبو داؤد و الترمذی، والنسائی وغیرهم.

وقال الترمذی: حديثٌ حسنٌ، زاد أبوداؤ د: "فيقول: يعني الشيطانَ لشيطانٍ آخرَ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟"

ہوں، اللہ پر توکل کیا، گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے" تو اس سے کہا جاتا ہے تو ہدایت دیا گیا، کفایت کیا گیا، بچایا گیا ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔

ابوداؤد و ترمذی اور نسائی وغیرہم نے اس کو روایت کیا، ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے، ابوداؤد نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں "ایک شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے تیرا اس آدمی پر کیسے بس چلے گا جو ہدایت دیا گیا، کفایت کیا گیا اور اس کو بچا لیا گیا۔

(٨٤) اَلْحَادِيْ عَشَرَ وَعَنْ أنسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْآ خَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: "لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ" رواه الترمذی باسنادٍ صحيح علی شرط مسلمٍ.

"يَحْتَرِفُ" يَكْتَسِبُ وَ يَتَسَبَّبُ.

(۸۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں دو بھائی تھے ایک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا اور دوسرا کوئی کام کرتا تھا۔ چنانچہ کام کرنے والے نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے بھائی کی شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا شائد تجھ کو اس کی وجہ سے رزق دیا جا رہا ہے۔

اسے ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ شرط مسلم پر روایت کیا ہے۔

"يَحْتَرِفُ": کے معنی کمانا اور اسباب و وسائل اختیار کرنا ہیں۔

(۸) استقامت کا بیان

(٣٣) قال اللّٰهُ تعالیٰ: ﴿فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ﴾ (هود: ١١٢)

(۳۳) ارشاد خداوندی ہے: "(اے پیغمبر ﷺ) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے اس پر قائم رہو۔"

(٣٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ، نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَاتَشْتَهِيْ أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَاتَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾ (حٰمٓ السجدة: ٣٠، ٣٢)

(۳۴) نیز ارشاد فرمایا: "جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہی ہے پھر وہ اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) نہ خوف کرو نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تمہیں وعدہ کیا جاتا ہے خوشی مناؤ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی تمہارے رفیق ہیں اور وہاں جس نعمت کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے موجود ہوگی۔ خدا غفور رحیم کی طرف سے مہمان نوازی ہوگی۔"

(٣٥) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوْا

(۳۵) نیز فرمایا: "جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ اس پر قائم رہے تو ان کو نہ کچھ خوف ہوگا نہ وہ غمناک ہوں گے یہی اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ اس کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔"

يَعْمَلُونَ﴾ (احقاف: ١٣، ١٤)

(٨٥) ﴿وَعَنْ أَبِيْ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَقِيْلَ: أَبِيْ عَمْرَةَ سُفْيَانَ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لِيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ. قَالَ: "قُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ﴾ (رواه مسلم)

(۸۵) حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتائیے کہ آپ ﷺ کے بعد پھر کسی سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہو، آپ ﷺ نے فرمایا کہو میرا اللہ پر ایمان ہے پھر اس پر استقامت اختیار کر۔

(٨٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا، وَاعْلَمُوْا أَنَّهُ لَنْ يَّنْجُوَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ" قَالُوْا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: "وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ" (رواه مسلم)

(۸۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام پر سیدھے رہو اور مضبوطی اختیار کرو یاد رکھو! تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ ڈھانپ لے۔

وَ"المقاربةُ": القَصْدُ الذي لا غُلُوَّ فيه وَلَا تَقْصِيْرَ. وَ"السَّدَادُ": الاستقامةُ و الإصابةُ، وَ "يَتَغَمَّدَنِيْ" يُلْبِسُنِي وَ يَسْتُرُنِيْ. قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى الْإِسْتِقَامَةِ: لُزُوْمُ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، قَالُوْا: وَهِيَ مِنْ جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَهِيَ نِظَامُ الْأُمُوْرِ، وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ.

مقاربہ: کے معنی ہیں اعتدال کی راہ جس میں نہ غلو اور نہ ہی تقصیر ہو، سداد: کے معنی ہیں استقامت اور درستی، یتغمدنی: مجھے پہنائے اور ڈھانپ لے۔ علماء نے فرمایا ہے استقامت کے معنی ہیں رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کا اہتمام کرنا، انہوں نے کہا یہ جوامع الکلم میں سے ہے۔ معاملات کا نظم اسی سے وابستہ ہے۔ (وباللہ التوفیق)

(۹) اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوقات میں غور و فکر کرنے، دنیا کے فنا ہونے، آخرت کی ہولناکیوں اور دنیا و آخرت کے تمام امور، نفس کی کوتاہی اور اس کی اصلاح و تہذیب اور اس کو استقامت پر آمادہ کرنے کا بیان

(٣٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا﴾ (سبا: ٤٦)

(۳۶) ارشاد خداوندی ہے: ''میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا کے لئے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ اور غور کرو۔''

(٣٧) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ، الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا

(۳۷) ارشاد خداوندی ہے: ''بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ اے

مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ﴾ (آل عمران: ۱۹۰، ۱۹۱)

پروردگار! تونے اس (مخلوق) کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے۔"

(۳۸) قَالَ تَعَالٰى: ﴿أَفَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ﴾ (غاشية: ۱۷ تا ۲۱)

(۳۸) نیز فرمایا: "یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے عجیب پیدا کئے گئے ہیں اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی، تو تم نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہی ہو۔"

(۳۹) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿أَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوْا. الآية﴾ (محمد: ۱۰)

(۳۹) نیز فرمایا: "کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تا کہ دیکھتے۔"

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ. وَمِنَ الْأَحَادِيْثِ الْحَدِيْثُ السَّابِقُ: "اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ"

اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ موجود ہیں اور احادیث سے گذشتہ ابواب میں مذکورہ حدیث کہ سمجھ دار وہ انسان ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے باب کے مضمون کے موافق ہے۔

(۱۰) نیکیوں کی طرف جلدی کرنے اور طالب خیر کو اس بات پر آمادہ کرنے کا بیان کہ وہ نیکی کو بغیر کسی تردد کے پوری توجہ اور محنت کے ساتھ اختیار کرے

(٤٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ (بقرہ: ۱٤۸)

(۴۰) ارشاد خداوندی ہے: "تم نیکیوں میں سبقت حاصل کرو۔"

(٤١) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَسَارِعُوا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (آل عمران: ۱۳۳)

(۴۱) نیز فرمایا: "دوڑو اپنے پروردگار کی بخشش اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے جو ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔"

(۸۷) فَالْأَوَّلُ: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فَسَتَكُوْنُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا أَوْيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا. رواه مسلم

(۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کرو عنقریب تاریک رات کے حصوں کے مانند فتنے رونما ہوں گے، صبح کے وقت آدمی ایماندار ہے تو شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو ایماندار ہے تو صبح کو کافر ہو جائے گا، دنیا کے مال و متاع کے لئے دین کو فروخت کر دے گا۔

(۸۸) الثاني: عَنْ أَبِيْ سِرْوَعَةَ (بكسر السين المهملة وفتحها) عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ إِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَرَأٰى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهِ،

(۸۸) حضرت ابو سروعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سین کے کسرہ اور فتحہ کے ساتھ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے عصر کی نماز ادا کی آپ ﷺ نماز سے سلام پھیر کر تیزی سے کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی کسی عورت کے حجرے میں تشریف لے گئے اور لوگ آپ ﷺ کی تیزی دیکھ کر گھبرا گئے، چنانچہ آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو محسوس کیا کہ لوگ میری

قَالَ: "ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ". رواه البخاری.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: "كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ". "التِّبْرُ" قِطَعُ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ.

تیزی سے سخت متعجب ہیں، آپ نے فرمایا مجھے خیال گذرا کہ ہمارے ہاں سونے کی ایک ڈلی ہے، تو میں نے اس کے بندر کھنے کو معیوب جانا اور اس کی تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

بخاری کی ایک روایت میں ہے صدقات سے گھر میں سونے کا ایک ٹکڑا رہ گیا تھا اس کا میرے گھر میں رات بھر رہنا مجھے ناگوار گزرا۔

"التبر" سونے یا چاندی کے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

(۸۹) الثَّالِثُ: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: "فِي الْجَنَّةِ" فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. متفق عليه.

(۸۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اگر میں قتل ہو جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ فرمایا جنت میں، چنانچہ اس نے ہاتھ سے کھجوریں پھینک دیں پھر لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

(۹۰) الرَّابِعُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: "أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَأْمُلُ الْغِنَى، وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ. قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ". متفق عليه

"الحلقوم": مَجْرَى النَّفَسِ. وَ"الْمَرِيءُ": مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

(۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس قسم کے صدقہ کا ثواب زیادہ ہے؟ فرمایا تندرستی، بخل کی موجودگی، افلاس کے ڈر اور غنا کی امید کی حالت میں صدقہ خیرات کرنا اور صدقہ کرنے میں سستی نہ کیجئے یہاں تک کہ جب سانس حلق کی طرف آنے لگے تو پھر تو کہنا شروع کرے کہ فلاں کو اتنا اور فلاں کو اتنا حالانکہ وہ فلاں کا ہو چکا۔

حلقوم: سانس کی گزرگاہ۔ **المریء**: کھانے پینے کی گزرگاہ۔

(۹۱) الْخَامِسُ: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: "مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هٰذَا؟ فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ، كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ: أَنَا أَنَا. قَالَ: "فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ؟" فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ، فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ. رواه مسلم.

اِسْمُ أَبِي دُجَانَةَ: سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ. قَوْلُهُ: "أَحْجَمَ الْقَوْمُ": أَيْ تَوَقَّفُوا. وَ"فَلَقَ بِهِ": أَيْ شَقَّ، "هَامَ الْمُشْرِكِينَ": أَيْ رُؤُوسَهُمْ.

(۹۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے دن تلوار اٹھائے ہوئے فرمایا کون مجھ سے یہ تلوار لیتا ہے؟ ہر شخص نے تلوار لینے کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور کہا مجھے دیجئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس تلوار کو اس کے حق کے ساتھ کون لیتا ہے؟ اس پر تمام لوگ رک گئے، حضرت ابودجانہؓ نے کہا میں لیتا ہوں اس کے حق کے ساتھ، چنانچہ اس نے تلوار کو پکڑا اور اس کے ساتھ مشرکوں کی گردنیں کاٹ ڈالیں۔ (مسلم)

ابودجانہ کا نام سماک بن خرشہ ہے۔

اَحْجَمَ الْقَوْمُ: کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے توقف کیا فَلَقَ پھاڑا، چیرا "ھام المشرکین": مشرکوں کے سر یعنی کھوپڑیاں۔

(٩٢) اَلسَّادِسُ: وَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَ تَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ. فَقَالَ: "اِصْبِرُوْا فَاِنَّهُ لَا يَأْتِيْ زَمَانٌ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ" سَمِعْتُهُ مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه البخاري.

(۹۲) حضرت زبیر بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، ہم نے ان کے پاس حجاج کے مظالم کا شکوہ کیا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا صبر سے کام لو اس لئے کہ جو وقت آرہا ہے اس سے پیچھے آنے والا وقت پہلے سے زیادہ خراب ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملوگے، میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

(٩٣) اَلسَّابِعُ: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سَبْعاً، هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا فَقْراً مُنْسِياً، أَوْ غِنًى مُطْغِياً، أَوْ مَرَضًا مُفْسِداً، أَوْ هَرَماً مُفْنِداً أَوْ مَوْتاً مُجْهِزاً أَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ". رواه الترمذی وقال حديث حسن

(۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سات چیزوں کے رونما ہونے سے پہلے اعمال صالحہ میں مبادرت کرو، کیا تم ایسی فقیری کے انتظار میں ہو جو خدا فراموشی کی کیفیت برپا کردے گی یا ایسی دولت مندی جو سرکش بنادے گی یا ایسی بیماری، جو مزاج کو فاسد بنادے گی یا ایسا بڑھاپا، جس میں عقل باقی نہ رہے یا ایسی موت، جو اچانک آجائے یا دجال کا (یادرکھو) دجال شدید ترین نظروں سے اوجھل شر کا نام ہے جس کا انتظار کیا جارہا ہے یا قیامت کا اور قیامت تو سخت خوفناک اور سخت کڑوی ہے۔

(٩٤) اَلثَّامِنُ: عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: "لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ" قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا أَحْبَبْتُ الإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعٰى لَهَا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، وَقَالَ: "اِمْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ" فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئاً، ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ، فَصَرَخَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلٰى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: "قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ". رواه مسلم.

"فَتَسَاوَرْتُ" هُوَ بِالسِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ: أَيْ وَثَبْتُ

(۹۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا یہ جھنڈا اس انسان کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت رکھتا ہو، اللہ اس کے ہاتھوں کامیابی عطا فرمائے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے امارت کی کبھی چاہت نہ ہوئی لیکن اس روز میں نے امارت کے حصول کے لئے اپنے آپ کو بالکل تیار پایا اس امید سے میں نے گردن کو اونچا کیا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور جھنڈا ان کے حوالے کردیا اور کہا جاؤ ادھر ادھر نہ جھانکنا یہاں تک کہ اللہ فتح دے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھوڑا سا چلے اور رک کر بلا التفات بلند آواز سے پکارا یا رسول اللہ ﷺ کس بات پر لوگوں سے لڑائی کروں فرمایا ان سے لڑائی کرو یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں پس جب وہ یہ اقرار کرلیں گے تو تجھ سے اپنے خونوں اور اپنے مالوں کو محفوظ کرلیں گے البتہ ان کے حقوق کی صورتیں محفوظ نہیں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

مُتَطَلِّعًا.

فتساورت: (سین مہملہ کے ساتھ) میں نبی کریم ﷺ کی طرف جھانکتے ہوئے اٹھ اٹھ کر دیکھتا۔

(۱۱) جدوجہد کا بیان

(٤٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (عنكبوت: ٦٩)

(۴۲) ارشاد خداوندی ہے: ”اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھادیں گے اور خدا تو نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔“

(٤٣) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ (حجر: ٩٩)

(۴۳) نیز فرمایا: ”اور اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت کا وقت آ جائے۔“

(٤٤) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاذْكُرِاسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلاً﴾ (مزمل: ٨)

(۴۴) نیز فرمایا: ”اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔“

(٤٥) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ﴾ (زلزلت: ٧)

(۴۵) نیز فرمایا: ”جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔“

(٤٦) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَ نْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا﴾ (مزمل: ٢٠)

(۴۶) اور اللہ نے فرمایا: ”اور جو تم اپنے لئے اچھائی آگے بھیجتے ہو اللہ کے ہاں اس سے بہتر صلے میں پاؤ گے۔“

(٤٧) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (البقرہ: ٢٧٣)

(۴۷) اور اللہ نے فرمایا: ”نیکی کے کاموں میں جو مال خرچ کرو گے، اللہ تعالیٰ یقیناً اس کو جانتا ہے۔“

(٩٥) فالاول: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ. وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ: وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطُشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِيْ أَعْطَيْتُهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ" رواه البخاری.

"اٰذَنْتُهُ": أَعْلَمْتُهُ بِاَنِّيْ مُحَارِبٌ لَه "اسْتَعَاذَنِيْ" رُوِيَ بالنون وبالباء.

(۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص میرے ولی کے ساتھ عداوت رکھتا ہے میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں، میرا بندہ فرائض سے زیادہ اور کسی محبوب عمل کے ساتھ میرا تقرب حاصل نہیں کر سکتا، میرا بندہ نوافل پڑھ کر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب سمجھتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ حاصل کرے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ (بخاری)

آذنته: اس کا معنی ہے میں اس کو بتا دیتا ہوں کہ میری اس سے جنگ

ہے۔استعاذنی: یہ نون اور باء کے ساتھ ہے۔

(٩٦) الثانی: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: "إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً". رواه البخاری.

(۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے بیان فرماتے ہیں فرمایا جب بندہ میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھ کے پھیلانے کے بقدر اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف آہستہ چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(٩٧) الثالث: عَنِ ابنِ عبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ، وَ الْفَرَاغُ" رواه البخاری.

(۹۷) حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نعمتوں میں اکثر لوگ نقصان میں ہیں (یعنی ان نعمتوں کی موجودگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے عبادت میں مصروف نہیں) ایک نعمت تندرستی اور دوسری نعمت فراغت ہے۔

(٩٨) الرابع: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: "أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُوْرًا؟" متفق عليه.

هذا لفظ البخاری، ونحوه فی الصحيحين من رواية المغيرة بن شُعْبَةَ.

(۹۸) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اس قدر لمبا قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں پھٹنے کے قریب ہو جاتے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کس لئے اس قدر مشقت اٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اللہ نے آپ ﷺ کی پہلی اور پچھلی تمام فروگذاشتیں مٹا ڈالیں ہیں، فرمایا کہ کیا میں اس بات کو پسند نہ کروں کہ میں اللہ کا شکر گذار بندہ بنوں۔

یہ لفظ بخاری کے ہیں اور اسی طرح کی روایت بخاری و مسلم میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(٩٩) الخامس: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّهَا قَالَتْ: "كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ". متفق عليه.

والمراد: العَشْرُ الآوَاخِرُ من شهرِ رَمَضَانَ. "وَ المئزرُ": الإزار، وَهُوَ كِنَايَةٌ عَن إعتِزَالِ النِّسَاءِ، وَقِيلَ: المُرَادُ تَشْمِيرُهُ للعِبَادَةِ. يُقَالُ: شَدَدتُ لِهٰذَا الأمرِ مِئْزَرِيْ، أَيْ: تَشَمَّرْتُ وَ تَفَرَّغْتُ لَهُ.

(۹۹) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں رات کو بیدار رہتے اور اہل خانہ کو بھی بیدار فرماتے اور کوشش کے ساتھ عبادت میں مشغولیت رکھتے اور کمر ہمت باندھ لیتے۔

العشرُ آواخر: سے مراد رمضان کے آخری دس دن ہیں، مئزر: ازار کے معنی میں ہے یعنی تہ بند یا پاجامہ، یہاں کنایہ ہے اس بات سے کہ آپ ﷺ بیویوں سے کنارہ کشی اختیار فرما لیتے، اور بعض کے نزدیک اس سے مراد عبادت کے لئے مستعد اور تیار ہونا ہے، کہا جاتا ہے کہ "میں نے اس کام کے لئے مئزر کس لیا ہے" یعنی اس کے لئے میں نے آپنے آپ کو تیار اور فارغ کر لیا ہے۔

(۱۰۰) السادس: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ. اِحْرِصْ عَلٰى مَايَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ. وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْأَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ" رواه مسلم.

(۱۰۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طاقتور ایماندار کمزور ایماندار سے بہتر ہے اور اللہ کا زیادہ محبوب ہوتا ہے البتہ دونوں میں بھلائی موجود ہے، فائدہ مند چیز کا لالچ کرو اور اللہ سے مدد مانگو کمزوری کا اظہار نہ کرو، اگر تجھے کوئی پریشانی لاحق ہوجائے تو یوں نہ کہو اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ایسا ہوجاتا البتہ یوں کہو تقدیر میں یوں ہی تھا اللہ نے جو چاہا کیا، اس لئے کہ اگر کا لفظ شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے۔

(۱۰۱) السابع: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ". متفق عليه.

وفي رواية لمسلم: "حُفَّتْ" بَدَلَ "حُجِبَتْ" وَهُوَ بِمَعْنَاهُ، أَيْ: بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا هٰذَا الْحِجَابُ، فَإِذَا فَعَلَهُ دَخَلَهَا.

(۱۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ شہوات کے ساتھ محجوب ہے اور جنت کو مشکلات کے ساتھ محجوب کردیا گیا ہے۔

اور مسلم کی ایک روایت میں "حجبت" کی جگہ "حفت" ہے معنی دونوں کے ایک ہی ہیں، مطلب یہ ہے کہ انسان کے درمیان اور جنت اور دوزخ کے درمیان پردہ ہے جب وہ اس کو اختیار کرلیتا ہے تو اس میں داخل ہوجاتا ہے۔

(۱۰۲) الثامن: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حُذَيْفَةَ بنِ الْيَمَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَالْمِأَةِ، ثُمَّ مَضٰى ؛ فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ، فَمَضٰى؛ فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ؛ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَ إِذَا مَرَّ بِسُوَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ". رواه مسلم.

(۱۰۲) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ ﷺ نے سورۃ بقرۃ پڑھنی شروع کردی، میں نے خیال کیا کہ سو آیت پڑھ کر رکوع میں چلے جائیں گے لیکن آپ ﷺ پڑھتے رہے میں نے خیال کیا کہ سورۃ بقرۃ ایک رکعت میں ختم کرکے رکوع کریں گے لیکن پڑھتے رہے بقرۃ ختم کرکے آل عمران کو پڑھا پھر سورۃ نساء کو پڑھا، ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے جارہے تھے، جب تسبیح والی آیات پڑھتے "سُبْحَانَ اللّٰه" کہتے اور جب سوال والی آیت پڑھتے تو سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پڑھتے تو "اعوذ باللّٰه" پڑھتے، پھر رکوع میں گئے اس میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيم" کہتے رہے اور آپ کے رکوع کا عرصہ قیام کے برابر تھا پھر رکوع کے بعد کھڑے ہوئے "سمع الله لمن حمده، ربنا لك الحمد" پڑھتے رہے، تقریباً رکوع کے بقدر قومہ میں کھڑے رہے، پھر سجدہ میں چلے گئے اس میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" پڑھتے رہے، آپ کا سجدہ بھی تقریباً قیام کے برابر تھا۔

(۱۰۳) التاسع: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوْءٍ! قِيلَ: وَمَا هَمَمْتَ بِهِ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ. متفق عليه.

(۱۰۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ قیام کیا، آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے غلط ارادہ کرلیا، سوال کیا گیا کون سا غلط ارادہ کیا تھا؟ جواب دیا میں نے ارادہ کرلیا تھا: بیٹھ جاؤں اور آپ کا ساتھ چھوڑ دوں۔

(۱۰٤) العاشر: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ إِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ: يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَ مَالُهُ، وَيَبْقٰى عَمَلُهُ". متفق عليه.

(۱۰۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اہل خانہ، مال، اور عمل، چنانچہ اہل خانہ اور مال تو واپس آجاتے ہیں البتہ عمل باقی رہتا ہے۔

(۱۰٥) الحادى عشر: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَالِكَ". رواه البخارى.

(۱۰۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت تم میں سے ہر ایک کی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور آگ کی کیفیت بھی ایسی ہی ہے۔

(۱۰٦) الثانى عشر: وَعَنْ أَبِي فِرَاسٍ رُبَيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِن اَهْلِ الصُّفَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عنه قَالَ: "كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآتِيهِ بِوَضُوئِهِ، وَحَاجَتِهِ فَقَالَ: "سَلْنِي"، فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ: "أَوْ غَيْرَذٰلِكَ؟" قُلْتُ هُوَ ذَاكَ، قَالَ: "فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ" رواه مسلم.

(۱۰۶) حضرت ابوفراس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو رسول اللہ ﷺ کے خادم اور اصحاب صفہ میں سے تھے) بیان کرتے ہیں کہ میں رات بھر رسول اللہ ﷺ کے پاس رہتا، آپ ﷺ کے وضوء کے لئے پانی لاتا اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتا، آپ ﷺ نے فرمایا جو کچھ مانگنا ہے مانگ لو، میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت کا خواستگار ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کوئی اور خواہش بھی ہے؟ میں نے عرض کیا وہ بھی یہی ہے، فرمایا کثرت نوافل کے ساتھ میری مدد کرو۔

(۱۰۷) الثالث عشر: وَعَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ وَ يُقَالُ: أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ. ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ، فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً". رواه مسلم.

(۱۰۷) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے نوافل کثرت کے ساتھ پڑھا کرو اس لئے کہ تم اللہ کے لئے کوئی سجدہ نہیں کرو گے مگر اس کے بدلہ میں اللہ تمہارا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک غلطی دور فرمائے گا۔

(۱۰۸) الرابع عشر: وَعَنْ أَبِي صفوان عبداللّٰه بن

(۱۰۸) حضرت عبداللہ بن بسر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

بُسْرالاسلمی رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُالنَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ. رواه الترمذی.

"بُسْر" بضم الباء و السين المهملة

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر انسان وہ ہے جس کو لمبی عمر عطاء ہوئی اور اعمال اچھے سرزد ہوئے۔

(۱۰۹) اَلْخَامِسُ عَشَرَ: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَابَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ، لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ. يَعْنِيْ اَصْحَابَهُ. وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ. يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ. ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلْجَنَّةُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، اِنِّيْ اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ. قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ! قَالَ اَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعاً وَّثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ، اَوْطَعْنَةً بِرُمْحٍ، اَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عَرَفَهُ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهُ بِبَنَانِهٖ. قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: كُنَّا نَرٰى اَوْنَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهٖ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ (الأحزاب: ۲۳) إلى آخرها. متفق عليه.

قوله: "لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ" رُوِيَ بِضَمِّ الْيَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ، اَيْ: لَيُظْهِرَنَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ، وَرُوِيَ بِفَتْحِهِمَا، وَمَعْنَاهُ ظَاهِرٌ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

(۱۰۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ پہلی جنگ جو آپ نے مشرکوں کے ساتھ لڑی ہے میں اس میں حاضر نہ ہو سکا اگر اللہ نے مجھے مشرکوں کے ساتھ جنگ کرنے کا موقع دیا تو اللہ دیکھ لے گا میں کیا کارنامہ سرانجام دیتا ہوں، چنانچہ غزوہ احد میں جب مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے تو اس نے کہا اے اللہ میں ان کے فعل سے تیری خدمت میں معذرت پیش کرتا ہوں اور ان کے فعل سے تیری خدمت میں براء کا اظہار کرتا ہوں پھر وہ آگے بڑھا، سامنے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوگئی، ان سے کہا کہ اے سعد! رب کعبہ کی قسم! احد کے قریب جنت کی خوشبو آ رہی ہے، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ میں طاقت نہیں کہ اس کے کارنامے کو بیان کروں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے اس کے جسم پر اسی (۸۰) سے زیادہ تلوار، نیزے کے زخم اور تیروں کے نشانات پائے، ہم نے دیکھا کہ وہ شہید ہو گیا ہے اور مشرکوں نے اس کا مثلہ کر دیا، صرف اس کی بہن اس کی انگلیوں کے پوروں کی شناخت کر سکی اور کوئی اس کی شناخت نہ کر سکا، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ) "مؤمنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ سے عہد کر لیتے ہیں اس میں سچے اترتے ہیں" یہ آیت ان کے اور ان جیسوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ: یا پر پیش اور راء کے زیر کے ساتھ بھی مروی ہے جس کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے سامنے ظاہر فرما دے گا اور پہلی قرأت یعنی دونوں پر زبر کے معنی واضح ہے (کہ اللہ دیکھ لے گا) واللہ اعلم۔

(۱۱۰) اَلسَّادِسُ عَشَرَ: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ

(۱۱۰) حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی تو ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھا

الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا. فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيْرٍ فَقَالُوْا: مُرَاءٍ، وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوْا: إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا! فَنَزَلَتْ ﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَايَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ (التوبة: ٧٩). متفق عليه (هذا لفظ البخاري).

"نُحَامِلُ" بضم النون، و بالحاء المهملة: أيْ يَحْمِلُ أَحَدُنَا عَلٰى ظَهْرِهٖ بالأُجْرَةِ، و يَتَصَدَّقُ بِهَا.

تے (صدقہ کرتے)، چنانچہ ایک آدمی آیا اس نے کثیر مال کا صدقہ کیا، منافقین بول اٹھے یہ تو ریاکار ہے، دوسرا آدمی آیا اس نے ایک صاع کا صدقہ کیا، ان پر منافقین نے کہا اللہ اس کے صاع سے غنی ہے، پس یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ: جو (ذی استطاعت) مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے اور جو (بے چارے غریب) صرف اتنا ہی کما سکتے ہیں جتنی مزدوری کرتے ہیں (اور تھوڑی سی کمائی سے بھی خرچ کرتے ہیں) ان پر جو منافق طعن کرتے ہیں اور ہنستے ہیں اللہ ان پر ہنستا ہے اور ان کے لئے تکلیف دینے والا عذاب تیار ہے۔

نحامل: نون پر پیش اور ہائے مہملہ کے ساتھ یعنی ہمارا ایک آدمی اپنی پشت پر بوجھ اٹھاتا اور اس سے جو اجرت حاصل ہوتی اسے وہ صدقہ کرتا۔

(١١١) اَلسَّابِعُ عَشَرَ: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ: "يَاعِبَادِيْ إِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّماً فَلَا تَظَالَمُوْا، يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ ؛ فَاسْتَهْدُوْنِيْ أَهْدِكُمْ، يَاعِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ؛ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ أُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُوْنِيْ أَكْسُكُمْ، يَاعِبَادِيْ إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا، فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ أَغْفِرْ لَكُمْ، يَاعِبَادِيْ إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ، وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ، يَاعِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوْا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا، يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئاً،

(١١١) حضرت سعید بن عبدالعزیز، ربیعہ بن یزید سے، وہ ابوادریس خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ نبی کریم ﷺ سے، آپ اللہ تبارک وتعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر دیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اس کو حرام کر لیا لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو مگر میں جس کو ہدایت عطا کروں پس تم مجھ سے ہدایت کا سوال کرو، میں تم کو ہدایت عطا کرونگا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھانا دوں، پس مجھ سے کھانا طلب کرو میں تم کو کھانا دونگا۔ اے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو مگر جس کو میں لباس پہنا دوں، پس مجھ سے لباس مانگو میں تم کو لباس دونگا۔ اے میرے بندو! تم رات دن غلطیاں کرتے ہو اور میں تمام گناہ معاف کرنے پر قادر ہوں پس مجھ سے مغفرت مانگو میں تم کو معاف کر دونگا۔ اے میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانے کی قوت نہیں رکھتے ہو اور نہ ہی تم مجھے فائدہ پہنچا سکتے ہو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تمام انسان اور جن کسی انتہائی پرہیزگار انسان کے دل کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور جن اور انسان سب سے زیادہ بدکار کے دل جیسے ہو جائیں تو اس سے میرے ملک میں کچھ کمی نہیں آ سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے

يَاعِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، فَسَأَلُوْنِيْ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ، مَانَقَصَ ذَالِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ، يَاعِبَادِيْ اِنَّمَاهِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَالَكُمْ، ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْراً فَلْيَحْمَدِاللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَذَالِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ".

قَالَ سَعِيْدٌ: كَانَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ. رواه مسلم.

وروينا عن الامام أحمد بن حنبل رحمه الله تعالى قال: ليسَ لِأَهْل الشام حديث أشرف من هذا الحديث.

اور جن وانس ایک چٹیل میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کے سوال کو پورا کردوں یہ چیز بھی میرے خزانے میں کچھ کمی نہیں کر سکتی البتہ جس قدر سمندر میں سوئی ڈالنے سے (سمندر کا پانی) کم ہوتا ہے۔ اے میرے بندو! تمہارے اپنے اعمال ہیں میں تمہارے لئے ان کا احاطہ کرتا ہوں پھر تمہیں ان کے مطابق پورا پورا بدلہ دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو نہ پائے اسے صرف اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہیئے۔

سعید نے بیان کیا کہ ابوادریس خولانی جب اس حدیث کو بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل گر جاتے۔ (مسلم)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ہمیں روایت پہنچی ہے انہوں نے کہا کہ شامیوں کے پاس اس حدیث سے زیادہ کوئی عمدہ نہیں۔

(۱۲) آخری عمر میں نیک کاموں کے زیادہ کرنے کی ترغیب

(٤٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّايَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَ كُمُ النَّذِيْرُ﴾ (فاطر: ٣٧)

قَالَ ابن عبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَالْمُحَقِّقُوْنَ: مَعْنَاهُ: أَوَلَمْ نُعَمِّرْ كُمْ سِتِّيْنَ سَنَةً؟ وَيُؤَيِّدُهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ سَنَذْكُرُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَقِيْلَ: مَعْنَاهُ: ثَمَانِيَ عَشَرَةَ سَنَةً، وَقِيْلَ: أَرْبَعِيْنَ سَنَةً. قَالَهُ الْحَسَنُ وَالْكَلْبِي وَمَسْرُوْقٌ، وَنُقِلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضاً. وَنَقَلُوْا: أَنَّ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ كَانُوْا اِذَا بَلَغَ أَحَدُهُمْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ. وَقِيْلَ: هُوَ الْبُلُوْغُ. وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَجَاءَ كُمُ النَّذِيْرُ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْجَمْهُوْرُ: هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقِيْلَ الشَّيْبُ. قَالَهُ عِكْرِمَةُ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

(۴۸) ارشاد خداوندی ہے: "کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔"

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور محققین علماء اس آیت کا مطلب بیان کرتے ہیں "کیا ہم نے تمہیں ۶۰ سال کی عمر نہیں عطاء کی تھی؟" اس کی تائید آنے والی حدیث سے بھی ہو رہی ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد ۱۸ سال کی عمر ہے اور بعض نے ۴۰ سال کہا ہے۔ چنانچہ حسن، کلبی، مسروق اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی ایک روایت یونہی مروی ہے اور مدینہ والوں کے بارے میں منقول ہے کہ جب ان میں سے کسی کی عمر ۴۰ سال تک پہنچ جاتی تو وہ عبادت کے لئے فارغ رہتا، بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد بلوغت کی عمر ہے اور "جَاءَ كُمُ النَّذِيْرُ" کا معنی عبداللہ بن عباسؓ اور جمہور علماء بیان کرتے ہیں اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں لیکن عکرمہ، ابن عیینہؒ وغیرہ کہتے ہیں اس سے مراد بڑھاپا ہے۔ واللہ اعلم

(١١٢) وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

(۱۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان

اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى امْرِيءٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتّٰى بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً"(رواه البخاری)قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَاهُ: لَمْ يَتْرُكْ لَهُ عُذْراً إِذْ أَمْهَلَهُ هٰذِهِ الْمُدَّةَ. يُقَالُ: أَعْذَرَ الرَّجُلُ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِي الْعُذْرِ.

فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو معذور جانتے ہیں جس کی عمر کو موخر کیا یہاں تک کہ ساٹھ برس کو پہنچ گیا۔ علماءؒ نے اس کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا ہے جب اللہ پاک اتنی مدت اس کو مہلت دیتے ہیں تو پھر کوئی عذر باقی نہیں رہتا ہے۔ عربی کا محاورہ ہے "اعذر الرجل" یہ اس وقت کہا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص عذر کے آخری مرحلہ پر پہنچ جاتا ہے۔

(۱۱۳) اَلثَّانِيْ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُدْخِلُنِيْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ، فَكَاَ نَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَفِيْ نَفْسِهٖ فَقَالَ: لِمَ يَدْخُلُ هٰذَا مَعَنَاوَلَنَا اَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟! فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ! فَدَعَانِيْ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَدْخَلَنِيْ مَعَهُمْ، فَمَارَأَيْتُ اَنَّهُ دَعَانِيْ يَوْمَئِذٍاِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ: مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿إِذَاجَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ؟﴾ (الفتح: ۱)، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أُمِرْنَانَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ اِذَا نَصَرَنَاوَ فَتَحَ عَلَيْنَا. وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً. فَقَالَ لِيْ: أَكَذَالِكَ تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ﴾ وَذَالِكَ عَلَامَةُ اَجَلِكَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ هُ اِنَّهُ كَا نَ تَوَّاباً﴾ (الفتح:۳)، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَقُوْلُ. رواه البخاری.

(۱۱۳) حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ مجھے بدر کے شیوخ کے ساتھ مقام دیتے تو بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کو محسوس کرتے اور کہتے کہ حضرت عمرؓ اس کم سن بچے کو ہمارے ساتھ کیوں بٹھاتے ہیں جب کہ اس جیسے ہمارے بھی بچے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا: عبداللہ بن عباسؓ ان لوگوں میں سے ہے جہاں سے تم نے علم پڑھا، عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک روز حضرت عمرؓ نے بلایا اور ان کے ساتھ بٹھایا، میرا خیال ہے کہ اس دن مجھ کو بلانے کا مقصد صرف یہ تھا کہ انہیں بتانا چاہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا "اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ" کا کیا مطلب ہے؟ بعض نے کہا کہ جب ہمیں کامیابی حاصل ہوچکی اور اللہ نے ہمیں فتح عطا کردی ہے تو ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اب ہم حمد وثنا میں مصروف رہیں اور استغفار کرتے رہیں، بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بالکل خاموش رہے پھر حضرت عمرؓ مجھ سے مخاطب ہوئے اور کہنے لگے اے عبداللہ بن عباسؓ، تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کا رحلت فرمانا ہے، اللہ نے نبی کریم ﷺ کو اس آیت سے معلوم کرادیا کہ جب اللہ کی مدد اور کامیابی حاصل ہوجائے گی تو یہ آپ کی وفات کی علامت ہے، پس آپ کو چاہئے کہ اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے، یہ سنکر حضرت عمرؓ نے فرمایا میں بھی اس آیت کا یہی مطلب سمجھتا ہوں۔

(۱۱٤) الثالث: عن عائشة رضی الله عنها قالت: ما صَلّٰى رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلوةً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ﴾ اِلَّا يَقُوْلُ

(۱۱۴) حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ "اذا جاء نصرالله و الفتح" کے نازل ہونے کے بعد حضور ﷺ ہر نماز میں "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ" پڑھتے تھے۔ صحیحین کی ایک روایت میں

فِيهَا: "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي" (متفق عليه.

وفي رواية في الصحيحين عنها: كان رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِي رُكُوعِهِ وَ سُجُودِهِ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغفرلي" يَتَأَوَّلُ القُرْآنَ. معنى: "يَتَأَوَّلُ القُرْآنَ" أيْ: يَعْمَلُ مَا أُمِرَ بِهِ فِي القُرْآنِ في قوله تعالٰى: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ﴾

وفي رواية لِمُسْلِمٍ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ: "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ." قَالَتْ عائشةُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِيْ اَرَاكَ اَحْدَثْتَهَا تَقُوْلُهَا؟ قَالَ: "جُعِلَتْ لِيْ عَلَامَةٌ فِيْ اُمَّتِيْ اِذَا رَاَيْتُهَا قُلْتُهَا: ﴿اِذَا جَاۤءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ﴾ اِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ"

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ،، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاكَ تُكْثِرُمِنْ قَوْلِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ إِلَيْهِ؟ فقال: "اَخْبَرَنِيْ رَبِّيْ اَنِّيْ سَاَرٰى عَلَامَةً فِيْ اُمَّتِيْ فَاِذَا رَاَيْتُهَا اَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ؛ فَقَدْ رَاَيْتُهَا: ﴿اِذَاجَاۤءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ "فَتْحُ مَكَّةَ، ﴿وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجاً. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّاباً﴾

ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں اکثر بار "سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ" کہا کرتے تھے۔ قرآن پاک کی تاویل فرماتے یعنی قرآن پاک میں "فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ" کے ضمن میں حکم دیا گیا ہے۔ اس پر عمل فرماتے۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ اپنی وفات سے قبل اکثر یہ کلمات فرماتے "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" "تو پاک ہے تیری ہی تعریف کرتا ہوں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں" اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کلمات کیا ہیں میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ یہ کلمات اب کہنے لگے ہیں۔ فرمایا میرے لئے میری امت میں ایک علامت قائم کی گئی ہے کہ جب میں اس علامت کو دیکھوں تو یہ کلمات کہوں پھر آپ نے یہ سورت تلاوت فرمائی "اِذَا جَاۤءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ"

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ اکثر "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" کہتے تھے، عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ اکثر "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" کہتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا مجھے میرے رب نے بتایا ہے کہ میں عنقریب اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا پس جب میں وہ علامت دیکھوں تو کثرت کے ساتھ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" کہوں پس میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے۔ "اِذَا جَاۤءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ" یعنی مکہ فتح ہو چکا ہے اور "آپ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ اللہ پاک کے دین میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں پس آپ اپنے رب کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہیں اور اس سے مغفرت مانگیں وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(۱۱۵) اَلرَّابِعُ: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبَيْلَ وَفَاتِهِ، حَتّٰى تُوُفِّيَ اَكْثَرَ مَا كَانَ

(۱۱۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ پر آپ کی وفات سے پہلے مسلسل وحی نازل فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ کا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ پہلے کی نسبت وحی زیادہ

الْوَحْيُ عَلَيْهِ. متفق عليه.

نازل ہوتی تھی۔

(۱۱۶) اَلْخَامِسُ: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ". رواه مسلم.

(۱۱۶) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس حالت پر کوئی آدمی فوت ہوا اسی حالت پر اٹھایا جائے گا۔

(۱۳) نیک اعمال کے راستوں کے زیادہ ہونے میں

(۴۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (بقرة: ۲۱۵)

(۴۹) ارشاد خداوندی ہے: ”اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔“

(۵۰) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾ (البقرة: ۱۹۷)

(۵۰) ارشاد خداوندی ہے: ”تم جو بھلائی بھی کرتے ہو اللہ جل شانہ اسے جانتا ہے۔“

(۵۱) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ﴾ (الزلزلة: ۷)

(۵۱) ارشاد خداوندی ہے: ”جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔“

(۵۲) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ﴾ (الجاثية: ۱۵)

(۵۲) ارشاد خداوندی ہے: ”جو کوئی نیک عمل کرے گا تو وہ اپنے لئے کرے گا۔“

(۱۱۷) اَلْاَوَّلُ: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ جُنْدَبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ" قُلْتُ اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا، وَ اَكْثَرُهَا ثَمَنًا"، قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ"، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ" متفق عليه.

"الصَّانِعُ" بِالصَّادِ المهملة هذا هو المشهور، وَرُوِيَ "ضَائِعًا" بالمعجمة: أَيْ ذَا ضَيَاعٍ مِنْ فَقْرٍ أَوْ عِيَالٍ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، "وَالْاَخْرَقُ": الَّذِيْ لَا يُتْقِنُ مَا يُحَاوِلُ فِعْلَهٗ.

(۱۱۷) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا خدا پر ایمان رکھنا۔ اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کیا کونسا غلام آزاد کرنا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا جو گھر والوں کو زیادہ پیارا ہو اور جس کی قیمت بھی زیادہ ہو، میں نے عرض کیا اگر میں یہ نہ کرسکوں آپ نے فرمایا کام کرنے والے (فقیر عیالدار) کی مدد کرے۔ یا جو دوست کام نہ کر سکے اس کا کام کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ آپ بتائیں اگر میں ان میں سے بعض عمل کرنے سے کمزور رہوں آپ نے فرمایا تو لوگوں سے اپنی شرارت روک لے یہ کام بھی تیرے نفس پر تیری طرف سے صدقہ ہے۔

"الصانع" یہ صاد مہملہ کے ساتھ مشہور ہے اور یہ ضاد معجمہ کے ساتھ بھی مروی ہے یعنی ضائعًا۔ جو غربت یا عیال داری اور اسی قسم کی دیگر کسی وجہ سے پریشان حال ہو اور "اخرق" بے ہنر جو اپنے مطلوبہ فعل کو اچھی طرح نہ کر سکے۔

(۱۱۸) الثاني: عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

(۱۱۸) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَالِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى" رواه مسلم

"السُّلَامٰى" بضم السين المهملة وتخفيف اللام وفتح الميم: اَلْمَفْصِلُ.

ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے ہر ایک عضو پر صدقہ ہے، چنانچہ "سبحان اللّٰہ" کہنا صدقہ ہے۔ "الحمدللّٰہ" کہنا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا تمام صدقات ہیں۔ "اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ" صدقات ہیں اور ان تمام کے بدلے دو رکعات نماز چاشت کی کفایت کر جاتی ہے۔

سُلَامٰی: سین مہملہ کے پیش اور تخفیف لام اور میم کے فتحہ کے ساتھ بمعنی جوڑ۔

(۱۱۹) الثَّالِثُ: عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الأذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ، وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِيءِ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةُ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ" رواه مسلم.

(۱۱۹) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھ پر میری امت کے نیک اور برے اعمال پیش کئے گئے، تو میں نے نیک اعمال میں پایا وہ ایذا دینے والی چیزیں جن کو راستہ سے ہٹایا جائے، اور برے اعمال میں پایا کہ مسجد میں ناک وغیرہ کا فضلہ پھینکا جائے اور اس کو دفن نہ کیا جائے۔

(۱۲۰) اَلرَّابِعُ عَنْهُ: أَنَّ نَاساً قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ قَالَ: "اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَاتَصَدَّقُوْنَ بِهِ: اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ"، قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَأْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهُ، وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا اَجْرٌ؟! قَالَ: "اَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذَالِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ اَجْرٌ". رواه مسلم.

"الدثور" بالثاء المثلثة: الاموال، واحدها دَثْرٌ.

(۱۲۰) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چند لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ اجر وثواب کو لے گئے، وہ ہماری طرح نمازیں قائم کرتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے زائد اموال کو خیرات کرتے رہتے ہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے خیرات کے مقابلہ میں اس نعمت سے نہیں سرفراز کیا کہ تمہارا "سبحان اللّٰہ" کہنا صدقہ ہے، "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا، "الحمدللّٰہ" کہنا اور "لا اله الا اللّٰہ" کہنا صدقہ ہے اور امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے۔ اور تمہارا اپنی بیوی کی شرمگاہ کو آنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنی شہوت کی تکمیل کرتے ہیں اس پر بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا آپ ذرا بتائیں اگر کوئی شخص حرام شرمگاہ کو آتا ہے تو کیا اسے گناہ نہیں ہوگا! اسی بناء پر جب کوئی شخص حلال شرمگاہ کو آئے تو اس کو اجر وثواب بھی ہوگا۔

"الدثور": ثاء مثلثہ کے ساتھ اس کے معنی اموال کے ہیں اس کا واحد دَثْرٌ ہے۔

(۱۲۱) عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئاً وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ. رواه مسلم.

(۱۲۱) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ نیکی میں سے کسی کو حقیر نہ سمجھ، اگرچہ تو اپنے بھائی سے ملاقات کرتے وقت شگفتگی اختیار کرے۔

(۱۲۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَآبَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا اَوْتَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خَطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ. متفق عليه.

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ اَيْضًا مِنْ رِّوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ، فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَ هَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَاللّٰهَ وَ عَزَلَ حَجَراً عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْعَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ السِّتِّيْنَ وَ الثَّلَاثِ مِائَةٍ فَاِنَّهُ يُمْسِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ."

(۱۲۲) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کے تمام جوڑوں پر صدقہ واجب ہے جب سورج نکلتا ہے۔ دوانسانوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے، کسی آدمی کو اس کی سواری پر بٹھانے یا سواری پر سامان رکھوانے میں مدد دینا بھی صدقہ ہے۔ عمدہ بات کہنا صدقہ ہے، جو قدم نماز کی طرف اٹھتا ہے صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دہ چیز کا اٹھانا صدقہ ہے۔

امام مسلمؒ نے اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام بنی آدم کے تین سو ساٹھ اعضاء پیدا کئے گئے ہیں پس جو شخص اللہ اکبر کہے، اللہ کی حمد کرے، تہلیل و تسبیح بیان کرے، استغفار کہے، راستے سے پتھر (کی رکاوٹ) کو دور کرے یا کانٹا اور ہڈی کو راستہ سے ہٹادے یا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرے (ان کاموں کی گنتی) تین سو ساٹھ ہوجائے تو وہ اس حال میں شام کرے گا کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم سے دور کرلیا۔

(۱۲۳) عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ". متفق عليه.

"اَلنُّزُلُ" الْقُوتُ وَالرِّزْقُ وَمَا يُهَيَّأُ لِلضَّيْفِ.

(۱۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص صبح و شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صبح و شام کو جنت میں اس کی مہمانی تیار کرتے ہیں۔

"النزل" کے معنی ہیں خوراک، روزی اور وہ چیز جو مہمان کے لئے تیار کی جائے۔

(۱۲٤) وَ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ. متفق عليه.

قَالَ الْجَوْهَرِيُّ اَلْفِرْسَنُ مِنَ الْبَعِيْرِ كَالْحَافِرِ مِنَ الدَّابَّةِ قَالَ: وَرُبَّمَا اُسْتُعِيْرَ فِي الشَّاةِ.

(۱۲۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کو بکری کی کھر کا (ہدیہ بھجوانے) کو معمولی نہ سمجھے۔"

(۱۲۵) اَلتَّاسِعُ: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَ سَبْعُوْنَ، أَوْ بِضْعٌ وَ سِتُّوْنَ شُعْبَةً: فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ" متفق عليه.

"البضع" من ثلاثة الى تسعة، بكسر الباء و قد تفتح "و الشعبة" القطعة.

(۱۲۶) العَاشِرُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْراً فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِيْ كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّيْ، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ، حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْراً؟ فَقَالَ: "فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ". متفق عليه.

و فى رواية للبخارى "فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ، فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ." وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا: "بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ، فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ."

"الْمُوْقُ": الْخُفُّ "و يُطِيْفُ": يَدُوْرُ حَوْلَ "رَكِيَّةٍ" وَهِيَ الْبِئْرُ.

(۱۲۷) اَلْحَادِيْ عَشَرَ: عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلاً يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِيْنَ. رواه مسلم.

(۱۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ ایمان کی ستر سے کچھ اوپر یا ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں، سب سے افضل شاخ "لا الٰہ الا اللہ" کہنا ہے سب سے کم درجہ میں یہ ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

"بضعٌ" کا لفظ تین سے نو تک کے عدد کے لئے بولا جاتا ہے اور یہ باء کے زیر کے ساتھ ہے اور کبھی زبر سے بھی پڑھ لیا جاتا ہے۔ "شُعْبَةٌ" بمعنی حصہ اور ٹکڑا ہے۔

(۱۲۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستہ پر چل رہا تھا کہ وہ شدید پیاسا ہو گیا، اس نے کنواں پایا، اس میں اترا، پانی پیا، باہر آ گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا سخت پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکالے ہوئے ہے اور کیچڑ کھا رہا ہے، آدمی نے محسوس کیا کہ اس کتے کو شدید پیاس لگی ہوئی ہے جیسا کہ مجھے شدید پیاس لگی تھی۔ چنانچہ وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزہ کو پانی سے بھرا، پھر اس کو منہ کے ساتھ پکڑا اور اوپر چڑھ آیا، کتے کو پانی پلایا، اللہ نے اس کے عمل کی قدر فرماتے ہوئے اس کو معاف کر دیا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جانوروں کے ساتھ ہمدردی کرنے میں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا ہر جاندار میں ثواب ملتا ہے۔

بخاری کی روایت میں ہے اللہ نے اس کے عمل کی قدر دانی کرتے ہوئے اس کی مغفرت فرما دی اور اس کو جنت میں داخلہ دے دیا۔

صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ ایک کتا کنویں کے ارد گرد گھوم رہا تھا قریب تھا کہ پیاس سے ہلاک ہو جاتا، اچانک بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت کی اس پر نظر پڑی اس نے اپنا موزہ اتارا اس کے ساتھ پانی کھینچا اور اس کو پلا دیا چنانچہ اس کی وجہ سے اس کو معاف کر دیا گیا۔ الموق: موزہ۔ یطیف: کنویں کے ارد گرد چکر لگا رہا تھا۔

(۱۲۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے ایک آدمی کو جنت میں پھرتے ہوئے دیکھا اس لئے کہ اس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹ ڈالا تھا جو مسلمانوں کو تکلیف دیا کرتا تھا۔

وفی روایۃ: "مَرَّرَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ: وَ اللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ، فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ"

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی راستہ پر سے ایک درخت کی شاخ لے کر گزرا اس نے کہا اللہ کی قسم! میں اس کو مسلمانوں سے دور رکھونگا تا کہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے پس وہ جنت میں داخل کیا گیا۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُمَا: "بَيْنَمَا يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ، فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَلَهُ"

بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ ایک بار ایک آدمی راستہ سے گزر رہا تھا اس نے راستہ پر کانٹوں والی شاخ کو پایا اس نے اس کو راستہ سے ہٹا دیا اللہ نے اس کی قدر دانی فرماتے ہوئے اس کو معاف کر دیا۔

(۱۲۸) اَلثَّانِیْ عَشَرَ: عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ، فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ، غُفِرَلَهُ مَابَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا. رواه المسلم.

(۱۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں آیا، خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا تو اس کے اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں بلکہ تین دن اور زائد کے، اور جس شخص نے کنکر کو ہاتھ لگایا اس نے لغو کام کیا۔

(۱۲۹) اَلثَّالِثُ عَشَرَ: عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَاتَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ، أَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ اٰخِرِقَطْرِ الْمَاءِ، فَاِذَاغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَاغَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ". رواه مسلم.

(۱۲۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مسلمان یا مؤمن انسان وضو کرتا ہے اپنا منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ سے وہ تمام گناہ جو اس کی بری نظر سے سرزد ہوئے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں، اور وہ جب اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے وہ گناہ جو ہاتھ کے ساتھ پکڑنے سے سرزد ہوئے، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ گناہ جو اس کے پاؤں کے چلنے کے ساتھ ہوئے، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے بالکل صاف نکل جاتا ہے۔

(۱۳۰) اَلرَّابِعُ عَشَرَ: عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَ رَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَابَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ". رواه مسلم.

(۱۳۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: پانچوں نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک، رمضان المبارک سے رمضان المبارک تک کے درمیان کے گناہ (ان اعمال سے) معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ کبائر گناہوں سے بچا جائے۔

(۱۳۱) اَلْخَامِسُ عَشَرَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوااللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ"؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ

(۱۳۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ گناہوں کو مٹادے اور درجات کو بلند فرمائے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ!

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ". رواه مسلم.

آپ نے فرمایا مشقت کے وقت میں مبالغہ کے ساتھ وضوء کرنا۔ اور مسجدوں کی طرف زیادہ آمد ورفت رکھنا اور نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، اسی کا نام رباط ہے۔

(١٣٢) اَلسَّادِسُ عَشَرَ: عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ". متفق عليه.

"اَلْبَرْدَانِ" الصُّبْحُ وَ الْعَصْرُ.

(۱۳۲) حضرت ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے جنت میں داخل ہوگا۔

(١٣٣) اَلسَّابِعُ عَشَرَ: عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَامَرِضَ الْعَبْدُ اَوْسَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلَ مَاكَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًاصَحِيْحًا". رواه البخاری.

(۱۳۳) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کا ثواب اسی طرح لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ تندرستی کی حالت یا وطن میں عمل کرتا تھا۔

(١٣٤) اَلثَّامِنُ عَشَرَ: "عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ". رواه البخاری.

وروواه مسلم من رواية حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ.

(۱۳۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہر اچھا کام صدقہ ہے۔

امام مسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(١٣٥) اَلتَّاسِعُ عَشَرَ: عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً، وَمَاسُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ". رواه مسلم.

وفی رواية له: "فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْساً، فَيَأْكُلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ." وَفِىْ رواية له: "لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْساً، وَلَا يَزْرَعُ زَرْعاً، فَيَأْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْئٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ" ورویاه جمیعاًمن رواية انس رضی اللّٰه عنه.

قوله: "يرزؤه" أی ينقصه.

(۱۳۵) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان درخت نہیں لگاتا مگر جو کچھ اس سے کھایا جاتا ہے صدقہ ہے۔ اور جو چیز اس سے چوری ہو جاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ وخیرات ہے۔ اور اگر کوئی اسے نقصان پہنچائے وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگاتا ہے اس سے انسان، چوپائے، پرندے کھا جائیں قیامت تک اس کے لئے صدقہ ہے۔

اور ایک روایت میں ہے مسلمان جو درخت لگاتا ہے یا جو چیز کاشت کرتا ہے اس سے انسان، چوپائے یا کوئی اور چیز کھا جائے تو اس کیلئے صدقہ ہے۔ بخاری مسلم میں اس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(١٣٦) اَلْعِشْرُوْنَ: عَنْهُ قَالَ: اَرَادَ بَنُوْسَلِمَةَ اَنْ يَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۱۳۶) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ قبیلہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا، چنانچہ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: "إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟"، فَقَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ أَرَدْنَا ذَالِكَ، فَقَالَ: "بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ؛ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ؛ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ" رواه مسلم.

وَفِي رِوَايَةٍ "إِنَّ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً" (رواه مسلم) ورواه البخاری أيضًا بمعناه من رواية انس رضی الله عنه.

و"بنوسلمةَ" بكسر اللام: قبيلة معروفة من الانصار رضی الله عنهم، و "آثارُهُم" خُطَاهُم.

پہنچی، آپ ﷺ نے ان کو فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مسجد کے نزدیک انتقال آبادی کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہاں! یارسول اللہ! ہم نے اس کا ارادہ کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنوسلمہ! تم اپنے گھروں میں سکونت پذیر رہو، تمہارے قدموں کو لکھا جائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ ہر قدم کے بدلہ میں درجہ ہے۔ بخاری نے اس کا مضمون حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے۔

بنو سلمہ: لام کے زیر کے ساتھ انصار کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔

آثارھم: ان کے قدم اور قدموں کے نشانات۔

(۱۳۷) اَلْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ فَقِيْلَ لَهُ، أَوْ فَقُلْتُ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ، وَ فِي الرَّمْضَاءِ؟ فَقَالَ: مَايَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرُجُوْعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذَالِكَ كُلَّهُ" رواه مسلم.

وَفِي رِوَايَةٍ: "إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ "اَلرَّمْضَاءُ" اَلْأَرْضُ الَّتِي أَصَابَهَا الْحَرُّ الشَّدِيْدُ.

(۱۳۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا گھر مسجد سے اتنا دور تھا کہ میرے علم میں کسی دوسرے انسان کا گھر اتنا دور نہیں تھا اور اس کی کوئی نماز (مسجد سے) خطا نہ ہوتی، چنانچہ اس سے کہا گیا یا میں نے اس کو کہا کہ تو ایک گدھا خرید لے کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آیا کرے، اس نے کہا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو، میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا اور واپس گھر آنا (میرے نامہ اعمال میں) لکھا جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے لئے اللہ نے ان تمام چیزوں کو جمع کر دیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ تجھے تیری نیت کے مطابق ثواب ملے گا۔

الرمضاء: تپتی ہوئی زمین۔

(۱۳۸) اَلثَّانِيْ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ". رواه البخاری.

اَلْمَنِيْحَةُ أَنْ يُعْطِيَهُ إِيَّاهَا لِيَأْكُلَ لَبَنَهَا ثُمَّ يَرُدَّهَا

(۱۳۸) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چالیس خصلتیں ہیں، ان میں سے اعلیٰ خصلت کسی کو عاریۃً دودھ دینے والی بکری دے دینا ہے۔ جو شخص بھی انہیں میں سے کسی خصلت پر ثواب کی امید کرتے ہوئے اور اس کے وعدہ کو سچا جانتے ہوئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

منیحہ: اس جانور کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کو بطور عطیہ دودھ کے لئے دے دے اور پھر وہ واپس کر دے۔

اِلَيْهِ.

(١٣٩) اَلثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ". متفق عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ"

(۱۳۹) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے دوزخ سے بچ جاؤ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے صدقہ کرنے سے۔

دونوں کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوں گے درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہوگا ہر شخص دائیں جانب دیکھے گا تو اس کو اپنے اعمال نظر آئیں گے اور بائیں جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال دکھائی دیں گے اور اپنے سامنے دیکھے گا تو اس کو دوزخ دکھائی دیگی پس دوزخ سے بچ جاؤ اگرچہ کھجور کے آدھے حصہ سے ہی ہو، اور اگر یہ میسر نہ آسکے تو وہ بہتر بات کا صدقہ کرے۔

(١٤٠) اَلرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا" رواه مسلم

و "الاكلة" بفتح الهمزة: وهي الغدوة أو العشوة.

(۱۴۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتے ہیں جو کھانا کھا کر الحمدللہ کہے یا پانی پینے کے بعد الحمدللہ کہے۔

(١٤١) اَلْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ"، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: "يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ"، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: "يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ أَوِ الْخَيْرِ"، قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ". متفق عليه.

(۱۴۱) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ اس نے عرض کیا فرمایئے اگر اس کو کچھ دستیاب نہ ہو؟ فرمایا اپنے ہاتھوں سے کام کرے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے، اس نے عرض کیا، فرمایئے اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو؟ فرمایا محتاج مصیبت زدہ کی مدد کرے، عرض کیا فرمایئے اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو؟ فرمایا امر بالمعروف کرے، عرض کیا اگر نہ کر سکے فرمایا برائی سے باز رہے پس تحقیق یہ صدقہ ہے۔

(۱۴) اطاعت میں میانہ روی اختیار کرنے کے بیان میں

(٥٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿طٰهٰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى﴾ (طه: ٢،١)

(۵۳) ارشاد خداوندی ہے: "طٰہٰ اے محمد ﷺ ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔"

(٥٤) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرة: ١٨٥)

(۵۴) ارشاد خداوندی ہے: "خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔"

(١٤٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ عِنْدَهَا امْرَاَةٌ قَالَ: مَنْ هٰذِهٖ؟ قَالَتْ. هٰذِهٖ فُلَانَةٌ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ: مَهْ! عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا، وَ كَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهٗ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَمَهْ" كَلِمَةُ نَهْيٍ وَ زَجْرٍ وَ مَعْنٰى "لَا يَمَلُّ اللّٰهُ" اَیْ لَا يَقْطَعُ ثَوَابَهٗ عَنْكُمْ وَ جَزَآءَ اَعْمَالِكُمْ وَ يُعَامِلُكُمْ مُعَامَلَةَ الْمَالِّ حَتّٰى تَمَلُّوْا فَتَتْرُكُوْا فَيَنْبَغِيْ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مَا تُطِيْقُوْنَ الدَّوَامَ عَلَيْهِ لِيَدُوْمَ ثَوَابُهٗ لَكُمْ وَ فَضْلُهٗ عَلَيْكُمْ.

(۱۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے (اس وقت) ان کے پاس ایک عورت تھی، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون ہے؟ عائشہؓ نے کہا یہ فلاں عورت ہے اس کی نماز کا عام چرچا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا رک جاؤ طاقت کے مطابق (عبادت) کرو، اللہ کی قسم! اللہ کو تھکاوٹ نہیں ہوتی لیکن تم تھک جاؤ گے۔ آپ ﷺ کو وہ عبادت زیادہ پسند تھی جس پر عبادت کرنے والا ہمیشگی اختیار کرے۔

"مَہْ" یہ نہی اور زجر کا کلمہ ہے "لا یمل اللّٰہ" اس کا ثواب اور اجر ختم نہیں ہوگا اور تم سے اُکتا جانے والے کا سا معاملہ نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ اور عمل چھوڑ دو، اس لئے تمہارے شایان یہی بات ہے کہ تم وہ عمل اختیار کرو جس پر تم ہمیشگی کر سکو تا کہ اس کا ثواب اور اس کا فضل تم پر ہمیشہ رہے۔

(١٤٣) وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا وَ قَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَاَخَّرَ. قَالَ اَحَدُهُمْ: اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَ قَالَ الْاٰخَرُ: وَ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَ لَا اُفْطِرُ وَ قَالَ الْاٰخَرُ: وَ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَ كَذَا؟ اَمَا وَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَ اَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَ اُصَلِّيْ وَ اَرْقُدُ وَ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۴۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آئے وہ نبی کریم ﷺ کی عبادت کے بارے میں سوال کر رہے تھے، جب اُن کو آپ ﷺ کی عبادت کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے اس کو تھوڑا سمجھا اور دل میں خیال کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ سے کیا مناسبت رکھتے ہیں آپ ﷺ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا، دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا، تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ تھلگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم ہی وہ لوگ ہو جنھوں نے ایسی ایسی باتیں کہی ہیں؟ خبردار اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تقویٰ اختیار کرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، پس جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ میری اُمت سے نہیں۔

(١٤٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ: اَلْمُتَعَمِّقُوْنَ الْمُشَدِّدُوْنَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ التَّشْدِيْدِ.

(١٤٥) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَ لَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنُ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا وَ اَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَ شَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ: سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَ رُوْحُوْا وَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ: اَلْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا.

قَوْلُهٗ "اَلدِّيْنُ"، هُوَ مَرْفُوْعٌ عَلٰى مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ. وَ رُوِيَ مَنْصُوْبًا وَ رُوِيَ: "لَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ" وَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِلَّا غَلَبَهٗ" اَيْ غَلَبَهُ الدِّيْنُ وَعَجَزَ ذٰلِكَ الْمُشَادُّ عَنْ مُقَاوَمَةِ الدِّيْنِ لِكَثْرَةِ طُرُقِهٖ، وَالْغَدْوَةُ، سَيْرُ اَوَّلِ النَّهَارِ "وَ الرَّوْحَةُ" اٰخِرُ النَّهَارِ "وَالدُّلْجَةُ" اٰخِرُ اللَّيْلِ. وَ هٰذَا اسْتِعَارَةٌ وَ تَمْثِيْلٌ وَ مَعْنَاهُ: اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْاَعْمَالِ فِيْ وَقْتِ نَشَاطِكُمْ وَ فَرَاغِ قُلُوْبِكُمْ بِحَيْثُ تَسْتَلِذُّوْنَ الْعِبَادَةَ وَ لَا تَسْأَمُوْنَ وَ تَبْلُغُوْنَ مَقْصُوْدَكُمْ، كَمَا اَنَّ الْمُسَافِرَ الْحَاذِقَ يَسِيْرُ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ وَ يَسْتَرِيْحُ هُوَ وَ دَابَّتُهٗ فِيْ غَيْرِهَا فَيَصِلُ الْمَقْصُوْدَ بِغَيْرِ تَعَبٍ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

(١٤٦) وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟ قَالُوْا: هٰذَا حَبْلٌ

(۱۴۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تکلف کرنے والے تباہ و برباد ہوگئے آپ ﷺ نے یہ کلمہ تین بار فرمایا۔

اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ: کا مطلب یہ ہے جہاں شریعت میں سختی نہیں ہے وہاں سختی کرنے والے اور کھود کرید کرنے والے۔

(۱۴۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دین آسان ہے اور جو شخص دین میں تشدد اختیار کرتا ہے مغلوب ہو جاتا ہے، پس سیدھا راستہ اختیار کرو اور میانہ روی اختیار کرو، اور خوش ہو جاؤ صبح اور شام کے وقت اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کرنے پر مدد مانگو۔

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ سیدھے راہ پر چلو، میانہ روی اختیار کرو، صبح وشام اور رات کے وقتوں میں مدد طلب کرو، میانہ روی اختیار کرو تم اپنا مقصد حاصل کرلو گے۔

"اَلدِّیْنُ" یہاں پر مرفوع ہے مفعول مالم یسمّ فاعلہ کی وجہ سے اور "الدین"، منصوب بھی مروی ہے، "الاغلبہ" کا مطلب یہ ہے دین ان پر غالب آجائے گا اور دین میں بے جا سختی کرنے والا دین میں زیادہ شاخیں اور راستے ہونے کی وجہ سے دین کے تقاضوں پر عمل کرنے سے عاجز رہے گا۔ "غدوۃ" کے معنی ہیں صبح صبح چلنا اور "روحۃ" کے معنی ہیں دن کے آخری پہر میں چلنا اور "دُلْجَۃٌ" رات کے آخری حصہ میں چلنا۔ یہ استعارہ اور تمثیل ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اللہ کی طاعت میں اعمال کے ذریعے سے اس وقت مدد حاصل کرو جب تم تازہ دم ہو اور تمہارے دل فارغ ہوں اس طرح تم عبادت میں لذت حاصل کرسکو گے، جیسے تجربہ کار مسافر انہی اوقات میں اپنا سفر طے کرتا ہے اور خود بھی ان اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں آرام کرتا ہے اور اپنے جانور کو بھی آرام کراتا ہے۔ پس وہ بغیر تھکان کے منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ واللہ اعلم

(۱۴۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو وہاں دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے پوچھا یہ رسی کیسی ہے؟ صحابہ رضی اللہ

لِزَيْنَبَ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَرْقُدْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یہ رسی حضرت زینبؓ نے باندھ رکھی ہے، جب وہ عبادت کرتے کرتے تھک جاتی ہیں تو رسی کے ساتھ چمٹ جاتی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے کھول دو تم نشاط کے وقت نماز پڑھو جب تھکاوٹ ہو جائے تو آرام کرو۔

(۱۴۷) وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّهٗ اِذَا صَلّٰى وَ هُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کو نماز پڑھتے ہوئے اونگھ آنے لگے تو سو جاؤ تاکہ نیند ختم ہو جائے اس لئے کہ جو شخص اونگھتا ہوا نماز پڑھتا ہے نہیں جانتا کہ شاید استغفار کرنے کے بجائے اپنے آپ کو گالیاں دینے لگے۔

(۱۴۸) وَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلَاتُهٗ قَصْدًا وَ خُطْبَتُهٗ قَصْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ: "قَصْدًا": اَيْ بَيْنَ الطُّوْلِ وَالْقِصَرِ.

(۱۴۸) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتا تھا چنانچہ آپ کی نماز اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا۔

"قصدًا" کا مطلب ہے کہ نہ لمبا ہو نہ مختصر۔

(۱۴۹) وَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ: مَا شَاْنُكِ؟ قَالَتْ: اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ لَهٗ: كُلْ فَاِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ: مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُوْمُ فَقَالَ لَهٗ: نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ لَهٗ نَمْ فَلَمَّا كَانَ اٰخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّيَا جَمِيْعًا فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ: اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَاَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَدَقَ سَلْمَانُ". رَوَاهُ،

(۱۴۹) حضرت وہب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا، چنانچہ سلمان نے ابوالدرداء سے ملاقات کی اس نے دیکھا کہ اُم الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے متبذل لباس پہن رکھا ہے، سلمان نے پوچھا کیا بات ہے، اس نے جواب دیا تیرے بھائی ابوالدرداء کو دنیا کی کچھ حاجت نہیں ہے، پس ابوالدرداء آئے انہوں نے سلمان کے لئے کھانا تیار کیا اور کہا آپ کھائیے میں روزے سے ہوں، سلمان نے کہا جب تک تو نہ کھائے میں نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے کھا لیا جب رات ہوئی ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیام کے لئے کھڑے ہوئے، سلمان نے ان سے کہا سو جاؤ، وہ سو گئے (کچھ دیر ٹھہر کر) پھر قیام کے لئے کھڑے ہوئے سلمان نے کہا سو جاؤ (وہ سو گئے) جب رات کا آخری حصہ ہوا تو سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب اٹھو دونوں نے نماز پڑھی، سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا بے شک تیرے پروردگار کا تجھ پر حق ہے، تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے، تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے، ہر

الْبُخَارِيُّ.

(۱۵۰) وَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ، وَ لَاَ قُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهٗ: قَدْ قُلْتُهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰ لِكَ فَصُمْ وَ اَفْطِرْ، وَ نَمْ وَ قُمْ، وَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَا ثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَ ذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ. قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰ لِكَ قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَّ اَفْطِرْ يَوْمَيْنِ، قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰ لِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَّ اَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰ لِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ والسلام وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ" وَفِيْ رِوَايَةٍ: هُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ: فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰ لِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰ لِكَ، وَ لَاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلَا ثَةَ الْاَيَّامَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ"

وَفِيْ رِوَايَةٍ "اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ؟" قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ: صُمْ وَ اَفْطِرْ، وَ نَمْ وَ قُمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ اِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ اِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ اِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَا ثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ" فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ: صُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ وَ لَا تَزِدْ عَلَيْهِ" قُلْتُ: وَ مَا كَانَ

حق والے کو اس کا حق دو۔ پس وہ نبی ﷺ کے پاس آئے، اس کا آپ ﷺ سے ذکر کیا نبی ﷺ نے فرمایا سلمان نے سچ کہا۔

(۱۵۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں کہ میں جب تک زندہ رہوں گا دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو قیام کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو یہ بات کہتا ہے؟ میں نے کہا ہاں میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ میں اس کی طاقت نہیں ہے پس تو روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور سویا بھی کر اور قیام بھی کر اور مہینہ میں تین روزے رکھ اس لئے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور نہ اس طرح ہے جیسا کہ زمانہ بھر کے روزے رکھے گئے ہوں۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے، فرمایا: پھر تو ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر، میں نے عرض کیا مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا: ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا اس سے بہتر کوئی صورت نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں تین دنوں کے روزوں کو قبول کر لیتا جیسا کہ رسول ﷺ نے فرمایا تھا مجھے اپنے مال اور اپنے اہل خانہ سے بھی زیادہ محبوب تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا مجھے بتایا نہیں گیا کہ تو دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کر روزہ رکھ، افطار کر اور سو بھی جایا کر اور قیام بھی کر، اس لئے کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے، تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے، اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔ تجھے صرف اتنا کافی ہے کہ تو ہر ماہ تین دن روزہ رکھا کرے، پس تجھے ہر نیکی کے بدلہ دس گنا ثواب ملے گا، اس صورت میں یہ زمانہ بھر کے روزے ہو گئے۔ لیکن میں نے تشدد کو اختیار کیا اور مجھ پر تشدد کیا گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کی قوت پاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھ اور اس پر زیادتی نہ کر۔ میں نے

صِيَامُ دَاوُدَ؟ قَالَ "نِصْفُ الدَّهْرِ" فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِيْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: "اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ، وَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ لَيْلَةٍ؟" فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَمْ اُرِدْ بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَيْرَ قَالَ: "فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ، فَاِنَّهٗ كَانَ اَعْبَدَ النَّاسِ، وَ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ" قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: "فَاقْرَأْهُ فِيْ كُلِّ عِشْرِيْنَ" قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: "فَاقْرَأْهُ فِيْ كُلِّ عَشْرٍ" قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: "فَاقْرَأْهُ فِيْ كُلِّ سَبْعٍ وَ لَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ" فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ وَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّكَ يَطُوْلُ بِكَ عُمُرٌ" قَالَ: فَصِرْتُ اِلَى الَّذِيْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُّ اَنِّيْ كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ "وَاِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا" وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ" ثَلَاثًا. وَ فِيْ رِوَايَةٍ "اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صِيَامُ دَاوُدَ وَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَ يَنَامُ سُدُسَهٗ وَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا، وَ لَايَفِرُّ اِذَا لَاقٰى."

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: اَنْكَحَنِيْ اَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَ كَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهٗ "اَيِ امْرَأَةَ وَلَدِهٖ" فَيَسْاَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُوْلُ لَهٗ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَّجُلٍ. لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَ لَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ اَتَيْنَاهُ. فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عرض کیا داؤد علیہ السلام کے روزے کیسے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نصف زمانہ یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار، پس عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوڑھا ہونے کے بعد کہا کرتے تھے اے کاش! کہ میں نبی کریم ﷺ کی رخصت قبول کر لیتا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور رات بھر قرآن پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! لیکن میرا ارادہ اس سے نیک ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں تو پھر داؤد علیہ السلام نبی کے مثل روزہ رکھ اس لئے کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گذار تھے اور ہر ماہ میں ایک بار قرآن پڑھ اور ختم کیا کر، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر بیس دن میں قرآن مجید ختم کیا کرو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ﷺ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا دس دن میں ختم کیا کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہر ہفتہ میں ختم کیا کرو اور اس سے زیادہ مت کر و لیکن میں نے تشدد اختیار کیا پس مجھ پر تشدد کیا گیا اور مجھے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تو نہیں جانتا شاید تیری عمر دراز ہو جائے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ذکر کیا میں اسی طرح ہو گیا ہوں جیسا کہ میرے لئے نبی ﷺ نے فرمایا تھا۔ پس جب میں بوڑھا ہو گیا تو مجھے پسند لگنے لگا کہ میں نبی ﷺ کی رخصت کو قبول کر لیتا اور ایک روایت میں ہے کہ تیری اولاد کا تجھ پر حق ہے اور ایک روایت میں ہے کہ تین دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا اس آدمی کا روزہ نہیں جو ہمیشہ روزہ رکھے اور ایک روایت میں ہے کہ داؤد علیہ السلام کے روزے اللہ کے ہاں تمام روزوں سے زیادہ محبوب ہیں اور داؤد علیہ السلام کی نماز اللہ پاک کو تمام نمازوں سے زیادہ محبوب ہے۔ داؤد علیہ السلام نصف رات سویا کرتے تھے اور رات کے تیسرے حصہ کا قیام فرماتے اور چھٹا حصہ سو جاتے، ایک دن روزہ رکھا کرتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو بھاگتے نہیں تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ

وَسَلَّمَ. فَقَالَ: "اَلْقِنِیْ بِهٖ" فَلَقِیْتُهٗ بَعْدُ فَقَالَ: "كَیْفَ تَصُوْمُ؟" قُلْتُ: كُلَّ یَوْمٍ قَالَ: "كَیْفَ تَخْتِمُ؟" قُلْتُ: كُلَّ لَیْلَةٍ وَ ذَكَرَ نَحْوَ مَا سَبَقَ. وَ كَانَ یَقْرَأُ عَلٰی بَعْضِ اَهْلِهِ السُّبُعَ الَّذِیْ یَقْرَؤُهٗ یَعْرِضُهٗ مِنَ النَّهَارِ لِیَكُوْنَ اَخَفَّ عَلَیْهِ بِاللَّیْلِ وَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّتَقَوّٰی اَفْطَرَ اَیَّامًا وَّ اَحْصٰی وَ صَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِیَةَ اَنْ یَّتْرُكَ شَیْئًا فَارَقَ عَلَیْهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

كُلُّ هٰذِهِ الرِّوَایَاتِ صَحِیْحَةٌ مُعْظَمُهَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَ قَلِیْلٌ مِّنْهَا فِیْ اَحَدِهِمَا.

عنہما نے بیان کیا کہ میرے باپ نے ایک شریف عورت سے میرا نکاح کروادیا، میرے باپ اپنی بہو کا خیال رکھتے اور اس سے اس کے خاوند کا حال پوچھتے، وہ عورت اس کو جواب دیتی کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بہت اچھا آدمی ہے لیکن اس نے ہمارے بچھونے پر کبھی پاؤں نہیں رکھا اور جب سے ہم اس کے پاس آئے ہیں ہماری ضرورت کا پتہ نہیں کیا، جب اس حالت پر کچھ عرصہ گذر گیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا اس کی میرے ساتھ ملاقات کرواؤ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ میں اس کے بعد آپ کو ملا، آپ نے فرمایا کہ تو روزہ کس طرح رکھتا ہے؟ میں نے کہا روزانہ، آپ ﷺ نے فرمایا تو قرآن پاک کیسے ختم کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہر رات؛ اور تمام حالات کا تذکرہ کیا جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اور وہ اپنے اہل خانہ کے کسی فرد کو وہ منزل سناتے تھے جس کو انہوں نے رات کو پڑھنا ہوتا تھا تا کہ رات کو پڑھنا آسان ہوجائے اور جب قوت حاصل کرنے کا ارادہ کرتے تو کئی دن روزہ نہ رکھتے لیکن افطار کے دنوں کو گنتے رہتے اور اسی قدر روزے رکھتے اس بات کو پسند نہ کرتے کہ وہ ایسی چیز کو ترک کریں جس پر وہ نبی کریم ﷺ سے جدا ہوئے۔

یہ تمام روایات صحیح ہیں ان میں سے اکثر روایات بخاری و مسلم میں ہیں اور کچھ روایات صرف بخاری شریف یا صرف مسلم میں ہیں۔

(۱۵۱) وَ عَنْ اَبِیْ رِبْعِیٍّ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاُسَیْدِیِّ الْكَاتِبِ اَحَدِ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقِیَنِیْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: كَیْفَ اَنْتَ یَا حَنْظَلَةُ؟ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ! قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَاَنَّا رَاْیَ عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَ الضَّیْعَاتِ نَسِیْنَا كَثِیْرًا، قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَوَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰی مِثْلَ هٰذَا، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰی دَخَلْنَا

(۱۵۱) حضرت حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب سے روایت ہے جو رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے۔ انہوں نے کہا مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے اور پوچھا کہ اے حنظلہ تیرا کیا حال ہے؟ میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہوگیا۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ! تعجب ہے تو کیسی بات کہہ رہا ہے؟ میں نے کہا کہ جب ہم حضور پاک ﷺ کے پاس رہتے ہیں، آپ ﷺ ہمیں جنت اور دوزخ کا ذکر سناتے ہیں تو گویا ہم آنکھوں سے تمام حال کو دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلتے ہیں، بیویوں اور اولاد اور جاگیروں میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! ہم بھی تو یہی

عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَ مَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَ الْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْىَ الْعَيْنِ. فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَ الضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِىْ وَ فِى الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَ فِىْ طُرُقِكُمْ وَ لٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَ سَاعَةً" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ "رِبْعِىٌّ" بِكَسْرِ الرَّاءِ "وَ الْاُسَيِّدِىُّ" بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَ فَتْحِ السِّيْنِ وَ بَعْدَ هَا يَاءٌ مُشَدَّدَةٌ مَكْسُوْرَةٌ وَ قَوْلُهٗ: عَافَسْنَا" هُوَ بِالْعَيْنِ وَالسِّيْنِ الْمُهْمَلَتَيْنِ: اَىْ عَالَجْنَا وَ لَا عَبْنَا "وَالضَّيْعَاتُ" الْمَعَايِشُ.

کیفیت پاتے ہیں۔ پس میں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ حنظلہ منافق ہوگیا، آپ فرماتے ہیں کس لئے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں آپ ہمیں جنت اور جہنم کا ذکر سناتے ہیں گویا کہ ہم تمام حال آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن جب آپ کی مجلس سے باہر نکلتے ہیں بیوی بچوں اور اپنے مال میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ہمیشہ اسی حالت پر رہو جو حالت تمہاری میرے پاس تھی اور اللہ کے ذکر میں مصروف رہو تو فرشتے تم سے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں مصافحہ کریں لیکن حنظلہ کوئی وقت کیسا ہوتا ہے کوئی وقت کیسا، اس بات کو آپ ﷺ نے تین بار دہرایا۔

"ربعی" راء کے زیر کے ساتھ۔ "اسیدی" ہمزہ کے پیش اور سین کے زبر کے ساتھ اور اس کے بعد یاء پر تشدید اور زیر۔ "عافسنا" ہم کاموں میں مشغول ہوجاتے ہیں اور کھیل کود میں، "ضیعات" گزر اوقات کے ذرائع مثلاً دست کاری، کھیتی باڑی، تجارت وصنعت اور مال و دولت وغیرہ۔

(۱۵۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا: اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ فِى الشَّمْسِ وَ لَا يَقْعُدَ وَ لَا يَسْتَظِلَّ وَ لَا يَتَكَلَّمَ وَ يَصُوْمَ. فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَ لْيَسْتَظِلَّ وَ لْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

(۱۵۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی کھڑا تھا، آپ نے اس کے متعلق سوال کیا لوگوں نے عرض کیا کہ اس کو ابواسرائیل کہتے ہیں، اس نے نذر مان رکھی ہے کہ دھوپ میں کھڑا رہے گا نہ بیٹھے گا نہ سایہ میں آئے گا نہ کسی سے بات کرے گا اور ہمیشہ روزہ رکھے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا اسے کہو کلام بھی کرے، اور سائے میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔

(۱۵) اعمال کی محافظت کرنے کا بیان

(۵۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَ لَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ

(۵۵) ارشاد خداوندی ہے: "کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنے کے وقت اور (قرآن) جو خدائے (برحق کی) طرف سے نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہوجائیں

الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ (حديد: ١٦)

اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں پھر ان پر زمانہ طویل ہو گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے۔"

(٥٦) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً وَ رَهْبَانِيَّةَ اِبْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا" (حديد: ٢٧)

(۵۶) نیز فرمایا: "اور ان کے پیچھے مریم علیہ السلام کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اور ان کو انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی ان کے دل میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور لذت سے کنارہ کشی کی تو انہوں نے خود ایک نئی بات نکال لی، ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر (انہوں نے اپنے خیال میں) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے آپ ہی ایسا کر لیا تھا، پھر جیسا اس کو نباہنا چاہئے تھا نباہ بھی نہ سکے۔"

(٥٧) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا﴾ (نحل: ٩٢)

(۵۷) نیز فرمایا: "اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے سوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔"

(٥٨) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ (الحجر: ٩٩)

(۵۸) نیز فرمایا: "اور اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت کا وقت آ جائے۔"

وَ اَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا حَدِيْثُ عَآئِشَةَ "وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ" وَقَدْ سَبَقَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پسند فرماتے تھے وہ کام جس پر مداومت ہو۔

یہ ماقبل کے باب (۱۴) میں گذر چکی ہے۔

(١٥٣) وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۱۵۳) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا رات کا وظیفہ چھوڑ کر سو گیا یا اس کا کچھ حصہ رہ جائے اگر وہ اسے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان ادا کرے تو اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے رات کو ہی پڑھا۔

(١٥٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۵۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ فلاں انسان کی مثل نہ بن جانا جو رات کو قیام کیا کرتا تھا پھر اس نے قیام کرنا چھوڑ دیا۔

(١٥٥) وَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ اَوْ غَيْرِهٖ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۱۵۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بیماری وغیرہ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز فوت ہو جاتی تو دن کو بارہ رکعات پڑھتے۔

(۱۶) سنت اور آداب سنت پر محافظت کے حکم کے بیان میں

(٥٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (حشر: ٧)

(۵۹) ارشاد خداوندی ہے: ''جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔''

(٦٠) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (نجم: ٣،٤)

(۶۰) ارشاد خداوندی ہے: ''اور نہ آپ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے''

(٦١) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ (آل عمران: ٣١)

(۶۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔''

(٦٢) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ﴾ (الاحزاب: ٢١)

(۶۲) ارشاد فرمایا: ''تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے یعنی اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو۔''

(٦٣) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (مؤمن: ٦٥)

(۶۳) ارشاد فرمایا: ''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کرو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مؤمن نہیں ہوں گے۔''

(٦٤) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (نساء: ٥٩)

(۶۴) نیز فرمایا: ''تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔''

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَاهُ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

علماء نے بیان کیا اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مختلف فیہ امر کو کتاب وسنت سے معلوم کرو۔

(٦٥) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (نساء: ٨٠)

(۶۵) اور فرمایا: ''جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی۔''

"مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ يَعْصِنِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ"

''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔''

(٦٦) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ﴾ (شورى: ٥٢)

(۶۶) اور فرمایا: ''اور بے شک (اے محمد) تم سیدھا راستہ دکھاتے ہو یعنی خدا کا راستہ۔''

(٦٧) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

(۶۷) نیز فرمایا: ''جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہئے (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب

(نور: ٦٣)

نازل ہو۔"

(٦٨) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ (احزاب: ٣٤)

(٦٨) نیز فرمایا: "اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد کرتی رہو۔"

(١٥٦) فَالْاَوَّلُ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَ اخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ. فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(١٥٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں (اور کوئی بات نہ کہوں) تم بھی مجھے چھوڑ رکھو، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ بوجہ زیادہ سوالات کرنے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام (کی تعلیم) سے اختلاف رکھنے کی بنا پر تباہ و برباد ہوگئے، پس جب میں تمہیں کسی کام سے روکوں تو اس سے احتراز کرو اور جب کسی کام کرنے کا حکم دوں تو طاقت کے مطابق اس پر عمل کرو۔

(١٥٧) الثاني: عَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَ ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا قَالَ: "اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَ اِنْ تَاَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، وَ اِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَ اِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

"اَلنَّوَاجِذُ" بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ الْاَنْيَابُ وَ قِيْلَ الْاَضْرَاسُ.

(١٥٧) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پر اثر وعظ فرمایا جس سے ہمارے دل خوف زدہ ہو گئے اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو گویا الوداعی وعظ معلوم ہو رہا ہے ہمیں وصیت فرمائیے، آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کے خوف اور سمع و اطاعت کی تاکید کرتا ہوں اگر چہ تم پر کوئی حبشی غلام امیر بنا دیا جائے اور جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ بہت بڑے اختلاف سے دوچار ہوگا پس تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت (کو اختیار کرو) اس کو دانتوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو اور دین میں نئی باتیں داخل کرنے سے بچو، اس لئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

امام ترمذیؒ نے اس کو حسن صحیح کہا ہے۔

(١٥٨) الثالث: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ: وَمَنْ يَاْبٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(١٥٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے تمام لوگ جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا، پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ کون شخص ہے جو انکار کرتا ہے؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

(١٥٩) الرابع: عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ وَ قِيْلَ اَبِيْ اِيَاسٍ سَلَمَةَ

(١٥٩) حضرت سلمہ بن عمرو بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ: "كُلْ بِيَمِيْنِكَ"، قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ: لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا، آپ ﷺ نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھائیے۔ اس نے کہا مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (خدا کرے) تجھے اس کی توفیق نہ ملے، اس کام کی تعمیل میں اس کو صرف تکبر مانع ہوا، چنانچہ وہ (اس کے بعد) اپنا دایاں ہاتھ منہ کی طرف نہ اٹھا سکا۔

(۱۶۰) الخامس: عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى اِذَا رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ"

(۱۶۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے تم اپنی صفوں کو (نماز میں) برابر کرو یا (پھر) اللہ پاک تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ہماری صفوں کو ایسا برابر فرماتے گویا ان کے ساتھ تیروں کو برابر کر رہے ہیں حتیٰ کہ آپ کو یقین ہو گیا کہ ہم نے آپ ﷺ سے اس بات کو سمجھ لیا ہے، پھر ایک روز آپ نکلے، کھڑے ہوئے، قریب تھا کہ آپ تکبیر کہہ دیتے کہ آپ ﷺ نے ایک دیہاتی آدمی کو دیکھا اس کی چھاتی آگے کو نکلی ہوئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ پاک تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

(۱۶۱) السادس: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاْنِهِمْ قَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۶۱) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں رات کے وقت ایک گھر میں آگ لگ گئی اور گھر والے جل گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کا واقعہ بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے سونے کے وقت اسے بجھا دیا کرو۔

(۱۶۲) السابع: عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ، قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَ كَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَ سَقَوْا وَ زَرَعُوْا، وَ اَصَابَ طَائِفَةً مِّنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً. فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَ نَفَعَهٗ مَا

(۱۶۲) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے [illegible] ﷺ نے فرمایا کہ جس ہدایت اور علم کو دے کر مجھے اللہ پاک نے بھیجا ہے اس بارش کے مثل ہے جو کسی زمین میں برس پڑی، زمین کے عمدہ قسم کے ٹکڑے نے پانی کو قبول کیا اور گھاس اور بہت سے سبزے واگایا۔ ایک ٹکڑا اس سے سخت تھا جس نے پانی کو روک لیا۔ اللہ پاک نے اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا لوگوں نے اس سے پیا اور (جانوروں کو) پلایا اور زراعت میں استعمال کیا، اور زمین کے دوسرے ٹکڑے کو پانی پہنچا [illegible] میدان تھا نہ اس نے پانی کو روکا نہ ہی اس نے گھاس پیدا کی۔ [illegible]

بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَ عَلَّمَ وَ مَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ". مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

فَقُهَ بِضَمِّ الْقَافِ عَلَی الْمَشْهُوْرِ وَ قِیْلَ بِکَسْرِهَا: اَیْ صَارَ فَقِیْهًا.

اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اس کو اس چیز نے فائدہ پہنچایا جس کے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا، اس نے خود علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھلایا، اور مثال اس شخص کی جس نے اس کی طرف سر نہ اٹھایا اور اللہ پاک کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا۔"

"فَقُهَ" قاف پر پیش ہے بعض کے نزدیک زیر ہے، معنی یہ ہیں جو فقیہ ہو گیا۔

(۱٦۳) اَلثَّامِنُ: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلِیْ وَ مَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَ الْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْهَا وَ هُوَ یَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَ اَنْتُمْ تُفْلِتُوْنَ مِنْ یَدِیْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْجَنَادِبُ" نَحْوُ الْجَرَادِ وَالْفَرَاشِ، هٰذَا هُوَ الْمَعْرُوْفُ الَّذِیْ یَقَعُ فِی النَّارِ "وَالْحُجَزُ" جَمْعُ حُجْزَةٍ وَ هِیَ مَعْقِدُ الْاِزَارِ وَ السَّرَاوِیْلِ"

(۱٦۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال اس آدمی کے مانند ہے جس نے آگ جلائی پس ٹڈیاں اور پروانے اس میں گرنے شروع ہو گئے اور وہ ان کو آگ سے روکتا تھا اور میں بھی تمہاری کمروں کو پکڑ کر آگ میں گرنے سے (بچاتا ہوں) تم میرے ہاتھ سے نکل رہے ہو۔

"جَنَادِبُ" ٹڈی اور پروانے کے مثل اڑنے والا کیڑا (مچھر وغیرہ) یہ وہی مشہور کیڑا ہے جو آگ میں گرتا ہے۔ "حُجَزٌ" حُجْزَۃٌ کی جمع ہے۔

(۱٦٤) اَلتَّاسِعُ: عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ، وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ: "اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّهَا الْبَرَکَةُ."

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ: "اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِکُمْ فَلْیَاْخُذْهَا فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِهَا مِنْ اَذًی وَلْیَاْکُلْهَا وَ لَا یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ، وَ لَا یَمْسَحْ یَدَهٗ بِالْمِنْدِیْلِ حَتّٰی یَلْعَقَ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِهِ الْبَرَکَةُ". وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ: "اِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدَکُمْ عِنْدَ کُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَاْنِهٖ حَتّٰی یَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِکُمُ اللُّقْمَةُ فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِهَا مِنْ اَذًی فَلْیَاْکُلْهَا وَ لَا یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ"

(۱٦٤) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں اور کھانے کے برتنوں کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ کس حصے میں برکت ہے۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ (ہاتھ سے) گر جائے تو اس کو اٹھالے اور جو مٹی وغیرہ اسے لگ گئی ہو اسے دور کر کے کھائے، شیطان کے لئے اس کو نہ چھوڑے اور نہ اپنے ہاتھ کو رومال سے صاف کرے جب تک کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ نہ لے، اسے کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ شیطان تمہارے ہر کام میں ہر چیز میں حاضر ہوتا ہے یہاں تک کہ کھانا کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے پس جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے مٹی وغیرہ دور کر کے کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

(۱٦٥) اَلْعَاشِرُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ: "یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ

(۱٦٥) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں وعظ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم سب اللہ پاک کی طرف ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے

تَعَالٰی حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا: كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ اَلَا! وَ اِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، اَلَا وَ اِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ: كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ: الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَيُقَالُ لِيْ: اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

غُرْلًا: اَیْ غَیْرَ مَخْتُوْنِیْنَ.

ختنہ اٹھائے جاؤ گے جیسا کہ ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے یہ ہم پر وعدہ ہے بیشک ہم اسے پورا کریں گے، خبردار! تمام مخلوقات میں سے اولاً قیامت کے روز ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ خبردار! بیشک میری امت کے کچھ آدمیوں کو لایا جائے گا اور ان کو بائیں طرف والوں میں پکڑا جائے گا، میں کہوں گا اے میرے پروردگار یہ تو میرے رفیق ہیں جواب دیا جائے گا آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا چیزیں (دین) میں ایجاد کیں، تو میں کہوں گا جیسا کہ اللہ کے نیک بندے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں جب تک ان کے درمیان رہا میں ان کی نگرانی کرتا رہا، آپ ﷺ نے یہ آیت العزیز الحکیم تک تلاوت فرمائی پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ یہ لوگ تیرے چلے جانے کے بعد مرتد ہو گئے۔

غرلا: کے معنی ہیں غیر مختون جس کے ختنے نہ ہوئے ہوں۔

(١٦٦) اَلْحَادِيْ عَشَرَ: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَ قَالَ: "اِنَّهٗ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَ لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَ اِنَّهٗ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَ يَكْسِرُ السِّنَّ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ قَرِيْبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ، فَنَهَاهُ وَ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَ قَالَ: اِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا ثُمَّ عَادَ، فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ عُدْتَّ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا.

(۱۶۶) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خذف (یعنی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان کنکر رکھ کر مارنے سے) منع فرمایا اس لئے کہ یہ چیز نہ تو شکار کو قتل کرنے کا موجب ہے اور نہ دشمن کو ہلاک کرنے کا سبب ہے البتہ آنکھ کو پھوڑتا ہے اور دانت توڑتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک قریبی رشتہ دار نے کسی کو پتھر مارا، انھوں نے اس کو روکا اور کہا رسول اللہ ﷺ نے اس طرح پتھر مارنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا یہ شکار کو مار نہیں سکتا، اس نے دوبارہ یہی کام کیا، ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تجھے بتا رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا ہے لیکن تو اس کام کے کرنے سے رکتا نہیں ہے پس میں تجھ سے کلام نہیں کروں گا۔

(١٦٧) اَلثَّانِيْ عَشَرَ: وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ، يَعْنِي الْاَسْوَدَ، وَ يَقُوْلُ: اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَ لَا تَضُرُّ، وَ لَوْ لَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۶۷) حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت فرماتے: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے تو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ تیرا بوسہ لیا کرتے تھے تو میں ہرگز تیرا بوسہ نہ لیتا۔

(۱۷) اللہ کے حکم کی اطاعت کے واجب ہونے کے بیان میں اور اطاعت کی طرف بلانے والا، نیز امر بالمعروف، نہی عن المنکر کرنے والا کیا کہے

(٦٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء: ٦٥)

(۶۹) ارشاد خداوندی ہے: ''تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مؤمن نہیں ہوں گے۔''

(٧٠) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (نور: ٥١)

(۷۰) ارشاد خداوندی ہے: ''مؤمنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب خدا اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تا کہ وہ ان میں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے (حکم) سن لیا اور مان لیا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

وَفِيْهِ مِنَ الْاَحَادِيْثِ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْمَذْكُوْرُ فِيْ اَوَّلِ الْبَابِ قَبْلَهٗ، وَغَيْرُهٗ مِنَ الْاَحَادِيْثِ فِيْهِ.

(١٦٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا الْاَرْضِ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ الْاٰيَةَ اشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوْا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوْا: اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ: الصَّلٰوةَ وَ الْجِهَادَ وَالصِّيَامَ وَالصَّدَقَةَ وَ قَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَ لَا نُطِيْقُهَا. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا؟ بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ، فَلَمَّا اقْتَرَاَهَا الْقَوْمُ وَ ذَلَّتْ بِهَا اَلْسِنَتُهُمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اِثْرِهَا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

(۱۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا الْاَرْضِ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ''جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے، تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے تو خدا تم سے اس کا حساب لے گا'' نازل ہوئی صحابہ کرام پر یہ آیت شاق گذری وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل گر پڑے، عرض کی یا رسول اللہ ہمیں ان اعمال کے بجالانے کا مکلّف بنایا گیا ہے جن کی ہم استطاعت رکھتے ہیں مثلاً نماز، جہاد، روزہ، صدقہ اور اب تو آپ پر (مذکورہ بالا) آیت نازل ہوچکی ہے جس کی ہم استطاعت نہیں رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تم اس طرح کا جواب دو کہ جس طرح کا جواب تم سے پہلے یہود ونصاریٰ نے دیا یعنی ''ہم نے سنا اور نافرمانی کی'' بلکہ تمہارا جواب یہ ہو کہ ہم نے سنا اور ہم نے تابعداری کی اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف ہی جانا ہے، جب اس آیت کو لوگوں نے پڑھا اور ان کی

وَالْمُؤْمِنُوْنَ، كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ" فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا" قَالَ: نَعَمْ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا" قَالَ نَعَمْ "رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ" وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَ ارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ" قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

زبانیں اس سے نرم ہوگئیں، تو اللہ پاک نے اس کے پیچھے یہ آیت نازل فرمائی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ الیٰ آخرہ یعنی رسول اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں، اور مومن بھی، سب خدا پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم اس کے پیغمبروں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (خدا سے) عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا، اے پروردگار! ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر جب صحابہ نے یہ کرلیا تو اللہ نے ان آیات کو منسوخ کر دیا اور پھر یہ آیات نازل فرمائیں۔ "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا الخ" خدا کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے کرے گا اسے ان کا نقصان پہنچے گا، اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجئے، اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالئے جیسا آپ نے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور اے پروردگار ہمارے گناہوں سے درگذر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔

(۱۸) بدعتوں اور دین میں نئی باتوں کے ایجاد کرنے سے روکنے کا بیان

(۷۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ﴾ (یونس: ۳۲)

(۷۱) ارشاد خداوندی ہے: ''حق بات کے ظاہر ہونے کے بعد گمراہی کے سوا ہے ہی کیا؟''

(۷۲) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتَابِ مِنْ شَىْءٍ﴾ (انعام: ۳۸)

(۷۲) ارشاد ربانی ہے: ''ہم نے کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں کسی چیز کے لکھنے میں کوتاہی نہیں کی۔''

(۷۳) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ﴾ اَىِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ. (النساء: ۵۹)

(۷۳) نیز فرمایا: ''اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔'' یعنی کتاب و سنت کے حوالہ کرو۔

(۷۴) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾ (انعام: ۱۵۳)

(۷۴) نیز فرمایا: ''اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا اور راستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) خدا کے راستہ سے الگ ہو جاؤ گے۔''

(۷۵) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ (آل عمران: ۳۱)

(۷۵) نیز ارشاد فرمایا: ''اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔''

(۱۶۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ"

(۱۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ہمارے دین میں ایسی چیز کو ایجاد کیا جو دین میں سے نہیں ہے پس وہ مردود ہے۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے جو شخص ایسا کام کرے جس پر ہمارا فرمان نہیں وہ مردود ہے۔

(۱۷۰) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَ عَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَ مَسَّاكُمْ وَ يَقُوْلُ: بُعِثْتُ اَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ، وَ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَاِلَيَّ وَ عَلَيَّ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۱۷۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ سخت غصہ میں آ جاتے جیسا کہ آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہوں کہہ رہے ہوں وہ لشکر تم پر صبح کے وقت آ جائے گا، اور شام کو آ جائے گا، اور فرماتے کہ میں اور قیامت ان دونوں انگلیوں کی مانند بھیجے گئے ہیں اور اپنی سبابہ اور درمیانی انگلی کو ملاتے اور فرماتے: اما بعد! بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو (دین میں) ایجاد کئے گئے ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے، پھر آپ ﷺ فرماتے میں ہر مؤمن سے اس کے نفس سے بھی زیادہ نزدیک ہوں جو شخص مال چھوڑ کر مر جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو شخص قرضہ یا بچے محتاج چھوڑ جائے وہ میری طرف ہیں اور میری ذمہ داری میں ہیں۔

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثُهُ السَّابِقُ فِيْ بَابِ الْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ"

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث پہلے باب میں سنت کی محافظت میں گذر چکی ہے۔

(۱۹) اس شخص کا بیان جو اچھا طریقہ ایجاد کرتا ہے یا برا طریقہ ایجاد کرتا ہے

(۷۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ (فرقان: ۷۴)

(۷۶) ارشاد خداوندی ہے: ''اور وہ جو (خدا) سے دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔''

(۷۷) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا﴾

(۷۷) فرمایا: ''اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے۔''

(انبیاء: ۷۳)

(۱۷۱) عن ابی عمرو، جریر بن عبداللّٰه، رضی اللّٰه عنه، قَالَ: كُنَّا فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ اَوِ الْعَبَآءِ مُتَقَلِّدِی السُّيُوْفِ، عَامَّتُهُمْ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَ اَقَامَ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ" اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ: "اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا"، وَالْاٰيَةُ الْاُخْرٰى الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الْحَشْرِ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ" تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ" فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَ ثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ، وَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ "مُجْتَابِی النِّمَارِ" هُوَ بِالْجِيْمِ وَ بَعْدَ الْاَلِفِ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ "وَالنِّمَارُ" جَمْعُ نَمِرَةٍ وَهِیَ كِسَآءٌ مِنْ صُوْفٍ مُخَطَّطٌ وَ مَعْنٰى "مُجْتَابِيْهَا" لَابِسِيْهَا قَدْ خَرَقُوْهَا فِیْ رُؤُسِهِمْ "وَالْجَوَابُ" الْقَطْعُ وَ مِنْهُ قَوْلُهٗ

(۱۷۱) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم شروع دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کے پاس کچھ ایسے لوگ آئے جن کے بدن ننگے تھے، دھاری دار اون کے کپڑے یعنی ٹاٹ بدن پر لٹکائے ہوئے تھے، تلواروں کو گردنوں میں لٹکائے ہوئے تھے، ان میں اکثریت مضر قبیلہ سے تھی بلکہ وہ تمام کے تمام مضر قبیلہ سے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی فاقہ زدہ حالت کو دیکھا تو آپ کا چہرہ متغیر ہوگیا آپ گھر تشریف لے گئے پھر باہر نکلے، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان اور تکبیر کہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا یعنی (اول) اس سے جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے مرد اور عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلائے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو۔ ارحام میں قطع مودت سے بچو، کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے، اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر نفس فکر کرے کہ اس نے کل قیامت کے لئے کیا بھیجا ہے۔ لوگوں نے دینار، درھم، کپڑے، گندم اور کھجوروں کے صاع صدقہ میں دیئے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کرو، چنانچہ ایک انصاری آدمی اتنی بڑی تھیلی لے آیا کہ اس کا ہاتھ اس کے اٹھانے سے تقریباً عاجز تھا بلکہ عاجز آ ہی گیا پھر لوگ متواتر صدقہ لاتے رہے یہاں تک کہ میں نے غلہ اور کپڑے کے دو ڈھیر دیکھے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمک رہا ہے جیسا کہ سونا چمکتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے گا اس کو اس کا اجر ملے گا اور ان کا اجر بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل پیرا رہیں لیکن ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی، اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس پر اس کا گناہ ہوگا اور ان لوگوں کا گناہ جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے لیکن ان کے گناہ سے کچھ کمی نہ ہوگی۔

"مجتابی النمار" جیم کے ساتھ اور الف کے بعد باء موحدہ

تعالیٰ: "وَ ثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ" اَیْ نَحَتُوْهُ وَ قَطَعُوْهُ. وَ قَوْلُهٗ "تَمَعَّرَ" هُوَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ: اَیْ تَغَيَّرَ. وَ قَوْلُهٗ "رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ" بِفَتْحِ الْكَافِ وَ ضَمِّهَا: اَیْ صُبْرَتَيْنِ. وَقَوْلُهٗ "كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ" هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَ فَتْحِ الْهَاءِ وَ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ قَالَهُ الْقَاضِیْ عِيَاضٌ وَ غَيْرُهٗ وَ صَحَّفَهٗ بَعْضُهُمْ فَقَالَ: "مُدْهُنَةٌ" بِدَالٍ مُهْمَلَةٍ وَ ضَمِّ الْهَاءِ وَ بِالنُّوْنِ وَ كَذَا ضَبَطَهُ الْحُمَيْدِیُّ وَ الصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْمُرَادُ بِهٖ عَلَى الْوَجْهَيْنِ: الصَّفَاءُ وَالْاِسْتِنَارَةُ.

(ایک نقطہ والی باء) اور نمار نمرہ کی جمع ہے اون کی دھاری دار چادریں مجتابیھا کے معنی ہیں انہیں پہننے والے انہوں نے وہ چادریں یا کھالیں درمیان سے پھاڑ کر سر سے گذار کر پہن رکھی تھیں۔ یعنی اتنی چھوٹی تھیں کہ نہ قمیص بن سکتی تھی نہ لپیٹی جاسکتی تھیں۔ "اَلْجَوْب" کے معنی ہیں کاٹنا، ٹکڑے کرنا اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "وَ ثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَبِالْوَادِ" وہ ثمود جنہوں نے وادی میں چٹانوں کو تراشا اور کاٹا "تمعر" عین مہملہ کے ساتھ متغیر ہوگیا۔ "كومين" کاف پر زبر اور پیش دونوں صحیح ہیں دو ڈھیر "مذهبة" ذال معجمہ اور باء اور ہائے "موحدہ" پر زبر کے ساتھ، قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اسے اس طرح ضبط کیا ہے۔ بعض نے اس میں تبدیلی کی ہے انہوں نے اسے "مدهنة" بنایا ہے دال مہملہ اور ہاء پر پیش کے ساتھ۔ حمیدی نے بھی اسی طرح ضبط کیا ہے اور صحیح اور مشہور پہلا ہے، دونوں صورتوں میں مراد چہرہ مبارک کی صفائی اور چمک دمک ہے۔

(۱۷۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۷۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی شخص جو ظلماً قتل ہوجاتا ہے مگر آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اس کے خون کا حصہ ہوتا ہے اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کو شروع کیا۔

(۲۰) بھلائی کی طرف رہنمائی کرنا اور ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانا

(۷۸) قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ﴾ (قصص: ۸۷)

(۷۸) ارشاد خداوندی ہے: "اور اپنے پروردگار کی طرف بلاتے رہو۔"

(۷۹) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (النحل: ۱۲۵)

(۷۹) اور فرمایا: "(اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف بلاؤ"

(۸۰) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى﴾ (مائدہ: ۲)

(۸۰) اور فرمایا: "(اور دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔"

(۸۱) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ﴾ (آل عمران: ۱۰۴)

(۸۱) اور فرمایا: "اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔"

(۱۷۳) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

(۱۷۳) حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اس پر عمل

.اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کرنے والے کے برابر اسے ثواب ملتا ہے۔

(۱۷۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَ مَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۱۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلاتا ہے تو اس کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر حصہ ملتا ہے جو اس کی اتباع کرتا ہے ان کے ثواب سے بھی کچھ کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس پر ان لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملتا ہے جو اس پر عمل کرتے ہیں لیکن ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہیں ہوگی۔

(۱۷۵) وَعَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا. فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ؟ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ: فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ" فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَ دَعَا لَهٗ فَبَرِئَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَ اَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ، فَوَ اللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۷۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کل میں یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ فتح نصیب فرمائیں گے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس کو محبوب جانتا ہوگا۔ لوگوں نے رات اس بحث ومباحثہ میں گزاری کہ جھنڈا کس کو دیا جائے گا، صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، ہر شخص پر امید تھا کہ جھنڈا اس کو دیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہے؟ عرض کیا گیا کہ اس کی آنکھیں درد کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اس کی طرف پیغام بھیجو۔ پس انہیں لایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھ میں لعاب مبارک ڈالا اور ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی، وہ ایسے تندرست ہوئے گویا ان کو درد ہی نہ تھا، پس آپ ﷺ نے جھنڈا ان کو دیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان کے ساتھ برسر پیکار رہوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) بن جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے معمول کے مطابق جاؤ اور ان کی زمین پر اترو پھر انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اور بتاؤ جو اللہ کے حقوق ان پر لازم ہوتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر اللہ تیرے سبب کسی ایک آدمی کو ہدایت بخش دے یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

قَوْلُهٗ "يَدُوْكُوْنَ" اَیْ يَخُوْضُوْنَ وَ يَتَحَدَّثُوْنَ. قَوْلُهٗ "رِسْلِكَ" بِكَسْرِ الرَّآءِ وَبِفَتْحِهَا لُغَتَانِ وَ الْكَسْرُ اَفْصَحُ.

يَدُوْكُوْنَ: کے معنی ہیں غور وخوض اور بحث کرتے رہے۔ رِسْلِكَ راء کے زیر اور زبر کے ساتھ دونوں لغتیں ہیں زیر کے ساتھ فصیح ہے۔

(۱۷۶) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ فَتًی مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: اِنِّیْ اُرِیْدُ الْغَزْوَ وَ لَیْسَ مَعِیَ مَا اَتَجَھَّزُ بِہٖ؟ قَالَ: ائْتِ فُلَانًا قَدْ کَانَ تَجَھَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَ یَقُوْلُ: اَعْطِنِیَ الَّذِیْ تَجَھَّزْتَ بِہٖ فَقَالَ یَا فُلَانَۃُ اَعْطِیْہِ الَّذِیْ تَجَھَّزْتُ بِہٖ وَ لَا تَحْبِسِیْ مِنْہُ شَیْئًا، فَوَ اللّٰہِ لَا تَحْبِسِیْنَ مِنْہُ شَیْئًا فَیُبَارَکَ لَکِ فِیْہِ"۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

(۱۷۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم قبیلہ کے ایک نوجوان نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس جہاد کا سامان نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا فلاں شخص کے ہاں جاؤ اس نے جہاد کا سامان تیار کر لیا تھا مگر وہ بیمار ہوگیا، وہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو نے جو سامان جہاد کے لئے تیار کر رکھا ہے مجھے عنایت کر دے، اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ جو کچھ سامان تو نے تیار کر رکھا ہے اس کو دے دیجئے اور اس سے کچھ بھی نہ روکئے، اللہ کی قسم! اس سے کچھ بھی نہ روکئے اس میں تیرے لئے برکت ہوگی۔

(۲۱) نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرنے کے بیان میں

(۸۲) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی﴾ (المائدۃ: ۳)

(۸۲) ارشاد خداوندی ہے: "اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔"

(۸۳) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (العصر: ۱-۲)

(۸۳) اور فرمایا: "عصر کی قسم کہ انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔"

قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ کَلَامًا مَعْنَاہُ: "اِنَّ النَّاسَ اَوْ اَکْثَرَھُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ عَنْ تَدَبُّرِ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ۔"

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ اس سورت کے معانی میں غور و فکر کرنے سے غافل ہیں۔"

(۱۷۷) وَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَھَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَ مَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا"۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(۱۷۷) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان دیتا ہے وہ بھی غازی ہے اور جو شخص کسی غازی کا اس کے اہل و عیال میں بہتر خلیفہ بنتا ہے وہ بھی غازی ہے۔

(۱۷۸) وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ لَحْیَانَ مِنْ ھُذَیْلٍ فَقَالَ: "لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا وَ الْاَجْرُ بَیْنَھُمَا"۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

(۱۷۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہذیل کے بنو لحیان قبیلہ کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا کہ ہر دو آدمیوں سے ایک جہاد میں جائے ثواب میں دونوں شریک ہوں گے۔

(۱۷۹) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَ رَکْبًا بِالرَّوْحَاءِ

(۱۷۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ روحاء (مقام) میں رسول اللہ ﷺ کو ایک قافلہ ملا، آپ ﷺ نے

فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا: اَلْمُسْلِمُوْنَ، فَقَالُوْا: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: اَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پوچھا کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا مسلمان ہیں۔ انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، پھر ایک عورت نے آپ کی طرف بچہ اٹھاتے ہوئے کہا کیا اس کا حج ہو سکتا ہے؟ فرمایا ہاں اور تجھے اس کا ثواب ملے گا۔

(۱۸۰) وَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: "اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِیْ يُنَفِّذُ مَا اُمِرَبِهٖ فَيُعْطِيْهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِیْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ: اَلَّذِیْ يُعْطِیْ مَا اُمِرَبِهٖ، وَ ضَبَطُوْا: اَلْمُتَصَدِّقَيْنِ بِفَتْحِ الْقَافِ مَعَ كَسْرِ النُّوْنِ عَلَى التَّثْنِيَةِ وَ عَكْسُهٗ عَلَى الْجَمْعِ وَ كِلَاهُمَا صَحِيْحٌ.

(۱۸۰) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان امانت دار خزانچی جو اس چیز کو نافذ کرتا ہے جس کا وہ حکم دیا جاتا ہے اور دل کی خوشی سے اس شخص کو پوری مقدار عطا کرتا ہے جس کو دینے کے لئے اسے کہا گیا ہے اس کو صدقہ کرنے والوں کی (فہرست) میں لکھا جاتا ہے۔" ایک اور روایت میں ہے کہ وہ دے وہ چیز جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے۔ اور "متصدقین" کو محدثین نے قاف کے زبر اور نون کے زیر کے ساتھ تثنیہ بھی ضبط کیا ہے اور اس کے برعکس جمع بھی اور دونوں صحیح ہیں۔

(۲۲) خیر خواہی کے بیان میں

(۸۴) قَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (حجرات: ۱۰)

(۸۴) ارشاد خداوندی ہے: "مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

(۸۵) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِخْبَارًا عَنْ نُوْحٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَ اَنْصَحُ لَكُمْ﴾ (اعراف: ۶۲)

وَعَنْ هُوْدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ﴾ (الاعراف: ۶۸)

(۸۵) اور فرمایا: "نوح علیہ السلام کے بارے میں اطلاع دیتے ہوئے" "اور میں تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں۔"

اور ھود علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: "اور میں تمہارا امانت دار اور خیر خواہ ہوں۔"

(۱۸۱) عَنْ اَبِیْ رُقَيَّةَ تَمِيْمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ" قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: "لِلّٰهِ وَ لِكِتَابِهٖ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۱۸۱) حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیان فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے، ہم نے عرض کیا کس کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول، اس کی کتاب اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی جائے۔

(۱۸۲) اَلثَّانِیْ: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۸۲) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز ادا کرنے زکوٰۃ ادا کرنے اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کی بیعت کی۔

(۱۸۳) اَلثَّالِثُ: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

(۱۸۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

فرمایا کوئی انسان اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کیلئے اس چیز کو محبوب نہ جانے جس کو اپنے نفس کے لئے محبوب جانتا ہے۔

(۲۳) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

(۸۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۰۴)

(۸۶) ارشاد خداوندی ہے: ''اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے، یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔''

(۸۷) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آل عمران: ۱۱۰)

(۸۷) نیز فرمایا: ''(مؤمنو) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔''

(۸۸) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ (الاعراف: ۱۹۹)

(۸۸) اور فرمایا: ''(اے محمد ﷺ) عفو اختیار کرو اور نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرو۔''

(۸۹) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (توبہ: ۷۱)

(۸۹) اور فرمایا: ''اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں۔''

(۹۰) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ، كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَاكَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ (مائدہ: ۷۸، ۷۹)

(۹۰) اور فرمایا: ''جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داود اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی، یہ اس لئے کہ نافرمانی کرتے تھے، اور حد سے تجاوز کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بلاشبہ وہ برا کرتے تھے۔''

(۹۱) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَ مَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ (کہف: ۲۹)

(۹۱) ارشاد خداوندی ہے: ''اور کہہ دو کہ (لوگوں!) یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے، تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔''

(۹۲) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ (حجر: ۹۴)

(۹۲) ارشاد خداوندی ہے: ''آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اسے واضح اور صاف صاف بیان کر دیجئے۔''

(۹۳) قَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾ (اعراف: ۱۶۵)

(۹۳) ارشاد خداوندی ہے: ''جو لوگ برائی سے منع کرتے تھے ان کو ہم نے نجات دی اور جو ظلم کرتے تھے ان کو برے عذاب میں پکڑ لیا کہ نافرمانی کرتے جاتے تھے۔''

(۱۸۴) فَالْاَوَّلُ: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۱۸۴) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَقُوْلُ: "مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَراً فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ. رواه مسلم.

رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص برائی کو دیکھے وہ اس کو ہاتھ (کی قوت) سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت نہیں تو زبان سے منع کرے اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل میں برا جانے، یہ ایمان کا معمولی درجہ ہے۔

(۱۸۵) الثانی: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَ اَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَ يَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهٖ، ثُمَّ اِنَّهَا تَخَلَّفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَالَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَ مَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، لَيْسَ وَرَآءَ ذَالِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ. رواه مسلم.

(۱۸۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی کسی امت پر اللہ نے مبعوث فرمایا تو اس کو امت میں مخلص احباب مل گئے جو اس کی سنت پر عمل پیرا ہوتے اور اس کے حکم کی اطاعت کرتے، پھر ان کے بعد کچھ ایسے لوگ آئے جن کا عمل ان کے قول کے مطابق نہ تھا اور نہ ہی جن کاموں کا حکم دیئے جاتے ان پر عمل کرتے، پس جو شخص ان کے خلاف ہاتھ کے ساتھ جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو دل کے ساتھ جہاد کرے وہ بھی مؤمن ہے اور جو زبان کے ساتھ جہاد کرے وہ بھی مؤمن ہے، اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان کا درجہ باقی نہیں۔

(۱۸۶) الثالث. عَنْ اَبِى الْوَلِيْدِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِى الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ أَهْلَهُ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْراً بَوَاحاً عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَيْسَ فِيْهِ بُرْهَانٌ، وَ عَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. متفق عليه.

"الْمَنْشَطُ وَالْمَكْرَه" بفتح ميميهما، اى: فى السهل و الصعب، "والاثرةُ" الاختصاص بالمُشترك وقد سبق بيانها. "بَوَاحًا" بفتح الباء الموحدة بعدها واوٌ ثُمَّ الفٌ ثُمَّ حاءٌ مهملةٌ: أى ظاهرًا لايحتمل تأويلاً.

(۱۸۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے (ہاتھ پر) تنگی، آسانی، خوشی، ناخوشی اور ہم پر ترجیح دیئے اور ہم امارت کی اہلیت رکھنے والوں سے امارت پر جھگڑا نہ کرنے، ہاں اگر ظاہراً کفریہ اعمال سرزد ہوں جن پر اللہ کی طرف سے دلیل موجود نہ ہو، اور ہر جگہ حق بات کہنے اور اللہ کے احکام میں کسی ملامت کنندہ کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہونے پر سمع وطاعت کی بیعت کی۔

المنشط: و المکرہ: دونوں کی میم پر زبر ہیں، یعنی آسانی اور تنگی میں۔

"و الاثرة، الاثرۃ کا مطلب ہے مشترک چیز میں خاص کرنا۔

"بواحاً" باء کے فتحہ کے ساتھ اس کے بعد واو پھر الف اور پھر حاء مہملہ یعنی ظاہر جو تاویل کا احتمال رکھتا ہو۔

(۱۸۷) الرابع. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "مَثَلُ الْقَائِمِ فِىْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَ بَعْضُهُمْ

(۱۸۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود کا انکار کرنے والا ہے اور جو اطاعت کرنے والا ہے ان لوگوں کی طرح ہے جو ایک کشتی پر قرعہ ڈال کر سوار ہوئے، بعض لوگ اس کے اوپر اور بعض نچلے حصے میں گئے، تو

أَسْفَلَهَا، وَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقاً ولم نُؤْذِ مَن فَوْقَنَا، فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وما أرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعاً، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعاً. رواه البخاري.

"اَلْقَائِمُ" فِيْ حُدُودِ اللهِ تَعَالَى مَعْنَاهُ الْمُنْكِرُ لَهَا، اَلْقَائِمُ فِيْ دَفْعِهَا وَ إِزَالَتِهَا، وَالْمُرَادُ بِالْحُدُوْدِ: مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ. اِسْتَهَمُوْا: اِقْتَرَعُوْا.

اب نچلے درجہ میں رہنے والے جب پانی لینے جاتے ہیں تو اپنے سے اوپر والے درجہ کے لوگوں پر ان کا گذر ہوتا ہے۔ پھر نچلے درجہ والے لوگوں نے محسوس کیا کہ اگر ہم اپنے درجہ میں ہی رہ کر کشتی میں سوراخ کرلیں۔ (اور پانی حاصل کرلیا کریں) اس سے ہم اوپر کے درجے والوں کو تکلیف میں نہ ڈالیں تو بہتر ہے، اگر اوپر کے درجہ والے ان کو اسی حالت پر چھوڑ دیں تو وہ تمام کے تمام ہلاک ہو جائیں گے۔ اور اگر ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے یعنی انہیں سوراخ کرنے سے باز رکھیں گے تو تمام نجات پا جائیں گے۔

''اللہ کی حدود کو قائم کرنے والا'' اس کا مطلب ہے کہ اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں کا انکار کرنے والا اور اس کے ازالہ ورفع کی کوشش کرنے والا ''استھموا'': کے معنی ہیں کہ انہوں نے قرعہ اندازی کی۔

(۱۸۸) الخامس: عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ سَلَمَةَ هِنْدٍ بِنْتِ اَبِىْ أُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ "إِنَّهُ قَالَ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَآءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَ مَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَ لٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَ تَابَعَ" قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لَا، مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ. رواه مسلم.

معناه: مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ إِنْكَاراً بِيَدٍ وَ لَا بِلِسَانٍ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الإِثْمِ، وَ أَدّٰى وَظِيْفَتَهُ، وَ مَنْ أَنْكَرَ بِحَسْبِ طَاقَتِهِ فَقَدْ سَلِمَ مِنْ هٰذِهِ الْمَعْصِيَةِ، وَ مَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَ تَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِيْ.

(۱۸۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر کچھ حاکم ایسے مقرر کئے جائیں گے کہ تم ان کے بعض کاموں کو پسند کروگے اور بعض کو ناپسند کروگے۔ پس جو شخص ان کے برے کاموں پر کراہت کا اظہار کرے گا وہ بری ہوگیا اور جو انکار کرے گا وہ محفوظ رہے گا۔ لیکن جو شخص ان کے کاموں سے خوش ہوا اور ان کی پیروی کی، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز ادا کرتے رہیں۔

اس کے معنی یہ ہیں جس نے دل سے بھی برا سمجھا اور اس کے پاس ہاتھ یا زبان سے انکار کی طاقت نہیں تھی پس وہ گناہ سے بری ہوگیا اور اپنا فرض ادا کردیا، اور جس نے اپنی طاقت کے مطابق انکار کیا وہ اس معصیت سے بچ گیا، اور جو ان کے فعل پر راضی ہوا اور ان کی متابعت کی پس وہ گناہ گار ہے۔

(۱۸۹) السادس. عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ مِثْلَ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الاِبْهَامِ وَ

(۱۸۹) ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس گھبراہٹ کے عالم میں تشریف لائے، آپ فرما رہے تھے ''لا الہ الا اللہ'' عرب کے لئے ہلاکت ہے اس شر سے جو قریب آچکا ہے، آج یاجوج وماجوج کی دیوار کو اس قدر کھول دیا گیا ہے۔ آپ نے انگوٹھے کے ساتھ متصل انگلی کے ساتھ حلقہ بناتے ہوئے

الَّتِیْ تَلِیْهَا، فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ، قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ. متفق علیه.

ارشاد فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے جب کہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب کہ خباثتیں زیادہ ہو جائیں گی۔

(۱۹۰) السابع: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِیَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ، نَتَحَدَّثُ فِیْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهُ" قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قال: "غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰی، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ. متفق علیه.

(۱۹۰) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے مجلسوں کا لگانا ضروری ہوتا ہے جس میں ہم باتیں کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تمہیں مجالس قائم کرنا ضروری ہے تو راستہ کا حق ادا کرنا ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نگاہ نیچی کرنا اور تکلیف دینے والی چیز کو روکنا اور سلام کا جواب دینا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا۔

(۱۹۱) الثامن: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی خَاتَماً مِنْ ذَهَبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ یَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰی جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَیَجْعَلُهَا فِیْ یَدِهٖ فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ خَاتَمَكَ، اِنْتَفِعْ بِهٖ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهُ اَبَداً وَ قَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. رواه مسلم.

(۱۹۱) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی آپ نے اس کے ہاتھ سے نکال کر اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ تم آگ کی چنگاری ہاتھ میں اٹھانے کا ارادہ کرتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا کہ تو اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور اس کے ساتھ فائدہ حاصل کر، اس شخص نے جواب دیا: نہیں اللہ کی قسم! میں اس کو کبھی نہیں اٹھاؤں گا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پھینک دیا ہے۔

(۱۹۲) التاسع: عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلٰی عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ فَقَالَ: اَیْ بُنَیَّ، اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَاِیَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ"، فَقَالَ لَهُ: اِجْلِسْ فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِیْ غَیْرِهِمْ. رواه مسلم.

(۱۹۲) حضرت ابوسعید حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عائذ بن عمرو عبید اللہ بن زیاد کے پاس آیا اور اس کو کہا اے لڑکے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ بدترین چرواہے (حکام) وہ ہیں جو ظلم وستم کرتے ہیں۔ پس تو اپنے آپ کو اس سے بچالے۔ ابن زیاد نے اس سے کہا بیٹھ جاؤ کیوں کہ تم تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے بمنزلہ بھوسہ کے ہو۔ عائذ نے کہا کیا صحابہ کے لئے بھوسہ تھا؟ یعنی صحابہ میں کوئی بدترین انسان نہ تھا بدترین انسان تو ان کے بعد یا ان کے علاوہ میں ہے۔

(۱۹۳) العاشر: عَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللّٰه عنه عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ

(۱۹۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات پاک کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم امر

لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ. رواه الترمذی وقال حدیث حسن.

بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو یا ضرور عن قریب اللہ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کرے گا پھر تم اس سے دعا کرو گے لیکن تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔

(۱۹۴) اَلْحَادِي عَشَرَ: عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ اِلْخُدْرِی رضی اللّٰه عنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ. رواه ابوداؤد و الترمذی، قال حدیث حسن.

(۱۹۴) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق بہترین جہاد ہے۔

(۱۹۵) اَلثَّانِی عَشَرَ: عَنْ اَبِی عَبْدِاللّٰهِ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْبَجَلِی الْاَحْمَسِیِّ رضی اللّٰه عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَ قَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِی الْغَرْزِ، اَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ. رواه النسائی بإسناد صحیح

"الغرز" بغین معجمة مفتوحة ثم راء ساكنة ثم زاءٍ، و هو ركاب كَورَ الجمل إذا كان من جلد أو خشب، و قيل: لا يختص بجلدٍ و خشبٍ.

(۱۹۵) حضرت ابوعبداللہ طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا (جب کہ آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا ہوا تھا) کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ظالم بادشاہ کے سامنے حق کی بات کہنا۔

الغرز غین کے فتحہ کے ساتھ پھر راء ساکنہ اور پھر زاء اور یہ اونٹ کی رکاب کو کہتے ہیں جب کہ چمڑے یا لکڑی کی ہو اور بعض کہتے ہیں کہ چمڑے یا لکڑی کی ہونا ضروری نہیں ہے۔

(۱۹۶) اَلثَّالِثَ عَشَرَ: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللّٰه عنهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "اِنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰی بَنِی اِسْرَائِيْلَ اَنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَی الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ: يَا هٰذَا! اِتَّقِ اللّٰهَ وَ دَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ وَ هُوَ عَلٰی حَالِهِ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اَكِيْلَهُ وَ شَرِيْبَهُ وَ قَعِيْدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَالِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ قَالَ: "لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ بَنِی اِسْرَائِيْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَی ابْنِ مَرْيَمَ ذَالِكَ بِمَا عَصَوا وَ كَانُوا يَعْتَدُوْنَ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُوْنَ، تَرٰی كَثِيْرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ" اِلٰی قَوْلِهٖ "فَاسِقُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

(۱۹۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرئیل میں اولاً جو کمزوری رونما ہوئی یہ تھی کہ ایک دوسرے سے ملاقات کرتا اور اسے کہتا اے انسان تو اللہ سے ڈر اور جو کام تو کر رہا ہے اس کو چھوڑ دے، یہ تیرے لئے حلال نہیں ہے، پھر دوسرے دن اس کو اسی حالت میں پاتا تو اس کو نہ روکتا بلکہ وہ اس کے ساتھ کھانے پینے، بیٹھنے میں شامل ہو جاتا، جب انہوں نے یہ کیا تو اللہ پاک نے ان کے دلوں کو ایک جیسا کر دیا (یعنی ان کے دل زنگ آلود اور سخت ہو گئے) پھر آپ نے فرمایا: ارشاد خداوندی ہے۔ "جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داؤد علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی ہے۔ یہ اس لئے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے (اور) برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے، بلاشبہ وہ برا کرتے تھے، تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں، انہوں نے جو کچھ آ گے بھیجا ہے برا ہے (وہ یہ) کہ خدا ان سے

وَ لَتَنهَوُنَّ عَنِ المُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدِالظَّالِمِ وَلَتَاطِرُنَّهُ عَلَى الحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بَقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ، ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ. رواه ابوداؤد و الترمذى وقال: حديث حسن، هذا لفظ ابى داؤد، و لفظ الترمذى

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوإِسْرَائِيلَ فِي المَعَاصِىْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوهُمْ فِىْ مَجَالِسِهِمْ وَ اٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَ لَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَالِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَكَانَ مُتَّكِئاً فَقَالَ: لَاوَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ حَتّٰى تَأْطِرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ اَطْراً.

قوله: "تأطروهم" أى تَعْطِفُوْهُمْ. وَلَتَقْصُرُنَّهٗ: أى لَتَحْبِسُنَّهٗ.

(۱۹۷) الرابع عشر: عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَتَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الآيَةَ: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَايَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (المائده: ۱۰۵) وَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، يَقُوْلُ: "اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ. راوه ابوداؤد و الترمذى" و النسائى باسانيد صحيحة.

ناخوش ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں (مبتلا) رہیں گے اور اگر وہ خدا پر اور پیغمبر پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی تھی اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں اکثر بدکردار ہیں" پھر آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں خدا کی قسم تم "امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر" کرو، اور ظالم کے ہاتھ کو روکو۔ اور اسے حق بات پر آمادہ کرو اور اس پر پابندی کرو۔ وگرنہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کے دلوں کو یکساں کر دے گا۔ پھر تم پر لعنت اتار دے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر لعنت کی۔ بعینہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل نافرمانیوں میں مبتلاء ہو گئے تو ان کو ان کے علماء نے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے۔ پھر علماء ان کی مجلسوں میں ان کے ساتھ بیٹھنے لگے۔ اور ان کے ہم نوالہ وہم پیالہ بن گئے۔ تو اللہ نے ان کے دلوں کو سیاہ کر دیا اور سب کے دلوں کو یکساں کر دیا۔ اور داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان کو ملعون قرار دیا اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حدود سے متجاوز ہو گئے (راوی کہتا ہے) کہ رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ آپ اٹھ بیٹھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تمہیں ان کو حق پر آمادہ کرنا ہوگا۔

(۱۹۷) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو کہ اے ایمان والو تم اپنے آپ کا خیال رکھو تمہیں وہ لوگ ضرر نہیں پہنچا سکتے جو گمراہ ہو گئے جب تم ہدایت پر رہو گے اور میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ کو نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ عذاب خداوندی ان سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔

(۲۴) امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنے والے کا عمل قول کے مطابق نہ ہونے کی صورت میں عذاب خداوندی کا بیان

(۹۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ

(۹۴) ارشاد خداوندی ہے۔ "یہ کیا (عقل کی بات ہے) کہ تم لوگوں کو نیکی

اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ (بقره: ٤٤)

کرنے کو کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کئے دیتے ہو حالانکہ تم کتاب (خدا) بھی پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں۔"

(٩٥) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (صف ٢، ٣)

(۹۵) نیز فرمایا: "اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو، خدا کے نزدیک یہ بات بہت ناراضگی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔"

(٩٦) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِخْبَاراً عَنْ شُعَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ "وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَا اَنْهَاكُمْ عَنْهُ﴾ (هود: ٨٨)

(۹۶) اور نیز ارشاد فرمایا: "حضرت شعیب علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے اور میں نہیں چاہتا کہ جس امر سے میں تمہیں منع کروں خود اس کو کرنے لگوں۔"

(١٩٨) عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، رضى الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يُؤْتىٰ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقىٰ فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهِ، فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ فِي الرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ: يَافُلَانُ مَالَكَ؟ اَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَ اَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ". متفق عليه.

(۱۹۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک آدمی کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل پڑیں گی وہ آنتوں کو لے کر یوں گھومے گا جیسے کہ گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، چنانچہ دوزخی اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے اے فلاں! تیرا حال ایسا کیوں ہے کیا تو نیک کاموں کا حکم نہیں دیا کرتا تھا اور برے کاموں سے روکتا نہیں تھا؟ وہ کہے گا ہاں! میں نیک کاموں کی تلقین کرتا تھا لیکن خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور برے کاموں سے روکتا تھا لیکن خود ان کا مرتکب ہوتا تھا۔

قوله: "تَنْدَلِقُ" هو بالدال المهملة، ومعناه تخرج "وَالأَقْتَابُ": الأمعاء واحدها: قِتْبٌ.

تندلق: دال مہملہ کے ساتھ بمعنی نکل آئیں گی۔

اقتاب: قتب کی جمع ہے بمعنی انتڑیاں۔

(۲۵) امانت ادا کرنے کا حکم

(٩٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا﴾ (نساء: ٥٨)

(۹۷) ارشاد خداوندی ہے: "خدا تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالہ کر دیا کرو۔"

(٩٨) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْماً جَهُوْلاً﴾ (احزاب: ٧٢)

(۹۸) اور نیز فرمایا: "ہم نے (بارِ) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔"

(١٩٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضى الله عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.

(۱۹۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں، جب بات کرتا ہے کذب بیانی سے کام لیتا ہے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور

متفق عليه.

وَ فِي رِوَايَةٍ (وَإِنْ صَامَ وَ صَلَّى وَ زَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ).

(۲۰۰) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی الله عنه قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَ أَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نُزِّلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِراً وَ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلَى رِجْلِهِ، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ، فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلاً أَمِيناً، حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ، مَا أَظْرَفَهُ، مَا أَعْقَلَهُ وَ مَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، وَ لَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَ مَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ: لَئِنْ كَانَ مُسْلِماً لَيَرُدَّنَّهُ عَلَى دِينِهِ، وَ إِنْ كَانَ نَصْرَانِيّاً أَوْ يَهُودِيّاً لَيَرُدَّنَّهُ عَلَى سَاعِيهِ وَ أَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَاناً. متفق عليه.

قَوْلُهُ: "جَذْرٌ" بِفَتْحِ الْجِيمِ وَ إِسْكَانِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ: وَ هُوَ أَصْلُ الشَّيْءِ وَ "الْوَكْتُ" بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقٍ: الْأَثَرُ الْيَسِيرُ. "وَالْمَجْلُ" بِفَتْحِ الْمِيمِ وَ إِسْكَانِ الْجِيمِ، وَهُوَ تَنَفُّطٌ فِي الْيَدِ وَ نَحْوِهَا مِنْ أَثَرِ عَمَلٍ وَ غَيْرِهِ. قَوْلُهُ: "مُنْتَبِراً" مُرْتَفِعاً. قَوْلُهُ: "سَاعِيهِ": الْوَالِي عَلَيْهِ.

جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ اگر چہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھے۔

(۲۰۰) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں دو حدیثیں بیان فرمائیں، ان میں سے ایک کا میں مشاہدہ کر چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں، آپ ﷺ نے ہمیں بیان فرمایا کہ امانت کا لوگوں کے دلوں کے درمیان نزول ہوا تھا پھر قرآن نازل ہوا تو انھوں نے قرآن سے علم حاصل کیا اور سنت سے علم سیکھا پھر آپ نے ہمیں امانت کے اٹھائے جانے کے متعلق بتایا کہ آدمی نیند سے بیدار ہوگا تو اس کے دل سے امانت چھن جائے گی اور اسکا دھندلا سا اثر باقی رہ جائے گا، پھر سو کر نیند سے بیدار ہوگا تو اس کے دل سے باقی ماندہ حصہ بھی نکال لیا جائے گا اور آبلہ کے مانند اثر باقی رہ جائے گا، جیسا کے آگ کی چنگاری کو تو اپنے پاؤں پر لڑھکائے اس سے چھالا نمودار ہو جائے اور وہ ابھرا ہوا نظر آئے لیکن اس میں کوئی چیز نہیں (تمثیل بیان فرماتے ہوئے) آپ نے ایک کنکر اٹھایا اور اس کو اپنے پاؤں پر گرایا، اس کے بعد لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی انسان ایسا نہیں ہوگا جو امانت ادا کرنے والا ہو۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک امانت دار آدمی موجود ہے۔ اسی طرح ایک آدمی کے بارے میں عام یہ تاثر ہوگا کہ وہ بہت زیادہ مضبوط، ہوشیار، عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے برابر ایمان نہیں ہوگا (حذیفہ بیان کرتے ہیں) مجھ پر ایسا وقت بھی آیا ہے کہ مجھے اس بات کا کچھ خیال نہیں ہوتا تھا کہ میں خرید و فروخت کس قسم کے انسان سے کر رہا ہوں اس لیے اگر وہ مسلمان ہے تو اس کی دینداری کا جذبہ میرے حق کو مجھ تک پہنچا دے گا اور اگر عیسائی یا یہودی ہے تو اس کا حاکم اس سے میرے حق کو واپس دلوائے گا لیکن آج (اس دور میں) چند مخصوص انسانوں کے علاوہ اور کسی سے خرید و فروخت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

جَذْر: جیم پر زبر اور ذال معجمہ پر سکون، کسی چیز کی اصل اور جڑ۔ وکت: تاء کے ساتھ، معمولی سا اثر۔ مجل: میم پر زبر اور جیم ساکن۔ کام

وغیرہ کرنے سے ہاتھوں پیروں میں چھالے پڑ جانا۔ منتبراً: بمعنی بلند، ابھرا ہوا۔ ساعیہ: اس کا ذمہ دار اور نگران۔

(۲۰۱) وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله تعالىٰ عنهما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَجْمَعُ اللّٰه تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا! اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ وَ هَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيئَةُ اَبِيكُمْ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ، اِذْهَبُوْا اِلَى ابْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: فَيَأْتُونَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ، اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَآءَ وَرَآءَ، اعْمَدُوا اِلَى مُوسٰى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسٰى، فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ، اِذْهَبُوْا اِلَى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَ رُوْحِهٖ، فَيَقُوْلُ عِيْسٰى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ، فَيَاْتُونَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَ تُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَ شِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ، قُلْتُ: بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: "اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَ اَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَ نَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ لَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا، وَ فِي حَافَّتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَاْمُوْرَةٌ بِاَخْذِ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ، وَ مُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ، وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ خَرِيْفًا. رواه مسلم.

قَوْلُهٗ: وَرَآءَ وَرَآءَ، هُوَ بِالْفَتْحِ فِيْهِمَا وَ قِيْلَ بِالضَّمِّ بِلَا تَنْوِيْنٍ، وَ مَعْنَاهُ لَسْتُ بِتِلْكَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ وَ هِيَ

(۲۰۱) حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو (میدان محشر میں) اکٹھا فرمائیں گے، ایمان دار لوگ کھڑے ہوں گے تو جنت ان کے قریب کردی جائے گی، چنانچہ تمام لوگ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے ابا! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوائیے۔ آدم علیہ السلام جواب دیں گے۔ تمہیں جنت سے تمہارے باپ کی غلطی نے نکالا تھا، میرا مقام یہ نہیں ہے لہٰذا تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے، وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کی اہلیت نہیں رکھتا، میرا خلیل اللہ ہونا تو دور دور سے تھا۔ لہٰذا تم موسیٰ پیغمبر علیہ السلام کے پاس جاؤ جس سے خدا نے کلام فرمایا، پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے، میں اس درجہ پر نہیں ہوں تم عیسیٰ پیغمبر علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے میں اس قابل نہیں ہوں (بالآخر) سب لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں گے، چنانچہ آپ بارگاہ الٰہی میں کھڑے ہوں گے، آپ کو اجازت مرحمت ہوگی اور امانت، صلہ رحمی دونوں پل صراط کے دونوں دائیں بائیں کناروں میں کھڑی ہو جائیں گی۔ پس تمہارا پہلا گروہ بجلی کی (تیز رفتاری) مانند پل صراط پر سے گذر جائے گا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بجلی کی مانند گذر جانے کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ بجلی آنکھ جھپکنے میں آکر واپس بھی چلی جاتی ہے۔ پھر (دوسرا گروہ) ہوا کی مانند پھر پرندوں کی طرح اور لوگوں کے تیز دوڑنے کی طرح گذریں گے، اعمال کے مطابق سب کا گذرنا ہوگا اور تمہارے پیغمبر پل صراط پر کھڑے ہوں گے۔ اور دعاء کرتے ہوں گے۔ اے پروردگار سلامتی عطاء فرما، اے پروردگار سلامتی عطاء فرما۔ تو جب لوگوں کے اعمال عاجز ہو جائیں گے یہاں تک کہ ایک آدمی چلنے کی طاقت نہ پا کر سرین کے بل گھسٹ کر آئیگا۔ اور پل صراط کے دونوں کناروں پر آنکڑے لٹک رہے

كَلِمَةٌ تُذْكَرُ عَلٰى سَبِيْلِ التَّوَاضُعِ وَقَدْ بَسَطْتُ مَعْنَاهَا فِيْ شَرْحِ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ. واللّٰه اعلم.

ہوں گے۔ وہ ان کو پکڑ لیں گے جن کے پکڑنے کا حکم ہوگا پس کچھ خراش زدہ ہو کر نجات حاصل کریں گے اور کچھ لوگ دوزخ میں گرا دیے جائیں گے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔

وراء وراء: دونوں میں زبر اور بعض کے نزدیک یہ پیش کے ساتھ ہے بغیر تنوین کے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ میں اس بلند درجے کا اہل نہیں ہوں، یہ کلمہ بطور تواضع ذکر کیا جاتا ہے، میں نے اس کے معنی شرح مسلم میں تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ واللہ اعلم (نووی)

(٢٠٢) وَعَنْ أَبِىْ خُبَيْبٍ (بضم الخاء المعجمة) عَبْدِ اللّٰهِ بنِ الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِىْ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ، فَقَالَ: يَا بُنَىَّ اِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ اِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُوْمٌ، وَاِنِّىْ لَا أُرَانِىْ اِلَّا سَأُقْتَلُ اليَوْمَ مَظْلُوماً، وَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ هَمِّى لَدَيْنِى، اَفَتَرىٰ دَيْنَنَا يُبْقِى مِنْ مَالِنَا شَيْئاً؟ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَىَّ! بِعْ مَالَنَا وَاقْضِ دَيْنِىْ، وَ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ وَ ثُلُثِهِ لِبَنِيْهِ، يَعْنِىْ لِبَنِىْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِثُلُثُ الثُّلُثِ قَالَ: فَاِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْئٌ فَثُلُثُهُ لِبَنِيْكَ. قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ وَلَدُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِى الزُّبَيْرِ خُبَيْبٍ وَعَبَّادٍ، وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِيْنَ وَ تِسْعُ بَنَاتٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَجَعَلَ يُوْصِيْنِىْ بِدَيْنِهِ وَيَقُوْلُ: يَابُنَىَّ اِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْئٍ مِنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَوْلَاىَ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَادَرَيْتُ مَا اَرَادَ حَتّٰى قُلْتُ: يَا أَبَتِ! مَنْ مَوْلَاكَ؟ قَالَ: اللّٰهُ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَاوَقَعْتُ فِىْ كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ اِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اِقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ، فَيَقْضِيَهُ قَالَ: فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدَعْ دِيْنَاراً وَ لَا دِرْهَمًا اِلَّا اَرَضِيْنَ، مِنْهَا الْغَابَةُ، وَاِحْدٰى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ، وَدَاراً بِالْكُوْفَةِ، وَدَارًا بِمِصْرَ، قَالَ: وَاِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِىْ

(٢٠٢) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں کھڑے ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا، میں اس کے پہلو میں کھڑا تھا اس نے کہا اے میرے بیٹے! آج ظالم، مظلوم میں سے ایک ضرور قتل ہو جائے گا اور میں محسوس کر رہا ہوں کہ میں آج مظلومانہ کیفیت میں مارا جاؤں گا اور مجھے زیادہ فکر میرے قرض کی ہے، کیا میرے قرض کے ادا ہونے کے بعد میرا مال باقی رہ جائے گا؟ پھر آپ نے فرمایا بیٹے! اپنا مال بیچ دو اور میرا قرضہ ادا کرو اور ثلث حصہ کی وصیت کی عبداللہ بن زبیر کے بیٹوں کے واسطے ثلث کی وصیت کی، زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیسرے حصہ کو پھر تین حصوں میں کر کے ان کا حصہ دیجئے۔ اگر قرض ادا کرنے کے بعد کچھ مال بچ جائے تو اس کا تیسرا حصہ تیرے لڑکوں کو بطور وصیت کے دیا جائے۔ ہشام راوی بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ کے بعض بیٹے زبیر کے بعض بیٹوں (خبیب، عباد) کے برابر ہوئے، حصہ میں یا عمر میں، زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان دنوں نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ زبیر مجھے اپنے قرض کے ادا کرنے کی وصیت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے میرے بیٹے! اگر کچھ قرض ادا کرنے سے تو عاجز رہ جائے تو میرے مولا سے مدد طلب کرنا۔ عبداللہ نے کہا اللہ پاک کی قسم میں نہ سمجھ سکا ان کا ارادہ کیا تھا۔ میں نے پوچھا اے ابا! آپ کے مولا کون ہیں؟ انہوں نے کہا اللہ پاک ہیں۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں مجھے اللہ کی قسم ہے! مجھے ان کے قرض کے بارے میں کچھ پریشانی نہیں ہوئی البتہ میں نے دعاء کی اے زبیر کے مولا! ان کا قرض ادا کرنا، پس اللہ تعالیٰ قرض کی

كَانَ عَلَيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأتِيْهِ بِالْمَالِ، فَيَسْتَوْدِعُهُ اِيَّاهُ، فَيَقُوْلُ الزُّبَيْرُ لَا وَلٰكِنْ هُوَ سَلَفٌ، اِنِّي اَخْشٰى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ اِمَارَةً قَطُّ وَ لَا جِبَايَةً وَلَا خَرَاجًا وَلَا شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ غَزْوٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضي اللّٰهُ عَنهُمْ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَحَسِبْتُ مَاكَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدتُّهُ اَلْفَيْ اَلْفٍ وَ مِائَتَيْ اَلْفٍ! فَلَقِيَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ! كَمْ عَلٰى اَخِيْ مِنَ الدَّيْنِ؟ فَكَتَمْتُهُ وَ قُلْتُ مِائَةَ اَلْفٍ. فَقَالَ: حَكِيْمٌ: وَاللّٰهِ مَااُرٰى اَمْوَالَكُمْ تَسَعُ هٰذِهِ! فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَرَاَيْتَكَ اِنْ كَانَتْ اَلْفَيْ اَلْفٍ وَ مِائَتَيْ اَلْفٍ؟ قَالَ: مَااُرَاكُمْ تُطِيْقُوْنَ هٰذَا، فَاِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْئٍ مِنْهُ فَاسْتَعِيْنُوْا بِيْ. قَالَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ قَدِ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِيْنَ وَ مِائَةِ اَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِاَلْفِ اَلْفٍ وَ سِتِّمِائَةِ اَلْفٍ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِشَيْئٌ، فَلْيُوَا فِنَا بِالْغَابَةِ، فَاَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ اَرْبَعُ مِائَةِ اَلْفٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَالَكُمْ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هَلَّا، قَالَ: فَاِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوْهَا فِيْمَا تُوَخِّرُوْنَ اِنْ اَخَّرْتُمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا، قَالَ: فَاقْطَعُوْا لِيْ قِطْعَةً، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَكَ مِنْ هٰهُنَا اِلٰى هٰهُنَا. فَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْهَا، فَقَضٰى عَنْهُ دَيْنَهُ، وَاَوْفَاهُ وَ بَقِيَ مِنْهَا اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَدِمَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُوبْنُ عُثْمَانَ، وَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَ ابْنُ زَمْعَةَ. فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ؟ قَالَ: كُلُّ سَهْمٍ بِمِائَةِ اَلْفٍ قَالَ: كَمْ بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَ: اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَ نِصْفٌ، فَقَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَدْ اَخَذْتُ مِنْهَاسَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ. قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: قَدْ اَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ.

ادائیگی کی کوئی صورت نکال دیتا۔ چنانچہ جب زبیر قتل ہو گئے اور انہوں نے (اپنے پیچھے) درہم اور دینار نہ چھوڑا۔ البتہ زمینیں تھیں ایک غابہ میں تھی، اس کے علاوہ مدینہ منورہ میں گیارہ حویلیاں اور بصرہ میں دو حویلیاں، ایک گھر کوفہ میں اور ایک گھر مصر میں تھا۔ زبیر کا قرض اس انداز کا تھا کہ لوگ ان کے پاس امانت رکھنے کے لئے مال لاتے تھے۔ زبیر انہیں جواب دیتے میرا مال امانت نہیں البتہ قرض ہے، میں خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ مال ضائع نہ ہو جائے اور وہ کبھی امارت میں زکوٰۃ کی وصولی ٹیکس کی فراہمی کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے تھے اور نہ اسی طرح کسی دوسری صورت سے مال فراہم کرتے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ کے خلفاء ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوتے۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں میں نے ان کے قرض کا حساب لگایا تو بائیس لاکھ نکلا۔ چنانچہ حکیم بن حزام عبداللہ بن زبیر سے ملے ان سے پوچھا اے میرے بھتیجے! میرے بھائی پر کتنا قرض ہے؟ عبداللہ بیان کرتے ہیں میں نے قرض چھپاتے ہوئے کہا ایک لاکھ قرض ہے، حکیم بن حزام نے کہا اللہ پاک کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ تمہارا مال اتنے قرض کی ادائیگی کر سکے گا۔ عبداللہ نے کہا ذرا بتلایئے اگر قرض بائیس لاکھ ہو حکیم بن حزام نے کہا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ تم اتنا قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہو۔ پس اگر تم قرض ادا کرنے سے عاجز آ جاؤ تو مجھ سے مدد مانگو۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ زبیر نے غابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار کی خریدی تھی، عبداللہ نے اس کو سولہ لاکھ کے عوض فروخت کر دیا۔ پھر لوگوں میں منادی کر دی کہ جس کا زبیر پر کچھ قرض ہو وہ ہمارے پاس غابہ میں آ جائے۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر آئے اور ان کا زبیر پر چار لاکھ قرض تھا۔ اس نے آ کر عبداللہ بن زبیر سے کہا اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے قرض معاف کر سکتا ہوں۔ عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا نہیں۔ انہوں نے کہا اگر تم پسند کرو تو تم اس کو تاخیر سے بھی ادا کر سکتے ہو۔ عبداللہ بن زبیر نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا پھر میرا حصہ الگ کر دو۔ عبداللہ نے کہا تمہارا حصہ یہاں سے یہاں تک ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن زبیر نے غابہ کے حصہ کو فروخت کر کے اس کا تمام قرض ادا کر دیا اور اس زمین سے ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے۔ عبداللہ حضرت امیر معاویہ کے پاس

وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: قَدْ اَخَذْتُ سَهْماً بِمِائَةِ اَلْفٍ، فَقَالَ مَعَاوِيَةُ: كَمْ بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَ: سَهْمٌ وَ نِصْفُ سَهْمٍ، قَالَ: قَدْ اَخَذْتُهُ بِخَمْسِيْنَ وَ مِائَةِ اَلْفٍ. قَالَ: وَ بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيْبَهُ مِنْ مَعَاوِيَةَ بِسِتِّ مِائَةِ اَلْفٍ. فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ. قَالَ: بَنُوْ الزُّبَيْرِ: اِقْسِمْ بَيْنَنَا مِيْرَاثَنَا. قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى اُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ اَرْبَعَ سِنِيْنَ: اَلَامَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ، فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ. فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِيْ فِي الْمَوْسِمِ، فَلَمَّا مَضَى اَرْبَعُ سِنِيْنَ قَسَّمَ بَيْنَهُمْ وَدَفَعَ الثُّلُثَ. وَكَانَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ اَلْفُ اَلْفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ، فَجَمِيْعُ مَالِهِ خَمْسُوْنَ اَلْفِ اَلْفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ. رواه البخاری.

آئے اور اُن کے پاس عمرو بن عثمان، منذر بن زبیر اور ابن زمعہ رضی اللہ عنہم بیٹھے تھے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ غابہ کا حصہ کتنی قیمت میں فروخت ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ایک حصہ ایک لاکھ کا فروخت ہوا ہے۔ معاویہ نے کہا کتنے حصے باقی ہیں، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ساڑھے چار حصے باقی ہیں۔ منذر بن زبیر نے کہا کہ ایک حصہ ایک لاکھ کے عوض میں خریدتا ہوں۔ عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ میں ایک لاکھ میں خریدتا ہوں اور ابن زمعہ نے کہا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں میں خریدتا ہوں۔ معاویہ نے پوچھا باقی کتنے حصے ہیں؟ انہوں کہا ڈیڑھ حصے باقی ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسے ڈیڑھ لاکھ میں خریدتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنا حصہ معاویہ کے پاس چھ لاکھ میں فروخت کردیا۔ جب عبداللہ بن زبیر ان کا قرض ادا کرنے سے فارغ ہوئے تو زبیر کے بیٹوں نے کہا ہمارا ورثہ ہم میں تقسیم کرو۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم میں تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا جب تک کہ حج کے دنوں میں چار سال منادی نہ کروں کہ جس نے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرض لینا ہے وہ ہمارے پاس آئے ہم اس کا قرض ادا کریں گے۔ چنانچہ وہ ہر سال حج کے دنوں میں اعلان کرتے رہے، جب چار سال گذر گئے ثلث مال وصیت کا الگ کرنے کے بعد وارثوں میں مال تقسیم کردیا، اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار عورتیں تھیں۔ ہر ایک عورت کو بارہ لاکھ ملا۔ پس اس کا تمام مال پانچ کروڑ دو لاکھ تھا۔

(۲۶) ظلم کی حرمت اور حقوق واپس کرنے کے بیان میں

(۹۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ﴾ (مؤمن: ۱۸)

(۹۹) ارشاد خداوندی ہے: "اور ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے۔"

(۱۰۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ﴾ (الحج: ۷۱)

(۱۰۰) ارشاد خداوندی ہے: "ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔"

(۲۰۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ

(۲۰۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم سے بچو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا اور بخل سے بچو اس لئے کہ بخل نے تم سے پہلے

مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى اَنْ سَفَكُوْا دِمَائَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ. رواه مسلم.

(٢٠٤) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتُؤَدَّنَّ الْحُقُوْقُ اِلَى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ. رواه مسلم.

(٢٠٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَ لَا نَدْرِىْ مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ حَتّٰى حَمِدَ اللّٰهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَاَطْنَبَ فِىْ ذِكْرِهٖ وَقَالَ: مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهٗ اُمَّتَهٗ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاِنَّهٗ اِنْ يَخْرُجْ فِيْكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَاْنِهٖ فَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ، اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، وَ اِنَّهٗ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَائَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا نَعَمْ، قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثاً، وَيْلَكُمْ اَوْ وَيْحَكُمْ اُنْظُرُوْا لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ كُفَّاراً يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. رواه البخارى و روى مسلم بعضه.

(٢٠٦) عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ. متفق عليه.

(٢٠٧) عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِىْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ "وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ". متفق

لوگوں کو ہلاک کر ڈالا۔ بخل نے ان لوگوں کو خونریزی اور محرمات کو حلال کرنے پر برانگیختہ کیا۔

(۲۰۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حقوق، اصحاب حقوق کو مل کر رہیں گے یہاں تک کہ بے سینگ بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جائے گا۔

(۲۰۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا تذکرہ کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے، ہم جانتے نہیں تھے کہ حجۃ الوداع کیا ہے (ہم اس بحث میں تھے) کہ رسول اللہ ﷺ نے حمد وثناء کے بعد مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور خوب وضاحت کے ساتھ فرمایا کہ اللہ نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس نے اپنی امت کو مسیح دجال (کے فتنہ) سے ڈرایا ہے، چنانچہ نوح علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے انبیاء علیہم السلام نے بھی ڈرایا (یاد رکھو) اگر وہ تمہارے ہوتے ہوئے نکل پڑا تو تم پر اس کا معاملہ مخفی نہیں رہے گا اس لئے کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ اور اس کی داہنی آنکھ کانی ہے جیسا کہ پھولا ہوا انگور ہوتا ہے (یاد رکھو) اللہ نے تم پر تمہارے خون و مال حرام کردیئے ہیں جس طرح کہ تمہارے اس دن کو حرمت عطاء کی ہے اس شہر میں اور اس مہینے کو حرمت بخشی ہے۔ خبردار! کیا میں نے احکام خداوندی تم تک پہنچا دیئے ہیں؟ سب نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا: اے اللہ گواہ ہوجا۔ تمہارے لئے ہلاکت ہو یا (راوی کو شک ہے) افسوس ہو خوب غور کرلو کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنوں کو مارنے لگو۔

(۲۰۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لیتا ہے اس کو (قیامت کے دن) سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

(۲۰۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے لیکن جب پکڑے گا تو پھر چھوڑے گا نہیں، پھر آپ نے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی (جس کا مطلب یہ ہے کہ) اور تمہارا پروردگار جب نافرمان بستیوں کو پکڑا کرتا ہے تو

عليه.

اس کی پکڑ اس طرح کی ہوتی ہے۔ بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے۔

(۲۰۸) عَنْ مُعَاذٍ رضی الله عنه قَالَ: بَعَثَنِي رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "اِنَّكَ تَأتِي قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَااِلٰهَ اِلا اللّٰهُ، وَاَنِّي رَسولُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِ هِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآءِ هِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذَالِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ. متفق عليه.

(۲۰۸) حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے (حاکم بنا کر) بھیجا آپ نے وصیت فرمائی کہ تو اہل کتاب کے پاس جائے گا تو ان کو اس بات کی دعوت دینا ہوگی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو انہیں بتایئے کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو انہیں بتایئے کہ اللہ نے ان پر (ان کے مال) میں زکوٰۃ فرض کی ہے۔ مالداروں سے لے کر فقیروں میں تقسیم کی جائے گی، اگر وہ اس کو بھی مان لیں، تو تجھے ان کے عمدہ مالوں سے احتراز کرنا ہوگا اور مظلوم کی بددعاء سے بچنا، اس لئے کہ اس کی دعاء اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

(۲۰۹) عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "اِسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ رَجُلاً مِنَ الاَزْدِ يُقَالُ لَهٗ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا اُهْدِيَ اِلَيَّ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ، فَيَأْتِي فَيَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ اِلَيَّ، أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقاً، وَاللّٰهِ لَايَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئاً بِغَيْرِحَقِّهِ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى، يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَا أَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهٗ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْشَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ فَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ" ثَلَاثاً. متفق عليه.

(۲۰۹) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ازد قبیلہ کے ایک آدمی کو جو ابن اللتبیۃ کے لقب کے ساتھ معروف تھا، زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا، جب وہ (واپس) آیا تو اس نے کہا یہ تمہارا مال ہے اور اتنا مال مجھے بطور ہدیہ کے دیا گیا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: امابعد! میں تم میں سے ایک آدمی کو ایسے کام کی ذمہ داری سونپتا ہوں جس کی ذمہ داری اللہ نے مجھ پر ڈالی ہے تو وہ آکر کہتا ہے۔ یہ تمہارا مال ہے اور یہ میرا ہدیہ ہے۔ وہ کیوں اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں نہ بیٹھا رہا (میں دیکھتا) کہ کس طرح اس کے پاس ہدیہ کا مال آتا۔ اگر وہ سچا ہوتا تو اللہ کی قسم تم میں سے کوئی آدمی ناحق مال نہیں لے گا مگر قیامت کے دن اس کو اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ پس میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ سوار کرائے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں آئے اور اونٹ بڑبڑا رہا ہوگا یا گائے آواز کرتی یا بکری آواز کرتی ہوئی۔ پھر آپ نے ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ اور فرمایا: اے اللہ میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۱۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ أَوْمِنْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا یَكُوْنَ دِیْنَارٌوَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ، وَاِنْ لَمْ یَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ. رواہ البخاری.

(۲۱۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا کسی مسلمان (اس کے بھائی کا حق ہو مثلاً) عزت یا اسی طرح کی کوئی اور چیز تو ضروری ہے کہ آج ہی اس سے معافی طلب کرلے اس سے پہلے کہ نہ اس کے پاس دینار رہیں گے نہ درہم، اگر اس کے نیک اعمال ہوں گے تو اس کے ظلم کے مطابق اس سے نیکیاں لی جائیں گی۔ اور اگر ظالم کی نیکیاں نہیں ہیں تو مظلوم کی برائیوں کو ظالم کے حساب میں لکھ دیا جائے گا۔

(۲۱۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلَّمَ قَالَ: "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَمَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ. متفق علیه.

(۲۱۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ شخص ہے کہ اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جو منہیات کو چھوڑ دے۔

(۲۱۲) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلٰی ثِقْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ: كِرْكِرَةُ فَمَاتَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ فِی النَّارِ فَذَهَبُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ فَوَجَدُوْا عَبَائَةً قَدْ غَلَّهَا. رواہ البخاری.

(۲۱۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامان پر ایک آدمی متعین تھا جس کو کِرکِرَہ کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے صحابہ کرام اس کے بارے میں تفتیش کرتے اس کے گھر پہنچے تو انہوں نے ایک چادر کو پایا جس کو اس نے چوری کیا تھا۔

(۲۱۳) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ نُفَیْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَكَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اِثْنَاعَشَرَ شَهْراً: مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِیَاتٌ: ذُوالْقَعْدَةِ، وَذُوالْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَ شَعْبَانَ، اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ: اَلَیْسَ ذِی الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰی قَالَ: فَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِاسْمِهٖ قَالَ: أَلَیْسَ الْبَلْدَةَ؟ قُلْنَا: بَلٰی، قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ:

(۲۱۳) حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: زمانہ واپس آگیا ہے اپنی اس ہیئت کے مطابق جس پر اللہ پاک نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا تھا، سال بارہ ماہ کا ہے جس میں چار ماہ حرمت والے ہیں، تین مسلسل ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور مضر قبیلہ کا رجب مہینہ جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے، آپ نے پوچھا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ پاک اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، آپ خاموش رہے، ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے، آپ نے فرمایا کیا ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں، آپنے پوچھا یہ کون سا شہر ہے، ہم نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ خاموش ہو گئے، ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، آپ نے فرمایا کیا یہ شہر حرمت والا نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! پھر آپ نے پوچھا یہ کون سا دن ہے؟

أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا بَلٰى، قَالَ: فَإِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ وَ اَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ، اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّاراً يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ اَنْ يَكُوْنَ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ. متفق عليه.

ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، آپ خاموش رہے۔ ہم نے خیال کیا آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارا یہ شہر، تمہارا یہ مہینہ حرام ہے اور تم اپنے پروردگار سے ملوگے وہ تمہارے اعمال کے متعلق سوال کریں گے، خبردار! میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ خبردار جو موجود ہیں وہ غائب لوگوں کو پہنچا دیں تا کہ وہ لوگ جن کو پیغام پہنچے گا ان میں کچھ لوگ سننے والوں سے زیادہ محفوظ رکھیں، پھر آپ نے فرمایا خبردار! کیا میں نے احکام کو پہنچا دیا؟ خبردار! کیا میں نے احکام کو پہنچا دیا؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ گواہ ہو جا!۔

(٢١٤) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اِيَاسِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ، فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَ اِنْ كَانَ شَيْئاً يَسِيْراً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: وَ اِنْ قَضِيْباً مِنْ اَرَاكٍ. رواه مسلم.

(۲۱۴) حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (جھوٹی) قسم کے ساتھ کسی مسلمان کے حق کو پکڑ لیتا ہے اللہ نے اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیا اور جنت کر حرام کر دیا۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اگر چہ معمولی چیز ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر چہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

(٢١٥) عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ: "سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطاً فَمَا فَوْقَهُ، كَانَ غُلُوْلاً يَأْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ: "وَ مَا لَكَ قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: "وَاَنَا اَقُوْلُهُ الْاٰنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَ وَ مَا نُهِيَ عَنْهُ اِنْتَهٰى. رواه مسلم.

(۲۱۵) حضرت عدی بن عمیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ تم میں سے جس انسان کو ہم کسی ملازمت پر متمکن کریں وہ ہم سے سوئی کے برابر یا اس سے زیادہ کسی چیز کو چھپائے گا تو یہ خیانت ہے جس کو قیامت کے دن لانا پڑیگا۔ چنانچہ آپ کی طرف انصار قبیلہ سے سیاہ فام ایک آدمی کھڑا ہوا، گویا کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے استعفیٰ لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ ایسے ایسے فرما رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا میں اب بھی کہتا ہوں جس شخص کو کسی کام کی ذمہ داری سونپیں گے تو اس کو قلیل اور کثیر سب کچھ حاضر کرنا پڑیگا۔ پھر جو مال اسے دیا جائے وہ پکڑ لے اور جس سے روکا جائے اس سے باز رہے۔

(۲۱۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ، وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ، حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَائَةٍ. رواه مسلم.

(۲۱۶) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر کا دن ہوا تو آپ کے صحابہ میں سے ایک جماعت آئی انہوں نے عرض کیا فلاں شہید، اور فلاں شہید ہے یہاں تک کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے اور کہا فلاں بھی شہید ہے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا بالکل نہیں میں نے اس کو جہنم میں دیکھا ہے ایک چادر یا ایک عباء کی وجہ سے جس کی اس نے خیانت کی تھی۔

(۲۱۷) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ رضى الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ فِيْهِمْ، فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرَائِيْلَ قَالَ لِيْ ذَالِكَ. رواه مسلم.

(۲۱۷) حضرت ابوقتادہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ صحابہ کرام میں (خطبہ دینے) کے لئے کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا: ''جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ تمام اعمال سے افضل ہے'' ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتایئے اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل ہو جاؤں کیا میرے گناہ مجھ سے دور ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کے راستہ میں شہید ہو جائے جب کہ تو صبر کرنے والا، طلب ثواب کرنے والا، آگے بڑھنے والا ہو، پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا بتایئے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دور ہو جائیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں اگر تو قتل ہو جائے اور تو صبر کرنے والا، ثواب کا ارادہ رکھنے والا، جنگ کی طرف متوجہ ہونے والا، اور پشت پھیرنے والا نہ ہو۔ ہاں قرض معاف نہیں ہوگا۔ جبرائیل نے مجھ سے یہ بات کہی ہے۔

(۲۱۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَامَتَاعَ فَقَالَ: "اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَأْتِيْ" وَقَدْشَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَاعَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ. رواه

(۲۱۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا مفلس ہم اس شخص کو سمجھتے ہیں جس کے پاس روپیہ پیسہ، مال و متاع نہ ہو۔ آپ نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ انسان ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوۃ اعمال کے ساتھ آئیگا لیکن کسی کو گالی دی ہے، کسی پر تہمت طرازی کی ہوگی اور کسی کا مال کھایا، کسی کا خون گرایا اور کسی کو مارا ہوگا، تو اس مظلوم کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، اگر اس کے مظالم کی ادائیگی سے قبل اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان مظلوموں کی غلطیاں اس پر پھینک دی جائیں گی اور اسے

مسلم.

جہنم میں گرادیا جائے گا۔

(۲۱۹) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ، فَاَقْضِیْ لَهٗ بِنَحْوِمَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِیْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ. متفق علیه.

"اَلْحَنَ" اَیْ اَعْلَمَ.

(۲۱۹) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: بے شک میں انسان ہوں اور تم اپنے تنازعات میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں کچھ لوگ دلیل کے لحاظ سے دوسرے لوگوں سے زیادہ تیز اور اثر انداز ہوں، چنانچہ میں اس کی بات سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں پس جس شخص کو فیصلہ میں اس کے بھائی کا حق مل جائے تو گویا میں نے اس کو آگ کا ٹکڑا دیا ہے۔ الحن زیادہ جاننے والا، ہوشیار، چرب زبان۔

(۲۲۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ یَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِیْ فُسْحَةٍ مِنْ دِیْنِهٖ مَالَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا. رواہ البخاری.

(۲۲۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن جب تک حرام خون کو نہ گرائے وہ اپنے دین (کے ضوابط) کے لحاظ سے آزادی میں رہتا ہے۔

(۲۲۱) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیَّةِ وَھِیَ اِمْرَاَةُ حَمْزَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ وَعَنْھَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. رواہ البخاری.

(۲۲۱) حضرت خولہ بنت عامر انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضرت حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں) بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن جہنم ہے۔

(۲۷) مسلمانوں کی حرمتوں کی تعظیم نیز ان پر شفقت، رحمت کرنے اور ان کے حقوق کا بیان

(۱۰۱) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ یُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾ (حج: ۳۰)

(۱۰۱) ارشاد خداوندی ہے: "جو اللہ کے احکامات کی وقعت کرے گا وہ اس کے پروردگار کے نزدیک بہتر ہے۔"

(۱۰۲) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ یُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ﴾ (حج: ۳۲)

(۱۰۲) اور ارشاد خداوندی ہے: "اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ فعل دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔"

(۱۰۳) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (حجر: ۸۸)

(۱۰۳) نیز فرمایا: "اور مؤمنین سے خاطر و تواضع کے ساتھ پیش آنا۔"

(۱۰٤) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا وَ مَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا﴾ (مائدہ: ۳۲)

(۱۰۴) نیز ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی کو ناحق قتل کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا ہو جائے۔ اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگی کا موجب ہوا تو گویا تمام

لوگوں کی زندگی کا موجب ہوا"۔

(۲۲۲) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًاوَ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِه. متفق علیه

(۲۲۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن (دوسرے) مؤمن کیلئے مثل مکان کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط رکھتا ہے۔ (مثال دیتے ہوئے) آپ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا۔

(۲۲۳) وَعَنه قَالَ: قَال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ: "مَنْ مَرَّفِیْ شَیْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا اَوْاَسْوَاقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْیُمْسِكْ اَوْلِیَقْبِضْ عَلٰی نِصَالِهَابِکَفِّه اَنْ یُصِیْبَ اَحَدًامِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْهَا بِشَیْءٍ. متفق علیه.

(۲۲۳) حضرت ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہماری مسجدوں، بازاروں سے تیر وغیرہ لے کر گذرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے اگلے تیز حصے کو روک لے یا اس کو ہاتھ میں کرے تاکہ کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

(۲۲٤) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰی لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰی. متفق علیه.

(۲۲۴) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی مثال باہم مؤدت و الفت، رحمت و شفقت کرنے میں مثل جسم کے ہے جب اس کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کا تمام جسم بیداری اور بخار کی کیفیت میں مبتلا رہتا ہے۔

(۲۲٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللّٰه عنه قَالَ: قَبَّلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ اَلْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ رضی اللّٰه عنهما وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، فَقَالَ الْاَقْرَعُ: اِنَّ لِیْ عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا، فَنَظَرَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ فَقَالَ: مَنْ لَا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ. متفق علیه.

(۲۲۵) حضرت ابوہریرہ بیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو چوما (اس وقت) آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس بھی تھے۔ انہوں نے کہا بے شک میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی ایک کو بھی نہیں چوما۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں ہوتا۔

(۲۲٦) عنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ فَقَالُوْا: اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْیَانَکُمْ؟ فَقَالَ نَعَمْ قَالُوْا: لٰکِنَّاوَاللّٰهِ مَانُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ: "اَوَاَمْلِكُ اِنْ کَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْ قُلُوْبِکُمُ الرَّحْمَةَ. متفق علیه.

(۲۲۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں آکر کہنے لگے کیا تم اپنے بچوں کو چومتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، انہوں نے کہا: لیکن ہم بخدا نہیں چومتے (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں اس کا ذمہ دار ہوں! اگر اللہ نے تمہارے دلوں سے رحمت کو چھین لیا ہے۔

(۲۲۷) عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ: "مَنْ

(۲۲۷) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ پاک بھی

لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ. متفق عليه.

اس پر رحم نہیں کرتے۔

(۲۲۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّى اللّٰه عليه وسلم قَالَ: "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَاءَ. متفق عليه.

وفی روایة: "وَذَا الْحَاجَةِ."

(۲۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: کہ جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے اس لئے کہ ان میں کمزور، بیمار، بوڑھے اور ایک روایت میں حاجت مند ہوتے ہیں جب کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبی کرے۔

اور ایک روایت میں "وذو الحاجة" کے الفاظ بھی ہیں۔

(۲۲۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللّٰه تعالىٰ عنها قَالَتْ: اِنْ كَانَ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَ هُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ، خَشْيَةَ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ. متفق عليه.

(۲۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی کام کو چھوڑ دیتے حالانکہ آپ اس کو کرنا پسند فرماتے اس لئے کہ لوگوں کے عمل کرنے سے کہیں وہ ان پر فرض نہ ہو جائے۔

(۲۳۰) وَعَنْهَا رضی اللّٰه عنها قَالَتْ: نَهَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا: اِنَّكَ تُوَاصِلُ فَقَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّیْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَيَسْقِيْنِیْ. متفق عليه.
مَعْنَاهُ: يَجْعَلُ فِیَّ قُوَّةَ مَنْ اَكَلَ وَ شَرِبَ.

(۲۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے صحابہ کو ان پر شفقت کرتے ہوئے وصال سے منع فرمایا (یعنی دو روزوں کے درمیان رات کو بھی کچھ نہ کھایا پیا جائے) صحابہ نے عرض کیا آپ تو وصال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں رات گذارتا ہوں اس طرح کہ مجھے میرا پروردگار کھلاتا پلاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں اس شخص کی طرح طاقت پیدا کر دیتا ہے جو کھاتا پیتا ہے)

(۲۳۱) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِیٍّ رضی اللّٰه عنه قال: قَالَ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "اِنِّیْ لَاَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَ اُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ. رواه البخاری.

(۲۳۱) حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں: کہ میں نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور میرا خیال ہوتا ہے کہ میں لمبی نماز پڑھاؤں گا لیکن کسی بچے کی رونے (کی آواز) کو سنکر اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں اس بات کو ناپسند جانتے ہوئے کہ اس کی والدہ کو پریشان کروں۔

(۲۳۲) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللّٰه عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ يُدْرِكْهُ، ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ. رواه

(۲۳۲) حضرت جندب بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت میں ہے۔ پس ضروری ہے کہ اللہ پاک تم کو کسی چیز کے ساتھ اپنی حفاظت سے نہ نکالے اس لئے کہ جس شخص کو اللہ نے کسی چیز کی وجہ سے اپنے ذمہ سے نکال دیا اللہ پاک اس کو پکڑیں گے۔ پھر اس کو منہ کے بل دوزخ کی آگ

مسلم.

(۲۳۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَايَظْلِمُهٗ، وَلَا يُسْلِمُهٗ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. متفق عليه.

(۲۳۴) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهٗ وَلَا يَكْذِبُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهٗ وَمَالُهٗ وَدَمُهٗ. اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا، بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ. رواه الترمذى و قال حديث حسن.

(۲۳۵) وَعَنْهُ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا. اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ. اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ. رواه مسلم.

"النجش" أن يزيد فى ثمن سلعة ينادي عليها فى السوق و نحوه، و لا رغبة له فى شرائها بل يقصد أن يغرَّ غيره، و هذا حرام.

"و التدابُر" أن يعرض عن الانسان و يهجرہ و يجعله كالشئ الذى وراء الظهر و الدُّبُر)

میں گرادیں گے۔

(۲۳۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کی مدد چھوڑ کر دشمنوں کے حوالہ کرے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ اس سے اس کی وجہ سے قیامت کی مصیبتوں کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر پردہ ڈالتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔

(۲۳۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس کی خیانت کرے، نہ اس سے جھوٹ بولے، نہ اس کی مدد چھوڑے، ایک مسلمان کی تمام چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

(۲۳۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں حسد نہ رکھو اور نہ (خرید وفروخت میں) دھوکہ کرو اور نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے روگردانی کرو اور کسی کے سودے پر سودا نہ کرو، اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اپنے بھائی پر ظلم کرے نہ اس کو حقیر جانے نہ اس کی مدد چھوڑے۔ تقویٰ یہاں ہے تین بار سینے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ کسی آدمی کے لئے اتنا شر ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ایک مسلمان کی تمام چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت۔

"نجش" کا مطلب یہ ہے کہ بازار یا اسی قسم کی اور جگہ میں نیلام کئے جانے والے سامان کی بڑھ کر قیمت لگانا جب کہ اس کو خود خریدنے میں رغبت نہ ہو بلکہ زیادہ بولی لگانے سے مقصد دوسرے کو دھوکے میں ڈالنا ہو۔ اور یہ حرام ہے۔

اور "تدابُر" کے معنی یہ ہیں کہ انسان سے۔ بے رخی برتی جائے اور

اسے چھوڑ دے اور اسے اس طرح کر دے جیسے کسی چیز کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔

(۲۳۶) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. متفق عليه.

(۲۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں: کہ تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(۲۳۷) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِماً أَوْ مَظْلُوْماً فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهُ اِذَا كَانَ مَظْلُوْماً اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِماً كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: "تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذَالِكَ نَصْرُهُ. رواه البخاری.

(۲۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہے یا مظلوم۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہے تو میں اس کی مدد کروں لیکن اگر وہ ظالم ہے تو کیسے اس کی مدد کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کو ظلم کرنے سے باز رکھے یہی اس کی مدد ہے۔

(۲۳۸) وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَ اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ. متفق عليه.

(۲۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا، دعوت کو قبول کرنا، چھینکنے والے کو (یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، کہہ کر) جواب دینا۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَ اِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَ اِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَ اِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ مسلمان کے چھ حقوق ہیں جب تو اس سے ملاقات کرے اس پر سلام کہہ اور جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کو قبول کر اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس کی خیر خواہی کر اور جب وہ چھینک لے الحمدللہ کہے اس کا جواب دے جب وہ بیمار ہو جائے عیادت کر اور جب فوت ہو جائے جنازہ کے ساتھ جا۔

(۲۳۹) وَعَنْ اَبِی عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللّٰه عنهما قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَ نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ، وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ، وَاِجَابَةِ الدَّاعِیْ، وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ. وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمَ أَوْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَشُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَ الدِّيْبَاجِ. متفق عليه.

وَفِیْ رِوَايَةٍ وَاِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِی السَّبْعِ الْأُوَلِ.

(۲۳۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا اور سات کاموں سے منع کیا۔ ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازہ کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کا جواب دینے، قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کو عام کرنے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن میں پینے، سرخ ریشمی گدیلوں پر بیٹھنے اور قسی کے کپڑے پہننے، ریشم واستبرق اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ اور ایک روایت میں پہلی سات باتوں میں گم شدہ چیز کے اعلان کرنے کا حکم فرمایا۔

"المياثر" بياء مثناة قبل الالف، و ثاء مثلثة بعدها، وهي جمع ميثرة و هي شئ يتخذ من حرير و يحشي قطناً أو غيره، و يجعل في السرج و كور البعير يجلس عليه الراكب، "القسي" بفتح القاف و كسر السين المهملة المشددة: و هي ثيابٌ تنسج من حرير و قطانٍ مخطلتين. "و انشاد الضالة" تعريفها)

مَيَاثِر: یا پھر الف پھر ثا، یہ میثرۃ کی جمع ہے۔ یہ ایسی چیز ہے جس کو ریشم سے بنا کر روئی وغیرہ اس میں بھر دیتے ہیں (گدی) اور اس کو گھوڑوں کی کاتیوں اور اونٹوں کے کجاووں پر رکھا جاتا ہے۔ جس پر گھوڑے اور اونٹ پر سواری کرنے والا بیٹھتا ہے۔ قَسِّی: قاف پر زبر اور سین مشددہ پر زیر، ایسے کپڑے جو ریشم اور سوت سے ملا کر بناتے ہیں۔ اِنْشَادُ الضَّالَّةِ: اس کا مطلب یہ ہے کہ گمشدہ چیز کا اعلان اور تشہیر کرنا۔

(۲۸) مسلمانوں کے عیوب پر پردہ ڈالنا اور بلا ضرورت ان کی تشہیر کرنے سے منع کرنا

(١٠٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ (النور: ١٩)

(۱۰۵) ارشاد خداوندی ہے: "جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مؤمنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔"

(٢٤٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَايَسْتُرُعَبْدٌ عَبْداً فِي الدُّنْيَا اِلَّاسَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مسلم.

(۲۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جو بندہ دوسرے بندے کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے اللہ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔

(٢٤١) وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ، وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلاً، ثُمَّ يُصْبِحَ وَ قَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ يَافُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَ قَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَ يُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَاللّٰهِ عَنْهُ. متفق عليه

(۲۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے ہیں: میری تمام اُمت کو معاف کر دیا جائے گا مگر وہ لوگ جو خود اپنے عیوب کو آشکارا کرتے ہیں۔ ان کو آشکارا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی بدعملی کرتا ہے وہ صبح اٹھ کر تشہیر کرتا پھرتا ہے کہتا ہے او فلاں! میں نے گذشتہ رات فلاں فلاں غلط کام کیا حالانکہ اللہ نے اس پر پردہ ڈالا تھا لیکن وہ اللہ کے پردہ کو چاک کر رہا ہے۔

(٢٤٢) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَازَنَتِ الْاَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّانِيَةَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَو بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ. متفق عليه.

(۲۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب لونڈی زنا کرے اور اسکا زنا واضح ہو تو اس کو حد لگائی جائے اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کی جائے۔ اگر پھر زنا کرے تو اس کو حد لگائی جائے اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کی جائے۔ پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اس کو فروخت کرے اگرچہ بالوں کی رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔

التثريب: التوبيخ.

تثریب: کے معنی ہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔

(٢٤٣) وعَنْهُ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْراً قَالَ: "اِضْرِبُوْهُ" قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ:

(۲۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ

فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَ الضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاكَ اللّٰهُ، قَالَ: "لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَاتُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ. رواه البخاري.

نے فرمایا: اسے مارو، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم میں سے بعض لوگ اسے ہاتھ سے مار رہے تھے اور بعض جوتے سے مار رہے تھے اور کچھ کپڑے سے مار رہے تھے جب وہ واپس لوٹا تو قوم میں سے کسی نے کہا: اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہو اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

(۲۹) مسلمانوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا بیان

(١٠٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الحج: ٧٧)

(۱۰۶) ارشاد خداوندی ہے: "اور نیک کام کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

(٢٤٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. متفق عليه.

(۲۴۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کی مدد کرنا چھوڑے، جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہوتا ہے اللہ اس کی ضرورتیں پوری فرماتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان سے کوئی مصیبت دور کرتا ہے اللہ اس سے اس کے سبب قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت کو دور فرماتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان پر پردہ ڈالتا ہے اللہ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔

(٢٤٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَ يَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ

(۲۴۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کی دنیاوی مصیبت کو دور کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں سے ایک مصیبت کو دور فرمائیں گے اور جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرتا ہے اللہ پاک دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا۔ اللہ بندے کا مددگار رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کا مددگار رہتا ہے اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلتا ہے اللہ اس کا جنت کی طرف کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت اور اس کے درس کے لئے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت خداوندی انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں، اللہ پاک ان کا تذکرہ اپنے قریب رہنے والے فرشتوں میں فرماتے ہیں اور جس کے عمل نے اس کو پیچھے چھوڑ دیا اس کا نسب اس کو

نَسَبُهُ. رواه مسلم.

آگے نہیں لے جا سکے گا۔

(۳۰) سفارش کا بیان

(۱۰۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا﴾ (النساء: ۸۵)

(۱۰۷) ارشاد خداوندی ہے: ''جو شخص نیک بات کی سفارش کرے تو اس کو اس (کے ثواب) میں حصہ ملے گا۔''

(۲٤٦) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰى جُلَسَائِهٖ فَقَالَ: اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَ يَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا اَحَبَّ. متفق عليه و في رواية: "مَاشَاءَ"

(۲۴۶) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کوئی ضرورت مند انسان آتا تو آپ حاضرین مجلس کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے سفارش کرو تم کو ثواب ملے گا اور اللہ اپنے پیغمبر کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کرا دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے جو چاہتا ہے۔

(۲٤٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ قِصَّةِ بَرِيْرَةَ وَزَوْجِهَا قَالَ: قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِهٖ؟ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ. رواه البخاري.

(۲۴۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اس کے خاوند کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بریرۃ سے فرمایا: اگر تو اپنے خاوند کے پاس واپس چلی جائے؟ (تو بہتر ہے) اس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں صرف سفارش کرتا ہوں اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

(۳۱) لوگوں کے درمیان مصالحت کروانے کا بیان

(۱۰۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ﴾ (النساء: ۱۱٤)

(۱۰۸) ارشاد خداوندی ہے: ''ان لوگوں کی بہت سی مشورتیں (سرگوشیاں) اچھی نہیں ہاں (اس شخص کی مشورت اچھی ہو سکتی ہے) جو خیرات کرنے یا نیک بات کہنے یا لوگوں میں صلح کرنے کو کہے۔''

(۱۰۹) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (النساء: ۱۲۸)

(۱۰۹) ارشاد خداوندی ہے۔ ''اور صلح خوب (چیز) ہے۔''

(۱۱۰) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ (الانفال: ۱)

(۱۱۰) نیز فرمایا: ''خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔''

(۱۱۱) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ (الحجرات: ۱۰)

(۱۱۱) ارشاد خداوندی ہے: ''مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے بھائیوں میں صلح کروا دیا کرو۔''

(۲٤٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ

(۲۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ انسان کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ ہے، جب سورج

عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ: تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَ تُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَآبَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ، وَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَ تُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ. متفق عليه.

و معنٰى تعدل بينهما: تصلح بينهما بالعدل.

طلوع ہوتا ہے، دو انسانوں کے درمیان عدل و انصاف کرنا صدقہ ہے اور کسی انسان کی اس کی سواری کے بارے میں اس کی مدد کرنا اور اس کو سواری پر سوار کرنا یا اس سواری پر اس کے سامان کو رکھنا صدقہ ہے اور زبان سے اچھا کلمہ کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کی طرف اٹھتا ہے صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا صدقہ ہے۔

"تَعْدِلُ بَيْنَهما" کے معنی ہیں انصاف سے ان کے درمیان صلح کرا دینا۔

(۲۴۹) وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْراً اَوْ يَقُوْلُ خَيْراً. متفق عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ زِيَادَةٌ: قَالَتْ وَ لَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُهُ النَّاسُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ: تَعْنِي الْحَرْبَ وَالْاِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَ حَدِيْثَ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَهٗ وَ حَدِيْثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

(۲۴۹) حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے کہ وہ انسان جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان جھوٹ بول کر صلح کرواتا ہے اور نیکی کی بات پہنچاتا ہے یا اچھی بات کہتا ہے۔

مسلم کی روایت میں ہے کہ اس نے بیان کیا کہ میں نے آپ سے نہیں سنا کہ (جھوٹ بولنے میں جیسا کہ عام طور پر لوگ بولتے ہیں) اجازت دی ہو البتہ تین چیزوں میں اجازت ہے لڑائی اور لوگوں کے درمیان صلح کروانے اور آدمی کا اپنی بیوی سے باتیں کرنا اور عورت کا اپنے خاوند سے گفتگو کرنے میں جھوٹ بولنا۔

(۲۵۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُمَا وَاِذَا اَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَ يَسْتَرْفِقُهٗ فِيْ شَيْءٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَ اللّٰهِ لَا اَفْعَلُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَيْنَ الْمُتَاَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ؟"، فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَلَهٗ اَيُّ ذَالِكَ اَحَبَّ. متفق عليه.

معنى "يستوضعه" يسأله أن يضع عنه بعض دَينه. "يسترفقه" يسأله الرفق. "والمتألي" الحالف.

(۲۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دروازے کے باہر دو جھگڑنے والوں کی آواز کو سنا جن کی آوازیں بلند تھیں ان میں سے ایک دوسرے سے قرض کم کرنے کا سوال کر رہا تھا اور اس سے کچھ نرمی کا مطالبہ کر رہا تھا اور دوسرا کہہ رہا تھا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کرونگا (اس حالت میں) رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم کھانے والا انسان کون ہے جو نیک کام کرنا نہیں چاہتا اس نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں اور مقروض کے لئے جو وہ چاہتا ہے وہی ہے۔

"يستوضعه" کے معنی ہیں کہ وہ اس سے قرض کی رقم میں کچھ کمی کرانا چاہتا تھا۔ اور "يسترفقه" کا مطلب ہے اس سے نرمی کا سوال کرتا تھا۔ "متألي" کے معنی ہیں قسم اٹھانے والا۔

(۲۵۱) وَعَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

(۲۵۱) حضرت ابو عباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ بَلَغَهُ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ فَخَرَجَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِيْ اُنَاسٍ مَعَهُ، فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ! اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَدْحُبِسَ، وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَّكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ، وَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ اِلْتَفَتَ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَائَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، فَصَلّٰى لِلنَّاسِ. فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ مَالَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْقِ؟ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَّا الْتَفَتَ. يَا اَبَابَكْرٍ مَامَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ؟ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: مَاكَانَ يَنْبَغِيْ لِاِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ. متفق عليه.

معنى "حبس" أمسكوه ليضيفوه.

کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان لڑائی ہوگئی ہے تو آپ ان کے درمیان صلح کروانے کے لئے چند رفقاء کی معیت میں تشریف لے گئے نبی ﷺ کو رکنا پڑااور نماز کا وقت ہو گیا۔ بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو کچھ دیر ہوگئی ہے اور نماز کا وقت قریب آ چکا ہے کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اگر تم چاہو تو ٹھیک ہے۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے اس پر لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں التفات نہیں فرماتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجانی شروع کیں تو وہ متوجہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں اور آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمادیا (کہ اپنی جگہ پر قائم رہو) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اللہ کی تعریف کی اور پچھلے پاؤں الٹے چلے یہاں تک کہ صف میں آکر کھڑے ہو گئے، رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تمہیں کیا ہے جب تمہیں نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانی شروع کر دیتے ہو تالیاں بجانا عورتوں کے لئے ہے۔ جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ اس لئے جو شخص اس کلمہ کو سنے گا وہ اس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جب میں نے اشارہ بھی کیا تو پھر کون سی بات تھی جس نے تم کو نماز پڑھانے سے روکا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ابوقحافہ کے بیٹے کے لئے مناسب نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائے۔

"حبس" کے معنی ہیں کہ لوگوں نے آپ ﷺ کو مہمان نوازی کے لئے روک لیا۔

(۳۲) کمزور، فقیراور گم نام مسلمانوں کی فضیلت کا بیان

(١١٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ (الكهف: ٢٨)

(۱۱۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں ان سے (کسی اور طرف) نہ دوڑیں۔

(٢٥٢) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ. متفق عليه.

"اَلْعُتُلُّ" الغليظ الجافي. "الجواظ" بفتح الجيم و تشديد الواو و بالظاء المعجمة: و هو الجموع المنوع، و قيل: الضخم المختال في مشيته، و قيل: القصير البطين.

(۲۵۲) حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں جنتیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر کمزور، جو کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اسے پوری کر دیتا ہے۔ کیا میں تمہیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر سرکش، بخیل متکبر آدمی ہے۔

"العتل": جاہل، بدخلق ۔ "جواظ" جیم پر زبر واؤ مشدد اور نقطے والے ظا کے ساتھ، جمع کر کے رکھنے والا اور بعض کہتے ہیں بہت اکڑ کر چلنے والا اور بعض نے کہا کوتاہ قد بڑے پیٹ والا۔

(٢٥٣) وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٌ: "مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا؟" فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَ إِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ. فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا؟" فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَ إِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْأَرْضِ مِثْلِ هٰذَا. متفق عليه.

قوله: "حَرِيٌّ" هُوَ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ

(۲۵۳) حضرت ابوالعباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گذرے۔ آپ نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے آدمی سے پوچھا ۔ اس آدمی کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا یہ آدمی اشراف میں شمار ہوتا ہے۔ خدا کی قسم اس کی مثال یہ ہے کہ یہ اگر کسی عورت کو پیغام نکاح بھجوائے تو اس کا نکاح ہو جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے۔

آپ ﷺ اس کی یہ بات سن کر خاموش ہو گئے پھر ایک دوسرا آدمی گذرا رسول اللہ ﷺ نے اس سے پھر پوچھا اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا یارسول اللہ یہ فقیر مسلمانوں میں شمار ہوتا ہے، اس کی حالت یہ ہے کہ اگر کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھجوا دے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات سننے کے لئے کوئی تیار نہ ہو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ فقیر شخص اس جیسے دنیا بھر کے انسانوں سے بہتر ہے۔"

وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ: أَيْ حَقِيْقٌ.

وَقَوْلُهُ: "شَفَعَ" بِفَتْحِ الْفَاءِ.

حری: حا کے فتح اور را کے کسرہ یا کی تشدید کے ساتھ ہے اس کا معنی ہے لائق۔ شفع: فا کے فتح کے ساتھ ہے۔

(٢٥٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ: فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِيَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَمَسَاكِيْنُهُمْ، فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا: اِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَاِنَّكِ النَّارُ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا. رواه مسلم.

(٢٥٤) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا مجھ میں سرکش متکبر لوگ داخل ہوں گے، جنت نے کہا مجھ میں کمزور، مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ نے ان کے جھگڑے کو نمٹاتے ہوئے جنت کو فرمایا کہ تو میری رحمت ہے جس پر رحم کرنا چاہوں گا تیرے ذریعہ کرونگا۔ اور دوزخ کو فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعہ جس کو چاہوں گا عذاب دونگا اور میں نے تم دونوں کو ہی بھرنا ہے۔

(٢٥٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهُ لَيَاْتِي الرَّجُلُ السَّمِيْنُ الْعَظِيْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ. متفق عليه.

(٢٥٥) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ایک موٹا آدمی قیامت کے دن آئے گا لیکن وہ عنداللہ مچھر کے پر کے برابر بھی قدر و منزلت نہیں رکھتا ہوگا۔

(٢٥٦) وَعَنْهُ اَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا، فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَسَأَلَ عَنْهَا اَوْعَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ. قَالَ: اَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِيْ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا، أَوْ أَمْرَهُ، فَقَالَ: "دُلُّوْنِيْ عَلَى قَبْرِهِ" فَدَلُّوْهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى اَهْلِهَا، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ. متفق عليه.

قوله: "تقم" هو بفتح التاء و ضم القاف: أي تكنس.. "و القُمامة" الكُناسة": "وآذنتموني" بمدّ الهمزة: أي أعلمتموني.

(٢٥٦) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں صفائی وغیرہ کا کام کرتی تھی یا ایک نوجوان آدمی تھا تو آپ ﷺ نے اس عورت کو یا اس نوجوان کو نہ دیکھا تو اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا وہ تو فوت ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو تم نے مجھے اس کے مرنے کی اطلاع کیوں نہ دی۔ شاید کہ صحابہ نے اس کو معمولی سمجھا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ کہاں ہے۔ صحابہ کرام نے آپ کو بتایا، آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور پھر فرمایا یہ قبریں اندھیروں سے بھری ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ میری نماز پڑھنے سے اس کو روشن فرما دیتے ہیں۔

"تقم" تا پر زبر اور قاف پر پیش بمعنی جھاڑو دیتی تھی۔ "قُمَامَةُ" کوڑا کرکٹ "آذَنْتُمُوْنِیْ" ہمزہ ممدودہ کے ساتھ بمعنی تم نے مجھے اطلاع دی۔

(٢٥٧) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رُبَّ أَشْعَثَ مُغْبَرٍّ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ. رواه مسلم.

(٢٥٧) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے پراگندہ غبار آلود اشخاص جنہیں دروازوں سے ہی دھکیل دیا جاتا ہے اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔

(٢٥٨) وَعَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

(٢٥٨) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ. وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ. متفق عليه.

"والجد" بفتح الجيم: الحظ و الغنى. وقوله "محبوسون" أي: لم يؤذن لهم بعد في دخول الجنة.

(۲۵۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ. عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ، وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِداً، فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيْهَا، فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ: يَاجُرَيْجُ، فَقَالَ: يَارَبِّ أُمِّيْ وَصَلَاتِيْ. فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ فَانْصَرَفَتْ. فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَيُصَلِّيْ، فَقَالَتْ: يَاجُرَيْجُ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ أُمِّيْ وَصَلَاتِيْ. فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ أُمِّيْ وَصَلَاتِيْ، فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ. فَتَذَاكَرَ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ جُرَيْجاً وَعِبَادَتَهٗ، وَكَانَتْ اِمْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا، فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهٗ، فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا، فَأَتَتْ رَاعِياً كَانَ يَأْوِيْ إِلٰى صَوْمَعَتِهٖ، فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا. فَحَمَلَتْ، فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهٗ، وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهٗ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوْا: زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ. قَالَ: أَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَجَاؤُوْا بِهٖ فَقَالَ: دَعُوْنِيْ حَتّٰى أُصَلِّيَ فَصَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهٖ وَقَالَ: يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوْكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ الرَّاعِيْ، فَأَقْبَلُوْا

نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو (میں نے دیکھا کہ) اس میں داخل ہونے والے اکثر مسکین لوگ ہیں اور دولت مند روکے ہوئے ہیں۔ البتہ دوزخ والوں کو دوزخ میں لے جانے کا حکم دے دیا گیا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا ان میں داخل ہونے والی اکثر عورتیں ہیں۔ (متفق علیہ)

"جد" جیم پر زبر بمعنی خوش بختی اور تونگری۔ محبوسون بمعنی کہ ابھی تک ان کو دخول جنت کی اجازت نہیں دی گئی۔

(۲۵۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ گہوارے میں صرف تین بچوں نے کلام کیا (پہلا بچہ) عیسیٰ بن مریم (دوسرا بچہ) جریج نے، جریج ایک عبادت گذار آدمی تھا انہوں نے عبادت کے لئے ایک جھونپڑی بنائی ہوئی تھی۔ ایک دن وہ عبادت خانہ میں تھے کہ ان کی والدہ ان کے پاس آئی جب کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ والدہ نے آواز دی اے جریج! تو جریج نے دل میں کہا اے اللہ! میری ماں اور میں نماز میں مصروف ہوں، پس وہ نماز میں ہی مصروف رہے چنانچہ ان کی والدہ واپس چلی گئی۔ دوسرے دن پھر وہ آئی اور وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے پھر آواز دی، اے جریج! انہوں نے پھر دل میں کہا اے اللہ! میری ماں اور میں نماز میں ہوں، پس وہ نماز میں ہی رہے (والدہ چلی گئی) تیسرے دن وہ پھر آئی اور (اس مرتبہ بھی) وہ نماز میں تھے انہوں نے آکر کہا اے جریج! انہوں نے پھر دل میں کہا اے میرے رب! میری ماں اور میں نماز میں ہوں۔ پس وہ نماز میں ہی متوجہ رہے۔ ان کی والدہ نے بددعا دی۔ اے اللہ! اسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک کہ یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔ پس بنو اسرائیل جریج اور ان کی عبادت کا چرچا کرنے لگے ایک بدکار عورت بھی تھی جس کے حسن و جمال کی مثال دی جاتی تھی اس نے بنی اسرائیل سے کہا اگر تم چاہو میں اسے آزمائش میں ڈال دوں؟ پس وہ عورت اس جریج کے پاس آئی لیکن انہوں نے اس کی طرف کوئی التفات نہیں فرمایا۔

چنانچہ وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو اس کے حجرے کے پاس رہتا تھا اس عورت نے اپنے اوپر اس چرواہے کو قدرت دی اور اس نے اس

عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهٗ وَ يَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ وَقَالُوا: نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: لَا، أَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ. فَفَعَلُوْا. وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهٖ، فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ، فَقَالَتْ أُمُّهٗ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا، فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهٖ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ" فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهٗ بِأُصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فِيْهِ، فَجَعَلَ يَمُصُّهَا، قَالَ: "وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَ هُمْ يَضْرِبُوْنَهَا، وَيَقُوْلُوْنَ: زَنَيْتِ سَرَقْتِ، وَهِيَ تَقُوْلُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. فَقَالَتْ أُمُّهٗ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا، فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَ نَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا، فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ: مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهٗ فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ، وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ: زَنَيْتِ سَرَقْتِ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا؟ قَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّاراً فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ، وَإِنَّ هٰذِهٖ يَقُوْلُوْنَ لَهَا زَنَيْتِ، وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ، وَلَمْ تَسْرِقْ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا. متفق عليه.

"والمومسات" بضم الميم الأولى، واسكان الواو وكسرالميم الثانية و بالسين المهملة؛ وهن الزواني. والمومسة: الزانية وقوله: "دابة فارهة" بالفاء: أي حاذقة نفيسة. "والشارة" بالشين المعجمة وتخفيف الراء: وهي الجمال الظاهر في الهيئة والملبس. و معنى "تراجعا الحديث" أي: حدثت الصبي وحدثها، والله أعلم.

سے بدکاری کی جس سے اس کو حمل ٹھہر گیا جب اس نے بچہ جنا تو دعوی کر دیا کہ یہ جریج کا ہے۔ لوگ جریج کے پاس آئے انہیں حجرے سے نیچے اتارا اور ان کے حجرے کو گرا دیا۔ اور انہیں مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ انہوں نے پوچھا بات کیا ہے؟ انہوں نے کہا تو نے اس فاحشہ کیساتھ بدکاری کی ہے اور اس نے تیرا لڑکا بھی جنا ہے۔ انہوں نے پوچھا بچہ کہاں ہے؟ چنانچہ وہ بچہ اٹھا کر لائے انہوں نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں نماز پڑھ لوں۔

انہوں نے نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر بچے کے پاس آئے اور اس کے پیٹ میں چوکہ لگایا اور اس سے پوچھا اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا فلاں چرواہا۔ پس سب لوگ جریج کی طرف متوجہ ہوئے انہیں بوسہ دیتے اور چومتے اور انہوں نے کہا ہم تیرے حجرے کو سونے کا بنا دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں اسے اسی طرح مٹی کا بنا دو جیسے پہلے تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کر دیا۔

(تیسرا بچہ) ایک دن ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا کہ ایک شخص گذرا جو تیز رفتار گھوڑے پر سوار اور عمدہ لباس پہنے ہوئے تھا۔ بچے کی ماں نے کہا یا اللہ! میرے بچے کو بھی اس جیسا بنا دے۔ بچے نے اپنا منہ ماں کے پستان سے ہٹا لیا اور اس شخص کی طرف متوجہ ہوا اور اسے غور سے دیکھا اور کہا اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر دوبارہ پستان کی طرف متوجہ ہوا اور دودھ پینا شروع کر دیا۔

(حدیث کے راوی کہتے ہیں) گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ اس کے دودھ پینے کی کیفیت اپنی شہادت کی انگلی منہ میں ڈال کر اور اسے چوس کر بیان فرما رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگ ایک لونڈی کے پاس سے گذرے جسے کچھ لوگ مار رہے تھے اور کہتے تھے تو نے بدکاری اور چوری کی ہے اور وہ کہتی تھی: **حسبی اللہ و نعم الوکیل**۔ مجھے میرا اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ بچے کی ماں نے پھر دعاء کی اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا یہ سن کر بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا اور کہا اے اللہ! مجھے اس جیسا ہی کرنا۔ پس اس وقت دونوں (ماں اور بیٹے) ایک دوسرے سے سوال و جواب کرنے لگے۔ ماں نے کہا ایک خوش اطوار آدمی

گذرا اور میں نے دعا کی اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنانا۔ تو تو نے اس کے برعکس کہا کہ یا اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا اور لوگ اس لونڈی کو لے کر پاس سے گذرے جسے کچھ لوگ مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تو نے بدکاری اور چوری کی ہے تو میں نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا تو تو نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا ہی کرنا (آخر یہ کیا بات ہے) بچے نے کہا وہ شخص بڑا سرکش تھا پس میں نے دعا کی یا اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا اور یہ لونڈی جس کو لوگ کہہ رہے تھے کہ تو نے بدکاری کی ہے حالانکہ اس نے بدکاری نہیں کی اور نہ ہی اس نے کوئی چوری کی تھی تو میں نے دعا کی یا اللہ! مجھے اس جیسا (نیک) بنانا۔ (متفق علیہ)

مومسات: پہلے میم پر پیش، واو ساکن اور دوسرے میم پر زیر اور سین مہملہ کے ساتھ بمعنی بدکار عورتیں۔ مومسة (واحد) بدکار عورت۔

"**دابة فارهة**" (فا کے ساتھ) بمعنی تیز رفتار سواری، شَارَة: نقطوں والا شین۔ اور بغیر تشدید کے را، شکل وصورت اور لباس کے لحاظ سے ظاہری جمال۔

"**تراجعا الحديث**: ماں نے بچے سے اور بچے نے ماں سے گفتگو کی یعنی دونوں کا مکالمہ باہم سوال وجواب۔ واللہ اعلم۔

(۳۳) یتیموں، لڑکیوں اور تمام کمزور، مساکین اور خستہ حال لوگوں کے ساتھ نرمی کرنے، ان پر شفقت واحسان کرنے اور ان کے ساتھ تواضع سے پیش آنے کا بیان

(١١٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الحجر: ٨٨)

(۱۱۳) ارشاد خداوندی ہے: "اور جھکا اپنے بازو ایمان والوں کے واسطے۔"

(١١٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ (الكهف: ٢٨)

(۱۱۴) اور ارشاد خداوندی ہے: "جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں ان میں سے (گذر کر) اور طرف نہ دوڑیں کہ تم آرائش زندگانی دنیا کے خواستگار ہو جاؤ۔"

(١١٥) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَ أَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (الضحى: ٩)

(۱۱۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "تو تم بھی یتیم پر ظلم نہ کرو اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دو۔"

(۱۱۶) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿أَرَأَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ﴾ (الماعون: ۱، ۳)

(۱۱۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو روز جزاء کو جھٹلاتا ہے یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور فقیر کو کھانا کھلانے کے لئے (لوگوں کو) ترغیب نہیں دیتا۔''

(۲۶۰) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلَيْنَا، وَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ. رواه مسلم.

(۲۶۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ آدمی نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے مشرکین نے آپ ﷺ سے کہا ان لوگوں کو دور بھگا دیجئے کہیں یہ ہماری مخالفت پر دلیر نہ ہو جائیں ان میں سے ایک میں تھا اور عبداللہ بن مسعود، قبیلہ ہذیل میں سے ایک آدمی، بلال اور دو اور جن کا نام میں لینا نہیں چاہتا۔ رسول اللہ ﷺ کے دل میں مشیت الٰہی کے مطابق کچھ خیال گذرا اور آپ نے سوچنا شروع کر دیا اللہ پاک نے ذیل کی آیات نازل فرما دیں ''اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں اور اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو اپنے پاس سے مت نکالو۔

(۲۶۱) وَعَنْ اَبِيْ هُبَيْرَةَ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍوالْمُزَنِيِّ وَهُوَمِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍفَقَالُوْا: مَا أَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ: "يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ؟ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ" فَأَتَاهُمْ فَقَالَ: يَاإِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوْا: لَا، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أُخَيَّ. رواه مسلم.

قوله "مأخذها" أي: لم تستوف حقها منه وقوله "ياأخي": روى بفتح الهمزة وكسر الخاء وتخفيف الياء، وروى بضم الهمزة وفتح الخاء وتشديد الياء.

(۲۶۱) حضرت ابی ہبیرہ عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ ''اور وہ بیعت رضوان میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے'' بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان کا سلمان، صہیب، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر صحابہ کرام کے پاس سے گذر ہوا تو انہوں نے کہا: اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن سے اپنا حق نہیں لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم ایسی بات قریش کے شیخ اور سردار کے حق میں کہتے ہو۔

اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کو بتایا آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! شاید تو نے ان حضرات کو ناراض کر دیا۔ یاد رکھو! اگر تو نے ان کو ناراض کر دیا تو پھر تو نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے پوچھا بھائیو! میں نے تمہیں ناراض تو نہیں کر دیا؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ اے میرے بھائی اللہ آپ کو معاف فرما دے۔

''مأخذها'': کا مطلب یہ ہے کہ اس سے اپنا حق وصول نہیں کیا۔ ''یا اخي'' ہمزہ پر زبر، خا پر زیر اور یا بغیر تشدید کے اور یہ ہمزہ پر پیش خا پر زبر اور یا پر تشدید کے ساتھ بھی مروی ہے (یعنی اُخَیَّ)

(٢٦٢) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا" وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَ فَرَّجَ بَيْنَهُمَا. رواه البخاری.

و "كافل اليتيم" القائم بأموره.

(۲۶۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان کشادگی دکھاتے ہوئے اشارہ فرمایا۔

كافل اليتيم: "بمعنی یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا"

(٢٦٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ أَوْلِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ" وَأَشَارَ الرَّاوِيُّ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. رواه مسلم.

(۲۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہے یا نہیں، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔ مالک بن انس رحمہ اللہ راوی حدیث نے شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

(٢٦٤) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، إِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ. متفق عليه.

وفي رواية في الصحيحين: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَايَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ، وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ"

(۲۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو ایک کھجور، دو کھجوریں، ایک لقمہ، دو لقمہ مانگتا پھرتا ہے۔ بلکہ مسکین تو وہ ہے جو سوال کرنے سے بچتا ہے۔ (متفق علیہ)

اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو گھومتا پھرتا ہے اور لوگوں سے اس کو ایک لقمہ، دو لقمہ، ایک کھجور، دو کھجوریں میسر آتی ہیں البتہ مسکین وہ آدمی ہے جو مال و دولت کو نہیں پاتا جس سے وہ مستغنی رہے اور نہ اس کے فقر کا کسی کو پتہ چلتا ہے کہ اس پر صدقہ کیا جائے نہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔

(٢٦٥) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلسَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" وَأَحْسِبُهُ قَالَ: "وَكَالْقَائِمِ الَّذِيْ لَايَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ الَّذِيْ لَا يُفْطِرُ. متفق عليه.

(۲۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورتوں اور مسکینوں پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ پاک کے راستہ میں جہاد کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اس شخص کی طرح ہے جو قیام کرتا ہے سستی نہیں دکھاتا اور اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھتا ہے افطار نہیں کرتا۔ (متفق علیہ)

(٢٦٦) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ. يُمْنَعُهَا مَنْ يَّأْتِيْهَا، وَيُدْعٰى إِلَيْهَا مَنْ يَّأْبَاهَا، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. رواه مسلم.

(۲۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بدترین دعوت اس ولیمہ کی دعوت ہے جس میں ان لوگوں کو روکا جاتا ہے جو اس میں شرکت کرتے ہیں اور ان لوگوں کو بلایا جاتا ہے جو انکار کرتے ہیں اور وہ شخص جس نے دعوت کو قبول نہ کیا وہ

وفی روایة فی الصحیحین، عن أبی هریرة من قوله: "بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعٰى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَ يُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ"

اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ (مسلم)

اور بخاری و مسلم کی ایک دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس ولیمہ کا کھانا برا ہے جس میں صرف مالداروں کو دعوت دی جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے۔

(٢٦٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ. رواه مسلم. "جاريتين" أي: بنتين.

(۲۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ دونوں بالغ ہو گئیں قیامت کے دن میں اور وہ ان دو انگلیوں کی مانند اکٹھے آئیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا۔

(٢٦٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئاً غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: "مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْراً مِّنَ النَّارِ. متفق عليه.

(۲۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو لڑکیاں تھیں وہ سوال کرنے آئی تھی لیکن میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ اور کچھ نہ تھا چنانچہ میں نے اس کو وہ کھجور دے دی۔ اس نے ایک کھجور کو اپنی دو بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود اس سے کچھ نہ کھایا پھر وہ کھڑی ہوئی اور باہر نکل گئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے بارے میں آزمایا جائے پس وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، تو یہ لڑکیاں اس کے لئے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔

(٢٦٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِيْ مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُرِيْدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَبَنِيْ شَأْنُهَا، فَذَكَرْتُ الَّذِيْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ. رواه مسلم.

(۲۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مسکین عورت دو لڑکیوں کے ساتھ میرے پاس آئی میں نے اس کو تین کھجوریں دے دیں چنانچہ اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دے دی اور ایک کھجور کو اپنے منہ کی طرف اٹھایا تا کہ خود کھائے لیکن اس کی دونوں لڑکیوں نے اس سے اس کھجور کا بھی مطالبہ کیا، اس نے کھجور کو چیرا "جس کھجور کو کھانے کا وہ خود ارادہ کرتی تھی" اور ان دونوں کے درمیان اس کو بانٹ دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے اس کا یہ طرز عمل بہت اچھا معلوم ہوا۔ میں نے اس کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے اس کے لئے اس کی وجہ سے جنت کو واجب کر دیا یا اس عمل کی وجہ سے وہ جہنم سے آزاد ہو گئی۔

(٢٧٠) وَعَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عُمَرَ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ

(۲۷۰) حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ اَلْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ. حديث حسن رواه النسائي باسناد جيد.

ومعنى "أحرج" أُلْحِقُ الْحَرَجَ، وَهُوَالْإِثْمُ بِمَنْ ضَيَّعَ حَقَّهُمَا، وَأُحَذِّرُمِنْ ذَالِكَ تَحْذِيْرًا بَلِيْغًا، وَأَزْجُرُ عَنْهُ زَجْراً أَكِيداً"

ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اے اللہ! میں ڈرتا ہوں یتیم اور عورت کے حق کا خیال نہ رکھنے سے۔

(یہ حدیث حسن نسائی میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے)

"احرج" جو شخص ان دونوں کے حقوق کو ضائع کرتا ہے میں اسے گناہ گار سمجھتا ہوں اور اس سے پرزور ڈراتا ہوں اور سخت تاکید کے ساتھ اس کی حق تلفی سے روکتا ہوں۔

(۲۷۱) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِبْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلاً عَلَى مَنْ دُوْنَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ.

رواه البخاري هكذا مرسلا، فإن مصعب بن سعد تابعي، و رواه الحافظ أبوبكر البرقاني في صحيحه متصلاً عن مصعب عن أبيه رضي الله عنه.

(۲۷۱) حضرت مصعب بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ اس کو اس کے نچلے درجے والوں پر فضیلت حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نہیں مدد کئے جاتے ہو اور رزق نہیں دیئے جاتے ہو مگر اپنے کمزور لوگوں کی وجہ سے۔

بخاری نے اس حدیث کو مرسل ذکر کیا ہے اس لئے کہ مصعب بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ تابعی ہے اور حافظ ابوبکر برقانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح کتاب میں متصل مصعب عن ابیہ کے ساتھ روایت کی ہے۔

(۲۷۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِبْغُوْنِي الضُّعَفَاءَ، فَإِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ، وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ". رواه ابوداود بإسناد جيد.

(۲۷۲) حضرت ابوالدرداء بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ تم مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو اس لئے کہ کمزور لوگوں کی بدولت تمہیں فتحیابی حاصل ہوتی اور رزق مہیا ہوتا ہے۔

(ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے)

(۳۴) عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے بیان میں

(۱۱۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (النساء: ۱۹)

(۱۱۷) ارشاد خداوندی ہے: "کہ عورتوں کے ساتھ اچھی طرح گذارہ کرو۔"

(۱۱۸) وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا أَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْحَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَ إِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْراً رَّحِيْمًا﴾ (النساء: ۱۲۹)

(۱۱۸) ارشاد خداوندی ہے: "اور تم ہرگز برابر نہ رکھ سکو گے عورتوں کو اگرچہ اس کی حرص کرو سو بالکل مائل بھی نہ ہو جاؤ کہ ڈال رکھو ایک عورت کو جیسے ادھر لٹکتی اور اگر اصلاح کرتے رہو اور پرہیز گاری کرتے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

(۲۷۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْراً، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ

(۲۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اس لئے کہ ان کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے اور پسلی کا اوپر کا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے پس! اگر اس کو سیدھا

أَعْوَجَ مَافِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ، لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ. متفق عليه.

وفي رواية في الصحيحين: "اَلْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا، اِسْتَمْتَعْتَ وَفِيْهَا عَوَجٌ"

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلَى طَرِيْقَةٍ، فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا، اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عَوَجٌ، وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا" قَوْلُهُ: "عَوَجٌ" هوبفتح العين و الواو.

کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اگر اس کو اپنے حال پر چھوڑ دو گے تو اس کا ٹیڑھا پن بدستور رہے گا پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔

صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ عورت کی مثال پسلی کی طرح ہے اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہو گے تو اس سے فائدہ اٹھانا ممکن ہے جب کہ اس میں ٹیڑھا پن بدستور موجود رہے گا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے عورت کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے وہ کبھی بھی ایک راستہ پر درست نہیں رہ سکتی اگر اس سے فائدہ اٹھانا مقصود ہے تو اس کے ٹیڑھے پن کے ہوتے ہوئے فائدہ اٹھاتے رہئے۔ اور اگر اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اس کا توڑنا اس کو طلاق دینا ہے۔ "عوج" عین کے زبر اور واو کے زبر کے ساتھ آتا ہے۔

(٢٧٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذِانْبَعَثَ أَشْقَاهَا" اِنْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ، فَوَعَظَ فِيْهِنَّ، فَقَالَ: "يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جِلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ" ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ: "لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟". متفق عليه.

"والعارم" بالعين المهملة والراء: هو الشرير المفسد، وقوله: "انبعث" أي: قام بسرعة.

(۲۷۴) حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ خطبہ فرما رہے تھے آپ ﷺ نے (اس میں حضرت صالح علیہ السلام) کی اونٹنی اور اس کے قاتل کا ذکر فرمایا، آپ ﷺ نے قرآن پاک کی آیت پڑھی "اِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا" کہ اونٹنی کے پاؤں کاٹنے کے لئے قوم ثمود کا ایک بڑا سردار طاقتور کھڑا ہوا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے بارے میں فرمایا کہ تم اپنی عورتوں کو یوں مارتے ہو جیسے غلام کو مارا جاتا ہے شاید پھر اسی دن آخر میں اس سے مجامعت کرنا پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے ریح کے خارج ہونے پر ہنسنے کے متعلق وعظ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم ایسے کام پر کیوں ہنستے ہو جس کو خود بھی کرتے ہو؟

"العارم" عین مہملہ اور را کے ساتھ بمعنی شریر مفسد آدمی۔

"انبعث" تیزی کے ساتھ کھڑا ہونا۔

(٢٧٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ" أَوْ قَالَ: "غَيْرَهُ". رواه مسلم.

قوله "يفرك" هوبفتح الياء واسكان الفاء وفتح

(۲۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ایمان والا آدمی کسی ایمان والی عورت سے دشمنی نہ کرے اگر ایک خصلت کو ناپسند سمجھے تو دوسری خصلت یقیناً پسند ہوگی۔ آپ ﷺ نے لفظ "آخر" فرمایا۔ یا لفظ "غیرہ" فرمایا۔

"یفرک" یا کے زبر اور فا کے سکون اور را کے زبر کے ساتھ ہے اس کا

الراء معناه: يبغض، يقال فَرِكَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا، وَ فَرِكَهَا زَوْجُهَا: بِكَسْرِ الرَّاءِ، يَفْرَكُهَا بِفَتْحِهَا، أَيْ: أَبْغَضَهَا. والله أعلم.

(٢٧٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ: بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ، ثُمَّ قَالَ: "أَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْراً، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئاً غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْباً غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلاً؛ أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا، وَ لِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا؛ فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَأْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ، أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ".

رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَوَانٍ" أي: أسيرات جمع عَانِيَةٍ، بالعين المهملة، وهي الأسيرة، والعَانِيْ: الاسير. شَبَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ فِيْ دُخُوْلِهَا تَحْتَ حُكْمِ الزَّوْجِ بِالْاَسِيْرِ "وَالضَّرْبُ الْمُبَرِّحُ" هوالشَّاقُّ الشَّدِيْدُ، وقوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ولاتبغوا عليهن سبيلاً" أي: لا تطلبوا طريقاً تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ عَلَيْهِنَّ وَ تُؤْذُوْنَهُنَّ بِهٖ، والله أعلم.

(٢٧٧) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنا عَلَيْهِ؟ قَالَ: "أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَاطَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْإِلَّا فِي الْبَيْتِ".

معنی یہ ہے کہ وہ دشمنی رکھتا ہے یعنی عورت نے اپنے خاوند سے دشمنی رکھی اور خاوند نے اپنی عورت سے دشمنی کی۔ فَرِكَ را کے زیر کے ساتھ اور يَفْرَكُ را کے زبر کے ساتھ۔

(۲۷۶) عمرو بن احوص جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے حجۃ الوداع میں نبی ﷺ سے سنا کہ آپ حمد و ثنا کے بعد وعظ و نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرما رہے تھے۔ خبردار! عورتوں کے ساتھ بھلائی کا انداز اختیار کرو اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں اور تم ان سے سوائے مجامعت وغیرہ کے کسی اور چیز کے مالک نہیں ہو۔ ہاں اگر وہ ظاہر بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اگر وہ اس کا ارتکاب کریں تو ان کو بستروں کے لحاظ سے الگ کردو اور انہیں ایسا نہ مارو کہ جو ہڈی کو ظاہر کردے۔ اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو ان کے لئے کوئی نیا طریقہ تلاش نہ کرو۔ خبردار! تم کو تمہاری عورتوں پر حقوق ہیں اور تمہاری عورتوں کے تم پر حقوق ہیں۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ایسے انسان کو پاؤں نہ رکھنے دیں جن کو تم برا جانتے ہو۔ اور وہ تمہارے گھروں میں ایسے لوگوں کو آنے کی اجازت نہ دیں جن کو تم برا جانتے ہو اور بیویوں کے بھی تم پر حق ہیں کہ تم لباس اور خوراک میں ان کے ساتھ اچھا سلوک اختیار کرو۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

"عوان" یعنی وہ عورتیں جو قیدی ہیں، یہ "عانية" کی جمع ہے جو عین مہملہ کے ساتھ ہے اور عانی قیدی مرد کو کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے عورت کو جب وہ خاوند کی حکومت میں داخل ہو جائے قیدی کے ساتھ تشبیہ دی ہے "الضرب المبرح" سخت مارنے کو کہتے ہیں۔

آپ ﷺ کا ارشاد "فلا تبغوا عليهن سبيلاً" یعنی کوئی ایسا راستہ اختیار نہ کرو جس کے ساتھ ان پر غلبہ حاصل کرو اور ان کو تکلیف میں مبتلا کرو۔ واللہ اعلم

(۲۷۷) حضرت معاویہ بن حیدة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو کھانا کھائے تو اس کو بھی کھلائے جب تو لباس پہنے تو اس کو بھی پہنائے اور اس کے چہرے پر نہ مارو اور اسے قبیح باتیں نہ کہو اور اس

حديث حسن رواه ابوداود.

وقال: معنى "لاتقبح" أي: لَاتَقُلْ قَبَّحَكِ اللّٰهُ.

کے ساتھ قطع تعلق نہ کرو مگر گھر کے اندر (یہ حدیث حسن ہے) رواہ ابوداود۔

"لا تقبح" کا معنی یہ ہے کہ تم اسے نہ کہو کہ اللہ پاک تجھے قبیح بنادے۔

(٢٧٨) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ. رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

(٢٧٨) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام ایمانداروں سے اکمل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور بہترین انسان تم میں سے وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٢٧٩) وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَضْرِبُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ" فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ، فَرَخَّصَ فِيْ ضَرْبِهِنَّ، فَأَطَافَ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ أَطَافَ بِآلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ. رواه ابوداود بإسناد صحيح.

(٢٧٩) حضرت ایاس بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی باندیوں کو مت مارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کے خلاف دلیر ہوگئی ہیں تو آپ نے ان کو مارنے کی اجازت دے دی تو آپ ﷺ کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں جمع ہوگئیں جو اپنے خاوندوں کی شکایت کررہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ محمد (ﷺ) کے اہل بیت کے پاس بہت سی عورتیں جمع ہوگئیں جو اپنے خاوندوں کی شکایت کرتی ہیں۔ ایسے لوگ جو اپنی بیویوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں پسندیدہ نہیں ہیں۔ (ابوداود نے اس کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

قوله: "ذئرن" هو بذال معجمة مفتوحة ثم همزة مكسورة ثم زاء ساكنة ثم نون، أي: اِجْتَرَأْنَ. قوله: "أَطَافَ" أي: أَحَاطَ"

"ذئرن" ذال معجمہ مفتوحہ اس کے بعد ہمزہ مکسورہ اس کے بعد را ساکنہ اس کے بعد نون بمعنی وہ دلیر ہوگئی ہیں۔ "أطاف" بمعنی جمع ہوگئیں۔

(٢٨٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ. رواه مسلم.

(٢٨٠) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا ساز وسامان کا نام ہے اور دنیا کا بہترین ساز وسامان نیک عورت ہے۔

(٣٥) عورتوں پر مردوں کے حقوق کا بیان

(١١٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوْا مِنْ

(١١٩) ارشاد خداوندی ہے: "مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس واسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر اور اس واسطے کہ خرچ کئے انہوں نے اپنے مال۔ پھر

أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ (النساء: ٣٤)

جو عورتیں نیک ہیں، تابعدار ہیں، نگہبانی کرتی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت سے۔"

(٢٨١) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَعَا الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهٖ فَلَمْ تَأْتِهٖ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ. متفق عليه.

و فى رواية لهما: "إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ.

وفى رواية قال رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَامِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهٖ فَتَأْبٰى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِىْ فِى السَّمَاءِ سَاخِطاً عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا"

(۲۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب خاوند اپنی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے خاوند ناراضگی کے ساتھ رات گذارے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ (متفق علیہ)

ایک دوسری روایت میں آتا ہے جب عورت اپنے خاوند سے دور ہو کر رات گذارے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں اور ایک روایت میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنی عورت کو بستر پر آنے کو کہتا ہے اور وہ عورت آنے سے انکار کر دیتی ہے تو وہ ذات جو آسمان میں ہے اس پر ناراض رہتی ہے تاوقتیکہ اس کا خاوند اس سے راضی نہ ہو جائے۔

(٢٨٢) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضاً أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهٖ، وَلَا تَأْذَنَ فِىْ بَيْتِهٖ إِلَّا بِإِذْنِهٖ. متفق عليه و هذا لفظ البخارى.

(۲۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لئے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے اور یہ کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر پر آنے کی اجازت نہ دے (بخاری و مسلم، اس حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں)۔

(٢٨٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَ كُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ، وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَ الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَ وَلَدِهٖ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ. متفق عليه.

(۲۸۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! تم سب حاکم ہو اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا اور امیر حاکم ہے، آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر بار اور اس کی اولاد پر نگہبان ہے پس تم سب لوگ حاکم ہو اور تم سب سے تمہاری رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ (متفق علیہ)

(٢٨٤) وَعَنْ اَبِىْ عَلِىٍّ طَلْقِ بْنِ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَأْتِهٖ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ. رواه الترمذى والنسائى و قال الترمذى حديث حسن صحيح.

(۲۸۴) حضرت ابوعلی طلق بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب خاوند اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو اس کو آنا چاہئے اگرچہ وہ تنور پر کیوں نہ ہو۔ (ترمذی، نسائی، اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(۲۸۵) وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْكُنْتُ آمِراً أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. رواه الترمذى و قال حديث حسن صحيح.

(۲۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں نہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا سجدہ کرنے کا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ (ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(۲۸۶) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ، وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ. رواه الترمذى و قال حديث حسن.

(۲۸۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی عورت انتقال کر گئی اس حال میں کہ اسکا شوہر اس سے راضی تھا، تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔ (ترمذی) صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۸۷) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُؤْذِى امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِى الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ! إِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا. رواه الترمذى و قال حدبث حسن.

(۲۸۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف نہیں دیتی مگر اس کی بیوی حور عین اس کو مخاطب کر کے کہتی ہے، اللہ تجھے تباہ و برباد کرے تو اس کو تکلیف نہ پہنچا اس لئے کہ وہ تو تیرے پاس مہمان ہے جلد ہی تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئیگا۔ (ترمذی، صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)۔

(۲۸۸) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَاتَرَكْتُ بَعْدِى فِتْنَةً هِىَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ. متفق عليه.

(۲۸۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دینے والا اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔ (متفق علیہ)

(۳۶) اہل وعیال پر خرچ کرنے کا بیان

(۱۲۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: ﴿وَعَلَى الْمَوْلُوْدِلَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (البقرہ: ۲۳۳)

(۱۲۰) ارشاد خداوندی ہے۔ "اور باپ پر ہے کھانا اور کپڑا ان عورتوں کا موافق دستور کے۔"

(۱۲۱) وَ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿لِيُنْفِقْ ذُوسَعَةٍ مِن سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً إِلَّا مَا آتَاهَا﴾ (الطّلاق: ۷)

(۱۲۱) ارشاد خداوندی ہے۔ "چاہئے کہ خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت کے موافق، اور جس کے رزق میں تنگی ہو، وہ جتنا خدا نے اس کو دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی کے مطابق جو اس کو دیا ہے۔"

(۱۲۲) وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ (السبا: ۳۹)

(۱۲۲) ارشاد خداوندی ہے۔ "جو خرچ تم کرتے ہو کچھ چیز وہ اس کا عوض دیتا ہے۔"

(۲۸۹) وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

(۲۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلٰى مِسْكِيْنٍ، وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِيْ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ. رواه مسلم.

نے ارشاد فرمایا: ایک دینار وہ ہے جس کو تم نے فی سبیل اللہ خرچ کر ڈالا اور ایک دینار وہ ہے جس کو غلام آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جس کو تو نے اپنے اہل وعیال کی ضرورتوں میں خرچ کیا۔ ان میں سے زیادہ اجر وثواب والا دینار وہ ہے جس کو تو نے اپنے اہل وعیال پر صرف کیا۔ (رواہ مسلم)

(۲۹۰) وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ لَهُ: أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَوْبَانَ بْنِ بُجْدُدَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهِ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى دَابَّتِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى أَصْحَابِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. رواه مسلم.

(۲۹۰) حضرت ابوعبداللہ جن کو کہا جاتا ہے ابوعبدالرحمٰن ثوبان بن بجدد آپ ﷺ کے غلام ہیں (ان) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل دینار وہ ہے جس کو انسان اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو اللہ کے راستہ میں اپنے چوپائے پر صرف کرتا ہے اور وہ دینار بھی جس کو فی سبیل اللہ اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔

(۲۹۱) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لِّيْ أَجْرٌ فِيْ بَنِيْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ، وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا إِنَّمَاهُمْ بَنِيَّ؟ فَقَالَ: "نَعَمْ لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ. متفق عليه.

(۲۹۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اولاد ابوسلمہ پر خرچ کروں تو کیا ان کا مجھے ثواب ملے گا جب کہ میں ان کو چھوڑ نہیں سکتی کہ وہ دائیں یا بائیں (روزی کی تلاش میں سرگرداں ہوں) اس لئے کہ وہ تو میرے لڑکے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں تجھے ان پر خرچ کرنے کی وجہ سے ثواب حاصل ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

(۲۹۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ الَّذِيْ قَدَّمْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ الْكِتَابِ فِيْ بَابِ النِّيَّةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: "وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ اِمْرَأَتِكَ. متفق عليه.

(۲۹۲) حضرت سعد بن ابی وقاص اپنی طویل حدیث میں (جس کو ہم نے کتاب کے شروع باب النیۃ کے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: بے شک جو کچھ بھی تو خرچ کرتا ہے اس سے مقصود رضائے الٰہی کا حصول ہے تو اس میں تجھے ثواب حاصل ہوگا۔ یہاں تک کہ بیوی کے منہ میں جو نوالہ جائے گا اس کا بھی ثواب ملے گا۔

(۲۹۳) وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةً يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ. متفق عليه.

(۲۹۳) حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت کے ساتھ خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۲۹۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(۲۹۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے لئے اتنا گناہ ہی کافی ہے

"كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ. حديث صحيح رواه ابوداود وغيره.

ورواه مسلم في صحيحه بمعناه قال: "كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْماً أَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ.

کہ جن لوگوں کی روزی کا وہ ذمہ دار ہے اس کے حقوق کو ضائع کردے۔ یہ حدیث صحیح ہے ابوداود وغیرہ نے ذکر کی ہے۔ امام مسلم نے صحیح مسلم میں اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے کہ آدمی کے لئے اس قدر ہی گناہ کافی ہے کہ جن لوگوں کی خوراک کا وہ ذمہ دار ہے ان سے خوراک کو روک دے۔

(۲۹۵) وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقاً خَلَفاً، وَ يَقُوْلُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكاً تَلَفاً. متفق عليه.

(۲۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے آسمانوں سے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے انسان کو اس کا نعم البدل عطا فرما، دوسرا کہتا ہے اے اللہ! بخیل کے مال کو تلف فرما۔ (بخاری و مسلم)

(۲۹٦) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ. رواه البخاری.

(۲۹٦) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ (یعنی خرچ کرنے والا) نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتداء اپنے اہل وعیال سے کرو اور بہتر صدقہ وہ ہے جس میں نفس کا غنا موجود ہو۔ اللہ اس کو بچالیتا ہے جو شخص سوال سے بچنا چاہتا ہے اور جو شخص غنا کا طالب ہے اللہ اس کو غنا دے دیتا ہے۔ (بخاری)

(۳۷) پسندیدہ اور عمدہ چیز کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کا بیان

(۱۲۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران: ۹۲)

(۱۲۳) ارشاد خداوندی ہے: "ہرگز نہ حاصل کرسکو گے نیکی میں کمال جب تک نہ خرچ کرو اپنی پیاری چیزوں سے کچھ۔"

(١٢٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَ لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ (بقره: ٢٦٧)

(۱۲۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کھاتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے خرچ کرو اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا۔"

(٢٩٧) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالاً مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ، وَ كَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَ يَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى

(۲۹۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تمام انصار سے زیادہ کھجوروں کے باغ کے مالک تھے۔ اور اپنے تمام مال سے "بیرحاء" باغ زیادہ محبوب تھا اور یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس کا عمدہ پانی بھی نوش فرماتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کبھی نیکی کو حاصل

تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ"، قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْزَلَ عَلَيْكَ: "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ"، وَ إِنَّ أَحَبَّ مَالِيْ إِلَيَّ بَيْرَحَاءُ، وَ إِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى أَرْجُوْ بِرَّهَا وَ ذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَخٍ! ذَالِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ" فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَسَّمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهِ، وَ بَنِي عَمِّهِ. متفق عليه.

قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَالٌ رَابِحٌ" رُوِيَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ "رَابِحٌ" و"رايح" بالباء الموجدة وبالياء المثناة، أي: رايح غليك نفعه، "بيرحاء" حديقة نخل وروى بكسر الباء و فتحها."

نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ "تم نیکی کے کامل درجہ کو حاصل نہیں کر سکو گے۔ جب تک تم اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے" میرا یہ باغ بیرحاء سب سے زیادہ مجھے پسندیدہ ہے۔ اور میں اس کو اللہ کے لئے صدقہ کرتا ہوں اس کے اجر و ثواب کا اللہ سے امیدوار ہوں لہٰذا یا رسول اللہ آپ اس باغ کو تقسیم فرمائیں جیسے اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واہ واہ! یہ مال بہت مفید ہے تیرا یہ مال بہت مفید ہے میں نے تمہاری تمام بات سن لی۔ میرا خیال یہ ہے کہ تم اس کو اپنے قریبی رشتہ داروں میں اس کو بانٹ دو۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اسی طرح کر لیتا ہوں۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

"مَالٌ رَابِحٌ" صحیح روایات میں باء موحدہ کے ساتھ ہے اور یاء مثناۃ کے ساتھ دونوں طرح مروی ہے یعنی اس کا فائدہ تم کو حاصل ہوگا۔

"بَيْرَحَاءَ" کھجوروں کے باغ کو کہتے ہیں با کے کسرہ اور فتح کے ساتھ مروی ہے۔

(۳۸) اپنے اہل و عیال اور دیگر تمام متعلقین کو اللہ کی اطاعت کرنے کا حکم دینا اور ان کو اللہ کی مخالفت سے روکنے انہیں سزا دینے اور اللہ کی منع کردہ چیزوں کے ارتکاب سے انہیں باز رکھنے کا بیان

(١٢٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طه: ١٣٢)

(۱۲۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور خود اس پر قائم رہو۔"

(١٢٦) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَاراً﴾ (التحريم: ٦)

(۱۲۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم سے بچاؤ۔"

(٢٩٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ

(۲۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور کو اٹھایا اور اس کو اپنے

تَمرِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَخْ كَخْ" اِرْمِ بِهَا، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟! متفق عليه.

وفي رواية: "أَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ" وقوله: "كَخْ كَخْ" يُقَالُ بِإِسْكَانِ الْخَاءِ، وَيُقَالُ بِكَسْرِهَا مَعَ التَّنْوِيْنِ وَهِيَ كَلِمَةُ زَجْرٍ لِلصَّبِيِّ عَنِ الْمُسْتَقْذَرَاتِ، وَكَانَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَبِيًّا"

منہ میں ڈال لیا۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کخ کخ" کہ اس کو پھینک دو، کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

"کخ کخ" خا کے سکون کے ساتھ اور بعض نے خا پر کسرہ اور تنوین کے ساتھ کہا ہے یہ کلمہ زجر و توبیخ کا ہے بچوں کو قبیح چیزوں سے روکنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور حضرت حسن بھی بچے تھے۔

(٢٩٩) وَعَنْ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ رَبِيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ غُلَاماً فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ. فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَاغُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّايَلِيْكَ" فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِيْ بَعْدُ. متفق عليه.

"وتطيش" تدور في نواحي الصحفة.

(٢٩٩) حضرت ابوحفص عمر بن ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پرورش میں تھے روایت کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی پرورش میں ابھی بچہ تھا اور میرا ہاتھ کھانا کھاتے وقت پیالے میں گھومتا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے! بسم اللہ پڑھو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ آپ ﷺ کے ارشاد کے بعد میرے کھانے کا طریقہ یہی رہا۔ (بخاری و مسلم)

"تطیش" پیالے کے اطراف میں گھومتا تھا۔

(٣٠٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، اَلْاِمَامُ رَاعٍ، وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. متفق عليه.

(٣٠٠) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے تم سب حاکم ہو اور تم سب سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا چنانچہ امام حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا اور آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا اور خادم اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

(٣٠١) وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَ اضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا، وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ. حديث حسن رواه ابوداود

(٣٠١) عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائیں اور ان کو نماز کی وجہ سے سزا دو جب وہ دس سال کے ہو جائیں اور ان کے بستروں کو الگ الگ کرو، یہ حدیث حسن ہے ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

بأسناد حسن.

(۳۰۲) وَعَنْ اَبِیْ ثُرَیَّةَ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ. حديث حسن رواه أبوداؤد، والترمذي و قال حديث حسن.

ولفظ أبي داؤد: "مُرُوا الصَّبِيَّ بالصلوٰة إذا بلغ سبع سنين."

(۳۰۲) حضرت ابوثریہ سبرۃ بن معبد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات برس کے بچے کو نماز کی تعلیم دو اور دس سال کے بچے کو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے سزا دو۔

یہ حدیث حسن ہے اور ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس کو نماز پڑھنے کا حکم دو۔

(۳۹) پڑوسی کا حق اور اس کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

(۱۲۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئاً وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتَامٰى وَ الْمَسَاكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء: ٣٦)

(۱۲۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قربت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور ساتھ بیٹھنے والے ساتھی اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو۔"

(۳۰۳) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ. متفق عليه.

(۳۰۳) حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل امین علیہ السلام ہمسائے کے متعلق ہمیشہ ہی مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اس کو وارث ہی بنا دیں گے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۰٤) وَ عَن أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً، فَأَكْثِرْ مَاءَ هَا، وَ تَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ. رواه مسلم

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: إِنَّ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِيْ: "إِذَا طَبَخْتَ مَرَقاً فَأَكْثِرْ مَاءَ هٗ، ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيْرَانِكَ، فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ.

(۳۰۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اے ابوذر! جب تو شوربا پکائے تو اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔ (مسلم)

ایک روایت میں ابوذر سے مروی ہے کہ میرے دوست رسول اللہ ﷺ نے مجھے تاکید فرمائی کہ جب تو شوربا پکائے تو اس میں پانی ڈال دو۔ پھر اپنے پڑوسیوں کے اہل بیت کا خیال کرو اور ان کو اس سے اچھے انداز کے ساتھ دیا کرو۔

(۳۰۵) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ، أَن النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا

(۳۰۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم مومن نہیں، اللہ کی قسم مومن

يُؤْمِنُ، وَ اللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ!" قِيْلَ: مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلَّذِیْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. متفق عليه.

وَ فِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. "اَلْبَوَائِقُ:" اَلْغَوَائِلُ وَ الشُّرُوْرُ"

نہیں، اللہ کی قسم مومن نہیں، سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون مومن نہیں؟ فرمایا وہ شخص کہ جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں (بخاری ومسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں ہے۔

"البوائق" ہلاکتیں، شرارتیں وغیرہ۔

(۳۰۶) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ" متفق عليه.

(۳۰۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے مسلمان عورتو! اپنی پڑوسن کے لئے کوئی چیز حقیر نہ سمجھو اگر چہ بکری کا ایک کھر ہی ہدیہ بھیجے۔ (بخاری ومسلم)

(۳۰۷) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِیْ جِدَارِهِ"، ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْهُرَيْرَةَ: مَا لِیْ أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ! وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ. متفق عليه.

رُوِیَ "خَشَبَهُ" بِالْإِضَافَةِ وَالْجَمْعِ. وَ رُوِیَ "خَشَبَةً" بِالتَّنْوِيْنِ عَلَى الْإِفْرَادِ.

وَقَوْلُهُ: مَا لِیْ أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ. يَعْنِی عَنْ هٰذِهِ السُّنَّةِ.

(۳۰۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ تم اس سے اعراض کر رہے ہو اللہ کی قسم، میں اس مسئلہ کو تم پر مسلط کر کے رہوں گا۔ (بخاری ومسلم)

"خَشَبَهُ" اضافت اور جمع کے ساتھ مروی ہے نیز تنوین کے ساتھ بصورت افراد بھی مروی ہے۔

مَا لِی أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ: کا مطلب یہ ہے کہ تعجب ہے میں تمہیں اس سنت سے منہ پھیرنے والا دیکھ رہا ہوں۔

(۳۰۸) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَسْكُتْ" متفق عليه.

(۳۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ (بخاری ومسلم)

(۳۰۹) وَعَنْ أَبِیْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أن النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُحْسِنْ إِلٰى جَارِهِ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَسْكُتْ.

رواه مسلم بهذا اللفظ، و روى البخاری بعضه.

(۳۰۹) حضرت ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی خاطر ومدارت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے (مسلم کے الفاظ یہی ہیں بخاری نے بعض حصہ کو نقل کیا ہے)

(۳۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِيْ؟ قَالَ: "إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَاباً. رواه البخاري.

(۳۱۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کی طرف ہدیہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ (بخاری)

(۳۱۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ الأَصْحَابِ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَخَيْرُ الجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰه تَعَالٰى خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ. رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

(۳۱۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے یہاں بہترین دوست وہ ہیں جو اپنے دوست کے ساتھ خیر خواہی کریں اور اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہیں جو اپنے ہمسایہ کے ساتھ خیر خواہی کریں (ترمذی نے فرمایا حدیث حسن ہے)۔

(۴۰) والدین کے ساتھ احسان کرنے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا بیان

(۱۲۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئاً وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتَامٰى وَ الْمَسَاكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء: ۳٦)

(۱۲۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابتداروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور ساتھ بیٹھنے والے ساتھی اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو۔"

(۱۲۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَ لُوْنَ بِهٖ وَ الْأَرْحَامَ﴾ (النساء: ۱)

(۱۲۹) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اللہ سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور رشتہ داری کے قطع سے بچو۔"

(۱۳۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ أَنْ يُوْصَلَ﴾ (الرعد: ۲۱)

(۱۳۰) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "جس رشتہ داری کے جوڑ کا اللہ نے حکم دیا اس کو جوڑے رکھتے ہیں۔"

(۱۳۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَوَصَّيْنَا الإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَاناً﴾ (العنكبوت: ۸)

(۱۳۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔"

(۱۳۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيْماً. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْراً﴾ (بنی اسرائیل: ۲۳،۲٤)

(۱۳۲) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "حکم کر دیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اس کے سوا، اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اگر پہنچ جائے تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک ان میں سے یا دونوں تو نہ کہہ ان کو ہوں، اور نہ جھڑک ان کو اور کہہ ان سے بات ادب کی اور جھکا دے ان کے آگے کندھے عاجزی کر نیازمندی سے اور کہہ اے رب ان پر رحم کر جیسا کہ انہوں نے مجھ کو چھوٹا سا پالا۔"

(٣٣٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْناً عَلٰى وَهْنٍ وَ فِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَ لِوَالِدَيْكَ﴾ (لقمان: ١٤)

(۳۳۳) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور ہم نے تاکید کردی انسان کو اس کے ماں باپ کے واسطے، پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے تھک تھک کر اور دودھ چھڑانا ہے اس کا دو برس میں میرا شکر ادا کرو اور ماں باپ کا۔''

(٣١٢) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: "الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا" قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ. متفق عليه.

(۳۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ کو، کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا نماز کا اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (بخاری مسلم)

(٣١٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِداً إِلَّا أَنْ يَّجِدَهُ مَمْلُوْكاً، فَيَشْتَرِيَهُ، فَيُعْتِقَهُ. رواه مسلم.

(۳۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بیٹا اپنے والد کے احسانات کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ ہاں جب وہ اس کو غلام پائے تو اس کو خرید کر آزاد کردے۔ (مسلم)

(٣١٤) وَعَنْهُ أَيْضاً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَصْمُتْ. متفق عليه.

(۳۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی اختیار کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن کو تسلیم کرتا ہو تو وہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری ومسلم)

(٣١٥) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَقَالَتْ: هٰذَا مُقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ، قَالَ: نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: فَذَالِكَ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ: "فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَ أَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ. متفق عليه.

(۳۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے جب ان سے فارغ ہوئے تو صلہ رحمی کھڑی ہوئی اور اس نے کہا یہ مقام اس شخص کا ہے جو تیرے ساتھ قطع رحمی سے پناہ چاہے۔ فرمایا ہاں کیا تو پسند نہیں کرتی کہ میں اس شخص کے ساتھ انصاف کروں گا جو تجھے قائم رکھے گا اور اس شخص سے قطع تعلق کروں گا جو تجھ سے تعلق منقطع کرے گا۔ صلہ رحمی نے کہا ہاں بالکل درست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرا مقام ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس کے ثبوت میں اس آیت کو پڑھو: ''بہت ممکن ہے کہ اگر تم حکومت کرو گے تو زمین میں فساد پھیلاؤ گے اور قطع رحمی کرو گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ تو ان کو بہرا اور اندھا کردیا۔

و فی روایة للبخاری: فقال اللّٰه تعالٰی: "مَنْ وَّصَلَكِ، وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ"

بخاری کی روایت میں ہے "جس نے تجھے قائم رکھا اس کے ساتھ احسان کروں گا اور جس نے تجھے ختم کیا میں اس سے نظر رحمت پھیر دوں گا۔

(۳۱۶) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: "أُمُّكَ" قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قال: "أُمُّكَ" قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "أُمُّكَ" قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قال: "أَبُوْكَ". متفق عليه.

(۳۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کون زیادہ حق دار ہے کہ میری رفاقت اس کے ساتھ بہتر ہو؟ فرمایا تیری ماں۔ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر تیری والدہ، عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر تیری والدہ۔ اس نے پھر عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔ (بخاری و مسلم)

وفی روايةٍ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ: "أُمُّكَ" ثُمَّ أُمُّكَ" ثُمَّ أُمُّكَ" ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ"

ایک روایت میں ہے یا رسول اللہ کون زیادہ حق دار ہے کہ میں اس کے ساتھ احسان کروں فرمایا تیری ماں، پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر تیرا اقربی رشتہ دار۔

"وَالصَّحَابَةُ" بمعنى: الصُّحْبَةِ. وقوله: "ثُمَّ أَبَاكَ" هكذاهومنصوب بفعل محذوفٍ، أی: ثم بِرَّ أباك. وفی روايةٍ: "ثُمَّ أَبُوكَ" و هذا واضح.

اور لفظ صحابة اور صحبة یہ دونوں مترادف ہیں اور "ثم اباك" فعل محذوف کی بنا پر منصوب ہے یعنی پھر اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرو اور ایک روایت میں ثم ابوك منقول ہے یہ حالت زیادہ واضح ہے۔

(۳۱۷) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، اَحَدَهُمَا أَوْكِلَيْهِمَا، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. رواه مسلم.

(۳۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے پھر اس شخص کی ناک غبار آلود ہو جائے، پھر اس شخص کی ناک غبار آلود ہو جائے جو اپنے ماں باپ میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور یہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائے۔

(۳۱۸) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَ يَقْطَعُوْنِي، وَ أُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَ يُسِيئُوْنَ إِلَيَّ وَ أَحْلُمُ عَنْهُمْ وَ يَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ، فَقَالَ: "لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَ لَايَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰالِكَ. رواه مسلم.

(۳۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے قریبی رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں تو ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ قطع رحمی کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرتا ہوں لیکن وہ بے مروتی کرتے ہیں اور میں بردباری اختیار کرتا ہوں لیکن وہ جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو کہتا ہے تو تو ان کے منہ میں گرم خاک ڈال رہا ہے اور اللہ کی طرف سے ہمیشہ ان کے خلاف تیرا مددگار تیرے ساتھ رہے گا جب تک تو اس حالت پر رہے گا۔ "تسفهم" تا کے ضمہ سین مہملہ کے کسرہ اور فا مشددہ کے ساتھ منقول ہے۔

"تُسِفُّهُمْ" بضم التاء وكسرالسين المهملة و تشديد الفاء،

"والملّ" بفتح الميم، وتشديد اللام وهو الرماد الحارّ: أی كأنما تطعمهم الرماد الحار، وهو

"الملّ": میم کے فتح اور لام مشددہ کے ساتھ، گرم خاکستر کو کہتے

تشبيه لما يلحقهم من الإثم بما يلحق آكل الرماد الحارّ من الألم، ولا شيء على هذا المحسن إليهم، لكن ينالهم إثمٌ عظيمٌ بتقصيرهم في حقه، و إدخالهم الاذى عليه. والله أعلم.

ہیں گویا کہ تو ان کو گرم خاکستر کھلا رہا ہے دراصل ان کی اس حالت کو جو گناہ کی وجہ سے ہے اس انسان کے ساتھ تشبیہ دینا مقصود ہے جو گرم خاکستر منہ میں ڈالتا ہے۔ تو اس کو اس سے کس قدر تکلیف ہوتی ہے لیکن وہ شخص جوان کے ساتھ احسان کے ساتھ پیش آ رہا ہے اس پر کچھ گناہ نہیں لیکن چونکہ وہ لوگ اس کے حقوق کی پامالی کر رہے ہیں اور اس کو نقصان پہنچا رہے ہیں اس لئے وہ بڑے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ واللہ اعلم

(۳۱۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ، وَ يُنْسَأَلَهٗ فِيْ أَثَرِهٖ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ. متفق عليه. ومعنى: "يُنْسَأَلَهٗ فِي أَثَرِهٖ" أي: يُؤخرله في أجله وعُمُره"

(۳۱۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کو رزق میں فراخی حاصل ہو اور اس کو لمبی عمر عطا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری و مسلم)

"يُنْسَأَلَهٗ فِي أَثَرِهٖ" یعنی اس کی عمر میں اضافہ ہو۔

(۳۲۰) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرَ الاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالاً مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهٖ إِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ، وَ كَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَ يَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الأيَةُ: "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" قَامَ أَبُوطَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْزَلَ عَلَيْكَ: "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" وَ إِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرَحَاءُ، وَ إِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى أَرْجُو بِرَّهَا وَ ذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَخٍ! ذَالِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الاَقْرَبِيْنَ" فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَسَّمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهٖ، وَبَنِي عَمِّهٖ. متفق عليه.

(۳۲۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تمام انصار سے زیادہ کھجوروں کے باغ کے مالک تھے۔ اور اپنے تمام مال سے "بیرحاء" باغ زیادہ محبوب تھا اور یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس کا عمدہ پانی بھی نوش فرماتے تھے۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کبھی نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ تم نیکی کے کامل درجہ کو حاصل نہیں کر سکو گے۔ جب تک تم اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے" میرا یہ باغ بیرحاء میرے نزدیک سب سے زیادہ مجھے پسندیدہ ہے۔ اور میں اس کو اللہ کے لئے صدقہ کرتا ہوں اس کے اجر و ثواب کا اللہ سے امیدوار ہوں۔ لہٰذا یا رسول اللہ آپ اس باغ کو تقسیم فرمائیں جیسے اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واہ واہ، یہ مال بہت مفید ہے تیرا یہ مال بہت مفید ہے میں نے تمہاری تمام بات سن لی۔ میرا خیال یہ ہے کہ تم اس کو اپنے قریبی رشتہ داروں میں بانٹ دو۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اسی طرح کر

وسبق بيان ألفاظه في: باب الانفاق مما يحب.

لیتا ہوں۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔

(۳۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلٰى نَبِيِّ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَ الْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ. فَهَلْ لَّكَ مِنْ وَّالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟" قَالَ: نَعَمْ بَلْ كِلاهُمَا قَالَ. "فَتَبْتَغِي الاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ: فَارْجِعْ إِلٰى وَالِدَيْكَ، فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا. متفق عليه. وَهٰذَا لَفْظُ مسلِمٍ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: "أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ "فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ"

(۳۲۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرنا چاہتا ہوں، اللہ سے اجر وثواب کا طلب گار ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! بلکہ دونوں بقید حیات ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو اللہ سے اجر وثواب کا طلب گار ہے؟ اس نے پھر کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے والدین کی خدمت میں جاؤ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (بخاری ومسلم)

مسلم کے لفظ ہیں۔ بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ ایک شخص آیا اس نے آپ ﷺ سے جہاد کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پس ان کی خدمت کرو اسی کو جہاد سمجھو۔

(۳۲۲) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي، وَ لٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا. رواه البخاري.

و"قَطَعَتْ" بفتح القاف والطاء و"رحمُهُ" مرفوعٌ"

(۳۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما آپ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: احسان کے بدلے احسان کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

"قَطَعَتْ" قاف اور طا کے زبر کے ساتھ منقول ہے۔ "رحمُهُ" پیش والا ہے۔

(۳۲۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي، وَصَلَهُ اللّٰهُ وَ مَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ. متفق عليه.

(۳۲۳) حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا روایت نقل کرتی ہیں کہ رحم (رشتہ داری اور قرابت داری) عرش سے لٹکا ہوا کہہ رہا ہے کہ جو مجھے ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو مجھے قطع کرے گا اللہ جل شانہ بھی اسے قطع کرے گا۔

(۳۲٤) وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي اللّٰه عنها أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُوْرُ عَلَيْهَا فِيْهِ، قَالَتْ: أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنِّي

(۳۲۴) ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کئے بغیر ایک لونڈی آزاد کردی تھی۔ جب حضرت میمونہ کی باری کا دن آیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی باندی کو آزاد کردیا ہے۔ فرمایا کیا

أَعْتَقْتُ وَلِيْدَتِي قَالَ: "أَوَ فَعَلْتِ؟" قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ "أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ. متفق عليه.

(۳۲۵) وَعَنْ اَسْمَاءَ بنت ابى بكرٍ الصديق رَضِيَ اللّٰه عَنهُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قُلْتُ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَ هِيَ رَاغِبَةٌ أَفَاصِلُ أُمِّي؟ قَالَ "نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ. متفق عليه.

وقولها "رَاغِبَةٌ" أى: طَامِعَةٌ عِنْدِي تَسْأَلُنِي شَيْئًا؛ قِيلَ كَانَتْ أُمُّهَا مِنَ النَّسَبِ، وَقِيْلَ: مِنَ الرَّضَاعَةِ وَالصَّحِيْحُ الْاَوَّلُ.

(۳۲۶) وَعَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اِمْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ "تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ" قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِوَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ، فَاسْأَلْهُ، فَإِنْ كَانَ ذَالِكَ يُجْزِئُ عَنِّي وَ إِلَّا صَرَفْتُهَا إِلٰى غَيْرِكُمْ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: بَلِ ائْتِيهِ أَنْتِ، فَانْطَلَقْتُ، وَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ حَاجَتِي حَاجَتُهَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْنَالَهُ: ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ: أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى أَيْتَامٍ فِي حُجُوْرِهِمَا؟

وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ، فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ

تم نے واقعی آزاد کر دیا؟ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے اس پر فرمایا: اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دے دیتیں تو اس سے تمہارے ثواب میں اضافہ ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

(۳۲۵) حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں میری والدہ شرک کی حالت میں میرے پاس آئیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کرتے ہوئے عرض کیا کہ میری والدہ کسی کام کے لئے میرے پاس آئی ہیں کیا میں اس کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ معاملہ کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ (بخاری و مسلم)

"رَاغِبَةٌ" میرے پاس کسی لالچ کے پیش نظر آتی اپنی ضرورت کی تکمیل کا مطالبہ کرتی تھی۔ بعض نے کہا کہ وہ اُن کی حقیقی والدہ تھی اور بعض نے کہا کہ وہ رضاعی والدہ تھی لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

(۳۲۶) حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی) بیان کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو خواہ تم اپنے زیوروں سے کرو۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (اپنے شوہر) کے پاس گئی اور ان سے کہا آپ ایک غریب آدمی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم کر لیجئے کہ اگر آپ کو صدقہ دینا جائز ہو سکتا ہے تو میں آپ کو ہی صدقہ دے دوں ورنہ کسی اور مستحق کو دے دوں گی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا تم خود ہی جا کر معلوم کر لو۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں جب پہنچی تو آپ ﷺ کے دروازے پر ایک انصاری عورت موجود تھیں اس کا کام (مسئلہ) بھی میرے کام (مسئلہ) کی طرح تھا لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ کی ہیبت و عظمت ہم پر موجود تھی اس لئے ہم آپ کے پاس جانے کی جراُت نہ کر سکیں۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر نکلے ہم نے ان سے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جا کر بتاؤ کہ دروازے پر دو عورتیں موجود ہیں وہ آپ سے یہ مسئلہ پوچھنے آئی ہیں کہ کیا ان کا صدقہ ان کے خاوندوں

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ هُمَا" قَالَ اِمْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ زَيْنَبُ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ؟" قَالَ اِمْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهُمَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ أَجْرُ الصَّدَقَةِ" متفق عليه.

پر جائز ہے۔ اور ان یتیم بچوں پر جو ان کی پرورش میں رہتے ہیں لیکن آپ ﷺ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔

چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے اس مسئلہ کے بارے میں جب دریافت کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ وہ دو عورتیں کون ہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک انصاری عورت ہے دوسری زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون سی زینب؟ اس نے کہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو دوگنا ثواب ملے گا ایک قرابت داری کا دوسرا صدقہ کا۔ (بخاری و مسلم)

(٣٢٧) وَعَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ صَخْرِبْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ هِرَقْلَ اِنَّ هِرَقْلَ قَالَ لِاَبِىْ سُفْيَانَ: فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ: يَقُوْلُ: "اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئاً، وَاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ آبَاؤُكُمْ، وَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَ الصِّدْقِ وَ الْعَفَافِ، وَ الصِّلَةِ. متفق عليه.

(٣٢٧) حضرت ابوسفیان اپنی لمبی روایت میں جس میں ہرقل کا واقعہ ہے روایت کرتے ہیں کہ ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا کہ وہ پیغمبر تم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور جو باتیں تمہارے آباء واجداد کہتے ہیں اس کو چھوڑ دو اور وہ ہمیں نماز ادا کرنے، سچ بولنے اور پاک دامنی اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(٣٢٨) وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ أَرْضاً يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ.

وفي رواية: "سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَوهي أرض يسمى فيها القيراط، فَاسْتَوْصُوْا بِأَهْلِهَا خَيْراً، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِماً"

وفي رواية: فَإِذَا افْتَتَحْتُمُوْهَا، فَأَحْسِنُوْا إِلَى اَهْلِيْهَا، فإن لهم ذمّة ورحماً" أوقال: "ذمة وصهراً" رواه مسلم.

قال العلماء: اَلرَّحِمُ الَّتِىْ لَهُمْ كَوْنُ هَاجِرَ اُمِّ اِسْمَاعِيْلَ عليه السلام مِنْهُمْ "وَالصِّهْرُ" كَوْنُ مَارِيَةَ اُمِّ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(٣٢٨) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم جلد ہی ایک ایسی زمین کو فتح کرو گے جس میں قیراط کا زیادہ چرچا ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تم جلد ہی مصر کو فتح کرو گے وہ ایسی زمین ہے جس میں قیراط کا زیادہ استعمال ہوتا ہے پس تم اس زمین کے باشندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اس لئے کہ ان کے ساتھ ہمارا معاہدہ بھی ہے۔ اور رشتہ داری بھی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم مصر میں فاتحانہ انداز میں داخل ہو تو اس کے رہنے والوں کے ساتھ احسان کرنا اس لئے کہ ان کے ساتھ ہمارا معاہدہ بھی ہے اور رشتہ داری بھی ہے یا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہے اور ہمارے سسرالی رشتہ دار ہیں۔

علماء فرماتے ہیں کہ اہل مصر کے ساتھ رشتہ داری یہ تھی کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام پیغمبر کی والدہ حضرت ہاجرہ ان میں سے تھی اور سسرالی

وَسَلَّمَ مِنْهُمْ.

رشتہ یوں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا یہ مصر سے ہی تھیں۔

(۳۲۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ "وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشاً. فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ، وَ خَصَّ وَقَالَ: "يَابَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، يَا بَنِي كَعْبِ بنِ لُؤَيٍّ، أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَابَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَابَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ، أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِيْ هَاشِمٍ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَافَاطِمَةُ أَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، غَيْرَاَنَّ لَكُمْ رَحِماً سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا. رواه مسلم.

قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بِبِلَالِهَا" هو بفتح الباء الثانية وكسرها"والبلال" الماء ومعنى الحديث: سَأَصِلُهَا، شَبَّهَ قَطِيْعَتَهَا بِالْحَرَارَةِ تُطْفَأُ بِالْمَاءِ وَهٰذِهٖ تُبَرَّدُ بِالصِّلَةِ.

(۳۲۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت "وَ أَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" نازل ہوئی (کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا اور جب وہ سب اکھٹے ہوگئے۔ آپ نے عمومی انداز میں خاص خاص قبیلوں کے نام لے کر فرمایا کہ اے بنو عبد شمس! اے بنو کعب بن لؤی! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے مرۃ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اے عبد مناف کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اے ہاشم کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! تو اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچالے اس لئے کہ میں تمہارے لئے اللہ سے کچھ بھی کرنے کا مالک نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے لہٰذا رشتہ داری کے لحاظ سے صلہ رحمی کروں گا۔ (مسلم)

"ببلالہا" البلال دوسری باکے زبر اور زیر کے ساتھ منقول ہے بمعنی پانی اور حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے قطع رحمی کو گرمی کے ساتھ تشبیہ دی جو پانی سے بجھ جاتی ہے۔ اسی طرح صلہ رحمی کے ساتھ قطع رحمی کی حرارت کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔

(۳۳۰) وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ: "إِنَّ آلَ بَنِي فُلَانٍ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِيْ، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلٰكِنْ لَّهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا. متفق عليه. وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيْ.

(۳۳۰) حضرت ابوعبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح الفاظ میں بغیر کسی اخفاء کے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں کی اولاد میرے قریبی نہیں ہیں میرا دوست اور قریبی اللہ ہے اور نیک ایمان دار ہیں لیکن ان کے ساتھ قرابت داری ہے تو میں اس کو صلہ رحمی کے ساتھ تروتازہ رکھوں گا۔ (بخاری و مسلم، لفظ بخاری کے ہیں)

(۳۳۱) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ خَالِدِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، وَ يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَعْبُدُ اللّٰهَ، وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ

(۳۳۱) حضرت خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروادے اور جہنم سے دور کردے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو

شَيْئاً، وَ تُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَ تَصِلُ الرَّحِمَ. متفق عليه.

اور زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔ (بخاری ومسلم)

(٣٣٢) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ، فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْراً، فَالْمَاءُ، فَإِنَّهُ طَهُورٌ" وَقَالَ: "الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ. رواه الترمذی و قال: حديث حسن.

(۳۳۲) حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو وہ کھجور سے افطار کرے اس لئے کہ اس میں برکت ہے لیکن اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے افطار کرے اس لئے کہ پانی پاکیزہ ہے اور فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا دگنا ثواب ہے ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔ (ترمذی اور صاحب ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے)

(٣٣٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ، وَ كُنْتُ أُحِبُّهَا، وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا، فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا، فَأَبَيْتُ، فَأَتَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلِّقْهَا. رَوَاهُ أَبُو داؤد، والترمذی و قال حديث حسن صحيح.

(۳۳۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس نے بیان کیا کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی اور میں اس کو محبوب رکھتا تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو پسند نہیں کرتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو حکم دیا کہ اس کو طلاق دے دو۔ میں نے انکار کیا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گئے اور آپ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا اس پر نبی کریم ﷺ نے مجھ سے کہا کہ تم اس کو طلاق دے دو۔ (ابوداؤد، ترمذی، ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے)

(٣٣٤) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِيْ امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ، فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ، أَواحْفَظْهُ. رواه الترمذی و قال: حديث حسنٌ صحيح.

(۳۳۴) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اس کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک بیوی ہے اور میری والدہ مجھے کہتی ہے کہ اس کو طلاق دے دو اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ باپ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے پس اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر دو یا اس کی حفاظت کرو۔ (ترمذی، صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(٣٣٥) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ. رواه الترمذی و قال: حديث حسن صحيح.

(۳۳۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا خالہ ماں کے مرتبہ میں ہے۔ (ترمذی) صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ؛ مِنْهَا حَدِيثُ أَصْحَابِ الْغَارِ، وَحَدِيثُ جُرَيْجٍ وَقَدْ سَبَقَا، وَأَحَادِيثُ مَشْهُوْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ حَذَفْتُهَا

اس باب میں کثرت کے ساتھ حدیثیں صحیح بخاری میں موجود ہیں اور معروف ومشہور ہیں۔ ان حدیثوں سے اصحاب الغار کی حدیث اور جریج راہب کی احادیث گذر چکی ہیں۔ اور کئی مشہور حدیثوں کو بطور اختصار کے

اِخْتِصَاراً، وَمِنْ أَهَمِّهَا حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الطَّوِيْلُ الْمُشْتَمِلُ عَلٰى جُمَلٍ كَثِيْرَةٍ مِنْ قَوَاعِدِ الْإِسْلَامِ وَآدَابِهِ، وَسَأَذْكُرُهُ بِتَمَامِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ بَابِ الرَّجَاءِ، قَالَ فِيْهِ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، يَعْنِيْ فِيْ أَوَّلِ النُّبُوَّةِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَاأَنْتَ؟ قَالَ: "نَبِيٌّ"، فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: "أَرْسَلَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى"، فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: أَرْسَلَنِيْ بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِالْأَوْثَانِ، وَأَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ" وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثَ. واللّٰه أعلم.

حذف کردیا ہے۔ان حدیثوں میں زیادہ اہمیت کی حامل عمرو بن عبسہ کی حدیث ہے جو بہت طویل ہے اور اسلام کے قواعد اور آداب کے لحاظ سے بہت سے جملوں پر مشتمل ہے عنقریب میں اس کو "باب الرجاء" میں مکمل طور پر ذکر کروں گا۔انشاءاللہ۔

جس حدیث میں عمرو بن عبسہ نے بیان کیا کہ میں نبوت کے ابتدائی دنوں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مکہ حاضر ہوا۔میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا نبی ہوں۔میں نے پوچھا نبی کون ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے میں نے عرض کیا، کیا چیز دے کر آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔

آپ نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھے بھیجا ہے کہ صلہ رحمی کی جائے اور بتوں کو توڑا جائے اور اللہ کو ایک سمجھا جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔مکمل حدیث کو ذکر کیا۔واللہ اعلم۔

(۴۱) والدین کی نافرمانی اور قطع رحمی کی حرمت کا بیان

(١٣٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَ أَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ﴾ (محمد: ٢٢، ٢٣)

(۱۳۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اے منافقو! تم سے عجیب نہیں کہ تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے۔اور ان کے کانوں کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔"

(١٣٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ م بَعْدِ مِيْثَاقِهِ وَ يَقْطَعُوْنَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ، أُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْءُ الدَّارِ﴾ (الرعد: ٢٥)

(۱۳۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اور جو لوگ خدا سے عہد واثق کر کے اس کو توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتہ ہائے قرابت کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے ہیں ایسے لوگوں پر لعنت ہے اور ان کے لئے گھر بھی برا ہے۔"

(١٣٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَنْ لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيْماً. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْراً﴾

(۱۳۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا اور عجز و نیاز سے ان کے حق میں دعا کرو اے پروردگار! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کی ہے تو بھی ان پر رحمت نازل فرما۔"

(۳۳۶) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟" ثَلَاثاً قُلْنَا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ" وَكَانَ مُتَّكِئاً فَجَلَسَ، فَقَالَ: "أَلَا وَ قَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ" فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. متفق عليه.

(۳۳۶) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔ ہم نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا ① اللہ کے ساتھ شریک بنانا ② والدین کی نافرمانی کرنا اس دوران آپ ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ آپ بیٹھ گئے اور فرمایا خبردار! جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا بھی بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے۔ آپ بار بار یہ جملہ دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے (دل ہی دل میں) کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ (بخاری ومسلم)

(۳۳۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْكَبَائِرُ" اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ. رواه البخاري.

"اليمين الغموس" التي يحلفها كاذباً عامداً، سُمِّيَتْ غموساً، لأنها تغمس الحالف في الإثم.

(۳۳۷) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی نفس کو قتل کر دینا اور جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہوں سے ہے۔ (بخاری)

"الیمین الغموس" جو قسم آدمی جان بوجھ کر جھوٹی اٹھاتا ہے اس کا نام غموس اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ قسم کھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے اور غموس کا معنی ڈبونا ہے۔

(۳۳۸) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟! قَالَ: "نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ. متفق عليه.

وفي رواية: "إِنَّ مِنْ أَكْبَرِالْكَبَائِرِأَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ!" قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ! قَالَ: "يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ"

(۳۳۸) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں کی فہرست میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے دے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! وہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اُس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

ایک روایت میں ہے کہ بہت بڑے کبیرہ گناہوں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت بھیجے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیسے کوئی شخص اپنے والدین کو لعنت کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور اُس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(۳۳۹) وَعَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا

(۳۳۹) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ" قَالَ سُفْيَانُ فِيْ رِوَايَتِهِ يعني: قَاطِعُ رَحِمٍ. متفق عليه.

سفیان راوی نے اپنی روایت میں کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو رشتوں کو توڑنے والا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(٣٤٠) وَعَنْ أَبِيْ عِيْسٰى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَمَنْعاً وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَ قَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ. متفق عليه.

(۳۴۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک نے تم پر ① ماں باپ کی نافرمانی کرنا ② اور اپنے مال کو روک کر رکھنا اور دوسروں کے مال کو ناجائز قبضے میں کرنا ③ اور لڑکیوں کو زندہ در گور کرنے کو حرام قرار دیا ہے ④ اور تمہارے لئے ناپسند کیا ہے بے مقصد گفتگو کرنا ⑤ زیادہ سوال کرنا ⑥ اور مال کو ضائع کرنا۔ (بخاری ومسلم)

قوله: "منعاً" معناه: منع ما وجب عليه، و "هات": طلب ما ليس له. و "وأدالبنات" معناه: دفنهن في الحياة، و "قيل وقال" معناه: الحديث بكلِّ ما يسمعه، فيقول: قيل كذا، وقال فلان كذا مما لا يعلم صحته، ولا يظنها، وكفى بالمرء كذباً أن يحدّث بكل ماسمع. و "إضاعة المال" تبذيره وصرفه في غير الوُجُوه المأذون فيها من مقاصد الآخرة والدنيا، و ترك حفظه مع إمكان الحفظ.

و "كثرة السوال" الإلحاح فيما لا حاجة إليه.

"منعا" جو مال دینا ضروری ہے اس کو نہ دینا۔ "و هات": جس مال پر کچھ حق نہ ہو اس کو طلب کرنا۔ "ووأد البنات" لڑکیوں کو زندہ گاڑ دینا "قيل و قال" جس بات کو سنا اس کو بیان کر دینا کہ فلاں بات کہی گئی ہے اور فلاں نے فلاں بات کہی ہے۔ جب تک اس بات کی صحت کا علم نہیں ہو اور آدمی کے لئے اتنا جھوٹ ہی کافی ہے کہ وہ جو بات سنے اس کو بیان کر دے۔

اضاعة المال: فضول خرچی کرنا اور جن راستوں پر مال خرچ کرنے کی اجازت ہے ان راستوں میں خرچ کرنا یعنی جن میں آخرت اور دنیا کے مقاصد موجود ہیں اس کے غیر میں مال کو خرچ کرنا اور مال کی حفاظت نہ کرنا جب کہ اس کے لئے حفاظت کرنا ممکن تھا یہ سب صورتیں مال کو ضائع کرنے کے مترادف ہیں۔

كثرة السؤال: بلاضرورت مبالغہ سے سوال کرنا۔

وفي الباب أحاديث سبقت في الباب قبله كحديث: "وأقطع من قطعك" وحديث: "من قطعني قطعه الله"

اس باب کی بہت سی حدیثیں اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔ مثلاً یہ حدیث کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو تجھ کو قطع کرے گا اس سے میں تعلق منقطع کر لونگا اور یہ حدیث کہ صلہ رحمی کہتی ہے کہ جو مجھے قطع کرے گا اللہ اس کو قطع کرے گا۔

(۴۲) والد اور والدہ کے دوستوں اور رشتہ داروں اور بیوی اور وہ تمام لوگ جن کے ساتھ حسن سلوک مستحب ہے ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی فضیلت کا بیان

(٣٤١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ

(۳۴۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيْهِ. رواه مسلم.

(۳۴۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَحَمَلَهُ عَلٰى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ، وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰى رَأْسِهِ، قَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ: فَقُلْنَا لَهُ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيْرِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَاِنَّ اَبَاهٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّصِلَةُ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ أَبِيْهِ. رواه مسلم.

عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍعَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّهُ كَانَ إِذَاخَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ، وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَارَأْسَهُ، فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلٰى ذٰلِكَ الْحِمَارِ إِذْمَرَّبِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلٰى. فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ، فَقَالَ ارْكَبْ هٰذَا، وَاَعْطَاهُ الْعِمَامَةَ وَ قَالَ: اُشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهٖ: غَفَرَاللّٰهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هٰذَا الْاَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ، وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ؟ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ اَبَرِالْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّأَبِيْهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ" وَاِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيْقًا لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَوٰى هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلَّهَا مُسْلِمٌ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بہت بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔

(۳۴۲) حضرت عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی مکہ کے راستہ میں عبداللہ بن عمر کو ملا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو سلام کیا اور اس کو اس گدھے پر سوار کیا جس پر وہ سوار ہوا کرتے تھے اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر اس کو عطا فرمایا۔ عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اللہ تجھے صالحیت سے نوازتا رہے یہ لوگ تو دیہاتی ہیں اور یہ تو تھوڑے سے عطیہ پر خوش ہو جاتے ہیں اس پر عبداللہ بن عمر نے فرمایا: اس کے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوست تھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے حسن سلوک کرے۔ (مسلم)

عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر جب مکہ کی طرف جاتے تو جب اونٹنی کی سواری سے اکتا جاتے تو ان کے ساتھ ایک گدھا ہوتا تھا اس پر سوار ہو جایا کرتے تھے اور ایک پگڑی ہوتی تھی جس کو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ وہ اس گدھے پر سوار تھے کہ ان کے پاس سے ایک اعرابی گذرا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کیا تو فلان بن فلان ہے؟ اس نے کہا: ہاں! اس پر عبداللہ بن عمر نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا اس پر سواری کرو اور اپنی پگڑی بھی اس کو دے دی کہ اس کو اپنے سر پر باندھو۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعض دوستوں نے اس وقت کہا کہ اللہ پاک تجھے معاف کرے تم نے اپنا گدھا اس اعرابی کو دے دیا جس پر تم آرام کیا کرتے تھے اور پگڑی عطا کر دی جس کو تم اپنے سر پر باندھتے تھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ بہتر نیک کام یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے حسن سلوک سے پیش آئے جب والد منہ پھیر جائے (یعنی انتقال ہو جائے یا سفر پر چلا جائے) اور اس کے والد (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے۔ ان تمام روایات کو امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

(٣٤٣) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ (بضم الهمزة وفتح السين) مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّ هُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَ إِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِ هِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا. رواه أبوداود.

(٣٤٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَاغِرْتُ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ، وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَ رُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ، ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ، فَرُبَّمَا قَالَتْ لَهُ: كَانَ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِلَّا خَدِيْجَةُ! فَيَقُوْلُ: "إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ.

"متفق عليه وفي رواية و إن كان ليذبح الشاة، فيهدى في خلائلها منها مايسعهن"

(وفي رواية كان إذا ذبح الشاة، يقول: "أرسلوا بها إلى أصدقاء خديجة وفي رواية قالت: استأذنت هالة بنت خويلد أخت خديجة على رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، فعرف استئذان خديجة، فارتاح لذلك فقال: "اللهم هالة بنت خويلد"

"قولها: "فارتاح" هو بالحاء وفي الجمع بين الصحيحين للحميدي: "فارتاع" بالعين ومعناه: اهتم به"

(۳۴۳) حضرت ابواسید (ہمزہ کے پیش اور سین کے زبر کے ساتھ) مالک بن ربیعہ الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے کہ بنوسلمہ قبیلہ کا ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میرے والدین کے فوت ہوجانے کے بعد کوئی ایسی نیکی بھی باقی ہے کہ میں اس کے ساتھ کرسکوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں! اس کے لئے دعا مانگنا اور ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرنا اور ان کی وفات کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ (ابوداود)

(۳۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی عورتوں میں سے کسی پر اتنا رشک مجھ کو نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا میں نے اس کو دیکھا بھی نہیں تھا۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کثرت کے ساتھ ان کا تذکرہ فرماتے اور بسا اوقات بکری ذبح کرکے اس کے اعضاء علیحدہ علیحدہ کرکے حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کی طرف بھیجتے۔ اس پر میں اکثر کہہ دیا کرتی یوں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں حضرت خدیجہ کے علاوہ کوئی عورت ہی نہیں آپ فرماتے کہ وہ ایسی ایسی تھی یعنی تعریف کے کلمات فرماتے اور فرماتے کہ اس سے میری اولاد بھی ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ بکری ذبح فرما کر اس کی سہیلیوں میں مناسب گنجائش کے مطابق ہر ایک کی طرف ہدیہ بھیجتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جب بکری ذبح فرماتے تو فرماتے کہ اس کو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پیاری سہیلیوں کی طرف بھیج دو۔ ایک اور روایت میں آتا ہے ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہؓ کی بہن نے آپ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ تو آپ ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت لینا یاد آگیا۔ آپ ﷺ اس پر جھوم گئے اور فرمایا کہ اے اللہ! ہالہ بنت خویلد ہے۔

"فارتاح" حا کے ساتھ منقول ہے اور حمیدی کی کتاب میں یہ لفظ عین کے ساتھ ہے اس کے معنی ہیں کہ آپ اس کے اجازت مانگنے پر فکر

میں پڑ گئے۔

(٣٤٥) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَفَرٍ، فَكَانَ يَخْدِمُنِيْ فَقُلْتُ لَهُ: لَاتَفْعَلْ فَقَالَ: إِنِّيْ قَدْرَأَيْتُ الْاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا آلَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ أَنْ لَّا أُصْحَبَ أَحَدًا مِّنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ. متفق عليه.

(۳۴۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ میری خدمت کیا کرتے تھے میں ان سے کہتا کہ ایسا نہ کرو، وہ جواب دیتا کہ میں نے دیکھا کہ انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے تو میں نے قسم اٹھائی کہ میں انصار میں سے جس کی رفاقت میں جاؤں گا تو اس کی خدمت میں کیا کرونگا۔ (بخاری ومسلم)

(۴۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی عزت کرنے اوران کے فضائل کا بیان

(١٣٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ (الاحزاب: ٣٣)

(۱۳۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''کہ اے نبی کے گھر والو! اللہ چاہتا کہ تم سے ناپاکی دور کردے اور تمہیں بالکل صاف کردے۔''

(١٣٨) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (الحج: ٣٢)

(۱۳۸) ارشاد خداوندی ہے۔ ''جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔''

(٣٤٦) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: قَدْ لَقِيْتَ يَازَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا، رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، لَقَدْ لَقِيْتَ يَازَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ وَ اللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ، وَ قَدُمَ عَهْدِيْ، وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ أَعِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ، فَاقْبَلُوْا، وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ. ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَاللّٰهَ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَ وَعَظَ، وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ: أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ،

(۳۴۶) حضرت یزید بن حیانؒ روایت کرتے ہیں کہ میں حصین بن سبرۃؒ اور عمرو بن مسلمؒ، زید بن ارقمؓ کے پاس گئے جب ہم وہاں بیٹھے تو حصینؒ نے اس سے کہا اے زید بن ارقم! تو نے خیر کثیر کو پایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی یقیناً آپ خیر کثیر کی باریابی سے ہم کنار ہوئے۔ اے زید بن ارقم! جو باتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے سنی ہیں ان میں سے ہمیں بھی بتاؤ۔ اس نے کہا اے میرے بھتیجے! خدا کی قسم میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات کا زمانہ بہت پرانا ہے اور مجھ سے کچھ باتیں بھول بھی گئی ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ کی تھی پس جو حدیثیں میں تم سے بیان کروں اسے تم تسلیم کرو اور جو نہ بیان کروں تو تم مجھے اس کے بیان کرنے کی زحمت میں نہ ڈالو۔ پھر زید بن ارقمؓ نے بیان کیا کہ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ، مدینہ کے درمیان ''خم'' نامی پانی کے چشمہ پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ حمد وثنا، وعظ وتذکیر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَّأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ. فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ، وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ "وَأَهْلُ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ.

فَقَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ يَازَيْدُ، أَلَيْسَ نِسَاؤُهٗ مَنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ؟ قَالَ: نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ، وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عَقِيْلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. رواه مسلم.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "أَلَا وَإِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ، مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ."

ارشاد فرمایا امابعد! خبردار اے لوگو! میں ایک انسان ہوں جلد ہی میرے رب کا فرشتہ میرے پاس حاضر ہو جائے گا۔ تو میں اس کی دعوت پر لبیک کہوں گا اور میں تم میں دو عظیم بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک اللہ کی کتاب جس میں نور ہدایت موجود ہے پس اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اس کے ساتھ تمسک اختیار کرو اس طرح آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی ترغیب دی اور زور صرف فرمایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں ان کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں میں تمہیں ان کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں۔

یہ سن کر حصین نے زید بن ارقمؓ سے پوچھا کہ اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں کیا آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں؟ زید نے اس کو جواب دیا کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں شامل ہیں اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ لینا حرام ہے۔

حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ کون ہیں زید نے فرمایا کہ آل علی، آل عقیل، آل جعفر، آل عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اہل بیت ہیں حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا ان پر صدقہ حرام ہے تو زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! (مسلم)

ایک روایت میں ہے خبردار میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب اور وہ اللہ کی رسی ہے جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہے۔

(٣٤٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ أَنَّهٗ قَالَ: اِرْقَبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِهٖ. رواه البخاري.

معنى: "ارقبوا" رَاعُوْهُ وَاحْتَرِمُوْهُ وَأَكْرِمُوْهُ. والله أعلم.

(٣٤٧) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کے اکرام واحترام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اہل بیت کی عزت کرو۔ (بخاری)

"ارقبوا" بمعنی خیال رکھو۔ احترام کرو، عزت کرو۔

(٤٤) علماء، بزرگوں اور اہل فضل لوگوں کی عزت کرنا اور ان کو ان کے غیر پر مقدم کرنا اور ان کی مجالس کی قدر و مرتبت کو بڑھانے اور ان کے مرتبے کو نمایاں کرنے کا بیان

(٣٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ

(١٣٩) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔ "اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے کیا وہ لوگ

يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ إِنَّمَايَتَذَكَّرُ أُولُوْا الْأَلْبَابِ﴾ (الزمر: ۹)

جو علم رکھتے ہوں اور جو علم نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل مند لوگ ہی پکڑتے ہیں۔"

(۳۴۸) وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَائَةِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهِ، وَلَا يَقْعُدُ فِيْ بَيْتِهِ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ. رواه مسلم.

وفي رواية له: "فأقدمهم سلما" بدل "سنا": أو إسلاما.

وفي رواية: يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، وَأَقْدَمُهُمْ قِرَائَةً فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَيَؤُمُّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَيَؤُمُّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا."

وَالْمُرَادُ "بِسُلْطَانِهِ" مَحَلُّ وِلَايَتِهِ، أَوِ الْمَوَاضِعِ الَّذِيْ يَخْتَصُّ بِهِ "وَتَكْرِمَتُهُ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ: وَهِيَ مَا يَنْفَرِدُ بِهِ مِنْ فِرَاشٍ وَسَرِيْرٍ وَنَحْوِهِمَا.

(۳۴۸) عقبہ بن عمرو بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کا امام وہ شخص بنے جو اللہ پاک کی کتاب کو سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو اگر پڑھنے میں تمام برابر ہوں تو وہ انسان جو سنت کو زیادہ جاننے والا ہو اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو وہ شخص جو ہجرت کرنے میں دوسروں سے مقدم ہو، اور کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کی حکومت میں امامت نہ کرے اور نہ کسی آدمی کے گھر میں اس کی عزت والی مسند پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔ (مسلم)۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں "سِنًّا" کے بدلے میں "سلماً" کا لفظ مروی ہے یعنی وہ آدمی جس کا اسلام قدیم ہے۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا ہو اور قرأت میں زیادہ تجربہ رکھتا ہو اور اگر قرأت میں سب برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو ہجرت میں مقدم ہو اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو وہ امام بنے۔

"سلطانہ": اس سے مراد کسی شخص کی حکومت کی جگہ یا وہ مقام جو اس کے ساتھ خاص ہے۔

"وتکرمته" تا کے زبر اور را کے زیر کے ساتھ بستر اور چارپائی اور اس قسم کی دوسری چیزوں کو کہتے ہیں جو کسی کے ساتھ خاص ہوں۔

(۳۴۹) وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: "اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. رواه مسلم.

وقوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ليلني" هو بتخفيف النون وليس قبلها ياء، وروى بتشديد النون مع ياء قبلها. "وَالنُّهٰى": العقول: "واولوا الاحلام" هم البالغون، وقيل: أهل الحلم والفضل.

(۳۴۹) حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں صفوں کو درست کرتے ہوئے ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو کہ اس سے تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا میرے قریب تم میں سے ان لوگوں کو ہونا چاہئے جو بالغ ہیں اور عقل مند ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں۔ (مسلم)

"لِيَلِنِي" تخفیف نون کے ساتھ اور اس سے پہلے یا نہیں ہے اور یہ "لِيَلِيَنِّيْ" بھی مروی ہے یعنی نون مشدد اور اس سے پہلے یا۔ "نهی" بمعنی عقول۔ "أُولُوا الْأَحْلَامِ" سے مراد بالغ ہیں اور بعض کے نزدیک

اہل علم واہل فضل مراد ہیں۔

(۳۵۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ أُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ" ثَلَاثًا "وَإِيَّاكُمْ وَ هَيْشَاتِ الْاَ سْوَاقِ. رواه مسلم.

(۳۵۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے قریب تم میں سے وہ لوگ رہیں جو کہ بالغ ہو چکے ہیں اور عقل مند ہیں پھر وہ لوگ جوان کے قریب ہیں آپ نے اس جملہ کو تین بار دھرایا اور کہا تم اپنے آپ کو بازار کے شور وشغب سے بچاؤ۔

(۳۵۱) وَعَنْ أَبِيْ يَحْيٰ وَقِيْلَ: اَبُوْمُحَمَّدٍ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ. (بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَ إِسْكَانِ الثاء الْمُثَلَّثَةِ) الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنْطَلَقَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ إِلٰى خَيْبَرَ وَ هِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، فَتَفرَّقَا، فَأَتٰى مُحَيِّصَةُ إِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهٖ قَتِيْلًا، فَدَفَنَهُ، ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ و مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ "كَبِّرْ كَبِّرْ" وَهُوَأَحْدَثُ الْقَوْمِ، فَسَكَتَ، فتكلَّمَا فَقَالَ: "أَتَحْلِفُوْنَ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ؟ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ. متفق عليه.

وقوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كبركبر" معناه: يتكلم الأكبر.

(۳۵۱) حضرت ابویحییٰ رحمہ اللہ تعالیٰ اور بعض نے کہا ابومحمد سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ (حامہملہ کے زبر اور ثامثلثہ کے سکون کے ساتھ) سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے ان دنوں (خیبر والوں کی مسلمانوں سے) صلح ہو چکی تھی (وہاں پہنچ کر اپنی اپنی ضرورت کے مطابق) دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے (تو دیکھا کہ) انہیں قتل کر دیا گیا ہے۔ اور وہ خون میں لت پت تڑپ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے انہیں دفن کیا پھر مدینہ آئے اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ اور محیصہ رضی اللہ عنہ اور حویصہ رضی اللہ عنہ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیٹے)، تینوں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ گفتگو کرنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بڑا آدمی بات کرے اس لئے کہ عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ ان تینوں میں سب سے چھوٹی عمر کے تھے چنانچہ وہ خاموش ہو گئے پھر ان دونوں نے بات شروع کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم قسم اٹھا کر اپنے قاتل کا حق مانگتے ہو۔ اور مکمل حدیث بیان کی۔

"کبر کبر" اس کے معنی ہیں کہ بڑا آدمی بات کرے۔

(۳۵۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ يَعْنِيْ فِي الْقَبْرِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهٗ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ. رواه البخاري.

(۳۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احد کے شہداء میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ایک قبر میں اکٹھا دفن فرمایا۔ اس وقت پوچھتے کہ ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟ جب آپ کو ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر کے بتایا جاتا تو آپ ﷺ قبر میں پہلے اس کو اتارتے۔

(۳۵۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ

(۳۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا

أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَاءَ نِيْ رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَ صْغَرَ، فَقِيْلَ لِيْ: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا. رواه مسلم مسندا والبخاری تعليقا.

ہوں پس میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی تو مجھے کہا گیا بڑے کو دیں تو میں نے وہ ان میں سے بڑے کو دے دی۔ (اس حدیث کو مسلم نے مسنداً اور بخاری نے تعلیقاً نقل کیا ہے)

(۳۵۴) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى: إِكْرَامَ ذِى الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيْهِ، وَالْجَافِيْ عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِى السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ. حديث حسن رواه أبوداود.

(۳۵۴) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ① بوڑھا مسلمان ② اور حافظ قرآن۔ جو قرآن میں حد سے تجاوز نہ کرنے والا ہو ③ اور منصف بادشاہ کی عزت کرنا، اللہ کی تعظیم اور بزرگی میں سے ہے۔ ابوداؤد یہ حدیث حسن ہے۔

(۳۵۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا.

"حديث صحيح رواه أبوداود والترمذى، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. "وفى رواية أبى داود "حق كبيرنا""

(۳۵۵) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے شرف و فضل کو نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ابوداود کی روایت میں ہے. ہمارے بڑے کے حق کو نہیں پہچانتا۔

(ابوداود اور ترمذی، یہ حدیث صحیح ہے امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔)

(۳۵۶) وَعَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ أَبِيْ شَبِيْبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَرَّبِهَا سَائِلٌ، فَاَعْطَتْهُ كِسْرَةً، وَمَرَّبِهَارَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ، فَأَقْعَدَتْهُ، فَأَكَلَ، فَقِيْلَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ. رواه أبوداود. لكن قال: ميمون لم يدرك عائشة.

وقد ذكره مسلم فى أول صحيحه تعليقًا فقال: وذكر عن عائشه رضى الله عنها قالت: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُّنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ، وَذَكَرَهُ الحاكم أبوعبد الله فى كتابه "معرفة علوم الحديث" وقال: هو حديث صحيح.

(۳۵۶) حضرت میمون بن ابی شبیب رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے ایک سائل گذرا آپ نے اس کو ایک روٹی کا ٹکڑا دے دیا۔ پھر ایک اور آدمی گذرا جس پر اچھے کپڑے اور اچھی حالت تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو بٹھایا اور پھر کھلایا پس اس نے کھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو ان کے مرتبوں پر اتارو۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا لیکن یہ بھی کہا کہ میمون نے حضرت عائشہ کو نہیں پایا۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے اپنی صحیح کے شروع میں تعلیقاً ذکر کیا ہے اور کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکور ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم لوگوں کو ان کے مرتبوں پر اتاریں۔ اور اسے امام حاکم ابوعبد اللہ نے اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث

میں بھی ذکر کیا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

(۳۵۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ، فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَ مُشَاوَرَتِهٖ، كُهُوْلاً كَانُوْا أَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيْهِ: يَا ابْنَ أَخِيْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ، فَاسْتَأْذِنْ لِيْ عَلَيْهِ، فَاسْتَأْذَنَ لَهٗ، فَأَذِنَ لَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دَخَلَ: قَالَ هِيَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ، وَلَا تَحْكُمُ فِيْنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تعالٰى عَنْهُ حَتّٰى هَمَّ أَنْ يُّوْقِعَ بِهٖ، فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى: قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ أَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ" وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ. وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى. رواه البخاری.

(۳۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ (مدینہ) آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس ٹھہرے اور حر ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت عمر اپنے قریب جگہ دیتے تھے۔ قراء حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس اوران کی مشاورتی کمیٹی کے ارکان تھے وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا اے برادر زادے! تمہیں امیر المؤمنین کے ہاں خاص مقام حاصل ہے مجھے ان سے ملنے کی اجازت لے دیں، انہوں نے اس کے لئے اجازت مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو کہنے لگے اے عمر بن الخطاب! اللہ کی قسم تم ہمیں زیادہ عطیے نہیں دیتے اور نہ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر غضب ناک ہوگئے حتیٰ کہ انہوں نے دست درازی کا ارادہ کیا۔ تو حر بن قیس نے کہا اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے "عفو اختیار کرو، نیکی کا حکم دو اور جہالت کا کام کر۔ والوں سے رو گردانی کرو اور یہ شخص تو جاہلوں میں سے ہے۔

(ابن عباس کہتے ہیں) کہ جب اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر آیت خداوندی کو پڑھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے آگے نہیں بڑھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کے سننے کے بعد بہت زیادہ رک جانے والے تھے۔ (بخاری)

(۳۵۸) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ كُنْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا، فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ، فَمَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّيْ. متفق عليه.

(۳۵۸) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں بچہ تھا اور میں آپ کی باتوں کو یاد کرتا تھا مجھے ان باتوں کے بیان کرنے سے صرف یہ چیز مانع ہے کہ یہاں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو مجھ سے بڑے ہیں۔ (بخاری)

(۳۵۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاأَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهٖ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُّكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ. وراه الترمذی وقال: حديث غريب.

(۳۵۹) حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی نوجوان جب بوڑھے انسان کی بڑھاپے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بڑھاپے کے وقت ایسے شخص کو پیدا فرما دیتے ہیں جو اس کی عزت کرتا ہے۔ (ترمذی، صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

(۴۵) نیک لوگوں کی زیارت کرنا اور ان کے ساتھ ہم نشینی، ان کی صحبت اٹھانا، محبت کرنا، ان سے ملاقات کر کے ان سے دعا کرانے اور متبرک مقامات کی زیارت کرنے کا بیان

(۱۴۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَإِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتّٰی أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْأَمْضِيَ حُقُبًاإِلَى قَوْلِهٖ تَعَالٰی: قَالَ لَهٗ مُوْسٰی: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾

(۱۴۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے شاگرد سے کہا کہ جب تک میں دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں ہٹنے کا ارادہ نہیں خواہ برسوں چلتا رہوں۔ (اس آیت تک) کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے کہا کہ جو علم خدا کی طرف سے آپ کو سکھایا گیا ہے اگر آپ اس میں سے مجھے کچھ بھلائی کی باتیں سکھائیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔

(۱٤۱) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاصْبِرْنَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ (الكهف: ٢٨)

(۱۴۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے ”جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودگی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو۔“

(٣٦٠) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْطَلِقْ بِنَا إِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَزُوْرُهَاكَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهَا، بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ مَاعِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: أَنِّيْ لَا أَبْكِيْ اِنِّيْ لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَاعِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ أَبْكِيْ أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رواه مسلم.

(۳۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ چلو ہم حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کریں جیسا کہ آپ ﷺ ان کی زیارت کے لئے جاتے تھے۔ پس جب ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگی۔ ان دونوں نے ان سے کہا کہ تم کیوں روتی ہو کیا تم نہیں جانتیں اللہ پاک کے ہاں آپ ﷺ کے لئے بہتر مقام ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس لئے نہیں روتی کہ مجھے اس کا علم نہیں کہ اللہ کے پاس آپ ﷺ کے لئے بہتر مقام ہے لیکن میں تو اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے پس حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (کی اس بات) نے ان دونوں کو بھی رونے پر بھڑکا دیا وہ دونوں بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔ (مسلم)

(٣٦١) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ رَجُلًا زَارَأَخًالَهٗ فِيْ قَرْيَةٍ أُخْرٰى، فَأَرْصَدَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا. فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًالِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا عَلَيْهِ؟

(۳۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کے لئے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا جو اس کا انتظار کر رہا تھا جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس سے گذرا تو فرشتے نے پوچھا تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے اس

قَالَ: لَا، غَيْرَأَنِّیْ أَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ تَعَالٰی، قَالَ فَإِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ. رواه مسلم.

يقال: "أَرْصَدَهٗ" لِكَذَا: إِذَا وَكَلَّهٗ بِحِفْظِهٖ،

و"المدرجة" بفتح المیم والراء: الطريق،

ومعنى "تربها": تقوم بها، وتسعى فی صلاحها.

کے پاس جارہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے؟ اس کی وجہ سے تم یہ تکلیف اٹھا رہے ہو؟ اور اس کا بدلہ اتارنے جارہے ہو؟ اس نے کہا نہیں صرف اس لئے جارہا ہوں کہ میں اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا میں تیری طرف اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے بھی ایسی ہی محبت کرتے ہیں جیسے کہ تو اپنے دوست کو محبوب جانتا ہے۔

"ارصده لكذا" یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب اس کی حفاظت کے لئے کسی کو مقرر کرے۔

"مدرجة" میم اور را پر زبر بمعنی راستہ۔ "توبها" اس کی حفاظت کرتا اور اس کی دوستی کے لئے کوشش کرتا ہے۔

(٣٦٢) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَادَ مَرِيْضًا أَوْزَارَ أَخًالَهٗ فِی اللّٰهِ، نَادَاهُ مُنَادٍ: بِأَنْ طِبْتَ، وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا. رواه الترمذی وقال: حديث حسن وفی بعض النسخ غريب.

(۳۶۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کرے یا محض اللہ کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو ایک پکارنے والا یہ آواز بلند کرتا ہے کہ تجھے مبارک ہو اور تیرا چلنا خوش گوار ہو اور تجھے جنت میں ٹھکانا نصیب ہو۔ ترمذی اور صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں غریب ہے۔

(٣٦٣) وَعَنْ أَبِیْ مُوْسَى الْأَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السُّوْءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ، إِمَّا أَنْ يُّحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيْرِ، إِمَّا أَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهَا رِيْحًا مُنْتِنَةً. متفق عليه.

يُحْذِيْكَ، يُعْطِيْكَ.

(۳۶۳) حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ نیک ساتھی کی اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک رکھنے والا اور آگ کی بھٹی پھونکنے والا۔ پس مشک والا تجھے مشک دے دے گا یا تو خود اس سے خرید لیگا (یا کم از کم) خوشبو آئے گی اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا کم از کم اس سے بدبو ہی ملے گی۔

"يحذيك" بمعنی تجھ کو عطیہ دے گا۔

(٣٦٤) وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِيْنِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ. متفق عليه.

(۳۶۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی عورت سے چار وجوہ کی بناء پر نکاح کیا جاتا ہے۔ ① اس کے مال کی بناء پر ② اس کے حسن و جمال کی بناء پر ③ اس کے حسب ونسب کی بناء پر ④ اس کے دین کی بناء پر۔ پس تو دین دار عورت کو حاصل کر۔

ومعناه: أَنَّ النَّاسَ يَقْصُدُوْنَ فِي الْعَادَةِ مِنَ الْمَرْأَةِ هٰذِهِ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَ، فَاحْرِصْ أَنْتَ عَلٰى ذَاتِ الدِّيْنِ، وَاظْفَرْ بِهَا، وَاحْرِصْ عَلٰى صُحْبَتِهَا.

تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ (بخاری و مسلم)

اس کے معنی یہ ہیں کہ لوگ عام طور پر نکاح کرتے وقت ان چار چیزوں کو پیش نظر رکھتے ہیں پس تم دین دار عورت سے نکاح کرو اسی کی کوشش بھی ہو اور اسی کی رفاقت اختیار کرنے کی خواہش ہو۔

(٣٦٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيْلَ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُوْرَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا؟" فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَابَيْنَ أَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ. رواه البخاري.

(۳۶۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے فرمایا: تمہیں کیا رکاوٹ ہے کہ تم ہماری ملاقات کے لئے زیادہ نہیں آتے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ" کہ ہم تمہارے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں۔ اسی کے لئے ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے۔

(٣٦٦) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تُصَاحِبْ إِلَّامُؤْمِنًا، وَلَايَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ". رواه أبوداود، و الترمذي بإسنادلابأس به.

(۳۶۶) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صرف مؤمن ہی سے دوستی کرو اور تمہارا کھانا صرف متقی لوگ ہی کھائیں۔ ابوداؤد اور ترمذی نے ایسی سند کے ساتھ روایت کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٦٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ. رواه أبوداود، والترمذي بإسناد صحيح، وقال الترمذي: حديث حسن.

(۳۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس ہر آدمی دیکھ بھال کر دوست بنائے۔ (ابوداود، ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔)

(٣٦٨) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. متفق عليه.

وفي رواية قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ"

(۳۶۸) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ (قیامت کے دن) ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ پوچھا گیا کہ آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے حالانکہ وہ اس سے نہیں ملا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی (قیامت کے دن) ان کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

(٣٦٩) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْدَدْتَّ لَهَا؟ قَالَ: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ: "أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

(۳۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم نے قیامت کے لئے کیا کچھ تیار کر رکھا ہے؟ اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول سے محبت۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کے ہی ساتھ

متفق علیه، وهذا لفظ مسلم.

وفي رواية لهما: مَاأَعْدَدْتُ لَهَامِنْ كَثِيْرِ صَوْمٍ، وَلَاصَلَاةٍ، وَلَا صَدَقَةٍ، وَلٰكِنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.

ہو گے جن کے ساتھ محبت کرتے ہو۔ یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے اس کے لئے نہ زیادہ روزے اور نہ زیادہ نماز اور نہ زیادہ صدقہ تیار کر رکھا ہے البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔

(۳۷۰) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. متفق علیه.

(۳۷۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس شخص کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں جو کچھ لوگوں سے محبت تو رکھتا ہے جب کہ عمل وغیرہ میں ان جیسا نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ان کے ساتھ (قیامت کے دن) ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۳۷۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا وَالْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا، ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا، اخْتَلَفَ. رواه مسلم.

وروى البخاري قوله: "الارواح" إلخ من رواية عائشة رضي الله عنها.

(۳۷۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ سونے چاندی کی طرح کانیں ہیں ان میں سے جو زمانہ جاہلیت کے بہتر لوگ تھے وہ اسلام کے زمانے میں بہتر ہوں گے جب وہ دین کی سمجھ رکھتے ہوں اور روحیں مختلف قسم کے لشکر ہیں پس ان روحوں میں سے جن روحوں میں ایک دوسرے سے (عالم ارواح) جان پہچان ہوگی وہ دنیا میں بھی آپس میں مانوس ہیں اور جو وہاں ایک دوسرے سے انجان رہے تو وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے انجان ہیں۔ مسلم، اور بخاری نے نبی کریم ﷺ کا فرمان الارواح تا آخر حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔

(۳۷۲) وَعَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو وَيُقَالُ ابْنُ جَابِرٍ وَهُوَ "بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ" قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا أَتٰى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ: أَفِيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى أُوَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ أُوَيْسُ ابْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ، فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(۳۷۲) حضرت اسیر بن عمرو (ہمزہ کے پیش اور سین مہملہ پر زبر) اور بعض کے نزدیک اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس جب بھی اہل یمن میں سے غازیان اسلام آتے تو ان سے پوچھتے، کیا تمہارے اندر اویس بن عامرؓ ہیں؟ حتیٰ کہ (ایک وفد میں) اویسؓ آگئے تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا تم اویس بن عامر ہو؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ نے پوچھا، مراد کے گھرانے اور قرن (قبیلے) سے تمہارا تعلق ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! حضرت عمرؓ نے پوچھا، تمہارے جسم پر برص کے داغ تھے، وہ صحیح ہو گئے ہیں سوائے ایک درہم جتنے حصے کے؟ انہوں نے کہا، ہاں! آپ نے پوچھا، تمہاری والدہ (زندہ) ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں!

"يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ، فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعُ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْأَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَلَكَ فَافْعَلْ" فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَلَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: الْكُوْفَةَ، قَالَ: أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا؟ قَالَ: أَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ، فَوَافَى عُمَرَ، فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ، فَقَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعُ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْأَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَلَكَ، فَافْعَلْ" فَأَتَى أُوَيْسًا، فَقَالَ: اِسْتَغْفِرْلِيْ قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ، فَاسْتَغْفِرْ لِيْ. قَالَ: لَقِيْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاسْتَغْفَرَلَهُ، فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ، فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ.

رواه مسلم.

وفي رواية لمسلم أيضا عن أُسَيْرِبْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰه عنه أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا عَلَى عُمَرَ رضي الله عنه، وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّيْنَ؟ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْقَالَ: "إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: أُوَيْسٌ، لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى، فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَسْتَغْفِرْلَكُمْ"

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّيْ

حضرت عمرؓ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "تمہارے پاس مراد (گھرانے) اور قرن قبیلے کا اویس بن عامرؒ اہل یمن کے ان غازیوں کے ساتھ آئے گا جو جہاد میں لشکر اسلام کی مدد کرتے ہیں، اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے جو سوائے درہم جتنی جگہ کے صحیح ہوگئے ہوں گے، وہ اپنی والدہ کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کرنے والا ہوگا، اگر وہ اللہ پر کوئی قسم کھالے تو یقیناً اللہ اس کی قسم کو پورا فرمادے گا، پس اگر تم (اے عمر!) ان سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرواسکو تو ضرور کروانا۔ اس لئے تم میرے لئے بخشش کی دعا کرو! چنانچہ انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے بخشش کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا، اب کدھر جانے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کوفہ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا میں کوفے کے گورنر کو تمہارے لئے لکھ کر نہ دے دوں؟ حضرت اویسؒ نے جواب دیا، میں ان لوگوں میں رہنا (یا شمار کرانا) زیادہ پسند کرتا ہوں جو غریب مسکین قسم کے ہیں، جنہیں کوئی جانتا ہے نہ ان کی کوئی پرواہ کی جاتی ہے۔ جب آئندہ سال آیا تو یمن کے معزز لوگوں میں سے ایک شخص حج پر آیا اور اس کی ملاقات حضرت عمرؓ سے ہوئی، انہوں نے حضرت اویس کی بابت پوچھا، تو انہوں نے بتلایا کہ میں انہیں اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ ان کی زندگی نہایت سادہ ہے اور دنیا کا سامان بہت کم رکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے پاس مراد (گھرانے) اور قرن قبیلے کا اویس بن عامرؒ یمن کے رہنے والوں میں سے مجاہدین کے امدادی فوجی گروہ کے ساتھ آئے گا، اس کو برص کی تکلیف ہوگی، جو درست ہو چکی ہوگی سوائے ایک درہم جتنی جگہ کے۔ اس کی والدہ (زندہ) ہوگی جس کے ساتھ وہ بہت اچھا سلوک کرنے والا ہوگا، اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم پوری فرمادے گا، پس اگر تم ان سے مغفرت کی دعا کرواسکو تو ضرور کروانا۔ پس یہ (یمنی) شخص حج سے فراغت کے بعد حضرت اویس کے پاس گیا اور ان سے درخواست کی، میرے لئے بخشش کی دعا فرمائیں۔ اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، ایک نیک سفر سے تو تم نئے نئے آئے ہو، تم میرے لئے بخشش کی دعا کرو۔ نیز انہوں نے کہا، کیا تم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملے؟

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَمُرُوْهُ، فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ".

قوله: "غبراء الناس" بفتح الغين المعجمة، و إسكان الباء وبالمد وهم فقراؤهم وصعاليكهم ومن لايعرف عينه من أخلاطهم "والا مداد" جمع مدد وهم الا عوان والناصرون الذين كانوا يمدون المسلمين في الجهاد.

انہوں نے کہا، ہاں۔ پس اویس نے حضرت عمرؓ کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی، تب لوگوں نے ان کے مقام کو سمجھا اور وہ (اویس) اپنے سامنے (کی طرف) چل پڑے۔ (مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت حضرت اسیر بن جابرؓ ہی سے ہے کہ کوفے کے کچھ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے، ان میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس کا استہزاء کرنے والوں میں سے تھا (کیونکہ وہ ان کی فضیلت سے ناواقف تھا) حضرت عمرؓ نے پوچھا، کیا یہاں قرنیوں میں سے بھی کوئی ہے؟ پس یہ شخص آیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، تمہارے پاس یمن سے ایک آدمی آئے گا، اسے اویس کہا جاتا ہوگا، وہ یمن میں صرف اپنی والدہ کو چھوڑ کر آئے گا، اس کو برص کی بیماری تھی، پس اس نے اللہ سے دعا کی، جس پر اللہ نے اس سے وہ بیماری دور کر دی اور اب (وہ برص کا داغ) صرف ایک دینار یا درہم جتنا باقی رہ گیا ہے، پس تم میں سے جو بھی اسے ملے، اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروائے۔

اور مسلم ہی کی ایک اور روایت میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ تابعین میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جسے اویس کہا جاتا ہے، اس کی والدہ (زندہ) ہے اور اس کے جسم میں (برص کے) سفید داغ ہیں، تم اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے بخشش کی دعا کرے۔

"غبراء الناس": غین پر زبر، با ساکن اور اس کے بعد الف۔ علاقے کے غریب، مفلس اور ان کے درمیان غیر معروف۔ امداد مدد کی جمع ہے، وہ اعوان وانصار جو جہاد میں مسلمانوں کی مدد کرتے تھے۔

(۳۷۳) وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ، فَأَذِنَ لِيْ وَقَالَ: "لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ" فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ لِيْ بِهَاالدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: "أَشْرِكْنَا يَاأُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ. حديث صحيح رواه أبوداود، والترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

(۳۷۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عمرے پر جانے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت عنایت فرما دی اور ارشاد فرمایا: اے میرے بھائی ہمیں بھی اپنی دعا میں فراموش نہ کرنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ کے اس ارشاد کے بدلے میں پوری دنیا مل جائے تب بھی مجھے پسند نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(۳۷۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَا شِيًا، فَيُصَلِّي فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ. متفق عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَمَا شِيًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

(۳۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (مسجد) قباء تشریف لے جاتے تھے کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل وہاں پہنچ کر آپ دو رکعت ادا فرماتے۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر ہفتے قباء تشریف لے جایا کرتے کبھی سواری پر اور کبھی پیدل اور حضرت ابن عمر بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں ایسا کرتے تھے۔

(۴۶) اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی فضیلت اور اس کی ترغیب دینے کا بیان، نیز یہ کہ آدمی جس سے محبت رکھے اسے بتلا دے کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے اور آگاہ ہونے والے کے جوابی کلمات کا بیان

(١٤٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ﴾ (الفتح: ٢٩)

(۱۴۲) ارشاد خداوندی ہے: "محمد (ﷺ) خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔" (سورت کے آخر تک)

(١٤٣) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ﴾ (الحشر: ٩)

(۱۴۳) ارشاد خداوندی ہے۔ "اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے۔ وہ محبت کرتے ہیں ان سے جو وطن چھوڑ کر آتے ہیں ان کے پاس۔"

(٣٧٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ. متفق عليه.

(۳۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت کو محسوس کرے گا۔ ① یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو۔ ② اور یہ کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ کے لئے محبت رکھے۔ ③ اور یہ کہ وہ دوبارہ کفر میں لوٹنے کو اتنا ہی ناپسند سمجھے جتنا کہ آگ میں جانے کو وہ ناپسند سمجھتا ہے۔

(٣٧٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهٗ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي

(۳۷۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں ایسے دن جگہ عنایت فرمائے گا جس دن کہ اللہ کے سایہ کے علاوہ دوسرا سایہ

عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ. وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتَ حُسْنٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. متفق عليه.

نہ ہوگا۔ ① امام عادل ② وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت جوانی میں کرتا ہو ③ وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہو ④ وہ دو آدمی جن کی آپس میں محبت اللہ کے لئے ہی ہو اسی پر وہ جمع ہوئے اور اسی پر وہ جدا ہوتے ہوں۔ ⑤ وہ آدمی جس کو کوئی حسن و جمال والی عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ یہ کہہ دے مجھے اللہ کا خوف مانع ہے ⑥ وہ آدمی جو اس طرح صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ⑦ وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کے آنسو بہنے لگیں۔

(۳۷۷) وَعَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي" رواه مسلم.

(۳۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال کے پیش نظر آپس میں محبت کرتے تھے؟ آج میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ عطا کرونگا جب کہ میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (مسلم)

(۳۷۸) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَاتَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ. رواه مسلم.

(۳۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جب تک ایمان دار نہیں ہوگے جنت میں داخل نہیں ہو سکو گے اور جب تک آپس میں محبت نہیں کرو گے ایمان دار نہیں ہو سکو گے، کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ تم جب اس کو کرو تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کر کے پھیلاؤ۔ (مسلم)

(۳۷۹) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ أُخْرٰى، فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا" وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلٰى قَوْلِهِ: "إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ. رواه مسلم. وقد سبق في الباب قبله.

(۳۷۹) حضرت ابو ہریرہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی ملاقات کرنے دوسری بستی میں پہنچا پس اللہ نے اس کے راستہ پر ایک فرشتہ کو مقرر فرمایا۔ (اور تمام حدیث کو نقل کیا اس بات تک) کہ اللہ تجھے محبوب جانتا ہے جیسا کہ تو رضائے الٰہی کے لئے اس سے محبت کرتا ہے یہ حدیث اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہے۔ (مسلم)

(۳۸۰) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ: "لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ. متفق

(۳۸۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے انصار کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ان سے محبت مومن ہی کرے گا اور ان سے بغض منافق ہی رکھے گا جو انصار سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض

عليه.

رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی ان سے بغض رکھے گا۔

(۳۸۱) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ، لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَ الشُّهَدَاءُ. رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح.

(۳۸۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے جلال وعظمت کی خاطر باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔

(۳۸۲) وَعَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَإِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ، فَإِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ، أَسْنَدُوْهُ، إِلَيْهِ، وَصَدَرُوْا عَنْ رَأْيِهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَقِيْلَ: هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ، هَجَّرْتُ، فَوَجَدْتُّهُ قَدْسَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيْرِ، وَوَجَدْتُّهُ يُصَلِّيْ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ لِلّٰهِ، فَقَالَ: آللّٰهِ؟ فَقُلْتُ: اَللّٰهِ، فَقَالَ: آللّٰهِ؟ فَقُلْتُ: أَللّٰهِ، فَأَخَذَنِيْ بِحَبْوَةِ رِدَائِيْ، فَجَبَذَنِيْ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَبْشِرْ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَ الْمُتَجَا لِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ. حديث صحيح رواه مالك فى المؤطا بإسناده الصحيح.

قوله: "هَجَّرْتُ": أى بَكَّرْتُ، وهو بتشديد الجيم قوله: آللّٰهِ فَقُلْتُ: أَللّٰهِ" الأول بهمزه ممدودة للا ستفهام، والثانى بلا مد.

(۳۸۲) حضرت ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک نوجوان تھا جس کے دانت چمکدار تھے اور لوگ اس کے اردگرد بیٹھے تھے جب وہ آپس میں کسی چیز کی بابت اختلاف کرتے ہیں تو وہ اس کی رائے معلوم کر کے اس پر عمل کرتے ہیں چنانچہ میں نے اس نوجوان کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون ہے تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں جب دوسرا دن ہوا تو میں صبح سویرے ہی مسجد میں آ گیا لیکن میں نے دیکھا جلدی آنے میں بھی وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں اور میں نے انہیں وہاں نماز پڑھتے پایا پس میں ان کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا۔ انہیں سلام عرض کیا اور کہا اللہ کی قسم میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا واقعی؟ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ انہوں نے کہا کیا واقعی؟ میں نے کہا واقعی اللہ کی قسم۔ پس انہوں نے مجھے میری چادر کے کنارے سے پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا خوش ہو جاؤ کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری محبت واجب ہو گئی اس کے لئے جو میرے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں اور میرے لئے ایک دوسرے سے ہم نشینی اختیار کرتے ہیں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میرے لئے ایک دوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں۔ امام مالک نے اسے مؤطا میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

"هَجَّرْتُ" جیم پر شد صبح سویرے جلدی آنا۔ "آاللہ اور اللہ میں" پہلا استفہام کیلئے ہے ہمزہ ممدودہ یعنی مد کے ساتھ اور دوسرا بغیر مد کے ہے۔

(۳۸۳) عَنْ أَبِيْ كَرِيْمَةَ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرَبَ رَضِيَ

(۳۸۲) حضرت ابوکریمہ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ، فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ. رواه أبو داود، والترمذى وقال: حديث حسن.

ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے بتادے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ اس روایت کو ابوداود، ترمذی نے نقل کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(٣٨٤) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَذَ بِيَدِهٖ وَقَالَ: "يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ، إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ، ثُمَّ أُوْصِيْكَ يَامُعَاذُ لَاتَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِكُلِّ صَلَاةٍ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. حديث صحيح، رواه ابوداود والنسائى بإسناد صحيح.

(۳۸۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں پھر اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا ہرگز نہ چھوڑنا: "اللهم اعنى على ذكرك و شكرك و حسن عبادتك" اے اللہ میری مدد فرما اس بات پر کہ میں تیرا ذکر، شکر اور تیری عبادت اچھی طرح کروں۔ (یہ حدیث صحیح ہے ابوداؤد اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے)

(٣٨٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِهٖ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَأَعْلَمْتَهُ؟" قَالَ: لَا: قَالَ: "أَعْلِمْهُ". فَلَحِقَه، فَقَالَ: إِنِّيْ أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ، فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِيْ أَحْبَبْتَنِيْ لَهُ. رواه أبوداؤد. بإسناد صحيح.

(۳۸۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو اس کے پاس سے ایک اور آدمی گذرا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اسے اپنی محبت کے بارے میں بتادیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو بتادو چنانچہ وہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا میں محض اللہ کی محبت کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں تو اس نے کہا اللہ تجھ سے محبت رکھے جس کی رضا کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔

اس کو ابوداود نے روایت کیا ہے صحیح سند کے ساتھ۔

(۴۷) اللہ جل شانہ کے بندے کے ساتھ محبت کرنے کی علامات اور اس سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کی رغبت دلانے اور اس کو حاصل کرنے کی کوشش کے بیان میں

(١٤٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (آل عمران: ٣١)

(۱۴۴) ارشاد خداوندی ہے: "اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، خدا بھی تم کو اپنا دوست بنالے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔"

(١٤٥) وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ

(۱۴۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے

مِنكُمْ عَنْ دِيْنِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ (المائدہ: ٥٤)

اپنے دین سے پھر جائے تو خدا ایسے لوگ پیدا کرے گا جن کو وہ دوست رکھے گا اور جسے وہ دوست رکھیں گے اور جو مؤمنوں کے حق میں نرمی کریں گے اور کافروں پر سخت ہوں گے خدا کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ خدا کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے۔"

(٣٨٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ، كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِيْ، أَعْطَيْتُهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ، لَأُعِيْذَنَّهُ. رواه البخاري.

معنى "آذنته" اعلمته بانّي مُحَارِبٌ لَهُ وقوله: "اِسْتَعَاذَنِيْ" رُوِيَ بالنباء ورُوِيَ بالنون.

(٣٨٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو شخص میرے دوست سے دشمنی کرے یقیناً میرا اس سے اعلان جنگ ہے اور میرے بندے میرا قرب حاصل نہیں کر سکتے کسی عمل کے ساتھ جو مجھے زیادہ محبوب ہو اس عمل سے جس کے ادا کرنے کو میں نے ان پر فرض کیا ہے۔ میرا بندہ ہمیشہ میرا قرب نوافل کے ساتھ حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پناہ چاہتا ہے تو میں اس کو پناہ دے دیتا ہوں۔

آذنته: یعنی میں اس کو بتلا دیتا ہوں کہ میں اس کی وجہ سے لڑائی کرنے والا ہوں۔ استعاذنی: با کے ساتھ یا نون کے ساتھ دونوں طرح سے پڑھا جاتا ہے۔

(٣٨٧) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالٰى الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِيْ فِيْ أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ. متفق عليه.

وفي رواية لمسلم: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا

(٣٨٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ جل شانہ کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو حضرت جبرائیل امین کو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتے ہیں تو تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس جبرائیل اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں پھر جبرائیل آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتے ہیں تم بھی محبت کرو پس آسمان والے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں پھر اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

جِبْرِيْلَ، فَقَالَ: إِنِّيْ أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ، فَيَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ أُبْغِضُ فُلَانًا، فَأَبْغِضْهُ، فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا، فَأَبْغِضُوْهُ، فَيُبْغِضُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ."

اور مسلم کی ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو حضرت جبرائیل کو بلاتے ہیں اور ان سے فرماتے ہیں کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس جبرائیل اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں پھر حضرت جبرائیل آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اس کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے دشمنی کرتے ہیں تو حضرت جبرائیل کو بلا کر فرماتے ہیں کہ میں فلاں بندے سے بغض کرتا ہوں تو تم بھی اس سے بغض کرو پس جبرائیل بھی اس سے بغض کرنے لگ جاتے ہیں پھر حضرت جبرائیل آسمان پر اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے بغض رکھتے ہیں تم بھی اس سے بغض کرو پھر آسمان والے اس سے بغض کرنے لگتے ہیں، پھر اس کے لئے زمین میں دشمنی رکھ دی جاتی ہے (یعنی زمین والے اس سے بغض وعناد کرنے لگ جاتے ہیں)

(۳۸۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ، فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهٖ فِيْ صَلَاتِهِمْ، فَيَخْتِمُ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" فَلَمَّا رَجَعُوْا، ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟" فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَبِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّهُ. متفق عليه.

(۳۸۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو لشکر پر (امیر بنا کر) بھیجا وہ شخص جب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو وہ اپنی قراءت کو "قل هو الله احد" پر ختم کرتے۔ جب وہ لشکر واپس آیا تو آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا بھی ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے دریافت کرو کہ وہ اس طرح کیوں کرتا تھا؟ لوگوں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سورت میں اللہ کی صفت ہے پس میں اس کے پڑھنے کو محبوب جانتا ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو بتادو کہ اللہ پاک بھی اس کو محبوب جانتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۴۸) نیک لوگوں، کمزوروں، اور مسکینوں کو ایذا پہنچانے سے ڈرانے کا بیان

(۱۴۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب: ۵۸)

(۱۴۶) ارشاد خداوندی ہے: "اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایسے کام کی نسبت سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔"

(١٤٧) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَ أَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (الضحى ٩، ١٠)

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ مِنْهَا: حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ.

"وَمِنْهَا حَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِيْ "بَابِ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيْمِ" وَقَوْلُهُ ا: "يَا أَبَا بَكْرٍ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ، لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ"

(١٤٧) ارشاد خداوندی ہے: "یتیم پر ظلم نہ کرو اور مانگنے والوں کو نہ جھڑکو۔"

اس باب کے متعلق احادیث کثرت سے ہیں ان میں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گذری ہے کہ جو میرے دوست سے دشمنی رکھتا ہو میرا اس سے اعلان جنگ ہے اور ان حدیثوں میں سے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے جو "باب ملاطفة اليتيم" میں گذر چکی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اے ابوبکر اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔

(٣٨٩) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ، ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ. رواه مسلم.

(٣٨٩) حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز پڑھ لیتا ہے پس اللہ جل شانہ کی ضمانت میں آ جاتا ہے پس اللہ جل شانہ تم کو اپنی ضمانت کی وجہ سے کچھ باز پرس نہ کرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص سے اپنے ذمہ کو کسی وجہ سے طلب کرے گا تو وہ پکڑا جائے گا اور اس کو منہ کے بل جہنم کی آگ میں پھینک دے گا۔

(٤٩) لوگوں کے ظاہری حالات پر احکام نافذ کرنا اور ان کے باطنی احوال کا معاملہ اللہ کے سپرد کرنے کا بیان

(١٤٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾ (التوبه: ٥)

(٣٩٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ، عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى. متفق عليه.

(٣٩١) وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(١٤٨) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔"

(٣٩٠) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کرلیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال کو محفوظ کرلیں گے سوائے حق اسلام کے اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے (بخاری و مسلم)

(٣٩١) حضرت ابوعبداللہ طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے لا الہ الا

يَقُوْلُ "مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى. رواه مسلم.

اللہ کہا اور اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کیا تو اس کا مال اور خون حرام ہو گیا اور اس کے باطن کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ (مسلم)

(۳۹۲) وَعَنْ أَبِي مَعْبَدٍ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ، فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ، فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، أَأَقْتُلُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ: "لَا تَقْتُلْهُ" فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَطَعَ إِحْدٰى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا قَطَعَهَا؟! فَقَالَ: "لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ، فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَ إِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ. متفق عليه.

ومعنى "أنه بمنزلتك" أي: مَعْصُوْمُ الدَّمِ مَحْكُوْمٌ بِإِسْلَامِهِ، ومعنى "أنك بمنزلته" أي: مُبَاحُ الدَّمِ بِالْقِصَاصِ لِوَرَثَتِهِ، لَا أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِهِ فِي الْكُفْرِ، والله أعلم.

(۳۹۲) حضرت ابو معبد مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا آپ فرمائیں اگر میری ملاقات کسی کافر سے ہو جائے اور ہم آپس میں لڑیں وہ میرے ہاتھ کو تلوار سے کاٹ دے پھر وہ میرے وار سے بچنے کے لئے ایک درخت کی پناہ لے لے اور کہے میں اللہ کے لئے مسلمان ہو گیا ہوں۔ یا رسول اللہ اس کے اس لفظ کہنے کے بعد میں اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے نہ قتل کر۔ اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ ڈالا ہے اور اس کے بعد اس نے اسلام لانے کے کلمات کہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے قتل نہیں کر سکتا اگر اس کو قتل کرے گا تو وہ تیرے اس مرتبے پر ہو جائے گا جس پر تم اس کے قتل سے پہلے تھے۔ اور تم اس کے اس مرتبے پر ہو جاؤ گے جس پر وہ اس کلمے کے کہنے سے پہلے تھا جو اس نے کہا۔

"أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ" یعنی اس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے اس کا خون محفوظ ہو گیا۔ "اِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ" یعنی قصاصاً اس کے وارثوں کے لئے تجھے قتل کرنا درست ہو گا۔ یہ مطلب نہیں کہ تم کافر ہو جاؤ گے۔ (واللہ اعلم)

(۳۹۳) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ عَلٰى مِيَاهِهِمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ، وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِيْ حَتّٰى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ، بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِيْ: "يَاأُسَامَةُ! أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟" قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَقَالَ: "أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟!" فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّيْ لَمْ

(۳۹۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہینہ قبیلے کی ایک شاخ حرقہ کی طرف بھیجا تو ہم صبح کے وقت ان کے پانی کے چشموں پر حملہ آور ہو گئے میری اور ایک انصاری کی دشمن قوم کے ایک آدمی سے مڈبھیڑ ہو گئی جب ہم اس پر غالب آ گئے تو اس نے کلمہ "لا الہ الا اللہ" پڑھا۔ چنانچہ انصاری نے اپنے ہاتھ کو دور کیا لیکن میں نے اپنا نیزہ اس کو مارا اور اس کو قتل کر دیا۔ جب ہم مدینہ واپس آئے تو یہ بات نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے اسامہ! کیا تم نے "لا الہ الا اللہ" کہنے کے بعد بھی قتل کر دیا؟ آپ ﷺ یہی فقرہ میرے سامنے بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. متفق عليه.

وفي رواية: فقال رسول الله، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "أَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَقَتَلْتَهُ؟! قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ، قَالَ: "أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتّٰى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا؟! قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذاً فَقَالَ (أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟!" فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّيْ أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ.

"الحُرَقَة" بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِ الرَّاءِ: بَطْنٌ مِنْ جُهَيْنَةَ الْقَبِيْلَةُ الْمَعْرُوْفَةُ، وقوله: "مُتَعَوِّذًا." أَيْ: مُعْتَصِمًا بِهَا مِنَ الْقَتْلِ لَا مُعْتَقِدًا لَّهَا.

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا اس نے "لا الہ الا اللہ" کہا اور تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے ہتھیار کے خوف سے یہ کلمہ پڑھا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ کہ تمہیں علم ہو گیا کہ اس نے یہ کلمہ دل سے کہا ہے یا نہیں؟ پس آپ ﷺ یہ جملہ بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ مجھے آرزو ہوئی کہ میں آج ہی مسلمان ہوتا۔

"الحرقة" حا مہملہ پر پیش اور را پر زبر مشہور قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے۔

"متعوذا" بمعنی قتل سے بچاؤ کے لئے اس نے کلمہ پڑھا تھا اس لئے نہیں کہ وہ دل سے اللہ کی توحید کا اعتقاد رکھتا تھا۔

(٣٩٤) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، بَعَثَ بَعْثًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَأَنَّهُمْ الْتَقَوْا، فَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَّقْصِدَ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ وَإِنَّ رَجُلاً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ، وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَلَمَّا رَفَعَ السَّيْفَ، قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَتَلَهُ، فَجَاءَ الْبَشِيْرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، فَسَأَلَهُ، وَأَخْبَرَهُ، حَتّٰى أَخْبَرَهُ خَبَرَالرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: لِمَ قَتَلْتَهُ؟ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ، وَقَتَلَ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَسَمّٰى لَهُ نَفَرًا وَإِنِّيْ حَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "أَقَتَلْتَهُ؟" قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، إِذَاجَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي. قَالَ: "وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَاجَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟" فَجَعَلَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى أَنْ

(۳۹۴) حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے ایک اسلامی لشکر کو مشرکوں کی ایک جماعت کی طرف بھیجا چنانچہ ان دونوں کا مقابلہ ہوا مشرکین میں ایک آدمی تھا جب وہ کسی مسلمان کو قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اس کو قتل کر دیتا (یہ صورت حال دیکھ کر) مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس کی غفلت کی تاک میں رہنے لگا (کہ اس کو قتل کر دیں) اور ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ تو جب انہوں نے اس پر تلوار بلند کی تو وہ "لا الہ الا اللہ" پڑھنے لگا لیکن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل ہی کر دیا جب خوشخبری دینے والا آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا اس نے آپ کو اس آدمی کا واقعہ بھی سنایا تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا کہ تم نے اسے کیوں قتل کر دیا۔ اسامہ نے جواب دیا یا رسول اللہ اس نے مسلمانوں کو بڑی تکلیف دی۔ اور ہمارے فلاں، فلاں آدمیوں کو اس نے قتل کیا، چند مسلمانوں کا نام لیا گیا۔ تو میں نے اس پر حملہ کر دیا جب اس نے تلوار دیکھی تو اس نے "لا الہ الا اللہ" کہا اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس کو قتل کر دیا؟ اسامہ نے جواب دیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جب کلمہ "لا الہ الا اللہ" قیامت کے دن آئے گا تو تم

يَقُوْلَ: "كَيْفَ تَصْنَعُ بِلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ إِذَاجَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مسلم.

کیا کرو گے؟ اسامہ نے جواب دیا کہ آپ میرے لئے استغفار کریں پس آپ ﷺ یہ فقرہ دہراتے رہے اور اس پر کوئی زیادہ نہ فرماتے کہ جب کلمہ "لا الہ الا اللہ" قیامت کے دن آئے گا تو تم کیا کرو گے؟۔ (مسلم)

(٣٩٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: "إِنَّ نَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِانْقَطَعَ، وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْاٰنَ بِمَاظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ أَظْهَرَلَنَا خَيْرًا، أَمَنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ، وَلَيْسَ لَنَامِنْ سَرِيْرَتِهِ شَيْءٌ، اَللّٰهُ يُحَاسِبُهُ فِيْ سَرِيْرَتِهِ، وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءً، لَمْ نَأْمَنْهُ، وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ: سَرِيْرَتُهُ حَسَنَةٌ. رواه البخاري.

(٣٩٥) حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کچھ لوگوں کا مواخذہ وحی کے ذریعہ ہوجاتا تھا لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا اب تو ہم تمہارے ظاہری اعمال پر مواخذہ کریں گے جس آدمی کے ہمارے سامنے اچھے اعمال ہوں گے تو ہم اس کو امن دیں گے اور اپنے قریب کریں گے اور ہمیں اس کے پوشیدہ اعمال سے کچھ واسطہ نہیں ہے اس کے پوشیدہ اعمال کا محاسبہ اس سے اللہ کرے گا اور جو شخص ہمارے سامنے ظاہر برے اعمال کرے گا تو ہم اسے امن نہیں دیں گے اور نہ اس کی بات مانیں گے اگرچہ وہ کہے کہ اس کی باطنی کیفیت اچھی ہے۔ (بخاری)

(۵۰) اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا بیان

(١٤٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ﴾ (البقرة: ٤٠)

(۱۴۹) ارشاد خداوندی ہے۔ "اور مجھ سے ہی ڈرو۔"

(١٥٠) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ (البروج: ١٢)

(۱۵۰) ارشاد خداوندی ہے۔ "بے شک تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔"

(١٥١) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝ وَمَا نُؤَخِّرُهٗ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ﴾ (هود: ١٠٢، ١٠٦)

(۱۵۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "تمہارا پروردگار جب نافرمان بستیوں کو پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ اسی طرح ہوتی ہے۔ بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے ان (قصوں) میں اس شخص کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے عبرت ہے یہ وہ دن ہوگا جس میں اکٹھے کئے جائیں گے اور یہی وہ دن ہوگا جس میں (خدا کے سامنے) حاضر کئے جائیں گے اور ہم اس کے لانے میں ایک وقت متعین تک تاخیر کرتے ہیں جس دن وہ آئیگا تو کوئی جان دار خدا کے حکم کے بغیر بول بھی نہیں سکے گا پھر ان میں سے کچھ بدبخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت، بدبخت جہنم میں ہوں گے اس میں ان کا چلانا اور دھاڑنا ہوگا۔"

(١٥٢) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ﴾

(۱۵۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اللہ تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا

(آل عمران: ۲۸)

ہے۔“

(۱۵۳) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ﴾ (عبس: ۳۸ تا ۳۴)

(۱۵۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ”اس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹے سے ہر شخص اس روز ایک فکر میں ہوگا۔ جو دوسرے سے بے نیاز و بے پرواکر دے گی۔“

(۱۵٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْئٌ عَظِيْمٌ. يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾ (الحج: ۱، ۲)

(۱۵۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ”لوگوں اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثۂ عظیم ہے جس دن تو اس کو دیکھے گا کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے اور لوگ تم کو نشہ میں نظر آئیں گے مگر وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ وہ اللہ کے سخت عذاب میں ہوں گے۔“

(۱۵۵) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ (الرحمن: ٤٦)

(۱۵۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ”جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔“

(۱۵٦) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُوْنَ ۝ قَالُوْا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْ أَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝﴾ (الطور: ۲۵ تا ۲۸)

(۱۵۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ”ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات کریں گے کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر میں خدا سے ڈرتے تھے تو خدا نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ اس سے پہلے ہم اس سے دعائیں کیا کرتے تھے بے شک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے۔“

(وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ جِدًّا مَعْلُوْمَاتٌ وَالْغَرَضُ الْإِشَارَةُ إِلٰى بَعْضِهَا وَقَدْ حَصَلَ)

اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ وارد ہوئی ہیں، مشہور ہیں۔ ہمارا مقصد بعض آیات کی طرف اشارہ کرنا ہے سو ہم نے وہ اشارہ کر دیا۔

(۳۹٦) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْماً نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ، فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ، وَ يُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ. فَوَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ

(۳۹۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں صادق و مصدوق ﷺ نے بتایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رہتا ہے پھر اس کی مثل منجمد خون بنا رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے (پھر ۱۲۰ دن کے بعد) فرشتہ بھیجا جاتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے پھر فرشتے کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے اس کی روزی، اس کی موت، اس کا عمل اور وہ بد بخت ہے یا نیک بخت۔ اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ بعض لوگ تم میں سے اہل جنت جیسے عمل کریں گے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے کہ لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے

عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا. متفق عليه.

اور وہ جہنمیوں والے کام کرنے لگ جاتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بے شک تم میں سے ایک شخص جہنمیوں والے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے اور وہ جنتیوں والے کام کرنے لگ جاتا ہے پس اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

(۳۹۷) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا. رواه مسلم.

(۳۹۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دن (قیامت والے دن) جہنم کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

(۳۹۸) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَقُوْلُ: "إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ يُوْضَعُ فِيْ أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ مَايَرٰى أَنَّ أَحَداً أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا، وَإِنَّهُ لَا هُوَنُهُمْ عَذَاباً. متفق عليه.

(۳۹۸) حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن جہنمیوں میں سب سے زیادہ ہلکے عذاب والا شخص ہوگا جس کے پاؤں کے تلووں میں دو انگارے رکھے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا وہ خیال کرے گا کہ اس سے زیادہ سخت عذاب والا کوئی نہیں حالانکہ وہ ان جہنمیوں میں سب سے زیادہ ہلکے عذاب والا ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

(۳۹۹) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى حُجْزَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى تَرْقُوَتِهِ. رواه مسلم.

"اَلْحُجْزَةُ" مَعْقِدُ الْإِزَارِ تَحْتَ السُّرَّةِ وَ "اَلتَّرْقُوَةُ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ: وَهِيَ الْعَظْمُ الَّذِيْ عِنْدَ ثُغْرَةِ النَّحْرِ، وَلِلْإِنْسَانِ تَرْقُوَتَانِ فِيْ جَانِبَيِ النَّحْرِ.

(۳۹۹) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں میں سے بعض وہ ہوں گے جن کو آگ نے ان کے ٹخنوں تک، بعض کو ان کے گھٹنوں تک اور بعض کو ان کی کمر تک اور بعض کو ان کی گردن تک پکڑے ہوئے ہوگا۔

"الحجزة" ناف سے نیچے تہہ بند باندھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

"ترقوة" تا پر زبر اور قاف پر پیش وہ ہڈی جو سینے کے گڑھے کے پاس ہے جسے اردو میں ہنسلی کہتے ہیں ہر انسان کے سینہ کے دونوں کناروں پر دو ہڈیاں ہوتی ہیں۔

(٤٠٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ أَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ. متفق عليه.

و "الرشح" العرق.

(۴۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روز قیامت لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ نصف کانوں تک اپنے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ (بخاری)

"الرشح" بمعنی: پسینہ۔

(٤٠١) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَاسَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، فَقَالَ: "لَوْتَعْلَمُوْنَ مَاأَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْراً" فَغَطّٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ وَلَهُمْ خَنِيْنٌ. متفق عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ، فَقَالَ "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّوَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْراً" فَمَا أَتٰى عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ غَطَّوْا رُؤُوْسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِيْنٌ.

"اَلْخَنِيْنُ" بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ: هُوَ الْبُكَاءُ مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقِ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ.

(۴۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں ایک مرتبہ ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس جیسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم وہ باتیں جان لو جن کا مجھے علم ہے تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ بات سن کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور وہ سسکیاں بھر کر رونے لگے۔ (بخاری ومسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو اپنے صحابہ کے بارے میں کوئی بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: کہ مجھ پر جنت اور جہنم پیش کی گئیں پس میں نے آج کے دن کی طرح بھلائی اور برائی نہیں دیکھی اور اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ۔ پس اصحاب رسول ﷺ پر اس سے زیادہ سخت دن کوئی نہیں آیا۔ انہوں نے اپنے سر ڈھانپ لئے اور وہ آہ وبکاء کرنے لگے۔

"الخنین" خا معجمہ کے ساتھ ناک سے آواز نکالتے ہوئے رونا۔

(٤٠٢) وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ" قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الرَّاوِيُّ عَنِ الْمِقْدَادِ: فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ، أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ، فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى حِقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَاماً" وَ أَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلٰى فِيْهِ. رواه مسلم.

(۴۰۲) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا قیامت والے دن سورج کو مخلوق کے قریب کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ ان سے ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے (تابعی یعنی حضرت سلیم بن عامر) فرماتے ہیں اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میل سے نبی کریم ﷺ کی کیا مراد تھی؟ کیا زمین کی مسافت یا سرمہ دانی کی وہ سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے (کیونکہ عربی زبان میں اس کو بھی میل کہا جاتا ہے) پس لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ہوں گے۔ بعض ان میں سے وہ ہوں گے جو اپنے ٹخنوں تک اور بعض اپنے گھٹنوں تک اور بعض اپنی کمر تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور بعض ایسے ہوں گے کہ انہیں پسینے کی لگام ڈالی ہوگی اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی جس طرح جانور کے منہ میں لگام ڈالی جاتی ہے اسی طرح پسینہ ان کے لئے لگام بنا ہوا ہوگا)۔

(٤٠٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعاً وَ يُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ. متفق عليه.

وَمَعْنٰى "يَذْهَبُ فِی الْاَرْضِ": يَنْزِلُ وَ يَغُوْصُ.

(۴۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ پسینہ میں ہوں گے یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر ہاتھ تک سرایت کئے ہوئے ہوگا اور پسینہ کی ان کو لگام ڈالی ہوگی یہاں تک کہ پسینہ کی لگام ان کے کانوں تک پہنچ جائے گی۔

"يَذْهَبُ فِی الْاَرْضِ" زمین میں اترے گا اور سرایت کرے گا۔

(٤٠٤) وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟" قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: هٰذَا حَجَرٌ رُمِیَ بِهٖ فِی النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفاً فَهُوَ يَهْوِیْ فِی النَّارِ الْآنَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا. رواه مسلم.

(۴۰۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک آپ نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ وہ پتھر ہے جو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا پس وہ اب تک جہنم میں نیچے گرتا رہا یہاں تک کہ وہ آج اس کی تہہ میں پہنچا ہے اور ہم نے اس کے گرنے کی آواز سنی ہے۔ (مسلم)

(٤٠٥) وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ، فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ، فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. متفق عليه.

(۴۰۵) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ عنقریب تم میں سے ہر شخص سے اس کا رب اس طرح بات فرمائے گا کہ آدمی اور اس کے رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پس آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے آگے بھیجے ہوئے اپنے اعمال نظر آئیں گے۔ اپنے بائیں جانب دیکھے گا تو اس طرف بھی اس کو اپنے اعمال ہی نظر آئیں گے پھر اپنے سامنے کی طرف دیکھے گا تو اسے جہنم کی آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا پس تم جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ساتھ ہو۔

(٥٠٦) وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "إِنِّیْ أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ، أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ، مَا فِيْهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِداً لِلّٰهِ تَعَالٰى، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْراً وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى. (رواه

(۴۰۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، آسمان چرچراتا ہے اور اس کے یہی لائق ہے کہ وہ چرچرائے۔ اس میں چار انگلیوں کے مقدار کوئی جگہ بھی خالی نہیں کہ کوئی فرشتہ پیشانی زمین پر رکھے ہوئے سجدہ میں نہ ہو۔ اللہ کی قسم اگر تم ان باتوں کو معلوم کر لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ اور اپنی عورتوں سے لذت حاصل نہ کر سکو اور تم اللہ سے پناہ چاہتے ہوئے جنگلوں کے راستوں کی طرف نکل جاؤ۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے

الترمذی و قال: حدیث حسن.

و"أطت" بفتح الهمزة و تشدید الطاء، و "تنط" بفتح التاء و بعدها همزة مکسورة، والأطیط: صوت الرحل والقتب و شبههما، و معناه: أن کثرة من فی السماء من الملائکة العابدین قد أثقلتها حتی أطت. و"الصعدات" بضم الصاد والعین: الطرقات، ومعنی "تجأرون": تستغیثون.

اسے حسن کہا ہے)۔

"أطت": ہمزہ پر زبر اور طا پر تشدید۔

"تئط": تا پر زبر اس کے بعد ہمزہ پر زیر۔

"اطیط" بمعنی پالان، کجاوہ اور ان جیسی چیزوں کی آواز۔ مطلب یہ ہے کہ آسمان پر عبادت گذار فرشتوں کی کثرت نے آسمان کو اتنا بوجھل کر دیا ہے کہ وہ بوجھ سے چرچراتا ہے۔

"صعدات" صاد اور عین دونوں پر پیش، معنی ہے راستے۔

"تجارون": کے معنی پناہ اور مدد طلب کرو گے۔

(٤٠٧) وَعَنْ أَبِیْ بَرْزَةَ، (بِرَاءٍ ثُمَّ زَايٍ) نَضْلَةَ بْنِ عُبَیْدٍ الْأَسْلَمِيِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰی یُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهٖ فِیْمَ فَعَلَ فِیْهِ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ أَیْنَ اکْتَسَبَهُ، وَفِیْمَ أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِیْمَ أَبْلَاهُ". رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

(٤٠٧) حضرت ابو برزہ۔ پہلے راء اور پھر زاء۔ نضلہ بن عبید الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن کسی بندے کے قدم نہیں ہٹیں گے جب تک اس کی عمر کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جسم کے متعلق کہ کن کاموں میں اس نے اپنے جسم کو کمزور کیا۔

(ترمذی امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٤٠٨) وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا" ثُمَّ قَالَ: "أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا؟" قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ "فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰی ظَهْرِهَا تَقُوْلُ: عَمِلْتَ کَذَا وَکَذَا فِیْ یَوْمِ کَذَا وَکَذَا، فَهٰذِهٖ أَخْبَارُهَا. رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

(٤٠٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے قرآن کریم کی آیت "یومئذ تحدث أخبارها" (اس دن زمین اپنی خبریں بتائے گی)۔ تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد اور عورت کے خلاف ان کاموں کی گواہی دے گی جو اس کی پشت پر انہوں نے کئے وہ کہے گی تو نے فلاں فلاں کام فلاں فلاں دن میں کیا پس یہی اس کی خبریں ہیں۔ (ترمذی امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔)

(٤٠٩) وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "کَیْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَاسْتَمَعَ الْإِذْنَ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَیَنْفُخُ"، فَکَأَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰی أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

(٤٠٩) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے چین سے رہ سکتا ہوں جب کہ صور پھونکنے والے نے صور کو منہ میں لیا ہوا ہے اور کان اللہ کی اجازت پر لگائے ہوئے ہیں کہ کب اس کو صور پھونکنے کا حکم ملتا ہے کہ وہ صور پھونکے اس بات سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر پریشانی کی کیفیت طاری ہو گئی تو آپ

لَهُمْ: قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. رواه الترمذی و قال حديث حسن.

"اَلْقَرْنُ" هُوَ الصُّوْرُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: "وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ" كَذَا فَسَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ﷺ نے ان سے فرمایا تم "حسبنا الله و نعم الوكيل" پڑھو۔ ترمذی نے اس کو حدیث حسن کہا ہے۔

"القرن" وہ صور ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "صور میں پھونکا جائے گا" اسی طرح آپ ﷺ نے تفسیر بیان فرمائی ہے۔

(۴۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَافَ أَدْلَجَ، وَمَنْ أَدْلَجَ، بَلَغَ الْمَنْزِلَ. أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ. رواه الترمذی و قال: حديث حسن.

و"أَدْلَجَ" بإسكان الدال، ومعناه: سارمن أول الليل، والمراد: التشمير فی الطاعة. والله أعلم.

(۴۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دشمن کے حملے سے ڈرا وہ رات کے ابتدائی حصے میں نکل گیا اور جو رات کی ابتداء میں نکل گیا وہ منزل کو پہنچ گیا۔ اچھی طرح سن لو! اللہ کا سودا مہنگا ہے خبردار اللہ کا سودا جنت ہے۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

"ادلج" دال کے سکون کے ساتھ، رات کے پہلے حصے میں نکل کھڑا ہوا۔ مراد اللہ کی اطاعت میں سرگرم رہنا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۴۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا" قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرِّجَالُ وَ النِّسَاءُ جَمِيْعاً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰی بَعْضٍ!؟ قَالَ: "يَاعَائِشَةُ اَلْاَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذٰلِكَ.

و فی رواية: "الامر أهم من أن ينظر بعضهم إلى بعض" متفق عليه. "غُرْلًا" بضم الغين المعجمة، أی: غير مختونين.

(۴۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت والے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنے کیے ہوئے اٹھائے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مرد اور عورتیں اکٹھے ہوں گے وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے معاملہ اس سے کہیں زیادہ اہم ہوگا کہ ان کا بعض بعض کی طرف نظر اٹھائے۔

"غرلاً": غین کے پیش کے ساتھ جن کے ختنے نہ ہوئے ہوں۔

(۵۱) اللہ تعالیٰ سے پرامید رہنے کا بیان

(۱۵۷) قال الله تعالىٰ: ﴿قُلْ يَا عِبَادِیَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰی أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (الزمر: ۵۳)

(۱۵۷) اے نبی! میری طرف سے لوگوں کو کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اللہ تعالیٰ تو سب گناہوں کو معاف کر دینے والا ہے اور وہی تو بخشنے والا مہربان ہے۔"

(۱۵۸) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی: ﴿وَهَلْ نُجَازِیْ اِلَّا الْكَفُوْرَ، الاية﴾ (سبا: ۱۷)

(۱۵۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ہم ناشکرے اور نافرمان ہی کو بدلہ دیتے ہیں۔"

(١٥٩) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا قَدْ أُوْحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى﴾ (طه: ٤٨)

(۱۵۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے یقیناً ہماری طرف وحی آئی ہے کہ جو جھٹلائے اور منہ پھیرے اس کے لئے عذاب ہے۔"

(١٦٠) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ (الاعراف: ١٥٦)

(۱۶۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے۔"

(٤١٢) وَعن عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قال: قال رسول اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَنَّ عِيسى عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ على ما كَانَ مِنَ الْعَمَلِ. متفق عليه.

وفي روايةٍ لمسلم: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

(۴۱۲) حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی روح ہیں اور جنت اور جہنم حق ہیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا خواہ اس کے اعمال جیسے بھی ہوں۔ (بخاری ومسلم)

مسلم کی روایت میں ہے جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ پاک اس پر جہنم حرام کر دیتا ہے۔

(٤١٣) وعن أبي ذرٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عنه، قال: قال النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يقولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ، فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيْدُ، وَمَنْ جاءَ بِالسَّيِّئَةِ، فَجزاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُها أَوْ أَغْفِرُ. وَمَنْ تَقرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِيْ، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً. رواه مسلم.

معنى الحديث: مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِطَاعَتِي (تَقَرَّبْتُ) إِلَيْهِ بِرَحْمَتِي، وَإِنْ زَادَ زِدْتُ، (فَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي) وَأَسْرَعَ في طاعتي (أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً) أَيْ: صَبَبْتُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةَ، وَسَبَقْتُهُ بها، وَلَمْ أُحْوِجْهُ إِلى الْمَشْيِ الْكَثِيْرِ في الْوُصُولِ إِلى الْمَقْصُوْدِ، (وَقُرَابُ الْأَرْضِ) بضمّ القافِ ويقال بكسرها، والضمُّ أصح، وأشهر،

(۴۱۳) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے جس نے ایک نیکی کی اس کے لئے دس گنا اجر ہے یا اس سے بھی زیادہ دوں گا اور جس نے برائی کی اس کا بدلہ اس کی مثل ہوگا۔ یا میں معاف کر دوں گا اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت کے برابر قریب ہوگا میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوں گا۔ اور جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوگا میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوں گا اور جو شخص میرے پاس پیدل چلتا ہوا آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آؤں گا اور جو مجھ سے زمین کے بھرنے کے برابر گناہ لے کر ملے گا بشرطیکہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں اس کے گناہوں کے برابر مغفرت کے ساتھ اس سے ملوں گا۔

"مَنْ تَقَرَّبَ": کے معنی یہ ہیں جو میری اطاعت کے ذریعہ میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔ اگر وہ طاعت میں زیادتی کرتا ہے تو میں بھی رحمت میں زیادتی کرتا ہوں۔ "فَإِنْ أَتَانِي" یعنی اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے اور میری اطاعت میں سبقت کرتا ہے۔

ومعناه: ما يُقارِبُ مِلْأَها، واللهُ أعلم.

"اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً": یعنی میں نے اس پر اپنی رحمت کو برسایا اور اس رحمت کے ساتھ میں نے اس کی طرف سبقت اختیار کی اور میں نے اس کو مقصود حاصل کرنے کے لئے زیادہ چلنے کی تکلیف نہ دی۔ "قُرَابُ الْاَرْضِ": قاف کے پیش کے ساتھ اور اس کے زبر کے ساتھ بھی یہ منقول ہے۔ لیکن پیش کے ساتھ زیادہ صحیح اور مشہور ہے یعنی وہ چیز جو تقریباً زمین کو بھر دے۔ واللہ اعلم۔

(٤١٤) وَعَنْ جابرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ما المُوجِبَتَانِ؟ فَقَالَ: (مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، دَخَلَ النَّارَ). رواه مسلم.

(۴۱۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! دو واجب کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ جو دوزخ اور جہنم کو واجب کرنے والی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فوت ہو گیا اس حال میں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا تھا جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص فوت ہوا اس حال میں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

(٤١٥) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ: (يا مُعاذُ) قال: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: (يَا مُعَاذُ) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: يَا مُعَاذُ قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا، قَالَ: (مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قال: (إِذًا يَتَّكِلُوا) فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا. متفق عليه.

وقوله: (تَأَثُّمًا) أَيْ: خَوْفًا مِنَ الإِثْمِ في كَتْمِ هذا العِلْمِ.

(۴۱۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سواری پر تھے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے جواب دیا میں حاضر ہوں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے جواب دیا: "لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ" تین مرتبہ یوں ہی جواب دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی بندہ جو صدق دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں مگر اللہ جل شانہ اس پر دوزخ کو حرام کر دیتے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں اس بات کی لوگوں کو خبر نہ دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ورنہ لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتقال کے وقت کتمان علم کے گناہ سے بچتے ہوئے اس حدیث کو بیان کیا۔

تأثماً: کتمان علم کے گناہ سے ڈرتے ہوئے۔

(٤١٦) وَعَنْ أَبِي هريرةَ. أَوْ أبي سعيدٍ الخُدْرِيّ. رَضِيَ اللّٰهُ تَعالَى عَنهما: شَكَّ الرَّاوِي، وَلَا يَضُرُّ الشَّكُّ فِي عَينِ الصَّحابِيّ، لأنَّهم كُلُّهُمْ عُدُولٌ، قال: لما كان غَزْوَةُ تَبُوكَ، أصابَ النَّاسَ مَجاعَةٌ، فقالُوا: يا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنا، فَأَكَلْنا وَادَّهَنَّا؟ فَقالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (افْعَلُوا) فَجاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالَى عَنْهُ، فقالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ فَعَلْتَ، قَلَّ الظَهْرُ، وَلٰكِنْ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذٰلِكَ البَرَكَةَ. فَقالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (نَعَمْ) فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ، وَيَجِيءُ الآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ، وَيَجِيءُ الآخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قالَ: (خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ، فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتى ما تَرَكُوا فِي العَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَؤُوهُ، وَأَكَلُوا حَتى شَبِعُوا وَفَضَلَ فَضْلَةٌ، فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ، فَيُحْجَبَ عَنِ الجَنَّةِ). رواه مسلم.

(۴۱۶) حضرت ابوہریرہ یا ابوسعید الخدریؓ، راوی کا شک ہے، اور صحابی کی تعیین میں شک کا ہونا کوئی مضر نہیں اس لئے کہ تمام صحابہ عادل ہیں ان سے روایت ہے کہ جب غزوہ تبوک ہوا تو لوگوں کو بھوک نے تنگ کیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ ہمیں اجازت عطا فرمائیں تو ہم اپنے اونٹوں کو ذبح کریں اور اس کا گوشت کھائیں، اور اس کی چربی حاصل کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ٹھیک ہے) ایسا کرلو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ ایسا کریں گے تو سواریاں کم رہ جائیں گی۔ صحابہ کرام سے ان کے بچے کھچے کھانے منگوالیں پھر ان پر ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمادیں۔ امید ہے اللہ اس میں برکت عطا فرمائے گا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے چمڑے کا ایک دسترخوان منگوایا اور اسے بچھا دیا پھر آپ ﷺ نے صحابہ سے ان کے بچے کھچے کھانے منگوائے تو کوئی مٹھی بھر چنا لایا اور دوسرا مٹھی بھر کھجور لایا اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیزیں نظر آنے لگیں۔ تو آپ ﷺ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی اور پھر فرمایا اس سے اپنے برتنوں کو بھرلو۔ صحابہ کرام نے اپنے اپنے برتنوں کو بھرلیا یہاں تک کہ لشکر میں کوئی ایسا برتن نہ تھا جس کو انہوں نے بھرا نہ ہو اور سب نے خوب سیر ہوکر کھایا اور کچھ بچ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں جو شخص ان دونوں کے اقرار کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے گا اور اس میں اسے کوئی شک وشبہ نہ ہوگا تو اس کو جنت سے روکا نہیں جائے گا۔

(٤١٧) وَعَنْ عِتْبَانَ بنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعالَى عَنْهُ، وهو مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ، وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ الوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ،

(۴۱۷) حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے) سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم کو نماز پڑھایا کرتا تھا اور میرے اور ان کے درمیان ایک ایسا برساتی نالہ پڑتا تھا کہ جب بارشیں زیادہ ہوجاتیں، تو اسے پار کرکے مسجد تک جانا میرے لئے دشوار ہوتا تھا چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ وہ نالہ جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے بارش کی وجہ سے بہتا ہے، اسے پار کرنا میرے لئے دشوار ہوتا ہے، میری بینائی بھی کمزور ہو

فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأتي، فَتُصَلِّي في بَيْتي مَكانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقال رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (سَأَفعَلُ) فغدا عليَّ رَسُولُ اللّٰهِ، وَأَبُوبَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ، بَعْدَ ما اشْتَدَّ النَّهارُ، وَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حتى قَالَ: (أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟) فَأَشَرْتُ لَهُ إلى المَكانِ الَّذِيْ أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ فيه، فَقامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَ هُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ، فَحَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيْرَةٍ تُصْنَعُ لَهُ، فَسَمِعَ أَهْلُ الدَّارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَيتي، فَثَابَ رِجَالٌ منهمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي البَيْتِ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا فَعَلَ مَالِكٌ لا أَرَاهُ! فَقالَ رَجُلٌ: ذلكَ مُنَافِقٌ لا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لا تَقُلْ ذٰلِكَ، أَلا تَرَاهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالَى؟) فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، أَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ ما نَرَى وُدَّهُ، وَلَا حَدِيْثَهُ إِلَّا إِلى المُنَافِقِيْنَ! فقالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ). متفق عليه.

و (عِتْبَان) بكسر العين المهملة، و إسكان التاء المُثَنَّاةِ فَوْقُ وَبَعْدَها باءٌ مُوَحَّدَةٌ و (الخَزِيْرَةُ) بالخَاءِ المُعْجَمَةِ، وَالزَّايِ: هي دَقِيقٌ يُطْبَخُ بِشَحْمٍ. وقوله: (ثَابَ رِجَالٌ) بِالثَّاءِ المُثَلَّثَةِ، أَيْ: جَاؤُوا وَاجْتَمَعُوا.

چکی ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور اس میں کسی جگہ نماز پڑھیں تا کہ میں اس کو نماز پڑھنے کے لئے مقرر کرلوں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا میں آؤں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ اور ابوبکر دوسرے دن سورج کے بلند ہونے کے وقت تشریف لائے، اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی، میں نے اجازت دے دی، آپ ﷺ اندر تشریف لائے اور بیٹھنے سے پہلے آپ نے ارشاد فرمایا کہ کون سی جگہ پسند کرتے ہو جہاں میں نماز پڑھوں، میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میں اس جگہ میں نماز پڑھنے کو پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی، ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بنائی، آپ ﷺ نے دو رکعت نماز نفل پڑھائی، آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیرا میں نے، آپ کو خزیرہ (خاص قسم کا حلوہ) کے لئے روکا جو آپ کے لئے تیار کیا گیا تھا، قریب کے گھر والوں کو جب معلوم ہوا کہ آپ میرے گھر تشریف فرما ہیں تو انہوں نے آنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ گھر میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔

ایک آدمی نے کہا کہ مالک کو کیا ہو گیا ہے، نظر نہیں آ رہا ہے ایک دوسرے نے کہا کہ وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اسے کچھ محبت نہیں ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی بات نہ کہو کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ اس بات کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اقرار کرتا ہے اور اس کے ساتھ وہ اللہ کی رضا چاہتا ہے اس پر اس نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں لیکن ہم تو بظاہر اس کی محبت اور اس کی باتیں کرنا سوائے منافقین کے اور کسی کے ساتھ نہیں دیکھتے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے اس شخص پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے جو اقرار کرتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس سے اس کا مقصود اللہ کی رضا جوئی کے علاوہ کچھ نہیں۔

"عتبان" عین کے زیر تا کے سکون اور اس کے بعد با ہے۔
"الخزیرہ" خا اور زا کے ساتھ، باریک آٹے اور چربی سے بنایا ہوا کھانا۔
"ثاب الرجال" ثا کے ساتھ بمعنی لوگ آئے اور جمع ہو گئے۔

(۴۱۸) وعن عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ،

(۴۱۸) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قال: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِسَبْيٍ، فإذا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَسْعٰى، إِذْ وَجَدَتْ صَبِيًّا في السَّبْيِ أَخَذَتْهُ، فَأَلْزَقَتْهُ ببَطْنِها، فَأَرْضَعَتْهُ، فقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (أَتَرَوْنَ هٰذِهِ المَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا في النَّارِ؟) قُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ. فَقَالَ: (لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِها). متفق عليه.

اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ان میں سے ایک قیدی عورت دوڑتی پھرتی تھی، جب وہ کسی بچے کو دیکھتی تو اس کو اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیتی اور دودھ پلانے لگتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا خدا کی قسم! نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت سے زیادہ رحم کرنے والا ہے جس قدر کہ یہ اپنے بچے پر مہربانی کررہی ہے۔ (بخاری ومسلم)

(٤١٩) وعن أَبي هريرة رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: قال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، كَتَبَ فِي كِتَابٍ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ العَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِيْ).

وفي روايةٍ (غَلَبَتْ غَضَبي) وفي روايةٍ (سَبَقَتْ غَضَبي). متفق عليه.

(۴۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اللہ نے اپنی خاص کتاب جو اس کے عرش پر ہے میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہوگی اور ایک روایت میں ہے (میری رحمت) میرے غضب پر غالب ہے، ایک اور روایت میں ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

(٤٢٠) وعنه قال: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقول: (جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ، وَأَنْزَلَ في الأرض، جُزْءًا واحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الخَلائِقُ حَتى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَها عَنْ وَلَدِها خَشْيَةَ أَنْ تُصِيْبَهُ)

وفي روايةٍ: (إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الجِنِّ وَالإِنسِ وَالبَهائِمِ وَالهَوامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ، وبِهَا يَتَرَاحَمُونَ، وَبِها تَعْطِفُ الوَحْشُ عَلَى وَلَدِها، وَأَخَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى تِسْعًا وتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بها عِبَادَهُ يَوْمَ القِيَامَةِ). متفق عليه.

ورواهُ مسلم أيضًا من روايةِ سَلْمَانَ الفَارِسِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قال: قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْها رَحْمَةٌ يَتَرَاحَمُ بها الخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ لِيَوْمِ القِيَامَةِ.

(۴۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ان میں سے ننانوے اپنے پاس محفوظ رکھے اور ایک حصہ زمین میں اتارا، پس اسی ایک حصہ سے تمام مخلوقات ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ ایک جانور بھی اپنا کھر اپنے بچے سے ہٹا لیتا ہے کہ کہیں اس کو تکلیف نہ پہنچے۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے پاس سو رحمتیں ہیں، اس نے ان میں سے ایک رحمت جنوں اور انسانوں چار پایوں کیڑوں مکوڑوں کے درمیان اتاری ہے، پس اسی ایک حصے رحمت کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر نرمی کرتے ہیں اور رحم سے پیش آتے ہیں اور اسی وجہ سے وحشی جانور بھی اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہے اور ننانوے رحمتوں کو اللہ نے آخرت کے دن کے لئے موخر کر رکھا ہے، جس کے ذریعے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔ (بخاری ومسلم)

اور امام مسلمؒ نے اس کو سلمان فارسیؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے لئے سو رحمتیں ہیں پس ان میں سے

وفی روایۃ: (إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ والأرض مَائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إلى الأرضِ، فَجَعَلَ مِنها فِيْ الأرض رَحْمَةً، فَبِها تَعْطِفُ الوَالِدَةُ عَلى وَلَدِهَا، وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُها عَلى بَعْضٍ، فإذا كانَ يَوْمُ القِيَامَةِ، أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ.

ایک رحمت وہ ہے جس کی وجہ سے تمام مخلوق آپس میں ایک دوسرے سے (شفقت) رحمت کرتی ہے، اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے محفوظ ہیں اور ایک روایت میں ہے بے شک اللہ نے جس روز آسمانوں و زمین کو پیدا کیا، اس نے سو رحمتوں کو پیدا فرمایا ہر ایک رحمت زمین و آسمان کے درمیان خلا کے برابر ہے، ان رحمتوں سے ایک رحمت کو زمین پر بھیجا اس کی وجہ سے ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے وحشی جانور، پرندے وغیرہ ایک دوسرے پر رحمت کرتے ہیں، پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اس ایک رحمت کو بھی ان میں شامل فرما کر مکمل سو رحمتیں فرمائے گا۔

(٤٢١) وعنه عن النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا يَحكِي عَن رَبِّهِ، تَبارَكَ وَ تَعَالَى، قال: (أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا، فقالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لي ذَنبي، فقالَ اللّٰهُ تَبارَكَ و تعالىٰ: أذنَبَ عبدي ذَنبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ، فقال: أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لي ذَنبي، فقال تبارك و تعالىٰ: أَذْنَبَ عَبدِي ذَنبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنب، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ، فقال: أَي رَبِّ اغْفِرلي ذَنبي، فقال: تَبارَكَ وَ تَعَالىٰ: أَذنَبَ عَبدِي ذَنبًا، فَعَلِمَ أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، قَد غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَفعَلْ مَا شَاءَ). متفق عليه.

وقوله تعالىٰ: (فَلْيَفعَلْ مَاشَاءَ) أي: مَادَامَ يَفعَلُ هكَذَا، يُذْنِبُ وَيَتُوبُ أَغفِرُ لَهُ، فَإِنَّ التَّوبَةَ تَهدِمُ ما قَبْلَها.

(۴۲۱) حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں، اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا: کہ بندہ گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ میں اس کا رب ہوں جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کر سکتا ہے، پھر وہ بندہ دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب میرا گناہ معاف فرما دے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندہ نے گناہ کیا ہے اور اسے علم ہے کہ میں اس کا رب ہوں جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کر سکتا ہے، پھر وہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے رب میرا گناہ معاف کر دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ میں اس کا رب ہوں جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کی وجہ سے گرفت بھی کر سکتا ہے۔ یقیناً میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا پس وہ جو چاہے کرے (بخاری ومسلم)

''پس جو چاہے کرے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اس طرح کرے گا کہ گناہ کرے تو بہ کرتا ہے تو میں اسے معاف کرتا رہوں گا اس لئے کہ توبہ اپنے ماقبل کے گناہ کو ختم کر دیتی ہے۔

(٤٢٢) وعنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا، لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَومٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تعالىٰ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ). رواه مسلم.

(۴۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جائے گا اور تمہاری جگہ ان لوگوں کو لائے گا جو گناہ کریں گے پس اللہ ان کو معاف فرما دے گا۔

(٤٢٣) وعن أبي أَيُّوبَ خَالد بنِ زيد رضي اللّٰه تعالىٰ عنه، قال: سمعتُ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقول: (لَوْلا أَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ، لخلقَ اللّٰهُ خلقًا يُذنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ، فَيَغْفِرُ لَهُم). رواه مسلم.

(۴۲۳) حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ اگر تم گناہ نہیں کروگے تو اللہ ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا، جو گناہ کریں گے اور استغفار کریں گے اللہ ان کو معاف فرمائے گا۔ (مسلم)

(٤٢٤) وعن أبي هريرة رضي اللّٰهُ تعالىٰ عنه، قال: كُنَّا قُعُودًا مَعَ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَنَا أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ رضي اللّٰه تعالىٰ عنهما في نَفَرٍ، فَقَامَ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا، فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا، فَخَشِيْنَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا، فَفَزِعْنَا، فَقُمْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجتُ أَبْتَغِي رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلأَنْصَارِ. وَذَكَرَ الحَدِيثَ بطوله إلى قوله: فقال رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اذْهَبْ فَمَنْ لَقِيتَ وَرَاءَ هَذَا الحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لا إلهَ إِلَّا اللّٰه، مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالجَنَّةِ). رواه مسلم.

(۴۲۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چند لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھے اور آپ کو ہمارے پاس واپس آنے میں دیر لگی ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ہماری غیر حاضری میں آپ ﷺ کو دشمن نقصان نہ پہنچائیں، چنانچہ ہم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے، گھبرانے والوں میں، میں سب سے پہلا شخص تھا پس میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا، یہاں تک کہ میں انصار کے ایک باغ میں پہنچا، پھر انہوں نے لمبی حدیث ذکر فرمائی جس میں آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ اے ابوہریرہ جاؤ اور اس باغ کے پیچھے جس شخص کو ملو اس کو جنت کی بشارت دے دو بشرطیکہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس بات پر اس کا دل بھی یقین رکھتا ہو۔

(٤٢٥) وعن عبداللّٰهِ بن عَمْرو بن العاص رضي اللّٰه تعالىٰ عنهما، أن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تلا قَوْلَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ في إبراهيم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي (ابراهيم: ٣٦) وَقَوْلَ عيسى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ تُعَذِّبْهُم فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيمُ (١١٨)

فَرَفَعَ يَدَيْه وَقَالَ: (اللّٰهُمَّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ) وَبَكَى، فقال اللّٰه عَزَّوَجَلَّ: (يَا جبريلُ اذْهَبْ إلى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ؟) فَأَتَاهُ جبريلُ، فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قال: وَهُوَ أَعْلَمُ، فقال اللّٰه تعالىٰ: (ياجبريلُ اذهَبْ إلى مُحمد

(۴۲۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ الخ اے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا پس جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول پڑھا اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ اگر ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو یقیناً غالب اور حکمت والا ہے۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ (دعا کے لئے) اٹھائے اور فرمایا اے اللہ! میری امت، میری امت اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا اے جبرائیل! محمد ﷺ کے پاس جاؤ، پوچھو کہ آپ کس لئے رو رہے ہیں" اور تمہارا رب خوب جانتا ہے" پس حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس

فَقُل: إِنَّا سَنُرضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْؤكَ. رواه مسلم.

آئے پس آپ ﷺ نے انہیں بتایا جو آپ ﷺ نے دعا کی تھی، حالانکہ اللہ تو خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور کہہ دو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور ہم آپ کو ناراض نہیں کریں گے۔

(٤٢٦) وعن مُعَاذِ بنِ جَبَل رضى الله تعالىٰ عنه، قال: كُنْتُ رِدْفَ النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلى حِمار فقال: (يامُعَاذ هَل تَدرى ما حَقُّ الله عَلى عِبَادِهِ، وَمَا حَقُّ العِبَادِ عَلى الله؟ قلت: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قال: (فإنَّ حَقَّ اللهِ عَلى العبَاد أَن يَعْبُدُوهُ، وَلَا يُشرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ العِبَادِ عَلى الله أَنْ لا يُعَذِّبَ مَنْ لا يُشرِكُ بِهِ شَيئًا، فقلتُ: يا رسولَ الله أَفَلا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قال لا تُبَشِّرْهُم فَيَتَّكِلُوا). متفق عليه.

(۴۲۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک گدھے پر نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ اللہ جل شانہ اس کو عذاب نہیں دیں گے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دیتا ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ دے دوں، آپ نے ارشاد فرمایا نہیں کہ کہیں لوگ اس پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔

(٤٢٧) وعنِ البَرَاءِ بن عازب رضى الله تعالىٰ عنهما، عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: (المُسْلِمُ إذَا سُئِلَ فى القَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا الله، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رسولُ الله، فذلك قولُه تعالىٰ: يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا بِالقَوْلِ الثَّابِتِ فى الحَياة الدُّنيَا وفى الآخِرَةِ (ابراهيم: ٢٧). متفق عليه.

(۴۲۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور یہی مطلب اللہ جل شانہ کے اس قول کا ہے یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ الخ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط بات کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا۔ (بخاری و مسلم)

(٤٢٨) وعن أنس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً، أُطعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا، وَأَمَّا المُؤْمِنُ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالى يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِه فى الآخِرَةِ، وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فى الدُّنْيَا عَلى طَاعَتِهِ.

(۴۲۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کو دنیا میں ہی مزا چکھا دیا جاتا ہے اور مؤمن آدمی کے لئے اللہ جل شانہ اس کی نیکیوں کو آخرت میں ذخیرہ بناتے ہیں اور اس کی فرمان برداری کی وجہ سے دنیا میں بھی رزق دیتے ہیں۔

وفى رواية: (إِنَّ الله لا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بها فى الدُّنيَا، وَيُجْزٰى بِهَا فى الآخِرَةِ، وَأَمَّا الكَافِرُ، فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ لِلّٰه تعالىٰ، فى

ایک روایت میں آتا ہے کہ بے شک اللہ کسی مؤمن کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا، دنیا میں بھی اس کو بدلہ ملتا ہے اور آخرت میں بھی اس کو بدلہ دیا جائے گا۔ لیکن کافر کو ان نیکیوں کی وجہ سے جو اس نے اللہ کے لئے کی تھیں

الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الآخِرَة، لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا. رواه مسلم.

دنیا میں رزق دیا جاتا ہے اور جب وہ آخرت کی طرف جائے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہیں ہوگی کہ جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔

(٤٢٩) وعن جابرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ). رواه مسلم.

(الغَمْرُ) الكَثِيرُ.

(۴۲۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال اس گہری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرتا ہے۔ (مسلم شریف)

الغمر زیادہ پانی والی نہر۔

(٤٣٠) وعن ابنِ عباسٍ رضى اللّٰه عنهما، قال: سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقول: (مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلاً لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ). رواه مسلم.

(۴۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان آدمی مر جائے اور اس کے جنازے میں چالیس آدمی ایسے شریک ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دیتے ہوں تو اللہ تعالیٰ میت کے بارے میں ان کی سفارش کو قبول فرمائے گا۔ (مسلم)

(٤٣١) وعن ابنِ مسعودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ، فقال: (أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الجَنَّةِ؟) قُلْنَا: نَعَمْ، قال: (أَتَرْضَونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الجَنَّةِ؟) قُلْنَا: نَعَمْ، قال: (وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ البَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الأَحْمَرِ). متفق عليه.

(۴۳۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تقریباً چالیس آدمی ایک خیمے میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے وہاں ارشاد فرمایا کے کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم اہل جنت کے چوتھائی حصہ ہو۔ ہم نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم اہل جنت کے تہائی حصہ ہو۔ ہم نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، میں یقیناً امید رکھتا ہوں کہ تمہاری تعداد اہل جنت میں آدھی ہوگی اور یہ اس لئے کہ جنت میں مسلمان ہی داخل ہوگا۔ اور تم مشرکین کے مقابلے میں ایسے ہی ہو جیسے کالے بیل کی کھال میں سفید بال یا سرخ بیل کی کھال میں سیاہ بال۔ (بخاری و مسلم)

(٤٣٢) وعن أبي موسىٰ الأشعري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قال: قال رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ دَفَعَ اللّٰهُ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ: هَذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ).

وفي روايةٍ عَنْهُ عنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: (يَجِيءُ يَوْمَ القِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ المُسْلِمِينَ

(۴۳۲) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ جل شانہ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی سپرد فرما دے گا اور کہے گا کہ یہ تیرا آگ سے فدیہ ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن کچھ مسلمان ایسے بھی آئیں گے جن کے گناہ پہاڑوں کے مثل ہوں گے لیکن اللہ جل شانہ ان

بِذُنُوبٍ أَمْثَالِ الجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ. رواه مسلم.

قوله: (دَفَعَ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ: هَذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ) مَعْنَاهُ مَا جَاءَ فِي حديث أبي هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: (لِكُلِّ أَحَدٍ مَنْزِلٌ فِي الجَنَّةِ، وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ، فالمُؤْمِنُ إِذَا دَخَلَ الجَنَّةَ خَلَفَهُ الكَافِرُ فِي النَّارِ، لِأَنَّهُ مُسْتَحِقٌّ لِذٰلِكَ بِكُفْرِهِ) وَمَعْنَى (فِكَاكُكَ): أَنَّكَ كُنْتَ مُعَرَّضًا لِدُخُولِ النَّارِ، وَهَذَا فِكَاكُكَ، لِأَنَّ اللّٰه تعالى قَدَّرَ لِلنَّارِ عَدَدًا يَمْلَؤُهَا فَإِذَا دَخَلَهَا الكُفَّارُ بِذُنُوبِهِمْ وَكُفْرِهِمْ، صَارُوا فِي مَعْنَى الفِكَاكِ لِلْمُسْلِمِينَ. وَاللّٰهُ أعلم.

سب کو معاف فرمادیں گے۔

دَفَعَ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ: اس کا مطلب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو واضح کرنا ہے کہ ہر ایک آدمی کے لئے جنت میں ایک مقام ہے اور جہنم میں بھی ہے، پس ایمان دار آدمی جب جنت میں داخل ہو جائے گا تو کافر اس کی جگہ دوزخ میں جائے گا اس لئے کہ وہ کفر کی وجہ سے اس کا مستحق ہے۔

فکاکك: اس کا مطلب یہ ہے کہ بے شک تو دوزخ میں داخلے کے لئے پیش کیا جانے والا تھا مگر یہ تیرے لئے دوزخ سے فدیہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کیلئے ایک تعداد مقرر فرمائی ہے کہ جن سے اس کو بھرے گا۔ تو جب کفار اپنے گناہوں اور کفر کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوں گے تو وہ مسلمانوں کیلئے ایک طرح کا فدیہ بن جائیں گے۔ واللہ اعلم۔

(٤٣٣) وعن ابنِ عمرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قال: سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقول: (يُدْنَى المُؤْمِنُ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، فيقولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فيقولُ: رَبِّ أَعْرِفُ، قال: فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ اليَوْمَ، فَيُعْطَى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ). متفق عليه.

كَنَفُهُ: سَتْرُهُ وَرَحْمَتُهُ.

(۴۳۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ قیامت کے دن مؤمن اپنے پروردگار کے قریب ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور حفاظت میں لے لے گا پھر وہ اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم اپنے فلاں گناہ کو پہچانتے ہو وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تیرے ان گناہوں پر دنیا میں پردہ ڈالا اور میں آج بھی تیرے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پس اس کو اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

كنفه: اس کا معنی اس کا پردہ اور اس کی رحمت۔

(٤٣٤) وعن ابن مسعودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأخبره، فأنزل اللّٰه تعالىٰ: (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) (هود:١١٤) فقال الرجل: أَلِيَ هذا يا رسولَ اللّٰهِ؟ قال: (لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ). متفق عليه.

(۴۳۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور آپ کو بتایا جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: واقم الصلاة الخ تم نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر (یعنی صبح وشام) اور رات کے کچھ حصے میں، بے شک نیک کام برے کاموں کو مٹا دیتے ہیں، اس آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم میرے ہی لئے (خاص) ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ میری تمام امت کے لئے ہے۔ (بخاری ومسلم)

(٤٣٥) وعن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قال: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى

(۴۳۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا رسولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قال: يا رسول اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، قال: (هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ؟) قال: نَعَمْ. قال (قد غُفِرَ لَكَ). متفق عليه.

وقوله: (أَصَبْتُ حَدًّا) معناه: مَعْصِيَةً تُوْجِبُ التَّعْزِيرَ، وَلَيسَ المُرَادُ الحَدَّ الشَّرْعِيَّ الحَقِيْقِيَّ كَحَدِّ الزِّنَا والخمر وَغَيْرِهِمَا، فَإِنَّ هَذِهِ الحُدُودَ لا تَسْقُطُ بِالصلاةِ، ولا يجوزُ لِلْإِمَامِ تَرْكُهَا.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہو گیا ہے جس پر میں سزا کا مستحق ہو گیا ہوں۔ آپ وہ سزا مجھ پر نافذ فرمائیں اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا اس آدمی نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی، جب نماز ختم ہو چکی تو اسی آدمی نے (پھر) کہا یا رسول اللہ! مجھ سے قابل سزا جرم ہو گیا ہے مجھ پر اللہ کی کتاب کا فیصلہ نافذ فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس نماز کی وجہ سے) تمہارا جرم معاف کر دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

اَصَبْتُ حَدًّا: اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جو قابل تعزیر ہے اس سے مراد حقیقی حد شرعی نہیں ہے جیسے زنا اور شراب نوشی وغیرہ کی حد کیونکہ وہ حدیں نماز سے معاف نہیں ہوتیں نہ حاکم وقت کو اختیار ہے کہ وہ اس کی حد کو چھوڑ دے۔

(٤٣٦) وعنه قال: قال رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عن العَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ، فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدَهُ عليها). رواه مسلم.

(الأَكْلَة): بفتح الهمزة وهي المرةُ الواحدةُ مِنَ الأكلِ كَالْغَدْوَةِ وَالْعَشْوَةِ، والله اعلم.

(۴۳۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی اس ادا پر خوش ہوتا ہے جو کھانا کھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے یا پانی پیئے اور اللہ کی حمد کرے۔

الاکلۃ: ہمزہ پر زبر یہ ایک مرتبہ کھانے کو کہتے ہیں جیسے صبح کا کھانا یا شام کا کھانا۔

(٤٣٧) وعن أبي موسىٰ رضي الله عنه، عن النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: (إِنَّ اللّٰه تعالىٰ، يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهارِ لِيَتُوبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حتى تَطْلُعَ الشمسُ مِنْ مَغْرِبِهَا). رواه مسلم.

(۴۳۷) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کے گناہ کرنے والے توبہ کر لیں اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے گناہ کرنے والے توبہ کر لیں (یہ سلسلہ جاری رہے گا) جب تک کہ سورج مغرب کی طرف سے نہ طلوع ہو۔

(٤٣٨) وعن أبي نجيح عَمرو بن عَبَسَةَ بفتح العين والباء. السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عنه قال: كنتُ وَأَنَا فِي الجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلى ضَلَالَةٍ، وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلى شَيْءٍ، وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ الْأَوْثَانَ، فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا، فَقَعَدْتُ على رَاحِلَتِي، فَقَدِمْتُ

(۴۳۸) حضرت ابو نجیح عمرو بن عبسہ السلمی (عین اور باء کے زبر کے ساتھ) سے روایت ہے کہ میں اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں کہ وہ کسی دین پر نہیں ہیں کہ وہ بتوں کی عبادت کرتے ہیں، پھر میں نے ایک شخص کے بارے میں سنا کہ وہ مکے میں کچھ نئی نئی باتیں کرتے ہیں چنانچہ میں اپنی سواری پر بیٹھا اور اس شخص کے پاس

عَلَيْهِ، فَإِذا رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُسْتَخْفِيًا جُرَآءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ، فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ، فقلتُ له: ما أَنْتَ؟ قال: أَنَا نَبِيٌّ قلتُ: وما نبيٌّ؟ قال: (أَرْسَلَنِي اللَّه) قلت: وبِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ؟ قال: أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الأرْحامِ، وكَسْرِ الأَوْثَانِ، وَأَنْ يُوَحَّدَ اللَّهُ لاَ يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ) قلت: فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هٰذا؟ قال: (حُرٌّ وَعَبْدٌ) ومعهُ يَوْمَئِذٍ أَبوبكرٍ وبلالٌ رضي الله عنهما، قلت: إِني مُتَّبِعُكَ، قال: (إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ ذَلِكَ يَوْمَكَ هٰذا، أَلاتَرٰى حَالي وحالَ النَّاسِ؟ وَلَكِنِ ارْجِعْ إِلى أَهْلِكَ فَإِذا سَمِعْتَ بي قد ظَهَرْتُ فَأْتِني) قال: فَذَهَبْتُ إِلى أَهْلي، وَقَدِمَ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، المَدِيْنَةَ، وكنتُ في أَهْلي، فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ الأَخْبَارَ، وَأَسْأَلُ النَّاسَ حينَ قَدِمَ المدينةَ، حَتَّى قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِي المدينةَ، فقلتُ: مَا فَعَلَ هذا الرَّجُلُ الذي قدِمَ المدينةَ؟ قالوا: النَّاسُ إِليهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ، فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ، فَقَدِمتُ المَدِيْنَةَ، فَدَخَلتُ عَلَيْهِ، فقلتُ: يا رسولَ اللّٰهِ أَتعرِفُنِي؟ قال: (نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيْتَنِي بِمكةَ) قال: فقلتُ: يا رسولَ اللّٰهِ أَخْبِرْني عمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَجْهَلُهُ، أخبِرْني عَنِ الصَّلاةِ؟ قال: (صَلِّ صَلاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلاةِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحٍ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَي شَيْطَانٍ، وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُد لها الكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ، فإِنَّ الصَّلاةَ مَشْهُودةٌ مَحْضُورَةٌ حتى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بالرُّمحِ، ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلاةِ، فَإِنه حينئذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ، فإذا أقبلَ الفَيءُ فَصَلِّ، فإِنَّ الصَّلاةَ مَشْهُودَةٌ محضورة حتى تُصَلِّيَ العصرَ، ثم اقصُر عن الصلاةِ حتى تَغْرُبَ الشمسُ، فإنها تغرُبُ بين قرنَي شيطانٍ،

مکے میں آیا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ چھپ کر اپنا تبلیغی کام کر رہے ہیں اور آپ ﷺ پر آپ کی قوم مخالفت میں دلیر ہے، پس میں نے چوری چھپے آپ ﷺ سے ملنے کی تدبیر کی حتیٰ کہ میں مکے میں آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا میں نے آپ ﷺ سے کہا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نبی ہوں، میں نے عرض کیا نبی کون ہوتا ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا (جسے اللہ اپنے احکام دے کر بھیجتا ہے) اور مجھے اللہ نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا آپ کو اللہ نے کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میں صلہ رحمی کا حکم دوں گا، بتوں کو توڑوں گا اور یہ کہ ایک اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، میں نے عرض کیا اس کام پر آپ ﷺ کے ساتھ کون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آزاد شخص اور ایک غلام ہے، اس وقت آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما موجود تھے۔ میں نے کہا کہ میں بھی آپ کا پیروکار رہوں، آپ نے ارشاد فرمایا تم آج اس کی ہرگز طاقت نہیں رکھتے کیا تم میرا اور ان لوگوں کا حال نہیں دیکھ رہے ہو؟ لہٰذا تم اپنے گھر والوں کی طرف چلے جاؤ جب میرے بارے میں سن لو کہ میں غالب آ گیا تو میرے پاس چلے آنا۔ پھر میں اپنے گھر لوٹ آیا یہاں تک کہ آپ ﷺ (مکہ سے ہجرت فرما کر) مدینہ تشریف لے آئے اور میں اپنے گھر والوں میں تھا۔ پس آپ کے بارے میں خبریں معلوم کرتا رہتا تھا یہاں تک کہ کچھ لوگ ہمارے اہل سے مدینہ منورہ گئے میں نے (واپسی پر) ان سے پوچھا اس آدمی کا کیا حال ہے جو مدینہ میں آیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا لوگ تیزی کے ساتھ اس کی طرف جا رہے ہیں، ان کی قوم نے اس کے قتل کا منصوبہ بھی بنایا تھا مگر وہ اس کو قتل نہ کر سکے۔ یہ سن کر میں مدینہ آیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ تم وہی ہو جو مجھے مکہ میں ملے تھے۔ پس میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے وہ باتیں بتلائیں جو اللہ نے آپ ﷺ کو سکھائی ہیں اور میں ان باتوں سے ناواقف ہوں مجھے نماز کے بابت بتائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم صبح کی نماز پڑھو پھر سورج کے ایک نیزے کے مقدار بلند ہونے تک نماز سے رکے رہو اس

وحينئذٍ يسجدُ لها الكُفَّارُ) قال: فقلت: يا نبيَّ اللّٰه، فالوضوءُ حدّثني عنه؟ فقال: (ما منكُم رجلٌ يُقرِّبُ وَضُوءَه، فيتمضمضُ ويستنشقُ فينتثِرُ، إلّا خرّتْ خطايا وجهِه وفيه وخياشيمِه، ثم إذا غَسَلَ وجهَهُ كما أمرَهُ اللّٰهُ،إلّا خرّتْ خطايا وجهِه مِنْ أطرافِ لحيَتِه مع الماءِ، ثم يغسل يديه إلى المِرفقَيْنِ، إلّا خرّت خطايا يديه من أناملِه مع الماءِ، ثم يَمسحُ رأسَهُ، إلّا خرّتْ خطايا رأسِهِ من أطراف شَعْرِهِ مع الماءِ، ثم يَغسِلُ قدَمَيْهِ إلى الكعبَيْنِ، إلّا خرّتْ خطايا رِجلَيه من أناملِهِ مع الماءِ، فإن هو قامَ فصلّى، فحمِدَ اللّٰه تعالىٰ، وأثنى عليه ومَجّدَهُ بالذى هو له أهلٌ، وفرَّغَ قلبه للّٰه تعالىٰ، إلّا انصرفَ مِن خطيئتِهِ كهيئته يوَمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ).

فحدّثَ عَمرُو بن عَبَسَةَ بهذا الحديث أبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فقال له أبو أُمَامَةَ: يا عَمْرُو بن عَبَسَةَ، انظُر ما تقولُ! في مقامٍ وَاحِدٍ يعطى هذا الرَّجُلُ؟ فقال عَمرو: يا أبَا أُمامة، لقد كبِرَتْ سِنِّي، ورقَّ عظمِي، وَاقْتَرَبَ أجَلي، وما بِيَ حَاجَةٌ أنْ أكذِبَ على اللّٰه تعالىٰ، ولا على رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لو لم أَسْمَعْهُ مِن رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إلّا مَرَّةً أوْ مَرَّتَيْنِ أوْ ثلاثًا، حتّى عَدَّ سبعَ مَرَّاتٍ، ما حَدَّثتُ أبدًا به، ولكنّي سمِعْتُهُ أكثر من ذلك (رواه مسلم)

قوله: (جُرَآءُ عليهِ قومُه): هو بجيمٍ مضمومة وبالمدّ على وزنِ عُلماءَ، أي: جاسِرُونَ مُستطيلونَ غيرُ هائبينَ. هذه الرواية المشهورةُ، ورواه الحُمَيْدِي وغيرُه: (حِراءٌ) بكر الحاء المهملة، وقال: معناه: غضابٌ ذَوُ غَمٍّ وهمٍّ، قد عِيلَ صبرُهُمْ به، حتّى أثَّرَ

لئے کہ جب تک سورج طلوع ہوتا رہتا ہے تو سورج شیطان کے دوسنگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ شیطان کو سجدہ کرتے ہیں۔ پھر تم نماز پڑھو۔ اس لئے کہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ سایہ نیزے کے برابر ہو جائے۔ پھر نماز سے رک جاؤ اس لئے کہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ پھر جب سایہ بڑھنے لگے تو نماز پڑھو اس لئے کہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جاؤ۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اس لئے کہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت شیطان کو کافر سجدہ کرتے ہیں میں نے کہا کہ اللہ کے نبی آپ مجھے وضو کے متعلق بتلائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو کا پانی اپنے قریب کرے تو وہ مضمضہ (کلی) کرے اور ناک میں پانی ڈالے۔ پھر ناک صاف کرے تو اس کے چہرے، منہ اور ناک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے جیسے اللہ نے حکم دیا ہے۔ تو اس کے چہرے کی غلطیاں اس کے گالوں کے کناروں کے ساتھ پانی سے صاف ہوتی ہیں پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ اس کے انگلیوں کے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ اس کے بالوں کے کناروں سے نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ اس کی انگلیوں سے نکل جاتے ہیں پھر وہ کھڑا ہوا اور نماز ادا کی اور اس میں اللہ کی حمد وثناء اور بزرگی کو اس طرح ادا کیا جس طرح اللہ جل شانہ کی شان ہے اور اپنے دل کو اللہ کے لئے فارغ کر دیا۔ تو گناہوں سے وہ اس طرح صاف ہو کر نکلتا ہے جیسے کہ وہ اس وقت ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

اس روایت کو عمرو بن عبسہؓ نے حضرت ابوامامہؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابی سے بیان کیا ہے ان سے ابوامامہؓ نے فرمایا: اے عمرو دیکھو تم کیا بیان کر رہے ہو؟ ایک ہی جگہ پر ایک آدمی کو یہ مقام دے دیا جائے گا؟ حضرت عمرو نے کہا اے ابوامامہ میری عمر گھٹ گئی میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور میری موت آ گئی مجھے تو کوئی ضرورت نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول

فی أجسامِهِمْ، من قولهم: حَرَى جِسمُهُ يَحْرَى، إذا نَقَصَ مِنْ أَلَمٍ أَوْ غمٍّ ونحوِهِ، والصَّحيحُ أَنَّهُ بالجيمِ. قوله: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (بين قَرنَي شيطانٍ) أَيْ: ناحيتي رأسه، والمرادُ التَّمثيلُ، معناهُ: أنه حينئذٍ يَتحَرَّكُ الشَّيطانُ وشيعتُه، وَيَتَسَلَّطُونَ. وقوله: (يُقَرِّبُ وَضُوئَهُ) معناه: يُحْضِرُ الماءَ الذى يَتوَضَّأُ به. وقوله: (إلَّا خَرَّتْ خَطايا) هو بالخاء المعجمة: أَيْ سقطَتْ، ورواه بعضُهُم (جرَتْ) بالجيم، والصحيح بالخاءِ، وهو رواية الجُمهور. وقوله: (فَيَنْتَثِرُ) أَيْ: يَسْتَخرِجُ ما فى أَنفِهِ مِنْ أذى والنَّثْرَةُ: طَرَفُ الانفِ.

سے جھوٹ بولوں اگر میں نے آپ ﷺ سے نہ سنا ہوتا مگر ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ سات بار بیان کیا، تو کبھی بیان نہ کرتا لیکن میں نے تو اس کو اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنا ہے۔

جُرَآءُ علیهِ قومُه: یعنی وہ آپ پر بڑی جسارت کرنے والے ہیں اور اس میں قطعاً ڈرنے والے نہیں یہ مشہور روایت ہے اور حمیدی نے اس کو حراء نقل کیا ہے اس کا معنی غضب ناک غم اور فکر کرنے کے ہیں یہاں تک کہ ان کا پیمانہ صبر سے لبریز ہو جائے۔ اور وہ غم ان کے جسم میں اثر کر جائے جیسے کہ محاورۃً کہا جاتا ہے حَرَى جِسمُهُ يَحْرَى یعنی جب جسم غم و رنج وغیرہ سے کمزور ہو جائے اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ لفظ جیم کے ساتھ ہے۔ بين قَرنَي شيطانٍ: شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان۔ یعنی اس کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان اور مطلب اس کا یہ ہے کہ شیطان اور اس کی جماعت اس وقت حرکت میں آتے ہیں اور تسلط و غلبہ کرتے ہیں۔ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ: یعنی اس پانی کو خرید لاتے جس سے وضو کرنا ہے۔ الَّا خَرَّتْ خَطايا: گناہ معاف ہو جاتے ہیں بعض نے جرت بھی روایت کیا ہے اور صحیح لفظ خاء کے ساتھ ہے اور جمہور کے نزدیک یہی صحیح ہے۔ فَيَنْتَثِرُ: ناک صاف کرنا۔ نثرۃ: ناک کی ایک جانب کو کہتے ہیں۔

(٤٣٩) وعن أبى موسىٰ الأشعرى رضى اللّٰه عنه، عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: (إذا أرادَ اللّٰه تَعالىٰ، رحمةَ أُمَّةٍ، قَبضَ نَبيَّهَا قبلَها، فجعلَهُ لها فَرطًا وسلَفًا بين يَدَيها، و إذا أراد هَلَكَةَ أُمَّةٍ، عذّبها ونبيُّهَا حَيٌّ، فَأَهْلَكَهَا وهوَ حَيٌّ ينظرُ، فأقَرَّ عَينَهُ بِهلاكِها حينَ كذَّبوهُ وعَصَوا أمْرَهُ). رواه مسلم.

(۴۳۹) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو امت سے پہلے اس امت کے نبی کی روح قبض فرما لیتا ہے۔ پس نبی کو اس کے لئے پیش رو اور پہلے پہنچ کر ترتیب بنانے والے کی طرح بنا دیتا ہے اور جب اللہ کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو نبی زندہ ہوتا ہے ان کی تباہی اور بربادی کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور قوم کی تباہی سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے اس لئے کہ یہ لوگ نبی کو جھٹلاتے رہے اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے رہے۔

(۵۲) اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھنے کی فضیلت

(١٦١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿إخبارًا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ: وَأُفَوِّضُ أَمْرِى إِلى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ

(۱۶۱) اللہ جل شانہ ایک نیک انسان کے قول کو نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اور میں اپنا کام خدا کے سپرد کرتا ہوں بے شک خدا بندوں کو

اللّٰه سيِّئاتِ مَا مَكَرُوا﴾ (غافر: ٤٤، ٤٥)

(٤٤٠) وعن أبي هريرة رضيَ اللّٰه عنه، عن رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قال: (قال اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا عِندَ ظَنِّ عَبْدِى بى، وأنا مَعَهُ حَيثُ يَذْكُرُنى، وَاللّٰهِ لَلّٰهُ أَفرَحُ بتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضالَّتَهُ بالْفَلاةِ، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِراعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِراعًا، تَقَرَّبْتُ إليه بَاعًا، و إذا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشى، أَقبلتُ إِلَيه أُهَرْوِلُ) متفقٌ عليه وهذا لفظ إحدى روايات مسلم.

وتقدَّمَ شرحُهُ في الباب قبله. وروى في الصحيحين: (وأنا معه حينَ يذكُرُنى) بالنون وفى هذه الرواية (حيثُ) بالثاء وكلاهما صحيح.

(٤٤١) وعن جابرِ بنِ عبداللّٰهِ رضيَ اللّٰهُ عنهما، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ مَوْتِهِ بثَلاثَةِ أَيَّامٍ يقولُ: (لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ باللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ). راوه مسلم.

(٤٤٢) وعن أنسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال: سمعتُ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقول: (قال اللّٰهُ تعالىٰ: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنى وَرَجَوْتَنى غَفَرتُ لَكَ عَلى ما كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالى، يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السماءِ، ثم اسْتَغْفَرْتَنى غفرتُ لَكَ، يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَو أَتَيْتَنى بِقُرابِ الأرضِ خطايا، ثُمَّ لَقِيْتَنى لَاتُشْرِكُ بى شَيْئًا، لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً) رواه الترمذى. وقال: حديث حسن.

(عَنَانُ السَّمَاءِ) بفتح العين، قيل: هُوَ مَا عَنَّ لَكَ منها، أى: ظَهَرَ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ وقيلَ: هو

دیکھنے والا ہے۔غرض خدا نے ان کو (موسیٰ علیہ السلام سمیت) ان لوگوں کی تدبیروں کی برائیوں سے محفوظ رکھا۔“

(۴۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں، میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں جیسے وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے میں اس کے ساتھ ساتھ ہوتا ہوں جہاں بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ خدا کی قسم اللہ پاک اپنے بندے کی توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی گم شدہ چیز کے پالینے کے بعد خوش ہوتا ہے اور جو شخص ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میری طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس کے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ آہستہ آہستہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں (بخاری و مسلم، یہ الفاظ مسلم کی روایات میں سے ایک روایت کے ہیں) اس کی تشریح اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے اور صحیحین کی روایت میں حیث کی جگہ حین کا لفظ منقول ہے اور دونوں صحیح ہیں۔

(۴۴۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا تم میں سے کسی شخص کو موت نہ آئے مگر یہ کہ وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو۔ (مسلم)

(۴۴۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: اے انسان! تو نے مجھے نہ پکارا اور نہ مجھ سے امیدیں وابستہ کیں، میں تجھے معاف کردیتا خواہ جیسے بھی گناہ تجھ سے سرزد ہو جاتے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کے کنارے تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی کا طلب گار ہو تو تجھے میں معاف کردوں گا۔

اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین کے بھرنے کے برابر گناہ لے کر میرے پاس آئے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں زمین کے بھرنے کے بقدر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور کہا: حدیث حسن ہے)۔

السَّحَابُ، و (قُرَابُ الأرض) بضم القاف، وقيلَ بكسرها، والضم أصح وأشهر، وهو: ما يُقَارِبُ مِلأهَا، والله اعلم.

عَنَانُ السَّمَاءِ: عین کے زبر کے ساتھ بعض کے نزدیک اس کے معنی ہیں جو تیرے لئے اس سے ظاہر ہو یعنی جب اپنا سر اٹھا کر دیکھے۔ اور بعض کے نزدیک اس کا معنی بادل ہے "قُرَابُ الْاَرْضِ" قاف کے پیش کے ساتھ یا زیر کے ساتھ لیکن پیش کے ساتھ زیادہ صحیح اور مشہور ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ جو چیز زمین بھرنے کے قریب ہو۔

(۵۳) خوف اور امید دونوں کو ایک ساتھ جمع رکھنے کا بیان

اعْلَمْ أَنَّ الْمُخْتَارَ لِلْعَبْدِ فِی حَالِ صِحَّتِهِ أَنْ يَكُونَ خائفًا راجيًا، ويكونَ خَوْفُهُ ورجاؤُهُ سواءً، وفي حالِ الْمَرَضِ يُمَحِّضُ الرَّجَاءَ. وقواعِدُ الشَّرْعِ من نُصُوصِ الكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَغَيْرِ ذلكَ مُتظاهِرَةٌ على ذلك.

''انسان کے لئے حالت صحت میں پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ اللہ کا ڈر اور اس سے امید دونوں کو ایک ساتھ رکھے، حالت مرض میں خالص امید کو جمع خاطر رکھے۔ کتاب وسنت وغیرہ کے نصوص، شرعی قواعد اس پر واضح دلالت کرتے ہیں۔''

(١٦٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَاللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ.﴾ (الاعراف: ٩٩)

(۱۶۲) ارشاد خداوندی ہے: ''سو بے ڈر نہیں ہوتے اللہ کے ڈر سے مگر خرابی میں پڑنے والے۔''

(١٦٣) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ.﴾ (يوسف: ٨٧)

(۱۶۳) ارشاد خداوندی ہے: ''اللہ کے ڈر سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں۔''

(١٦٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ.﴾ (سورة آل عمران: ١٠٦)

(۱۶۴) ''جس دن بہت سے چہرے سفید ہوں گے اور بہت سے چہرے کالے سیاہ۔''

(١٦٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورة الاعراف: ١٦٧)

(۱۶۵) اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: ''بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے اور وہ یقیناً بخشنے والا مہربان ہے۔''

(١٦٦) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِيْمٍ وَّإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِيْمٍ﴾ (سورة الانفطار: ١٣، ١٤)

(۱۶۶) ''بے شک نیک کار نعمتوں والی جنت میں ہوں گے اور بدکردار دوزخ میں ہوں گے۔''

(١٦٧) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَهُوَ فِیْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ﴾ (سورة القارعة: ٦، ٧)

(۱۶۷) ارشاد خداوندی ہے: ''جن کے اعمال کے وزن بھاری ہوں گے وہ دل پسند عیش میں ہوں گے اور جن کے وزن ہلکے نکلیں گے وہ ہاویہ میں ہوں گے۔''

وَالْاٰيَاتُ فِیْ هٰذَا الْمَعْنٰى كَثِيْرَةٌ فَيَجْتَمِعُ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ فِیْ آيَتَيْنِ مُقْتَرِنَتَيْنِ أَوْ آيَاتٍ أَوْ آيَةٍ.

اس مضمون کی آیات جس میں خوف اور امید کو یکجا بیان کیا گیا ہے کثرت کے ساتھ موجود ہیں دو متصل آیتوں میں، یا زیادہ آیات میں، یا ایک آیت میں بھی ان دونوں کا اکٹھا ذکر موجود ہے۔

(٤٤٣) وعن أبي هريرة رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۴۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: (لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ ما عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ، ما طَمَعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الكافِرُ مَا عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ، مَا قَنِطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ). رواه مسلم.

ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مؤمن کو اللہ کے عذاب کا پتہ چل جائے تو اس کی جنت میں جانے کی کوئی امید نہ رکھے اور اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا علم ہو جائے تو کوئی شخص اس کی جنت سے ناامید نہ ہو۔ (مسلم)

(٤٤٤) وعن أبي سعيدٍ الخدريّ رضي اللّٰهُ عنه، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: (إذا وُضِعَتِ الجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا النَّاسُ أَوِ الرجالُ عَلى أَعْنَاقِهِم، فَإِنْ كَانَتْ صالِحَةً قالَتْ: قَدِّمُوْنِي قَدِّمُوْنِي، وَإِنْ كانَتْ غَيرَ صَالِحَةٍ، قالَتْ: ياوَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بها؟ يَسْمَعُ صَوْتَها كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الإِنْسانُ، وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ). رواه البخاري.

(۴۴۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ یا آدمی جب اس کو اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلدی آگے لے چلو، مجھے جلدآ گے لے چلو اور اگر وہ برا جنازہ ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے ہلاکت ہے اسے کہاں لئے جا رہے ہو انسان کے سوا اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے اور اگر انسان اسے سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

(٤٤٥) وعن ابنِ مسعودٍ رضيَ اللّٰهُ عنه، قال: قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (الجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذلك). رواه البخاري.

(۴۴۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور جہنم بھی اسی طرح ہے۔

(۵۴) اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی ملاقات کے شوق میں رونے کی فضیلت

(١٦٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾ (سورة الاسراء: ١٠٩)

(۱۶۸) وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان میں زیادہ عاجزی کو بڑھا دیتا ہے۔"

(١٦٩) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ﴾ (سوره نجم: ٥٩، ٦٠)

(۱۶۹) اے منکرین خدا! کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔"

(٤٤٦) وعَن ابن مَسعودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قالَ: قال لي النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اقْرَأْ عليَّ القُرْآنَ) قُلْتُ: يا رسُولَ اللّٰهِ، أَقْرَأُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قال: (إني أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي) فقرأتُ عليه سورَةَ النِّسَاءِ، حتى جِئْتُ إلى هذِهِ الآيَة: (فَكَيْفَ إذا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنا بِكَ عَلَى هَؤلاءِ شَهِيْدًا (الاية: ٤١) قال: (حَسْبُكَ الآنَ) فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فإذا

(۴۴۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں، جب کہ قرآن آپ پر اترا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دوسرے سے قرآن سننا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورت نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا "فكيف اذا جئنا" پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ

عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. متفق عليه.

بنائیں گے تو آپ نے فرمایا: بس اب کافی ہے۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔

(٤٤٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، فَقَالَ: "لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا" قَالَ: فَغَطّٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ، وَلَهُمْ خَنِيْنٌ متفق عليه، وسبق بيانه في باب الخوف.

(۴۴۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ میں نے کبھی اس جیسا خطبہ نہیں سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ان چیزوں کو جان لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ، راوی کہتے ہیں کہ صحابہ نے اس بات کو سن کر اپنے چہروں کو کپڑوں سے چھپالیا اور رونے لگ گئے (بخاری و مسلم یہ حدیث باب الخوف میں گزر چکی ہے)۔

(٤٤٨) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ. رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح.

(۴۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جو اللہ کے خوف سے رویا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہوگا۔

(٤٤٩) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ، اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَاللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. متفق عليه.

(۴۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات قسم کے آدمی قیامت کے دن اللہ کے سایہ میں ہوں گے جب کہ اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

1. انصاف کرنے والا حاکم۔
2. وہ نوجوان جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرتا ہو۔
3. وہ آدمی جس کا دل مساجد کے ساتھ معلق رہتا ہے۔
4. وہ دو آدمی جن کی آپس میں محبت اللہ کے لئے ہو اسی پر ان کا اجتماع برقرار رہتا ہے اور اسی پر دونوں کی جدائی ہوتی ہے۔
5. وہ آدمی جس کو خاندانی اور حسن و جمال والی کوئی عورت گناہ کی طرف دعوت دے اور وہ جواب دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔
6. وہ آدمی جو اس قدر خفیہ طور سے صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔
7. وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

(٤٥٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بن الشِّخِّيْرِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

(۴۵۰) حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ. حديث صحيح رواه ابوداؤد، والترمذی فی شمائل باسناد صحيح.

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ کے سینہ میں رونے کی آواز ہانڈی (جو چولہے پر ہو) کی آواز کی مانند تھی (ابوداؤد، یہ حدیث صحیح ہے، ترمذی نے شمائل میں صحیح سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔

(٤٥١) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: "لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" قَالَ: وَسَمَّانِيْ قَالَ: نَعَمْ" فَبَكٰى أُبَيٌّ. متفق عليه.

(۴۵۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہارے سامنے "لم يكن الذين كفروا الاية" سورت تلاوت کروں۔ حضرت ابی نے عرض کیا، کیا اللہ عزوجل نے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں (یہ سنتے ہی) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔

(٤٥٢) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْطَلِقْ بِنَا إِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا، مَا يُبْكِيْكِ؟ أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ مَا عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالت اِنِّیْ لَا اَبْكِیْ اَنِّیْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خير لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَلٰكِنِّيْ أَبْكِيْ أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رواه مسلم وقد سبق فی باب زيارة اهل الخير.

(۴۵۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ ء۔ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کہ چلو ہم ام ایمن کی زیارت کریں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو رو پڑیں، انہوں نے کہا کیوں روتی ہو؟ کیا تم نہیں جانتیں کہ اللہ جل شانہ کے ہاں جو ہے وہ آپ ﷺ کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا: میں اس لئے نہیں رو رہی کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مقام اللہ رب العزت کے ہاں بہتر نہیں ہے۔ میں تو اس لئے رو رہی ہوں کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اس بات کو سن کر ان دونوں کو بھی رونا آ گیا چنانچہ وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے (مسلم) یہ حدیث "باب الخیر" میں بھی گزر چکی ہے۔

(٤٥٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعُهُ قِيْلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: "مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ" فَقَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: إِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ، فَقَالَ: "مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ" وَفِيْ رِوَايَةٍ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ أَبَابَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ

(۴۵۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ ﷺ سے نماز پڑھانے کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ وہ نماز پڑھائے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: کہ حضرت ابوبکر نرم دل آدمی ہیں جب قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ابوبکر کو ہی کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔

مِنَ الْبُكَاءِ. متفق عليه.

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ بیان فرماتی ہیں: ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو قرآن نہیں سنا سکیں گے۔ (بخاری ومسلم)

(٤٥٤) وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ إِنْ غُطِّيَ بِهَا رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ. أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا قَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا. ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ. رواه البخاری.

(۴۵۴) حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے (افطاری کا) کھانا لایا گیا اور وہ رزہ دار تھے انہوں نے فرمایا کہ مصعب شہید کر دیئے گئے وہ مجھ سے بہتر تھے ان کے کفن کے لئے صرف ایک چادر میسر آئی (وہ اتنی چھوٹی تھی کہ) اس سے ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب پاؤں کو چھپایا جاتا تو ان کا سر کھل جاتا۔ اس کے بعد ہمارے لئے دنیا فراخ کر دی گئی جو تم دیکھ رہے ہو یا یہ فرمایا کہ ہمیں دنیا اتنی عطا کر دی گئی جو ظاہر ہے۔ ہمیں تو اس بات سے ڈر ہے کہ کہیں دنیا میں ہی ہمیں ہماری نیکیوں کا بدلہ تو نہیں دے دیا گیا؟ پھر رونے لگے یہاں تک کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔ (بخاری)

(٤٥٥) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَأَثَرٌ فِيْ فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى. رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۴۵۵) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔ ① ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے گرتا ہے۔ ② وہ خون کا قطرہ جو اللہ کے راستے میں بہا ہو۔ اور دو نشانوں میں سے ایک نشانی وہ ہے جو اللہ کے راستے میں پہنچے اور دوسری نشانی جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کرتے ہوئے لگے۔ (ترمذی یہ حدیث حسن ہے)۔

﴿وفی الباب احادیث کثیرة﴾

"اس مضمون کی حدیثیں کثرت کے ساتھ (کتب احادیث میں) موجود ہیں۔"

(٤٥٦) مِنْهَا حَدِيثُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ.

(۴۵۶) ان میں سے ایک حدیث عرباض بن ساریہ سے بھی منقول ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا وعظ فرمایا جس سے ہمارے دل کانپنے لگے اور آنکھوں سے آنسو گرنے لگے (یہ حدیث بدعات سے منع کرنے کے باب میں گزر چکی ہے۔

(۵۵) زہد کی فضیلت، دنیا کم حاصل کرنے کی ترغیب اور فقر کی فضیلت

(١٧٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ

(۱۷۰) دنیا کی زندگی کی مثال اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے

اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰى اِذَا اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَيْهَا اَتَاهَا اَمْرُنَا لَيْلاً اَوْنَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ (سورة يونس: ٢٤)

اتارا، پس اس سے زمین کا سبزہ، جس کو لوگ اور چوپائے کھاتے ہیں، خوب گنجان ہو کر نکلا یہاں تک کہ جب زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور خوب مزین ہوئی اور زمین کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ ہم اب اس پر بالکل قابض ہو گئے ہیں تو اس حالت میں دن یا رات میں اس پر ہماری طرف سے کوئی حادثہ آپڑا تو وہ ایسی ہو گئی گویا بالکل یہاں پر کچھ بھی نہ تھا، ہم اسی طرح صاف صاف نشانیوں کو بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔"

(١٧١) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا، اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلاً﴾ (الكهف: ٤٥، ٤٦)

(۱۷۱) ان سے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کر دو جیسے پانی جسے ہم نے آسمان سے برسایا۔ پس اس کے ساتھ زمین کا سبزہ مل گیا وہ ریزہ ریزہ ہو جائے کہ اس کو ہوا اڑائے لئے پھرتی ہو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ مال اور اولاد دنیوی زندگی کی ایک رونق ہے اور جو اعمال صالحہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی (ہزار درجہ) بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی (ہزار درجہ) بہتر ہیں۔"

(١٧٢) وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (الحديد: ٢٠)

(۱۷۲) جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشہ اور زینت و آرائش اور تمہارے آپس میں فخر اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے کثرت خواہش ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ بارش کہ اس سے کھیتی کسانوں کو بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے پھر اے دیکھنے والے! تو اس کو دیکھتا ہے کہ وہ پک کر زرد پڑ جاتی ہے، پھر وہ چورہ چورہ ہوتی ہے اور آخرت میں کافروں کے لئے سخت عذاب اور مؤمنوں کے لئے خدا کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو فریب کا سامان ہے۔"

(١٧٣) وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ﴾ (آل عمران: ١٤)

(۱۷۳) لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزوں میں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت معلوم ہوتی ہے مگر یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں اور خدا کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے۔"

(١٧٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ﴾ (سورة فاطر: ٥)

(۱۷۴) اے لوگو! اللہ کا وعدہ سچا ہے، تو تم کو دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈالے اور فریب دینے والا شیطان تم کو فریب نہ دے دے۔"

(۱۷۵) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ، كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ﴾ (سورة التكاثر: ۱ تا ۵)

(۱۷۵) تم کو مال کی بہتات نے غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔ دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا دیکھو اگر تم جانتے یعنی علم الیقین رکھتے (تو غافل نہ ہوتے)۔''

(۱۷٦) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾ (سورة العنكبوت: ٦٤)

(۱۷٦) اور یہ دنیا کی زندگی صرف کھیل اور تماشہ ہے اور ہمیشہ کی زندگی کا مقام تو آخرت کا گھر ہے کاش یہ سمجھتے۔''

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ فَنُنَبِّهُ بِطَرَفٍ مِنْهَا عَلٰى مَاسِوَاهُ.

''اور آیات اس بارے میں زیادہ اور مشہور ہیں۔''

''اس مضمون کی احادیث اس قدر زیادہ ہیں کہ اس کا حصر ممکن نہیں لہٰذا چند حدیثیں ہم ذکر کرتے ہیں۔''

(٤٥٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِيْ بِجِزْيَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُوْمِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ، فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوْا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ "أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟" فَقَالُوْا: أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: "أَبْشِرُوْا وَأَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا، فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ. متفق عليه.

(٤٥٧) حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کی طرف بھیجا، تا کہ وہاں کا جزیہ وصول کر کے لائیں، پس وہ بحرین سے مال لے کر آیا۔ انصار نے ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کی جب خبر سنی تو وہ فجر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے جب نبی کریم ﷺ نماز پڑھا چکے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ ان کو دیکھ کر مسکرا پڑے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے سنا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں، انصار نے عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہارے لئے خوشی کا باعث ہوگی اللہ کی قسم مجھے تمہاری فقیری کا اندیشہ نہیں ہے لیکن مجھے خوف رہتا ہے کہ تم پر بھی دنیا کی فراوانی اس طرح ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی پس تم دنیا کی طرف رغبت کرنے لگو جیسا کہ انہوں نے رغبت کی تھی۔ پس دنیا تم کو بھی تباہ و برباد کر دے گی جیسا کہ دنیا نے ان کو تباہ و برباد کر دیا۔

(٤٥٨) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: "إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا. متفق عليه.

(٤٥٨) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے پیچھے تم پر جن چیزوں سے ڈرتا ہوں ان میں سے دنیا کی زینت و آرائش ہے جس کا دروازہ تم پر کھول دیا جائے گا۔

(٤٥٩) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ. رواه مسلم.

(۴۵۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دنیا شیریں اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے تاکہ تم کو دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، بس تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔

(٤٦٠) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ. متفق عليه.

(۴۶۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے۔ (بخاری ومسلم)

(٤٦١) وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ، وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ". متفق عليه.

(۴۶۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین چیزیں میت کے پیچھے جاتی ہیں ① اس کا اہل وعیال ② اس کا مال ③ اور اس کا عمل۔ پھر دو چیزیں تو واپس آجاتی ہیں اور ایک باقی رہ جاتی ہے اس کے اہل وعیال اور اس کا مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(٤٦٢) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتٰى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صِبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَاابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صِبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَاابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، وَاللّٰهِ، مَامَرَّبِيْ بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ. رواه مسلم

(۴۶۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت والے دن جہنمیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ ناز ونعمت میں رہا ہوگا اس کو جہنم میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی آرام دیکھا ہے؟ کیا تو کبھی ناز ونعمت سے ہمکنار ہوا ہے؟ وہ جواب دے گا نہیں! خدا کی قسم اے مرے خدا! پھر جنتیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں بہت زیادہ دکھی اور مصیبت زدہ تھا۔ اسے جنت کا غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی سختی اور تنگی دیکھی ہے کیا تیرے ساتھ کبھی سختی کا گزر ہوا ہے وہ کہے گا: نہیں اللہ کی قسم میرے ساتھ کبھی بھی سختی کا گزر نہیں ہوا اور نہ کبھی میں نے سختی اور تکلیف دیکھی ہے۔

(٤٦٣) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ؟ رواه مسلم.

(۴۶۳) حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈبوتا ہے تو وہ دیکھے انگلی کتنے پانی کے ساتھ واپس آئی۔

(٤٦٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

(۴۶۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوْقِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ، فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ، فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ، ثُمَّ قَالَ أَتُحِبُّوْنَ أَنَّهُ لَكُمْ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا، أَنَّهُ أَسَكُّ. فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ! فَقَالَ: فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ. رواه مسلم.

قوله: "كنفتيه" أي: من جانبيه. و "الأسك" الصغير الأذن.

ﷺ بازار سے گزرے اور آپ کے دونوں طرف لوگ تھے تو آپ ایک مردہ بکری کے بچے کے پاس سے گزرے۔ جو چھوٹے کانوں والا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کا کان پکڑتے ہوئے فرمایا: تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ یہ مردہ بچہ اس کو ایک درہم میں دے دیا جائے، صحابہ نے عرض کیا ہم اس بچے کو کسی بھی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کرتے اور ہم اس کو لے کر کیا کریں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ یہ بچہ تمہیں بلاعوض دے دیا جائے۔ صحابہ نے جواب دیا اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی عیب دار تھا اس لئے کہ اس کے کان چھوٹے ہیں اب کس طرح ہم اسے پسند کر سکتے ہیں جب کہ یہ مرا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ بکری کا بچہ تمہاری نظروں میں ذلیل ہے۔ (مسلم)

(٤٦٥) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرَّةٍ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ عِنْدِيْ مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِيْ عَلَيَّ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ، إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُوْلَ بِهِ فِيْ عِبَادِاللّٰهِ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا" عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ خَلْفِهِ، ثُمَّ سَارَ فَقَالَ: "إِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِيْ: "مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ" ثُمَّ انْطَلَقَ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَارٰى، فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ، فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ: "لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ" فَلَمْ أَبْرَحْ حَتّٰى أَتَانِيْ، فَقُلْتُ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: "وَهَلْ سَمِعْتَهُ"؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "ذَاكَ جِبْرِيْلُ أَتَانِيْ فَقَالَ:

(٤٦٥) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی پتھریلی زمین پر چل رہا تھا کہ ہمیں احد پہاڑ نظر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو پھر مجھ پر تین دن ایسے گزر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس موجود ہو سوائے اتنی رقم کے جس کو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھوں مگر اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح، اس طرح اور اس طرح تقسیم کر دوں، آپ نے دائیں بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا پھر آپ چلے اور فرمایا: زیادہ مال و دولت والے ہی قیامت کے دن اجر وثواب میں کم ہوں گے مگر وہ لوگ جو اپنے مال کو اس طرح، اس طرح اور اس طرح اپنے دائیں، بائیں اور پیچھے خرچ کریں اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرے رہو، جب تک میں نہ آؤں یہیں رہنا۔ پھر آپ رات کے اندھیرے میں چلے گئے یہاں تک کہ آپ نظروں سے اوجھل ہو گئے پھر میں نے ایک زوردار آواز سنی مجھے اندیشہ ہوا کہ کوئی دشمن آپ کے درپے تو نہیں ہو گیا؟ چنانچہ میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن مجھے آپ کی بات یاد آ گئی کہ میرے آنے تک یہاں سے نہ ہٹنا۔ پس میں وہیں رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ

مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ. متفق عليه وهذا لفظ البخاري.

واپس آ گئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک آواز سنی تھی جسے میں سن کر گھبرا گیا اور ساری بات آپ سے ذکر کی۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم نے وہ آواز سنی تھی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ جبرائیل تھے جو میرے پاس آئے اور کہا کہ جو شخص تمہاری امت میں سے اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہ قرار دیتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا اگر چہ وہ زنا اور چوری کرے؟ فرمایا اگر چہ وہ زنا اور چوری کرے۔ بخاری و مسلم (یہ لفظ بخاری کے ہیں)۔

(٤٦٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا، لَسَرَّنِيْ أَنْ لَّا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ". متفق عليه.

(۴۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتو مجھے اس بات سے خوشی ہوگی کہ میری تین راتیں اس حال میں نہ گزریں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ باقی ہو سوائے اتنے حصے کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال کر رکھ لوں۔ (بخاری و مسلم)

(٤٦٧) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اُنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ أَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ". متفق عليه.

وهذا لفظ مسلم. وفي رواية البخاري: "إِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ إِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ."

(۴۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسے لوگوں کی طرف دیکھو جو (دنیا کے مال و اسباب کے لحاظ سے) تم سے نیچے کمتر ہوں اور ان کی طرف مت دیکھو (جو مال واسباب میں) تم سے اوپر ہوں اس طرح زیادہ لائق ہے کہ پھر تم اللہ کی ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرو، جو اس کی طرف سے تم پر ہوئی ہیں (بخاری و مسلم، یہ الفاظ مسلم کے ہیں)۔

اور بخاری کی روایت میں ہے جب تم میں سے کوئی شخص اپنے آدمی کو دیکھے جو مال اور خوب صورتی میں اس سے بڑھا ہوا ہے تو وہ اس شخص کی طرف بھی دیکھے جو اس سے کم درجہ کا ہے۔

(٤٦٨) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ. رواه البخاري.

(۴۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تباہ و برباد ہو گیا وہ آدمی جو مال و دولت (دینار و درہم) اور سیاہ چادر اور دھاری دار چادر کا غلام ہے اگر اسے کچھ مل جاتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے اور اگر اسے کچھ نہیں ملتا تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

(٤٦٩) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ

(۴۶۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب صفہ کے ستر آدمیوں کو دیکھا کہ ان میں سے کسی ایک پر بھی پوری

وَإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوْا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ. رواه البخاری.

چادر نہ تھی یا صرف تہبند یا صرف چادر تھی جس کو انہوں نے اپنے گرد یوں لپیٹ رکھا تھا کہ بعض کی تہبند نصف پنڈلی تک تھی اور بعض کی ٹخنوں تک۔ پس وہ شخص جس کا تہبند چھوٹا تھا وہ اپنے تہبند کو اپنے ہاتھ کے ساتھ پکڑے رکھتا تا کہ اس کا ستر ظاہر نہ ہو جائے۔ (رواہ البخاری)

(۴۷۰) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ". رواه مسلم.

(۴۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافروں کے لئے جنت ہے۔

(۴۷۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيَّ فَقَالَ: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ، أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ". وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: إِذَا أَمْسَيْتَ، فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ، فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. قَالُوْا فِيْ شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنَاهُ: لَا تَرْكَنْ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا تَتَّخِذْهَا وَطَنًا، وَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِطُوْلِ الْبَقَاءِ فِيْهَا، وَلَا بِالْإِعْتِنَاءِ بِهَا، وَلَا تَتَعَلَّقْ مِنْهَا إِلَّا بِمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْغَرِيْبُ فِيْ غَيْرِ وَطَنِهِ، وَلَا تَشْتَغِلْ فِيْهَا بِمَا لَا يَشْتَغِلُ بِهِ الْغَرِيْبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الذِّهَابَ إِلٰى أَهْلِهِ. وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ.

(۴۷۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑ کر فرمایا: کہ دنیا میں اس طرح رہو جس طرح مسافر یا راہ گیر رہتا ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی تندرستی کے زمانے میں بیماری کے زمانے کیلئے تیاری کرو اور اپنی زندگی میں موت کیلئے تیاری کرو۔ (بخاری)

علماء اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی طرف میلان نہ کرو اور نہ دنیا کو مسکن بناؤ اور نہ دنیا میں زیادہ عرصہ رہنے کی آرزو کرو اور نہ اس کا زیادہ اہتمام کرو، دنیا کے ساتھ تمہارا تعلق صرف اتنا ہو جتنا ایک مسافر آدمی اپنے وطن کے غیر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور دنیا میں ان چیزوں کے ساتھ مشغولیت اختیار نہ کرو جن کے ساتھ وہ مسافر مشغول نہیں ہوا کرتا جو اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتا ہے (وباللہ التوفیق)۔

(۴۷۲) وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ، وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ، فَقَالَ "اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ". حديث حسن رواه ابن ماجه وغيره باسانيد حسنة.

(۴۷۲) حضرت ابوالعباس سہل بن سعد الساعدی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ جب میں وہ کروں تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھے محبوب بنالیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا دنیا سے بے رغبت ہو جا، تو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے ان چیزوں سے تم اعراض کرو تو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ (یہ حدیث حسن ہے ابن ماجہ وغیرہ نے حسن اسانید کے ساتھ روایت کی ہے)

(۴۷۳) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(۴۷۳) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب

ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِيْ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ. رواه مسلم. "اَلدَّقَلُ" بفتح الدال المهملة والقاف: رَدِيْءُ التَّمْرِ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا کہ لوگوں کے پاس زیادہ مال اور دولت آگئی ہے اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ سارا دن بھوک کی وجہ سے پیٹ کے بل جھکے رہتے، آپ کو ردی کھجور بھی میسر نہ ہوتی جس سے آپ اپنا پیٹ بھر سکتے۔ (مسلم) "الدقل" دال مہملہ اور قاف کے فتحہ کے ساتھ معنی ردی کھجور۔

(۴۷۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِيْ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِيْ، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ. متفق عليه.

"شَطْرُ شَعِيْرٍ" أي: شَيْءٌ مِنْ شَعِيْرٍ، كَذَا فَسَّرَهُ التِّرْمِذِيُّ.

(۴۷۴) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت میں بھی میرے گھر میں ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی ذی روح کھا سکے البتہ تھوڑے سے جو الماری میں موجود تھے جن کو عرصہ دراز تک کھاتی رہی بالآخر جب میں نے اس کو ناپا تو وہ ختم ہو گئے۔ (بخاری ومسلم)

شَطْرُ شَعِيْرٍ تھوڑے سے جو، صاحب ترمذی نے اس کی اسی طرح تفسیر کی ہے۔

(۴۷۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِيْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا، وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً. رواه البخاري.

(۴۷۵) حضرت عمرو بن حارث جو ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بھائی ہیں، فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے وقت دینار و درہم، غلام و لونڈی غرض کوئی چیز بھی چھوڑ کر نہیں گئے۔ ہاں آپ کا سفید خچر جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ کے ہتھیار اور وہ زمین جس کو آپ نے مسافروں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ (بخاری)

(۴۷۶) وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً، فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ، بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ، وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. متفق عليه.

"اَلنَّمِرَةُ" كِسَاءٌ مُلَوَّنٌ مِنْ صُوْفٍ وَقَوْلُهُ:

(۴۷۶) حضرت خباب بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اللہ کی رضا کے لئے ہمارا اجر اللہ پر ثابت ہو گیا پس ہم میں سے بعض وہ ہیں جو فوت ہو گئے اور اپنے اجر میں سے کوئی حصہ (مال غنیمت وغیرہ) انہوں نے نہیں کھایا ان میں سے ایک مصعب بن عمیر ہیں جو جنگ احد میں شہید ہو گئے۔ انہوں نے ایک چادر اپنے پیچھے چھوڑی تھی۔ ہم جب اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ پس ہمیں آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور بعض ہم میں سے وہ ہیں جن کے پھل پک گئے تھے اور وہ اسے چن رہے ہیں (یعنی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

"أَيْنَعَتْ"، أي نَضَجَتْ وَأَدْرَكَتْ. وقوله: "يَهْدِبُهَا" هو بفتح الياء وضم الدال وكسرها، لغتان، أي يقطفها ويجتنيها، و هذه استعارة لما فتح الله تعالٰى عليهم من الدنيا وتمكنوا فيها.

النمرة: اون سے بنائی ہوئی دھاری دار چادر۔ "اینعت" یعنی پھل پک گئے۔ "یھدبھا" یا کے زبر اور دال کے پیش اور دال کے زیر دونوں طرح منقول ہے۔ وہ پھل کاٹ اور چن رہے ہیں اور یہ اللہ نے ان پر دنیا کے مال و اسباب کے جو دروازے کھولے ہیں اس پر ان کو قدرت عطا فرمائی اس سے استعارہ ہے۔

(٤٧٧) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَاللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةَ مَاءٍ" رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

(۴۷۷) حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ کی نگاہ میں اگر دنیا کی ایک مچھر کے پر کے برابر بھی قدر و منزلت ہوتی تو وہ اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی کافر کو نہ پلاتا (ترمذی یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(٤٧٨) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا، إِلَّا ذِكْرَاللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا وَمُتَعَلِّمًا. رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

(۴۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے: خبردار بے شک دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اللہ کے ذکر کے اور ان چیزوں کے جن کو اللہ پاک محبوب جانتا ہے اور سوائے عالم اور علم سیکھنے والے کے۔ (ترمذی، صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)۔

(٤٧٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاتَتَّخِذُوْا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِى الدُّنْيَا". رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

(۴۷۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جائیدادیں نہ بناؤ ورنہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہاری رغبت دنیا میں بڑھ جائے گی (ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا: کہ یہ حدیث حسن ہے)۔

(٤٨٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّالَنَا فَقَالَ: "مَا هٰذَا" فَقُلْنَا: قَدْوَهٰى، فَنَحْنُ نُصْلِحُهٗ فَقَالَ "مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ". رواه ابوداؤد والترمذی باسناد البخاری و مسلم، وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح.

(۴۸۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے جب کہ ہم اپنے چھپر کی مرمت کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو ہم نے عرض کیا یہ چھپر کمزور ہو کر گرنے کے قریب ہو گیا تھا ہم اس کو ٹھیک کر رہے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تو موت کو اس سے زیادہ قریب دیکھ رہا ہوں۔ (ابوداؤد اور ترمذی نے بخاری اور مسلم کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(٤٨١) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(۴۸۱) حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں بے شک ہر امت کی

"إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ". رواه الترمذي قال: حديث حسن صحيح.

آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔ (ترمذی اور صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٤٨٢) وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو وَيُقَالُ: أَبُو عَبْدِاللّٰهِ، وَيُقَالُ: أَبُو لَيْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِيْ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ". رواه الترمذي وقال حديث صحيح.

قال الترمذي: سمعت ابا داؤد و سليمان بن سالم البلخي يقول: سمعت النضر بن شُمَيْل يقول: الجلف: الخبز ليس معه ادام وقال غيره: هو غليظ الخبز. وقال الهروي: المراد به هنا وعاء الخبز، كالجوالق والخُرج، والله اعلم.

(۴۸۲) حضرت ابوعمرو جس کو ابوعبداللہ اور ابولیلیٰ عثمان بن عفان بھی کہا جاتا ہے سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن آدم کا ان چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں حق نہیں ہے ایک گھر جو رہنے کے لئے، کپڑا ہو شرم گاہ چھپانے کے لئے، خشک روٹی اور پانی ہو۔

(ترمذی، اور صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے) اور ترمذی نے کہا کہ میں نے ابوداؤد سلیمان بن سالم بلخی سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نضر بن شمیل سے سنا کہتے تھے "الجلف" کا معنی وہ روٹی ہے جس کے ساتھ سالن نہ ہو لیکن اس کے علاوہ علماء نے کہا کہ اس سے مراد موٹی روٹی ہے اور علامہ ہروی نے فرمایا کہ اس سے مراد روٹی کے برتن جیسے بورے اور تھیلے وغیرہ ہیں۔

(٤٨٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ (بكسر الشين والخاء المشددة المعجمتين) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: "يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ: مَالِيْ، مَالِيْ، وَهَلْ لَكَ يَاابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟". رواه مسلم.

(۴۸۳) حضرت عبداللہ بن شخیر (شین اور خا مشددہ معجمتین کے ساتھ) روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ تلاوت فرما رہے تھے "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" کی۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا آدم کا بیٹا کہتا ہے، میرا مال، میرا مال۔ حالانکہ اے آدم کے بیٹے! تیرے مال سے تیرا حصہ اتنا ہی ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، یا پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا صدقہ کر کے آخرت کے لئے چلتا کر دیا۔ (مسلم)

(٤٨٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ، فَقَالَ: "أُنْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ؟" قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: "إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ إِلٰى مُنْتَهَاهُ" رواه الترمذي وقال حديث حسن. "التجفاف" بكسر التاء المثناة فوق واسكان الجيم وبالفاء المكررة، وَهُوَ شَيْءٌ يَلْبَسُهُ

(۴۸۴) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ، اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو کیا کہتے ہو، اس نے کہا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں، تین بار اسی طرح اس نے کہا۔ آپ ﷺ بھی یہی فرماتے رہے اور یہ فرمایا اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقیری کے لئے ڈھال تیار کر و اس لئے کہ غربت اور افلاس اس آدمی کی طرف تیزی سے آتا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس سیلاب سے جو نیچے کی طرف جاتا ہے (ترمذی، یہ حدیث حسن ہے)۔ "التجفاف:

الْفَرَسُ، لِيَتَّقِيَ بِهِ الْأَذٰى، وَقَدْ يَلْبَسُهُ الْإِنْسَانُ.

مثاة کے زیر اور جیم کے سکون اور فا مکرر کے ساتھ۔ وہ کپڑا جو گھوڑے کو پہنایا جاتا ہے تا کہ اس کپڑے کے ساتھ گھوڑے کو گندگی وغیرہ سے بچایا جائے اور کبھی اس قسم کے کپڑے کو انسان بھی پہنتا ہے۔

(٤٨٥) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَلَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ، لِدِيْنِهٖ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۴۸۵) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے وہ بکریوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا نقصان آدمی کے مال اور جاہ کی حرص اس کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں (ترمذی، یہ روایت حسن صحیح ہے)۔

(٤٨٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ. نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ، فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً! فَقَالَ: "مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا؟ مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۴۸۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر سوئے ہوئے تھے۔ جب آپ ﷺ اٹھے تو آپ کے پہلو میں چٹائی کے نشانات تھے۔ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! اگر ہم آپ کے لئے ایک گدا بنا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ میں تو دنیا میں اس سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت کے نیچے سائے میں بیٹھتا ہے پھر چلا جاتا ہے اور درخت چھوڑ جاتا ہے (ترمذی اور صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(٤٨٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ". رواه الترمذی وقال حديث صحيح.

(۴۸۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقیر لوگ جنت میں مال دار لوگوں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے (ترمذی، اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(٤٨٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ. متفق عليه من رواية ابن عباس ورواه البخاری ايضاً من رواية عمران بن الحصين.

(۴۸۸) حضرت عبداللہ بن عباس اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت کا مشاہدہ کیا تو میں نے اس میں اکثر فقراء کو دیکھا پھر میں نے جہنم میں جھانکا تو اس میں عورتوں کو زیادہ دیکھا (بخاری، مسلم) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور صرف بخاری عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں)۔

(٤٨٩) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَأَصْحَابُ

(۴۸۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں اکثریت مسکینوں کی ہے اور مالدار لوگ روک

الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَبِهِمْ إِلَى النَّارِ. متفق عليه.

"وَالْجَدُّ" اَلْحَظُّ وَالْغِنٰى. وقد سبق بيان هذا الحديث في باب فضل الضَّعَفَةِ.

دیئے گئے ہیں۔ البتہ دوزخیوں کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

"اَلْجَدُّ" مال و دولت۔ یہ حدیث ضعفاء کی فضیلت کے باب میں گزر چکی ہے۔

(٤٩٠) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ.

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ: (متفق عليه)

(۴۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا نہایت سچا کلمہ جو لبید شاعر نے کہا: "خبردار ہر چیز اللہ کے سوا باطل ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۵۶) بھوکا رہنے، زہد کی زندگی بسر کرنے، کھانے پینے وغیرہ میں کم از کم پر اکتفاء کرنے اور مرغوب چیزوں سے کنارہ کش رہنے کی فضیلت کا بیان

(١٧٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا﴾ (سوره مريم: ٥٩، ٦٠)

(۱۷۷) ارشاد خداوندی ہے۔ "نیک لوگوں کے بعد برے لوگ ان کے جانشین ہوں گے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے سو عنقریب ان کو "غَیًّا" گمراہی کا عذاب ملے گا مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور عمل صالح کئے، ایسے لوگ یقیناً جنت میں جائیں گے اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

(١٧٨) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يَالَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوْتِيَ قَارُوْنُ إِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ. وَقَالَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا﴾ (سورة القصص: ٧٩، ٨٠)

(۱۷۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "ایک دن قارون (بڑی) آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے نکلا، جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے کہنے لگے کہ جیسا قارون کو ملا ہے کاش (ایسا ہی) ہمیں بھی ملے وہ تو بڑا صاحب نصیب ہے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہنے لگے کہ تم پر افسوس مؤمنوں اور نیک کاروں کیلئے جو ثواب خدا کے ہاں تیار ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے۔"

(١٧٩) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ (سورة التكاثر: ٨)

(۱۷۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "پھر اس دن تم سے شکر گزاری نعمت کے بارے میں پوچھ ہوگی۔"

(١٨٠) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا﴾ (سورة الاسراء: ١٨)

(۱۸۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "جو شخص دنیاوی زندگی کا خواہش مند ہوا تو ہم اس میں سے جو چاہتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں جلد دے دیتے ہیں پھر اس کیلئے جہنم کو مقرر کر رکھا ہے اس میں مذموم اور دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔"

(٤٩١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ

(۴۹۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ. متفق عليه.

وفي رواية: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ.

کے گھر والوں نے جو کی روٹی بھی دو دن متواتر پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ ﷺ کا انتقال ہو گیا (بخاری و مسلم) ایک اور روایت میں آتا ہے آپ ﷺ کے گھر والوں نے جب سے وہ مدینے آئے تین دن متواتر گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ ﷺ کی روح مبارک قبض کر لی گئی۔

(٤٩٢) وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: وَاللّٰهِ يَا ابْنَ أُخْتِيْ إِنَّا كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ: ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوْقِدَ فِيْ أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ. قُلْتُ: يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ؟ قَالَتْ: اَلْاَسْوَدَانِ: اَلتَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يُرْسِلُوْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَا. متفق عليه.

(۴۹۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں اے میرے بھانجے! اللہ! کی قسم بے شک ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا غرض دو ماہ میں تین چاند دیکھتے اس دوران آپ ﷺ کے کسی گھر میں آگ نہیں جلتی تھی، میں نے پوچھا خالہ جان پھر آپ کا گزارہ کس طرح ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا دو سیاہ چیزوں پر، کھجور اور پانی۔ ہاں اتنی بات تھی کہ آپ ﷺ کے پڑوسی انصاری تھے جن کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیج دیتے تھے وہ آپ ہمیں پلا دیتے تھے۔ (مسلم)

(٤٩٣) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ فَأَبٰى أَنْ يَّأْكُلَ، وَقَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ. رواه البخاري.

"مَصْلِيَّةٌ" بفتح الميم: اى: مَشْوِيَّةٌ.

(۴۹۳) حضرت ابو سعید مقبری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی ہوئی تھی، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کو بھی دعوت دی لیکن انہوں نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ آپ ﷺ دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (بخاری)

مصلیة میم پر زبر کے ساتھ بمعنی بھنی ہوئی۔

(٤٩٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ حَتّٰى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ. رواه البخاري. وفي رواية له: ولا رَأٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

(۴۹۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے چوکی یا میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ باریک آٹے کی چپاتی کھائی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے (بخاری) بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بھنی ہوئی بکری کبھی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔

(٤٩٥) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يَجِدُ

(۴۹۵) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تمہارے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ ردی کھجور بھی اتنی

مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهٖ بَطْنَهٗ. رواه مسلم.

"اَلدَّقَلُ تَمْرٌ رَدِیْءٌ.

مقدار میں آپ ﷺ کو میسر نہ تھی جس سے آپ ﷺ اپنا پیٹ بھر لیتے۔ "اَلدَّقَل" ردی کھجور، ادنی قسم کی کھجور۔

(٤٩٦) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی، فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ كَانَ لَكُمْ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ؟ قَالَ: مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخَلاً مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی، فَقِيْلَ لَهٗ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ، فَيَطِيْرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِیَ ثَرَّيْنَاهُ. رواه البخاری.

قَوْلُهٗ: "اَلنَّقِیُّ" هُوَ بِفَتْحِ النُّوْنِ وَكَسْرِ الْقَافِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ، وَهُوَ الْخُبْزُ الْحُوَّارٰی، وَهُوَ: الدَّرْمَكُ. قَوْلُهٗ: "ثَرَّيْنَاهُ" هُوَ بِثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ، ثُمَّ رَاءٍ مُشَدَّدَةٍ، ثُمَّ يَاءٍ مُثَنَّاةٍ مِنْ تَحْتٍ ثُمَّ نُوْنٍ اَیْ: بَلَّلْنَاهُ وَعَجَنَّاهُ.

(٤٩٦) حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ نے نبی بنایا پھر وفات تک آپ نے میدے کے آٹے کی روٹی نہیں دیکھی ان سے پوچھا گیا آپ لوگوں کے پاس آپ ﷺ کے زمانے میں چھلنیاں نہیں ہوتی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی نبوت سے اپنی وفات تک چھلنی نہیں دیکھی پھر ان سے پوچھا گیا آپ لوگ بغیر چھنے ہوئے جو کی روٹی کیسے کھاتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہم جو کو پیستے پھر اس میں پھونک مارتے پس اس سے جو اڑتا وہ اڑ جاتا اور جو باقی رہتا اسے ہم گوندھ لیتے۔ (بخاری)

النقی: نون پر زبر، قاف پر زیر یا مشدد۔ میدے کی روٹی۔ "ثرینا" ثا پھر را مشدد پھر یا اور نون بمعنی اسے بھگوتے اور پھر آٹا گوندھ لیتے۔

(٤٩٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ، فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: "مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ"؟ قَالَا: اَلْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "وَاَنَا، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ، لَاَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمَا" فَقَامَا مَعَهٗ، فَاَتٰی رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِیْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَاَهْلاً. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيْنَ فُلَانٌ"؟ قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ، اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیُّ، فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصَاحِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِّنِّیْ. فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَ تَمْرٌ وَرُطَبٌ، فَقَالَ:

(٤٩٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن یا ایک رات آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو وہاں حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی موجود تھے آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس وقت تم لوگوں کو تمہارے گھروں سے کس چیز نے نکالا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! بھوک نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور مجھے بھی "قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میری جان ہے" اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تم دونوں کو گھر سے نکالا ہے۔ پس وہ دونوں آپ ﷺ کے ساتھ چلے۔ پس ایک انصاری صحابی کے گھر پہنچے لیکن وہ گھر پر موجود نہ تھے جب ان کی بیوی نے آپ کو دیکھا تو خوش آمدید کہا آپ ﷺ نے پوچھا کہ فلاں انصاری صحابی ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں وہ انصاری بھی آ گئے، ان انصاری نے آپ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ فرمایا الحمد للہ! آج مجھ سے زیادہ کوئی شخص معزز اور مکرم مہمان والا نہیں ہے اتنا کہا اور چلے گئے۔

كُلُوْا، وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ" فَذَبَحَ لَهُمْ، فَأَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا. فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: "وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ. رواه مسلم.

قوله: "يَسْتَعْذِبُ" أَيْ يَطْلُبُ الْمَاءَ الْعَذْبَ، وَ "الْعِذْقُ" بكسر العين و إسكان الذال المعجمة: وهو الْكِبَاسَةُ، وَهِيَ الْغُصْنُ، وَ "الْمُدْيَةُ" بضم الميم وكسرها: هِيَ السِّكِّيْنُ وَ "الْحَلُوْبُ" ذَاتُ اللَّبَنِ. وَالسُّؤَالُ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ سُؤَالُ تَعْدِيْدِ النِّعَمِ لَا سُؤَالُ تَوْبِيْخٍ وَتَعْذِيْبٍ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. وَهٰذَا الْأَنْصَارِيُّ الَّذِيْ أَتَوْهُ هُوَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَذَا جَاءَ مُبَيَّنًا فی رواية الترمذی وغيره.

کھجور کا ایک خوشہ لے آئے جس میں گدری اور خشک اور تر کھجوریں تھیں انہوں نے کہا کہ کھائیں اور خود انہوں نے چھری لی آپ ﷺ نے فرمایا دودھ دینے والی بکری کو ذبح مت کرنا پس انہوں نے ایک بکری ذبح کی ان سب نے بکری کا گوشت اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا پس جب شکم سیر ہو گئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دن ضرور تم سے ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ تم کو تمہارے گھروں سے بھوک نے نکالا پھر تم اپنے گھروں کو واپس نہیں لوٹے یہاں تک کہ تمہیں یہ نعمتیں حاصل ہوگئیں۔

"یستعذب" میٹھا پانی لینے گئے۔ "العذق" عین کے زیر دال ساکن بمعنی ٹہنی، شاخ۔ "المدیة" میم پر پیش اور زیر دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے بمعنی چھری۔ "الحلوب" بمعنی دودھ والا جانور، ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک ان کو اپنی نعمتیں گنوائے گا ورنہ یہ سوال توبیخ اور عذاب کے انداز کا نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ جس انصاری صحابی کے پاس آپ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھی تشریف لے گئے ان کا نام ابوالہیثم بن التیہان ہے یہی ترمذی وغیرہ کی روایت میں صراحتاً مذکور ہے۔

(٤٩٨) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ، وَكَانَ أَمِيْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ، وَ وَلَّتْ حَذَّاءَ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا، وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا إِلٰى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا، فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا، لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا، وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ ...... أَفَعَجِبْتُمْ! وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ عَامًا وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ،

(٤٩٨) حضرت خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عتبہ بن غزوان نے خطبہ دیا اور یہ (اس وقت) بصرہ کے گورنر (امیر) تھے انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا امابعد: پس تحقیق دنیا ختم ہونے کا اعلان کر رہی ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ منہ پھیر کر بھاگ رہی ہے اور دنیا سے صرف اتنا حصہ باقی ہے جتنا کہ برتن کے نچلے حصے میں پانی رہ جاتا ہے جس کو وہ پیتا ہے۔ بے شک تم کو اس دنیا سے ایسے گھر کی طرف جانا ہے جو کبھی فنا نہیں ہوگا پس جو چیز تمہارے پاس بہتر ہے اس کو لے کر اس جہاں کی طرف منتقل ہو اس لئے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنارے سے پتھر پھینکا جائے گا اور وہ جہنم کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ کی قسم! جہنم کو بھرا جائے گا کیا تمہیں اس پر کچھ تعجب ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازوں کے دوکواڑوں کے درمیان ۴۰ سال کی مسافت کے بقدر فراخی

وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا، فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا، وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا، فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيْرًا عَلٰى مِصْرٍ مِّنَ الْأَمْصَارِ. وَ إِنِّي أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ فِي نَفْسِي عَظِيْمًا، وَعِنْدَاللّٰهِ صَغِيْرًا. رواه مسلم.

قوله: "آذنت" هو بمد الالف، أي: أعلمت وقوله: "بصرم": هو بضم الصاد. أي: بانقطاعها وفنائها وقوله: "وولت حذاء" هو بحاء مهملة مفتوحة، ثم ذال معجمة مشددة، ثم الف ممدودة، اى سريعة و "الصبابة" بضم الصاد المهملة: وهي البقية اليسيرة: وقوله: "يتصابها" هو بتشديد الباء قبل الهاء، اى: يجمعها. و "الكظيظ" الكثير الممتلىء. وقوله: "قرحت" هو بفتح القاف وكسر الراء، اى: صارت فيها قروح.

ہو گی لیکن اس پر بھی ایک دن ایسا آئے گا جب وہ لوگوں کی بھیڑ سے بھرا ہوا ہوگا۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمیوں میں سے ساتواں تھا، ہماری خوراک صرف پتے تھے اس کو کھاتے ہوئے ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ مجھ کو ایک چادر مل گئی اور اس کو اپنے اور سعد بن مالک کے درمیان نصف نصف کر دیا آدھے حصے کے ساتھ میں نے تہہ بند بنا لیا اور دوسرے نصف کا سعد بن مالک نے تہہ بند بنا لیا۔ لیکن آج ہم میں سے ہر آدمی کسی نہ کسی شہر کا گورنر ہے اور میں اللہ پاک کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو بڑا آدمی سمجھوں جب کہ اللہ کے ہاں حقیر ہوں۔

"اذنت" الف پر مد۔ اعلان کیا، آگاہ کیا "صرم" صاد پر پیش فنا اور ختم ہونا دنیا کا۔ "وولت حذاء" حا پر زبر دال پر شد پھر لمبا الف بمعنی تیزی سے۔ "الصبابة" صاد پر پیش بمعنی بچا ہوا، تھوڑا سا حصہ۔ "یتصابها" ہاء سے پہلے بائے مشدد اسے پیتا جمع کرتا ہے۔ "الكظيظ" بہت بھرا ہوا۔ "قرحت" قاف پر زبر را پر زیر بمعنی اس میں زخم ہو گئے۔

(٤٩٩) وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا قَالَتْ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ. متفق عليه.

(۴۹۹) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں (اوپر لپیٹنے والی) چادر (اور نیچے لپیٹنے والی) موٹی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ان دو چادروں میں ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

(٥٠٠) وَعَنْ سَعْدِبْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ، وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهٗ خَلْطٌ. متفق عليه.

"الحبلة" بضم الحاء المهملة واسكان الباء الموحدة: وهي والسمر، نوعان معروفان من شجر البادية.

(۵۰۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں پہلا عرب آدمی ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر اندازی کی اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارا یہ حال تھا کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے جنگلی درخت اور کیکر کے پتوں کے علاوہ کچھ نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ ہم بکری کی مینگنیوں کی طرح قضا حاجت کرتے اس میں لیس اور مادہ نہ ہوتا۔

الحبلة حاء پر پیش اور باء ساکن ہے اور سمر (کیکر) یہ دونوں جنگل کے مشہور درخت ہیں۔

(٥٠١) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

(۵۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا. متفق عليه.

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ وَالْغَرِيْبِ: مَعْنٰى "قُوْتًا" أَيْ: مَا يَسُدُّ الرَّمَقَ.

ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو صرف اتنی روزی دے جس سے جسم وروح کا تعلق برقرار رہے یعنی بقدر کفایت۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ "قوتاً" کا معنی اتنی خوراک جس سے بھوک مٹ جائے (یعنی نہ بہت زیادہ اور نہ بالکل کم)۔

(۵۰۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ، وَاِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ. وَلَقَدْ قَعَدْتُّ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ، فَمَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَآنِيْ، وَعَرَفَ مَا فِيْ وَجْهِيْ وَمَا فِيْ نَفْسِيْ، ثُمَّ قَالَ: "أَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "اِلْحَقْ" وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهٗ، فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ فَقَالَ: "مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ" قَالُوْا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ، قَالَ: "أَبَاهِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اِلْحَقْ اِلٰى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِيْ" قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْاِسْلَامِ، لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ، وَلَا عَلٰى أَحَدٍ، وَكَانَ اِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَاِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ اِلَيْهِمْ، وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيْهَا، فَسَاءَ نِيْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِيْ أَهْلِ الصُّفَّةِ! كُنْتُ أَحَقَّ أَنْ أُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوّٰى بِهَا، فَاِذَا جَاؤُوْا وَأَمَرَنِيْ فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيْهِمْ، وَمَا عَسٰى أَنْ يَبْلُغَنِيْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَأَقْبَلُوْا وَاسْتَأْذَنُوْا، فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ: "يَا أَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: "خُذْ فَأَعْطِهِمْ" قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ أُعْطِيْهِ الرَّجُلَ

(۵۰۲) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک میں بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ کو زمین پر ٹیک دیتا تھا اور (اسی طرح بعض دفعہ) بھوک کی شدت سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک روز میں اس راستے پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے چنانچہ میرے پاس سے نبی ﷺ گزرے۔ تو آپ ﷺ نے جس وقت مجھے دیکھا آپ ﷺ مسکرائے اور میرے چہرے اور دل کی کیفیت کو جان گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ابوہریرہ! میں نے کہا، حاضر یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا ساتھ آ ؤ! اور آپ ﷺ چل پڑے میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا۔ آپ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ میں نے اجازت طلب کی تو مجھے بھی اجازت مرحمت فرمادی اور میں بھی اندر چلا گیا۔ وہاں آپ ﷺ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا، دریافت فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے کہا فلاں مرد یا فلاں عورت نے آپ ﷺ کے لئے ہدیہ بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: ابوہریرہ میں نے کہا، یارسول اللہ! (فرمایئے) حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اہل صفہ کے پاس جاؤ اور ان کو میرے پاس بلا لاؤ۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں اہل صفہ (درس گاہ نبوی کے طلباء) اسلام کے مہمان تھے۔ ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، گھر بار تھا نہ کوئی مال اور نہ کسی اور کا سہارا۔ جب کبھی نبی کریم ﷺ کے پاس صدقے کی کوئی چیز آتی تو آپ ﷺ ان کی طرف بھیج دیتے۔ آپ ﷺ خود اس میں سے کچھ نہ لیتے اور جب آپ کے پاس کوئی ہدیہ آتا تو آپ ﷺ ان کو بلا بھیجتے اور خود بھی اسے استعمال فرماتے اور ان کو بھی اس میں شریک فرماتے (چنانچہ اپنی اس عادت مبارکہ کے مطابق جب آپ ﷺ نے فرمایا اہل صفہ کو بلا لاؤ) تو آپ ﷺ کی یہ بات مجھے ناگوار سی گزری (کہ ایک پیالہ دودھ ہے اور میں بھوک کی شدت سے نڈھال ہوں اور آپ

فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ، فَأُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ، فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْرَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهٖ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ: "أَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ" قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اُقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ: "اِشْرَبْ" فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ: "اِشْرَبْ" حَتّٰى قُلْتُ: لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا! قَالَ: "فَأَرِنِيْ" فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ، فَحَمِدَاللّٰهَ تَعَالٰى، وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ. رواه البخاري.

ﷺ مجھے پلانے کے بجائے فرمار ہے ہیں کہ اہل صفہ کو بلالاؤ) میں نے (دل میں) کہا، اس دودھ سے اہل صفہ کا کیا بنے گا؟ میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ میں اتنا پی لوں جس سے میں طاقت حاصل کرلوں۔ پس جب وہ آئیں گے تو آپ ﷺ مجھے ہی حکم دیں گے کہ میں انہیں دوں، اور مجھے امید نہیں کہ اس دودھ کا کچھ حصہ مجھے بھی ملے۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر چارہ نہیں۔ چنانچہ (آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق) میں ان (اہل صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے پاس آیا اور ان کو بلایا، پس وہ سب آئے اور اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ گھر میں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اے ابوہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا، یہ پیالہ پکڑو اور ان کو (باری باری) پیش کرو۔ پس میں نے پیالہ لیا اور ایک ایک آدمی کو دینے لگا۔ ایک کو دیتا، پس وہ پیتا یہاں تک کہ سیراب ہو جاتا، پھر وہ پیالہ مجھے لوٹا دیتا میں وہ دوسرے کو دے دیتا پس وہ پیتا حتیٰ کہ میں نبی ﷺ تک پہنچ گیا اور سب لوگ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اسے اپنے ہاتھ پر رکھا اور پھر میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا، اے ابوہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا، بیٹھ جاؤ اور پیو، چنانچہ میں بیٹھ گیا اور دودھ پیا۔ آپ نے فرمایا (اور) پیو! میں نے پھر پیا۔ پھر آپ ﷺ یہی فرماتے رہے، پیو! اور میں پیتا رہا یہاں تک کہ میں نے کہا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا، اب میں کوئی گنجائش اس کے لئے اپنے اندر نہیں پاتا۔ آپ نے فرمایا اچھا مجھے دکھاؤ چنانچہ وہ پیالہ میں نے آپ کو دے دیا پس آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور اس کا نام لیا اور (سب کا) بچا دودھ پی لیا۔ (بخاری)

(۵۰۳) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنِّيْ لَأَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ، فَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰى عُنُقِيْ وَيَرٰى أَنِّيْ مَجْنُوْنٌ وَمَا بِيْ

(۵۰۳) محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا یہ حال ہوتا کہ منبر رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے درمیان بے ہوش ہو کر گر جاتا پس چلنے والا آدمی میری گردن پر پاؤں رکھتا یہ سمجھتے ہوئے کہ مجھے جنون ہے حالانکہ مجھے جنون نہ ہوتا صرف بھوک ہوتی تھی۔

مِنْ جُنُوْنٍ مَابِيَ اِلَّا الْجُوْعُ. رواه البخاری.

(٥٠٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فِيْ ثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ. متفق عليه.

(۵۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی وفات اس حال میں ہوئی آپ کی درع ایک یہودی کے پاس ۳۰ صاع کے بدلے میں گروی رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری ومسلم)

(٥٠٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهٗ بِشَعِيْرٍ، وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ، وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: "وَمَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ وَلَا أَمْسٰى" وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ. رواه البخاری.

"اَلْإِهَالَةُ" بكسر الهمزة: الشحم الذائب. و "السنخة" بالنون والخاء المعجمة، وهي: المتغيرة.

(۵۰۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی زرہ جو کے بدلے گروی رکھی اور میں آپ کے پاس جو کی روٹی اور پگھلی ہوئی چربی جس میں کچھ تغیر آ چکا تھا لے کر گیا اور میں نے آپ کی زبان مبارک سے فرماتے ہوئے سنا کہ محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس صبح اور شام کو ایک صاع خوراک بھی نہ ہوتی حالانکہ وہ نو گھر تھے۔

"اِهالة" ہمزہ پر زیر بمعنی پگھلی ہوئی چربی۔ "السنخة" نون اور خا کے ساتھ۔ جس میں تغیر آ چکا ہو۔

(٥٠٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ، مَامِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوْا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهٗ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهٗ. رواه البخاری.

(۵۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ستر اصحاب الصفہ کو دیکھا ان میں سے کسی کے پاس اوپر نیچے کے لئے پورا کپڑا نہیں تھا یا صرف تہبند یا ایک چادر جس کو انہوں نے اپنی گردنوں میں باندھ رکھا تھا۔ بعض تہبند نصف پنڈلی تک پہنچتے اور بعض ٹخنوں تک پہنچتے تھے۔ پس وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے تہبند کو سمیٹتا رہتا تاکہ اس کی شرم گاہ ظاہر نہ ہو جائے۔

(٥٠٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهٗ لِيْفٌ. رواه البخاری.

(۵۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال اور پتے تھے۔ (بخاری)

(٥٠٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَدْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَخَا الْأَنْصَارِ، كَيْفَ أَخِيْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يَعُوْدُهٗ مِنْكُمْ؟" فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهٗ، وَنَحْنُ بِضْعَةَ

(۵۰۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری آدمی آیا اور آپ ﷺ کو سلام کیا پھر واپس چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انصاری! میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے؟ اس نے بیان کیا کہ وہ ٹھیک ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس کی بیمار پرسی کرنا چاہتا ہے؟ اتنی بات کہہ کر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اس وقت ہم کچھ اوپر دس آدمی تھے نہ

عَشَرَ مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ، وَلَا قَلَانِسُ، وَلَا قُمُصٌ، نَمْشِيْ فِيْ تِلْكَ السِّبَاخِ، حَتّٰى جِئْنَاهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهٗ مِنْ حَوْلِهٖ حَتّٰى دَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ مَعَهٗ. رواه مسلم.

ہمارے پاؤں میں جوتیاں تھیں نہ موزے اور نہ سروں پر ٹوپیاں تھیں اور نہ قمیص۔ ہم شور والی زمین پر پیدل چل رہے تھے یہاں تک کہ ہم حضرت سعد کے گھر پہنچے اس پر حضرت سعد کی قوم کے لوگ اس کے اردگرد سے آگے پیچھے ہٹ گئے اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے رفقاء اس کے قریب ہو گئے۔

(۵۰۹) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ: "خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ" قَالَ عِمْرَانُ: فَمَا أَدْرِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا "ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ. متفق عليه.

(۵۰۹) عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانہ میں ہیں پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے (یعنی تابعین) پھر وہ جوان کے بعد ہوں گے (تبع تابعین) حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ کلمہ دو بار فرمایا یا تین بار پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں ہوگا اور خیانت کریں گے اور انہیں امین نہیں سمجھا جائے گا اور نذر مانیں گے اور نذر کا ایفاء نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

(۵۱۰) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ، وَأَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ، وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۵۱۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے! اگر تو زائد مال خرچ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو اس کو روکے گا تو تیرے لئے بری بات ہے اور تجھے ملامت نہیں کی جائے گی بقدر ضرورت مال رکھنے پر اور ان لوگوں سے ابتداء کر جو تیرے اہل وعیال ہیں (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(۵۱۱) وَعَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ الْخُطَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ، مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ، فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا. رواه الترمذی وقال: حديث حسن "سِرْبِهٖ" بكسر السين المهملة، اى: نفسه، وقيل: قومه.

(۵۱۱) حضرت عبداللہ بن محصن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کرے اس حال میں کہ اپنی جان کے لحاظ سے امن والا ہو اور اس کے جسم میں صحت موجود ہے اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک موجود ہے تو گویا کہ تمام کی تمام دنیا اس کو دے دی گئی ہے۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن ہے)

''سربہ'' سین کے زیر کے ساتھ اس کے معنی جان یا قوم کے ہیں۔

(۵۱۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ

(۵۱۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کر لیا اور اس کا رزق ضرورت کے مطابق ہے اور اللہ پاک نے

بِمَا آتَاهُ. رواه مسلم.

اس کو جو مال دیا ہے اس پر اسے قناعت کی نعمت سے نوازا۔ (مسلم)

(٥١٣) وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كِفَافًا وَقَنِعَ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۵۱۳) حضرت ابو محمد فضالہ بن عبید الانصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اس شخص کے لئے خوش خبری ہے جسے اسلام کی ہدایت دے دی گئی اور جس کی گزران بقدر کفایت ہو اور قناعت پر بسر ہو۔

(٥١٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا، وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً، وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۵۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کئی کئی راتیں بھوکے رہتے، آپ کے اہل وعیال کے پاس بھی شام کا کھانا نہیں ہوتا تھا جب کہ عام طور پر ان کی خوراک جو کی روٹی ہوا کرتی تھی۔ (ترمذی، اور یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(٥١٥) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ، يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْأَعْرَابُ: هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ، فَإِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ "لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى، لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً. رواه الترمذی، وقال: حديث صحيح.

"الخصاصة": الفاقة والجوع الشديد.

(۵۱۵) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو صف میں کھڑے بعض لوگ بھوک کی شدت سے گر پڑتے تھے اور یہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ دیہاتی لوگ کہتے کہ یہ پاگل ہیں۔ پس جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کہ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ جل شانہ کے ہاں تمہارے لئے کیا ہے تو تم اس بات کو پسند کرو کہ تم اس سے زیادہ حاجت اور فاقے میں مبتلا ہو (ترمذی، یہ حدیث صحیح ہے)۔

"خصاصة" فاقے اور بھوک کو کہتے ہیں۔

(٥١٦) وَعَنْ أَبِي كَرِيْمَةَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ، فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ، وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ، وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ. رواه الترمذی وقال حديث حسن. "أُكُلَات" أي: لقم.

(۵۱۶) حضرت ابوکریمہ مقداد بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ کوئی آدمی کسی برتن کو نہیں بھرتا جو پیٹ کے برتن سے برا ہو، انسان کے لئے چند لقمے کفایت کر سکتے ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکتے ہیں لیکن اگر زیادہ کھانا ضروری ہے تو پیٹ کا ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک تہائی پینے کے لئے اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے۔ (ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

"اکلات" "ای لقم" چند لقمے۔

(٥١٧) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ

(۵۱۷) حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ" يَعْنِي اَلتَّقَحُّلَ. رواه ابوداود.

"اَلْبَذَاذَةُ" بالباء الموحدة والذالين المعجمتين، وهی رَثَاثَةُ الْهَيْئَةِ، وَتَرْكُ فَاخِرِ اللِّبَاسِ، وَأَمَّا "اَلتَّقَحُّلُ" فبالقاف والحاء، قال أهل اللغة: اَلْمُتَقَحِّلُ: هُوَ الرَّجُلُ الْيَابِسُ الْجِلْدِ مِنْ خُشُوْنَةِ الْعَيْشِ، وَتَرْكِ التَّرَفُّهِ.

سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ نے ایک دن آپ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ عیش وعشرت کو چھوڑ کر زاہدانہ زندگی بسر کرنا ایمان میں سے ہے یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے اس سے مراد آپ ﷺ کی تکلفات اور زیب وزینت کی چیزوں کا ترک ہے۔

"البذاذة" باء اور ذال کے ساتھ اس کا معنی ہے انسان کی ظاہری حالت کا اچھا نہ ہونا اور عمدہ قیمتی پوشاک سے اجتناب کرنا۔ "تقحل" قاف اور حا کے ساتھ اہل لغت کے نزدیک متقحل وہ شخص ہے جس کی جلد، روکھی سوکھی کھانے، اور عیش وراحت کی زندگی سے گریز کی وجہ سے جھریوں والی اور خشک ہو جائے۔

(۵۱۸) وَعَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، نَتَلَقّٰى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ، فَكَانَ أَبُوْعُبَيْدَةَ يُعْطِيْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً، قِيْلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا؟ قَالَ: نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ، ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَتَكْفِيْنَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ، ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ قَالَ: وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيْبِ الضَّخْمِ، فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ، فَقَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ: مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ: لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا، فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا، وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ، حَتّٰى سَمِنَّا، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ، وَنَقْطَعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْكَقَدْرِ الثَّوْرِ، وَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُوْعُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيْرٍ مَعَنَا

(۵۱۸) حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیں بھیجا اور حضرت ابوعبیدہؓ کو ہمارا امیر بنایا کہ ہم قریش کے ایک قافلے کا تعاقب کریں اور زادراہ کے طور پر آپ ﷺ نے کھجور کا ایک تھیلہ ہمیں دیا، اس کے علاوہ آپ کو کچھ اور میسر نہیں آیا (ورنہ آپ ﷺ ہمیں ضرور دیتے) پس حضرت ابوعبیدہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے، ان سے پوچھا گیا کہ آپ لوگ اس پر کیسے گزارہ کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم اسے اس طرح چوستے جیسے بچہ چوستا ہے پھر اس پر ہم پانی پی لیتے۔ پس ہمیں پورے دن ورات تک کافی ہو جاتا (یعنی ایک کھجور اور پانی ایک دن اور رات کی خوراک ہوتی) اور ہم اپنی لاٹھیوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے، پھر انہیں پانی میں تر کرتے اور کھا لیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم سمندر کے ساحل پر چلے تو ہمارے سامنے ساحل سمندر پر ریت کے بڑے ٹیلے کی طرح ایک چیز بلند ہوئی، ہم اس کے پاس آئے تو دیکھا کہ ایک بڑا جانور ہے جسے عنبر کے نام سے پکارا جاتا تھا (ہمارے امیر) حضرت ابوعبیدہؓ نے فرمایا: یہ مردار ہے (اس لئے ہمارے لئے بےکار ہے) پھر فرمایا: نہیں بلکہ ہم تو رسول اللہ ﷺ کے قاصد ہیں اور اللہ کے راستے میں نکلے ہوئے ہیں اور تم اضطراری حالت میں ہو اس لئے کھاؤ۔ پس ایک مہینہ ہم نے اسی کے گوشت پر گزارہ کیا اور ہم تین سو افراد تھے یہاں تک کہ ہم فربہ ہو گئے اور ہمارا یہ حال تھا کہ ہم اس جانور کی آنکھ

فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: "هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا"؟ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. رواه مسلم.

"اَلْجِرَابُ": وِعَاءٌ مِنْ جِلْدٍ مَعْرُوْفٌ، هُوَ بِكَسْرِ الْجِيْمِ وفتحها، والكسر أفصح، قوله "نَمَصُّهَا" بفتح الميم "وَالْخَبَطُ" ورق شجر معروف تأكله الابل. "وَالْكَثِيْبُ": التَّلُّ مِنَ الرَّمْلِ، "وَالْوَقْبُ": بفتح الواو واسكان القاف وبعدها باء موحدة، وهو نُقْرَةُ الْعَيْنِ. "وَالْقِلَالُ" الجِرَارُ "وَالْفِدَرُ" بكسر الفاء وفتح الدال: القِطَعُ. "رَحَلَ الْبَعِيْرَ" بتخفيف الحاء: اى جَعَلَ عَلَيْهِ الرَّحْلَ. "الْوَشَائِقُ" بالشين المعجمة والقاف: اللَّحْمُ الَّذِيْ اُقْتُطِعَ لِيُقَدَّدَ مِنْهُ، والله أعلم.

کے گڑھے سے تیل کے گھڑے کے گھڑے نکالتے اور اس سے بیل کی مثل یا بیل کے بقدر (گوشت کے) ٹکڑے کاٹتے اور حضرت ابوعبیدہؓ نے ہم میں سے تیرہ آدمی لئے اور انہیں اس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھادیا اور اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی پکڑ کر اسے کھڑا کیا پھر ہمارے پاس موجود سب سے بڑے اونٹ پر کجاوہ رکھا اور اسے اس کے نیچے سے گزار دیا اور ہم نے اس کے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر زادِ راہ کے طور پر ساتھ لے لئے۔ جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس جانور کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ رزق تھا جسے اللہ نے تمہارے لئے نکالا تھا، کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے؟ پس وہ ہمیں بھی تو کھلاؤ، چنانچہ ہم نے اس کا ایک حصہ آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا جسے آپ نے تناول فرمایا۔ (مسلم)

"جِرَابٌ" چمڑے کا مشہور تھیلا، برتن۔ جیم پر زیر اور زبر کے ساتھ دونوں طریقے سے پڑھنا جائز ہے تاہم زیر زیادہ فصیح ہے۔ "نَمَصُّهَا" میم پر زبر کے ساتھ۔ "الْخَبَطُ" مشہور درخت کے پتے جسے اونٹ کھاتے ہیں۔ "الکثیب" ریت کا ٹیلہ۔ "الْوَقْبُ" واؤ پر زبر اور قاف ساکن اور اس کے بعد باء آنکھ کا گڑھا، "قلال" مٹکے۔ "الْفِدَرُ" فا پر زیر دال پر زبر، ٹکڑے۔ "رَحَلَ الْبَعِيْرَ" حا پر زبر بغیر شد کے ساتھ۔ اونٹ پر کجاوہ رکھا۔ "الْوَشَائِق" شین اور قاف کے ساتھ۔ وہ گوشت جسے خشک کرنے کے لئے کاٹا جائے، یعنی ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں۔ واللہ اعلم۔

(۵۱۹) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّصْغِ. رواه ابوداود، والترمذی، وقال: حديث حسن.

"الرُّصْغُ" بِالصَّادِ وَالرُّسْغُ بِالسِّيْنِ أَيْضًا: هُوَ الْمَفْصِلُ بَيْنَ الْكَفِّ وَالسَّاعِدِ.

(۵۱۹) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی قمیص کی آستین پہنچے تک تھی (ابوداود، ترمذی نے نقل کر کے فرمایا ہے یہ حدیث حسن ہے)۔

"الرصغ" اور "الرسغ" دونوں طرح استعمال ہوتا ہے، بازو اور ہتھیلی کے درمیان کے جوڑ کو کہتے ہیں۔

(۵۲۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّا كُنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَجَاؤُوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: هٰذِهِ كُدْيَةٌ

(۵۲۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق والے دن کھود رہے تھے کہ ایک نہایت سخت چٹان سامنے آ گئی، (جسے توڑنے میں صحابہ ناکام رہے) چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر

عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: "أَنَا نَازِلٌ" ثُمَّ قَامَ، وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ، فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ، أَوْ أَهْيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا فِي ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ تَنْضَجُ، فَقُلْتُ طُعَيِّمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ، قَالَ: "كَمْ هُوَ"؟ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: "كَثِيرٌ طَيِّبٌ، قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ، وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ" فَقَالَ: "قُومُوا" فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَمَنْ مَعَهُمْ! قَالَتْ هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: "ادْخُلُوا وَلَا تَضَاغَطُوا" فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ، وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا، وَبَقِيَ مِنْهُ، فَقَالَ: "كُلِي هٰذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ". متفق عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ جَابِرٌ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا، فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ، فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا؟ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي

ہوئے اور عرض کیا کہ یہ سخت چٹان خندق میں آ گئی ہے (جو ٹوٹنے میں نہیں آ رہی ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اچھا) میں خود خندق میں اترتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور بھوک کی شدت سے آپ ﷺ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن ہمارے ایسے گزرے تھے کہ کوئی چیز ہم نے چکھی تک نہیں تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے کدال پکڑی اور چٹان پر ماری، جس سے وہ ریت کا ٹیلہ ہو گئی یعنی ریت کی طرح ریزہ ریزہ ہو گئی (حضرت جابر حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا یارسول اللہ! مجھے گھر جانے کی اجازت دیں (چنانچہ میں گھر آیا) اور اپنی بیوی سے کہا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی ایسی حالت دیکھی ہے جو میرے لئے ناقابل برداشت ہے کیا تیرے پاس (کھانے پینے کی) کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا میرے پاس کچھ جو اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ چنانچہ میں نے وہ بچہ ذبح کیا اور جو پیسے۔ یہاں تک کہ گوشت (پکنے کے لئے) ہنڈیا میں ڈال دیا۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جب کہ آٹا تیار تھا اور ہنڈیا چولہے پر چڑھی ہوئی پکنے کے قریب تھی۔ میں نے کہا میں نے تھوڑا سا کھانا تیار کیا ہے، یارسول اللہ! آپ تشریف لے چلئے اور ایک یا دو آدمی ساتھ لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کھانا کتنا ہے؟ میں نے آپ ﷺ کو تفصیل بتلائی تو فرمایا وہ بہت ہے اور عمدہ ہے، تم اپنی بیوی سے کہہ دو کہ میرے آنے تک ہنڈیا چولہے سے نہ اتارے اور نہ تنور سے روٹیاں نکالے۔

پھر آپ ﷺ نے (تمام صحابہ کو خطاب کر کے فرمایا) اٹھو (چلو) پس تمام مہاجرین اور انصار اٹھ کھڑے ہوئے (حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) میں گھر آیا اور بیوی سے کہا، تیرا بھلا ہو، نبی کریم ﷺ اور آپ کے ساتھ تمام مہاجرین وانصار سب آ گئے۔ بیوی نے کہا نبی ﷺ نے تم سے (کھانے کی مقدار کی بابت) پوچھا تھا؟ میں نے کہا ہاں (دارمی کی روایت میں اس کے بعد ہے، پس بیوی نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے، تم نے ان کو جو کچھ ہمارے پاس ہے بتلا دیا تھا، بیوی کی یہ بات سن کر مجھے کچھ حوصلہ ہوا اور میرے دل کا بوجھ دور ہو گیا اور میں نے بیوی سے کہا تو نے سچ کہا) نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا

وَقَطَّعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ: إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ" فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى أَجِيْءَ" فَجِئْتُ، وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ، حَتّٰى جِئْتُ امْرَأَتِيْ فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ! فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ، فَأَخْرَجَتْ عَجِيْنًا، فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: "اُدْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا" وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَأَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

قوله: "عَرَضَتْ كُدْيَةٌ" بضم الكاف واسكان الدال وبالياء المثناة تحت، وهي قطعة غليظة صلبة من الارض لا يعمل فيها الفأس. "وَالْكَثِيْبُ" أصله تَلُّ الرمل، والمراد هنا صارت ترابا ناعما، وهو معنى "أهيل" و "الأثافِيُّ" الاحجر التي يكون عليها القدر. "تَضَاغَطُوْا" تزاحموا وَ "الْمَجَاعَةُ" اَلْجُوْعُ، وهو بفتح الميم و "اَلْخَمَصُ" بفتح الخاء المعجمة والميم: الجُوْعُ وَ "انْكَفَات" انقلبت ورجعت. و "اَلْبُهَيْمَةُ" بضم الباء: تصغير بُهْمَة، وهي العناق بفتح العين و "وَالدَّاجِنُ" هي التي الفت البيت. "وَالسُّوْرُ" الطعام الذي يدعى الناس اليه، وهو بالفارسية، و "حَيَّهَلًا" اي: تعالوا وقولها: "بك وبك"

اندر آ جاؤ اور تنگی نہ کرو۔ پھر آپ ﷺ نے روٹی کے ٹکڑے کرنے اور ان پر گوشت رکھنا شروع کر دیا اور ہانڈی سے گوشت اور تنور سے روٹی نکال لیتے تو انہیں ڈھک دیتے اور انہیں اپنے ساتھیوں کی خدمت میں پیش کر دیتے اور پھر نکالتے (اور اس طرح دوسروں کو دیتے) پس اس طرح آپ ﷺ روٹیاں توڑتے اور گوشت نکالتے رہے (اور سب کو دیتے رہے) یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور اس میں سے کچھ کھانا (پھر بھی) بچ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے (جابر کی بیوی سے) فرمایا تو بھی کھالے اور دوسروں کو ہدیہ بھی بھیج، کیونکہ لوگ بھوکے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ کو بھوکا دیکھا، پس میں اپنی بیوی کی طرف لوٹا اور اس سے پوچھا کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے دیکھا ہے رسول اللہ ﷺ سخت بھوکے ہیں پس اس نے ایک تھیلا نکال کر مجھے دکھایا جس میں ایک صاع جو تھے، اور بکری کا ایک پالتو بچہ بھی ہمارے پاس تھا میں نے اسے ذبح کیا اور بیوی نے جو پیسے۔ اور میرے (گوشت بنانے سے) فارغ ہونے تک وہ بھی (جو پیس کر) فارغ ہو گئی۔ میں نے گوشت کے ٹکڑے کر کے ہنڈیا میں ڈالا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جانے لگا تو بیوی نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے رسوا نہ کرنا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے چپکے چپکے بات کی میں نے کہا، یا رسول اللہ! ہم نے اپنا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع (ڈھائی کلو) جو پیسے ہیں پس آپ تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ چند آدمی پس رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز میں فرمایا اے خندق (کھودنے) والو! جابر نے کھانا تیار کیا ہے، پس تم سب آؤ اور نبی کریم ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا کہ تم اپنی ہنڈیا (چولہے سے) نہ اتارنا اور نہ اپنے آٹے کی روٹی پکانا، یہاں تک کہ میں آ جاؤں۔ پس میں آیا اور نبی کریم ﷺ بھی لوگوں کے ساتھ آگے آگے چلنے لگے حتیٰ کہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا (اور اسے سب کے آنے کی خبر دی) اس نے مجھے کوسنا شروع کر دیا، میں نے کہا (میرا کیا قصور ہے؟) میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا۔ (بہر حال

ای: خاصمته وسَبَّتْه، لانها اعتقدت ان الذی عندها لایکفیهم، فاستحیت وخفی علیها ما اکرم اللّٰہ سبحانه وتعالٰی به نبیه صلی اللّٰہ علیه وسلم من هذه المعجزة الظاهرة والآیة الباهرة. بسق" أی بصق، ویقال ایضاً: بزق ثلاث لغات و "عَمَد" بفتح المیم: أی قصد و "اقدحی" أی: اغرفی والمِقْدَحَةُ: المِغْرَفَةُ. و "تَغِطُّ" ای لِغَلَیَانِهَا صوت، واللّٰہ اعلم.

رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے بیوی نے آٹا نکال کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، آپ ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا (یعنی تھوکا) اور برکت کی دعا فرمائی پھر ہماری ہنڈیا کی طرف آئے، اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا (یعنی تھوکا اور برکت کی دعا فرمائی، پھر فرمایا کوئی روٹی پکانے والی بلا لے، پس وہ تیرے ساتھ روٹی پکائے اور اپنی ہنڈیا میں سے پیالوں میں (سالن) ڈالی جا، مگر اسے چولہے سے نہ اتارنا اور یہ سب (شریک طعام) افراد ایک ہزار تھے۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سب نے کھانا کھایا، یہاں تک کہ کھانا باقی چھوڑ گئے اور چلے گئے اور ہماری ہنڈیا یقیناً جوش مار رہی تھی جیسے وہ پہلے ابل رہی تھی اور ہمارے آٹے سے بھی پہلے کی طرح روٹیاں پک رہی تھیں۔

"کُدْیَة" کاف پر پیش، دال ساکن اور اس کے بعد یا، زمین کا ایسا سخت ٹکڑا، جس میں کلہاڑی بھی کام نہ کرے۔ "کَثِیْب" کے اصل معنی تو تودہ ریت ہیں لیکن یہاں مراد ہے کہ وہ چٹان ریت کی طرح نرم ہوگئی اور یہی معنی "اھیل" کے ہیں۔ "الا ثافی" وہ پتھر جن پر ہانڈی رکھی جاتی ہے (یعنی چولہے کے تین پتھر) "تضاغطوا" بھیڑ کرو "المجاعة" بھوک میم پر زبر ہے۔ "الخَمَص" خا اور میم پر زبر بھوک۔ "انکفأت" میں پھرا اور لوٹا "البھیمة" با پر پیش "بھمة" کی تصغیر۔ یہ عناق (بکری کے چھوٹے بچے) کو کہتے ہیں اور عناق کی عین پر زبر ہے۔ "داجن" وہ جانور جو گھر سے مانوس ہو یعنی پالتو جانور "سؤر" اس کھانے کو کہتے ہیں جس کے لئے لوگوں کو دعوت دی جائے اور یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔

"حیھلا" کے معنی ہیں، آؤ "بك وبك" اپنے خاوند سے جھگڑی اور اسے برا بھلا کہا، اس لئے کہ اسے یہ یقین تھا کہ اس کے پاس جتنا سامان خوراک ہے، وہ ان سب مہمانوں کو کافی نہیں ہوگا، پس وہ شرمندہ ہوئی اور اس پر وہ ظاہر معجزہ اور واضح نشانی مخفی تھی جس کے ساتھ اللہ نے اپنے پیغمبر کو نوازا۔

"بسق، بصق" اور "بزق" تینوں لغتیں ہیں، معنی ایک ہی ہے بمعنی تھوکنا۔ "عَمَد" میم پر زبر بمعنی ارادہ کیا۔ "اِقْدَحِیْ" چمچے سے نکال کر دینا "مِقْدَحَةٌ" چمچے اور ڈوئی کو کہتے ہیں "تغط" ابلنے کی آواز کو کہتے ہیں۔

(۵۲۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ، ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبْتُ بِهٖ، فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ"؟ فَقُلْتُ: نعم "اَلطَّعَامِ؟" فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُوْمُوْا" فَانْطَلَقُوْا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ: قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ! فَقَالَتْ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. فَانْطَلَقَ أَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلُمِّيْ مَا عِنْدَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ" فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَآدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ، ثُمَّ قَالَ: "اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ" فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: "اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ" فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ" فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ

(۵۲۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنی اہلیہ) حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے۔ میرا خیال ہے وہ بھوک کی وجہ سے ہے، کیا تیرے پاس (کھانے پینے کی) کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ پھر انہوں نے جو کی روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ پکڑا اور اس کے ایک کنارے میں دو روٹیاں لپیٹیں اور میرے (یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے) کپڑے کے نیچے چھپا دیں اور اس دوپٹے کا کچھ حصہ میرے جسم پر لپیٹ دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، چنانچہ میں وہ لے گیا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما پایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے، میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔ کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا کیا کھانے کے لئے؟ میں نے کہا جی ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے (ساتھیوں سے) کہا۔ اٹھو، پس وہ سب چلے اور میں ان کے آگے چلتا رہا، یہاں تک کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچ گیا اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ پس ابوطلحہ نے فرمایا اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں سمیت تشریف لے آئے ہیں۔ اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں ہے جو ان سب کو کھلا سکیں۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ پس ابوطلحہ (باہر نکل کر) چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کو جا ملے۔ پس رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ آگے بڑھے حتیٰ کہ یہ دونوں گھر میں داخل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلیم سے فرمایا، تمہارے پاس جو کچھ ہے لے آؤ، پس انہوں نے وہ روٹیاں پیش کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کو توڑا گیا اور ام سلیم نے ان پر گھی کی کپی نچوڑ دی جس نے ان کو سالن والا بنا دیا (یعنی چپڑی روٹی سالن کا کام بھی دے گئی) پھر رسول اللہ ﷺ نے اس میں جو اللہ نے چاہا کہا (یعنی خیر و برکت کی دعا فرمائی) اور فرمایا، دس آدمیوں کو (کھانے کی) اجازت دو۔ پس ابوطلحہ نے انہیں اجازت دی انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے۔ پھر چلے گئے۔

حَتّٰى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا، وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُوْنَ. متفق عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَمَا زَالَ يَدْخُلُ عَشَرَةٌ وَيَخْرُجُ عَشَرَةٌ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ، فَأَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ، ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ أَكَلُوْا مِنْهَا. وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَأَكَلُوْا عَشَرَةً عَشَرَةً، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ، وَتَرَكُوْا سُؤْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ: ثُمَّ أَفْضَلُوْا مَا بَلَغُوْا جِيْرَانَهُمْ. وفي رواية عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهٖ، وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ، فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهٖ لِمَ عَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ؟ فَقَالُوْا: مِنَ الْجُوْعِ فَذَهَبْتُ إِلٰى أَبِيْ طَلْحَةَ، وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ، قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ، فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهٖ فَقَالُوْا: مِنَ الْجُوْعِ فَدَخَلَ أَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى أُمِّيْ فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ عِنْدِيْ كِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ، فَإِنْ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ، وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ.

آپ ﷺ نے پھر فرمایا، دس آدمیوں کو اجازت دو۔ پس انہیں اجازت دی۔ انہوں نے بھی کھانا کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے اور نکل گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دس آدمیوں کو اجازت دو۔ ابوطلحہ نے اجازت دی، یہاں تک کہ سب لوگوں نے (دس دس کر کے) سیر ہو کر کھانا کھالیا اور یہ ستر یا اسی آدمی تھے۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور روایت میں ہے پس انہوں نے دس دس آدمیوں کی صورت میں کھانا کھایا یہاں تک کہ ۸۰ آدمیوں نے ایسا کیا اور اس کے بعد آپ ﷺ نے اور گھر والوں نے کھانا کھایا۔ ایک اور روایت میں ہے پھر اتنا کھانا بچا کہ پڑوسیوں کو بھی پہنچایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور روایت میں ہے کہ میں ایک دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کے پیٹ پر پٹی باندھی ہوئی دیکھی، میں نے بعض ساتھیوں سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے پیٹ پر پٹی کیوں باندھی ہوئی ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ بھوک کی وجہ سے۔ چنانچہ میں ام سلیم بنت ملحان کے خاوند حضرت ابوطلحہ کے پاس گیا اور کہا ابا جان! میں نے آپ ﷺ کے پیٹ پر پٹی باندھے ہوئے دیکھی ہے تو میں نے آپ کے بعض ساتھیوں سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ بھوک کی شدت کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ پس حضرت ابوطلحہ میری والدہ کے پاس آئے اور کہا کیا کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میرے پاس روٹی کے کچھ ٹکڑے اور چند کھجوریں ہیں اگر آپ ﷺ ہمارے پاس اکیلے تشریف لائیں تو ہم آپ کو سیر کر دیں گے اور اگر دوسرے لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ آئے پھر ان کے لئے یہ کم ہو جائے گا اور باقی حدیث اوپر والی کی طرح بیان کی۔

(۵۷) قناعت اور سوال سے بچنے اور معیشت میں میانہ روی اختیار کرنے اور بغیر ضرورت کے سوال کرنے کی مذمت کا بیان

(۱۸۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ (سورة هود: ٦، ٧)

(۱۸۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ’’اور کوئی زمین پر چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق خدا کے ذمہ ہے۔‘‘

(۱۸۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ أُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا﴾ (سورة البقره: ٢٧٣)

(۱۸۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔ (صدقات کا) اصل حق ان حاجت مندوں کا ہے جو مقید ہو گئے ہوں اللہ کی راہ میں وہ لوگ کہیں ملک میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور ناواقف ان کو مال دار خیال کرتا ہے ان کے سوال سے بچنے کے سبب سے، تم ان لوگوں کو ان کے طرز سے پہچان سکتے ہو، وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتے نہیں پھرتے۔"

(۱۸۳) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾ (سورة الفرقان: ٦٧)

(۱۸۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔ جب وہ خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں ان کا خرچ کرنا اعتدال سے ہوتا ہے۔"

(۱۸٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَا أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِّزْقٍ وَمَا أُرِيْدُ أَنْ يُطْعِمُوْنِ﴾ (سورة الزاريات: ٥٦، ٥٧)

(۱۸۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اور میں نے جن وانسان کو اسی واسطے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کیا کریں، میں ان سے رزق رسائی کی درخواست نہیں کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلایا کریں۔"

(٥٢٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غنى النَّفْسِ. متفق عليه.

"الْعَرَضُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالرَّاءِ. هُوَ الْمَالُ.

(۵۲۲) حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غنی مال واسباب کے زیادہ ہونے کا نام نہیں غنی تو نفس کے استغناء کا نام ہے۔ (بخاری ومسلم)

"اَلْعَرَضُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالرَّاءِ: مال کو کہتے ہیں۔

(٥٢٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ. رواه مسلم.

(۵۲۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کر لیا اور بقدر ضرورت اس کو رزق دیا گیا اور اللہ نے جو کچھ اس کو دیا اس پر اس کو قناعت کی توفیق بھی حاصل ہو گئی۔

(٥٢٤) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ، ثُمَّ قَالَ: "يَا حَكِيْمُ، إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى" قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ

(۵۲۴) حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا، آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر سوال کیا۔ آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا: اے حکیم بے شک یہ مال سرسبز اور شیریں ہے پس جو شخص سخاوت نفس کے ساتھ حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو نفس کے لالچ کے ساتھ حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس بیمار کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

حضرت حکیم کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُوْ حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ، فَيَأْبٰى أَنْ يَّقْبَلَهُ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ، فَيَأْبٰى أَنْ يَّقْبَلَهُ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، أُشْهِدُكُمْ عَلٰى حَكِيْمٍ أَنِّيْ أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِيْ قَسَمَهُ اللّٰهُ لَهُ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ، فَيَأْبٰى أَنْ يَّأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ. متفق عليه.

"يرزأ" براء ثم زاى ثم همزة، اى: لم ياخذ من احد شيئا واصل الرزء: النقصان، اى: لم ينقص احدا شيئا بالاخذمنه. و "اشراف النفس": تطلعها وطمعها بالشيء و "سخاوة النفس": هي عدم الاشراف الى الشيء، والطمع فيه، والمبالاة بِهِ والشَّرَهِ.

کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا یہاں تک کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔ آپ ﷺ کے بعد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حکیم کو بلایا تاکہ انہیں کچھ دیں لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی انہیں کچھ دینے کے لئے بلایا لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت! تم گواہ رہنا کہ میں حضرت حکیم کو اس کا وہ حق دینا چاہتا ہوں جو اللہ جل شانہ نے اس مال فیء میں ان کے لئے مقرر کیا ہے لیکن وہ اسے لینے سے انکار کر رہے ہیں پس حضرت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کے بعد سے اپنی وفات تک کسی سے کچھ نہیں لیا۔

"یرزأ" را پھر زا پھر ہمزہ بمعنی کسی سے کوئی چیز نہیں لی۔ "رزء" بمعنی نقصان، یعنی کسی سے کوئی چیز لے کر اس کی چیز میں کمی نہیں کی "اشراف نفس" کسی چیز کی طرف جھانکنا، اور اس کا لالچ کرنا۔ "سخاوۃ نفس" کسی چیز کی طرف نہ جھانکنا اور نہ لالچ کرنا اور اس کی پرواہ نہ کرنا۔ اور حرص نہ کرنا۔

(٥٢٥) وَعَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ، وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُهُ، فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا، وَنَقِبَتْ قَدَمِيْ، وَسَقَطَتْ أَظْفَارِيْ، فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ، فَسُمِّيَتْ غَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ عَلٰى أَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ. قَالَ أَبُوْبُرْدَةَ: فَحَدَّثَ أَبُوْ مُوْسٰى بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ: كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَّكُوْنَ شَيْئًا مِّنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ. متفق عليه.

(٥٢٥) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں آپ ﷺ کے ساتھ گئے اور ہم چھ آدمی تھے ہمارے درمیان ایک اونٹ تھا، جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے پس پیدل زیادہ چلنے کی وجہ سے ہم سب کے پیر زخمی ہو گئے تھے اور میرا پیر بھی زخمی ہو گیا تھا۔ اور میرے پیروں کے ناخن گر گئے تھے، پس ہم نے اپنے پیروں پر کپڑے کے چیتھڑے لپیٹ لئے تھے۔ پس اس غزوہ کا نام ہی غزوۃ ذات الرقاع پڑ گیا کیونکہ ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے باندھے تھے۔ ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ نے یہ روایت بیان کی پھر اسے ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ میں اسے بیان کرنا نہیں چاہتا تھا۔ راوی حدیث (حضرت ابو بردہ) بیان کرتے ہیں گویا آپ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ ان کے نیک اعمال کا افشاء ہو۔ (بخاری و مسلم)

(٥٢٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ بِفَتْحِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقَ وَإِسْكَانِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ. رَضِيَ اللّٰهُ

(٥٢٦) حضرت عمرو بن تغلب (تا پر زبر، غین ساکن اور لام پر زیر) سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ مال یا قیدی آئے آپ نے ان

عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْسَبْيٍ فَقَسَّمَهُ، فَأَعْطَى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا، فَبَلَغَهُ اَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوْا، فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ أَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِيْ أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ أُعْطِيْ، وَلٰكِنِّيْ إِنَّمَا أُعْطِيْ أَقْوَامًا لِمَا أَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ" قَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: فَوَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ. رواه البخاري.

"اَلْهَلَعُ": هُوَ أَشَدُّ الْجَزَعِ، وَقِيْلَ: اَلضَّجَرُ.

کو تقسیم فرمایا پس کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہ دیا آپ کو جب یہ بات پہنچی کہ جن کو آپ ﷺ نے نہیں دیا۔ انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ (آپ نے خطبہ دیا) آپ نے اللہ کی تعریف وثناء کے بعد فرمایا: اما بعد! اللہ کی قسم میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا، وہ لوگ جن کو میں چھوڑ دیتا ہوں وہ مجھے ان سے زیادہ محبوب ہیں جن کو میں دیتا ہوں۔ میں ان کو صرف اس لئے دیتا ہوں کہ میں ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور سخت بے چینی دیکھتا ہوں اور دوسرے لوگوں کے دلوں میں استغناء وغیرہ موجود ہے ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں ان میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ عمرو بن تغلب کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کی اس بات کے مقابلے میں سرخ اونٹ بھی لینا پسند نہیں کروں گا۔

"الھلع" شدید گھبراہٹ کو کہتے ہیں اور بعض نے بے قراری کا بھی ترجمہ کیا ہے۔

(۵۲۷) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ. متفق عليه.

وهذا لفظ البخاري، و لفظ مسلم اخصر.

(۵۲۷) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کرنے کی ابتداء ان لوگوں سے کرو جن کی کفالت تمہارے ذمے ہے اور بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد ہو اور جو سوال سے بچنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے بچا لیتا ہے اور جو لوگوں سے (استغناء) بے نیازی اختیار کرے اللہ جل شانہ اسے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

الفاظ بخاری کے ہیں مسلم میں الفاظ مختصر ہیں۔

(۵۲۸) وَعَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِيْ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا، فَتُخْرِجُ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّيْ شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَلَا يُبَارَكُ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتُهُ. رواه مسلم.

(۵۲۸) حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنے میں اصرار نہ کرو اللہ کی قسم تم میں سے جو شخص مجھ سے جو کچھ مانگے گا اور میں ناپسندیدگی کے ساتھ اس کو دوں تو اس کو اس مال میں برکت حاصل نہ ہوگی۔ (مسلم)

(۵۲۹) وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً،

(۵۲۹) حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک سے روایت ہے کہ ہم ۷ یا ۸ یا ۹، آدمی آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم رسول اللہ سے بیعت نہیں کرتے؟ حالانکہ ہم نے تھوڑے ہی قبل آپ

فَقَالَ: "أَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" وَكُنَّا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ، فَقُلْنَا، قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ" فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: "عَلٰى أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ وَتُطِيْعُوْا" وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً: "وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا" فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ. رواه مسلم.

ﷺ کے ہاتھ میں بیعت کی تھی پس ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ سے بیعت ہو چکے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم رسول اللہ سے بیعت نہیں کرتے؟ پس ہم نے بیعت کے لئے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں پس اب کس چیز کی بیعت آپ سے کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس بات پر کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے۔ پانچوں نمازیں پڑھو گے اللہ کی اطاعت کرو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے۔ عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں میں سے بعض کو دیکھا کہ اگر ان کا کوڑا زمین پر گر جاتا تو وہ کسی سے اس کے اٹھا کر دینے کا سوال نہ کرتے تھے۔

(۵۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ.

"اَلْمُزْعَةُ" بضم الميم واسكان الزاء وبالعين المهملة (القطعة). (متفق عليه)

(۵۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص برابر سوال کرتا رہے گا تو قیامت کے دن جب اللہ سے ملاقات کرے گا تو اس کے چہرے پر گوشت کی بوٹی نہیں ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

"المزعة" جیم کے پیش اور زا کے سکون کے اور عین مہملہ کے ساتھ ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

(۵۳۱) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ ذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: "اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى. وَالْيَدُ الْعُلْيَاهِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ. متفق عليه.

(۵۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے۔ اور آپ نے صدقہ کا اور سوال سے بچنے کا ذکر فرمایا اور فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والے ہاتھ (سے مراد) خرچ کرنے والا ہاتھ، اور نیچے والے ہاتھ (سے مراد) مانگنے والا ہاتھ ہے۔

(۵۳۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا، فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ. رواه مسلم.

(۵۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں سے مال میں اضافہ کرنے کے لئے سوال کرتا ہے تو وہ آگ کے انگارے کا سوال کرتا ہے۔ خواہ کم طلب کرے یا زیادہ طلب کرے۔

(۵۳۳) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْمَسْأَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ إِلَّا أَنْ يَّسْأَلَ

(۵۳۳) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوال کرنا ایک عمل جراحی ہے جس کے ذریعے سے آدمی اپنے چہرے کو چھیلتا ہے اور زخمی کرتا ہے مگر یہ کہ حاکم

الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح. "اَلْكَدُّ": اَلْخَدَشُ وَنَحْوُهُ.

وقت سے سوال کرے یا حالت مجبوری میں سوال کرے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو۔

(٥٣٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ، فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ. رواه ابوداؤد، والترمذی وقال: حديث حسن.

"يُوْشِكُ" بِكَسْرِ الشِّيْنِ: أي يُسْرِعُ.

(۵۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو فاقہ پہنچے وہ اس کا لوگوں کے سامنے اظہار کرے تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوگا اور جو اس کا اظہار اللہ کے سامنے کرے تو اللہ جل شانہ جلد یا کچھ دیر میں روزی عطا کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

"یوشك" شین کے زیر بمعنی جلدی کرتا ہے۔

(٥٣٥) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَكَفَّلَ لِيْ أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟" فَقُلْتُ: أَنَا، فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا. رواه ابوداود باسناد صحيح.

(۵۳۵) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں میں نے عرض کیا کہ میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد ثوبان کسی سے بھی کوئی سوال نہیں کرتے تھے (ابوداؤد، اس کی سند صحیح ہے)۔

(٥٣٦) وَعَنْ أَبِيْ بِشْرٍ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيْهَا، فَقَالَ "أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا" ثُمَّ قَالَ "يَا قَبِيْصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ، أَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ، حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَاقَبِيْصَةُ سُحْتٌ، يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا". رواه مسلم.

"اَلْحَمَالَةُ" بِفَتْحِ الْحَاءِ: أَنْ يَّقَعَ قِتَالٌ وَنَحْوُهُ

(۵۳۶) حضرت ابوبشر قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے کہ میں نے ضمانت کو اپنے ذمہ لے لیا اس سلسلہ میں، میں آپ ﷺ کی خدمت میں سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہرو تا کہ ہمارے پاس صدقے کا مال آئے پھر ہم اس سے تمہاری مدد کریں گے اس کے بعد پھر ارشاد فرمایا اے قبیصہ! سوال کرنا صرف تین آدمیوں کے لئے جائز ہے ① ایک وہ شخص جس نے کسی کی ضمانت اٹھالی اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ ضرورت کے مطابق وہ اس کو حاصل کرلے پھر وہ رک جائے۔ ② وہ آدمی جو کسی آفت یا حادثے کا شکار ہو جائے جس نے اس کے مال کو تباہ و برباد کر دیا اس کے لئے بھی اس حد تک سوال کرنا جائز ہے جس سے وہ اپنی گزران کے مطابق مال حاصل کرے۔ ③ وہ شخص جو فاقے کی حالت کو پہنچ جائے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقل مند آدمی اس کی گواہی دے دیں کہ فلاں آدمی فاقے میں مبتلا ہے تو اس کے لئے بھی سوال کرنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ وہ گزران کے مطابق مال حاصل کرلے (یا فرمایا) جو اس کی حاجت کو پورا کر دے اس کے سوا اے قبیصہ! سوال کرنا حرام ہے اور ایسا سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

بَيْنَ فَرِيْقَيْنِ، فَيُصْلِحُ اِنْسَانٌ بَيْنَهُمْ عَلٰى مَالٍ يَتَحَمَّلُهُ وَيَلْتَزِمُهُ عَلٰى نَفْسِهِ وَ "الْجَائِحَةُ" اَلْآفَةُ تُصِيْبُ مَالَ الْإِنْسَانِ، وَ"الْقِوَامُ" بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِهَا: هُوَ مَا يَقُوْمُ بِهِ أَمْرُ الْإِنْسَانِ مِنْ مَالٍ وَنَحْوِهِ. وَ "السِّدَادُ" بِكَسْرِ السِّيْنِ: مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمُعْوِزِ وَيَكْفِيْهِ وَ "الْفَاقَةُ" اَلْفَقْرُ وَ "الْحِجٰى": اَلْعَقْلُ.

"الحمالة" حا پر زبر بمعنی دو فریقوں کے درمیان لڑائی وغیرہ ہو جائے پھر کوئی شخص ان کے درمیان مال پر صلح کروا دے اور مال کی ذمہ داری خود اٹھا لے "جائحۃ" بمعنی ایسی آفت جو انسان کے مال کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ "والقوام" قاف پر زبر اور زیر دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے بمعنی مال یا اس طرح کی کوئی چیز جس سے انسان کا معاملہ درست ہو جائے "سداد" سین کے زیر کے ساتھ بمعنی ضرورت مند کی حاجت کو پورا کر دے۔ اور وہ اسے کافی بھی ہو جائے۔ "والفاقة" بمعنی فقیری۔ "الحجی" عقل کو کہتے ہیں۔

(٥٣٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ. متفق عليه.

(۵۳۷) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے گھروں کا چکر لگائے اور ایک ایک دو دو لقمے یا ایک ایک دو دو کھجوریں اس کو وہاں سے لوٹا دیں۔ لیکن اصل مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اسے دوسروں سے مستغنی کر دے اور نہ اس کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ اسے صدقہ دیا جائے اور نہ وہ خود لوگوں سے مانگنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔

(۵۸) بلا سوال، بلا لالچ جو مال مل جائے اس کا لینا جائز ہے

(٥٣٨) وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِى الْعَطَاءَ، فَأَقُوْلُ اَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّيْ، فَقَالَ: "خُذْهُ، إِذَا جَائَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ، وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَإِنْ شِئْتَ كُلْهُ وَإِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ" قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا، وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ. متفق عليه.

"مُشْرِفٌ" بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ: أَيْ مُتَطَلِّعٌ إِلَيْهِ.

(۵۳۸) حضرت سالم اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطیہ دیتے تو میں کہتا یہ آپ اس کو دے دیں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے تو آپ فرماتے اس کو لے لو۔ جب تمہارے پاس کوئی مال اس طرح آئے کہ تم کو اس کی حرص و طمع نہ ہو اور نہ اس کے بارے میں تم نے سوال کیا ہو تو اسے لے لو اور اس کو اپنے مال میں شامل کر لو پھر اگر تم چاہو تو اسے کھا لو اور اگر تم چاہو تو اسے صدقہ کر دو اور جو مال اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے اپنے آپ کو نہ لگاؤ۔ حضرت سالم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے اور کوئی چیز آپ کو بغیر مانگے مل جاتی تو اسے لینے سے انکار بھی نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

"مشرف" شین کے ساتھ بمعنی اس کی طرف میلان ہو اور جھانک رہا ہو یعنی دل میں اس کی حرص و طمع رکھنے والا ہو۔

(۵۹) اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے، سوال سے بچنے اور دوسروں کو مال دینے سے گریز نہ کرنے کی ترغیب وتاکید

(۱۸۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (سورة الجمعه: ۱۰)

(۱۸۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: پھر جب نماز (جمعہ) پوری ہو چکے تو تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو۔"

(۵۳۹) عَنْ أَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاَنْ يَّأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهٗ ثُمَّ يَأْتِىَ الْجَبَلَ، فَيَأْتِىَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعُهَا، فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ، أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ. رواه البخارى.

(۵۳۹) حضرت زبیر بن العوام سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی ایک شخص کا رسیاں لے کر پہاڑ پر جانا کہ ان لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے پھر اسے بیچے، پس اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ذلت سے بچائے یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے وہ اسے دیں یا نہ دیں۔ (بخاری)

(۵۴۰) وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاَنْ يَّحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ، خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْأَلَ أَحَدًا، فَيُعْطِيَهٗ أَوْ يَمْنَعَهٗ. متفق عليه.

(۵۴۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ایک شخص لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لاتا ہے اور اسے بیچ کر گزارا کرتا ہے یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے وہ اس کو دے یا نہ دے۔ (بخاری ومسلم)

(۵۴۱) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ دَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَايَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ. رواه البخارى.

(۵۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ (بخاری)

(۵۴۲) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَانَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ نَجَّارًا". رواه مسلم.

(۵۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔ (مسلم)

(۵۴۳) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ، وَإِنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ. رواه البخارى.

(۵۴۳) حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کبھی کوئی کھانا نہیں کھایا اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا کرتے تھے۔ (بخاری)

(۶۰) اللہ جل شانہ پر بھروسہ کرتے ہوئے کرم، سخاوت اور نیک کاموں میں مال خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

(۱۸۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَهُوَ

(۱۸۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "کہ تم جو چیز بھی خرچ کرو گے وہ اس کا

يُخْلِفُهُ﴾ (سورة سبا: ٣٩)

تمہیں بدلہ دے گا۔"

(١٨٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾ (سورة بقره آيت: ٢٧٣)

(۱۸۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اپنے فائدہ کی غرض سے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اللہ جل شانہ کی رضا جوئی کے لئے اور جو کچھ تم مال میں سے خرچ کرتے ہو یہ سب پورا پورا تم کو مل جائے گا اور اس میں ذرا کمی نہ کی جائے گی۔"

(١٨٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (سورة بقره: ٢١٥)

(۱۸۸) ارشاد خداوندی ہے: "جو کچھ تم کرو گے بھلائی سو وہ بے شک اللہ کو خوب معلوم ہے۔"

(٥٤٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ، وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا. متفق عليه.

مَعْنَاهُ: يَنْبَغِيْ أَنْ لَا يُغْبَطَ أَحَدٌ إِلَّا عَلٰى إِحْدٰى هَاتَيْنِ الْخَصْلَتَيْنِ.

(۵۴۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ① ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور پھر اسے حق کی راہ میں اس کو خرچ کرنے پر مسلط کر دیا ② دوسرا وہ شخص جس کو اللہ جل شانہ نے علم و حکمت عطا فرمائی اور وہ اس کے ساتھ ہی فیصلہ کرتا ہے اور دوسرے کو بھی اس کی تعلیم دیتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ کسی پر رشک نہ کیا جائے سوائے ان دو خصلتوں کے کسی ایک پر یعنی ان پر رشک کرنا درست ہے۔

(٥٤٥) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ؟" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَامِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ. قَالَ: "فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا أَخَّرَ. رواه البخاري.

(۵۴۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں ہر شخص کو اپنا مال زیادہ محبوب ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پس انسان کا مال تو وہی ہے جو اس نے صدقہ کر کے آگے بھیجا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ پیچھے چھوڑ گیا۔ (بخاری)

(٥٤٦) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. متفق عليه.

(۵۴۶) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

(٥٤٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا. متفق عليه.

(۵۴۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا کہ آپ ﷺ نے اس کے جواب میں "نہیں" فرمایا ہو۔

(٥٤٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

(۵۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُوْلُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا. متفق عليه.

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر دن جس میں بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک کر رکھنے والے کے مال کو ہلاک کردے۔

(۵۴۹) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنْفِقْ يَاابْنَ آدَمَ يُنْفَقْ عَلَيْكَ. متفق عليه.

(۵۴۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کر تجھ پر بھی خرچ کیا جائے گا۔ (بخاری مسلم)

(۵۵۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ. متفق عليه.

(۵۵۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور لوگوں کو سلام کرنا چاہے تم اس کو پہچانتے ہو یا نہیں پہچانتے ہو۔ (بخاری ومسلم)

(۵۵۱) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِمَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا الْجَنَّةَ. رواهُ البخاري.

"وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ بَيَانِ كَثْرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ"

(۵۵۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا چالیس خصلتیں ہیں ان میں سب سے اعلیٰ دودھ دینے والے جانور کا عطیہ دینا ہے، جو شخص بھی ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت اور ان پر کئے ہوئے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے عمل کرے گا تو حق تعالیٰ شانہ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ اس حدیث کا بیان "باب بیان کثرۃ طرق الخیر" میں گزر چکا ہے۔

(۵۵۲) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَاابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌلَّكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى. رواه مسلم.

(۵۵۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! اگر تو ضرورت سے زائد مال خرچ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو اسے روک کر رکھے گا تو یہ تیرے لئے برا ہوگا اور تجھے بقدر ضرورت روکنے پر تو ملامت نہیں اور مال خرچ کرنے کی ابتداء اپنے اہل وعیال سے کرو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (مسلم)

(۵۵۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، وَلَقَدْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ: يَا قَوْمِ أَسْلِمُوْا، فَإِنَّ مُحَمَّدًا

(۵۵۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے اسلام کے نام پر کوئی سوال کیا جاتا تو آپ ﷺ اس کو ضرور عطا فرماتے چنانچہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ کے پاس دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں تھیں اسے دے دیں۔ وہ آدمی

يُعْطِىْ عَطَاءَ مَنْ لَّا يَخْشَى الْفَقْرَ، وَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يَلْبَثُ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ الْإِسْلَامُ اَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. رواه مسلم.

اپنی قوم کے پاس گیا اور جا کر کہا۔ اے میری قوم! اسلام قبول کر لو اس لئے کہ محمد ﷺ اس شخص کی طرح عطا کرتے ہیں جسے فقر کا اندیشہ نہیں ہوتا یقیناً ایک آدمی صرف دنیا حاصل کرنے کی غرض سے اسلام قبول کرتا لیکن تھوڑا ہی عرصہ گزرتا کہ اسلام اسے دنیا میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔ (مسلم)

(٥٥٤) وَعَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانُوْا أَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ؟ قَالَ: "إِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِىْ أَنْ يَّسْأَلُوْنِىْ بِالْفُحْشِ، أَوْ يُبَخِّلُوْنِىْ، وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ. رواه مسلم.

(۵۵۴) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال تقسیم فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کے مقابلے میں دوسرے لوگ زیادہ حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے میرے بارے میں دو باتوں میں سے ایک نہ ایک اختیار کر کے مجھے مجبور کر دیا یا تو یہ مجھ سے سختی سے سوال کرتے۔ پس مجھے ان کو دینا پڑتا یا یہ مجھے بخیل قرار دیتے حالانکہ میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔ (مسلم)

(٥٥٥) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ، فَعَلِقَهُ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهُ، حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ إِلٰى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْطُوْنِىْ رِدَائِىْ، فَلَوْ كَانَ لِىْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا، لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِىْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا. رواه البخارى.

"مَقْفَلَهُ" أَىْ: حَالَ رُجُوْعِهٖ وَ"السَّمُرَةُ" شَجَرَةٌ وَ "الْعِضَاهُ" شَجَرٌ لَهُ شَوْكٌ.

(۵۵۵) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ غزوہ حنین سے واپسی پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے چند دیہاتی لوگ آپ سے چمٹ گئے آپ ﷺ سے کچھ مانگ رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپ ﷺ کو ایک درخت کی طرف سہارا لینے پر مجبور کر دیا چنانچہ آپ ﷺ کی چادر بھی انہوں نے چھین لی۔ اس پر آپ ﷺ ٹھہر گئے اور فرمانے لگے میری چادر تو مجھے واپس کر دو (اور فرمایا) کہ اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر بھی اونٹ ہوتے تو میں یقیناً انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے نہ بخیل پاتے نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔ (بخاری)

"مقفلہ" واپسی آتے ہوئے۔ "السَّمُرَةُ" ایک قسم کا درخت ہے۔ "العِضَاءُ" خاردار درخت کو کہتے ہیں۔

(٥٥٦) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ، إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. رواه مسلم.

(۵۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندے کو معاف کرنے میں اس کی عزت میں اللہ کے ہاں اضافہ ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کو بلندی عطا فرماتے ہیں۔

(٥٥٧) وَعَنْ اَبِىْ كَبْشَةَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْمَارِيِّ رَضِىَ

(۵۵۷) حضرت ابو کبشہ عمرو بن سعد الانماریؓ سے روایت ہے کہ انہوں

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "ثَلَاثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ، وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا، وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ نِيَّتُهُ، فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ. وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ، وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ. وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ نِيَّتُهُ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ".

رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تین باتوں پر قسم کھاتا ہوں اسے یاد کرلو۔ (۱) کسی بندے کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوجاتا (۲) جس پر ظلم کیا جائے وہ اس پر صبر کرلے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے۔ (۳) اور جو مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر و محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فقر فرمایا یا اس جیسا کوئی اور کلمہ فرمایا اور ایک بات تمہیں بتاتا ہوں پس اسے یاد رکھنا دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں عطا کئے پھر وہ ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتا ہے اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتا ہے اور اس میں اللہ کے حق کو جانتا پہچانتا ہے اور یہ شخص سب سے اعلیٰ مرتبہ میں ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا مگر مال عطا نہیں فرمایا پس وہ انسان اپنے ارادے میں سچا ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں انسان کی طرح عمل کرتا۔ پس اس کو نیت کا ثواب ملے گا ان دونوں کا ثواب برابر ہے۔

تیسرا وہ آدمی ہے جس کو اللہ جل شانہ نے مال دیا ہے اور علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں علم و بصیرت نہیں رکھتا، اندھا دھند طریقے سے خرچ کرتا ہے اس کے بارے میں نہ اپنے رب سے ڈرتا ہے نہ اس میں رشتے داروں کے جو حقوق ہیں وہ پورے کرتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی حق اس میں پہچانتا ہے یہ سب سے بدتر مرتبہ والا ہے۔

چوتھا وہ آدمی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا ہے اور نہ ہی علم لیکن وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں آدمی کی طرح عمل کرتا (یعنی اندھا دھند خرچ کرتا) پس جب اس کی نیت یہ ہے تو ان دونوں کا (تیسرے اور چوتھے) کا گناہ برابر ہوگا۔ (ترمذی، اور صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(۵۵۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا بَقِيَ مِنْهَا؟" قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا، قَالَ: "بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا. رواه الترمذی وقال: حدیث صحیح.

وَمَعْنَاهُ: تَصَدَّقُوْا بِهَا إِلَّا كَتِفَهَا فَقَالَ: بَقِيَتْ لَنَا

(۵۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: کہ بکری میں سے کچھ باقی ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ صرف اس کا دست باقی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ دست کے علاوہ سب ہی باقی رہ گیا ہے۔

اور اس کا مطلب یہ ہے کہ گھر والوں نے دست کے علاوہ سب کو

فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَتِفَهَا.

صدقہ کر دیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آخرت میں دست کے علاوہ سب باقی رہ گیا۔

(۵۵۹) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَاتُوْكِىْ فَيُوْكَى عَلَيْكِ" وَفِىْ رِوَايَةٍ "أَنْفِقِىْ أَوْ اَنْفِحِى، أَوْ اَنْضِحِىْ وَلَا تُحْصِىْ فَيُحْصِى اللّٰهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوْعِىْ فَيُوْعِى اللّٰهُ عَلَيْكِ. متفق عليه.

وَ "اَنْفِحِى" بالحاء المهملة: وهو معنى أَنْفِقِىْ، كذلك: "أَنْضِحِىْ".

(۵۵۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مال کو روک روک کر نہ رکھو کہ اللہ جل شانہ بھی تم سے روک لے گا ایک اور روایت میں ہے خرچ کر دیا عطیہ دو یا مال کو پھینکو اور مال کو گن گن کر ذخیرہ بنا کر نہ رکھو کہ اللہ جل شانہ بھی تم سے مال کو محفوظ کر لے گا۔

وانفحي: حا کے ساتھ۔ انضحی ضاد کے ساتھ ان دونوں کے معنی بھی انفقی خرچ کرو، ہی ہے۔

(۵۶۰) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيْهِمَا، وَأَمَّا الْمُنْفِقُ، فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ، أَوْوَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتّٰى تُخْفِىَ بَنَانَهُ، وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيْلُ، فَلَا يُرِيْدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ. متفق عليه.

وَ "الْجُنَّةُ" الدِّرْعُ، وَمَعْنَاهُ: أَنَّ الْمُنْفِقَ كُلَّمَا أَنْفَقَ سَبَغَتْ، وَطَالَتْ حَتّٰى تَجُرَّ وَرَاءَ هُ، وَتُخْفِىَ رِجْلَيْهِ وَأَثَرَ مَشْيِهِ وَخُطُوَاتِهِ.

(۵۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی ہوں ان کے بدن پر سینے سے ہنسلی تک لوہے کی زرہیں ہیں۔ پس خرچ کرنے والا خرچ کرتا ہے تو یہ زرہ اس کے بدن پر کھل جاتی ہے یا چوڑی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤں کی انگلیوں کے پوروں کو چھپا لیتی ہے اور اس کے نشان قدم کو مٹا دیتی ہے اور بخیل آدمی جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ جاتا ہے پس وہ اسے ڈھیلا کرتا ہے لیکن وہ ڈھیلا نہیں ہوتا۔

الجنۃ: (جیم کے پیش کے ساتھ) بمعنی زرہ اور مطلب یہ ہے کہ خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو وہ زرہ مکمل اور لمبی ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کے پیچھے سے گھسٹنے لگتی ہے اور اس کے پیروں کو اور اس کے چلنے کے نشان اور قدموں کو چھپا لیتی ہے۔

(۵۶۱) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ، إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا، كَمَا يُرَبِّىْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ. متفق عليه.

"اَلْفَلُوُّ" بِفَتْحِ الْفَاءِ وَضَمِّ اللَّامِ وَتَشْدِيْدِ الْوَاوِ، وَيُقَالُ أَيْضًا: بِكَسْرِ الْفَاءِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ وَتَخْفِيْفِ

(۵۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص پاکیزہ مال کی کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ صدقہ کو ہی قبول فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر وہ اسے صاحب صدقہ کے لئے بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھیرے کو پالتا ہے اور پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔

الفَلُوّ فا پر زبر لام پر پیش اور واؤ مشدد اور "فلو" فا پر زیر لام ساکن

الْوَاوِ: وَهُوَ الْمُهْرُ.

(٥٦٢) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ: اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ، فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِيْ حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِيْ عَنْ اِسْمِيْ؟ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاؤُهُ يَقُوْلُ: اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا، فَإِنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا، وَأَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهُ. رواه مسلم.

"اَلْحَرَّةُ" الْأَرْضُ الْمُلْبَسَةُ حِجَارَةً سَوْدَاءَ. "وَالشَّرْجَةُ" بِفَتْحِ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الرَّاءِ وَبِالْجِيْمِ هِيَ مَسِيْلُ الْمَاءِ.

اور واؤ مخفف کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے بمعنی گھوڑے کا بچہ۔

(۵۶۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ایک آدمی ایک جنگل میں جا رہا تھا کہ اس نے بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں انسان کے باغ پر بارش برساؤ۔ پس وہ بادل کا ٹکڑا الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی ایک پتھریلی زمین پر برسایا تو نالوں میں سے ایک نالہ میں وہ پانی جمع ہوا۔ اور پانی نالے میں چلنے لگا یہ شخص بھی اس پانی کے پیچھے پیچھے چلا، تو کیا دیکھتا ہے کہ وہاں ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا بیلچے سے پانی لگا رہا ہے اس نے اس سے پوچھا اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بادل سے سنا تھا، پس باغ کے مالک نے کہا، اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا اس بادل میں جس کا یہ پانی ہے میں نے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر اور یہ وہی نام ہے جو تو نے اپنا بتایا ہے تو اس باغ میں ایسا کون سا عمل کرتا ہے کہ تیرے باغ کی سیرابی کے لئے اللہ نے بادل کو حکم دیا؟ اس باغ والے نے کہا جب تم یہ کہہ رہے ہو تو میں (بتا دیتا ہوں کہ میں) اس باغ کی پیداوار کا اندازہ لگاتا ہوں اور اس میں سے ایک تہائی حصہ صدقہ کرتا ہوں۔ ایک تہائی میرے اہل و عیال کی ضرورت کے لئے ہو جاتا ہے اور ایک تہائی حصہ اس باغ میں دوبارہ لگا دیتا ہوں۔

الحَرَّة: سیاہ پتھریلی زمین۔ الشرجة شین پر زبر را ساکن اور جیم پانی کا نالہ یا پانی کی گزرگاہ ہے۔

(۶۱) بخل اور حرص سے روکنے کا بیان

(١٨٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدّٰى﴾ (سورة الليل: ٨ تا ١١)

(۱۸۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: جس نے نہ دیا اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو، سو ہم اس کو عنقریب پہنچا دیں گے سختی میں اور کام نہ آئے گا اس کا مال جب یہ گڑھے میں گرے گا۔

(١٩٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يُوْقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (سورة التغابن: ١٦)

(۱۹۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اور جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہا ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(٥٦٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ

(۵۶۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم کرنے سے بچو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن

ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ. رواه مسلم.

اندھیرے کا باعث ہوگا اور بخل و حرص سے بھی بچو۔ اس لئے کہ حرص اور بخل نے ہی تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا اس حرص اور بخل نے ہی اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آپس میں خون ریزی کریں اور حرام چیزوں کو حلال سمجھیں۔

(۶۲) ایثار اور غم خواری کی فضیلت کے بیان میں

(۱۹۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (سورة الحشر: ۹)

(۱۹۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اور مقدم رکھتے ہیں ان کو اپنی جان سے اور اگر چہ وہ اپنے اوپر فاقہ ہی کریں۔"

(۱۹۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّأَسِيْرًا﴾ (سورة الدهر: ۸)

(۱۹۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اور کھلاتے ہیں کھانا اس کی محبت پر محتاج کو اور یتیم اور قیدی کو۔"

(٥٦٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرٰى، فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ: لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يُضِيْفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ" فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: لَا، إِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِيْ. قَالَ: عَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ وَإِذَا أَرَادُوا الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيْهِمْ، وَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ، وَأَرِيْهِ أَنَّا نَأْكُلُ، فَقَعَدُوْا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ. (متفق عليه)

(۵۶۴) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں (بھوک سے) نڈھال ہوں پس آپ ﷺ نے بعض ازواج مطہرات کی طرف پیغام بھیجا، انہوں نے جواب دیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے دوسری بیوی کی طرف پیغام بھیجا انہوں نے بھی اس کے مثل جواب دیا حتیٰ کہ سب نے یہی کہا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میرے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں ہے۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا آج کی رات کون اس کی مہمان نوازی کرے گا؟ ایک انصاری آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میں، پس وہ اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا۔ اور بیوی سے کہا رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی عزت کرنا اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے اپنی بیوی سے کہا کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ صرف بچوں کے لئے خوراک ہے اس نے کہا بچوں کو کسی چیز کے ساتھ بہلا دو، اور جب وہ رات کا کھانا مانگیں تو انہیں کسی طریقے سے سلا دینا اور جب ہمارا مہمان گھر میں داخل ہو تو چراغ بجھا دینا اور اس پر ظاہر کرنا کہ ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں چنانچہ وہ سب (کھانے کے لئے) بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھا لیا اور دونوں نے بھوکے رات گزار دی جب صبح ہوئی اور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے آج کی رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا اللہ اس پر بہت خوش ہوا ہے۔

(٥٦٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ". متفق عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ.

(۵۶۵) سابقہ راوی ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کو کافی ہے۔(بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو اور دو کا کھانا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ آدمیوں کو کافی ہے۔

(٥٦٦) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَهُ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ، فَلْيَعُدْبه عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهُ، وَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتّٰى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَاحَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِيْ فَضْلٍ. رواه مسلم.

(۵۶۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا اور دائیں بائیں اپنی نظر کو گھمانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس زائد سواری ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اسے دے دے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس زائد توشہ ہو تو وہ اس کو دے دے جس کے پاس توشہ نہ ہو، اسی طرح آپ ﷺ نے مختلف مالوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ ہم میں سے کسی شخص کا ضرورت سے زائد مال پر کوئی حق نہیں۔

(٥٦٧) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوْجَةٍ، فَقَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدَيَّ لِاَكْسُوَكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لِإِزَارُهُ فَقَالَ فُلَانٌ: أُكْسُنِيْهَا مَا أَحْسَنَهَا! فَقَالَ: "نَعَمْ" فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ: فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ! لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ، وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا! فَقَالَ: إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ لِاَلْبَسَهَا إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ. رواه البخاري.

(۵۶۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بنی ہوئی چادر لے کر آئی اور کہنے لگی، میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے تاکہ آپ ﷺ کو پہناؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی ضرورت کی چیز سمجھتے ہوئے قبول فرمالیا پھر اسے آپ ﷺ تہبند کے طور پر باندھ کر تشریف لائے۔ ہمارے ایک آدمی نے عرض کیا یہ چادر کس قدر خوبصورت ہے یہ مجھے پہنا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا، آپ مجلس میں بیٹھ گئے پھر واپس چلے گئے اور اس چادر کو لپیٹا اور اس آدمی کی طرف اس کو بھیج دیا۔ پس لوگوں نے اس سے کہا تو نے اچھا نہیں کیا، آپ ﷺ نے اس کو اپنی ضرورت سمجھ کر لپیٹا تھا۔ پھر تو نے آپ سے اس کا سوال کیا اور تجھے یہ بھی معلوم تھا کہ آپ ﷺ کسی سائل کو واپس نہیں کرتے۔ تو اس نے کہا خدا کی قسم میں نے اس لئے سوال نہیں کیا تھا کہ میں اس کو پہنوں، میں نے تو اس چادر کا سوال اس لئے کیا تھا کہ یہ چادر میرا کفن بن جائے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان کرتے ہیں کہ وہ چادران کے کفن میں لگائی گئی۔ (بخاری)

(٥٦٨) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ، أَوْقَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ، جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَيْنَهُمْ فِيْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ. متفق عليه.

"أَرْمَلُوْا": فَرَغَ زَادُهُمْ، أَوْقَارَبَ الْفَرَاغَ.

(٥٦٨) حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اشعری (قبیلہ کے) لوگ جب جہاد میں زاد راہ ختم ہو جاتا ہے یا ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے یا مدینہ میں (حالت قیام میں) ان کے اہل وعیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو ان کے پاس جو کچھ ہوتا ہے سب کو ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں پھر اس کو سب کے برتنوں میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں پس یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

"ارملوا" ان کا زادراہ ختم ہو گیا یا ختم ہونے کے قریب ہو گیا۔

(۶۳) آخرت کے امور میں رغبت کرنے اور متبرک چیزوں کی زیادہ خواہش کرنے کے بیان میں

(١٩٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ﴾ (سورة المطففين:)

(۱۹۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہئے۔"

(٥٦٩) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَّسَارِهِ الْاَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: "أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟" فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا أُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ أَحَدًا، فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهِ. متفق عليه.

"تَلَّهُ، بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْق، أي وَضَعَهُ، وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

(۵۶۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی آپ ﷺ نے اس میں سے پیا آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب بوڑھے لوگ (بیٹھے) تھے آپ ﷺ نے لڑکے سے کہا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان بوڑھوں کو دے دوں۔ پس لڑکے نے کہا نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں اپنے حصہ کو جو آپ ﷺ سے مل رہا ہے کسی ایک کو بھی اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا پس نبی ﷺ نے وہ پیالا اس لڑکے کے ہاتھ میں رکھ دیا۔

"تلّہ" تاء مثناۃ کے ساتھ یعنی اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اور یہ لڑکے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔

(٥٧٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَيُّوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوْبُ يَحْتَثِيْ فِيْ ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا أَيُّوْبُ

(۵۷۰) حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل فرما رہے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام لب بھر کر اپنے کپڑے میں رکھنے لگے تو پس ان کو اللہ نے پکارا اے ایوب!

أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟ قَالَ: بَلٰى وَعِزَّتِكَ، وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ. رواه البخاري.

کیا میں نے تم کو ان چیزوں سے بے پرواہ نہیں کر دیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ کی عزت کی قسم لیکن مجھے آپ کی برکتوں سے بے نیازی نہیں ہوسکتی۔

(۶۴) شکر گزار مالدار کی فضیلت کا بیان اور شکر گزار مالدار وہ ہے جو جائز طریقہ سے مال حاصل کرے اور ایسی جگہوں پر خرچ کرے جہاں خرچ کرنے کا حکم ہے

(١٩٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝﴾ (سورة الليل: ٥ تا ٧)

(۱۹۴) ارشاد خداوندی ہے: ''کہ جس نے (خدا کی راہ میں مال) دیا اور پرہیزگاری کی اور نیک بات کو سچ جانا ہم اس کو آسان راستہ (نیکی) کی توفیق دیں گے۔''

(١٩٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰى ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝﴾ (سورة الليل: ١٧ تا ٢١)

(۱۹۵) ارشاد خداوندی ہے: ''بچا لیا جائے گا اس کو جہنم سے جو بڑا پرہیزگار ہے جو اپنا مال محض اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہو جائے اور بجز اپنے عالیشان پروردگار کی رضا جوئی کے۔ اس کے ذمہ کسی کا احسان نہیں کہ اس کا بدلہ دیا جائے یہ شخص عنقریب خوش ہو جائے گا۔''

(١٩٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ (سورة البقرہ: ٢٧١)

(۱۹۶) ارشاد خداوندی ہے: ''اگر تم ظاہر کر کے صدقہ دو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر اس کو مخفی طور سے فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ گناہ بھی دور کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں کی خوب خبر رکھتے ہیں۔''

(١٩٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (سورة آل عمران: ٩٢)

(۱۹۷) ارشاد خداوندی ہے: ''تم خیر کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے اور جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ اس کو خوب جانتے ہیں۔''

وَالْآيَاتُ فِيْ فَضْلِ الْإِنْفَاقِ فِي الطَّاعَاتِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ

''اور انفاق فی سبیل الطاعات میں آیتیں بہت زیادہ ہیں جو معروف و مشہور ہیں۔''

(٥٧١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَتَقَدَّمَ شَرْحُهٗ قَرِيْبًا.

(۵۷۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور اس کو نیک راستے میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی۔ اور ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے حکمت سے نوازا وہ اس کے ذریعے فیصلے کرتا ہے اور دوسروں کو اس کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ بخاری و مسلم اور اس کی

شرح قریب ہی گزری ہے۔

(۵۷۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ متفق عليه. "الآناء": الساعات.

(۵۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صرف دو خصلتوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک اس آدمی پر جسے اللہ جل شانہ نے قرآن مجید عطا فرمایا پس وہ رات کے اوقات میں بھی اس پر عمل کرتا ہے اور دن میں بھی۔ دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ جل شانہ نے مال عطا فرمایا ہو پس وہ اسے رات کے اوقات میں بھی خرچ کرتا ہے اور دن کے اوقات میں بھی۔

(۵۷۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى، وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، فَقَالَ: "وَمَا ذَاكَ" فَقَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُوْنُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟" قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ، دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً، فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوْا مِثْلَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ. متفق عليه وهذا لفظ رواية مسلم.

"اَلدُّثُوْرُ": الْأَمْوَالُ الْكَثِيْرَةُ، والله أعلم.

(۵۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فقراء مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ دولت مند لوگ بلند درجہ اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے گئے آپ ﷺ نے پوچھا وہ کیسے؟ تو انہوں نے کہا وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ وہ روزہ رکھتے ہیں جیسے کہ ہم روزے رکھتے ہیں وہ صدقہ خیرات کرتے ہیں اور ہم صدقہ کرنے کی قوت نہیں رکھتے وہ غلام آزاد کرتے ہیں، اور ہم آزاد نہیں کر سکتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جس کے ذریعے تم اپنے سے آگے بڑھنے والوں کو پالو گے اور اپنے بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤ گے اور کوئی تم سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہوگا مگر وہی جو تم جیسا عمل کرے گا۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ پس فقراء مہاجرین نبی ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے دولت مند بھائیوں کو معلوم ہو گیا جو ہم کرتے تھے اور وہ بھی اس طرح کرنے لگے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ "الدثور" بہت زیادہ مال واللہ اعلم۔ (بخاری ومسلم)

(۶۵) موت کو یاد کرنے اور آرزوؤں کو کم کرنے کا بیان

(۱۹۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ

(۱۹۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ہر جان (دار) کو موت کا مزہ چکھنا ہے تم کو پوری پاداش قیامت ہی کے دن ملے گی جو شخص جہنم سے بچا لیا گیا

النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (سورة آل عمران: ١٨٥)

اور جنت میں داخل کیا گیا سو وہ پورا کامیاب ہوا دنیاوی زندگی تو کچھ بھی نہیں صرف دھوکہ کا سودا ہے۔"

(١٩٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ (سورة لقمان: ٣٤)

(۱۹۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔"

(٢٠٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾ (سورة النحل: ٦١)

(۲۰۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: پھر جب ان کا وقت معین آپہنچے گا اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔"

(٢٠١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ ۝ وَأَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَا أَخَّرْتَنِيْ إِلٰى أَجَلٍ قَرِيْبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (سورة المنافقون: ٩ تا ١٨)

(۲۰۱) اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پاویں اور جو ایسا کرے گا ایسے لوگ ناکام رہنے والے ہیں اور ہم نے جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کی موت آئے پھر وہ کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو اور تھوڑے دنوں مہلت کیوں نہ دی کہ میں خیر وخیرات دے لیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو جاتا اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جب اس کی میعاد آجاتی ہے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی پوری خبر ہے۔"

(٢٠٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْ أَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَاءَلُوْنَ ۝ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا أَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خَالِدُوْنَ ۝ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ ۝ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّيْنَ ۝ قَالَ إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَّأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (سورة المؤمنون: ٩٩ تا ١١٥)

(۲۰۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آتی ہے تو کہتا ہے اے میرے رب! مجھ کو پھر واپس بھیج دے تاکہ جس کو میں چھوڑ کر آیا ہوں اس میں نیک کام کروں ہرگز نہیں ہوگا ایک ہی بات ہے جس کو وہ کہے جا رہا ہے ان لوگوں کے آگے ایک آڑ ہے قیامت کے دن تک۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا ان میں باہمی رشتے ناطے اس دن نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا سو جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا تو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کرلیا اور جہنم میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے ان کے چہروں کو آگ جھلساتی ہوگی اور اس میں ان کے منہ بگڑے ہوں گے کیوں کیا میری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائیں نہیں جایا کرتی تھیں اور تم ان کو جھٹلایا کرتے تھے، ارشاد ہوگا کہ تم برسوں کے شمار سے کس قدر مدت زمین میں رہے ہوگے وہ جواب دیں گے کہ ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہوں گے سو گننے والوں سے پوچھ لیجئے ارشاد گرامی ہوگا کہ تم تھوڑی ہی مدت رہے کیا خوب ہوتا کہ تم سمجھتے ہوتے ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یوں ہی بیدا کر دیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔"

(۲۰۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُوْنَ﴾ (سورة الحديد: ١٦)

(۲۰۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے۔ کیا ایمان والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی نصیحت اور جو دین نازل ہوا ہے اس کے سامنے جھک جائیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان کے قبل کتاب ملی تھی ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا پھر ان کے دل سخت ہو گئے اور بہت سے لوگ ان میں سے فاسق ہیں۔"

(٥٧٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ" وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: إِذَا أَمْسَيْتَ، فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رواه البخاري.

(۵۷۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ دنیا میں اس طرح رہو جس طرح کہ کوئی مسافر یا راہ گزر رہتا ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ بھی فرمایا جب تم شام کرلو تو صبح کا انتظار مت کرو اور جب صبح کرلو تو شام کا انتظار مت کرو اور اپنی صحت کے زمانے میں بیماری کے لئے اور اپنی زندگی میں موت کے لئے تیاری کرلو۔ (بخاری)

(٥٧٥) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَهُ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ، يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ". متفق عليه هذا لفظ البخاري.

وفي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ "يَبِيْتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ" قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ إِلَّا وَعِنْدِيْ وَصِيَّتِيْ.

(۵۷۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی آدمی کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس کے پاس مال موجود ہو کہ جس میں وہ وصیت کرنا چاہے اور دو راتیں اس حال میں گزر جائیں کہ اس نے وصیت لکھی نہ ہو (بخاری و مسلم، یہ بخاری کے الفاظ ہیں)۔

اور مسلم کی روایت میں ہے یہ جائز نہیں ہے کہ وصیت کے بغیر تین راتیں گزارے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے جب سے یہ بات سنی ہے مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہ گزری کہ میرے پاس میری وصیت موجود نہ ہو۔

(٥٧٦) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ: "هٰذَا الْإِنْسَانُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ. رواه البخاري.

(۵۷۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے کچھ لکیریں کھینچی اور فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ پس انسان اسی طرح تمناؤں کے درمیان ہوتا ہے کہ سب سے قریب لکیر (موت) آپہنچتی ہے۔ (بخاری)

(٥٧٧) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ، فَقَالَ:

(۵۷۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مربع قسم کا خط کھینچا اور اس کے درمیان میں ایک خط کھینچا جو اس سے باہر نکل رہا تھا اور درمیان والے خط کے ساتھ چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچی اس کے بعد فرمایا یہ درمیان والا خط انسان ہے۔

هٰذَا الْاِنْسَانُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيْطًا بِهٖ، أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهٖ، وَهٰذَا الَّذِىْ هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهٰذَا الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا، نَهَشَهُ هٰذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا رواه البخاری وَهٰذِهٖ صُوْرَتُهُ.

اور مربع شکل کا خط اس کی موت ہے جس نے اس کو گھیر رکھا ہے اور باہر نکلنے والا خط اس کی امیدیں ہیں اور چھوٹی چھوٹی لکیریں حوادث ہیں اگر ایک حادثہ اس سے خطا کر جاتا ہے تو دوسرا اسے آ دبوچتا ہے اور اگر اس سے جان چھوٹتی ہے تو کوئی دوسرا اسے آ پکڑتا ہے (بخاری) اس کی شکل یوں ہے:

(۵۷۸) وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْغِنًى مُطْغِيًا، أَوْمَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْهَرَمًا مُفَنِّدًا، أَوْمَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِالدَّجَّالَ، فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِالسَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ؟". رواه الترمذی وقال: حديث حسن.
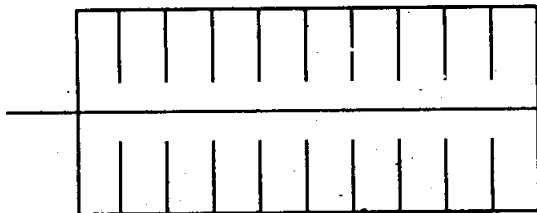
(۵۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات چیزوں سے پہلے پہلے نیک اعمال میں جلدی کیا کرو کیا تم بھلا دینے والے فقر کا انتظار کر رہے ہو، یا سرکش کر دینے والی مالداری کا، فاسد کر دینے والی بیماری کا یا سٹھیا دینے والے بڑھاپے کا یا تیزی سے آ جانے والی موت کا یا دجال کا پس وہ ایک بدترین غائب چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا قیامت کا پس وہ دہشت ناک اور کڑوی ہے۔ ترمذی حدیث حسن ہے۔

(۵۷۹) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْثِرُوْا ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ" يَعْنِى الْمَوْتَ. رواه الترمذی، وقال: حديث حسن.

(۵۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لذتوں کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو۔ ترمذی (یہ حدیث حسن ہے)۔

(۵۸۰) وَعَنْ أُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، قَامَ فَقَالَ: "يَاأَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّىْ أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِىْ؟ قَالَ: "مَا شِئْتَ" قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: "مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ: فَالنِّصْفَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌلَّكَ" قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ

(۵۸۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب ایک تہائی رات گزر جاتی تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے پس آپ ﷺ فرماتے اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ موت اپنی تمام خوفناکیوں کے ساتھ آ گئی ہے میں نے کہا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں پس میں آپ پر درود کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو۔ میں نے کہا چوتھائی، فرمایا جتنا تم چاہو اگر زیادہ کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا پھر آدھا، آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر زیادہ کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا دو تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر تم زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر

زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ" قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا؟ قَالَ: "إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ. (رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

ہے۔ میں نے کہا آپ پر سارا وقت درود کے لئے وقف کر دیتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے غم دور کرنے کے لئے کافی ہو جائے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی یہ حدیث حسن ہے)۔

(۶۶) مردوں کا قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے اور زیارت کرنے والا کیا کہے

(۵۸۱) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا. رواه مسلم.

(۵۸۱) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا پس (اب) تم زیارت کیا کرو۔ (مسلم)

(۵۸۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَيَقُوْلُ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَأَتَاكُمْ مَاتُوْعَدُوْنَ، غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. رواه مسلم.

(۵۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب ان کی رات کی باری میں قیام فرماتے تو رات کے آخری حصہ میں بقیع تشریف لے جاتے اور فرماتے تم پر سلامتی ہو اے مومنین کے گھر تمہارے پاس وہ کل آ گیا جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں اے اللہ! بقیع والوں کی مغفرت فرما۔

(۵۸۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُوْلَ قَائِلُهُمْ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. رواه مسلم.

(۵۸۳) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ قبروں کی طرف جاتے تھے تو آپ ﷺ ان کو سکھاتے کہ وہ یہ دعا پڑھیں۔ اے مومنوں اور مسلمانوں کی بستیوں والو! تم پر سلامتی ہو اگر اللہ نے چاہا تو ہم یقیناً تم سے آملیں گے ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(۵۸۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۵۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کی قبروں کے پاس سے گزرتے تو اپنا رخ ان کی جانب کر کے فرماتے: اے قبروں والو! تم پر سلامتی ہو اللہ ہمارے اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

(۶۷) کسی تکلیف کے آنے پر موت کی آرزو کرنے کی کراہیت کا بیان اور دین میں فتنہ کے خوف سے موت کی آرزو کرنے کا جواز

(۵۸۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۵۸۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ. متفق عليه وهذا لفظ البخاری.

ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی موت کی تمنا نہ کرے اس لئے کہ اگر وہ نیک ہے تو شاید وہ نیکیوں میں زیادہ بڑھ جائے اگر وہ بدکار ہے تو شاید وہ توبہ کرلے۔ (بخاری ومسلم)

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ "قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَهُ، إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ، وَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ اِلَّا خَيْرًا.

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اور نہ اس کے آنے سے پہلے اس کی دعا کرے اس لئے کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں اور مؤمن کی عمر کی زیادتی اس کی بھلائی میں زیادتی کا سبب بنتی ہے۔

(٥٨٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ "قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِیْ، وَتَوَفَّنِیْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِیْ. متفق عليه.

(۵۸۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف پہنچنے کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اگر اس نے ضروری ہی کرنی ہے تو یہ کہے اے اللہ! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک کہ میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھے موت اس وقت دے جب میرے لئے موت بہتر ہو۔

(٥٨٧) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعُوْدُهُ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِيْنَ سَلَفُوْا مَضَوْا، وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَالًا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْ لَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرٰى وَهُوَ يَبْنِیْ حَائِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِیْ شَیْءٍ يَجْعَلُهُ فِیْ هٰذَا التُّرَابِ. متفق عليه وهذا لفظ رواية البخاری.

(۵۸۷) حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کرنے گئے اور انہوں نے سات داغ لگوائے تھے۔ انہوں نے کہا ہمارے وہ ساتھی جو پہلے گزر چکے ہیں۔ جو چلے گئے ان کو دنیا نے عیب ناک نہیں کیا اور ہمیں اتنا مال حاصل ہو گیا ہے کہ ہم اس کے لئے مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں پاتے۔ اگر نبی کریم ﷺ ہم کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرماتے تو میں اس کی ضرور دعا کرتا۔ پھر ہم دوبارہ ان کے پاس آئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے پس انہوں نے کہا کہ مؤمن جہاں بھی خرچ کرتا ہے تو اسے اجر ملتا ہے سوائے اس خرچ کے جو وہ اس مٹی پر کرتا ہے۔

(۶۸) پرہیزگاری اختیار کرنے اور شبہات کو چھوڑنے کا بیان

(٢٠٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَتَحْسَبُوْنَهُ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ﴾ (سورة النور: ١٥)

(۲۰۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے۔ "تم سمجھتے ہو اس کو ہلکی بات اور یہ اللہ کے یہاں بہت بڑی بات ہے"

(٢٠٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (سورة الفجر: ١٤)

(۲۰۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "بے شک تمہارا رب لگا ہے گھات میں۔"

(۵۸۸) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ، اِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ، وَقَعَ فِي الحرام كالراعي يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ. متفق عليه.

ورروياه من طرق بالفاظ متقاربة.

(۵۸۸) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں چیزوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے پس جو شخص شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو شخص شبہات میں گر پڑا تو وہ حرام میں مبتلا ہو گیا کہ وہ چرواہا جو چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے قریب ہے کہ وہ چراگاہ میں بھی چرانے لگے۔ خبردار ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے، خبردار اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، خبردار جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ صحیح ہوا تو سارا جسم صحیح اور اگر وہ خراب ہو تو تمام جسم خراب ہوتا ہے، خبردار وہ ٹکڑا دل ہے (بخاری و مسلم) اور ان دونوں نے اس روایت کو مختلف طریقوں سے متقارب الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

(۵۸۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيْقِ، فَقَالَ: "لَوْ لَا أَنِّيْ أَخَافُ أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا. متفق عليه.

(۵۸۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے راستے میں ایک کھجور کو پایا تو فرمایا اگر مجھے صدقہ کی ہونے کا خوف نہ ہوتا تو ضرور میں اسے کھا لیتا۔ (بخاری و مسلم)

(۵۹۰) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِيْ نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. رواه مسلم. "حَاكَ" بالحاء المهملة والكاف اى: تردد فيه.

(۵۹۰) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا نیکی، اچھے اخلاق ہیں اور برائی وہ ہے جو تیرے نفس میں کھٹکے اور تو اس کو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو جائے۔ (مسلم) "حاك" حائے مہملہ اور کاف کے ساتھ یعنی جس میں شک ہو۔

(۵۹۱) وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟" قُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: "اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ، اَلْبِرُّ: مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ حديث حسن، رواه احمد، والدارمي في "مسنديهما"

(۵۹۱) حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نیکی کے متعلق سوال کرنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دل سے پوچھو نیکی وہ ہے جس پر نفس مطمئن ہو اور دل بھی اس پر مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور دل میں تردد (شک) ہو اگرچہ لوگ تجھے فتویٰ دے دیں اگرچہ لوگ تجھے فتویٰ دے دیں۔ یہ حدیث حسن ہے، احمد اور دارمی نے اپنی مسند کتابوں میں روایت کی ہے۔

(۵۹۲) وَعَنْ اَبِيْ سِرْوَعَةَ. بِكَسْرِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَنَصْبِهَا. عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ تَزَوَّجَ

(۵۹۲) حضرت ابو سروعہ (سین مہملہ اور اس پر کسرہ یا فتحہ کے ساتھ) عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو اہاب

اِبْنَةً لِاَبِیْ اِهَابِ ابْنِ عَزِیْزٍ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: اِنِّیْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِیْ قَدْ تَزَوَّجَ بِهَا، فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِیْ وَلَا أَخْبَرْتِنِیْ، فَرَكِبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "كَیْفَ، وَقَدْ قِیْلَ؟" فَفَا رَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَیْرَهُ. رواه البخاری. "اِهَاب" بكسر الهمزة، و "عزیز" بفتح العین وبزای مكررة.

بن عزیز کی ایک بیٹی سے نکاح کیا تو ان کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میں نے عقبہ اور جس کے ساتھ انہوں نے نکاح کیا ہے دونوں کو دودھ پلایا ہے عقبہؓ نے اس سے کہا میں نہیں جانتا کہ تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تو نے مجھے بتایا ہے۔ عقبہ سوار ہو کر مدینہ آئے اور آپ ﷺ سے سوال کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ نکاح کیسے قائم رہ سکتا ہے جب کہ یہ بات کہی گئی ہو پس عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے (عورت سے) جدائی اختیار کر لی اور اس عورت نے کسی اور سے نکاح کر لیا۔ "اھاب" ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ۔ عزیز عین کے زبر کے ساتھ اور دو زاء کے ساتھ۔

(۵۹۳) وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ: "دَعْ مَا یَرِیْبُكَ اِلٰی مَالَا یَرِیْبُكَ. (رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح. مَعْنَاهُ: "اُتْرُكْ مَا تَشُكُّ فِیْهِ، وَخُذْ مَالَا تَشُكُّ فِیْهِ.

(۵۹۳) حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو جو تمہیں شک میں ڈالے اور اسے اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے (ترمذی حدیث صحیح حسن ہے) اس کے معنی ہیں جس میں تمہیں شک ہو وہ چھوڑ دو جس میں شک نہ ہو اختیار کر لو۔

(۵۹٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِاَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، غُلَامٌ یُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ یَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ یَوْمًا بِشَیْءٍ، فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُوْبَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: تَدْرِیْ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكَهَانَةَ اِلَّا أَنِّیْ خَدَعْتُهُ فَلَقِیَنِیْ، فَأَعْطَانِیْ بِذٰلِكَ هٰذَا الَّذِیْ أَكَلْتَ مِنْهُ، فَأَدْخَلَ أَبُوْبَكْرٍ یَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَیْءٍ فِیْ بَطْنِهِ. رواه البخاری.

"اَلْخَرَاجُ: شَیْءٌ یَجْعَلُهُ السَّیِّدُ عَلٰی عَبْدِهٖ یُؤَدِّیْهِ اِلَی السَّیِّدِ كُلَّ یَوْمٍ، وَبَاقِیْ كَسْبِهٖ یَكُوْنُ لِلْعَبْدِ".

(۵۹٤) حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک غلام تھا جو آپ کے لئے کماتا تھا اور حضرت ابوبکرؓ اسی کمائی سے کھاتے تھے ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو کھا لیا کھانے کے بعد اس غلام نے کہا آپ نے جو کھایا ہے کیا چیز ہے؟ حضرت ابوبکر نے کہا کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے نجومیوں والا کام کیا تھا حالانکہ میں نجومیوں والے علم سے اچھی طرح واقف بھی نہیں پس میں نے اس کو دھوکہ دیا تھا۔ آج وہ مجھے ملا اور اس نے مجھے یہ چیز دی جس سے آپ نے کھایا پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور اس چیز کو پیٹ سے قے کر کے باہر نکال دیا۔

"الخراج" وہ آمدنی جو آقا اپنے غلام کے لئے لازم کر دیتا ہے کہ روزانہ اسے ادا کرنا ہے اس کے علاوہ باقی آمدنی اس غلام کی ہوتی ہے۔

(۵۹۵) وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَفَرَضَ

(۵۹۵) حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مہاجرین اولین کے لئے چار چار ہزار اور اپنے بیٹے کے لئے ساڑھے تین ہزار وظیفہ مقرر فرمایا ان

لِابْنِهٖ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ، فَقِيْلَ لَهٗ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهٗ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهٖ أَبُوْهُ، يَقُوْلُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ. رواه البخاری.

سے پوچھا گیا کہ یہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ نے ان کا وظیفہ کیوں کم کر دیا؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ ان کے ساتھ ان کے باپ نے بھی ہجرت کی تھی مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہے جنہوں نے انفرادی طور پر ہجرت کی ہو۔

(۵۹۶) وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَالَا بَأْسَ بِهٖ، حَذَرًا لِمَابِهٖ بَأْسٌ" (رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۵۹۶) حضرت عطیہ بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اس وقت تک متقیوں میں شمار ہو نہیں سکتا جب تک کہ وہ ان چیزوں کو نہ چھوڑ دے جن کے کرنے میں کوئی حرج نہیں تا کہ وہ ان چیزوں سے بچ سکے جن میں حرج ہے۔

(۶۹) لوگوں اور زمانے کے فساد کے وقت اور دین میں فتنہ کے خوف سے نیز حرام اور مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہونے کے اندیشے سے گوشہ نشینی کے پسندیدہ ہونے کا بیان

(۲۰۶) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿فَفِرُّوْا إِلَى اللّٰهِ إِنِّيْ لَكُمْ مِنْهُ نَذِيْرٌ مُبِيْنٌ﴾ (سورة الزريات: ۵۰)

(۲۰۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: بھاگو اللہ کی طرف، میں تم کو اس کی طرف سے ڈر سناتا ہوں۔"

(۵۹۷) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ. رواه مسلم.

اَلْمُرَادُ "بِالْغَنِيِّ": غَنِيُّ النَّفْسِ، كَمَا سَبَقَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ.

(۵۹۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو پرہیز گار، مخلوق سے بے نیاز، اور پوشیدہ ہو۔

"غَنِيّ" کا مطلب دل کا غنی ہونا ہے یعنی جو صرف اللہ سے امید وابستہ کرے لوگوں سے نہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

(۵۹۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهٗ". وفی رواية: "يَتَّقِي اللّٰهَ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ. متفق عليه.

(۵۹۸) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ مؤمن جو اللہ کے راستے میں اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کرے پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا پھر وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ ہو کر اپنے رب کی عبادت کرے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ (بخاری و مسلم)

(۵۹۹) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ

(۵۹۹) سابق راوی ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش برسنے والی جگہوں پر چلا جائے گا اس کا یہ فرار

الْفِتَنِ. رواه البخاري. وَ"شَعَفُ الْجِبَالِ": أَعْلاهَا.

(۶۰۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ" فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، کُنْتُ أَرْعَاهَا عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَهْلِ مَکَّةَ. رواه البخاري.

(۶۰۱) وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِهٖ، کُلَّمَا سَمِعَ هَیْعَةً أَوْفَزْعَةً، طَارَ عَلَیْهِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ، أَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ، أَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ فِیْ رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِیَةِ، یُقِیْمُ الصَّلَاةَ وَیُؤْتِی الزَّکَاةَ، وَیَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰی یَأْتِیَهُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِیْ خَیْرٍ. رواه مسلم.

"یَطِیْرُ" أَیْ یُسْرِعُ "وَمَتْنُهٗ": ظَهْرُهٗ "وَالْهَیْعَةُ": الصَّوْتُ لِلْحَرْبِ. "وَالْفَزْعَةُ": نَحْوُهٗ وَ"مَظَانُّ الشَّیْءِ" اَلْمَوَاضِعُ الَّتِیْ یُظَنُّ وُجُوْدُهٗ فِیْهَا. "وَالْغُنَیْمَةُ" بِضَمِّ الْغَیْنِ تَصْغِیْرُ الْغَنَمِ. "وَالشَّعَفَةُ" بِفَتْحِ الشِّیْنِ وَالْعَیْنِ. فِیْ أَعْلَی الْجَبَلِ.

فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لئے ہوگا۔ (بخاری)

(۶۰۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا اس نے بکریاں ضرور چرائیں۔ آپ ﷺ کے صحابہ نے پوچھا اور آپ نے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں! میں نے مکہ والوں کی بکریاں چند قراریط کے عوض چرائیں۔ (بخاری)

(۶۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے اچھی زندگی اس آدمی کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہو اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر اڑتا ہے جب بھی کوئی لڑائی یا گھبراہٹ کی آواز سنتا ہے تو فوراً اس پر اڑ کر وہاں پہنچتا ہے، قتل ہو جانے یا موت کے متوقع مقامات کو تلاش کرتا ہے۔ یا وہ آدمی جو تھوڑی سی بکریوں کے ساتھ پہاڑ کی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں اقامت گزیں ہو۔ وہاں نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہو حتیٰ کہ اسے موت آجائے وہ لوگوں سے اچھی حالت میں ہے۔ (مسلم)

"یطیر" معنی جلدی کرتا ہے۔ "متنه" اس کی پیٹھ۔ "هیعة" لڑائی کی آواز، دھماکہ، فائرنگ کی آواز۔ "فزعة" لڑائی کی گھبراہٹ کو کہتے ہیں۔ "مظان الشیء" جن مواقع میں جنگ کی شدت متوقع ہو۔ "اَلْغُنَیْمَةُ" (غین کے پیش کے ساتھ) غنم کی تصغیر ہے۔ "الشعفة" (شین اور عین کے فتح کے ساتھ) پہاڑ کی بلندی کو کہتے ہیں۔

(۷۰) لوگوں سے میل جول رکھنے کی فضیلت کے بیان میں، نماز جمعہ، جماعتوں میں، نیکی کے مقامات میں، ذکر کی مجالس میں لوگوں کے ساتھ حاضر ہونا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں میں شامل ہونا، محتاجوں کی غم خواری کرنا، جاہل کی رہنمائی کرنا وغیرہ، مصالح کے لئے لوگوں سے ربط و تعلق رکھنا، اس شخص کے لئے جو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی قدرت رکھتا ہو، اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے اپنے نفس کو باز رکھے اور تکلیف پہنچنے پر صبر کرے

اِعْلَمْ أَنَّ الْاِخْتِلَاطَ بِالنَّاسِ عَلَی الْوَجْهِ الَّذِیْ ذَکَرْتُهٗ

"یاد رکھو کہ لوگوں کے ساتھ اختلاط رکھنے کی وہ صورت جس کا میں

هُوَ الْمُخْتَارُ الَّذِىْ كَانَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَائِرُ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ، وَكَذٰلِكَ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَخْيَارِ هِمْ وَهُوَ مَذْهَبُ أَكْثَرِ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ، وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ، وَأَكْثَرُ الْفُقَهَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ.

نے ذکر کیا ہے پسندیدہ صورت ہے اسی پر آپ ﷺ، تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، حضرات خلفاء راشدین، صحابہ کرام، تابعین علماء وصلحاء کار بند ہیں، اکثر تابعین اور ما بعد کے لوگوں کا بھی یہی مذہب ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور اکثر فقہاء اسی کے قائل ہیں۔"

(۲۰۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ (سورة المائده: ۲)

(۲۰۷) ارشاد خداوندی ہے: "نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔"

﴿وَالآيَاتُ فِىْ مَعْنٰى مَا ذَكَرْتُهٗ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ﴾

اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ وارد ہیں اور مشہور اور معروف ہیں۔

(۷۱) ایمان داروں کے ساتھ تواضع اور نرمی کے ساتھ پیش آنے کا بیان

(۲۰۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (سورة الشعراء: ۲۱۵)

(۲۰۸) "اور مؤمنین میں سے جو تمہاری اتباع کرنے والے ہیں ان سے تواضع کے ساتھ پیش آؤ۔"

(۲۰۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَأْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ﴾ (سورة المائده: ٥٤)

(۲۰۹) "اے ایمان والو! جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا فرمادے گا جن سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے مؤمنوں کے لئے وہ نرم ہوں گے اور کافروں پر سخت ہوں گے۔"

(۲۱۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (سورة الحجر: ۱۳)

(۲۱۰) "اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے پھر تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔"

(۲۱۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾ (سورة النجم: ۳۲)

(۲۱۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "تم اپنے آپ کو مقدس نہ سمجھا کرو تقویٰ والوں کو وہی خوب جانتا ہے۔"

(۲۱۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَنَادٰى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمَاهُمْ قَالُوْا مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ أَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ

(۲۱۲) "اہل اعراف بہت سے آدمیوں کو جنہیں وہ پہچانیں گے پکاریں گے کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا بڑا سمجھنا تمہارے کچھ کام نہ آیا۔ کیا یہ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر اللہ جل شانہ رحمت نہ کرے گا، ان کو یہ حکم ہوگا کہ جاؤ جنت میں تم پر نہ کچھ

عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾ (سورة الاعراف: ٤٨، ٤٩)

اندیشہ ہے اور نہ تم مغموم ہو گے۔"

(٦٠٢) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ. رواه مسلم.

(٦٠٢) حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ آپس میں تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کسی پر زیادتی کرے۔

(٦٠٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ. رواه مسلم.

(٦٠٣) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ عزت کو بڑھاتے ہیں اور جو کوئی اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ جل شانہ اسے سرفرازی عطا فرماتے ہیں۔

(٦٠٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. متفق عليه.

(٦٠٤) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر چند بچوں کے پاس سے ہوا تو انہوں نے ان کو سلام کیا اور فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

(٦٠٥) وَعَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ الْمَدِيْنَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ. رواه البخاري.

(٦٠٥) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ مدینہ کی باندیوں میں سے کوئی بھی باندی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیتی اور اپنی ضرورت کے لئے جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی۔ (بخاری)

(٦٠٦) وَعَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ أَهْلِهٖ. يَعْنِيْ: خِدْمَةِ أَهْلِهٖ. فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. رواه البخاري.

(٦٠٦) حضرت اسود بن یزیدؒ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کی خدمت میں لگے رہتے تھے پس جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ (بخاری)

(٦٠٧) وَعَنْ أَبِيْ رِفَاعَةَ تَمِيْمِ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنْتَهَيْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهٗ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيَّ، فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ أَتٰى خُطْبَتَهٗ، وَأَتَمَّ آخِرَهَا. رواه مسلم.

(٦٠٧) حضرت ابورفاعہ تمیم بن اسیدؓ سے روایت ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک مسافر آدمی اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے کیونکہ وہ اپنے دین کے بارے میں نہیں جانتا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ دیا حتیٰ کہ میرے پاس آ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک کرسی لائی گئی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو گئے آپ مجھے دین کے احکامات کی تعلیم دینے لگے جن کا علم اللہ جل شانہ نے آپ کو عطا فرمایا تھا مجھ سے فارغ ہو کر

پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور پہلے والے خطبہ کو مکمل فرمایا۔

(۶۰۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ: وَقَالَ "إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ" وَأَمَرَ أَنْ تُسْلَتَ الْقَصْعَةُ. قَالَ: "فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ. رواه مسلم.

(۶۰۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے مٹی وغیرہ صاف کر کے کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ پیالے کو چاٹ کر کے صاف کیا جائے اور فرمایا تم نہیں جانتے تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔ (مسلم)

(۶۰۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ" قَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ: فَقَالَ: "نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ. رواه البخاری.

(۶۰۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے کسی بھی نبی کو دنیا میں نہیں بھیجا کہ اس سے بکریاں نہ چرائیں ہوں صحابہ کرام نے عرض کیا کیا آپ نے بھی چرائیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چند قیراط کے عوض اہل مکہ کی بکریوں کو میں چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)

(۶۱۰) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ دُعِيْتُ إِلٰى كُرَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ. رواه البخاری

(۶۱۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر مجھے (بکری وغیرہ) کے پائے یا بازو کے کھانے کی دعوت دی جائے میں ضرور جاؤں گا اور اگر مجھے بازو یا پائے ہدیہ کے طور پر دیئے جائیں تو میں اس کو ضرور قبول کروں گا۔ (بخاری)

(۶۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءُ لَاتُسْبَقُ، أَوْ لَاتَكَادُ تُسْبَقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهُ، فَسَبَقَهَا، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهُ، فَقَالَ: "حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ. رواه البخاری.

(۶۱۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی اونٹنی عضباء تھی جس سے کوئی اونٹ آگے نہیں نکل سکتا تھا ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر آیا اور آپ ﷺ کی اونٹنی سے آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں پر بہت گراں گزری یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس بات کو پہچان لیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ پر یہ بات حق ہے کہ دنیا میں جو چیز بھی بلند ہوگی اللہ جل شانہ اس کو نیچا پست کر دیتے ہیں۔ (بخاری)

(۷۲) تکبر اور خود پسندی کے حرام ہونے کا بیان

(۲۱۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (سورة القصص: ۸۳)

(۲۱۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: آخرت کا گھر ہم نے ایسے لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو زمین میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام نیک تو پرہیز گاروں کا ہی ہے۔"

(٢١٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾ (سورة الاسراء: ٣٧)

(۲۱۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:...... زمین پر اکڑ کر مت چلو۔''

(٢١٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ. وَمَعْنٰى "تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ" أَيْ: تُمِيْلُهُ وَتُعْرِضُ بِهِ عَنِ النَّاسِ تَكَبُّرًا. وَالْمَرَاحُ: اَلتَّبَخْتُرُ﴾ (سورة لقمان: ١٨)

(۲۱۵) اور نہ لوگوں کے لئے اپنا منہ پھیرو نہ زمین پر اترا کر چلو بے شک اللہ جل شانہ ہر تکبر کرنے والے اور فخر کرنے والے کو ناپسند کرتے ہیں۔ "وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ" اس کا معنی یہ ہے تم اپنا چہرہ لوگوں سے تکبر کے ساتھ نہ پھیرو اور "المراح" اکڑ کر چلنے کو کہتے ہیں۔''

(٢١٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوْءُ بِالْعُصْبَةِ أُوْلِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ﴾ (القصص: ٧٦)

إِلٰى قوله تَعَالٰى: ﴿فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ﴾ (الايات)

(۲۱۶) قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا اور اس نے ان پر سرکشی کی اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیئے کہ ان کی کنجیاں ایک طاقت ور جماعت بمشکل اٹھاتی تھی۔ جب اس سے اس کی قوم نے کہا مت اترا، اللہ جل شانہ اترانے والے کو پسند نہیں کرتے۔

اللہ کے اس قول تک ''پس ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔''

(٦١٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً؟ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ: اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ. رواه مسلم.

بَطَرُ الْحَقِّ: دَفْعُهُ وَرَدُّهُ عَلٰى قَائِلِهِ، وَغَمْطُ النَّاسِ: اِحْتِقَارُهُمْ.

(۶۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی تکبر ہوگا ایک آدمی نے سوال کیا کہ آدمی کو یہ پسند ہوتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔

تکبر یہ ہے کہ حق کی بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔ "بَطَرُ الْحَقِّ" حق کو ٹھکرا دینا اور اس کے قائل پر اس کو لوٹا دینا۔ "غَمْطُ النَّاسِ" لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

(٦١٣) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: "كُلْ بِيَمِيْنِكَ" قَالَ: لَا أَسْتَطِيْعُ! قَالَ: "لَا اسْتَطَعْتَ" مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ. رواه مسلم.

(۶۱۳) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا مجھے طاقت نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھ میں اس کی طاقت نہ ہو۔ اس کو صرف تکبر نے آپ علیہ السلام کی بات کے ماننے سے روکا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے منہ کی طرف نہیں اٹھا سکا۔

(٦١٤) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ. متفق عليه.

وتقدم شرحه في باب ضعفة المسلمين.

(۶۱۴) حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر سرکش، بخیل اور متکبر جہنمی ہے۔ (بخاری ومسلم)
اس کی شرح "باب ضعفة المسلمين" میں گزر چکی ہے۔

(٦١٥) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِيَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَمَسَاكِيْنُهُمْ. فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا: إِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِيْ، أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَإِنَّكِ النَّارُ عَذَابِيْ، أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا. رواه مسلم.

(۶۱۵) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ نے باہم جھگڑا کیا۔ دوزخ نے کہا میرے اندر بڑے بڑے سرکش اور متکبر لوگ ہوں گے اور جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور مسکین قسم کے لوگ ہوں گے۔ تو اللہ جل شانہ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا کہ اے جنت! تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور اے دوزخ! تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کے بھرنے کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

(٦١٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: 'لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا. متفق عليه.

(۶۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ جل شانہ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو تکبر سے اپنے تہہ بند (شلوار وغیرہ) کو ٹخنوں سے نیچے گھسیٹتا ہوا چلے۔ (بخاری ومسلم)

(٦١٧) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ. رواه مسلم.

"العائل" الفقير.

(۶۱۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ کلام فرمائیں گے نہ ان کو پاک فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) سے دیکھیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا ① بوڑھا زنا کرنے والا ② جھوٹا بادشاہ ③ تکبر کرنے والا فقیر۔ "العائل" فقیر کو کہتے ہیں۔

(٦١٨) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْعِزُّ إِزَارِيْ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ، فَمَنْ يُنَازِعُنِيْ عَذَّبْتُهُ. رواه مسلم.

(۶۱۸) حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ عزت میرا تہبند اور تکبر میری چادر ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی کو بھی مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا تو میں اس کو عذاب میں مبتلا کروں گا۔ (مسلم)

(٦١٩) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۶۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ

قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ، يَخْتَالُ فِيْ مِشْيَتِهِ، إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. متفق عليه.

"مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ" أَيْ: مُمَشِّطُهُ "يَتَجَلْجَلُ" بِالْجِيْمَيْنِ، أَيْ: يَغُوْصُ وَيَنْزِلُ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی عمدہ جوڑے میں ملبوس سر میں کنگھی کئے ہوئے اتراتا ہوا اکڑ کر چل رہا تھا کہ اللہ جل شانہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پس وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

"مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ" بمعنی کنگھی سے بالوں کو آراستہ کرنے والا۔ "يَتَجَلْجَلُ" زمین میں دھنس رہا ہے، نیچے جا رہا ہے۔

(٦٢٠) وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ، فَيُصِيْبُهُ مَا أَصَابَهُمْ. رواه الترمذي.

وقال: حديث حسن "يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ" أَيْ: يَرْتَفِعُ وَيَتَكَبَّرُ.

(۶۲۰) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی تکبر کا اظہار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے سرکش لوگوں میں لکھ دیا جاتا ہے پھر اسے وہی سزا ہوگی جو سرکش لوگوں کی ہوتی ہے۔ ترمذی۔ اور صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ "يذهب بنفسه" کے معنی ہیں وہ برتری اور تکبر کا اظہار کرتا ہے۔

(۷۳) اچھے اخلاق کا بیان

(٢١٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ (سورة النون: ٤)

(۲۱۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے..... بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانے پر ہیں۔"

(٢١٨) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ﴾ (سورة آل عمران: ١٣٤)

(۲۱۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور غصے کو روکنے اور لوگوں کے قصور معاف کرنے والے ہیں اللہ جل شانہ نیکوکاروں کو دوست رکھتے ہیں۔"

(٦٢١) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا. متفق عليه.

(۶۲۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق کا مجموعہ تھے۔ (بخاری و مسلم)

(٦٢٢) وَعَنْهُ قَالَ: مَا مَسِسْتُ دِيْبَاجًا وَلَا حَرِيْرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ رَائِحَةً قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِيْ قَطُّ: أُفٍّ، وَلَا قَالَ لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَفْعَلْهُ: أَلَا فَعَلْتَ كَذَا؟. متفق عليه.

(۶۲۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کوئی ریشم نہیں پایا۔ اور میں نے آپ ﷺ کے جسم مبارک سے نکلنے والی خوشبو سے زیادہ کوئی خوشبو نہیں سونگھی اور میں نے دس سال تک آپ ﷺ کی خدمت کی، آپ ﷺ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا اور جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور جو کام میں نے نہیں کیا اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا کہ اس طرح یہ کام کیوں نہ کیا۔

(٦٢٣) وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِيْ وَجْهِيْ قَالَ: "إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ". متفق عليه.

(٦٢٣) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک وحشی گدھا ہدیہ کے طور پر پیش کیا آپ ﷺ نے اس کو مجھ کو واپس لوٹا دیا پس جب آپ نے میرے چہرے کے (اثرات) دیکھے تو فرمایا ہم نے تیرا ہدیہ اس لئے واپس کیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔

(٦٢٤) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ: "اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ: مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. رواه مسلم.

(٦٢٤) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے کام کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے پر کھٹکا پیدا کر دے اور تو برا جانے کہ اس کا لوگوں کو پتہ چل جائے۔

(٦٢٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا. وَكَانَ يَقُوْلُ: "إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا. متفق عليه.

(٦٢٥) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نہ تو طبعاً فحش گو تھے اور نہ ہی تکلفاً فحش گوئی فرماتے تھے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اچھے اخلاق والا ہو۔ (بخاری و مسلم)

(٦٢٦) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ. رواه الترمذي.

وقال: حديث حسن صحيح "البذى" هو الذى يتكلم بالفحش، ورديء الكلام.

(٦٢٦) حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت والے دن مؤمن بندے کے ترازو میں حسن اخلاق سے بھاری چیز کوئی نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

اور صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ "اَلْبَذِيّ" وہ شخص جو بےحیا اور بےہودہ باتیں کرتا ہے۔

(٦٢٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: "تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ" وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: "اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ". رواه الترمذي.

وقال: حديث حسن صحيح.

(٦٢٧) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل ایسا ہے جس سے لوگ بہت زیادہ جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ڈر اور اچھے اخلاق۔ پھر پوچھا گیا کہ کون سی چیزیں انسان کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جائیں گی آپ ﷺ نے فرمایا منہ اور شرم گاہ۔ (ترمذی، اور صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے)۔

(٦٢٨) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ. رواه الترمذي.

(٦٢٨) حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں اور تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں

وقال:حديث حسن صحيح.

(٦٢٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ. رواه ابوداؤد.

(٦٣٠) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ، وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ، وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِيْ أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ.

حديث صحيح رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

الزعيم: الضامن.

(٦٣١) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَ إِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ، وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْ ثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ، فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ: اَلْمُتَكَبِّرُوْنَ رواه الترمذى وقال حديث حسن.

"اَلثَّرْ ثَارُ" هُوَ كَثِيْرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا. "وَالْمُتَشَدِّقُ": اَلْمُتَطَاوِلُ عَلَى النَّاسِ بِكَلَامِهٖ، وَيَتَكَلَّمُ بِمَلْءِ فِيْهِ تَفَاصُحًا وَتَعْظِيْمًا لِكَلَامِهٖ، "وَالْمُتَفَيْهِقُ" أَصْلُهٗ مِنَ الْفَهْقِ، وَهُوَ الْاِمْتِلَاءُ، وَهُوَ الَّذِيْ يَمْلَاءُ فَمَهٗ بِالْكَلَامِ، وَيَتَوَسَّعُ فِيْهِ، وَيَغْرِبُ بِهٖ تَكَبُّرًا وَارْتِفَاعًا، وَإِظْهَارًا لِلْفَضِيْلَةِ عَلٰى غَيْرِهٖ وروى الترمذى عن عبدالله بن المبارك رحمه الله فِيْ تَفْسِيْرِ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ: هُوَ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ، وَبَذْلُ

جو اپنی بیویوں کے حق میں سب سے بہتر ہوں (ترمذی، اور صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(۶۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک مؤمن آدمی اپنے حسن اخلاق سے وہ درجہ پالیتا ہے جو ایک روزہ دار اور شب بیدار شخص پاتا ہے۔ (ابوداؤد)

(۶۳۰) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کے لئے بیرونی جنت میں محل دلانے کی ضمانت لیتا ہوں جو حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دے۔ اور اس شخص کو جنت کے درمیان میں محل دلانے کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ بولنا ترک کر دے اگر چہ وہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس شخص کو جنت کے بلند ترین حصہ میں محل دلانے کی ضمانت لیتا ہوں جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ (ابوداؤد)

(۶۳۱) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم سب سے زیادہ محبوب مجھے وہ شخص ہوگا اور اس کی مجلس تم سب سے بڑھ کر میرے قریب ہوگی جو تم میں اچھے اخلاق والا ہے اور تم سب سے زیادہ مبغوض ترین اور زیادہ دور رہنے والا وہ شخص ہوگا جو بات کرتے ہوئے منہ بھر لیتا ہے اور فخر کر لیتا ہے اور دوسروں پر اپنی بڑائی اور برتری جتلانے کے لئے متکبرانہ انداز سے عجیب وغریب باتیں کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کو معلوم ہے کہ "ثر ثارون" اور "متشدقون" کون ہوتے ہیں مگر "متفیھقون" کون ہیں ہم کو نہیں معلوم۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تکبر کرنے والے، ترمذی، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

"الثر ثار" تکلف کے ساتھ زیادہ باتیں بنانے والا۔ "المتشدقون" جو گفتگو میں لوگوں پر فخر کرتا ہو اور فصاحت وبلاغت کے اعتبار سے عظمت جتاتے ہوئے گفتگو کرتا ہو۔ "المتفیھق" یہ فہق سے مشتق ہے بمعنی بھرنا وہ آدمی جو باتیں کرنے میں منہ بھر کر بات کرتا ہے اور منہ چوڑا کر لیتا ہے اور دوسروں پر اپنی بڑائی اور برتری جتلانے کے لئے

الْمَعْرُوْفِ، وَكَفُّ الْأَذٰى.

متکبرانہ انداز سے عجیب وغریب باتیں کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن خلق کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حسن خلق خندہ پیشانی، سخاوت اور کسی کو بھی تکلیف نہ دینے کا نام ہے۔

(۷۴) حلم، بردباری اور نرمی کرنے کا بیان

(۲۱۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (سورة آل عمران: ١٣٤)

(۲۱۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے اور اللہ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔"

(۲۲۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ (سورة الاعراف: ١٩٩)

(۲۲۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے:...... (اے محمد ﷺ عفو و درگزر کو اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔"

(۲۲۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ أَحْسَنُ، فَإِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا، وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾ (سورة حم سجده: ٣٤، ٣٥)

(۲۲۱) بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی برائی کا اس طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا سرگرم دوست بن جائے گا یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور ان کو ہی نصیب ہوتی ہے جو بڑے نصیبوں والے ہوتے ہیں۔"

(۲۲۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ (سورة الشورى: ٤٣)

(۲۲۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔"

(٦٣٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِالْقَيْسِ "إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: اَلْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ". رواه مسلم.

(۶۳۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا: تمہارے اندر دو عادتیں ایسی ہیں جن کو اللہ جل شانہ پسند فرماتے ہیں ① بردباری ② سوچ سمجھ کر کام کرنا۔ (مسلم)

(٦٣٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِى الْأَمْرِ كُلِّهِ". متفق عليه.

(۶۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والے ہیں اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

(٦٣٤) وَعَنْهَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِىْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِىْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِىْ عَلٰى مَا سِوَاهُ. رواه

(۶۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ نرمی کرنے والے ہیں اور نرمی کو ہی پسند فرماتے ہیں نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں فرماتے نہ

مسلم.

اس کے علاوہ کسی اور چیز پر عطاء فرماتے ہیں۔

(٦٣٥) وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ. رواه مسلم.

(۶۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نرمی جس کام میں بھی ہوگی وہ اس کو مزین بنا دیتی ہے اور جس کام سے نرمی نکال لی جاتی ہے تو وہ اس کو عیب دار بنا دیتی ہے۔ (مسلم)

(٦٣٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَقَعُوْا فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُوْهُ وَأَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَّاءٍ، أَوْذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ. رواه البخاري.

"اَلسَّجْلُ" بفتح السين المهملة و إسكان الجيم: وَهِيَ الدَّلْوُ الممتلئة ماءً، وَكَذٰلِكَ الذَّنُوْبُ.

(۶۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف دوڑے تا کہ اس کو ماریں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو اس لئے کہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے ہو۔ (بخاری)

"السَّجل" سین مہملہ کے فتحہ اور جیم کے سکون کے ساتھ اور وہ پانی کا بھرا ہوا ڈول ہے اور اسی طرح "ذنوب" ہے۔

(٦٣٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا. متفق عليه.

(۶۳۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آسانی کرو، سختی نہ کرو خوش خبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ (بخاری و مسلم)

(٦٣٨) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ". رواه مسلم.

(۶۳۸) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔ (مسلم)

(٦٣٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِيْ قَالَ: "لَا تَغْضَبْ" فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ "لَا تَغْضَبْ". رواه البخاري.

(۶۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا غصہ نہ ہوا کرو۔ اس نے کئی بار اپنا سوال دہرایا تو آپ نے (ہر مرتبہ) فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کرو۔ (بخاری)

(٦٤٠) وَعَنْ أَبِيْ يَعْلٰى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ "إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ. رواه مسلم.

(۶۴۰) حضرت ابویعلی شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر کام کو اچھے انداز میں کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ پس جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو کہ اپنی چھری کو تیز کر لو اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچاؤ۔ (مسلم)

(٦٤١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ

(۶۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب بھی آپ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ أَمْرَیْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَیْسَرَ ھُمَا، مَالَمْ یَکُنْ إِثْمًا، فَإِنْ کَانَ إِثْمًا، کَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْہُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ، إِلَّا أَنْ تُنْتَھَكَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ، فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ تَعَالٰی. متفق علیہ.

ﷺ کو دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ان میں سے زیادہ آسان کام کو اختیار فرمایا، بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہوتا ہوا گر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ بھاگنے والے ہوتے اور آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کسی معاملے میں کبھی بھی انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ جل شانہ کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو آپ ﷺ محض اللہ کے لئے انتقام لیتے۔ (بخاری ومسلم)

(٦٤٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَّحْرُمُ عَلَی النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَیْہِ النَّارُ؟ تَحْرُمُ عَلٰی کُلِّ قَرِیْبٍ ھَیِّنٍ لَیِّنٍ سَھْلٍ. رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن.

(۶۴۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایسے لوگوں کی خبر نہ دوں جو جہنم کی آگ پر حرام ہیں یا جہنم کی آگ ان پر حرام ہے؟ یہ ہر اس شخص پر حرام ہے جو لوگوں سے نزدیکی اختیار کرے آسانی کرنے والا ہو۔ نرمی کرنے والا اور سہولت کا معاملہ کرنے والا ہو (ترمذی اور صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)۔

(۷۵) عفو ودرگزر کرنے اور جاہلوں سے اعراض کرنے کا بیان

(٢٢٣) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ﴾ (سورة اعراف: ١٩٩)

(۲۲۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ...... (اے محمد ﷺ) عفو ودرگزر کو اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔"

(٢٢٤) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ﴾ (سورة الحجر: ٨٥)

(۲۲۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ...... تم ان لوگوں سے اچھی طرح درگزر کرو۔"

(٢٢٥) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا، أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ﴾ (سورة النور: ٢٢)

(۲۲۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ...... چاہئے کہ وہ معاف کردیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردیں"۔

(٢٢٦) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (سورة آل عمران: ١٣٤)

(۲۲۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ...... لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اللہ جل شانہ نیک لوگوں کو دوست رکھتے ہیں۔"

(٢٢٧) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ (سورة الشوری: ٤٣)

(۲۲۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ...... وہ شخص جس نے صبر کیا اور معاف کیا یہ یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے۔"

(٦٤٣) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا أَنَّھَا قَالَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ھَلْ أَتٰی عَلَیْكَ یَوْمٌ کَانَ أَشَدَّ مِنْ یَوْمِ أُحُدٍ؟ قَالَ: "لَقَدْ لَقِیْتُ مِنْ قَوْمِكَ، وَکَانَ أَشَدُّ مَا لَقِیْتُ مِنْھُمْ یَوْمَ الْعَقَبَۃِ، إِذْ عَرَضْتُ

(۶۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پر غزوہ احد سے بھی کوئی دن سخت آیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے تیری قوم سے بہت تکلیف اٹھائی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ والے دن پہنچی جب

نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُوْمٌ عَلَى وَجْهِيْ، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِيْ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ، فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبِّيْ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ: إِنْ شِئْتَ أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ" فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا". متفق عليه.

"اَلْأَخْشَبَانِ" اَلْجَبَلَانِ الْمُحِيْطَانِ بِمَكَّةَ وَالْأَخْشَبُ: هُوَ الْجَبَلُ الْغَلِيْظُ.

میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (جو طائف کا سردار تھا) اس نے میری دعوت کو قبول نہیں کیا تو میں وہاں سے سخت پریشانی کی حالت میں نکلا۔ قرن ثعالب پہنچ کر مجھے کچھ افاقہ ہوا میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو بادل نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا میں نے جب غور سے دیکھا تو اس میں حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی قوم کی وہ باتیں سنیں جو انہوں نے آپ ﷺ سے کیں اور وہ بھی جو انہوں نے آپ ﷺ کو جواب دیا۔

اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کی طرف پہاڑوں پر مقرر فرشتہ بھیجا ہے آپ ﷺ اس کو جو حکم دیں گے وہ حکم بجالائے گا۔ پھر مجھے اس پہاڑوں پر مقرر فرشتے نے آواز دی اور سلام کیا اور کہا: اے محمد ﷺ بے شک اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے انہوں نے کی سنی اور میں پہاڑوں پر مقرر فرشتہ ہوں مجھے میرے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے حکم دیں پس آپ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہیں تو میں دو پہاڑوں کے درمیان ان کو پیس ڈالوں اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

"الاخشبان" مکہ کے اردگرد دو پہاڑوں کا نام ہے۔ اخشب دشوار گزار (عظیم) پہاڑ کو کہتے ہیں۔

(٦٤٤) وَعَنْهَا قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ، إِلَّا أَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ تَعَالٰى. رواه مسلم.

(۶۴۴) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی چیز کو، نہ کسی عورت کو، نہ خادم کو اپنے ہاتھ سے مارا۔ ہاں! مگر جب آپ ﷺ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے اور کبھی ایسا بھی نہیں ہوا کہ آپ ﷺ کو کسی کی طرف سے تکلیف پہنچی اور آپ ﷺ نے تکلیف پہنچانے والے سے بدلہ لیا ہو۔ ہاں اگر اللہ کے محارم میں سے کسی چیز کی بے حرمتی محسوس فرماتے تو اللہ کے لئے انتقام لیتے۔ (مسلم)

(٦٤٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَجَبَذَهُ

(۶۴۵) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ﷺ کے اوپر نجران کی بنی ہوئی موٹے کنارے والی چادر تھی۔ ایک دیہاتی آپ کو ملا اور آپ ﷺ کی چادر مبارک کو اس

بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً، فَنَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْلِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ. متفق عليه.

نے سختی کے ساتھ کھینچا۔ میں نے آپ ﷺ کے کندھے مبارک کی جانب دیکھا تو چادر کے کنارے سختی کے ساتھ کھینچنے کی وجہ سے اس میں نشان پڑ گئے تھے۔ پھر اس دیہاتی نے کہا: اے محمد تمہارے پاس جو مال اللہ کا ہے اس میں سے میرے لئے بھی دینے کا حکم فرمائیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے پھر آپ ﷺ نے اس کو دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

(٦٤٦) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ، ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ، وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. متفق عليه.

(٦٤٦) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کو انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کا واقعہ سناتے ہوئے دیکھ رہا ہوں کہ اس نبی کو اس کی قوم نے مار مار کر لہولہان کر دیا تھا وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتا تھا اور کہتا جاتا تھا اے اللہ! میری قوم کو معاف فرمادے کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں۔ (بخاری ومسلم)

(٦٤٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ. متفق عليه.

(٦٤٧) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ طاقت ور وہ نہیں ہے جو پچھاڑ دے اصل طاقت ور وہ ہے جو غصے میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ (بخاری مسلم)

(٧٦) لوگوں کی اذیت برداشت کرنے کے بیان میں

(٢٢٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ.﴾ (آل عمران: ١٣٤)

(٢٢٨) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے اور اللہ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔''

(٢٢٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ.﴾ (الشورى: ٤٣.)

(٢٢٩) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔''

(٦٤٨) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ! فَقَالَ: "لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَادُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ رواه مسلم. وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهٗ فِيْ "بَابِ صِلَةِ الْأَرْحَامِ.

(٦٤٨) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہوں۔ وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں۔ وہ مجھے ایذائیں پہنچاتے ہیں۔ میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں۔ وہ مجھ سے جاہلیت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو ویسا ہی ہے، جیسا تو نے بیان کیا تو گویا تم ان کے منہ پر گرم راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک تو ایسا کرتا رہے گا اللہ کی طرف سے تیرا ایک مددگار

ہے (مسلم۔اس کی تشریح صلہ رحمی کے باب میں گزر چکی ہے)۔

(۷۷) احکام شرعیہ کی بے حرمتی کے وقت غصہ ہونے اور اللہ جل شانہ کے دین کی حمایت کرنے کا بیان

(۲۳۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾ (سورة الحج: ۳۰)

(۲۳۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: جو اللہ کی محترم کردہ چیزوں کی تعظیم کرے گا وہ اس کے لئے اس کے رب کے پاس بہتر (اجر) ہے۔"

(۲۳۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ (سورة محمد: ۷)

(۲۳۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اگر تم اللہ کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو مضبوط کر دے گا۔"

(۶۴۹) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّيْ لَاَ تَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا! فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: "يَاأَيُّهَا النَّاسُ: إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ. فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَّرَائِهِ الْكَبِيْرَ وَالصَّغِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ. متفق عليه.

(۶۴۹) حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میں صبح کی نماز میں اس لئے پیچھے رہ جاتا ہوں کہ فلاں آدمی ہمیں نماز لمبی پڑھاتا ہے۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کو کسی وعظ میں اتنے غصہ میں نہیں دیکھا جیسا کہ اس دن غصے میں آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے جو شخص لوگوں کی امامت کرائے اسے چاہئے کہ وہ ہلکی نماز پڑھائے اس لئے کہ اس کے پیچھے بوڑھے بچے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

(۶۵۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهٗ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ وَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ. متفق عليه.

"اَلسَّهْوَةُ": كَالصُّفَّةِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ. وَ "الْقِرَامُ" بِكَسْرِ الْقَافِ: سِتْرٌ رَقِيْقٌ، وَ "هَتَكَهٗ" أَفْسَدَ الصُّوْرَةَ الَّتِيْ فِيْهِ.

(۶۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس لوٹے اور میں نے گھر کے سامنے کے چبوترے پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو اس کو پھاڑ دیا آپ ﷺ کے چہرے مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا اور فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ کے نزدیک وہ لوگ شدید عذاب میں مبتلا ہوں گے جو اللہ کی صفت خلق کی مشابہت کرتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

"السهوة" وہ انگیٹھی جو گھر کے سامنے بنی ہوتی ہے "القرام" قاف کے زیر کے ساتھ، باریک کپڑے کے پردے کو کہتے ہیں۔ "هتكه" تصویر والے کپڑے کو پھاڑ ڈالا۔

(۶۵۱) وَعَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ

(۶۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو اس

الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالَى؟" ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: "إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ! وَايْمُ اللّٰهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا. متفق عليه.

مخزومیہ عورت نے پریشان کر دیا جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا۔ پس انہوں نے کہا کہ اس بات کو رسول اللہ ﷺ سے کون ذکر کرے گا؟ تو کہنے لگے اس کی جرأت صرف اسامہ بن زید ہی کریں گے جو آپ ﷺ کے چہیتے ہیں چنانچہ اسامہ بن زید نے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرنے لگا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا پھر فرمایا بے شک تم سے پہلے لوگ ہلاک ہو گئے اس لئے کہ جب ان میں سے کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی ضعیف آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ (بخاری و مسلم)

(٦٥٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُؤِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ" ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ: "أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا". متفق عليه.

وَالْأَمْرُ بِالْبُصَاقِ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ هُوَ فِيمَا إِذَا كَانَ فِي غَيْرِ الْمَسْجِدِ، فَأَمَّا فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يَبْصُقُ إِلَّا فِي ثَوْبِهِ.

(۶۵۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جانب قبلہ میں تھوک لگا ہوا دیکھا آپ کو یہ بات گراں گزری یہاں تک کہ اس کے اثرات آپ کے چہرے پر دیکھے گئے پس نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اس کو کھرچ دیا۔ اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے پس تم میں سے کوئی قبلہ کی طرف نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں جانب یا اپنے پیر کے نیچے تھوکے پھر آپ نے اپنی چادر کا ایک کونا پکڑا اور اس میں تھوکا پھر اس کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ سے رگڑ دیا اور فرمایا یا اس طرح کرے۔ (بخاری و مسلم)

بائیں جانب اور اپنے پیر کے نیچے تھوکنے کا حکم اس وقت ہے جب کہ نماز پڑھنے والا مسجد میں نہ ہو اور اگر وہ مسجد میں ہو تو صرف اپنے کپڑے میں تھوکے۔

(۷۸) حاکموں کو اپنی رعایا کے ساتھ نرمی کرنے اور ان کی خیر خواہی کرنے اور ان پر شفقت کرنے کا حکم اور ان پر سختی کرنے اور ان کے مصالح کو نظر انداز کرنے اور ان کی ضرورتوں سے غفلت برتنے کی ممانعت کا بیان

(٢٣٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ

(۲۳۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے:...... آپ اپنے متبعین مؤمنوں

اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (سورة الشعراء: ٢١٥)

کے لئے اپنے بازو کو پست رکھیں۔"

(٢٣٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (سورة النحل: ٩٠)

(٢٣٣) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی، منکرات اور ظلم زیادتی کرنے سے منع فرماتے ہیں وہ تمہیں نصیحت کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

(٦٥٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهِ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. متفق عليه.

(٦٥٣) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم سب کے سب نگہبان ہو اور تم سب سوال کئے جاؤ گے اپنی رعیت کے بارے میں، امیر نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا تم سب کے سب نگہبان ہو تم سب کے سب سوال کئے جاؤ گے اپنی رعیت کے بارے میں۔

(٦٥٤) وَعَنْ اَبِيْ يَعْلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. متفق عليه.

(٦٥٤) حضرت ابویعلی معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس بندے کو اللہ تعالیٰ رعیت کا حکمراں بنا دیتا ہے اور وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازی کرنے والا ہے تو جس دن فوت ہوگا اللہ اس پر جنت حرام کر دیں گے۔ (بخاری و مسلم)

وفي رواية: "فَلَمْ يَحُطْهَا بِنُصْحِهِ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ".

ایک روایت میں ہے کہ اس نے خیر خواہی کے ساتھ ان کے حقوق کی حفاظت نہیں کی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اور مسلم کی ایک روایت ہے کہ جو حاکم بھی مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار بنتا ہے پھر ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش نہیں کرتا اور ان کے ساتھ خیر خواہی نہیں کرتا تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

وفي رواية لمسلم: "مَا مِنْ أَمِيْرٍ يَلِيْ أُمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ، وَيَنْصَحُ لَهُمْ، إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ

(٦٥٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا "اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا

(٦٥٥) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اس گھر میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے اور ان کو مشقت میں ڈالے تو اے اللہ! تو بھی اس پر مشقت فرما اور جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا

فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ. رواه مسلم.

حاکم بنے اور ان کے ساتھ نرمی کرے تو اے اللہ! تو بھی اس کے ساتھ نرمی فرما۔ (مسلم)

(٦٥٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ بَعْدِيْ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: "أَوْفُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ، ثُمَّ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، وَاسْأَلُوْا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ. متفق عليه.

(۶۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کے ہاتھ میں تھی۔ جب بھی کوئی نبی ہلاک ہوا تو اس کے پیچھے دوسرا نبی آیا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میرے بعد خلفاء آئیں گے جو تعداد میں بہت زیادہ ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے پہلے بیعت کرو اسے پورا کرو پھر اس کے بعد والے سے بیعت کرو پھر ان کو ان کے حق عطا کرو اور اپنے حق کا سوال اللہ سے کرو۔ پس بے شک اللہ ان سے سوال کرے گا جو نگرانی ان کے حوالے کردی تھی۔ (بخاری و مسلم)

(٦٥٧) وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، فَقَالَ لَهُ: أَيْ بُنَيَّ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ" فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ. متفق عليه.

(۶۵۷) حضرت عائذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بدترین حاکم رعایا پر ظلم کرنے والے ہیں۔ پس تو اس سے بچ کہ تو ان میں سے ہو۔ (بخاری و مسلم)

(٦٥٨) وَعَنْ أَبِيْ مَرْيَمَ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ، اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ. رواه ابوداؤد والترمذی.

(۶۵۸) حضرت ابو مریم ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کچھ امور کا والی بنائے اور وہ ان کی ضرورتوں، حاجتوں اور فقر کے درمیان آ جائے تو اللہ بھی قیامت کے دن اس کی ضرورت حاجت اور فقر کے درمیان آ جائے گا۔ پس معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کی حاجات معلوم کرنے کے لئے ایک آدمی مقرر فرمایا۔

(۷۹) انصاف کرنے والے حکمران کا بیان

(٢٣٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ﴾ (سورة النحل: ٩٠)

(۲۳۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے:...... بے شک اللہ جل شانہ عدل و انصاف اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔"

(٢٣٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَقْسِطُوْا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

(۲۳۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے:...... انصاف کرو یقیناً اللہ جل شانہ

الْمُقْسِطِيْنَ﴾ (سورة الحجرات: ۹)

انصاف کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔"

(٦٥٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ، اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَاللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. متفق عليه.

(٦٥٩) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ اپنے سائے میں جگہ دے گا اس دن جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا ① انصاف کرنے والا حکمران ② وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پل کر بڑا ہو ③ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو ④ وہ دو آدمی جو محض اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہوں اسی پر جمع ہوتے ہوں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں ⑤ وہ آدمی جس کو حسب نسب والی حسن و جمال والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح پوشیدہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو نہیں علم ہوا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں دواں ہو گئے۔ (بخاری و مسلم)

(٦٦٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ: الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيْهِمْ وَمَاوَلُوْا. رواه مسلم.

(٦٦٠) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک انصاف کرنے والے اللہ کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے وہ لوگ جو اپنی حکومت میں اور اپنے گھر والوں میں اور ان کاموں میں جو ان کے حوالے ہیں۔ عدل و انصاف کرتے ہیں۔ (مسلم)

(٦٦١) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ، وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ، وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ!" قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَلَانُنَابِذُهُمْ؟ قَالَ: "لَا، مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ، لَا، مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ. رواه مسلم.

قوله: "تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ": تَدْعُوْنَ لَهُمْ.

(٦٦١) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں تم ان کے حق میں دعا کرو اور وہ تمہارے حق میں دعا کریں اور بدترین حکمران تمہارے وہ ہیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور وہ تم کو ناپسند کرتے ہوں تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔

راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان کی بیعت کو توڑ کر ان کے خلاف بغاوت نہ کریں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں جب تک وہ تمہارے اندر نماز قائم کرتے ہیں نہیں جب تک وہ تمہارے اندر نماز قائم کرتے ہیں "تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ" ان کے حق میں دعا کرتے ہو۔

(٦٦٢) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

(٦٦٢) حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوْسُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيْفٌ ذُوْعِيَالٍ. رواه مسلم.

نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین قسم کے لوگ جنتی ہیں، انصاف کرنے والا بادشاہ، وہ آدمی جو مسلمانوں اور رشتہ داروں کے لئے مہربان اور نرم دل ہو، وہ آدمی جو پاک دامن ہو سوال سے بچنے والا ہو اگرچہ اہل وعیال والا ہو۔

(۸۰) جائز کاموں میں حکمرانوں کی اطاعت کے واجب ہونے اور ناجائز کاموں میں ان کی اطاعت حرام ہونے کا بیان

(۲۳۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (سورة النساء: ۵۹)

(۲۳۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے:......اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو تمہارے حکمران ہیں۔"

(۶۶۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ. متفق عليه.

(۶۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان آدمی کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان حکمران کی بات سنے اور اطاعت کرے خواہ اس کو پسند ہو یا ناپسند ہو مگر یہ کہ اس کو (اللہ کی) نافرمانی کا حکم دے تو نہ سنے اور نہ اطاعت کرے۔ (بخاری و مسلم)

(۶۶۴) وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا "فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ". متفق عليه.

(۶۶۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم آپ ﷺ سے اس بات کی بیعت کرتے تھے کہ آپ ﷺ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے تو آپ ﷺ فرماتے کہ ان چیزوں میں جس میں تم طاقت رکھتے ہو۔ (بخاری و مسلم)

(۶۶۵) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً. رواه مسلم.

وفي رواية له: "وَمَنْ مَّاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ، فَإِنَّهُ يَمُوْتُ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً "اَلْمِيْتَةُ" بِكَسْرِ الْمِيْمِ.

(۶۶۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی اور جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت پر مرا "مِيْتَة" میم کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

(۶۶۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ

(۶۶۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر کسی حبشی غلام کو ہی حاکم مقرر

عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيْبَةٌ. رواه البخاري.

(٦٦٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ. رواه مسلم.

(٦٦٨) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَمِنَّا مَنْ يُّصْلِحُ خِبَاءَهُ، وَمِنَّا مَنْ يَّنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهٖ، إِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ. فَاجْتَمَعْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَّدُلَّ أُمَّتَهٗ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ، وَيُنْذِرُهُمْ شَرَّمَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ، وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ أَوَّلِهَا، وَسَيُصِيْبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا، وَتَجِيْءُ فِتَنٌ يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ، وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهٖ هٰذِهٖ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ، وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَاْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُّؤْتٰى إِلَيْهِ.

وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ، فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهٗ، فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْآخَرِ. رواه مسلم.

قوله: "يَنْتَضِلُ" أَيْ: يُسَابِقُ بِالرَّمْيِ بِالنَّبْلِ وَالنُّشَّابِ. "وَالْجَشَرُ" بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالرَّاءِ: وَهِيَ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَرْعٰى وَتَبِيْتُ مَكَانَهَا. وَقَوْلُهٗ: "يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا" أَيْ: يُصَيِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَقِيْقًا، أَيْ: خَفِيْفًا لِعِظَمِ مَا بَعْدَهٗ، فَالثَّانِيْ يُرَقِّقُ الْأَوَّلَ وَقِيْلَ:

کر دیا جائے گویا کہ اس کا سرانگور ہے۔ (بخاری)

(۶۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تجھ پر سننا اور اطاعت کرنا تنگی، آسانی، خوشی، ناراضی نیز حکمرانوں کے تجھ پر دوسروں کو ترجیح دینے کی صورت میں لازم ہے۔

(۶۶۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک جگہ پر اترے ہم میں سے بعض اپنے خیمے کو درست کرنے میں مصروف ہو گئے اور کچھ لوگ تیر اندازی کا مقابلہ کرنے میں اور بعض اپنے مویشیوں میں۔ اچانک آپ ﷺ کے منادی نے آواز دی کہ نماز تیار ہے۔ پس ہم سب آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے پہلے جتنے انبیاء بھی دنیا میں تشریف لائے ان کے لئے یہ بات ضروری تھی کہ وہ اپنی امت کی راہنمائی ایسے کاموں کی طرف کریں جس کو وہ ان کے حق میں بہتر جانتے تھے اور ان کو ایسے کاموں سے ڈرائیں جن کو وہ ان کے حق میں برا جانتے تھے لیکن یہ امت اس کی عافیت ابتدائی حصہ میں رکھی گئی ہے اس کے آخری حصہ میں آزمائش اور ہلاکت رکھی گئی ہے اور ایسے امور جن کو تم برا سمجھو گے اور ایسے فتنے ظاہر ہوں گے کہ ایک دوسرے کو وہ ہلکا کر دیں گے۔ یہاں تک کہ ایک فتنہ ایسا بھی ہوگا کہ مومن یہ سمجھے گا کہ میں اس فتنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ پھر وہ فتنہ ختم ہو جائے گا پھر ایک دوسرا فتنہ سر نکالے گا تو پھر مومن یہ سمجھے گا کہ یہ فتنہ تو میری تباہی کا باعث بن جائے گا۔ پس جو شخص یہ پسند کرے کہ دوزخ سے دور ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے تو اس کو ایسے حال میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ معاملہ کرے جو اپنے ساتھ کرنے کو وہ پسند کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اسے اپنا ہاتھ اور دل کا پھل دے چکا ہو تو اب اس کو چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو اس کی اطاعت کرے پھر اگر کوئی دوسرا (اس کو اپنا تابع بنانے کے لئے) اس امارت کو چھیننا چاہے تو اس کی گردن قلم کر دو۔

"ینتضل" تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے تھے۔ "جشر" جیم اور

مَعْنَاهُ يَسُوْقُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ بِتَحْسِيْنِهَا وَتَسْوِيْلِهَا، وَقِيْلَ: يُشْبِهُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

شین پر زبر اور را کے ساتھ۔ وہ مویشی جو چراگاہ میں چرتے ہیں۔ اور وہیں رات گزارتے ہیں۔ "یرقق بعضها بعضًا" یعنی ایک دوسرے کو ہلکا کر دیتا ہے کیونکہ اس کے بعد آنے والا فتنہ اس سے بڑا ہوتا ہے تو وہ دوسرے کو ہلکا سمجھتا ہے۔ بعض کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ فتنے ایسے حسین اور دل لبھانے والے ہوں گے کہ ایک فتنہ دوسرے فتنہ کا شوق پیدا کرے گا اور بعض نے اس کے معنی یہ لئے ہیں کہ فتنے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں گے۔

(٦٦٩) وَعَنْ اَبِیْ هُنَيْدَةَ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ، يَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ، وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ. رواه مسلم.

(٦٦٩) حضرت ابوہنیدہ وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ سلمۃ بن یزید جعفی نے آپ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں بتائیں اگر ہم سے حاکم اپنا حق مانگیں لیکن ہمیں ہمارا حق نہ دیں۔ تو ہمارے لئے آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے یہ سن کر اعراض فرمایا: انہوں نے پھر آپ ﷺ سے یہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کی بات سنو اور مانو ان کے ذمہ ضروری ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور جو ذمہ داریاں تم پر ہیں تم انہیں پورا کرو۔

(٦٧٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ أَثَرَةٌ، وَأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا!" قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ؟ قَالَ: "تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ. متفق عليه.

(٦٧٠) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد اپنوں کو ترجیح دی جائے گی اور ایسے کام ہوں گے جس کو تم ناپسند کرو گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے تو آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا تم وہ حقوق ادا کرو جو تم پر واجب ہیں اور اپنے حقوق کا اللہ سے سوال کرو جو تمہارے لئے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

(٦٧١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ يُّطِعِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ يَّعْصِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ. متفق عليه.

(٦٧١) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ (بخاری ومسلم)

(٦٧٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ

(٦٧٢) حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو اپنے حاکم کا کوئی کام ناپسندیدہ دیکھے تو اس کو چاہئے کہ صبر کرے۔ اس لئے کہ جو شخص امیر کی اطاعت سے ایک بالشت کے برابر بھی نکلا تو

مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. متفق عليه.

جاہلیت کی موت مرے گا۔ (بخاری ومسلم)

(٦٧٣) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ أَهَانَ السُّلْطَانَ أَهَانَهُ اللّٰهُ" رواه الترمذي وقال: حديث حسن. وفي الباب احاديث كثيرة في الصحيح، وقد سبق بعضها في ابواب.

(۶۷۳) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے حاکم کی بے عزتی کی اللہ اس کو ذلیل کرے گا (ترمذی) صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور اس مسئلہ میں بہت سی صحیح احادیث موجود ہیں ان میں سے کچھ احادیث اس سے پہلے ابواب میں بھی گزر چکی ہیں۔

(۸۱) عہدہ ومنصب کا سوال کرنے کی ممانعت اور جب تک کسی عہدہ کے لئے متعین نہ ہوجائے یا اس کی کوئی حاجت نہ ہو تو امارت اختیار نہ کرنے کا بیان

(٢٣٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَّالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (سورة القصص: ٨٣)

(۲۳۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: آخرت کا گھر ہم نے ان ہی لوگوں کے لئے (تیار) کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور اچھا انجام تو پرہیز گاروں کے لئے ہی ہے۔"

(٦٧٤) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِّلْتَ إِلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِيْنٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ. متفق عليه.

(۶۷۴) حضرت ابوسعید عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرۃ! تم امارت کا سوال نہ کرنا اگر بغیر خواہش کے امارت مل جائے تو اس میں مدد دی جاتی ہے اور سوال کرنے کے بعد امارت ملی تو اب تو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جب تم کوئی قسم کھاؤ اور اس کے خلاف کو اس سے بہتر دیکھو تو جو بہتر ہے وہ کام کرلو اور قسم کا کفارہ دے دو۔

(٦٧٥) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيْفًا، وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي، لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ. رواه مسلم.

(۶۷۵) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوذر! میں تجھے کمزور دیکھتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں پس دو آدمیوں کا بھی امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کا ذمہ دار نہ بننا۔

(٦٧٦) وَعَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيْهَا. رواه مسلم.

(۶۷۶) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی جگہ کا گورنر کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ منصب ایک امانت ہے یہ قیامت والے دن رسوائی اور ندامت ہوگی۔ سوائے اس شخص کے جو اسے حق کے ساتھ حاصل کرے اور ان ذمہ داریوں

کو پورا کرے جو اس پر عائد ہوتی ہیں۔

(٦٧٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه البخاری.

(٦٧٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم عنقریب امارت کی لالچ کرو گے لیکن امارت قیامت کے دن ندامت کا باعث ہوگی۔

(۸۲) امیر قاضی اور دیگر حکام کو نیک وزیر مقرر کرنے کی ترغیب اور برے ہم نشینوں سے ڈرانے اور ان کی باتوں کو قبول نہ کرنے کا بیان

(۲۳۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ﴾ (سورة الزخرف: ٦٧)

(۲۳۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ...... اس دن دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔"

(٦٧٨) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِیٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ، بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ. رواه البخاری.

(٦٧٨) حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجا اور اس کے بعد جس کو بھی خلیفہ بنایا تو اس کے دو رفیق ہوتے تھے ایک رفیق اس کو نیکی کا حکم دیتا رہتا تھا اور اس پر رغبت دلاتا رہتا تھا اور دوسرا رفیق اس کو برائی کا حکم دیتا اور اس پر رغبت دلاتا تھا اور گناہوں سے تو وہی آدمی محفوظ رہ سکتا ہے جس کو اللہ بچائے۔ (بخاری)

(٦٧٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِالْأَمِيْرِ خَيْرًا، جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ صِدْقٍ، إِنْ نَسِیَ ذَكَّرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ سُوْءٍ، إِنْ نَسِیَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ. رواه ابوداود باسناد جيد على شرط مسلم.

(٦٧٩) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرماتے ہیں تو اس کے لئے سچا وزیر عطا فرما دیتے ہیں وہ اگر بھولتا ہے تو وہ اس کو یاد دلا دیتا ہے اور اگر اس کو وہ بات یاد رہتی ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے۔" اور جب کسی حاکم کے ساتھ اللہ تعالیٰ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو ایسا وزیر عطا فرماتے ہیں کہ اگر وہ بھول جائے تو اس کو یاد دہانی نہیں کرواتا اور اگر یاد ہو تو اس کی مدد بھی نہیں کرتا۔ (ابوداؤد نے سند جید کے ساتھ اور صحیح مسلم کے شرط کے مطابق اس روایت کو نقل کیا ہے۔)

(۸۳) امارت قضاء اور دیگر عہدے ان لوگوں کو نہ دیئے جائیں جو ان عہدوں کی خواہش کریں اور ان عہدوں کا مطالبہ کریں

(٦٨٠) وَعَنْ أَبِیْ مُوْسَى الْأَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

(٦٨٠) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: "إِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ هٰذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ، أَوْ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ. متفق عليه.

اور میرے دو چچازاد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے دونوں میں سے ایک نے عرض کیا کہ جن علاقوں پر اللہ نے آپ کو حاکم بنایا ہے ان میں سے کسی علاقے کا مجھے بھی گورنر بنادیں۔ دوسرے آدمی نے بھی اسی طرح عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم ہم اس آدمی کو کوئی عہدہ حوالے نہیں کرتے جو اس کا سوال یا اس کی لالچ رکھے۔

کتاب الادب

(۸۴) حیا اور اس کی فضیلت اور حیا اختیار کرنے کی ترغیب کا بیان

(٦٨١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ". متفق عليه.

(۶۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم و حیا کرنے کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے یقیناً شرم وحیا کرنا تو ایمان کا حصہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

(٦٨٢) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ. متفق عليه.

وفي رواية لمسلم: "اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ" أَوْ قَالَ: "اَلْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ.

(۶۸۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرم وحیا خیر ہی لاتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

مسلم کی روایت میں ہے حیا تو ساری کی ساری خیر ہی خیر ہے۔

(٦٨٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ، أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ. متفق عليه.

"البضع" بكسر الباء، ويجوز فتحها، وهو من الثلاثة الى العشرة. "والشعبة" القطعة والخَصْلَةُ. "الإ مَاطَة" الا زالة "والاذى" ما يوذى كحجر وشوكٍ وطينٍ ورمادٍ وقذرٍ ونحو ذلك.

(۶۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں۔ ان میں سے سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ کا کہنا ہے اور سب سے ادنی راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا اور "حیا" بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

البضع باپر زیر اور زبر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ تین سے دس تک عدد کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ شعبة بمعنی شاخ اور خصلت کے آتا ہے۔ اماطة کے معنی ہیں دور کر دینا۔ ہٹا دینا۔ اذی تکلیف دہ چیز جیسے پتھر کانٹا مٹی، راکھ۔ گندگی اور اسی قسم کی اور چیزیں۔

(٦٨٤) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

(۶۸۴) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا، وَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ، عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ. متفق عليه.

"قَالَ الْعُلَمَاءُ: حَقِيْقَةُ الْحَيَاءِ خُلُقٌ يَبْعَثُ عَلٰى تَرْكِ الْقَبِيْحِ، وَيَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حَقِّ ذِي الْحَقِّ. وَرَوَيْنَا عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ الْجُنَيْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: اَلْحَيَاءُ رُؤْيَةُ الْآلَاءِ أَيْ: اَلنِّعَمِ. وَرُؤْيَةُ التَّقْصِيْرِ، فَيَتَوَلَّدُ بَيْنَهُمَا حَالَةٌ تُسَمّٰى حَيَاءً".

ﷺ ایک کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاوالے تھے جوشرم وحیا کے پیش نظر پردے میں رہتی ہے جب آپ کسی چیز کو ناپسند سمجھتے، تو ہم اس کی ناگواری کے اثرات کو آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے پہچان لیتے۔ (بخاری ومسلم)

علماء فرماتے ہیں کہ حقیقت میں حیا ایسے کردار کا نام ہے جو قبیح چیزوں کے چھوڑنے پر آمادہ کرے اور صاحب حق کو حق پہنچانے میں سرزد ہونے والی کمی وکوتاہی سے روکے ہم نے ابوالقاسم جنید سے نقل کیا ہے کہ ایک طرف نعمتوں کو دیکھنا اور اس کے مقابل کوتاہیوں کو دیکھ لینا چنانچہ ان دونوں کے درمیان پیدا ہونے والی حالت کو حیا کہتے ہیں۔

(۸۵) رازوں کی حفاظت کے بیان میں

(٢٣٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُوْلًا﴾ (سورة الاسراء: ٣٤)

(۲۳۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔"

(٦٨٥) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلرَّجُلُ يُفْضِيْ إِلَى الْمَرْأَةِ وَتُفْضِيْ إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا. رواه مسلم.

(۶۸۵) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بدتر مرتبے والا وہ شخص ہوگا جو اپنی عورت سے مباشرت کرے اور وہ اس کے ساتھ مباشرت کرے پھر وہ راز کو پھیلائے۔

(٦٨٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ تَأَيَّمَتْ بِنْتُهٗ حَفْصَةُ قَالَ: لَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: سَأَنْظُرُ فِيْ أَمْرِيْ. فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ: قَدْ بَدَالِيْ أَنْ لَّا أَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا فَلَقِيْتُ أَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ؟ فَصَمَتَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا! فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، ثُمَّ خَطَبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ:

(۶۸۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہ بیوہ ہوگئیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور انہیں حفصہ سے نکاح کرنے کی پیش کش کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ سے کردیتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے معاملے میں غور کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں چند دن انتظار میں رہا پھر ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں مجھے شادی نہیں کرنا چاہیے۔ پھر میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کا نکاح حفصہ سے کردوں اس پر حضرت ابوبکر خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پس میں ان پر حضرت عثمان سے زیادہ رنجیدہ ہوا تو میں کئی راتیں ٹھہرا رہا پھر

لَعَلَّكَ وَجَدْتَّ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَبِلْتُهَا. رواه البخاري.

قوله: "تَأَيَّمَتْ" أي: صَارَتْ بِلَا زَوْجٍ، وَكَانَ زَوْجُهَا تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "وَجَدْتَّ": غَضِبْتَ.

آپ ﷺ نے حفصہ کے لئے نکاح کا پیغام دیا۔ تو میں نے حفصہ کا نکاح آپ ﷺ سے کر دیا۔ پھر مجھے ابوبکر ملے تو انہوں نے فرمایا شاید تم مجھ سے ناراض ہو جب تم نے میرے لئے حفصہ سے نکاح کی پیش کش کی تھی تو میں نے تم کو کوئی جواب نہیں دیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہاں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تم نے مجھے پیش کش کی تھی تو میرے لئے تمہیں جواب دینے میں صرف یہ بات رکاوٹ بنی کہ میں جانتا تھا کہ آپ ﷺ نے حفصہ کے ساتھ نکاح فرمانے کا ذکر کیا تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کے راز کو افشا کروں ہاں! اگر آپ ﷺ یہ ارادہ ترک فرما دیتے تو میں حفصہ کے ساتھ نکاح کرنے کی پیش کش یقیناً قبول کر لیتا۔

(٦٨٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَمْشِي، مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا وَقَالَ: "مَرْحَبًا بِابْنَتِي" ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا، فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِيْنَ؟ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا: مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ، لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ، أَمَّا حِيْنَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلَى فَأَخْبَرَنِي (أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ، وَ

(٦٨٧) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس آپ کی تمام بیویاں موجود تھیں کہ حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کے پاس تشریف لائیں، ان کی چال اور آپ ﷺ کی چال میں کوئی فرق نہیں تھا۔ جب آپ ﷺ نے ان کو آتے دیکھا تو انہیں خوش آمدید کہا اور فرمایا میری بیٹی کو خوش آمدید ہے۔ پھر انہیں اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھالیا پھر ان سے نہایت راز داری کے ساتھ کچھ کہا جس سے وہ خوب روئیں پس جب آپ ﷺ نے ان کی یہ بے قراری دیکھی تو دوبارہ چپکے سے ان سے بات کی جس سے وہ بہت خوش ہوئیں اور ہنس پڑی۔ میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو چھوڑ کر تم سے کوئی خاص بات آہستہ سے کی تو تم رونے لگیں؟ جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھ کر چلے گئے تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ تم سے آپ ﷺ نے کیا کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا میں آپ ﷺ کے راز کو کیسے افشا کروں؟ جب آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا میرا تم پر (بحیثیت ماں) جو حق ہے میں اس کے حوالے سے تمہیں قسم دے کر پوچھتی ہوں کہ مجھے بتلاؤ کہ تم سے آپ ﷺ نے کیا بات کی تھی؟۔

حضرت فاطمہؓ نے کہا ہاں! اب میں بتلاتی ہوں۔ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے مجھ سے رازدارانہ گفتگو فرمائی تو آپ ﷺ نے مجھے یہ

إِنِّيْ لَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّاقَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ، فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَالَكِ) فَبَكَيْتُ بُكَائِيَ الَّذِيْ رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِيْ سَارَّنِيَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: (يَافَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟) فَضَحِكْتُ ضِحْكِيَ الَّذِيْ رَأَيْتِ. وهذا لفظ مسلم.

بتلایا کہ حضرت جبرائیل سال میں ایک یا دومرتبہ میرے ساتھ قرآن کا دور کرتے ہیں۔ اب اس سال دومرتبہ یہ دور فرمایا اور میں دیکھ رہا ہوں کہ موت قریب آگئی ہے پس تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تیرے لئے اچھا پیشرو ہوں پس میں نے یہ بات سنی تو میں رو پڑی جیسا کہ تم نے دیکھا۔ پس جب آپ ﷺ نے میری پریشانی دیکھی پھر دوبارہ مجھ سے آپ ﷺ نے چپکے سے یہ بات فرمائی اے فاطمہ! کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تو تمام مؤمن عورتوں کی سردار ہو یا یہ فرمایا کہ اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہو میں ہنسنے لگی جو کہ تم نے دیکھا۔ (بخاری ومسلم یہ الفاظ مسلم کے ہیں)۔

(٦٨٨) وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَبَعَثَنِيْ فِيْ حَاجَةٍ، فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّيْ. فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ فَقُلْتُ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ، قَالَتْ: مَاحَاجَتُهُ؟ قُلْتُ: إِنَّهَا سِرٌّ. قَالَتْ: لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا. قَالَ أَنَسٌ: وَاللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ بِهِ يَا ثَابِتُ رواه مسلم وروى البخارى بعضه مختصرا.

(٦٨٨) حضرت ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس آپ ﷺ تشریف لائے جب کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا پس آپ ﷺ نے ہم کو سلام کیا اور مجھے ایک کام کے لئے بھیج دیا چنانچہ مجھے اپنی ماں کے پاس آنے میں دیر ہوگئی۔ پس جب والدہ نے پوچھا کہ تجھے کس چیز نے روک لیا تھا؟ میں نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لئے بھیج دیا تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ کام کیا تھا؟ میں نے کہا وہ ایک راز کا کام تھا والدہ نے فرمایا: ٹھیک ہے کہ آپ ﷺ کا راز کسی کو مت بتلانا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم اگر وہ راز کسی کو بیان کرنا ہوتا تو اے ثابت! میں تمہیں ضرور بیان کر دیتا۔ (مسلم) اس کا کچھ حصہ مختصراً امام بخاری نے بھی روایت کیا ہے۔

(٨٦) عہد کے نبھانے اور وعدہ کے پورا کرنے کا بیان

(٢٤٠) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَأَوْفُوْا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾ (سورة الاسراء: ٣٤)

(٢٤٠) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔“

(٢٤١) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَأَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُّمْ﴾ (سورة نحل: ٩١)

(٢٤١) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ کے عہد کو پورا کرو جو کہ تم نے اس سے عہد کیا ہے۔“

(٢٤٢) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا

(٢٤٢) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اے ایمان والو: عہدوں کو پورا

اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ (سورة مائده: ۱)

کرو۔"

(۲۴۳) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ۞ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (سورة الصف: ۲، ۳)

(۲۴۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو، اللہ کے ہاں یہ بات بڑی ناراضی والی ہے کہ وہ باتیں کہو جو تم کرو نہیں۔"

(۶۸۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ. متفق عليه.

زَادَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَ زَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ.

(۶۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں ① جب بات کرے تو جھوٹ بولے ② جب وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے ③ جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: اگر چہ وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے اور گمان رکھے کہ وہ مسلمان ہے۔

(۶۹۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقاً خَالِصًا. وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَاحَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَاعَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَاخَاصَمَ فَجَرَ. متفق عليه.

(۶۹۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا چار چیزیں ہیں جس آدمی میں وہ ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا۔ اور جس میں کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وہ وعدہ کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔ (بخاری ومسلم)

(۶۹۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْقَدْجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا. فَلَمْ يَجِيْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّاجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْدَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا. فَأَتَيْتُهُ وَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ كَذَاوَكَذَا. فَحَثٰى لِیْ حَثْيَةً، فَعَدَدْتُهَا، فَإِذَا هِیَ خَمْسُ مِائَةٍ، فَقَالَ لِیْ: خُذْمِثْلَيْهَا. متفق عليه.

(۶۹۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر بحرین کا مال آیا میں تم کو اتنا، اتنا، اتنا دوں گا۔ پس آپ کی زندگی میں تو بحرین کا مال نہیں آیا یہاں تک کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کروایا کہ جس شخص سے آپ ﷺ کو کوئی عہد یا آپ ﷺ پر کسی کا کوئی قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اتنا، اتنا مال دینے کا فرمایا تھا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دونوں ہتھیلیوں کو بھر کر دیا۔ میں نے شمار کیا تو وہ پانچ سو درہم تھے اس کے بعد مجھ سے فرمایا اس سے دوگنا اور لے لو۔ (تاکہ تین مرتبہ ہتھیلیاں بھر کر ہو جائے جیسے آپ ﷺ نے فرمایا تھا)

(۸۷) اچھی عادتوں پر جن کی عادت ہو ان کی پابندی کرنے کا بیان

(٢٤٤) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾ (سورة رعد: ١١)

(۲۴۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ کسی قوم کی اچھی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے۔''

(٢٤٥) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا. (وَالْأَنْكَاثُ) جَمْعُ: نِكْثٍ، وَهُوَالْغَزْلُ الْمَنْقُوْضُ﴾ (سورة النحل: ٩٢)

(۲۴۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''تم اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا کاتا ہوا سوت مضبوط کرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا۔''

(٢٤٦) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ (سورة حديد: ١٦)

(۲۴۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور وہ ایمان والے ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی پس جب ان پر مدت لمبی ہو گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔''

(٢٤٧) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (سورة حديد: ٢٧)

(۲۴۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''پھر جیسا کہ ان کو نبھانا چاہیئے تھا نبھا نہ سکے۔''

(٦٩٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَاللّٰهِ، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ. متفق عليه.

(۶۹۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہونا، وہ رات کو قیام (تہجد) کیا کرتا تھا پھر اس نے رات کے قیام کو چھوڑ دیا۔

(۸۸) ملاقات کے وقت اچھی طرح بات کرنا اور خندہ پیشانی سے پیش آنا پسندیدہ عمل ہے

(٢٤٨) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (سورة حجر: ٨٨)

(۲۴۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے نبی! آپ اپنے بازو مومنوں کے لئے پست کر دیں۔''

(٢٤٩) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (سورة آل عمران: ١٥٩)

(۲۴۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ یقیناً آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔''

(٦٩٣) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ. متفق عليه.

(۶۹۳) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہی ہو اور جو شخص اس کو نہ پائے تو وہ اچھی بات کے ذریعے سے بچے۔

(٦٩٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ". متفق عليه. وَهُوَ بَعْضُ حَدِيْثٍ تَقَدَّمَ بِطُوْلِهِ.

(۶۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے۔ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جو پوری کی پوری پہلے گزر چکی ہے۔

(٦٩٥) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ. رواه مسلم.

(۶۹۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کسی نیک کام کو معمولی نہ سمجھنا اگرچہ تمہارا اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنا ہی ہو۔

(۸۹) مخاطب کو سمجھانے کے لئے بات کا مکرر اور وضاحت سے کرنا جب کہ اس کے بغیر مخاطب کا سمجھنا ممکن نہ ہو اس کے استحباب کا بیان

(٦٩٦) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا. رواه البخاری.

(۶۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو تین مرتبہ اسے دہراتے حتیٰ کہ وہ خوب سمجھ میں آجاتی اور جب کسی قوم کے پاس آتے تو ان پر تین بار سلام کرتے۔ (بخاری)

(٦٩٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا. يَفْهَمُهٗ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُهٗ. رواه ابوداؤد.

(۶۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی گفتگو اتنی صاف اور واضح ہوتی جسے ہر سننے والا سمجھ لیتا۔

(۹۰) ایک آدمی کا دوسرے آدمی کی بات پر کان لگانا جب کہ وہ بات ناجائز نہ ہو اور عالم اور واعظ کا حاضرین مجلس کو خاموش کروانے کا بیان

(٦٩٨) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ: اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. متفق عليه.

(۶۹۸) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: تم لوگوں کو خاموش کرواؤ۔ پھر فرمایا تم میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (بخاری و مسلم)

(۹۱) وعظ و نصیحت میں اعتدال رکھنے کا بیان

(٢٥٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (سورة نحل: ١٢٥)

(۲۵۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اپنے رب کے راستے کی طرف دانائی اور اچھے وعظ کے ذریعے بلاؤ۔"

(٦٩٩) عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُذَكِّرُنَا فِیْ كُلِّ خَمِيْسٍ. فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهٗ يَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِكَ

(۶۹۹) حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو وعظ فرمایا کرتے تھے ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ فرمایا کریں۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: روزانہ وعظ

أَنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّيْ أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ، كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. متفق عليه. يَتَخَوَّلُنَا: اى يتعهدنا.

کرنے سے یہ بات روکتی ہے کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں ڈالوں میں وعظ و نصیحت میں تمہارا خیال رکھتا ہوں جس طرح آپ ﷺ ہمارا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

(۷۰۰) وَعَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيْلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوْا الْخُطْبَةَ. رواه مسلم. مَئِنَّةٌ: بِمِيْمٍ مَفْتُوْحَةٍ، ثُمَّ هَمْزَةٌ مَكْسُوْرَةٌ، ثُمَّ نُوْنٌ مُشَدَّدَةٌ أَيْ: عَلَامَةٌ دَالَّةٌ عَلَى فِقْهِهِ.

(۷۰۰) حضرت ابوالیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کا لمبی نماز پڑھنا اور اپنے خطبے کو مختصر کرنا اس کی سمجھداری کی علامت ہے، اس لئے تم نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر رکھو۔ (مسلم)

مئنة: میم پر زبر، ہمزہ پر زیر پھر نون مشدد یعنی ایسی علامت جو اس کی سمجھداری پر دلالت کرے۔

(۷۰۱) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ! مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ. فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبِأَبِيْ هُوَ وَأُمِّيْ، مَارَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيْماً مِنْهُ، فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ، قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَ التَّكْبِيْرُ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْكَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالاً يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ؟ قَالَ: فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ؟ قَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ. رواه مسلم. اَلثُّكْلُ: بضم الثاء المثلثة: اَلْمُصِيْبَةُ وَالْفَجِيْعَةُ. مَاكَهَرَنِيْ. أَيْ: مَانَهَرَنِيْ

(۷۰۱) حضرت معاویہ بن الحکم سلمی روایت فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ نمازیوں میں سے ایک شخص کو چھینک آئی تو میں نے کہا "یرحمک اللہ" پس لوگ مجھے گھور کر دیکھنے لگے۔ میں نے کہا ہائے ماں کی جدائی (یہ عرب ایک محاورہ کے طور سے استعمال کرتے ہیں) تمہیں کیا ہوا کہ تم مجھے گھور گھور کر دیکھ رہے ہو، پس وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوگئے۔ پس میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں میں نے آپ ﷺ جیسا معلم، آپ سے پہلے کبھی نہ دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد دیکھا جو آپ ﷺ سے زیادہ اچھی تعلیم دینے والا ہو، اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے نہ مجھے ڈانٹا اور نہ مارا اور نہ برا بھلا کہا پس اتنا فرمایا بے شک یہ نماز اس میں انسانوں سے بات کرنا جائز نہیں یہ تو صرف سبحان اللہ، الحمد للہ کہنے اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے کا نام ہے یا اس طرح سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں زمانہ جاہلیت کے قریب ہوں اور اب میں اسلام لے آیا ہوں اور ہم میں سے کچھ لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ میں نے کہا اور ہم میں سے کچھ لوگ بدشگونی لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جسے وہ اپنے سینوں میں محسوس کرتے ہیں، یہ ان کو کام سے ہرگز نہ روکے۔ اَلثُّكْلُ: ثاء پر پیش،

مصیبت اور نا گہانی آفت۔ ما کھرنی: مجھے ڈانٹا جھڑکا نہیں۔

(۷۰۲) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَ ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ. وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَدْ سَبَقَ بِكَمَالِهِ فِيْ بَابِ "اَلْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ" ذَكَرْنَا أَنَّ الترمذى قَالَ: إِنَّهُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

(۷۰۲) حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ ہمیں آپ ﷺ نے ایسا موثر وعظ ارشاد فرمایا کہ جس سے دل ڈر گئے اور آنسو جاری ہوگئے۔ حضرت عرباض نے ساری حدیث بیان کی۔ حدیث مکمل باب الامر بالمحافظة علی السنة میں گزر چکی ہے اور ہم نے ذکر کیا تھا کہ امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

(۹۲) وقار اور سکونت کے بیان میں

(۲۵۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَ إِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا﴾ (سورة فرقان: ٦٣)

(۲۵۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "رحمٰن کے بندے تو ایسے ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے جاہلانہ گفتگو کرتے تو سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں۔"

(۷۰۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَارَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكاً حَتّٰى تُرٰى مِنْهُ لَهَوَاتُهُ، إِنَّمَاكَانَ يَتَبَسَّمُ. متفق عليه.

"اَللَّهَوَاتُ" جَمْعُ لَهَاةٍ: وَهِيَ اللَّحْمَةُ الَّتِيْ فِيْ أَقْصَى سَقْفِ الْفَمِ.

(۷۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو اتنے زور سے ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کے منہ کا کوا نظر آنے لگے، آپ صرف مسکراتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

النهوات: لهاة کی جمع ہے حلق کا کوا یعنی گوشت کا وہ ٹکڑا جو منہ کے آخری بالائی حصے پر ہوتا ہے۔

(۹۳) نماز، علم اور اس قسم کی دیگر عبادات کی طرف سکینت اور وقار کے ساتھ آنا مستحب ہے

(۲۵۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾

(۲۵۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری میں سے ہے۔"

(۷۰٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَافَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا. متفق عليه.

وَزَادَمُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَاكَانَ

(۷۰۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کھڑی ہوجائے تو تم اس کے لئے دوڑتے ہوئے نہ آؤ (آرام سے) چلتے ہوئے آؤ اور سکینت اختیار کرو۔ جو نماز امام کے ساتھ ملے وہ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہوجائے اس کو پورا کرلو۔ (بخاری و مسلم)

مسلم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں تمہارا ایک آدمی

يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ

جب نماز کا ارادہ کر لیتا ہے تو نماز کی حالت میں ہی اس کا شمار ہوتا ہے۔

(٧٠٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَائَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا وَصَوْتاً لِلْإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيْضَاعِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ. "اَلْبِرُّ" اَلطَّاعَةُ "اَلْإِيْضَاعُ" بِضَادٍ مُعْجَمَةٍ قَبْلَهَا يَاءٌ وَهَمْزَةٌ مَكْسُوْرَةٌ وَهُوَ: اَلْإِسْرَاعُ.

(٧٠٥) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ عرفہ کے دن آپ ﷺ کے ساتھ (عرفات) سے واپس لوٹ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے پیچھے سخت شور وغل سنا تو آپ ﷺ نے اپنے چابک کے ساتھ ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے لوگو! سکینت اختیار کرو کہ سواریوں کو دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ بخاری۔ مسلم نے کچھ حصے کو نقل کیا ہے۔

اَلْبِرُّ: بمعنی نیکی۔ اِیْضَاعُ: ضاد کے ساتھ جس سے پہلے یا اور ہمزہ مکسورہ ہے بمعنی تیز روی۔

(۹۴) مہمان کے احترام کے بارے میں

(٢٥٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ، إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا: سَلَاماً، قَالَ: سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُوْنَ ۝﴾ (سورة الذاريات: ٢٤ تا ٢٧)

(۲۵۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: کیا تمہارے پاس ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کیا انہوں نے بھی سلام کیا، انجانے لوگ ہیں۔ پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک تلا ہوا بچھڑا (بھون کر) لائے اور ان کے قریب کیا فرمایا تم کھاتے کیوں نہیں؟"

(٢٥٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُوْنَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِيْ هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ﴾ (سورة هود: ٧٨)

(۲۵۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: حضرت لوط علیہ السلام کے پاس ان کی قوم دوڑتی ہوئی آئی اور اس سے پہلے بھی وہ ان برائیوں کا ارتکاب کرتے تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی بھی سمجھ دار آدمی نہیں ہے؟"

(٧٠٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَصْمُتْ. متفق عليه.

(٧٠٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

(٧٠٧) وَعَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ

(٧٠٧) حضرت ابوشریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ. قَالُوْا: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ. وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ. متفق عليه.

وفي رواية لِمُسْلِمٍ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ أَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ؟ قَالَ: يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهِ.

میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہئے اور اس کا حق ادا کرنا چاہئے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک دن اور رات (اپنی طاقت کے مطابق) بہتر کھانا کھلائے۔ اور مہمان نوازی تین دن ہے پس جو اس کے علاوہ ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس (اتنا) ٹھہرے کہ وہ اسے گناہ گار کردے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کو گناہ گار کیسے کرے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کے پاس ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کچھ نہ رہے جس کے ساتھ وہ اس کی مہمان نوازی کرے۔

(۹۵) نیک کاموں پر بشارت اور مبارک بادی دینے کے استحباب کا بیان

(۲۵۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ﴾ (سورة زمر: ۱۷، ۱۸).

(۲۵۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "خوش خبری سنا دو میرے بندوں کو جو سنتے ہیں بات، پھر چلتے ہیں اس کی اچھی باتوں پر۔"

(۲۵۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنّٰتٍ لَهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُقِيْمٌ﴾ (سورة توبه: ۲۱)

(۲۵۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "ان کا رب ان کو خوش خبری سناتا ہے اپنی طرف سے بڑی رحمت اور بڑی رضامندی اور ایسے باغوں کی ان کے لئے کہ ان میں دائمی نعمت ہوگی۔"

(۲۵۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ أَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ (سورة فصلت: ۳۰)

(۲۵۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "خوش خبری سنو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا تھا۔"

(۲۵۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ﴾ (سورة صآفات: ۱۰۱)

(۲۵۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "ہم نے ان کو ایک حلیم المزاج صاحبزادے کی بشارت دی۔"

(۲۵۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيْمَ بِالْبُشْرٰى.﴾ (سورة هود: ۶۹)

(۲۵۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بشارت لے کر آئے۔"

(۲۶۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَّرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوْبَ﴾ (سورة هود: ۷)

(۲۶۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ کھڑی تھیں پس ہنسیں، سو ہم نے ان کو بشارت دی اسحٰق اور اسحٰق کے پیچھے یعقوب کی۔"

(۲۶۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى﴾ (سورة

(۲۶۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "پس پکار کر کہا اس سے فرشتوں نے جب کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے محراب میں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو

آل عمران: ۳۹)

بشارت دیتے ہیں یحییٰ کی۔“

(۲۶۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِذْقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَامَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ﴾ (سورة آل عمران: ٤٥)

(۲۶۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم! بے شک اللہ تعالیٰ تم کو بشارت دیتے ہیں ایک کلمہ کی جو من جانب اللہ ہوگا، اس کا نام (لقب) مسیح ہوگا۔“

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ

”اس باب میں متعدد مشہور آیات ہیں۔“

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا وَهِيَ مَشْهُوْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ، مِنْهَا

”احادیث بھی بکثرت ہیں اور صحیح میں مشہور ہیں ان میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔“

(۷۰۸) عَنْ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ وَيُقَالُ أَبُوْمُحَمَّدٍ وَيُقَالُ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَانَصَبَ. متفق عليه.

"اَلْقَصَبُ" هُنَا: اَللُّؤْلُوُ الْمُجَوَّفُ وَ "الصَّخَبُ" اَلصِّيَاحُ وَاللَّغَطُ "وَالنَّصَبُ" اَلتَّعَبُ.

(۷۰۸) حضرت ابوابراہیم جن کو ابومحمد اور ابومعاویہ بھی کہا جاتا ہے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوش خبری دی کہ ان کے لئے جنت میں موتیوں کا گھر ہوگا جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ہی تھکاوٹ۔

”اَلْقَصَبُ“ وہ موتی جو درمیان سے خالی ہو۔ ”صَخَبٌ“: شور و شغب۔ ”نَصَبٌ“: تھکاوٹ۔

(۷۰۹) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِيْ بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَكُوْنَنَّ مَعَهُ يَوْمِيْ هٰذَا، فَجَاءَ الْمَسْجِدَ، فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: وَجَّهَ هٰهُنَا، قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَى أَثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ، حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيْسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَالْبَابِ حَتَّى قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بِئْرِأَرِيْسٍ، وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَجَلَسْتُ عِنْدَالْبَابِ فَقُلْتُ: لَأَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ

(۷۰۹) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر میں وضو فرمایا اور باہر نکلے اور اپنے دل میں کہا میں آج کا دن آپ ﷺ کی صحبت میں رہوں گا۔ چنانچہ اس نیت کے ساتھ مسجد میں گیا، آپ ﷺ کے بارے میں لوگوں سے پوچھا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ میں اس طرف چلتا رہا اور آپ ﷺ کے بارے میں پوچھتا رہا۔ آپ ﷺ کے پاس جا کھڑا ہوا حتیٰ کہ آپ ﷺ بیئر اریس (قبا کے پاس ایک باغ تھا) پہنچ گئے اور میں وہاں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ جب آپ ﷺ نے قضائے حاجت کے بعد وضو فرمایا تو میں آپ ﷺ کی طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بیئر اریس کی منڈیر پر بیٹھے ہیں۔ بخاری کی ایک دوسری روایت میں ”عَلٰی قُفِّ الْبِئْرِ“ کے الفاظ بھی آئے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اتار رکھا ہے اور منڈیر پر کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر تشریف فرما ہیں۔ میں نے آپ ﷺ پر سلام کہا اور پھر واپس آ کر دروازہ پر بیٹھ گیا۔ میں نے خیال

اللّٰهِ هٰذَا أَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِأَبِيْ بَكْرٍ: أُدْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ فِي الْقُفِّ، وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَجَلَسْتُ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِيْ يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِيْ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُرِيْدُ أَخَاهُ خَيْراً يَأْتِ بِهٖ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ. فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ قُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَجِئْتُ عُمَرَ، فَقُلْتُ: أُذِنَ وَ يُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهٖ، وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْراً يَعْنِيْ أَخَاهُ يَأْتِ بِهٖ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ. فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: "ائْذَنْ لَهٗ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ" فَجِئْتُ فَقُلْتُ: أُدْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ، فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ. قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ. متفق عليه. وَزَادَفِيْ رِوَايَةٍ: "وَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ الْبَابِ. وَفِيْهَا: أَنَّ عُثْمَانَ حِيْنَ بَشَّرَهٗ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ

کیا کہ میں تو آج آپ ﷺ کا دربان رہوں گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر آ گئے، انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے فرمایا ابوبکر میں نے کہا ٹھہریں۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ حضرت ابوبکرؓ آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو اجازت دے دو اور جنت کی خوش خبری بھی سنا دو۔

چنانچہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو اندر آنے کی اجازت کے ساتھ جنت کی خوش خبری بھی سنائی۔ حضرت ابوبکر داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے دائیں جانب کنویں میں پاؤں لٹکا کر اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اتار کر وہ بھی بیٹھ گئے جیسے کہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں پھر واپس دروازے پر جا کر بیٹھ گیا میں (گھر سے نکلتے وقت) اپنے بھائی کو وضوء کرتا چھوڑ کر آیا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگر اللہ جل شانہ نے اس کے حق میں بھی خیر کو مقدر فرمایا تو وہ بھی ضرور آ جائے گا۔ اچانک ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کہ کون؟ جواب دیا عمر بن الخطاب ہوں۔ میں نے کہا کہ ٹھہریئے۔ اس کے بعد میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ پر سلام کہنے کے بعد عرض کیا یہ حضرت عمر اجازت مانگ رہے ہیں۔ فرمایا ان کو اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ چنانچہ میں پھر حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا اور کہا آپ کو اجازت ہے، مزید یہ کہ آپ ﷺ آپ کو جنت کی خوش خبری عطاء فرما رہے ہیں۔ وہ اندر آئے وہ بھی آپ کے ساتھ کنویں کے بائیں جانب کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ میں واپس آ کر پھر بیٹھ گیا۔ دل میں کہنے لگا کہ اگر میرے بھائی کے ساتھ اللہ جل شانہ کی بھلائی منظور ہو گی تو اس کو لائے گا۔ اچانک پھر ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کہ کون؟ اس نے کہا کہ عثمان بن عفان۔ میں نے کہا ٹھہریں۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو ان کے آنے کی اطلاع دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اجازت دے دو اور ساتھ میں جنت کی خوش خبری بھی دے دو البتہ ان پر ایک مصیبت آئے گی۔ میں واپس آیا اور عرض کیا کہ اندر تشریف لے آئیں میں نے جنت کی خوشخبری دی اور کہا فرما رہے تھے کہ تم پر ایک مصیبت آئے گی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

الْمُسْتَعَانُ.

قوله "وَجَّهَ" بفتح الواو وتشديد الجيم، أي: تَوَجَّهَ: وقوله "بِئْرأرِيْسٍ": هو بفتح الهمزة وكسرالراء وبعدها ياء مثناة من تحت ساكنة، ثم سين مهملة، وهو منصرف، ومنهم من منع صرفه "وَالْقُفُّ" بضم القاف و تشديد الفاء: هُوَ الْمَبْنِيُّ حَوْلَ الْبِئْرِ. قوله: "عَلٰى رِسْلِكَ" بكسرالراء على المشهور، وقيل بفتحها، أي: اُرْفُقْ.

داخل ہوگئے۔ منڈیر پر جگہ نہ پا کر وہ سامنے کی جانب بیٹھ گئے۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس واقعہ سے میں جو سمجھا ہوں یہ ہے کہ ان تینوں کی قبر تو ایک ساتھ ہوگی مگر حضرت عثمان کی قبر الگ ہوگی۔

ایک روایت میں ان الفاظ کی زیادتی بھی ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے دروازے کی نگرانی کا حکم مرحمت فرمایا اور یہ کہ جب آپ نے حضرت عثمان کو بشارت دی تو انہوں نے الحمدللہ کہا اور پھر واللہ المستعان یعنی اللہ جل شانہ سے ہی مدد مانگی جائے گی۔

"وَجَّهَ" واؤ پر زبر اور جیم پر تشدید بمعنی رخ کیا۔ "بِئْرِاَرِيْسٍ" ہمزہ پر زبر اور راء پر زیر اور اس کے یاء ساکنہ اور پھر سین۔ یہ منصرف ہے اور بعض کے نزدیک یہ غیر منصرف ہے۔ "قُفٌّ" قاف پر پیش اور فاء پر تشدید۔ کنویں کے اردگرد چبوترہ یا منڈیر۔ "عَلٰى رِسْلِكَ" راء پر زیر مشہور ہے اور بعض کے نزدیک راء پر زبر ہے بمعنی ذرا ٹھہریں اور انتظار فرمائیں۔

(۷۱۰) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُوْداً حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا، وَخَشِيْنَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ أَبْتَغِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى أَتَيْتُ حَائِطاً لِلْاَنْصَارِ لِبَنِى النَّجَّارِ، فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ أَجِدُ لَهٗ بَاباً؟ فَلَمْ أَجِدْ، فَإِذَا رَبِيْعٌ يَدْخُلُ فِىْ جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ. وَالرَّبِيْعُ: اَلْجَدْوَلُ الصَّغِيْرُ، فَاحْتَفَزْتُ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ: "اَبُوْهُرَيْرَةَ؟" فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "مَا شَأْنُكَ" قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا، فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا، فَخَشِيْنَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا، فَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَأَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ، فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ، وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِىْ. فَقَالَ: "يَا أَبَاهُرَيْرَةَ" وَ أَعْطَانِىْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ: "اِذْهَبْ بِنَعْلَىَّ هَاتَيْنِ، فَمَنْ

(۷۱۰) حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھے تھے اور ہمارے ساتھ لوگوں میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ پس اچانک آپ ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھ کر چلے گئے۔ آپ ﷺ نے پھر ہمارے پاس آنے میں کافی تاخیر کی، تو ہم ڈر گئے کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ ﷺ کو قتل نہ کر دیا گیا ہو، اور ہم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور میں سب سے پہلے گھبرانے والا تھا۔ پس میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا یہاں تک کہ میں انصار کے بنونجار قبیلے کے باغ کی چار دیواری تک پہنچ گیا۔ میں اس کے اردگرد گھوما مگر مجھے کوئی دروازہ نہ مل سکا تاہم ایک چھوٹے سے نالے پر نظر پڑی جو باغ سے باہر ایک کنوئیں سے نکل کر باغ کے اندر جا رہا تھا (اور ربیع چھوٹی سی نہر یا چھوٹے سے نالے کو کہتے ہیں) پس میں اس میں سے سمٹ کر نالے کے راستے سے اندر داخل ہوا تو آپ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہ؟ میں نے کہا آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ پس آپ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے اور واپسی میں آپ نے دیر فرمادی۔ تو ہمیں ڈر محسوس ہوا کہ کہیں آپ کو ہماری غیر موجودگی میں قتل نہ کر دیا گیا ہو؟ چنانچہ ہم گھبرا اٹھے۔ گھبرانے والوں میں سب سے پہلا

لَقِيْتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُأَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ" وَذَكَرَالْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ. رواه مسلم.

"اَلرَّبِيْعُ" اَلنَّهْرُ الصَّغِيْرُ، وَهُوَ الْجَدْوَلُ. بفتح الجيم. كَمَافَسَّرَهُ فِي الْحَدِيْثِ. وقوله: "اِحْتَفَزْتُ" روى بالراء و الزاء، ومعناه بالزاء: تَضَامَمْتُ وَ تَصَاغَرْتُ حَتّٰى أَمْكَنَنِي الدُّخُوْلُ.

آدمی میں تھا۔ پس میں اس باغ تک آگیا پھر میں لومڑی کے سمٹنے کی طرح سمٹ گیا (اندر آنے کے لئے) اور لوگ میرے پیچھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! اور آپ ﷺ نے مجھے اپنے دونوں جوتے دے کر ارشاد فرمایا کہ جاؤ میرے یہ دونوں جوتے ساتھ لے جاؤ۔ اس باغ کی دیوار کے باہر جو بھی ملے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس پر اس کے دل میں پورا یقین ہو، تو اس کو جنت کی خوش خبری دے دو۔ اور پوری حدیث ذکر کی۔

اَلرَّبِیْعُ: چھوٹی نہر اور یہ نالہ ہے اس کا مترادف "الجدول" جیم کے فتح کے ساتھ ہے جیسا کہ حدیث میں اس کی تفسیر اس کے ساتھ کی گئی ہے۔

اِحْتَفَزْتُ: یہ راء اور زاء کے ساتھ دونوں طرح مروی ہے، زاء کے ساتھ معنی: میں نے سمٹ سمٹا کر اپنے وجود کو اتنا چھوٹا کر لیا حتی کہ میرے لئے نالے سے اندر جانا ممکن ہو گیا۔

(۷۱۱) وَعَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكٰى طَوِيْلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُوْلُ: يَاأَبَتَاهُ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَانُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًارَسُوْلُ اللّٰهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلٰى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدُّ بُغْضًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَاأَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُوْنَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ، فَلَوْمُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلَأُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِيْ، فَقَالَ: "مَالَكَ يَا عَمْرُو؟" قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ: "تَشْتَرِطُ مَاذَا؟" قُلْتُ: أَنْ يُغْفَرَلِيْ، قَالَ: "أَمَاعَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَهُ، وَأَنَّ

(۷۱۱) حضرت ابن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ قریب المرگ تھے۔ پس وہ کافی دیر تک روئے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا۔ تو ان کا صاحبزادہ کہنے لگا۔ ابا جان کیا آپ کو آپ ﷺ نے فلاں خوش خبری نہیں دی تھی؟ (دو مرتبہ انہوں نے کہا) تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک سب سے افضل (آخرت کا توشہ) جو ہم تیار کر لیں، وہ ہے اللہ کی توحید کی گواہی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ مجھ پر تین قسم کے حالات آئے، میں نے اپنا یہ حال دیکھا کہ مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنے والا کوئی نہ تھا، اس وقت سب سے زیادہ محبوب میرے لئے یہی بات تھی کہ اگر میں آپ ﷺ پر قابو پالوں تو آپ ﷺ کو قتل کر دوں۔ اگر میری موت اسی حالت میں آجاتی تو یقیناً میں جہنمیوں میں سے ہوتا۔ جب اللہ نے اسلام کی محبت میرے دل میں ڈال دی تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں آپ ﷺ کی بیعت کر لوں۔

پس آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلایا تو میں نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ

الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَهَا، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَهُ؟" وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلأَ عَيْنِي مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْسُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلأُ عَيْنِي مِنْهُ، وَلَوْمُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِيْنَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا؟ فَإِذَا أَنَامُتُّ فَلَا تَصْحَبَنِّي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي، فَشُنُّوْاعَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيمُوْاحَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ، وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ. وَأَنْظُرَ مَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي. رواه مسلم.

قوله: "شُنُّوا" بالشين المعجمة وبالمهملة، أي: صُبُّوْهُ قَلِيلًا قَلِيلًا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ.

لیا، آپ ﷺ نے فرمایا، اے عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے کہا، میں ایک شرط کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بتلاؤ، تمہاری کیا شرط ہے؟ میں نے کہا یہ کہ میرے گناہ بخش دیئے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام پہلے کے گناہوں کو گرادیتا ہے (ختم کردیتا ہے) اور ہجرت اپنے ماقبل کے گناہوں کو گرادیتی ہے اور حج پہلے کے گناہوں کو گرا (مٹا) دیتا ہے؟ (چنانچہ اسلام قبول کرکے میں نے آپ ﷺ کی بیعت کرلی، اس کے بعد یہ حال ہوگیا کہ) مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب اور میری نظر میں آپ ﷺ سے زیادہ جلیل القدر کوئی نہ تھا۔ آپ ﷺ کی عظمت و جلالت کا نقش اس طرح میرے دل میں تھا کہ میں نظر بھر کر آپ ﷺ کی طرف دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا اور اگر مجھ سے آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرنے کو کہا جائے تو میں اسے بیان نہیں کرسکتا، اس لئے کہ میں نے کبھی نظر بھر کر آپ ﷺ کو دیکھا ہی نہیں۔ اگر میری موت اسی حال میں آجاتی تو یقیناً امید تھی کہ میں جنتیوں میں سے ہوتا (اس کے بعد) پھر ہم کئی چیزوں کے ذمے دار بنائے گئے (حکومتی مناصب پر فائز ہوئے) میں نہیں جانتا ان کے بارے میں میرا کیا حال ہوگا؟ پس جب میں فوت ہوجاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی رونے والی عورت نہ ہو نہ کوئی آگ۔ اور جب مجھے دفنا چکو تو مجھ پر تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالنا، پھر میری قبر پر اتنی دیر ٹھہرے رہنا جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت بانٹ دیا جائے تاکہ میں تم سے مانوس رہوں اور دیکھوں کہ اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ (مسلم)

شنوا: یہ شین اور سین دونوں کے ساتھ مروی ہے یعنی تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالو۔ (واللہ سبحانہ اعلم)

(۹۶) ساتھی کو رخصت کرنے اور سفر وغیرہ کی جدائی کے وقت وصیت کرنے، نیز اس کے حق میں دعاء کرنے اور اپنے لئے اس سے دعا کروانے کا بیان

(۲۶۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ وَصّٰى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ

(۲۶۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنے

وَيَعْقُوبُ: يَابَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ، أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَيَعْقُوْبَ الْمَوْتُ إِذْقَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَ إِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيْمَ وَ إِسْمَاعِيْلَ وَ إِسْحَاقَ إِلٰهًا وَّاحِداً وَّنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ"﴾ (سورة بقرة: ۱۳۲، ۱۳۳)

بیٹوں کو اس بات کی وصیت کی، یعقوب نے بھی کہا کہ اے بیٹو! بے شک اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو پسند کر لیا ہے۔ پس جب تمہیں موت آئے تو اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔ کیا تم اس وقت حاضر تھے جب یعقوب علیہ السلام کو موت آئی جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا: تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟ انہوں نے کہا: ہم تمہارے اور تمہارے باپ دادا ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحٰق کے معبود کی عبادت کریں گے جو ایک ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔"

(۷۱۲) وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ! فَمِنْهَا حَدِيْثُ زَيْدِبْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلَّذِيْ سَبَقَ فِيْ بَابِ إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا خَطِيْباً، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ" فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "وَأَهْلُ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ. رَوَاهُ مُسْلِم وَقَدْسَبَقَ بِطُوْلِه.

(۷۱۲) احادیث میں سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو باب اکرام اہل بیت رسول اللہ میں گزر چکی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، پس آپ نے اللہ جل شانہ کی حمد وثنا کی، وعظ فرمایا اور نصیحت فرمائی اور فرمایا امابعد! اے لوگو! یقیناً میں بھی ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے پاس بھی میرے رب کا قاصد آئے اور میں اس کا پیغام قبول کرلوں۔ میں تمہارے اندر دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور روشنی ہے، پس تم اللہ کی کتاب پکڑو اور اس کے ساتھ مضبوطی سے قائم رہو۔ چنانچہ آپ نے کتاب اللہ کے بارے میں رغبت دلائی اور زور دیا اور پھر ارشاد فرمایا (دوسری چیز) میرے اہل بیت ہیں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں (مسلم) یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

(۷۱۳) وَعَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْماً رَفِيْقاً، فَظَنَّ أَنَّاقَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: اِرْجِعُوْا إِلٰى أَهْلِيْكُمْ، فَأَقِيْمُوْا فِيْهِمْ، وَعَلِّمُوْهُمْ، وَمُرُوْ هُمْ، وَصَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا، وَصَلُّوْا كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَ لْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ". متفق عليه. زَادَالْبُخَارِيُّ فِيْ

(۷۱۳) حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم ایک جیسے عمر کے نوجوان تھے۔ ہم نے بیس راتیں آپ ﷺ کے پاس قیام کیا، آپ ﷺ بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ چنانچہ آپ کو خیال آیا کہ ہم اپنے گھر واپس جانے کا شوق کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ ہم نے اپنے گھروں میں کن کو پیچھے چھوڑا ہے، ہم نے آپ ﷺ کو بتایا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے گھر واپس چلے جاؤ، وہاں رہو اور ان کو بھی دین سکھاؤ اور بھلائی کا حکم کرو اور فلاں فلاں وقتوں میں نماز ادا کرنا۔ پس نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک آذان کہے اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے (بخاری

رِوايةٍ لَهُ: وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ. قَوْلُه: "رَحِيْماً رَفِيْقاً" رُوِيَ بِفَاءٍ وَقَافٍ، وَرُوِيَ بِقَافَيْنِ.

(۷۱۴) وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ، فَأَذِنَ وَ قَالَ: "لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ" فَقَالَ: كَلِمَةً مَايَسُرُّنِيْ أَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ. رواه ابوداؤد، والترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۷۱۵) وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَأَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَاكَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا: أُدْنُ مِنِّيْ حَتّٰى أُوَدِّعَكَ كَمَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا، فَيَقُوْلُ: أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۷۱۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَدِّعَ الْجَيْشَ قَالَ: "أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ، وَأَمَانَتَكُمْ، وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ. حديث صحيح، رواه ابوداود وغيره بإسناد صحيح.

(۷۱۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُرِيْدُ سَفَراً، فَزَوِّدْنِيْ، فَقَالَ: "زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى" قَالَ: زِدْنِيْ، قَالَ: "وَغَفَرَ ذَنْبَكَ" قَالَ: "زِدْنِيْ قَالَ: وَيَسَّرَلَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

و مسلم) بخاری کی ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ رحیمارفیقا: فاء اور قاف کے ساتھ اور رقیقا دو قاف کے ساتھ بھی مروی ہے، معنی ایک ہی ہوں گے۔

(۷۱۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت عطاء فرماتے ہوئے فرمایا۔ اے بھائی! اپنی دعاؤں میں ہمیں فراموش نہ کرنا۔ یہ آپ ﷺ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا بھی مل جائے تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی اور ایک روایت میں ہے اے میرے پیارے بھائی اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا۔

(۷۱۵) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر ایسے آدمی سے ارشاد فرماتے جو سفر کا ارادہ کرتا: میرے قریب ہو جاؤ تاکہ میں تجھے الوداع کہوں جیسا آپ ﷺ ہمیں الوداع کہا کرتے تھے۔ آپ ﷺ یوں فرماتے "استودع اللہ الخ" میں تیرے دین کو، تیری امانت کو اور تیرے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(۷۱۶) حضرت عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب کسی لشکر کو رخصت کرنے کا ارادہ فرماتے تو ارشاد فرماتے "استودع اللہ الخ" میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے خاتمہ اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ ابوداود، حدیث صحیح ہے۔ ابوداود اور اس کے علاوہ نے بھی اس کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۷۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا سفر کرنے کا ارادہ ہے آپ مجھے توشہ عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کے ساتھ آراستہ فرمائے۔ اس نے کہا میرے لئے مزید دعاء فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اور تیرے گناہ معاف فرمائے۔ اس نے کہا کچھ اور۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تیرے لئے بھلائی کو آسان کر دے۔ (ترمذی یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(۹۷) استخارہ کرنے اور باہمی مشورہ کرنے کا بیان

(٢٦٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (سورة آل عمران: ١٥٩)

(۲۶۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ کرتے رہئے۔''

(٢٦٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ﴾ (سورة شورى: ٣٨) أَيْ: يَتَشَاوَرُوْنَ بَيْنَهُمْ فِيْهِ.

(۲۶۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اپنے کام آپس کے مشورے کے ساتھ کرتے ہیں۔'' یعنی اس میں ایک دوسرے سے مشورہ کرتے ہیں۔

(٧١٨) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا كَالسُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُوْلُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ" أَوْقَالَ: "عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ" أَوْقَالَ: "عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ، وَ اصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهِ" قَالَ: وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهُ. (رواه البخاري).

(۷۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی سورتوں کی طرح تمام کاموں کے لئے استخارہ کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے اور پھر دعا کرے (جس کا ترجمہ یہ ہے) ''اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری طاقت کے ذریعے سے تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں، اس لئے کہ تو قدرت رکھنے والا ہے اور میرے اندر کوئی طاقت نہیں، تو علم والا ہے اور میں بے علم ہوں اور تو تمام غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، معاش، انجام کار کے اعتبار سے میرے لئے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما، یا یہ فرمایا دنیا اور آخرت کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرمادے اور اس کے کرنے کو میرے لئے آسان فرمادے، پھر میرے لئے اس میں برکت ڈال دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، معاش، انجام کار کے لحاظ سے میرے لئے برا ہے یا دنیا و آخرت کے لحاظ سے بُرا ہے تو اس کو مجھ سے دور فرمادے اور مجھ کو اس سے دور کردے اور مجھے بھلائی مقدر فرما جہاں بھی وہ ہے، پھر مجھے اس پر راضی کردے'' اس کے بعد اپنی ضرورت کا ذکر کرے۔

(۹۸) نماز عید، مریض کی عیادت، حج، جہاد اور جنازہ اور اسی قسم کے دوسرے اچھے کاموں میں ایک راستے سے جانے اور دوسرے راستے سے واپس آنے کے مستحب ہونے کے بیان میں، تاکہ عبادت کی جگہیں زیادہ ہوجائیں

(٧١٩) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

(۷۱۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَاكَانَ يَوْمُ عِيدٍخَالَفَ الطَّرِيقَ. رواه البخاري.

قوله: خَالَفَ الطَّرِيقَ: يَعْنِيْ: ذَهَبَ فِيْ طَرِيقٍ، وَرَجَعَ فِيْ طَرِيقٍ آخَرَ.

جب عید کا دن آتا تو آتے جاتے ہوئے راستے بدل لیتے۔ (بخاری)

"خالف الطریق" بمعنی ایک راستے سے جاتے اور واپس دوسرے راستے سے آتے۔

(۷۲۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ، وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى. متفق عليه.

(۷۲۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ شجرہ کے راستے سے باہر نکلتے اور معرس کے راستے سے داخل ہوتے اور جب مکے میں داخل ہوتے تو ثنیہ علیا (اوپر کی طرف والی کھائی) کے راستے سے داخل ہوتے اور ثنیہ سفلی (نچلی طرف والی کھائی) کے راستے سے واپس آتے۔

(۹۹) نیک کاموں میں داہنے ہاتھ کو مقدم کرنے کے مستحب ہونے کا بیان مثلاً (نیک کاموں کی چند مثالیں) وضو، غسل، تیمّم، کپڑے پہننا، جوتے، موزے، شلوار پہننا، مسجد میں داخل ہونا، مسواک کرنا، سرمہ ڈالنا، ناخنوں کا تراشنا، مونچھوں کو کتروانا، بغل کے بالوں کو اکھیڑنا، سر منڈانا، نماز سے سلام پھیرنا، کھانا، پینا، مصافحہ کرنا، حجر اسود کو چومنا، بیت الخلاء سے باہر آنا، کوئی چیز لینا کوئی چیز دینا وغیرہ۔ اس قسم کے کاموں میں اور اس کے برعکس دوسرے کاموں میں بائیں ہاتھ کو مقدم کرنا مستحب ہے جیسے ناک صاف کرنا، بائیں طرف تھوکنا، بیت الخلاء میں داخل ہونا، مسجد سے باہر نکلنا، موزے، جوتے، شلوار اور کپڑے اتارنا اور استنجاء کرنا اور گندے اعمال کرنا اور ان جیسے دوسرے کام

(۲۶۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ﴾ (سورة حاقة: ١٩)

(۲۶۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "پس جس شخص کو اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو کہے گا کہ میرا نامہ اعمال پڑھو۔"

(۲۶۷) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَآأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَأَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ مَآ أَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ ۝﴾ (سوره واقعة: ٨، ٩)

(۲۶۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "پس دائیں ہاتھ والے دائیں ہاتھ والے (کتنے آرام میں) ہیں۔ اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (عذاب میں) ہیں۔"

(۷۲۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ: فِيْ طُهُوْرِهٖ، وَ تَرَجُّلِهٖ، وَتَنَعُّلِهٖ. متفق عليه.

(۷۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اپنے تمام کاموں (مثلاً) وضو، کنگھی کرنے اور جوتے پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

(۷۲۲) وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ، وَكَانَتِ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَاكَانَ مِنْ أَذًى. حديث صحيح، رواه ابوداود وغيره بإسناد صحيح.

(۷۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ کا دایاں ہاتھ تو وضوء اور کھانے کے لئے اور آپ ﷺ کا بایاں ہاتھ استنجاء اور دوسرے گندے کاموں کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ ابوداود وغیرہ نے یہ حدیث صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

(۷۲۳) وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُنَّ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: "اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا. متفق عليه.

(۷۲۳) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کو اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے غسل وفات کے بارے میں فرمایا کہ اس کے داہنے اعضاء اور وضوء کے اعضاء سے ابتداء کرو۔ (بخاری و مسلم)

(۷۲٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ. لِتَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ. متفق عليه.

(۷۲۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں پیر سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں سے اتارے کہ جوتا پہنتے وقت دائیں پیر سے پہل کرے اور جوتا اتارتے وقت اسے آخر میں اتارا جائے۔ (بخاری و مسلم)

(۷۲٥) وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهٗ لِطَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ وَثِيَابِهٖ وَيَجْعَلُ يَسَارَهٗ لِمَاسِوٰى ذٰلِكَ. رواه ابوداود والترمذی وغيره.

(۷۲۵) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اپنا داہنا ہاتھ اپنے کھانے، پینے اور کپڑے پہننے کے لئے استعمال فرماتے تھے اور بایاں ہاتھ ان کاموں کے علاوہ کاموں کے لئے تھا۔ (ابوداود اور ترمذی وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہے)

(۷۲٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُوْا بِأَيَامِنِكُمْ. حديث صحيح. رواه ابوداود والترمذی بإسناد صحيح.

(۷۲۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم کپڑا پہنو اور وضو کرو تو دائیں اعضاء سے شروع کرو۔ (یہ حدیث صحیح ہے ابوداود، ترمذی نے اس کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۷۲۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى: فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: "خُذْ" وَأَشَارَ إِلٰى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ

(۷۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ منی میں تشریف لائے پھر جمرہ پر آئے اس کو کنکر مارے پھر منی سے اپنے مقام پر تشریف لے گئے۔ اور قربانی فرمائی۔ اس کے بعد پھر سر مونڈنے والے سے اپنے سر کے دائیں جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ بال پہلے کاٹو،

يُعْطِيهِ النَّاسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: لَمَّارَمَى الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ: نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا اَبَاطَلْحَةَ الْاَنْصَارِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَ الْاَيْسَرفَقَالَ: "اِحْلِقْ" فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَاطَلْحَةَ فَقَالَ: "اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

پھر بائیں جانب والے بال کو کٹوایا پھر آپ ﷺ نے یہ بال لوگوں میں تقسیم کروادیئے۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے جب آپ ﷺ نے جمرے کو کنکریاں مارلیں اور اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا اور سر منڈوانے لگے تو آپ ﷺ نے سر مونڈنے والے کی طرف اپنے سر کا دایاں حصہ کیا، اس نے اسے مونڈا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کو بلا کر وہ بال عطاء فرمائے۔ پھر آپ نے سر مونڈنے والے کی طرف سر کا بایاں حصہ کیا اور فرمایا: اس طرف کے بال مونڈو، اس نے اس طرف کے بال کو مونڈا۔ آپ ﷺ نے اس طرف کے بال بھی حضرت ابوطلحہؓ کے حوالے فرمائے اور فرمایا اس کو بھی لوگوں میں تقسیم کردو۔

كتاب آداب الطعام

کھانے کے آداب

(۱۰۰) شروع میں بسم اللہ پڑھے اور آخر میں الحمد للہ پڑھے

(۷۲۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ. متفق عليه.

(۷۲۸) حضرت عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

(۷۲۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى، فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فِيْ أَوَّلِهِ، فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ. رواه ابوداود، والترمذی، وقال: حديث حسن صحيح.

(۷۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ کا نام لے، اگر کھانے کے شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو اس طرح کہہ لے بسم اللہ اولہ وآخرہ کہ شروع اور آخر دونوں ہی حالتوں میں اللہ کا نام ہے۔ (ابوداود و ترمذی) صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۷۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَاللّٰهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ لِاَصْحَابِهِ: لَامَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ، فَلَمْ يَذْكُرِاللّٰهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُوْلِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ، وَ إِذَا لَمْ يَذْكُرِاللّٰهَ تَعَالَى

(۷۳۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے تمہارے لئے (اس گھر میں) نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ ہی کھانا ملے گا، اور جب داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے

عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَ الْعَشَاءَ. رواه مسلم.

تمہیں یہاں رات گزارنے کا ٹھکانہ مل گیا، اور جب کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تمہیں رات گزارنے کا ٹھکانا بھی مل گیا ہے اور شام کا کھانا بھی۔

(۷۳۱) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَاماً لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ. وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَاماً. فَجَاءَ تْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ، وَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدَيْهِمَا" ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى وَأَكَلَ. رواه مسلم.

(۷۳۱) حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو ہم کھانے میں اس وقت تک ہاتھ نہ ڈالتے جب تک رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ ڈال کر پہل نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ ہم کھانے میں آپ کے ساتھ شریک تھے کہ اچانک ایک لڑکی آئی گویا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے اور کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگی، تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک دیہاتی آیا گویا اسے بھی دھکیلا جا رہا ہے۔ پس آپ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اس کو اپنے لئے حلال سمجھتا ہے، اور وہی شیطان اس لڑکی کو لایا تھا تا کہ اس کے ذریعے وہ اس کھانے کو اپنے لئے حلال کرے، تو میں نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر وہ اس دیہاتی کو لایا تا کہ اس کے ذریعے سے کھانے کو حلال کرے، تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً اس شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں سمیت میرے ہاتھ میں ہے۔ پھر آپ نے اللہ جل شانہ کا نام لیا اور کھانے کو تناول فرمایا۔ (مسلم)

(۷۳۲) وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِساً، وَرَجُلٌ يَأْكُلُ، فَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ، فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيْهِ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: "مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَافِيْ بَطْنِهِ. رواه ابوداود، والنسائي.

(۷۳۲) حضرت امیہ بن مخشی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا، لیکن اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ جب اس کے کھانے کا ایک لقمہ رہ گیا تو اس نے اس لقمہ کو اپنے منہ کی طرف اٹھاتے وقت بسم اللہ اولہ وآخرہ پڑھ لی۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: شیطان اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا مگر جب اس نے بسم اللہ پڑھی تو شیطان نے اپنے پیٹ میں جو کچھ کھایا تھا سب قے کر کے باہر نکال دیا۔ (ابوداود، نسائی)

(۷۳۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْكُلُ طَعَاماً فِيْ سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَا إِنَّهُ لَوْ

(۷۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک دن اپنے چھ صحابہ کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ایک دیہاتی آیا اور وہ دو لقموں میں سارا کھانا کھا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سن لو! اگر یہ اللہ کا نام لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا۔ (ترمذی۔ صاحب

سَمَّى لَكَفَاكُمْ. رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٧٣٤) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ. وَلَا مُسْتَغْنىً عَنْهُ رَبَّنَا. رواه البخاري.

(۷۳۴) حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے جب دستر خوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے "الحمد لله الخ" کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ ہو اور اس میں برکت دی گئی ہو، نہ اس سے کفایت کی گئی ہو اور نہ اس کھانے سے بے نیازی ہو سکتی ہے، اے ہمارے رب! (بخاری)

(٧٣٥) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَكَلَ طَعَاماً فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هٰذَا، وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رواه ابوداود والترمذي، وقال: حديث حسن.

(۷۳۵) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھانا کھایا پھر یہ دعا پڑھی "الحمدلله اطعمني الخ" کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو بغیر میری قوت اور طاقت کے رزق دیا تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ابوداود، ترمذی۔ صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۰۱) کھانے میں عیب نہ نکالنے اور کھانے کی تعریف کرنے کے مستحب ہونے کا بیان

(٧٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "مَاعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَاماً قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. متفق عليه.

(۷۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر وہ کھانا پسند ہوتا تو نوش فرما لیتے، اگر ناپسند ہوتا تو اس کو چھوڑ دیتے۔ (بخاری و مسلم)

(٧٣٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدْمَ فَقَالُوْا: مَاعِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَابِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَقُوْلُ: "نِعْمَ الْأُدْمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْأُدْمُ الْخَلُّ". رواه مسلم.

(۷۳۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا تو انہوں نے کہا ہمارے پاس سرکہ کے علاوہ کچھ نہیں، تو آپ ﷺ نے اس کو ہی منگوایا اور اس کے ساتھ کھانا شروع کر دیا اور فرماتے جارہے تھے: کہ سرکہ تو بہت اچھا سالن ہے، سرکہ تو بہت اچھا سالن ہے۔ (مسلم)

(۱۰۲) روزہ دار کے سامنے جب کھانا آئے اور وہ روزہ توڑنا نہ چاہے تو وہ کیا کہے؟

(٧٣٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِماً فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِراً فَلْيَطْعَمْ. رواه مسلم.

(۷۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس دعوت کو قبول کرلے۔ اگر وہ روزہ دار ہو تو (دعوت کرنے والے کے حق میں) دعا کردے۔ اور اگر روزے سے نہ ہو تو دعوت

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى "فَلْيُصَلِّ": فَلْيَدْعُ، وَمَعْنَى "فَلْيَطْعَمْ" فَلْيَأْكُلْ.

کھالے۔ (مسلم)

علماء فرماتے ہیں "فلیصل" کا معنی یہ ہے کہ خیر و برکت کی دعا کردے "فلیطعم" کا معنی یہ ہے کھانا کھالے۔

(۱۰۳) جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور کوئی اور اس کے ساتھ لگ جائے تو وہ میزبان کو کیا کہے

(۷۳۹) عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ لَهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذَا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ" قَالَ: بَلْ آذَنُ لَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. متفق عليه.

(۷۳۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت کی جو کھانا اس نے تیار کیا تھا۔ آپ ﷺ پانچویں آدمی تھے۔ (یعنی اس دعوت میں آپ ﷺ کے علاوہ چار آدمی اور بھی تھے) پس ان کے ساتھ ایک آدمی اور پیچھے ہو گیا۔ جب آپ دروازے پر پہنچے تو آپ نے اس (میزبان) سے کہا: یہ شخص بھی ہمارے ساتھ آ گیا ہے، اگر تم چاہو، تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو یہ واپس چلا جائے گا۔ اس (میزبان) نے کہا یا رسول اللہ میں اس کو بھی اجازت دیتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۰۴) اپنے سامنے سے کھانے اور اس شخص کو تادیب کرنے اور وعظ کرنے کا بیان جو کھانے کو اس کے آداب کے مطابق نہیں کھائے

(۷۴۰) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ غُلَاماً فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَاغُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّايَلِيْكَ. متفق عليه.

قوله: "تَطِيْشُ" بِكَسْرِ الطَّاءِ وَبَعْدَ هَا يَاءٌ مُثَنَّاةٌ مِنْ تَحْتٍ، مَعْنَاهُ: تَتَحَرَّكُ وَتَمْتَدُّ إِلَى نَوَاحِي الصَّحْفَةِ.

(۷۴۰) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی پرورش میں تھا اور اس وقت نو عمر تھا۔ میرا ہاتھ پوری پلیٹ میں گھومتا تھا۔ تو مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! بسم اللہ پڑھو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

"تطیش" طاء پر زبر اور اس کے بعد یاء۔ اس کے معنی ہیں اس کا ہاتھ حرکت کرتا اور برتن کے کناروں تک گھوم رہا تھا۔

(۷۴۱) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: "كُلْ بِيَمِيْنِكَ" قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ، قَالَ:

(۷۴۱) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا۔ آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھاؤ، تو اس نے کہا کہ میں اس کی طاقت نہیں

"لَا اسْتَطَعْتَ"! مَامَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ.
رواه مسلم.

رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھ کو پھر طاقت ہی نہ ہو (اس کو آپ ﷺ کے حکم ماننے سے) تکبر نے روکا تھا۔ چنانچہ پھر وہ اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔ (مسلم)

(۱۰۵) جب چند لوگ مل کر کھا رہے ہوں تو ساتھیوں کی اجازت کے بغیر کھجوروں یا اس قسم کی دوسری چیزوں کو اکٹھا کھانے کے منع ہونے کا بیان

(٧٤٢) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَرُزِقْنَا تَمْرًا، وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ: لَا تُقَارِنُوا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ، ثُمَّ يَقُولُ: "إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ.
متفق عليه.

(۷۴۲) حضرت جبلہ بن سحیمؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت میں جب قحط سالی ہوئی تو ہمیں چند کھجوریں دی گئیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرے تو ہم کھجوریں کھا رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ دو دو کو ملا کر نہ کھاؤ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ملا کر کھانے سے منع فرمایا تھا۔ پھر فرمایا مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی (ساتھی) سے اجازت لے لے۔

(۱۰۶) جو شخص کھانا کھائے اور سیر نہ ہو تو وہ کیا کہے اور کیا کرے؟

(٧٤٣) عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ؟ قَالَ: "فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ" قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: "فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ. رواه ابوداود.

(۷۴۳) حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کھانا کھاتے ہیں، مگر سیر نہیں ہوتے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید کہ تم الگ الگ کھاتے ہو انہوں نے عرض کیا ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس تم کھانا اجتماعی طریقے سے کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو تمہارے لئے کھانے میں برکت ڈال دی جائے گی۔ (ابوداود)

(۱۰۷) برتن کے کنارے سے کھانے کا حکم اور اس کے درمیان سے کھانے کی ممانعت

فِيهِ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ. متفق عليه

"اس باب میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی، جو پہلے گزر چکا ہے کہ اپنے سامنے سے کھاؤ"

(٧٤٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ.
رواه أبوداود والترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۷۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے پس تم برتن کے دونوں کناروں سے کھاؤ اور اس کے درمیان سے نہ کھاؤ (ابوداود، ترمذی۔ اور صاحب ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٧٤٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ، يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ، فَلَمَّا أَضْحَوْا وَ سَجَدُوا الضُّحَى، أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ، يَعْنِي وَ قَدْ ثُرِدَ فِيهَا، فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوْا، جَثَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَاهٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ عَبْداً كَرِيماً، وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّاراً عَنِيداً" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوْا مِنْ حَوَالَيْهَا، وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا. رواه ابوداود بإسناد جيد.

"ذروتها": أعلاها: بكسر الذال وضمها.

(۷۴۵) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کا ایک پیالہ تھا جس کا نام غراء تھا۔ اس کو چار آدمی اٹھاتے تھے۔ جب چاشت کا وقت ہوتا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چاشت کی نماز پڑھ لیتے تو وہ پیالہ لایا جاتا۔ اس میں ثرید ہوتی۔ لوگ اس کے ارد گرد جمع ہو جاتے، اور جب لوگ زیادہ ہوتے تو آپ ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔ چنانچہ ایک دیہاتی نے یہ کہا یہ کس طرح کا بیٹھنا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ جل شانہ نے مجھ کو مہربان بندہ بنا کر بھیجا ہے، متکبر اور سرکش نہیں بنایا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کا اوپر (درمیانی) والا حصہ چھوڑ دو، اس میں برکت نازل ہوتی ہے (ابوداود، اس حدیث کی سند عمدہ ہے)

"ذِرْوَتَهَا" ذال کے کسرہ، ضمہ کے ساتھ بمعنی پیالہ کا درمیانی حصہ۔

(۱۰۸) ٹیک لگا کر کھانا کھانے کی کراہیت کا بیان

(٧٤٦) عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا آكُلُ مُتَّكِئًا. رواه البخاري.

"قَالَ الْخَطَّابِيُّ: اَلْمُتَّكِئُ هٰنَا: هُوَالْجَالِسُ مُعْتَمِداً عَلٰى وِطَاءٍ تَحْتَهُ، قَالَ: وَأَرَادَأَنَّهُ لَا يَقْعُدُ عَلَى الْوِطَاءِ وَالْوَسَائِدِ كَفِعْلِ مَنْ يُرِيْدُ الْإِكْثَارَ مِنَ الطَّعَامِ، بَلْ يَقْعُدُ مُسْتَوْفِزاً لَا مُسْتَوْطِنًا، وَيَأْكُلُ بُلْغَةً، هٰذَاكَلَامُ الْخَطَّابِيِّ، وَأَشَارَ غَيْرُهُ إِلٰى أَنَّ الْمُتَّكِئَ هُوَالْمَائِلُ عَلٰى جَنْبِهِ. وَاللّٰه أعلم.

(۷۴۶) حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہاں ٹیک لگانے سے وہ آدمی مراد ہے جو اپنے نیچے بچھائے ہوئے گدے پر سہارا لے کر بیٹھے، مقصد اس سے یہ ہے کہ آپ ﷺ گدے اور تکیوں پر اس آدمی کی طرح نہیں بیٹھتے تھے جو زیادہ کھانے کا ارادہ رکھتا ہے، بلکہ آپ ﷺ اپنے آپ کو سہارا دے کر بیٹھتے اور کسی چیز پر ٹیک نہ لگاتے اور بقدر کفایت کھانا کھاتے تھے۔ علامہ خطابی کے علاوہ دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو ایک پہلو کی طرف جھک کر کھائے۔ واللہ اعلم۔

(٧٤٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِساً مُقْعِياً يَأْكُلُ تَمْراً. رواه مسلم.

"اَلْمُقْعِيْ" هُوَالَّذِيْ يُلْصِقُ أَلْيَتَيْهِ بِالْأَرْضِ، وَيَنْصِبُ سَاقَيْهِ.

(۷۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو اس حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ کے دونوں زانو کھڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کھجور تناول فرما رہے تھے۔ "المقعی" بمعنی وہ شخص جو اپنے سرین کو زمین کے ساتھ رکھے اور اپنی پنڈلیوں کو کھڑا رکھتا ہو۔ (مسلم)

(۱۰۹) تین انگلیوں سے کھانے، انگلیوں اور برتن کو چاٹنے، اور چاٹنے سے پہلے انہیں صاف کرنے کی کراہیت، اور گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر کھانے کا پسندیدہ ہونا، اور چاٹنے کے بعد انگلیوں کو کلائی اور تلووں وغیرہ سے صاف کرنے کے مستحب ہونے کا بیان

(۷۴۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحْ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْيُلْعِقَهَا. متفق عليه.

(۷۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں صاف نہ کرے یہاں تک کہ انہیں چاٹ لے یا چٹوادے۔ (بخاری و مسلم)

(۷۴۹) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا. رواه مسلم.

(۷۴۹) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو تین انگلیوں سے کھانا کھاتے ہوئے دیکھا، پھر جب آپ کھا کر فارغ ہوگئے تو آپ ﷺ نے ان کو چاٹ لیا۔

(۷۵۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَ قَالَ: "إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ"؟ رواه مسلم.

(۷۵۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک آپ ﷺ نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ یقیناً تم نہیں جانتے کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

(۷۵۱) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ، فَلْيَأْخُذْ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ. رواه مسلم.

(۷۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھالے اور اس میں جو گندگی لگ جائے تو اسے صاف کر لے اور کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ کو تولیئے سے نہ پونچھے یہاں تک کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے؟ (مسلم)

(۷۵۲) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ، حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى، ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ. رواه

(۷۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ شیطان تمہارے ایک کے ساتھ اس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے کھانے کے وقت بھی اس کے پاس موجود رہتا ہے، پس جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھالے اور اس میں جو گندگی (مٹی وغیرہ) لگ گئی ہو اس کو صاف کر لے پھر اسے کھالے۔ اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ پھر جب کھا کر فارغ

مسلم.

ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

(٧٥٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَاماً لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ، وَقَالَ: "إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا، وَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى، وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ وَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ. رواه مسلم.

(٧٥٣) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے اور فرماتے: کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھا لے اور اس سے گندگی (مٹی وغیرہ) کو صاف کر لے اور کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ اور آپ ﷺ ہمیں یہ حکم دیتے کہ ہم سالن کا برتن چاٹ کر صاف کیا کریں اور فرماتے: کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

(٧٥٤) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِراً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ: لَا، قَدْ كُنَّا زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيْلاً، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ، لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيْلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا، ثُمَّ نُصَلِّيْ وَلَا نَتَوَضَّأُ. رواه البخاری.

(٧٥٤) حضرت سعید بن حارثؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابرؓ سے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضوء (ٹوٹنے) کا مسئلہ معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا: کہ اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اس قسم کے کھانے (آگ میں پکے ہوئے) بہت کم میسر آتے تھے۔ پس جب ہم اس قسم کا کھانا کھاتے، رومال تو ہمارے پاس ہوتے نہیں تھے، پس یہ ہتھیلیاں، کلائیاں اور تلوے ہی تھے (یعنی یہ اس سے ہاتھ پونچھ لیتے) پھر بلا وضو نماز پڑھ لیتے اور نیا وضو نہیں کرتے تھے۔ (بخاری)

(١١٠) کھانے پر ہاتھوں کی کثرت کا بیان

(٧٥٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِيْ الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ. متفق علیه.

(٧٥٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین کو اور تین کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہے۔

(٧٥٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ. رواه مسلم.

(٧٥٦) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو، اور دو کا کھانا چار کو، اور چار کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہے۔

(۱۱۱) پانی پینے کے آداب، برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا استحباب، برتن میں سانس لینے کی کراہیت، اور برتن کو پہلے آدمی کے لینے کے بعد دائیں طرف باری باری گھمانے کا پسندیدہ ہونا

(۷۵۷) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. يَعْنِيْ: يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْاِنَاءِ.

(۷۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ پینے کی چیز میں پینے کے دوران تین بار سانس لیتے تھے۔ (مسلم) یعنی برتن سے باہر سانس لیتے تھے۔

(۷۵۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَشْرَبُوْا وَاحِداً كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ، وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ. رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

(۷۵۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح پانی مت پیو بلکہ دو دو اور تین تین سانس میں پیا کرو اور جب پینا شروع کرو تو اللہ کا نام لو اور جب فارغ ہو جاؤ تو الحمد للہ کہو۔

(۷۵۹) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. يَعْنِيْ: يَتَنَفَّسُ فِيْ نَفْسِ الْاِنَاءِ.

(۷۵۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ برتن میں سانس لیا جائے۔

آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ پیتے وقت خود برتن کے اندر ہی سانس لیا جائے یہ منع ہے۔ (برتن سے منہ کو ہٹا کر سانس لینا چاہئے)

(۷۶۰) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَشَرِبَ، ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ: اَلْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. قَوْلُهٗ: "شِيْبَ" اَيْ: خُلِطَ.

(۷۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس پانی میں ملا کر دودھ لایا گیا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک دیہاتی تھا اور بائیں جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے اس کو نوش فرمایا پھر دیہاتی کو دے دیا اور ارشاد فرمایا کہ دائیں جانب والا ہی (مقدم) ہے پھر دائیں والا۔

"شیب" بمعنی: ملا ہوا یعنی دودھ جس میں پانی ملایا ہوا ہو۔

(۷۶۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ، وَعَنْ يَسَارِهٖ اَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: "اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ"؟ فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰهِ، لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَداً، فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

(۷۶۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پینے کی چیز لائی گئی، آپ ﷺ نے اس کو نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب کچھ بزرگ لوگ تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا: کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ میں ان بڑے لوگوں کو پہلے دے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهِ. متفق عليه.

قَوْلُهُ: "تَلَّهُ" أَيْ: وَضَعَهُ، وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

دوں؟ اس لڑکے نے کہا نہیں، خدا کی قسم! میں آپ کے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گا، چنانچہ آپ ﷺ نے وہ پیالہ اس کے ہی ہاتھ میں دے دیا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۱۲) مشک وغیرہ کو منہ لگا کر پینا مکروہ تنزیہی ہے تاہم حرام نہیں ہے

(٧٦٢) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ. يَعْنِيْ: أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا، وَيُشْرَبَ مِنْهَا. متفق عليه.

(۷۶۲) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مشکوں کے منہ موڑ کر اس سے پانی پینے کو منع فرمایا۔ یعنی مشک کے منہ کو موڑا جائے اور اس سے پانی کو پیا جائے۔ (بخاری ومسلم)

(٧٦٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ أَوِالْقِرْبَةِ. متفق عليه.

(۷۶۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ مشک سے یا مشکیزے کو منہ لگا کر پانی پیا جائے۔ (بخاری ومسلم)

(٧٦٤) وَعَنْ أُمِّ ثَابِتٍ كَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ أُخْتِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِماً، فَقُمْتُ إِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ. رواه الترمذي.

وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَإِنَّمَا قَطَعَتْهَا: لِتَحْفَظَ مَوْضِعَ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَتَبَرَّكَ بِهِ، وَتَصُوْنَهُ عَنِ الْاِبْتِذَالِ. وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰى بَيَانِ الْجَوَازِ، وَالْحَدِيْثَانِ السَّابِقَانِ لِبَيَانِ الْأَفْضَلِ وَالْأَكْمَلِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

(۷۶۴) حضرت ام ثابت کبشہ بنت ثابت ہمشیرہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے ایک لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے پانی پیا۔ پس میں اٹھی اور اس کے منہ والا حصہ میں نے کاٹ لیا (بطور تبرک کے) (ترمذی حسن صحیح)

حضرت ام ثابت رضی اللہ عنہا نے اس کو اس لئے کاٹا تا کہ وہ آپ ﷺ کے منہ کے لگنے کی جگہ کو محفوظ کر لیں اور پھر اس سے برکت حاصل کریں اور اس کو عام استعمال سے بچائیں۔ اور یہ حدیث اس کے جواز پر محمول ہے اور پہلی دونوں حدیثیں افضل واکمل طریقے کی کیفیت کو بیان کر رہی ہیں۔

(۱۱۳) پیتے وقت پانی میں پھونک مارنے کی ممانعت

(٧٦٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ؟ فَقَالَ: "أَهْرِقْهَا" قَالَ: إِنِّيْ لَا أَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ:

(۷۶۵) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے پینے والی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ تو ایک آدمی نے عرض کیا بعض مرتبہ برتن میں تنکے وغیرہ کو دیکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو گرا دو۔ اس نے پھر عرض کیا ایک سانس میں میں

"فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذًا عَنْ فِيْكَ. رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح.

سیراب نہیں ہوتا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس برتن کو منہ سے دور کر کے سانس لو۔ (ترمذی حدیث حسن صحیح ہے)

(٧٦٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، أَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ. رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح.

(٧٦٦) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے یا اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی، حدیث حسن صحیح ہے)

(١١٤) کھڑے ہو کر پانی پینے کا جواز، البتہ اکمل وافضل صورت بیٹھ کر ہی پینا ہے

وَفِيْهِ حَدِيْثُ كَبْشَةَ السَّابِقُ

"تقدم تخريجه فى باب كراهية الشرب من فم القربة و نحوها"

"اس مضمون کی حدیث حضرت کبشۃ رضی اللہ عنہا پہلے گزر چکی ہے۔"

(٧٦٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. متفق عليه.

(٧٦٧) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا آپ ﷺ نے اس کو کھڑے ہو کر پیا۔

(٧٦٨) وَعَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَابَ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا، وَقَالَ: إِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ فَعَلْتُ. رواه البخارى.

(٧٦٨) حضرت نزال بن سبرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ باب الرحبہ (کوفہ میں ایک جگہ کا نام ہے) پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پانی پیا اور بیان فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو اسی طرح پیتے ہوئے دیکھا تھا جس طرح تم مجھے کرتا ہوا دیکھ رہے ہو۔

(٧٦٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ. رواه الترمذى، وقال: حديث حسن صحيح.

(٧٦٩) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں چلتے چلتے کھا لیتے اور کھڑے کھڑے پانی پی لیتے تھے۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٧٧٠) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِماً وَقَاعِداً. رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح.

(٧٧٠) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد شعیب سے اور وہ اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے دونوں طرح سے پیتے دیکھا ہے۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٧٧١) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا، قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: فَالْأَكْلُ؟ قَالَ: ذَالِكَ أَشَرُّ أَوْ

(٧٧١) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی آدمی کھڑے ہو کر پانی پیئے۔ حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کھڑے ہو کر کھانا

أَخْبَثُ. رواه مسلم. وفي رواية له أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَعَنِ الشُّرْبِ قَائِماً.

کھانے کا کیا حکم ہے، تو انہوں نے فرمایا یہ تو اس سے بھی بدتر ہے۔ (مسلم) ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے روکا۔

(۷۷۲) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِماً، فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ. رواه مسلم.

(۷۷۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص ہرگز کھڑے ہو کر نہ پیئے اور جو بھول کر پی لے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کو قے کر دے۔ (مسلم)

(۱۱۵) مستحب ہے کہ پلانے والا خود سب سے آخر میں پیئے

(۷۷۳) عَنْ اَبِی قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ. يَعْنِيْ: شُرْبًا. رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

(۷۷۳) حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۱۶) سونے چاندی کے برتنوں کے علاوہ باقی تمام پاکیزہ برتنوں سے پانی پینے، اور نہر وغیرہ سے بغیر برتن اور بغیر ہاتھوں کے منہ لگا کر پینے کا جائز ہونا، کھانے پینے طہارت وغیرہ کے استعمال میں سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت کا بیان

(۷۷٤) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِإِلَى أَهْلِهِ، وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، قَالُوْا: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَمَانِيْنَ وَزِيَادَةً. متفق عليه هذه رواية البخاري.

وفي روايةٍ لَهُ وَلِمُسْلِمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِن مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيْهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُإِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَمَابَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ.

(۷۷٤) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جب نماز کا وقت آیا تو قریب قریب گھر والے تو اپنے گھروں میں (وضو کے لئے) جانے کے لئے کھڑے ہو گئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس پتھر کا ایک ٹب پانی سے بھرا ہوا لایا گیا۔ وہ ٹب اتنا چھوٹا تھا کہ اس میں ہتھیلی بھی نہیں پھیل سکتی تھی لیکن سارے ہی لوگوں نے اس سے وضو کر لیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم کتنے تھے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسی سے کچھ زیادہ۔ (بخاری و مسلم)

یہ بخاری کی روایت ہے۔ اور صحیحین کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا چنانچہ آپ ﷺ کے پاس ایک ایسا برتن لایا گیا جس کا منہ کھلا ہوا تھا مگر گہرائی کم تھی، اس میں پانی بھی تھوڑا تھا۔ آپ نے اس میں اپنی انگلیاں رکھ دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پس میں پانی کو دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں

کے درمیان سے (چشمہ کی مانند) پھوٹ رہا تھا۔ پس جن لوگوں نے اس سے وضو کیا ان کا میں نے شمار کیا تو وہ ستر اور اسی کے درمیان تھے۔

(۷۷۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِيْ تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ. رواه البخاری.

"الصفر" بضم الصاد، وَ يَجُوْزُ كسرها، وَهُوَ النُّحَاسُ، وَ "التَّوْرُ": كَالْقَدَحِ، وَهُوَ بالتاء المثناة من فوق.

(۷۷۵) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے، تو ہم نے ایک برتن میں آپ ﷺ کو پانی پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا۔

"الصفر" صاد پر پیش اور اس پر زیر پڑھنا صحیح ہے اس کے معنی پیتل کے ہیں، "تور" بمعنی پیالے کی طرح ایک برتن، تاء کے ساتھ ہے۔

(۷۷٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا. رواه البخاری. "اَلشَّنُّ" اَلْقِرْبَةُ.

(۷۷٦) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک انصاری آدمی کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے ایک صحابی بھی تھے، آپ ﷺ نے اس انصاری سے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس مشکیزے میں رات کا باسی پانی موجود ہے (تو ہمیں پینے کے لئے دو) ورنہ ہم نہر وغیرہ سے خود منہ لگا کر پی لیں گے۔ (بخاری)

"شن" بمعنی مشکیزہ۔

(۷۷۷) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَ الدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: "هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ. متفق علیه.

(۷۷۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ریشمی لباس کے پہننے سے اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔ (بخاری)

(۷۷۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ. متفق علیه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "إِنَّ الَّذِيْ يَأْكُلُ أَوْيَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ"

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "مَنْ شَرِبَ فِيْ إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَاراً مِنْ جَهَنَّمَ"

(۷۷۸) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو بھر رہا ہے۔ (بخاری)

مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ بے شک وہ آدمی جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا یا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

کتاب اللباس

لباس کا بیان

(۱۱۷) سفید کپڑے کے مستحب ہونے اور سرخ، سبز اور سیاہ رنگ کے، نیز ریشم کے علاوہ سوت، بالوں اور اون وغیرہ کے کپڑوں کے جائز ہونے کا بیان

(٢٦٩) قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ: ﴿یَابَنِی آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاساً یُوَارِیْ سَوْآتِکُمْ وَرِیْشاً، وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ﴾ (سورۃ اعراف: ٢٦)

(۲۶۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے بنی آدم! ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہاری ستر پوشی کرتا ہے، اور زینت کا سامان اتارا، اور پرہیزگاری کا لباس یہ زیادہ بہتر ہے۔''

(٢٧٠) قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ: ﴿وَجَعَلَ لَکُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ، وَسَرَابِیْلَ تَقِیْکُمْ بَأْسَکُمْ﴾ (سورۃ نحل: ٨١)

(۲۶۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''کرتے بنائے جو تم کو گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے جو تم کو (اسلحہ) جنگ سے محفوظ رکھیں۔''

(٧٧٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَإِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ، وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔ رواہ ابوداود، والترمذی و قال: حدیث حسن صحیح.

(۷۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین کپڑے ہیں اور اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفن دیا کرو۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٧٨٠) وَعَنْ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ''اِلْبَسُوا الْبَیَاضَ، فَإِنَّھَا أَطْھَرُ وَ أَطْیَبُ، وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔ رواہ النسائی والحاکم وقال: حدیث صحیح.

(۷۸۰) حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفن دیا کرو۔ (نسائی، حاکم، حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)

(٧٨١) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعاً وَلَقَدْ رَأَیْتُہٗ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ، مَارَأَیْتُ شَیْئاً قَطُّ أَحْسَنَ مِنْہُ۔ متفق علیہ.

(۷۸۱) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا قد درمیانہ تھا میں نے آپ ﷺ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا، میں نے آپ ﷺ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا۔ (بخاری و مسلم)

(٧٨٢) وَعَنْ أَبِیْ جُحَیْفَۃَ وَھْبِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ وَ ھُوَ بِالْأَبْطَحِ فِیْ قُبَّۃٍ لَہٗ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، فَخَرَجَ

(۷۸۲) حضرت ابوجحیفہؓ وہب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو مکے میں جب کہ آپ ﷺ ابطح وادی میں تھے، سرخ رنگ کے چمڑے سے بنے ہوئے خیمے میں دیکھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ

بِلَالٌ بِوَضُوْئِهٖ، فَمِنْ نَاضِحٍ وَنَائِلٍ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ، فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ رُكِزَتْ لَهٗ عَنَزَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ لَا يُمْنَعُ. متفق عليه.

"اَلْعَنَزَةُ" بفتح النون: نَحْوُ الْعُكَّازَةِ.

ﷺ کے وضو کا پانی لے کر باہر آئے تو کچھ لوگ وہ تھے جنہیں صرف چھینٹے مل سکے اور بعض وہ تھے جنہیں کچھ پانی میسر آیا۔ پس آپ ﷺ بھی باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے جسم اطہر پر سرخ رنگ کا جوڑا تھا گویا کہ میں آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آذان دی اور میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے منہ کا ادھر ادھر کرنا دیکھ رہا تھا کہ وہ حی علی الصلاۃ، کہتے ہوئے دائیں طرف اور حی علی الفلاح، کہتے ہوئے بائیں طرف منہ پھیرتے، پھر آپ کے لئے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا پس آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی، آپ کے سترے کے آگے سے کتا اور گدھا گزر رہے تھے ان کو روکا نہیں جاتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

"اَلْعَنَزَةُ" نون کے زبر کے ساتھ چھوٹے نیزے کو کہتے ہیں۔

(٧٨٣) وَعَنْ أَبِيْ رِمْثَةَ رِفَاعَةَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ. رواه ابوداود، والترمذی بإسناد صحیح.

(٧٨٣) حضرت ابو رمثہ رفاعۃ تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر دو سبز رنگ کے کپڑے تھے۔ (ابوداود، ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے)

(٧٨٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. رواه مسلم.

(٧٨٤) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ فتح مکہ والے دن مکے میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔ (مسلم)

(٧٨٥) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ أَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ. رواه مسلم.

وفي رِوَايَةٍ لَهٗ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

(٧٨٥) حضرت ابو سعید عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گویا کہ میں آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے۔

اور مسلم ہی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اس حال میں کہ آپ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(٧٨٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. متفق عليه.

(٧٨٦) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا جو (یمن کے علاقہ) سحول کے بنے ہوئے تھے، اس میں نہ قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ۔ (بخاری و مسلم)

"السحولية" سین پر زبر اور پیش دونوں صحیح ہیں اور حاء پر پیش

"اَلسَّحُوْلِيَّةُ" بفتح السين وضمها وضم الحاء المهملتين: ثِيَابٌ تُنْسَبُ إِلَى سَحُوْلٍ: قَرْيَةٍ بِالْيَمَنِ "وَ الْكُرْسُفُ" اَلْقُطْنُ.

ہے، ایسے کپڑے جو یمن کی بستی "سحول" کی طرف منسوب ہیں "الکرسف" بمعنی روئی۔

(۷۸۷) وَعَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. رواه مسلم.

(۷۸۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے جسم اطہر پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی ایک نقش ونگار والی چادر تھی۔

"اَلْمِرْطُ" بِكَسْرِالْمِيْمِ وَهُوَكِسَاءٌ "وَالْمُرَحَّلُ" بالحاء المهملة: هُوَ الَّذِيْ فِيْهِ صُوْرَةُ رِحَالِ الْإِبِلِ، وَهِيَ الْأَكْوَارُ.

"المرط" میم پر زیر بمعنی: چادر "المرحل" حاء کے ساتھ وہ کپڑا جس میں اونٹ کے کجاووں کی تصویریں ہوں اور اسی کو اکوار بھی کہتے ہیں۔

(۷۸۸) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ مَسِيْرٍ. فَقَالَ لِيْ: "أَمَعَكَ مَاءٌ"؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ، فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ، فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: "دَعْهُمَا فَإِنِّيْ أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ" وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. متفق عليه.

وفى رواية: وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ.

وفى رواية: أَنَّ هٰذِهِ الْقَضِيَّةَ كَانَتْ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ.

(۷۸۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رات کے وقت آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں، پس آپ ﷺ اپنی سواری سے اترے اور پیدل چلے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں آپ نظروں سے اوجھل ہوگئے، پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو میں نے برتن سے آپ ﷺ پر پانی ڈالا، پس آپ نے اپنا چہرہ مبارک دھویا اور آپ ﷺ کے جسم پر اونی جبہ تھا۔ آپ نے اس سے اپنے بازو کو نکالنے کی کوشش فرمائی لیکن وہ نہ نکل سکا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے انہیں جبے کے نیچے سے نکالا۔ پس آپ نے اپنے بازو دھوئے اور سر کا مسح کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے موزے اتارنے کے لئے جھکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو، اس لئے کہ میں نے پاک پاؤں میں پہنے تھے، آپ نے ان پر مسح فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے جسم اطہر پر شامی جبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ غزوہ تبوک کا واقعہ ہے۔

(۱۱۸) قمیص پہننے کے مستحب ہونے کا بیان

(۷۸۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۷۸۹) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کو کپڑوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ قمیص تھی۔ (ابوداود، ترمذی،

اَلْقَمِيْصُ. رواه ابوداود، والترمذی وقال: حديث حسن.

صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۱۹) قمیص، آستین اور تہبند (یعنی شلوار پاجامہ) اور پگڑی کا کنارہ کتنا لمبا ہو؟ نیز تکبر کے طور پر ان میں سے کسی کو بھی لٹکانے کی حرمت اور بغیر تکبر کے لٹکانے کی کراہیت کا بیان

(۷۹۰) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ. (رواه ابوداود والترمذی وقال: حديث حسن.

(۷۹۰) حضرت اسماء بنت یزید انصاری رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی قمیص کی آستین پہنچوں تک تھی۔ (ابوداود، ترمذی۔ یہ حدیث حسن ہے)

(۷۹۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّ إِزَارِيْ يَسْتَرخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ. (رواه البخاری وروی مسلم بعضه.

(۷۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا زمین پر گھسیٹتا ہوا چلتا ہے اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کی طرف (رحمت کی نگاہ سے) نہیں دیکھیں گے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! میرا تہبند بھی نیچے لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں بہت خیال رکھوں، تو آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ (بخاری، مسلم نے بھی اس کا کچھ حصہ روایت کیا ہے)

(۷۹۲) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَراً. متفق عليه.

(۷۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا جو اپنا تہبند تکبر کے طور پر لٹکاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۷۹۳) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِفَفِى النَّارِ. رواه البخاری.

(۷۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ آگ میں جائے گا۔

(۷۹۴) وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ" قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ. قَالَ اَبُوْذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ

(۷۹۴) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ جل شانہ، نہ کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف (نظر رحمت) سے دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ نامراد ہوئے اور خسارے میں پڑ گئے یا رسول اللہ! یہ کون لوگ

سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: اَلْمُسْبِلُ إِزَارَه.

ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ① ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا ② احسان کر کے احسان جتلانے والا ③ جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔ (مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے اپنا تہبند (یا شلوار، پائجامہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔

(۷۹۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَ الْقَمِيْصِ، وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

(۷۹۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسبال (لٹکانا) تہبند، قمیص اور عمامہ تینوں میں ہوتا ہے جو بھی تکبر کے طور پر کپڑا لٹکائے گا اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کی طرف (نظر رحمت) سے نہیں دیکھے گا۔ (ابوداود، نسائی، یہ روایت صحیح ہے)

(۷۹۶) وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّاصَدَرُوْا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ: "لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى، قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ" قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: "أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ إِذَا اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَ إِذَا اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ، وَ إِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ أَوْفَلَاةٍ، فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ، فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ" قَالَ: قُلْتُ: اِعْهَدْ اِلَيَّ. قَالَ: "لَا تَسُبَّنَّ اَحَداً" قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا، وَلَا عَبْداً، وَلَا بَعِيْراً وَلَا شَاةً "وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا، وَ أَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ، إِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، فَاِنْ أَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ، وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَاتَعْلَمُ فِيْهِ، فَاِنَّمَا وَبَالُ

(۷۹۶) حضرت ابوجری جابر بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے پر عمل کرتے ہیں وہ جو کچھ کہتا ہے اسے لوگ قبول کرتے ہیں میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے بتلایا جناب رسول اللہ ﷺ ہیں۔ میں نے کہا: علیک السلام یا رسول اللہ، دو مرتبہ، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیک السلام مت کہو، علیک السلام تو مردوں کا سلام ہے، تم کہو السلام علیک۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، میں اس اللہ کا رسول ہوں کہ جب تجھے کوئی تکلیف پہنچے اور تو اسے پکارے تو وہ تجھ سے اس تکلیف کو دور کر دے گا اور جب تو قحط سالی میں مبتلا ہو اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے زمین سے پیداوار نکال دے گا اور جب تو کسی جنگل بیاباں میں ہو اور تیری سواری گم ہو جائے، تو اس سے دعا کرے تو وہ اسے تجھ پر واپس لوٹا دے گا۔ (حضرت جابر بن سلیم کہتے ہیں) میں نے کہا آپ مجھے ہدایات دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کو ہرگز گالی نہ دینا چنانچہ اس کے بعد میں نے نہ کسی آزاد کو گالی دی اور نہ کسی غلام کو اور نہ کسی اونٹ کو اور نہ کسی بکری کو نیکی کے کسی بھی کام کو ہرگز معمولی مت سمجھنا اور تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ بات کرنا یہ بھی نیک کاموں میں سے ہے۔ اور اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک اونچا رکھنا اگر یہ تیرے لئے ممکن نہ ہو تو ٹخنوں تک تو ضرور اونچا رکھنا اور ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے

ذٰلِكَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بچنا، کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے اور اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا تجھے ایسی بات پر عار دلائے جو تیرے اندر موجود ہے، جس کو وہ جانتا ہے، تو تم اس کو ایسی بات پر عارمت دلانا جو اس کے اندر موجود ہے اور وہ تیرے علم میں ہے، اس وقت اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ (ابوداود، ترمذی۔ صاحب ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا، یہ روایت حسن صحیح ہے)

(۷۹۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ مُسْبِلٌ اِزَارَهُ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ" فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: "اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ" فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ أَمَرْتَهُ أَن يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ؟ قَالَ: "اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

(۷۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنی تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اس کو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ وضو کرو۔ وہ آیا، آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: جاؤ وضو کرو۔ ایک دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس کو کس وجہ سے وضو کرنے کا حکم دیتے ہیں اور پھر خاموش ہو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس حال میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کا تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کا کپڑا (ٹخنوں سے نیچے) لٹک رہا ہو۔ ابوداود نے صحیح سند کے ساتھ امام مسلم کی شرط پر اس روایت کو روایت کیا ہے۔

(۷۹۸) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ وَكَانَ جَلِيْساً لِاَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ رَجُلاً مُتَوَحِّداً قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ، اِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ، فَاِذَا فَرَغَ فَاِنَّمَا هُوَ تَسْبِيْحٌ وَ تَكْبِيْرٌ حَتّٰى يَأْتِيَ أَهْلَهُ، فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ اَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ. قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَقَدِمَتْ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِيْ يَجْلِسُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ اِلٰى جَنْبِهِ: لَوْ رَأَيْتَنَا حِيْنَ الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ، فَحَمَلَ فُلَانٌ وَطَعَنَ، فَقَالَ: خُذْهَا مِنِّيْ، وَأَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِيُّ، كَيْفَ تَرَى

(۷۹۸) حضرت قیس بن بشر تغلبی بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد بشر نے جو حضرت ابوالدرداءؓ کے ہم نشین تھے خبر دی کہ دمشق میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابیؓ تھے جن کو ابن حنظلیہ کہا جاتا تھا اور وہ تنہائی پسند تھے، لوگوں کے ساتھ کم ہی اٹھتے بیٹھتے تھے، ان کی توجہ نماز پڑھنے پر ہی رہتی تھی، جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے گھر آنے تک تسبیح و تکبیر میں مصروف رہتے۔ پس یہ ایک مرتبہ ہمارے پاس سے گزرے جب کہ ہم حضرت ابوالدرداءؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو ان سے حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا ایسی بات بیان فرمائیے جس سے ہمیں فائدہ ہو اور آپ کو نقصان نہ ہو، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے (جہاد کے لئے) ایک لشکر بھیجا، جب وہ واپس آیا تو ان میں سے ایک آدمی آیا اور اس مجلس میں بیٹھ گیا جس میں آپ ﷺ تشریف فرما تھے، پس اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا اگر تم ہمیں اس وقت دیکھتے جب ہم اور دشمن ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوئے، ایک آدمی نے نیزہ اٹھایا اور کسی کو مارا

فِيْ قَوْلِهٖ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ. فَسَمِعَ بِذٰلِكَ آخَرُ فَقَالَ: مَا أَرٰى بِذٰلِكَ بَأْساً. فَتَنَازَعَا حَتّٰى سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْجَرَ وَيُحْمَدَ" فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذٰلِكَ، وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَيَقُوْلُ: أَنْتَ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَمَا زَالَ يُعِيْدُ عَلَيْهِ حَتّٰى إِنِّيْ لَأَقُوْلُ لَيَبْرُكَنَّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ. قَالَ: فَمَرَّ بِنَا يَوْماً آخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا" ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْماً آخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ! لَوْ لَا طُوْلُ جُمَّتِهٖ وَإِسْبَالُ إِزَارِهٖ!" فَبَلَغَ خُرَيْماً، فَعَجَّلَ، فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلٰى أُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْماً آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّكُمْ قَادِمُوْنَ عَلٰى إِخْوَانِكُمْ، فَأَصْلِحُوْا رِحَالَكُمْ، وَأَصْلِحُوْا لِبَاسَكُمْ حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، إِلَّا قَيْسَ بْنَ بِشْرٍ، فَاخْتَلَفُوْا فِيْ تَوْثِيْقِهٖ وَتَضْعِيْفِهٖ، وَقَدْ رَوٰى لَهُ مُسْلِمٌ.

(ساتھ میں یہ بھی کہا) لو مجھ سے لڑائی کا مزہ چکھ لو، میں ایک غفاری لڑکا ہوں۔ اس آدمی کی اس بات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس کا اجر تو ضائع ہوگیا۔ اس کی یہ بات ایک دوسرے شخص نے سنی تو کہا میرے خیال میں تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس سے مقصود فخر وغرور کا اظہار نہیں، بلکہ دشمن کو مرعوب اور خوفزدہ کرنا ہے۔ پس یہ دونوں جھگڑنے لگے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ، اس میں کوئی حرج نہیں کہ اسے اجر بھی دیا جائے اور اس کی تعریف بھی کی جائے۔ پس میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اس بات سے وہ خوش ہوئے ہیں اور اس کی طرف سر اٹھا کر فرمانے لگے، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ وہ کہنے لگے، ہاں۔ پس وہ مسلسل ان پر یہ بات موڑتے رہے یہاں تک کہ میں کہنے لگا یہ ضرور ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کے گھٹنوں پر بیٹھ جائیں گے (یعنی قربت کے طور پر، یہ زیادہ قربت کے اظہار کے لئے استعارہ ہے) راوی نے بیان کیا کہ ایک اور دوسرے دن وہ صحابی شخص ہمارے پاس سے گزرے تو ان سے حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا ہمیں ایسی بات بیان فرمائیے جو ہمیں نفع دے اور آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔ انہوں نے کہا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جہاد کے) گھوڑوں پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو صدقے کے لئے اپنا ہاتھ کھلا رکھے اسے (کبھی) بند نہ کرے۔ پھر ایک اور دن ہمارے پاس سے گزرے تو ان سے حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا: ہمیں ایسی بات بیان فرمائیے جو ہمارے لئے نفع بخش ہو اور آپ کے لئے نقصان کا باعث نہ ہو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خریم اسدی اچھا آدمی ہے اگر اس کے سر کے بال لمبے نہ ہوتے اور اس کا تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہوا نہ ہوتا۔ یہ بات خریم کو پہنچی تو انہوں نے فوری طور پر ایک چھری لی اور اس سے اپنے سر کے بڑھے ہوئے بالوں کو کاٹ کر اپنے کانوں تک کر لیا اور اپنا تہ بند اٹھا کر آدھی پنڈلی تک اونچا کر لیا۔ ابن الحنظلیہ پھر ایک اور دن ہمارے پاس سے گزرے، تو ان سے حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا، ہمیں ایسی بات ارشاد فرمائیے جس سے ہمیں فائدہ ہو اور آپ کو نقصان نہ ہو۔ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس جانے والے ہو، پس اپنے کجاووں اور اپنے لباس کو درست کرلو، یہاں تک کہ تم ایسے ہوجاؤ جیسے چہرے پر تل والا شخص لوگوں میں نمایاں اور خوب صورت ہوتا ہے (یعنی سفر سے واپسی پر گھر جانے سے پہلے اپنے کو بنا سنوار لو، تاکہ گھر والے تمہیں دیکھ کر خوش ہوں، متوحش نہ ہوں) یقیناً اللہ تعالیٰ ان کو بھی پسند نہیں فرماتا جو بغیر ارادے کے بدہیئتی (مکروہ شکل وصورت) اختیار کرتے ہیں اور ان کو جو بہ تکلف ایسا کرتے ہیں۔

اس کو ابوداود نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ البتہ اس کے راوی قیس بن بشر کے ثقہ اور ضعیف ہونے میں محدثین کے درمیان اختلاف ہے (یعنی کوئی ثقہ قرار دیتا ہے اور کوئی ضعیف) اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔

(۷۹۹) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِزَارَةُ الْمُسْلِمِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، وَلَا حَرَجَ أَوْ لَا جُنَاحَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، فَمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَمَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَراً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

(۷۹۹) حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا تہبند آدھی پنڈلی تک ہوتا ہے، اس میں کوئی گناہ نہیں کہ آدھی پنڈلی سے ٹخنوں تک کے درمیان میں ہو اور جو ٹخنوں سے نیچے ہوگا پس وہ آگ میں ہوگا اور جو اپنا تہبند تکبر کے طور پر ٹخنوں سے نیچے گھسیٹتا ہوا چلے گا اللہ جل شانہ اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔ (اس کو ابوداود نے صحیح سند سے روایت کیا ہے)

(۸۰۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ إِزَارِيْ اِسْتِرْخَاءٌ، فَقَالَ: "يَا عَبْدَاللّٰهِ، اِرْفَعْ إِزَارَكَ" فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ "زِدْ"، فَزِدْتُ، فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اِلٰى أَيْنَ؟ فَقَالَ: اِلٰى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۸۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کے پاس سے گزرا، میرا تہبند لٹکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ! اپنا تہبند اوپر کرلو۔ چنانچہ میں نے اسے اونچا کرلیا، پھر فرمایا اور اونچا کرلو پس میں نے اور اونچا کرلیا۔ اس کے بعد سے تو میں اس کا خیال رکھنے لگا۔ پس بعض لوگوں نے پوچھا کہ تہبند کہاں تک ہو؟ تو ابن عمرؓ نے فرمایا آدھی پنڈلیوں تک۔ (مسلم)

(۸۰۱) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ، قَالَ: "يُرْخِيْنَ شِبْراً" قَالَتْ: إِذاً تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ. قَالَ: "فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعاً لَا يَزِدْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

(۸۰۱) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا لٹکا کر اور گھسیٹ کر چلے، اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کی طرف (رحمت کی نگاہ) سے نہیں دیکھے گا۔ یہ سن کر حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا: عورتیں اپنے دامنوں کے بارے میں کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نصف پنڈلی سے ایک بالشت نیچے

وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

لٹکالیں۔ انہوں نے عرض کیا تب ان کے پاؤں نظر آئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک ہاتھ کے برابر لٹکالیں اس سے زائد نہیں۔ (ابوداود، ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۲۰) تواضع کے طور پر عمدہ لباس چھوڑ دینا پسندیدہ ہے

قَدْ سَبَقَ فِیْ بَابِ فَضْلِ الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ الْعَیْشِ جُمَلٌ تَتَعَلَّقُ بِهٰذَا الْبَابِ.

''باب "فضل الجوع وخشونة العيش" میں کچھ باتیں گزرچکی ہیں جو اس باب کے ساتھ بھی متعلق ہیں۔''

(۸۰۲) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلَیْهِ، دَعَاهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَی رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَهُ مِنْ اَیِّ حُلَلِ الْاِیْمَانِ شَاءَ یَلْبَسُهَا. رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۸۰۲) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے محض اللہ کی رضاء کے لئے تواضع کے طور پر عمدہ لباس کو پہننا چھوڑ دیا حالانکہ وہ اس کے پہننے پر قادر تھا، تو قیامت کے دن اللہ جل شانہ تمام مخلوقات کے سامنے اسے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو جوڑا وہ پسند کرے اس کو پہن لے۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن ہے)

(۱۲۱) لباس میں میانہ روی اختیار کرنا پسندیدہ ہے اور بلا ضرورت اور بغیر کسی حاجت کے ایسا معمولی لباس نہ پہنے جو اس شخص کو عیب ناک کردے

(۸۰۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یَرَی اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلَی عَبْدِهٖ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۸۰۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے۔ (ترمذی، امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(۱۲۲) مردوں کے لئے ریشم کا پہننا اور اس پر بیٹھنا اور اسکا تکیہ استعمال کرنا حرام ہے ہاں، عورتوں کے لئے ریشمی لباس پہننا جائز ہے

(۸۰٤) عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ، فَاِنَّ مَنْ لَبِسَهٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ. متفق عليه.

(۸۰۴) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم کا لباس مت پہنو، اس لئے کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔ (بخاری ومسلم)

(۸۰٥) وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

(۸۰۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ. متفق عليه. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ.

قوله: "مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ" أي: لَا نَصِيْبَ لَهُ.

اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ریشم تو وہی شخص پہنتا ہے جس کا کوئی حصہ نہیں۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں

"من لا خلاق له" بمعنی اس کا کوئی حصہ نہیں۔

(۸۰۶) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ. متفق عليه.

(۸۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۸۰۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيْرًا، فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ، وَذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ. رواه ابوداود باسناد حسن)

(۸۰۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے ریشم کو اٹھا کر اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور پھر سونا پکڑا پھر اسے بائیں ہاتھ پر رکھا پھر فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ اس کو ابوداود نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔

(۸۰۸) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ، وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

(۸۰۸) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم کا لباس اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ (ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۸۰۹) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيْهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. رواه البخاری.

(۸۰۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا کھانے اور پانی پینے سے اور ریشم کا لباس پہننے سے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری)

(۱۲۳) جس کو خارش ہو اس کے لئے ریشمی لباس پہننے کے جواز کا بیان

(۸۱۰) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا. متفق عليه.

(۸۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ریشم کا لباس پہننے کی اجازت دی تھی کیونکہ ان دونوں کو خارش تھی۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۴) چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور اس پر سوار ہونے کی ممانعت کا بیان

(۸۱۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۸۱۱) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ. حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَغَيْرُهٗ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

ارشاد فرمایا: تم ریشم اور چیتے کی کھال پر مت سوار ہونا۔ (اس روایت کو ابوداود وغیرہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۸۱۲) وَعَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ. رواه ابوداود والترمذى والنسائى بأسانيد صحاح.

وفى رواية الترمذى: نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ.

(۸۱۲) حضرت ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے درندوں کی کھالوں کے استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود، ترمذی، نسائی۔ ان کی سندیں صحیح ہیں)

اور ترمذی کی روایت میں ہے: درندوں کی کھالوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

(۱۲۵) نیا لباس یا جوتا وغیرہ پہنتے وقت کون سی دعاء پڑھنی چاہیے؟

(۸۱۳) عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً، أَوْقَمِيْصًا، أَوْرِدَاءً يَقُوْلُ:" اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَمَا صُنِعَ لَهٗ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّمَا صُنِعَ لَهٗ. رواه ابوداود و الترمذى وقال: حديث حسن.

(۸۱۳) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے (مثلاً عمامہ، قمیص، چادر) اور پھر یہ دعا پڑھتے "اللھم لك الحمد الخ" اے اللہ تیرے لئے تمام تعریفیں ہیں، تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے، میں اس کی بھلائی کا اور جس غرض کیلئے اس کو بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور جس غرض کیلئے اس کو بنایا گیا ہے اس کے شر سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ (ابوداود، ترمذی۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۲۶) لباس پہنتے وقت دائیں طرف سے ابتداء کرنے کا استحباب

هٰذَا الْبَابُ قَدْ تَقَدَّمَ مَقْصُوْدُهٗ وَ ذَكَرْنَا الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ فِيْهِ

اس باب کا ماحصل اور مقصود پہلے گزر چکا ہے اور اس میں صحیح احادیث بیان ہو چکی ہیں۔

كتاب آداب النوم والاضطجاع

سونے کے آداب

باب آداب النوم وَالْاِضْطِجَاعِ وَالْقُعُوْدِ وَالْمَجْلِسِ وَالْجَلِيْسِ وَالرُّؤْيَا

سونے، لیٹنے، بیٹھنے، مجلس، ہم نشین اور خواب کے آداب

(۱۲۷) سونے کے وقت کی دعائیں

(۸۱٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(۸۱۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَ فَوَّضْتُ أَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اَلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ. وَ نَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ". رواه البخاري بهذا اللفظ في كتاب الادب من صحيحه.

رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تھے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے تھے، پھر یہ دعاء پڑھتے: "**اللهم اسلمت نفسي اليك الخ**" اے اللہ میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنی پیٹھ کو تیری طرف پھیر دیا، تجھ سے ثواب حاصل کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور چھٹکارے کی جگہ نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے اس پیغمبر پر جو تو نے بھیجا" امام بخاری نے ان الفاظ سے یہ روایت اپنی صحیح کے کتاب الادب میں روایت کی ہے۔

(۸۱۵) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلْ" وَذَكَرَ نَحْوَهٗ، وفيه: "وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ. متفق عليه.

(۸۱۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے خواب گاہ پر آ ؤ تو اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ۔ اور یہ دعا پڑھو (جو دعا پہلے حدیث میں ذکر کی) اس میں یہ بھی ہے کہ یہ کلمات سب سے آخر میں کہے۔ (یعنی اس کے بعد کسی سے کوئی بات نہ کرے)

(۸۱۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيْءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهٗ. متفق عليه.

(۸۱۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے پس جب صبح صادق ہو جاتی تو ہلکی سی دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھتے، پھر آپ ﷺ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا اور آپ ﷺ کو جماعت فجر کی اطلاع دیتا۔ (بخاری ومسلم)

(۸۱۷) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَ أَحْيَا" وَ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ. رواه البخاري.

(۸۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ رات کو اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے (دائیں) رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: "**اللهم باسمك الخ**" اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہی سوتا ہوں اور بیدار ہوتا ہوں، اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: **الحمدللّٰه الذي احيانا**" تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مارنے کے بعد دوبارہ زندگی عطا فرمائی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (بخاری)

(۸۱۸) وَعَنْ يَعِيْشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبِيْ: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى بَطْنِيْ إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِيْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ: "إِنَّ هٰذِهٖ

(۸۱۸) حضرت یعیش بن طخفہ الغفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے بیان فرمایا ایک دن میں مسجد میں پیٹ کے بل سویا ہوا تھا کہ اچانک ایک آدمی نے مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دی اور کہا: لیٹنے کی یہ

ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ" قَالَ: فَنَظَرْتُ، فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه ابوداود باسناد صحيح.

کیفیت اللہ کو ناراض کرنے والی ہے، میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ ابوداود نے صحیح سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(۸۱۹) وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَعَدَ مَقْعَداً لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعاً لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى تِرَةٌ". رواه ابوداود باسناد حسن.

"التِّرَةُ" بكسر التاء المثناة من فوق، وهي: النقص، وقيل: التَّبْعة.

(۸۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور وہاں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو اس پر اللہ کی طرف سے حسرت (وبال) ہوگی۔ اور جو شخص لیٹنے کے لئے لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو اس پر اللہ کی طرف سے ناراضگی ہوگی۔ ابوداود نے حسن سند کے ساتھ اس روایت کو روایت کیا ہے۔

"الترة" تاء پر زیر بمعنی کوتاہی اور بعض کے نزدیک وبال کا معنی ہے۔

(۱۲۸) چت لیٹنے اور پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ کر لیٹنے، جب کہ ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو اور چوکڑی مار کر اور اکڑوں بیٹھ کر ہاتھوں کو ٹانگوں کے گرد کر کے بیٹھنے کے جواز کا بیان

(۸۲۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى. متفق عليه.

(۸۲۰) حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹا ہوا دیکھا کہ آپ ﷺ نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔ (بخاری ومسلم)

(۸۲۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ. حديث صحيح. رواه ابوداؤد وغيره بأسانيد صحيحة.

(۸۲۱) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو آپ ﷺ چار زانوں ہو کر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔ (یہ حدیث صحیح ہے، ابوداؤد وغیرہ نے اسے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۸۲۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ هٰكَذَا. وَ وَصَفَ بِيَدَيْهِ الْاِحْتِبَاءَ، وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ. رواه البخاري.

(۸۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ اس طرح احتباء کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر حضرت ابن عمرؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ احتباء کو بیان کیا۔ اسی کا نام القرفصاء ہے (یعنی دونوں زانوں کھڑے ہوں اور دونوں ہاتھوں کا پنڈلیوں پر حلقہ بنا ہوا ہو)

(۸۲۳) وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

(۸۲۳) حضرت قیلۃ بن مخرمۃ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو قرفصاء کی حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا، جب میں نے آپ ﷺ کو اس خشوع وخضوع کی حالت میں دیکھا تو آپ ﷺ کے جلال سے مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی۔

رواه ابوداؤد والترمذی

(٨٢٤) وَعَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ، وَاتَّكَأْتُ عَلٰى أَلْيَةِ يَدِيْ فَقَالَ: "أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ؟ رواه ابوداؤد بإسناد صحيح.

(۸۲۴) حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جب کہ میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ اپنا بایاں ہاتھ اپنے پیٹھ کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور ہاتھ کے انگوٹھے کے نچلے حصے پر ٹیک لگائے ہوئے تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا ہے۔ (ابوداود نے اس کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۱۲۹) مجلس اور ہم نشین کے ساتھ بیٹھنے کے آداب کا بیان

(٨٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ، وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا" وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذَا قَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ. متفق عليه.

(۸۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کرے کہ کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر پھر خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے لیکن تم مجلس میں فراخی اور گنجائش پیدا کرو۔ اور خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی شخص ان کے خاطر مجلس سے اٹھ کھڑا ہوتا تو وہ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

(٨٢٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ، فَهُوَأَ حَقُّ بِهٖ. رواه مسلم.

(۸۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی جگہ سے اٹھے پھر وہ واپس آجائے تو وہ اس جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہے۔ (مسلم)

(٨٢٧) وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا اِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ. رواه ابوداؤد، والترمذی وقال: حديث حسن.

(۸۲۷) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے ہر کوئی جہاں پہنچتا وہیں بیٹھ جاتا۔ (ابوداود، ترمذی، امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(٨٢٨) وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اِثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَاكُتِبَ لَهٗ، ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا

(۸۲۸) حضرت ابوعبداللہ سلمان الفارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ممکن ہو خوب پاکیزگی حاصل کرے اور تیل یا گھر میں موجود خوشبو استعمال کرے، پھر وہ جمعہ کے لئے گھر سے نکلے اور مسجد میں پہنچ کر دو آدمیوں کے درمیان گھس کر ان کو ایک دوسرے سے جدا نہ کرے، پھر اس کے لئے جو مقدر ہے وہ نماز پڑھے، پھر جب امام خطبہ دے تو وہ خاموش رہے، تو اس

غُفِرَلَهُ مَابَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. رواه البخارى.

کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک درمیانی مدت تک کے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

(۸۲۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا". رواه ابوداؤد والترمذى وقال: حديث حسن.

وفى رواية لأبى داؤد: لَايَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا.

(۸۲۹) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ دو شخصوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔ ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

اور ابوداؤد کی ایک دوسری روایت میں ہے دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا منع ہے۔

(۸۳۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ. رواه ابوداؤد باسناد حسن.

وروى الترمذى عَنْ أَبِىْ مِجْلَزٍ: اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسَطَ حَلْقَةٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ: لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ. قال الترمذى: حديث حسن صحيح.

(۸۳۰) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو حلقہ کے درمیان میں بیٹھے (اسے ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

اور امام ترمذی نے ابومجلز سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی کسی حلقے کے درمیان میں بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حلقے کے درمیان میں بیٹھنے والا آپ ﷺ زبان مبارک سے ملعون ہے۔ یا اللہ جل شانہ نے خود آپ ﷺ کی زبان مبارک سے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ (امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۸۳۱) وَعَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا". رواه ابوداؤد باسناد صحيح على شرط البخارى.

(۸۳۱) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے بہتر مجلس وہ ہے جو سب سے زیادہ فراخ ہو۔ (اس روایت کو ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ شرط بخاری پر روایت کیا ہے)

(۸۳۲) وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَلَسَ فِىْ مَجْلِسٍ، فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَلَهُ مَاكَانَ فِىْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ. رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح.

(۸۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں اس نے لایعنی (فضول) باتیں کیں، پس اپنی مجلس سے اٹھنے سے پہلے اس نے یہ دعا پڑھ لی: "سبحانك اللهم" الخ "اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تمام خوبیوں کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں" تو اس کے اس مجلس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۸۳۳) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِأَخَرَةٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ" فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا مَاكُنْتَ تَقُوْلُهُ فِيْمَا مَضَى؟ قَالَ: "ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ لِمَايَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ". رواه ابوداؤد. ورواه الحاكم ابوعبدالله في "المستدرك" من رواية عائشة رضي الله عنها وقال: صحيح الاسناد.

(۸۳۳) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے کھڑے ہونے کا ارادہ فرماتے تو آخر میں یہ دعا کرتے. سبحنك اللهم الخ "اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔" ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسی بات (دعا) فرما رہے ہیں جو پہلے نہیں فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ ان (فضول) باتوں کا کفارہ ہے جو مجلس میں ہو جاتی ہیں۔ ابوداؤد و مستدرک حاکم، امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

(۸۳٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: "اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَاتَحُوْلُ بِهِ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا". رواه الترمذي وقال حديث حسن.

(۸۳٤) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کلمات کو کہے بغیر مجلس سے کھڑے ہوں، اللهم اقسم لنا الخ اے اللہ! اپنے خوف کا اتنا حصہ ہمیں عطا فرما جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور اتنی اطاعت وعبادت کی توفیق دے جو ہمیں تیری جنت کا مستحق بنا دے اور اتنا یقین عنایت فرما کہ جس کے ذریعے سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں ہلکی کر دے۔ اے اللہ جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں اپنے کانوں آنکھوں اور اپنی قوت سے نفع اٹھانے کا موقع عطا فرما اور اس کو ہمارا وارث بنا (یعنی یہ حواس جانشین کی طرح باقی رہیں) اور تو ہمارا بدلہ اور انتقام ان سے لے جو ہم پر ظلم کرے اور ان لوگوں کے مقابلہ میں مدد فرما جو ہم سے دشمنی رکھیں، اور ہمیں ہمارے دین کے بارے میں آزمائش میں نہ ڈالنا اور دنیا کو ہماری سب سے بڑی سوچ اور ہماری انتہائے علم نہ بنانا اور ہم پر ایسے لوگوں کا غلبہ نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں۔ (ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حسن درجہ کی روایت ہے۔

(۸۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالَى فِيْهِ، إِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً". رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(۸۳۵) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس سے اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جاتے ہیں تو وہ ایسے ہیں جیسے وہ کسی مردار گدھے کے پاس سے اٹھے ہیں اور یہ مجلس ان کے لئے (قیامت کے دن) باعث حسرت ہوگی۔

(۸۳٦) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(۸۳٦) حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

"مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ، وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ فِيْهِ، اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ، فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ". رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

فرمایا: جولوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو یہ مجلس ان کے لئے اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوگی۔ پس اگر اللہ چاہے گا تو عذاب دے گا اور چاہے گا تو معاف فرما دے گا۔ (ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(٨٣٧) وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَعَدَ مَقْعَداً لَمْ يَذْكُرِاللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ". رواه ابوداؤد وقد سبق قريبا وشرحنا "اَلتِّرَةَ" فيه.

(۸۳۷) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ مجلس اس پر اللہ کی طرف سے حسرت وندامت کا باعث ہوگی اور جو کسی بستر پر لیٹا پھر اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ اس کے لئے اللہ کی طرف سے ناراضگی کا سبب ہوگا۔

(۱۳۰) خواب اور اس کے متعلقات کا بیان

(٢٧١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمِنْ اٰيَاتِهٖ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ (سورة روم: ٢٣)

(۲۷۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن میں سونا بھی ہے۔"

(٨٣٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ" قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: "اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ". رواه البخاری.

(۸۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت کے حصوں میں سے مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا کہ مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے خواب۔ (بخاری)

(٨٣٩) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ". متفق عليه.

وفی رواية: اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا.

(۸۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زمانہ (قیامت کے) قریب ہو جائے گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا، اور مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

اور ایک روایت میں ہے: زیادہ سچا خواب اس کا ہوتا ہے جو زیادہ سچی بات کہتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(٨٤٠) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ اَوْ كَاَنَّمَا رَاٰنِيْ فِي الْيَقْظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ". متفق عليه.

(۸۴۰) حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے (قیامت کے دن) حالت بیداری میں دیکھے گا یا یہ فرمایا: گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا، اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

(٨٤١) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَا رَاٰى

(۸۴۱) حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پسندیدہ

اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا، فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِهَا.﴾ وَ فِي رِوَايَةٍ: ﴿فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَاِذَا رَاٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ، فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ". متفق عليه.

خواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے پس وہ اس پر اللہ کی حمد کرے اور اُسے بیان کردے۔ایک اور روایت میں ہے پس اسے ایسے لوگوں کے سامنے بیان کرے جو اس سے محبت رکھتے ہیں اور جب اس کے برعکس ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے، پس وہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے اس طرح وہ (خواب) اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔(بخاری ومسلم)

(۸۴۲) وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. وَفِي رِوَايَةٍ: اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. متفق عليه.

"اَلنَّفْثُ" نَفْخٌ لَطِيفٌ لَا رِيقَ مَعَهُ.

(۸۴۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک خواب اور ایک روایت میں ہے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ پھونک دے اور شیطان سے پناہ مانگے، پس یہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔(بخاری ومسلم)

"النفث" ایسی غیر محسوس پھونک جس میں تھوک نہ ہو۔

(۸۴۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ". رواه مسلم.

(۸۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ پھونک دے اور تین مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں شیطان سے پناہ مانگے اور اپنے اس پہلو کو بدل لے جس پر وہ پہلے تھا۔

(۸۴۴) وَعَنْ اَبِي الْاَسْقَعِ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَى اَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، اَوْ يَقُولَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ.

(۸۴۴) حضرت ابواسقع واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے۔یا اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو اس نے نہیں دیکھا یا نبی کریم ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے ارشاد نہیں فرمائی۔

كتاب السلام

سلام کا بیان

(۱۳۱) سلام کرنے کی فضیلت اور اس کے پھیلانے کا حکم

(۲۷۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا

(۲۷۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! تم اپنے گھروں

تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا. وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا﴾ (سورة نور: ٢٧)

کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تم اجازت نہ لے لیا کرو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لیا کرو۔''

(٢٧٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً.﴾ (سورة نور: ٦١)

(٢٧٢) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے (گھر والوں) کو سلام کرو یہ اللہ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔''

(٢٦٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَاحُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا اَوْرُدُّوْهَا﴾ (سورة نساء: ٨٦)

(٢٧٣) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور جب تم کو کوئی دعا دے تو تم اس سے بہتر دعا دو یا انہی لفظوں سے دعا دو۔''

(٢٧٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۞ إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا، قَالَ سَلَامٌ ۞﴾ (سورة زاريات: ٢٤، ٢٥)

(٢٧٤) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''کیا تمہارے پاس ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کیا تو انہوں نے بھی جواب میں سلام کہا۔''

(٨٤٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: "تُطْعِمُ الطَّعَامَ. وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ" متفق عليه.

(٨٤٥) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا اسلام کا کون سا عمل زیادہ بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور سلام کہنا، چاہے تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو۔ (بخاری و مسلم)

(٨٤٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامِ. قَالَ: اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ نَفَرٍمِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٍ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ. فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ". متفق عليه.

(٨٤٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو کہا: ان بیٹھے ہوئے فرشتوں کے پاس جاؤ اور ان کو سلام کہو اور غور سے سنو کہ وہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں، پس وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ پس حضرت آدم علیہ السلام نے جا کر فرشتوں کو "السلام علیکم" کہا۔ فرشتوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا۔

(٨٤٧) وَعَنْ اَبِيْ عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: "بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيْفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُوْمِ وَ إِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَ إِبْرَارِ الْمُقْسِمِ". متفق عليه، وهذالفظ إحدى روايات البخاري.

(٨٤٧) حضرت ابو عمارہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سات باتوں کا حکم فرمایا: ① بیمار کی بیمار پرسی کرنا ② جنازوں کے پیچھے جانا ③ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب "یرحمك الله" کہہ کر دینا ④ کمزور کی مدد کرنا ⑤ مظلوم کی مدد کرنا ⑥ سلام کو عام کرنا ⑦ قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنا (بخاری و مسلم) بخاری کی ایک روایت میں یہی الفاظ ہیں۔

(٨٤٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

(٨٤٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ. رواه مسلم.

نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان نہیں لا سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم اسے اختیار کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور عام کرو۔

(۸۴۹) وَعَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ، وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ". رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۸۴۹) حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو، تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ گے۔ (ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۸۵۰) وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ كَانَ يَأْتِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَيَغْدُوْ مَعَهٗ اِلَى السُّوْقِ، قَالَ: فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ، لَمْ يَمُرَّ عَبْدُاللّٰهِ عَلٰى سَقَّاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ، وَلَا مِسْكِيْنٍ، وَلَا اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهٗ: مَا تَصْنَعُ بِالسُّوْقِ، وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ، وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ، وَلَا تَسُوْمُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ؟ وَاَقُوْلُ: اِجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ: "يَا اَبَابَطْنٍ. وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَابَطْنٍ. اِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ، فَنُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَاهُ". رواه مالك فی الموطأ باسناد صحيح.

(۸۵۰) حضرت طفیل بن ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا جایا کرتے تھے، وہ ان کو بازار لے جاتے۔ وہ بیان کرتے ہیں پس جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمرؓ کا گزر خردہ فروش (کباڑیے) یا کسی تاجر یا کسی مسکین کے پاس سے ہوتا تو وہ سلام کرتے۔ حضرت طفیل کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے اپنے ساتھ بازار چلنے کو کہا، میں نے ان سے کہا آپ بازار میں کیا کریں گے؟ آپ تو نہ کسی کے متعلق پوچھتے ہیں اور نہ کسی چیز کا بھاؤ دریافت کرتے ہیں اور نہ بازار کی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ آپ یہیں تشریف رکھیں ہم آپس میں کچھ باتیں کریں۔ انہوں نے فرمایا اے پیٹ والے (ان کا پیٹ بڑا تھا) ہم تو صرف سلام کرنے کی غرض سے ہی بازار جاتے ہیں کہ جو بھی ملے ہم اسے سلام کریں۔ (اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۱۳۲) سلام کی کیفیت کا بیان

يُسْتَحَبُّ اَنْ يَقُوْلَ الْمُبْتَدِئُ بِالسَّلَامِ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" فَيَأْتِيْ بِضَمِيْرِ الْجَمْعِ، وَاِنْ كَانَ الْمُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَاحِدًا، وَيَقُوْلُ الْمُجِيْبُ "وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

"امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات مستحب ہے کہ سلام کرنے والا صیغہ جمع کے ساتھ "السلام علیکم و رحمة الله و برکاته" کہے اگرچہ جس کو وہ سلام کررہا ہے وہ ایک ہی آدمی کیوں نہ ہو (اور پھر جواب دینے والا بھی جمع کے صیغہ کے ساتھ جواب دے) اور واو عطف بھی ساتھ

وَبَرَكَاتُهٗ" فَيَأْتِي بِوَاوِ الْعَطْفِ فِيْ قَوْلِهٖ: وَعَلَيْكُمْ.

میں لگائے "و علیکم السلام و رحمة اللّٰه و برکاته" کہے۔

(٨٥١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَشْرٌ" ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: "عِشْرُوْنَ" ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: "ثَلَاثُوْنَ". رواه ابوداؤد والترمذى وقال: حديث حسن.

(٨٥١) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا "السلام علیکم"، آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ آدمی بیٹھ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دس نیکیاں ملیں۔ پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا "السلام علیکم و رحمة اللّٰه"، آپ ﷺ نے اس کے سلام کا بھی جواب دیا، پھر وہ بھی بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو بیس نیکیاں ملیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اس نے کہا "السلام علیکم و رحمة اللّٰه و برکاته"، آپ نے اس کے سلام کا بھی جواب دیا، پس وہ بھی بیٹھ گئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کو تیس نیکیاں ملیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(٨٥٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ" قَالَتْ: قُلْتُ: "وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ". متفق عَلَيْهِ.

وَهٰكَذَا وَقَعَ فِيْ بَعْضِ روايات الصحيحين: "وَبَرَكَاتُهٗ" وفى بعضها بحذفها، وزيادة الثقة مقبولة.

(٨٥٢) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل ہیں جو تجھے سلام کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے جواب میں کہا و علیہ السلام و رحمة الله وبرکاته. (بخاری و مسلم)

بخاری و مسلم کی بعض روایات میں اسی طرح "و برکاته" کے ساتھ ہے اور بعض میں اس کے بغیر ہے اور ثقہ راوی کی زیادتی مقبول ہے (اس لئے وبرکاتہ کا اضافہ صحیح ہے)

(٨٥٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا. رواه البخارى. وَ هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَا اِذَا كَانَ الْجَمْعُ كَثِيْرًا.

(٨٥٣) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے تاکہ اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے اور جب کسی قوم کے پاس آ کر سلام کرتے تو سلام بھی تین مرتبہ فرماتے (بخاری) یہ حدیث محمول ہے اس صورت پر جب کہ لوگ بہت زیادہ ہوں۔

(٨٥٤) وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهٗ مِنَ اللَّبَنِ، فَيَجِيْءُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ نَائِمًا، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ".

(٨٥٤) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنی لمبی حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے لئے ان کے حصے کا دودھ اٹھا کر رکھ دیا کرتے تھے۔ پس آپ ﷺ رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام کرتے کہ سوئے ہوئے بیدار نہ ہوں اور بیدار آدمی آپ ﷺ کے سلام کو سن لے، پس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور اس طرح سلام کیا جس

رواہ مسلم.

طرح آپ ﷺ کیا کرتے تھے۔ (مسلم)

(۸۵۵) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّفِى الْمَسْجِدِ يَوْمًا، وَ عُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُوْدٌ، فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيْمِ. رواه الترمذى وقال: حديث حسن.

وَهٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلَى اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَمَعَ بَيْنَ اللَّفْظِ وَالْاِشَارَةِ، وَيُؤَيِّدُهُ ان فى رواية أبى داؤد فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

(۸۵۵) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز مسجد سے گزرے۔ وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی پس آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔ (ترمذی اور یہ حدیث حسن ہے)

یہ اس صورت پر محمول ہے کہ آپ ﷺ نے لفظ اور اشارہ دونوں کو جمع فرمایا یعنی منہ سے تو السلام علیکم کے الفاظ ادا فرمائے اور ہاتھ کے ساتھ اشارہ بھی فرمایا۔ اس بات کی تائید ابوداؤد کی اس روایت سے ہوتی ہے جس میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں سلام کہا۔

(۸۵۶) وَعَنْ أَبِى جُرِىٍّ الْهُجَيْمِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: "لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، فَاِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى". رواه أبوداؤد والترمذى وقال: حديث حسن صحيح وقدسبق بطوله

(۸۵۶) حضرت ابوجری الہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا علیك السلام یارسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیك السلام مت کہو اس لئے کہ علیك السلام مردوں کا سلام ہے۔ ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے (یہ حدیث پوری پہلے گزر چکی ہے)

(۱۳۳) سلام کے آداب کا بیان

(۸۵۷) عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِىْ، وَالْمَاشِىْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ". متفق عليه.

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِىِّ: وَالصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ.

(۸۵۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سوار پیادہ چلنے والے کو اور چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ (بخاری ومسلم)

بخاری کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

(۸۵۸) وَعَنْ أَبِىْ اُمَامَةَ صُدَىِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ" رواه ابوداؤد باسناد جيد.

وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ عن أبى امامة رضى الله عنه: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ، اَيُّهُمَا يَبْدَأُ

(۸۵۸) حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں اللہ جل شانہ کے مقرب وہ شخص ہے جو سلام میں پہل کرے اس کو ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا۔" اور ترمذی نے بھی اسے حضرت ابوامامہ سے روایت کیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! جب دو آدمی آپس میں ملیں ان میں سے سلام میں پہل کون

بِالسَّلَامِ؟ قَالَ: "أَوْلَا هُمَا بِاللّٰهِ تَعَالٰى". قال الترمذى: هذا حديث حسن.

کرے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوان میں سے اللہ کے زیادہ نزدیک ہے (ترمذی، یہ حدیث حسن درجہ کی ہے)

(۱۳۴) بار بار سلام کہنے کے مستحب ہونے کا بیان جیسے کوئی مل کر اندر گیا پھر فوراً باہر آ گیا پھر باہر سے اندر گیا یا ان کے درمیان درخت اور کسی قسم کی کوئی چیز حائل ہوگئی تو پھر سلام کرنا

(۸۵۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ حَدِیْثِ الْمُسِیْءِ صَلَاتَهُ اَنَّهُ جَاءَ فَصَلّٰی، ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ عَلَیْهِ، فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: "اِرْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. متفق عليه.

(۸۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (حدیث مسئی الصلاۃ) نماز کو بگاڑ کر پڑھنے والے کے قصے میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا، نماز پڑھی۔ پھر آپ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کو سلام کیا، آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا: جاؤ پھر نماز پڑھو، چنانچہ وہ واپس گیا اور نماز پڑھی۔ پھر آیا اور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا یہاں تک کہ اس نے اسی طرح تین مرتبہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

(۸۶۰) وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ، فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ، فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْجِدَارٌ اَوْحَجَرٌ، ثُمَّ لَقِیَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ" رواه ابوداؤد.

(۸۶۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے۔ پس اگر اس کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے پھر اس سے ملاقات ہو تو پھر وہ سلام کرے۔ (ابوداؤد)

(۱۳۵) اپنے گھر میں بھی داخل ہوتے وقت سلام کے مستحب ہونے کا بیان

(۲۷۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِنْ عِنْدِاللّٰهِ مُبٰرَکَةً طَیِّبَةً﴾

(۲۷۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے (گھر والوں) کو سلام کرو، یہ اللہ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔"

(۸۶۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یَابُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ یَکُنْ بَرَکَةً عَلَیْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ". رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

(۸۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، اس سے تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی۔ (ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۳۶) بچوں کو سلام کرنے کا بیان

(۸۶۲) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّعَلٰی صِبْیَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ، وَقَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

(۸۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا: آپ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. متفق عليه.

تھے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۳۷) آدمی کا اپنی بیوی کو، اپنی محرم عورتوں کو اور اجنبی عورتوں پر سلام کرنے کے جائز ہونے کا بیان جب کہ ان پر سلام کرنے سے فتنہ کا خوف نہ ہو اور بشرط مذکور عورتوں کے سلام کرنے کا بیان

(٨٦٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي الْقِدْرِ، وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ وَانْصَرَفْنَا، نُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا. رواه البخاري.

قوله: "تُكَرْكِرُ" أَيْ: تَطْحَنُ.

(۸۶۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے محلے میں ایک عورت تھی اور ایک روایت میں ہے کہ وہ بوڑھی عورت تھی۔ وہ چقندر کی جڑیں لیتی اور ان کو ہانڈی میں ڈال کر پکاتی اور پھر اس میں جو کے دانوں کو پیس کر ڈالتی۔ جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس آتے اسے سلام کرتے تو وہ یہ کھانا ہمارے سامنے پیش کرتی۔

"تُكَرْكِرُ" بمعنی: پیستی تھی۔

(٨٦٤) وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ وَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ. رواه مسلم.

(۸۶۴) حضرت ام ہانی (فاختہ بنت ابی طالب) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فتح مکہ والے دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور حضرت فاطمہ آپ ﷺ کو کپڑے سے پردہ کیے ہوئی تھیں۔ پس میں نے سلام کیا اور پھر آگے لمبی حدیث کو بیان کیا۔ (مسلم)

(٨٦٥) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: "مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا". رواه ابوداؤد والترمذي وقال: حديثٌ حَسَنٌ، وَهٰذَا لفظ أبي داؤد.

ولفظ الترمذي: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا، وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ.

(۸۶۵) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا ہم چند عورتوں کے پاس سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا (ابوداؤد، ترمذی اور یہ حدیث حسن ہے) اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

اور ترمذی کے الفاظ میں اس طرح ہے آپ ﷺ ایک دن مسجد سے گزرے وہاں عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں تو آپ ﷺ نے ان کو ہاتھ کے اشارہ کے ساتھ سلام کیا۔

(۱۳۸) کافر کو سلام میں پہل کرنے کے حرام ہونے اور ان کو سلام کا جواب دینے کا طریقہ، اور مجلس میں مسلمان اور کافر موجود ہوں تو ان کو سلام کہنے کے مستحب ہونے کے بیان میں

(٨٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَبْدَؤُوا الْيَهُودَ وَلَا

(۸۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل مت کرو جب تم ان

النَّصَارَى بِالسَّلَامِ، فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى أَضْيَقِهِ". رواه مسلم.

سے کسی راستے میں ملوتو ان کو راستے کے تنگ حصے پر چلنے پر مجبور کرو۔

(۸۶۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ". متفق عليه.

(۸۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں اہل کتاب سلام کریں تو تم "وعلیکم" کہا کرو۔

(۸۶۸) وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. متفق عليه.

(۸۶۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہود سب ملے جلے موجود تھے، پس آپ ﷺ نے ان کو سلام کیا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۳۹) مجلس سے کھڑے ہوتے وقت اور اپنے ساتھیوں یا ساتھی سے جدا ہوتے وقت سلام کے مستحب ہونے کا بیان

(۸۶۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ". رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن.

(۸۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور جب اٹھ کر جانے لگے تب بھی سلام کرے اس لئے کہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(۱۴۰) اجازت طلب کرنے اور اس کے آداب کا بیان

(۲۷۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا﴾ (سورة نور: ۲۷)

(۲۷۶) "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو۔"

(۲۷۷) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (سورة نور: ۵۹)

(۲۷۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جب تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو وہ اسی طرح اجازت طلب کریں جیسے ان سے پہلے لوگ اجازت مانگتے تھے۔"

(۸۷۰) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ". متفق عليه.

(۸۷۰) حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجازت طلب کرنا تین بار ہے، پس اگر اجازت مل جائے (تو اندر چلے جائیں) ورنہ واپس لوٹ جائیں۔ (بخاری ومسلم)

(٨٧١) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ". متفق عليه.

(۸۷۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجازت کا طلب کرنا اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ نامحرم پر نظر نہ پڑے۔" (بخاری ومسلم)

(٨٧٢) وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ اِسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ فَقَالَ: أَأَلِجُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ: "اُخْرُجْ اِلٰى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الْاِسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهٗ: قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟" فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ". رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(۸۷۲) حضرت ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ ہمیں بنو عامر قبیلے کے ایک آدمی نے بتلایا کہ اس نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی جب کہ آپ گھر کے اندر موجود تھے۔ اس نے کہا کیا میں داخل ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا: کہ اس شخص کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھلاؤ اور اس سے کہو کہ ان الفاظ کے ساتھ اجازت مانگو السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ پس اس آدمی نے سن کر کہا السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ پس آپ ﷺ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی اور وہ اندر داخل ہوئے۔ (ابوداؤد نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(٨٧٣) وَعَنْ كِلْدَةَ بْنِ الْحَنْبَلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِرْجِعْ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(۸۷۳) حضرت کلدہ بن حنبل بیان کرتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور سلام کئے بغیر ہی اندر داخل ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور اس طرح کہو کہ السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ روایت حسن ہے)

(۱۴۱) اجازت طلب کرنے والے سے جب پوچھا جائے کہ تم کون ہو؟ تو سنت یہ ہے کہ وہ جس نام یا کنیت سے مشہور ہو وہ بیان کر دے اور اس بات کی کراہت کا بیان کہ وہ جواب میں "میں" یا اس قسم کے (مہمل) الفاظ کہے

(٨٧٤) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الْمَشْهُوْرِ فِي الْاِسْرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثُمَّ صَعِدَ بِيْ جِبْرِيْلُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. ثُمَّ صَعِدَ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ وَ الرَّابِعَةِ وَ سَائِرِهِنَّ، وَيُقَالُ فِيْ بَابِ كُلِّ

(۸۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان کی مشہور حدیث اسراء (معراج میں آپ کے جانے کے بارے میں) میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے جبرئیل امین آسمان دنیا پر لے گئے اور پھر دروازہ کھولنے کو کہا تو پوچھا گیا: کہ کون ہو؟ کہا کہ جبرئیل، پھر پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد ﷺ پھر دوسرے، تیسرے، چوتھے اور باقی آسمانوں پر چڑھے اور ہر آسمان کے دروازے پر پوچھا گیا یہ کون ہیں؟ تو

سَمَاءٍ: مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: جِبْرِيْلُ". متفق عليه.

جبرئیل امین جواب میں کہتے: جبرئیل۔ (بخاری ومسلم)

(۸۷۵) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ، فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَحْدَهُ، فَجَعَلْتُ أَمْشِيْ فِيْ ظِلِّ الْقَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِيْ فَقَالَ: "مَنْ هٰذَا"؟ فَقُلْتُ: أَبُوْ ذَرٍّ، فَجَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ. متفق عليه.

(۸۷۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات کو میں گھر سے باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اکیلے چل رہے ہیں تو میں بھی چاند کے سائے (چاندنی) میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا، پس آپ ﷺ مڑے تو مجھے دیکھ لیا فرمایا: کون ہو؟ میں نے کہا ابوذر۔ اللہ مجھے آپ ﷺ پر قربان کردے۔ (بخاری ومسلم)

(۸۷۶) وَعَنْ أُمِّ هَانِيءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ وَ فَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ: "مَنْ هٰذِهِ"؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيءٍ. متفق عليه.

(۸۷۶) حضرت ام ہانی (فاختہ بنت ابی طالب) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فتح مکہ والے دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ غسل فرمارہے تھے اور حضرت فاطمہ آپ ﷺ کو کپڑے سے پردہ کئے ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کون؟ میں نے کہا میں ام ہانی ہوں۔ (بخاری ومسلم)

(۸۷۷) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: "مَنْ ذَا"؟ فَقُلْتُ: أَنَا فَقَالَ: "أَنَا أَنَا"؟! كَأَنَّهُ كَرِهَهَا. متفق عليه.

(۸۷۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا "میں" ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں، میں، گویا کہ آپ ﷺ نے اس کلمے کو ناپسند فرمایا۔ (بخاری مسلم)

(۱۴۲) چھینکنے والا جب الحمدللہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا مستحب ہے اور جب وہ الحمدللہ نہ کہے تو اس کا جواب دینا بھی مکروہ ہے اور چھینک کا جواب دینے، چھینکنے اور جمائی کے آداب کا بیان

(۸۷۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُوْلَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ". رواه البخاري.

(۸۷۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ پس جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو ہر اس مسلمان نے جس نے الحمدللہ سنا تو اس کو "یرحمك اللّٰہ" کہنا ضروری ہے۔ لیکن جمائی تو شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنی طاقت سے اسے روکنے کی کوشش کرے، اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔ (بخاری)

(۸۷۹) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَاعَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ اَخُوْهُ اَوْصَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. فَاِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ". رواه البخاری.

(۸۷۹) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہئے کہ "الحمد لله" کہے (سننے والا) اس کا بھائی یا اس کا ساتھی اس کے لئے "یرحمك الله" کی دعا دے پس جب اس کو "یرحمك الله" کہے تو چھینکنے والا "یهدیکم الله ویصلح بالکم" کہے۔ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح فرمائے)۔ (بخاری)

(۸۸۰) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَاعَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ، فَاِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ". رواه مسلم.

(۸۸۰) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اس پر اللہ کی حمد کرے ("الحمد الله" کہے) تو تم اس کا جواب دو ("یرحمك الله" کے ساتھ) اور اگر اس نے "الحمد الله" نہیں کہا تو تم بھی اس کو "یرحمك الله" کا جواب مت دو۔

(۸۸۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ، فَقَالَ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ: عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهٗ، وَعَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ! فَقَالَ: "هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِاللّٰهَ". متفق عليه.

(۸۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا۔ پس جس کو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا تھا اس نے کہا: فلاں شخص کو چھینک آئی تو آپ نے اسے جواب دیا اور مجھے چھینک آئی تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے "الحمد الله" کہا اور تم نے "الحمد الله نہیں کہا تھا۔ (بخاری و مسلم)

(۸۸۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهٗ اَوْ ثَوْبَهٗ عَلٰى فِيْهِ، وَخَفَضَ أَوْغَضَّ بِهَاصَوْتَهٗ. شَكَّ الرَّاوِي. رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

(۸۸۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ ﷺ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا اپنا کپڑا رکھ لیتے اور اس کے ذریعے سے اپنی آواز کو ہلکا یا پست کر لیتے۔ راوی کو شک ہے کہ لفظ خفض استعمال کیا گیا یا غض. (ابوداؤد، ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۸۸۳) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرْجُوْنَ اَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ". رواه ابوداود والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

(۸۸۳) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی آپ ﷺ کے پاس بتکلف چھینکتے تھے اس امید پر کہ آپ ان کے لئے "یرحمك الله" کہیں گے لیکن آپ ان کو "یرحمك الله" کے بجائے "یهدیکم الله ویصلح بالکم" کہتے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۸۸۴) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِذَا تَثَاءَ بَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِكْ بِیَدِہٖ عَلٰی فِیْہِ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ. رواہ مسلم.

(۸۸۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو اپنے ہاتھ سے اپنا منہ بند کرلے، اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہوجاتا ہے۔ (مسلم)

(۱۴۳) ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے، خندہ پیشانی سے پیش آنے اور نیک آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینے اور اپنی اولاد کو شفقت کے ساتھ چومنے اور سفر سے آنے والے سے معانقہ کرنے کا جواز، لیکن سر جھکانے کی کراہیت کا بیان

(۸۸۵) عَنْ أَبِی الْخَطَّابِ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسٍ: أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. رواہ البخاری.

(۸۸۵) حضرت ابوالخطاب قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مصافحہ کا معمول تھا؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ (بخاری)

(۸۸۶) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَمَّاجَاءَ اَھْلُ الْیَمَنِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "قَدْجَاءَ کُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ، وَھُمْ اَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ". رواہ ابوداؤد باسناد صحیح.

(۸۸۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یمن والے آئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں اور یہ پہلے لوگ ہیں جنہوں نے آکر مصافحہ کیا۔ (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے۔)

(۸۸۷) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَامِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَا فَحَانِ اِلَّا غُفِرَلَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَفْتَرِقَا". رواہ ابوداؤد.

(۸۸۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ ان کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

(۸۸۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاہُ اَوْ صَدِیْقَہٗ، أَیَنْحَنِی لَہٗ؟ قَالَ: "لَا" قَالَ: أَفَیَلْتَزِمُہٗ وَیُقَبِّلُہٗ؟ قَالَ: "لَا" قَالَ فَیَأْخُذُ بِیَدِہٖ وَ یُصَافِحُہٗ؟ قَالَ: "نَعَمْ". رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن.

(۸۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے تو کیا وہ اس کے لئے سر کو جھکائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ اس نے پوچھا کیا پس اس سے لپٹ جائے اور اس کا بوسہ لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا پس اس کا ہاتھ پکڑے اور اس سے مصافحہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ (ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۸۸۹) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

(۸۸۹) حضرت صفوان بن عسال سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے

قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهِ: اِذْهَبْ بِنَا اِلَى هٰذَا النَّبِيِّ، فَأَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلَى قَوْلِهِ: فَقَبَّلَا يَدَهُ وَرِجْلَهُ، وَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ. رواه الترمذی وغیرہ باسناد صحیح

اپنے ساتھی سے کہا چلو ہم اس نبی کے پاس چلیں۔ پس وہ دونوں آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے موسیٰ علیہ السلام کے نو معجزات کے بارے میں پوچھا۔ راوی نے آگے حدیث میں بیان کیا جس میں یہ بھی ہے کہ ان دونوں یہودیوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ اور پیر کو بوسہ دیا اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ پیغمبر ہیں۔ (اس حدیث کو ترمذی وغیرہ نے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

(۸۹۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قِصَّةٌ قَالَ فِيْهَا: فَدَنَوْنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ. رواه ابوداؤد.

(۸۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک قصہ منقول ہے جس میں وہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے قریب آئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ کو ہم نے بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

(۸۹۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: "قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ، فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ". رواه الترمذی وقال حدیث حسن.

(۸۹۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت زید بن حارثہ جب مدینہ آئے جب کہ آپ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ پس زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ پس نبی کریم ﷺ اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے ان کی طرف تشریف لے گئے اور ان سے معانقہ کیا اور ان کو پیار کیا۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے)

(۸۹۲) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا، وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ. رواه مسلم.

(۸۹۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی بھی بھلائی کو ہرگز حقیر نہ جاننا اگرچہ وہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

(۸۹۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ". متفق علیه.

(۸۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن بن علی کو بوسہ دیا تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے کہا میرے تو دس بچے ہیں میں نے تو ان میں سے کسی کا بھی بوسہ نہیں لیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ (بخاری و مسلم)

كتاب عيادة المريض، وتشييع الميت،

والصلاة عَلَيْهِ، وَحُضُوْرِ دَفْنِهٖ، وَالْمَكْثِ عِنْدَ قَبْرِهٖ بَعْدَ دَفْنِهٖ

بیمار کی مزاج پرسی، جنازے کے ساتھ جانے، جنازے کی نماز پڑھنے اور دفن کے وقت میں موجود رہنے اور دفن کرنے کے بعد قبر پر کچھ دیر ٹھہرنے کا بیان

(۱۴۴) بَابُ الامر بالعيادة وتشييع الميت

(٨٩٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ، وَ إِفْشَاءِ السَّلَامِ. متفق عليه.

(۸۹۴) حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مریض کی بیمار پرسی کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے، قسم دلانے والے کی قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے اور سلام کو پھیلانے اور اس کو عام کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

(٨٩٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَ إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ. متفق عليه.

(۸۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں ① سلام کا جواب دینا ② بیمار کی مزاج پرسی کرنا ③ جنازوں میں پیچھے چلنا ④ دعوت کا قبول کرنا ⑤ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری و مسلم)

(٨٩٦) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: "يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ! قَالَ: يَارَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟! قَالَ: اَمَاعَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ؟ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْعُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ! قَالَ: يَارَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ! قَالَ: اَمَاعَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، أَمَاعَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا

(۸۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن فرمائیں گے اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہو گیا تھا تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ انسان کہے گا میرے رب! میں کیسے تیری عیادت کرتا جب کہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے؟ اللہ جل شانہ فرمائے گا: کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا لیکن تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی، کیا تجھے علم نہیں تھا؟ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا، تو یقیناً تو مجھے اس کے پاس ہی پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے مجھے کھلایا نہیں۔ وہ کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کس طرح کھانا کھلاتا جب کہ تو ہی تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ اللہ جل شانہ فرمائے گا: کیا تجھے

ابْنَ آدَمَ اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ! قَالَ: يَارَبِّ كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟! قَالَ: اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ! أَمَاعَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْسَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ". رواه مسلم.

معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا؟ پس تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو یقیناً اس کے ثواب کو میرے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو ہی تمام جہانوں کا رب ہے؟ اللہ جل شانہ فرمائے گا: کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا، مگر تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تجھ کو نہیں معلوم تھا کہ اگر اس کو پانی پلاتا تو یقیناً تو میرے پاس ہی اس کے ثواب کو پاتا؟ (مسلم)

(۸۹۷) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُوْدُوا الْمَرِيْضَ، وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ". (رواه البخاری. "اَلْعَانِيْ" اَلْاَسِيْرُ.

(۸۹۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بیمار کی بیمار پرسی کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ، قیدی کو رہا کراؤ۔ (بخاری)

"العانی" بمعنی: قیدی۔

(۸۹۸) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ" قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: "جَنَاهَا". رواه مسلم.

(۸۹۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپسی آنے تک وہ جنت کے تازہ پھلوں کو چننے میں مصروف رہتا ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا "خرفۃ الجنۃ" کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تازہ پھل۔

(۸۹۹) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً اِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"اَلْخَرِيْفُ" اَلثَّمَرُ الْمَخْرُوْفُ، ای: المجتنی.

(۸۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت مزاج پرسی کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے (مغفرت) کی دعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ شام کے وقت بیمار پرسی کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اس کے لئے پھلوں کا چننا ہوتا ہے" (ترمذی امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

"الخریف" معنی: چنے ہوئے پھل۔

(۹۰۰) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ، فَقَعَدَعِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: "أَسْلِمْ" فَنَظَرَاِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَعِنْدَهُ؟

(۹۰۰) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا تھا جو نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا تو نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ اس کے سر کے نزدیک بیٹھ گئے اور اس سے فرمایا: کہ اسلام قبول کر لے، اس نے اپنے

فَقَالَ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُوْلُ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ". رواه البخاري.

باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس موجود تھا تو اس کے والد نے کہا ابوالقاسم ﷺ کی بات مان لو پس وہ مسلمان ہوگیا۔ پس آپ ﷺ یہ فرماتے ہوئے تشریف لائے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اس لڑکے کو جہنم کی آگ سے بچالیا۔ (بخاری)

(۱۴۵) بیمار کو کس طرح دعا دی جائے

(۹۰۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، أَوْكَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْجُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُصْبُعِهِ هٰكَذَا، وَوَضَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الرَّاوِيُّ سَبَّابَتَهُ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا وَقَالَ: "بِسْمِ اللّٰهِ، تُرْبَةُ اَرْضِنَا، بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى بِهِ سَقِيْمُنَا، بِاِذْنِ رَبِّنَا". متفق عليه

(۹۰۱) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے جب کوئی آدمی اپنی بیماری کی شکایت کرتا یا اس کو کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی کریم ﷺ اپنی انگلی مبارک کے ساتھ اس طرح کرتے۔ پھر راوی حضرت سفیان نے اپنی انگلی شہادت زمین پر رکھی پھر اسے اٹھایا اور پھر یہ دعا پڑھی بسم اللّٰہ تربۃ ارضنا الخ "اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے بعض کے لعاب دھن سے مل کر، ہمارے رب کے حکم سے، ہمارے مریض کی شفایابی کا ذریعہ ہوجائے۔ (بخاری ومسلم)

(۹۰۲) وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُوْدُ بَعْضَ اَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْهِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا". متفق عليه.

(۹۰۲) حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے بعض گھر والوں کی بیمار پرسی جب کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ مریض کے درد والے حصہ پر پھیرتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: اللھم رب الناس الخ اے اللہ لوگوں کے پروردگار تکلیف کو دور فرما دے، تو شفاء عطاء فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیری شفاء کے سواء کوئی شفاء دینے والا نہیں ہے، تو ایسی شفاء دے کہ اس سے یہ بیماری باقی نہ رہے۔

(۹۰۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِثَابِتٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَلَا أَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَأْسِ، اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ إِلَّا اَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. رواه البخاري.

(۹۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ثابت (بنانی) سے کہا کیا میں تم پر آپ ﷺ کا بتلایا ہوا دم نہ کروں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا پڑھی: اے اللہ! لوگوں کے پروردگار، تکلیف کو لے جانے والے، تو شفاء عطاء فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیرے سواء کوئی شفاء دینے والا نہیں، تو ایسی شفاء عطاء فرما جو بیماری کو نہ چھوڑے۔

(۹۰۴) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ

(۹۰۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے تو یہ دعا فرمائی: اے اللہ! سعد کو شفاء عطا فرما۔ اے اللہ! سعد کو شفاء عطا فرما۔ اے اللہ! سعد کو شفاء عطاء

اشْفِ سَعْدًا". رواه مسلم.

فرما۔ (مسلم)

(۹۰۵) وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْعًا يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ". رواه مسلم.

(۹۰۵) حضرت ابوعبداللہ عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے اس درد کے بارے میں شکایت کی جو وہ اپنے جسم میں محسوس کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان کو فرمایا اپنا ہاتھ جسم کے اس حصے پر رکھ جو درد کر رہا ہے اور پھر تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ "اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُوَاُحَاذِرُ" کہو یعنی "میں اللہ کی پناہ اور اس کی قدرت میں آتا ہوں اس برائی سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے مجھے ڈر لگ رہا ہے۔

(۹۰۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْهُ اَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ: اِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ". رواه ابوداؤد والترمذي وقال: حديث حسن، وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط البخاري.

(۹۰۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہو، اس کے پاس سات مرتبہ یہ دعا پڑھے: میں اللہ برتر سے جو عرش عظیم کا مالک بھی ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطاء فرما دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے عافیت عطاء فرما دیتے ہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر ہے)

(۹۰۷) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ، وَكَانَ اِذَادَخَلَ عَلٰى مَنْ يَعُوْدُهُ قَالَ: "لَا بَأْسَ، طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ". رواه البخاري.

(۹۰۷) حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دیہاتی آدمی کی عیادت کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے اور جب بھی آپ کسی بیمار کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے: "لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ" کوئی فکر نہیں، اللہ جل شانہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔ (بخاری)

(۹۰۸) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: "نَعَمْ" قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ، اللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ" رواه مسلم.

(۹۰۸) حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان الفاظ سے دعا دی: بسم الله ارقيك الخ "اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں اور ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف پہنچائے، ہر حسد کرنے والے کے نفس سے اور حاسد کی آنکھ کے شر سے اللہ جل شانہ آپ کو شفاء عطاء فرمائے۔ اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں۔ (مسلم)

(۹۰۹) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

(۹۰۹) حضرت ابوسعید الخدریؓ اور حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ

عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: "مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ قَالَ: يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِىْ، لَاشَرِيْكَ لِىْ. وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا، لِىَ الْمُلْكُ وَلِىَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِىْ". وَكَانَ يَقُوْلُ: "مَنْ قَالَهَا فِىْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ". رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

دونوں آپ ﷺ کے بارے میں اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بھی کہا لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر تو اللہ جل شانہ اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جب وہ کہتا ہے: لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ، تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں۔ اور جب وہ یہ کہتا ہے لا الہ الا اللّٰہ لہ الملک ولہ الحمد تو اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: میرے سوا کوئی معبود نہیں، میرے ہی لئے تعریف ہے اور میری ہی بادشاہی ہے۔ اور جب وہ کہتا ہے لا الہ الا اللّٰہ ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے سوا کوئی معبود نہیں، گناہ سے پھیرنا اور نیکی کرنے کی ہمت دینا صرف میرا ہی کام ہے۔ اور نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے جو شخص ان کلمات کو اپنی بیماری میں پڑھے پھر وہ اس بیماری میں مرجائے تو اسے جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۴۶) بیمار کے گھر والوں سے بیمار کی حالت دریافت کرنا مستحب ہے

(۹۱۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ وَجْعِهِ الَّذِىْ تُوُفِّىَ فِيْهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا اَبَا الْحَسَنِ، كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَصْبَحَ بِحَمْدِاللّٰهِ بَارِئًا. رواه البخاری.

(۹۱۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس سے اس بیماری میں باہر آئے جس میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن! آپ ﷺ کا حال کیسا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا آپ ﷺ بحمد اللہ خیریت سے ہیں۔ (بخاری)

(۱۴۷) اپنی زندگی سے مایوس ہونے والا شخص کیا دعا پڑھے؟

(۹۱۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَىَّ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ وَارْحَمْنِىْ، وَاَلْحِقْنِىْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى". متفق علیه.

(۹۱۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ میری طرف سہارا لگائے ہوئے تھے فرماتے تھے: اے میرے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے (یعنی اپنے سے) ملا دے۔

(٩١٢) وَعَنهَا قَالَ: رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالمَوتِ، عِندَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ، وَهُوَ يُدخِلُ يَدَهُ فِي القَدَحِ، ثُمَّ يَمسَحُ وَجهَهُ بِالمَاءِ، ثُمَّ يَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَى غَمَرَاتِ المَوتِ وَسَكَرَاتِ المَوتِ". رواه الترمذي.

(٩١٢) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتقال کے وقت دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ پیالے میں ڈالتے پھر اپنے چہرۂ مبارک پر پانی کو ملتے اور ارشاد فرماتے: اے اللہ! موت کی سختیوں اور بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔

(١٤٨) مریض کے گھر والوں اور اس کے خدمت گاروں کو مریض کے ساتھ اچھا سلوک کرنے، اور مریض کی طرف سے پیش آنے والی مشقتوں پر صبر کرنے کی تلقین، اسی طرح جس کی موت کا سبب قریب ہو یعنی حد یا قصاص وغیرہ نافذ ہونے والی ہو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کا بیان

(٩١٣) عَن عِمرَانَ بنِ الحُصَينِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، أَنَّ امرَأَةً مِن جُهَينَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبلَى مِنَ الزِّنَا، فَقَالَت: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَصَبتُ حَدًّا فَأَقِمهُ عَلَيَّ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: اَحسِن اِلَيهَا، فَاِذَا وَضَعَت فَائتِنِي بِهَا" فَفَعَلَ، فَاَمَرَبِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّت عَلَيهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اُمِرَبِهَا فَرُجِمَت، ثُمَّ صَلَّى عَلَيهَا. رواه مسلم.

(٩١٣) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت جو زنا کی وجہ سے حاملہ تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں حد کو پہنچ گئی ہوں، آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو پس جب یہ بچہ جن لے تو اسے میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کے کپڑے کو مضبوطی سے باندھ دیا جائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رجم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (مسلم)

(١٤٩) بیمار کا یہ کہنا کہ مجھے تکلیف ہے یا سخت تکلیف ہے یا بخار ہے یا ہائے میرا سر وغیرہ بلا کراہیت جائز ہے، بشرطیکہ اللہ سے ناراضگی اور جزع فزع کے اظہار کے طور پر نہ ہو

(٩١٤) عَنِ ابنِ مَسعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: دَخَلتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ، فَمَسَستُهُ، فَقُلتُ: اِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعكًا شَدِيدًا، فَقَالَ: "أَجَل، اِنِّي اُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنكُم".

(٩١٤) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ کو بخار تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کو ہاتھ لگایا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بہت شدید بخار ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں

متفق عليه.

سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔

(٩١٥) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّبِيْ، فَقُلْتُ: بَلَغَ بِيْ مَا تَرَى، وَ اَنَا ذُوْمَالٍ، وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. متفق عليه.

(۹۱۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے، مجھے سخت درد تھا۔ میں نے عرض کیا مجھے وہ تکلیف ہو رہی ہے جس کو آپ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں لیکن میری وارث میری ایک بیٹی ہے۔ پھر آگے حدیث کو بیان کیا۔ (بخاری و مسلم)

(٩١٦) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ: عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَارَأْسَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهُ" وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(۹۱۶) حضرت قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرا سر! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ میں کہتا ہوں ہائے میرے سر کا درد اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

(۱۵۰) قریب المرگ شخص کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کا بیان

(٩١٧) عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ". رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ.

(۹۱۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ (ابوداؤد، حاکم، امام حاکم نے اس کو صحیح اسناد کہا ہے)

(٩١٨) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ". رواه مسلم.

(۹۱۸) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو۔ (مسلم)

(۱۵۱) مرنے والے کی آنکھیں بند کرنے کے بعد کون سی دعا پڑھی جائے؟

(٩١٩) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ، تَبِعَهُ الْبَصَرُ" فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهِ، فَقَالَ: "لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ" ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْلَنَا وَلَهُ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَافْسَحْ لَهُ فِيْ

(۹۱۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ابوسلمہ کے پاس حاضر ہوئے جب کہ ان کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں۔ تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں بند کرتے ہوئے فرمایا: کہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے لگتی ہیں۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر والے رونے اور چلانے لگے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے لئے بھلائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو اس لئے کہ فرشتے جو تم کہتے ہو اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے اور اس کے درجات ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند فرما اور اس کے بعد اس کے پیچھے رہنے

قَبْرِهٖ، وَنَوِّرْلَهٗ فِيْهِ". رواه مسلم.

والوں میں اس کا خلیفہ بنا اور ہمیں اور اس کو اے رب العالمین معاف کر دے، اس کی قبر کشادہ فرما دے اور اس کی قبر کو روشن فرما دے۔ (مسلم)

(۱۵۲) میت کے پاس کیا کہا جائے اور مرنے والے کے ورثہ کے پاس کیا کلمات کہے جائیں؟

(۹۲۰) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ، اَوِالْمَيِّتَ، فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَاتَقُوْلُوْنَ" قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْسَلَمَةَ، أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاسَلَمَةَ قَدْ مَاتَ، قَالَ: "قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهٗ، وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً" فَقُلْتُ: فَأَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ مَنْ هُوَخَيْرٌ لِيْ مِنْهُ: مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه مسلم هٰكذا: "اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ" اَو "الْمَيِّتَ" عَلَى الشَّكِّ.

ورواه ابوداؤد وغيره: "اَلْمَيِّتُ" بِلَا شَكٍّ.

(۹۲۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیمار یا میت کے پاس آؤ تو اس کے لئے اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے جو تم کہتے ہو اس پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (میرے خاوند) ابوسلمہ فوت ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھو: اللھم اغفرلی و له الخ "اے اللہ! مجھے اور اس کو بخش دے اور مجھے اس سے بہتر بدلہ عطاء فرما۔ پس میں نے انہی الفاظ کے ساتھ دعا کی تو اللہ جل شانہ نے مجھے ان سے بہتر بدل محمد صلی اللہ علیہ وسلم عطاء فرما دیا۔ مسلم میں اس طرح ہے جب تم مریض یا میت کے پاس آؤ۔ شک کے ساتھ روایت ہے۔ مگر ابوداؤد وغیرہ میں بغیر شک کے "المیت" کے ساتھ روایت ہے یعنی جب تم میت کے پاس آؤ۔

(۹۲۱) وَعَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَامِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ، فَيَقُوْلُ: اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ: اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ، وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا، اِلَّا أَجَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مُصِيْبَتِهٖ وَأَخْلَفَ لَهٗ خَيْرًا مِنْهَا. قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْسَلَمَةَ، قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاَخْلَفَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه مسلم.

(۹۲۱) حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے کہ "ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطاء فرما اور اس کی جگہ بہتر بدل عطاء فرما" تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت میں اجر عطاء کرتا اور اس کی جگہ اسے بہتر جانشین عطاء فرماتا ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس طرح دعا کی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان (ابوسلمہ) سے بہتر جانشین یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم عطاء فرما دیا۔

(۹۲۲) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَامَاتَ وَلَدُالْعَبْدِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَعَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا قَالَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ

(۹۲۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ وہ کہتے ہیں ہاں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم نے اس کے دل کے پھل کو لے لیا؟ وہ کہتے ہیں ہاں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: پس میرے بندے نے

وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اُبْنُوْالِعَبْدِیْ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ، وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ". (رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

کیا کہا؟ وہ بتلاتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور "اناللّٰہ وانا الیہ راجعون" پڑھا، پس اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(۹۲۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: "مَالِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا، ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ". رواه البخاری.

(۹۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مؤمن بندے کے لئے میرے پاس جب میں اس کی دنیا کی پسندیدہ چیز چھین لوں پھر وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے جنت کے علاوہ کوئی بدلہ نہیں ہے۔ (بخاری)

(۹۲٤) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَرْسَلَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ تَدْعُوْهُ وَتُخْبِرُهٗ اَنَّ صَبِيًّا لَهَا اَوْ اِبْنًا فِی الْمَوْتِ، فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ: "اِرْجِعْ اِلَيْهَا، فَأَخْبِرْهَا اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ، وَلَهٗ مَا اَعْطٰى، وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَمُرْهَا، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ" وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ. متفق عليه.

(۹۲۴) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی نے آپ ﷺ کو بلانے کا پیغام بھیجا اور آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ ان کا بچہ یا بیٹا موت کے آغوش میں ہے۔ تو آپ ﷺ نے قاصد سے فرمایا: جاؤ واپس جاؤ اور اس سے کہہ دو کہ اللہ کے لئے ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا۔ اور ہر چیز کے لئے اس کے پاس ایک وقت مقرر ہے، پس اس کو حکم دیں کہ وہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے۔ اور باقی حدیث بیان فرمائی۔ (بخاری و مسلم)

(۱۵۳) میت پر بغیر نوحہ خوانی و چیخ و پکار کے رونے کے جواز کا بیان

اَمَّا النِّيَاحَةُ فَحَرَامٌ وَسَيَأْتِیْ فِيْهَا بَابٌ فِیْ كِتَابِ النَّهْیِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَاَمَّا الْبُكَاءُ فَجَاءَتْ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ بِالنَّهْیِ عَنْهُ، وَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ، وَ هِیَ مُتَأَوَّلَةٌ وَمَحْمُوْلَةٌ عَلٰى مَنْ اَوْصٰى بِهٖ، وَالنَّهْیُ اِنَّمَا هُوَ عَنِ الْبُكَاءِ الَّذِیْ فِيْهِ نَدْبٌ، اَوْنِيَاحَةٌ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى جَوَازِالْبُكَاءِ بِغَيْرِنَدْبٍ وَلَا نِيَاحَةٍ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ، مِنْهَا.

"میت پر نوحہ خوانی جائز نہیں (اور) رونا جائز ہے۔ نوحہ کرنا تو حرام ہے جس پر عنقریب کتاب النہی میں انشاء اللہ ایک باب آرہا ہے۔ البتہ رونا (یعنی چیخ، پکار کرنا) اس کی ممانعت کی بھی احادیث ہیں اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے، اس کی تاویل یہ کی گئی ہے کہ اس کو ایسے لوگوں پر محمول کیا جاتا ہے جو رونے پیٹنے کی وصیت کر کے مرے، اور رونا وہ ممنوع ہے جس میں نوحہ خوانی ہو ورنہ بغیر نوحہ خوانی کے رونے کے جواز پر بکثرت احادیث دلالت کرتی ہیں جیسے۔"

(۹۲٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، وَمَعَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعَبْدُاللّٰهِ

(۹۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَبَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا، فَقَالَ: "أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ" وَاَشَارَ اِلَى لِسَانِهٖ. متفق عليه.

عنہم بھی تھے۔آپ ﷺ وہاں پہنچ کر بے اختیار رو پڑے۔پس صحابہ نے آپ ﷺ کو روتا دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سنتے نہیں ہو یقیناً اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو بہانے اور دل کے غم پر عذاب نہیں دے گا لیکن اس کی وجہ سے عذاب دے گا یا رحم کرے گا اور پھر اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔(بخاری ومسلم)

(٩٢٦) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ اِلَيْهِ ابْنُ ابْنَتِهٖ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ، وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ". متفق عليه.

(۹۲۶) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی طرف ان کے نواسے کو اٹھا کر لایا گیا جو مرنے کے قریب تھا۔ پس آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر ہی رحمت نازل فرماتا ہے۔

(٩٢٧) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اِبْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَيَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَارَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِ فَانِ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: وَاَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟! فَقَالَ: "يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ"، ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى، فَقَالَ: "اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يُرْضِيْ رَبَّنَا، وَ اِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ بَعْضَهٗ.

(۹۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کے پاس آئے جب کہ وہ جان کنی کے عالم میں تھا۔ پس آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! آپ بھی روتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عوف! یہ رحمت وشفقت ہے اور پھر آپ ﷺ دوبارہ رو پڑے اور فرمایا: بے شک آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور دل غمگین ہے، لیکن ہم وہی بات کہیں گے جو ہمارے رب کو راضی کرے۔ اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر یقیناً غمزدہ ہیں۔ (بخاری) مسلم نے بعض حصہ کو روایت کیا ہے۔

وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ! والله اعلم.

اس مسئلہ میں صحیح حدیثیں کثرت کے ساتھ وارد ہیں جو مشہور ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۱۵۴) میت کے عیب کو دیکھ کر بیان کرنے سے رکنے کا بیان

(٩٢٨) عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَسْلَمَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًافَكَتَمَ عَلَيْهِ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ

(۹۲۸) حضرت ابو رافع اسلم رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی میت کو غسل دے پس وہ اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرمائے

مَرَّةً". رواه الحاكم وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

گا۔ (حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ مسلم کی شرط پر ہے)

(۱۵۵) میت کی نماز جنازہ پڑھنے نیز جنازے کے ساتھ چلنے اور دفن میں شریک ہونے اور جنازوں کے ساتھ عورتوں کے جانے کی کراہیت کا بیان

(۹۲۹) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ، فَلَهُ قِيْرَاطَانِ" قِيْلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ: "مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ" متفق عليه.

(۹۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازے میں حاضر ہو یہاں تک کہ میت کی نماز جنازہ پڑھی جائے، اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو اس کے دفن تک موجود رہے اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے۔ دریافت کیا گیا دو قیراط کی مقدار کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی مانند۔ (بخاری و مسلم)

(۹۳۰) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا، وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَاِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ، فَاِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ" رواه البخاري.

(۹۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان اور ثواب کی نیت سے جائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھے اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا، ہر قیراط احد پہاڑ کے مانند ہے اور جو اس کے دفن کرنے سے پہلے واپس لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط کے ساتھ واپس آئے گا۔ (بخاری)

(۹۳۱) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَاهُ: وَلَمْ يُشَدَّدْ فِي النَّهْيِ كَمَا يُشَدَّدُ فِي الْمُحَرَّمَاتِ.

(۹۳۱) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہمیں (یعنی عورتوں کو) جنازوں کے ساتھ جانے سے روک دیا گیا ہے لیکن ہم پر سختی نہیں کی گئی ہے۔ (بخاری و مسلم)

اس کا مطلب یہ ہے کہ روکا تو یقیناً گیا ہے لیکن اس میں اس طرح سختی نہیں کی گئی ہے جس طرح دوسرے محرمات میں سختی کی گئی ہے۔

(۱۵۶) نماز جنازہ پڑھنے والوں کا زیادہ ہونا اور تین یا تین سے زیادہ صفیں بنانا مستحب ہے

(۹۳۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَامِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْافِيْهِ. رواه مسلم.

(۹۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز پڑھے جس کی تعداد سو تک پہنچتی ہو وہ سب میت کی بخشش کی سفارش کریں تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول ہوگی۔

(۹۳۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(۹۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَامِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ، فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ". رواه مسلم.

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان آدمی مرجائے اور اس کے جنازے میں ایسے چالیس آدمی نماز پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی مغفرت کی سفارش کو قبول فرمالیتا ہے۔

(٩٣٤) وَعَنْ مُرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ، فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا، جَزَّأَهُمْ عَلَيْهَا ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ، فَقَدْ أَوْجَبَ". رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن.

(۹۳۴) حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جب جنازے کی نماز پڑھنے لگتے اور لوگوں کا مجمع تھوڑا سمجھتے تو لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کردیتے اور پھر فرماتے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص پر تین صفیں نماز پڑھیں تو اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

(۱۵۷) نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا بیان

يُكَبِّرُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ يَتَعَوَّذُ بَعْدَ الْاُوْلٰى، ثُمَّ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَالْاَفْضَلُ اَنْ يُّتِمَّهٗ بِقَوْلِهٖ: كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. الى قوله: اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَلَا يَفْعَلُ مَايَفْعَلُهٗ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعَوَامِ مِنْ قِرَائَتِهِمْ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ" فَاِنَّهٗ لَا تَصِحُّ صَلَاتُهٗ اِذَا اقْتَصَرَ عَلَيْهِ. ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّالِثَةَ، وَيَدْعُوْ لِلْمَيِّتِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ بِمَا سَنَذْكُرُهٗ مِنَ الْاَحَادِيْثِ ان شاء الله تعالى، ثُمَّ يُكَبِّرُ الرَّابِعَةَ وَيَدْعُوْ، وَمِنْ أَحْسَنِهٖ: اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ، وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ. وَالْمُخْتَارُ اَنَّهٗ يُطَوِّلُ الدُّعَاءَ فِي الرَّابِعَةِ خِلَافَ مَايَعْتَادُهٗ اَكْثَرُ النَّاسِ، لِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ أَوْفٰى الَّذِيْ سَنَذْكُرُهٗ ان شاء الله تعالى.

"نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے۔ پہلی تکبیر کے بعد اعوذ باللہ پڑھ کر سورت فاتحہ پڑھے۔ پھر دوسری تکبیر کہہ کر آپ ﷺ پر درود پڑھے اللھم صل علی محمد الخ۔ اس طرح نہ کہے جس طرح عام لوگ کہتے ہیں: ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی، اس کے کہنے پر اکتفاء نہ کرے۔ پھر تیسری تکبیر کہہ کر میت اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کرے جو ہم آئندہ احادیث میں انشاء اللہ ذکر کریں گے، پھر چوتھی تکبیر کہنے کے بعد دعا کرے۔ بہتر دعا یہ ہے: اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ واغفرلنا ولہ، اے اللہ ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال اور ہم کو اور اس کو معاف فرمادے۔ پسندیدہ بات یہ ہے کہ چوتھی تکبیر میں خوب لمبی دعا کرے برعکس اس کے جس کے لوگ عادی ہیں جیسا کہ ابن ابی اوفی کی حدیث سے ثابت ہے جس کو ہم انشاء اللہ ذکر کریں گے۔"

(٩٣٥) عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه

(۹۳۵) حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پڑھی تو آپ

وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ، وَ ارْحَمْهُ، وَعَافِهِ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِّنْ دَارِهِ، وَاَهْلاً خَيْراً مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجاً خَيْراً مِّنْ زَوْجِهِ، وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ" حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ. رواه مسلم.

ﷺ نے جو دعا پڑھی میں نے وہ یاد کرلی، آپ فرمارہے تھے: اللھم اغفرلی الخ. "اے اللہ اس کو معاف کردے اور اس پر رحم فرما، اس کو عذاب سے عافیت دے اور اس سے درگزر فرما، اس کی مہمان نوازی اچھی کر، اس کی قبر کشادہ کردے، اس کو برف اور اولوں کے پانی سے دھودے، اور اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کردے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کردیا اور اس کو اس کے دنیاوی گھر کے بدلے میں بہتر گھر، اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطاء فرما اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو عذاب قبر اور جہنم کی آگ سے بچا۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا اس انداز سے مانگی حتیٰ کہ میں نے آرزو کی کہ یہ میت (کاش کہ) میری ہی ہوتی۔ (مسلم)

(۹۳۶) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبِىْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبُوْهُ صَحَابِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا، فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَهُ".

رواه الترمذی من رواية ابی هريرة و الاشهلی رضی الله عنهما، ورواه ابوداؤد من رواية ابی هريرة و ابی قتادة رضی الله عنهما. قال الحاكم: حديث ابی هريرة صحيح علی شرط البخاری ومسلم. قال الترمذی: قال البخاری: أصح روايات هذا الحديث رواية الاشهلی. قال البخاری: وأصح شیء فی الباب حديث عوف بن مالك.

(۹۳۶) حضرت ابوہریرہ، حضرت قتادہ اور ابوابراہیم الاشھلی رضی اللہ عنہم اپنے والد سے جو صحابی ہیں، روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو اس میں یہ دعا پڑھی: اللھم اغفرلحینا ومیتنا الخ. "اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو، ہمارے مردوں اور عورتوں کو، ہمارے حاضر اور غائب سب کو بخش دے۔ اے اللہ ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے، پس اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو موت دے تو ایمان پر موت دے، اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر، اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال۔" اس حدیث کو ترمذی نے حضرت ابوہریرہ اور اشھلی کی روایت سے اور ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ اور ابوقتادہ کی روایت سے بیان کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ابوہریرہ کی حدیث بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ امام ترمذی نے کہا کہ امام بخاری نے فرمایا اس حدیث کی روایات میں اشھلی کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں سب سے زیادہ صحیح روایت حضرت عوف بن مالک کی ہے۔

(۹۳۷) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَا

(۹۳۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو خلوص

صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ". رواه ابوداؤد.

کے ساتھ اس کے لئے دعا کرو۔ (ابوداؤد)

(٩٣٨) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا، وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا، وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ، وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَّتِهَا، جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ لَهُ، فَاغْفِرْلَهُ". رواه ابوداؤد.

(۹۳۸) حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنازے کی نماز میں یہ دعا پڑھی: **اللھم انت ربھا الخ.** "اے اللہ تو ہی اس کا رب ہے، تو نے ہی اسے پیدا فرمایا، تو نے ہی اسے اسلام کی ہدایت کی، توفیق دی اور تو نے ہی اس کی روح قبض فرمائی اور تو ہی اس کے پوشیدہ اور ظاہر اعمال کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ ہم تیرے پاس اس کے سفارشی بن کر آئے ہیں پس تو اس کو بخش دے۔"

(٩٣٩) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكَ، فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَعَذَابَ النَّارِ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَ الْحَمْدِ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْلَهُ، وَارْحَمْهُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ". رواه ابوداؤد.

(۹۳۹) حضرت واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے کہ ہمیں آپ ﷺ نے ایک مسلمان آدمی کی نماز جنازہ پڑھائی پس میں نے آپ ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا: **اللھم ان فلان بن فلان الخ.** "اے اللہ! فلاں ابن فلاں تیری امان میں اور تیری حفاظت میں ہے پس تو اس کو قبر کی آزمائش اور جہنم کے عذاب سے بچا، تو وعدے کو پورا کرنے والا اور تعریف کے لائق ہے۔ اے اللہ! پس تو اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، بے شک تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

(٩٤٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَبَّرَعَلٰى جَنَازَةِ ابْنَةٍ لَّهُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ، فَقَامَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ كَقَدْرِ مَابَيْنَ التَّكْبِيْرَتَيْنِ يَسْتَغْفِرُ لَهَا وَيَدْعُوْ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وسلمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "كَبَّرَ أَرْبَعاً، فَمَكَثَ سَاعَةً حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُكَبِّرُ خَمْسًا، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَالَهُ: مَاهٰذَا؟ فَقَالَ: اِنِّي لَا اَزِيْدُكُمْ عَلٰى مَارَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ أَوْ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". رواه الحاكم وقال: حديث صحيح.

(۹۴۰) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں، چوتھی تکبیر کے بعد اتنی دیر کھڑے رہے جتنا دو تکبیروں کے درمیان وقفہ ہوتا ہے۔ اس میں مرنے والی بیٹی کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہے پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس طرح ہی کیا کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے چار تکبیریں کہیں پھر کچھ دیر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پانچویں تکبیر بھی کہیں گے پھر انہوں دائیں اور بائیں سلام پھیر دیا پس جب وہ فارغ ہوئے تو ہم نے ان سے کہا یہ کیا بات ہے؟ تو عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہارے سامنے اس سے زیادہ نہیں کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا (یا یہ فرمایا) اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا (راوی کو شک ہے) (اس روایت کو حاکم نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث صحیح ہے)

(۱۵۸) جنازہ جلدی لے جانے کا حکم

(٩٤١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ، فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً، فَخَیْرٌ تُقَدِّ مُوْنَهَا اَلَیْهِ، وَاِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ، فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ. متفق علیه.

وفی روایة لمسلم: "فَخَیْرٌ تُقَدِّ مُوْنَهَا عَلَیْهِ"

(۹۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنازہ لے جانے میں جلدی کرو اس لئے کہ اگر وہ نیک ہے تو وہ ایک بھلائی ہے جس کی طرف تم اسے آگے بڑھاؤ گے اور اگر وہ اس کے برعکس ہے تو وہ ایک برائی ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار کر رکھ دو۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے تم اسے بھلائی پر پیش کرو گے۔

(٩٤٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضیَ اللّٰهُ عنهُ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً، قَالَتْ: قَدِّمُوْنِیْ، وَ اِنْ كَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ، قَالَتْ لِاَهْلِهَا: یَاوَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ، وَلَوْسَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ". رواه البخاری.

(۹۴۲) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں، پس اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو اور اگر وہ نیک نہیں ہوتا تو وہ لوگوں سے کہتا ہے ہائے ہلاکت و بربادی تم کہاں لے جارہے ہو؟ اس کی یہ آواز انسانوں کے علاوہ کائنات کی ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان سن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے۔

(۱۵۹) میت کے ذمے قرض کی ادائیگی میں اور اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا، ہاں اچانک فوت ہونے کی صورت میں کچھ توقف اختیار کرنا تا کہ موت کا یقین ہو جائے

(٩٤٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ". رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

(۹۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی روح اس کے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔ (ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے)

(٩٤٤) وَعَنْ حُصَیْنِ بْنِ وَحْوَحٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُهٗ فَقَالَ: اِنِّیْ لَا أُرٰی طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِیْهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِیْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا بِهٖ، فَاِنَّهٗ لَایَنْبَغِیْ لِجِیْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَیْنَ ظَهْرَانَیْ اَهْلِهٖ. رواه ابوداؤد.

(۹۴۴) حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء بن عازبؓ جب بیمار ہوئے تو نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ پس انہیں دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ طلحہ کی موت کا وقت قریب آ گیا ہے پس مجھے ان کے فوت ہونے کی خبر دیدینا اور جلدی کرنا (دفن کرنے میں) اس لئے کہ کسی مسلمان کی میت کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ اس کو اپنے اہل کے درمیان

روکے رکھے۔ (ابوداؤد)

(۱۶۰) قبر کے پاس وعظ و نصیحت کرنے کا بیان

(٩٤٥) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ، وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَنَكَسَ وَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ" فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا؟ فَقَالَ: "اِعْمَلُوْا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ". وَ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ. متفق عليه.

(۹۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بقیع الغرقد (قبرستان) میں ایک جنازے کے ساتھ تھے۔ پس ہمارے پاس آپ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے آپ کے پاس ایک چھڑی تھی پس آپ ﷺ نے سر جھکایا اور چھڑی سے زمین کو کریدنا شروع کر دیا پھر ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص جہنمی اور جنتی لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: کیا پس ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ عمل کرو پس ہر شخص کو اسی عمل کی توفیق ہوگی جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور باقی حدیث کو بیان کیا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶۱) میت کو دفنانے کے بعد اس کے لئے دعا کرنے اور کچھ دیر اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اس کے لئے دعائے استغفار اور تلاوتِ قرآن کرنے کا بیان

(٩٤٦) عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو. وَقِيْلَ: أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، وَقِيْلَ: أَبُوْلَيْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، وَ قَالَ: "اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَ سَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ. فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ". رواه ابوداود.

(۹۴۶) حضرت ابوعمرو اور بعض کے نزدیک ابوعبداللہ اور بعض کے نزدیک ابولیلیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو قبر پر ٹھہر جاتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لئے بخشش مانگو اور اس کے لئے منکر نکیر کے سوال و جواب میں ثابت قدمی کی دعا کرو اس لئے کہ اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔

(٩٤٧) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَأَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ، وَيُقَسَّمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ، وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّيْ. رواه مسلم وقد سبق بطوله.

(۹۴۷) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب تم دفن کر کے فارغ ہو جاؤ تو میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، تاکہ میں تم سے مانوس رہوں اور میں جان لوں کہ اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دوں۔ (مسلم) اور یہ روایت تفصیل سے پہلے گزر چکی ہے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقْرَأَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ، وَإِنْ خَتَمُوا الْقُرْآنَ عِنْدَهُ كَانَ حَسَنًا.

امام شافعی فرماتے ہیں کہ قبر کے پاس قرآن مجید کا کچھ حصہ پڑھنا مستحب ہے اور اگر سارا ہی قرآن پڑھا جائے تو اچھا ہے۔

(۱۶۲) میت کی طرف سے صدقہ کرنا اور اس کے حق میں دعا کرنے کا بیان

(۲۷۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ جَاؤُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ (سورة حشر: ١٠)

(۲۷۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور وہ جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔''

(٩٤٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ، تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ." متفق عليه.

(۹۴۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں کچھ بولنے کا موقعہ ملتا تو وہ صدقہ کرنے کی تلقین کرتی، پس اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں کیا ان کو اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔

(٩٤٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ". رواه مسلم.

(۹۴۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے ① صدقہ جاریہ ② وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہو ③ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

(۱۶۳) میت کی تعریف کا بیان

(٩٥٠) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ"، ثُمَّ مَرُّوْا بِأُخْرٰى، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ" فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: "هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ. متفق عليه.

(۹۵۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کا گزر ایک جنازے کے پاس سے ہوا تو انہوں نے اس کی تعریف کی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر وہ ایک دوسرے جنازے کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس کو برے الفاظ سے یاد کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص جس کی تم نے اچھے الفاظ میں تعریف کی تو اس کے لئے تو جنت واجب ہوگئی اور یہ شخص جس کو تم نے برے الفاظ سے یاد کیا تو اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ (بخاری)

(٩٥١) وَعَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ، فَأُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ:

(۹۵۱) حضرت ابوالاسود بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے آیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آکر بیٹھ گیا پس لوگوں کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کے بارے میں اچھے کلمات کہے، تو حضرت عمرؓ

وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ: عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ، فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ: قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ" فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: "وَثَلَاثَةٌ" فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: "وَاثْنَانِ" ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. رواه البخاری.

نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا تو اس کے بارے میں بھی اچھی باتیں کہی گئیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہوگئی پھر ایک تیسرا جنازہ گزرا تو اس کے بارے میں بری باتیں کہی گئیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ ابوالاسود کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا امیر المؤمنین کیا چیز واجب ہوگئی؟ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے وہی بات کہی ہے جو نبی کریم ﷺ نے فرمائی کہ: جس مسلمان کے بارے میں چار آدمی بھلائی کی گواہی دے دیں تو اللہ جل شانہ اس کو جنت میں داخل فرما دیتے ہیں۔ تو ہم نے کہا اور تین آدمی گواہی دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تین آدمی بھی، ہم نے کہا دو آدمی گواہی دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی بھی۔ پھر ہم نے ایک آدمی کی گواہی کے بارے میں نہیں پوچھا۔ (بخاری)

(۱۶۴) اس شخص کی فضیلت جس کے چھوٹے بچے فوت ہو جائیں

(۹۵۲) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمْ". متفق علیه.

(۹۵۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو اللہ جل شانہ اس کو اپنی رحمت کے فضل کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۹۵۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ". متفق علیه.

"وَتَحِلَّةُ الْقَسَمِ" قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا" وَ الْوُرُوْدُ: هُوَ الْعُبُوْرُ عَلَى الصِّرَاطِ، وَهُوَ جِسْرٌ مَنْصُوْبٌ عَلَى ظَهْرِ جَهَنَّمَ. عَافَانَا اللّٰهُ مِنْهَا.

(۹۵۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے لئے آگ پر سے گزرے گا۔ (بخاری و مسلم) "تحلۃ القسم" اللہ جل شانہ کا فرمان ہے "تم میں سے ہر شخص اس جہنم پر سے گزرے گا۔" اور "ورود" سے مراد پل صراط سے گزرنا ہے۔ یہ ایک پل ہے جو جہنم کی پشت پر بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت سے اس پر سے گزار دے۔

(۹۵۴) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ، قَالَ: "اِجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا"

(۹۵۴) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہا اے اللہ کے رسول! مرد آپ کی باتیں لے گئے، پس آپ اپنی طرف سے ایک دن ہمارے لئے مقرر فرمائیں۔ ہم اس دن آپ کے پاس آئیں۔ آپ ﷺ اس میں ہمیں ان باتوں کی تعلیم دیں جو اللہ نے آپ کو سکھلائی ہیں۔ آپ نے ارشاد

فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: "مَامِنْكُنَّ مِنِ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانُوْا لَهَا حِجَاباً مِّنَ النَّارِ" فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَاثْنَيْنِ". متفق عليه.

فرمایا: فلاں فلاں دن تم جمع ہو جاؤ پس وہ سب اکٹھی ہوئیں تو ان کے پاس آپ تشریف لے گئے اور ان کو ان باتوں کی تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو سکھلائی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیج دے تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گے پس ایک عورت نے عرض کیا دو بچوں کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کا بھی یہی حکم ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶۵) ظالموں کی قبروں اور ان کے تباہ شدہ مقامات سے گزرتے وقت رونے اور ڈرنے اور اللہ کی بارگاہ میں اپنی احتیاج کو ظاہر کرنے اور اس میں غفلت کرنے سے ڈرانے کا بیان

(۹۵۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ. يَعْنِيْ لَمَّا وَصَلُوا الْحِجْرَ: دِيَارَ ثَمُوْدَ: "لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، فَلَا تَدْ خُلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيْبُكُمْ مَااَصَابَهُمْ". متفق عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: لَمَّامَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ: لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ" ثُمَّ قَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ وَأَسْرَعَ السَّيْرَحَتّٰى أَجَازَ الْوَادِيَ.

(۹۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے جب کہ وہ مقام حجر پر جہاں قوم ثمود کے مکانات تھے پہنچے تو ارشاد فرمایا: تم ان عذاب یافتہ لوگوں کے پاس سے گزرو تو روتے ہوئے گزرنا۔ اگر تم ایسا نہ کر سکے تو وہاں سے مت گزرنا کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ پہنچے جو انہیں پہنچا۔ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب آپ ﷺ مقام حجر سے گزرے تو ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں کے گھروں میں داخل مت ہونا جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا کہیں تم کو بھی عذاب نہ آئے جو انہیں پہنچا ہاں، تم روتے ہوئے وہاں سے گزرو، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا اور سواری کو تیز کر دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ اس وادی سے گزر گئے۔

كتاب آداب السفر

سفر کے آداب کا بیان

(۱۶۶) سفر کے لئے جمعرات کے دن جانا اور دن کے ابتداء میں نکلنا مستحب ہے

(۹۵۶) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ

(۹۵۶) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ. متفق عليه.

وفي رواية في "الصَّحِيْحَيْنِ" لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ".

ﷺ غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن نکلے تھے اور آپ ﷺ جمعرات کے دن ہی سفر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

امام بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ کم ہی ایسا ہوتا تھا کہ آپ ﷺ جمعرات کے علاوہ کسی اور دن میں سفر کرتے ہوں۔

(۹۵۷) وَعَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا، وَكَانَ اِذَابَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا، فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ اَوَّلَ النَّهَارِ، فَاَثْرٰى وَ كَثُرَ مَالُهُ. رواه ابوداؤد و الترمذى وقال: حديث حسن.

(۹۵۷) حضرت صخر بن وداعہ غامدی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ میری امت کے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت عطاء فرما۔ آپ ﷺ جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کو بھیجتے تو دن کے ابتدائی حصہ میں بھیجتے۔ حضرت صخر تاجر تھے، یہ اپنی تجارت کا سامان بھی دن کے ابتدائی حصے میں بھیجا کرتے تھے پس یہ امیر ہوگئے اور ان کا مال بہت ہوگیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۶۷) سفر کیلئے ساتھی تلاش کرنے اور ان میں سے ایک کو امیر بنانے کے استحباب کا بیان

(۹۵۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ". رواه البخارى.

(۹۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کو تنہا سفر کرنے کا وہ نقصان معلوم ہوجائے جس کا مجھے علم ہے تو کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرے۔ (بخاری)

(۹۵۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ". رواه ابوداود والترمذى والنسائى باسانيد صحيحة وقال الترمذى: حديث حسن.

(۹۵۹) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ایک قافلہ (جماعت) ہے۔ (اسے ابوداؤد ترمذی، نسائی وغیرہ نے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن درجہ کی ہے)

(۹۶۰) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ". حديث حسن رواه ابوداؤد باسناد حسن.

(۹۶۰) حضرت ابوسعید الخدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تین آدمی سفر کے لئے نکلیں تو وہ اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں۔ یہ حدیث حسن ہے اسے ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۹۶۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ

(۹۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُغْلَبَ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ". رواه أبوداؤد والترمذى وقال: حديث حسن.

ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین ساتھی چار ہیں اور بہترین دستہ چار سو کا ہے اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر محض تعداد کی کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوگا۔ (ابوداؤد ترمذی۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن درجہ کی ہے)

(۱۶۸) سفر میں چلنے، اترنے، رات گزارنے اور سفر میں سونے کے آداب، اور رات کو چلنے اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے اور ان کے راحت و آرام کا خیال رکھنے کا مستحب ہونا اور اس شخص کے بارے میں جو سواریوں کے حقوق میں کوتاہی کرے اور جب جانور میں طاقت ہو تو پیچھے بٹھا لینے کے جواز کا بیان

(۹۶۲) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليه وسلم: اِذَا سَافَرْتُمْ فِى الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِى الْجَدْبِ، فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ، وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مَعْنَى: "أَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ" اَىْ: اِرْفَقُوْا بِهَا فِى السَّيْرِ لِتَرْعَى فِىْ حَالِ سَيْرِهَا وَقَوْلُهُ: "نِقْيَهَا" هو بِكَسْرِ النُّوْنِ، وَاِسْكَانِ الْقَافِ، وَ بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْت وَهُوَ: الْمُخُّ، مَعْنَاهُ أَسْرِعُوْا بِهَا حَتّٰى تَصِلُوا الْمَقْصَدَ قَبْلَ اَنْ يَذْهَبَ مُخُّهَا مِنْ ضَنْكِ السَّيْرِ، وَ "التَّعْرِيْسُ": اَلنُّزُوْلُ فِى اللَّيْلِ.

(۹۶۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سرسبز و شاداب زمین میں سفر کرو تو سواری کے جانور کو اس زمین سے چرنے کا حصہ دے دو۔ اور جب تم بنجر خشک زمین پر سفر کرو تو ان پر تیز رفتاری سے چلو ان کی طاقت ختم ہونے سے پہلے، ان کے ذریعے سے منزل مقصود تک پہنچنے میں جلدی کرو۔ اور جب تم رات کو آرام کرنے کے لئے اترو تو عام راستہ سے دور جگہ پر اترو، اس لئے کہ یہ جانوروں کا راستہ اور رات کو کیڑوں مکوڑوں کا ٹھکانا ہے۔

اعطوا الابل حظها من الارض: اس کے معنی ہیں کہ چلنے میں ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو تاکہ وہ چلنے کے دوران چرتے رہیں نقیها: نون کے زیر، قاف ساکن اور اس کے بعد یاء اس کے معنی ہیں گودا، مغز۔ مطلب یہ ہے کہ ان کو تیز چلاؤ تاکہ تم منزل مقصود تک پہنچ جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ راستے میں چرنے کا موقعہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کا مغز یعنی طاقت ختم ہو جائے۔ "التعریس" بمعنی رات کو آرام کرنے کے لئے پڑاؤ ڈالنا۔

(۹۶۳) وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عنهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِىْ سَفَرٍ، فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلَى يَمِيْنِهِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ. رواه مسلم.

(۹۶۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور رات کو کہیں ٹھہرتے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح صادق سے کچھ دیر پہلے ٹھہرتے تو اپنا داہنا بازو کھڑا کر لیتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیتے۔ (مسلم)

قَالَ الْعُلَمَاءُ: إِنَّمَا نَصَبَ ذِرَاعَهُ لِئَلَّا يَسْتَغْرِقَ فِي النَّوْمِ، فَتَفُوْتَ صَلَاةُ الصُّبْحِ عَنْ وَقْتِهَا أَوْعَنْ أَوَّلِ وَقْتِهَا.

علماء اس کی توجیہ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھ کو اس لئے کھڑا کرتے تاکہ گہری نیند نہ آجائے تاکہ فجر کی نماز اپنے وقت یا اس کے اول وقت پر ادا کرنے سے نہ رہ جائے۔

(٩٦٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ". رواه ابوداؤد باسناد حسن. "اَلدُّلْجَةُ" اَلسَّيْرُ فِي اللَّيْلِ.

(۹۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رات کے وقت سفر کرنے کو اختیار کرو اس لئے کہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے)

(٩٦٥) وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ!" فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ. رواه ابوداؤد باسناد حسن.

(۹۶۵) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب سفر میں کسی مقام پر اترتے تو وہ گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہوجاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہوجانا شیطان کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جب کسی مقام پر اترتے تو ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہتے۔ (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے)

(٩٦٦) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَمْرٍو وَقِيْلَ سَهْلِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ اَلْمَعْرُوْفِ بِابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْلَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: "اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً، وَكُلُوْهَا صَالِحَةً". رواه ابوداود واسناد صحيح.

(۹۶۶) حضرت سہل بن عمرو اور بعض کے نزدیک ربیع بن عمرو انصاری جو ابن الحنظلیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اور یہ بیعت رضوان کے شرکاء میں سے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک ایسے اونٹ کے پاس سے ہوا جس کی پیٹھ (کمزوری کی وجہ سے) پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو پس تم ان پر سواری بھی اس حال میں کرو کہ یہ صحیح حالت میں ہوں اور ان کا گوشت کھاؤ جب کہ یہ صحیح حالت میں ہوں۔

(٩٦٧) وَعَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ، وَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ هَدَفٌ اَوْحَائِشُ نَخْلٍ. يَعْنِيْ: حَائِطَ نَخْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا مُخْتَصَرًا.

(۹۶۷) حضرت ابوجعفر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے اپنی سواری کے پیچھے بٹھا لیا اور میرے ساتھ رازداری کی ایک بات کی جو میں کسی سے بیان نہیں کرونگا۔ اور آپ ﷺ قضاء حاجت کے لئے دیوار یا کھجور کے جھنڈ کا پردہ کرنے کو زیادہ اچھا پردہ سمجھتے تھے۔ مسلم نے اس کو اسی طرح اختصار کے ساتھ روایت کیا۔

وَزَادَ فِيْهِ الْبَرْقَانِيُّ بِاِسْنَادِ مُسْلِمٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ: حَائِشُ نَخْلٍ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاِذَا

اور برقانی نے مسلم کی سند کے ساتھ "حائش نخل" کے بعد یہ اضافہ بھی کیا ہے، پھر آپ ﷺ ایک انصاری آدمی کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا پس جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو

فِیْهِ جَمَلٌ، فَلَمَّا رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ سَرَاتَهُ أَیْ سَنَامَهُ وَذِفْرَاهُ فَسَكَنَ فَقَالَ: "مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ، لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟" فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: هٰذَا لِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: "أَفَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِیْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا؟ فَاِنَّهٗ يَشْكُوْا اِلَیَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ".
ورواه ابوداؤد كرواية البرقانی.

قوله: "ذِفْرَاهُ" هُوَ بكسرالذال المعجمة و إسكان الفاء، و هولفظ مفرد مؤنث. قال أهل اللغة: الذِّفْرٰى: اَلْمَوْضِعُ الَّذِیْ يَعْرَقُ مِنَ الْبَعِيْرِ خَلْفَ الْاُذُنِ، وقوله: "تُدْئِبُهٗ" أی: تُتْعِبُهٗ.

بلبلایا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کے کوہان اور کان کے پچھلے حصہ پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہو گیا آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ پس ایک نوجوان انصاری آیا اس نے کہا یارسول اللہ! یہ میرا اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس جانور کے بارے میں جس کا تجھ کو اللہ نے مالک بنایا ہے اللہ جل شانہ سے نہیں ڈرتے؟ کیونکہ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے تم اسے بھوکا رکھتے ہو۔ (اور اتنا کام لیتے ہو) کہ وہ تھک جاتا ہے۔ اور ابوداؤد نے بھی برقانی کی روایت کی طرح اسے بیان کیا ہے۔

"ذفراہ" ذال کے نیچے زیر اور فاء ساکن ہے یہ لفظ مفرد اور مونث ہے اہل لغت نے کہا کہ الذفری اونٹ کے کان کا وہ پچھلا حصہ ہے جس پر پسینہ آتا ہے۔ اور "تدئبہ" بمعنی اس کو تھکا دیتا ہے۔

(٩٦٨) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا، لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ. (رواه ابوداؤد باسناد علی شرط مسلم.

وَقَوْلُهٗ: "لَا نُسَبِّحُ": اَیْ لَا نُصَلِّی النَّافِلَةَ، وَ مَعْنَاهُ: أَنَّا مَعَ حِرْصِنَا عَلَى الصَّلَاةِ لَا نُقَدِّمُهَا عَلٰى حَطِّ الرِّحَالِ وَإِرَاحَةِ الدَّوَابِّ.

(۹۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا یہ معمول تھا کہ جب ہم کسی منزل پر اترتے تو اپنی سواریوں کے پالان اتارنے سے پہلے ہم نفلی نماز نہیں پڑھتے۔ اسے ابوداؤد نے شرط مسلم کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

"لانسبح" کے معنی ہیں ہم نفلی نماز نہیں پڑھتے۔ اور مطلب یہ ہے کہ ہم باوجود نفلی نماز پڑھنے پر شوق رکھنے کے، ہم نماز کو پالان اتارنے اور جانوروں کو آرام پہنچانے پر مقدم نہیں کرتے تھے۔

(۱۶۹) رفیق سفر کی مدد کرنے کا بیان

وَفِی الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ تَقَدَّمَتْ كَحَدِيْثِ: "وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِمَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ" وَحَدِيْثِ: "كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ" وَ أَشْبَاهِهِمَا.

''اس باب سے متعلقہ بہت سی احادیث پہلے گزر چکی ہیں جیسے حدیث: (۱) اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے (۲) اور یہ حدیث کہ ہر نیکی صدقہ ہے اور اس جیسی دیگر احادیث۔'' اور یہاں پر بھی اس جیسی کچھ احادیثیں بیان کی جاتی ہیں۔''

(٩٦٩) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ اِذْجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَهٗ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهٗ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۹۶۹) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم سفر میں تھے ایک آدمی سواری پر آیا اور دائیں بائیں اپنی نظر پھیر کر دیکھنے لگا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ، فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهُ". فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَهُ، حَتّٰى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِّنَّا فِي فَضْلٍ. رواه مسلم.

سواری ہو تو وہ بطور احسان کے اس شخص کو دیدے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس شخص کے پاس زائد توشہ سفر ہے تو اس کے ساتھ اس پر احسان کرے جس کے پاس توشہ نہیں ہے۔ پس اس طرح آپ ﷺ نے مال کی اور بھی قسمیں بیان فرمائیں۔ یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ ہم میں سے کسی کا زائد از ضرورت چیز میں کوئی حق نہیں ہے۔

(۹۷۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فَقَالَ: يَامَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ! إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا، لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيْرَةٌ فَلْيَضُمَّ أَحَدُكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ، أَوِالثَّلَاثَةَ فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ، يَعْنِيْ أَحَدِهِمْ قَالَ: فَضَمَمْتُ إِلَيَّ اثْنَيْنِ أَوْثَلَاثَةً، مَالِيْ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِيْ. رواه ابوداؤد.

(۹۷۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد پر جانے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے فرمایا: اے مہاجرین وانصار کی جماعت! تمہارے بھائیوں میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جس کے پاس مال ہے نہ ان کا کنبہ ہے لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ دو دو یا تین تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لے۔ چنانچہ ہم میں سے جس کے پاس سواری تھی وہ اس پر باری باری سوار ہوتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بھی اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو ملا لیا تھا میرے اونٹ پر میری باری بھی اسی طرح تھی جیسے ان میں سے کسی ایک کی تھی۔ (ابوداؤد)

(۹۷۱) وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ، فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْلَهُ. رواه ابوداؤد باسناد حسن.

(۹۷۱) حضرت جابرؓ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ (دوران سفر) پیچھے چلا کرتے تھے، پس کمزور سواری کو پیچھے سے ہنکاتے یا اس (کے سوار) کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھا لیتے اور اس کے لئے دعا فرماتے۔ ابوداؤد نے اس کو حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۱۷۰) سفر کے لئے سواری پر سوار ہوتے وقت کیا دعائیں پڑھے

(۲۷۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَاتَرْكَبُوْنَ، لِتَسْتَوُوْا عَلٰى ظُهُوْرِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ. وَ إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ (سورة الزخرف: ۱۲، ۱۳)

(۲۷۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تا کہ تم ان کی پیٹھ پر سیدھے ہو کر بیٹھو۔ پھر جب تم سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو اور کہو پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے لئے تابع کر دیا، ہم اس کو قابو کرنے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں۔''

(۹۷۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهِ خَارِجًا إِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: "سُبْحَانَ

(۹۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سفر پر روانہ ہونے کے وقت جب اپنے اونٹ پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تو تین بار ''اللہ اکبر'' کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے سبحان الذی الخ ''پاک

الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّالَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّانَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّوَ التَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى. اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَ عْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ، وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ" وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ. "آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ". رواه مسلم.

معنى: "مُقْرِنِيْنَ" مُطِيْقِيْنَ: "وَالْوَعْثَاءُ" بفتح الواو واسكان العين المهملة وبالثاء المثلثة وبالمد، وهي: اَلشِّدَّةُ وَ "الْكَاٰبَةُ" بالمد، و هي: تَغَيُّرُ النَّفْسِ مِنْ حُزْنٍ وَنَحْوِهٖ. "وَالْمُنْقَلَبُ" اَلْمَرْجِعُ.

ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے لئے نرم اور تابع کر دیا حالانکہ ہم اس کو مسخر کرنے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کا اور ایسے عمل کا جسے تو پسند کرتا ہے سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہمارے لئے آسان کر دے، اس کی دوری کو لپیٹ دے اور اے اللہ تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور اہل وعیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ! میں سفر میں سختی، خوفناک مناظر اور واپسی پر مال اور گھر اور اولاد میں بُری تبدیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں" اور جب آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہ دعا پڑھتے۔ اس کے ساتھ مزید یہ بھی پڑھتے۔ "ہم سفر سے واپس آنے والے ہیں، تیری طرف رجوع (توبہ) کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

مقرنین: کے معنی ہیں طاقت رکھنے والے۔ الوعثاء واؤ پر زبر عین ساکن اور ثاء اور اس پر مد بمعنی سختی۔ الکآبة: مد کے ساتھ بمعنی غم والم وغیرہ سے نفس انسانی کا متغیر ہو جانا۔ المنقلب: بمعنی: لوٹنا۔

(۹۷۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ. وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ. رواه مسلم هٰكَذَا هو في صحيح مسلم: اَلْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ، بالنون وكذا رواه الترمذي والنسائي. قال: الترمذي ويروى "الْكَوْرِ" بالراء، وَكِلَاهُمَالَهٗ وَجْهٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: ومعناه بالنون والراء جميعا: اَلرُّجُوْعُ مِنَ الْاِسْتِقَامَةِ أوِالزِّيَادَةِ اِلَى النَّقْصِ. قَالُوْا: ورواية الراء مأخوذة مِنْ تَكْوِيْرِ الْعِمَامَةِ، وَهُوَلَفُّهَا وَجَمْعُهَا، ورواية النون، مِنَ الْكَوْنِ، مَصْدَرٌ "كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا" اِذَا وَجَدَ وَاسْتَقَرَّ.

(۹۷۳) حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو سفر کی سختی، ناخوشگوار واپسی، کمال کے بعد تنزلی، مظلوم کی بددعاء اور اہل وعیال اور مال میں برے منظر سے پناہ مانگتے تھے (مسلم) صحیح مسلم میں اس طرح "الحور بعد الکون" نون کے ساتھ ہے اور اسی طرح اسے ترمذی اور نسائی نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ "الکور" راء کے ساتھ بھی مروی ہے دونوں صورتوں میں اس کا مفہوم صحیح ہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ "نون" اور "راء" دونوں صورتوں میں اس کا معنی استقامت یا زیادتی سے کمی کی طرف لوٹنے کے ہیں۔ البتہ راء کی صورت میں یعنی کور "تکویر العمامة" سے ماخوذ ہے جس کے معنی پگڑی کو لپیٹنا اور جمع کرنا۔ "کون" یہ کان یکون کا مصدر ہے جس کے معنی وجود اور ثابت ہونے کے ہیں۔

(۹۷۴) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ

(۹۷۴) حضرت علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سواری کے لئے ایک جانور

رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقِيْلَ: يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: "إِنَّ رَبَّكَ سُبْحَانَهُ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ اِذَا قَالَ: اِغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ". رواه ابوداؤد و الترمذی وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَفِيْ بَعْضِ النُّسَخِ: حسن صحيح و هذا لفظ ابی داؤد.

لایا گیا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو فرمایا بسم اللہ پھر جب اس کی پیٹھ پر سیدھے بیٹھ گئے تو فرمایا: "الحمدللّٰہ الذی سخرلنا الخ" "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمارے لئے اس کو مسخر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار بنانے والے نہ تھے۔ بے شک ہم پروردگار کی طرف جانے والے ہیں۔" پھر تین مرتبہ الحمد للہ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہا اور پھر کہا "سبحانك انی ظلمت نفسی فاغفرلی الخ." "بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے۔ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں" پھر آپ مسکرائے تو پوچھا گیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کیوں مسکرائے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا جیسے کہ میں نے کیا۔ آپ ﷺ مسکرائے تو میں نے پوچھا یارسول اللہ آپ کیوں مسکرائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا رب اپنے بندے سے جب وہ یہ کہتا ہے "یا اللہ میرے گناہ معاف کردے۔" خوش ہوتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔ (ابوداؤد امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں حسن صحیح ہے اور روایت کے الفاظ ابوداود کے ہیں)

(۱۷۱) سفر کرنے والے جب بلندی پر چڑھیں تو اللہ اکبر کہیں اور جب وادی میں اتریں تو سبحان اللہ کہیں اور اونچی آواز سے اللہ اکبر وغیرہ کلمات کہنے کی ممانعت

(۹۷۵) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. رواه البخاری.

(۹۷۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ پڑھتے تھے۔

(۹۷۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوْشُهُ اِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوْا، وَاِذَا هَبَطُوْا سَبَّحُوْا. رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(۹۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے لشکر کا معمول یہ تھا کہ جب وہ بلند مقامات پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔" (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے)۔

(۹۷۷) وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِالْعُمْرَةِ كُلَّمَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

(۹۷۷) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو جب بھی کسی پہاڑی یا بلند جگہ پر چڑھتے تو تین بار اللہ اکبر ارشاد فرماتے پھر یہ پڑھتے لا اله الا الله

لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ". متفق عليه.

وفي رواية. لمسلم: اِذَاقَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ أوِالسَّرَايَا أوِالْحَجِّ أوِ الْعُمْرَةِ.

قوله: "أوْفٰى" أىْ: اِرْتَفَعَ، و قوله: فَدْفَدٍ هُوَبفتح الفاء ين بَيْنَهُمَا دَالٌ مُهْمَلَةٌ سَاكِنَةٌ وَآخِرَهُ دَالٌ أُخْرٰى وَهُوَ: الْغَلِيْظُ الْمُرْتَفِعُ مِنَ الْاَرْضِ.

وحده الخ کہ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے لئے بادشاہی اور تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹ کر آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کفار کے لشکروں کو اس نے اکیلے ہی شکست دی۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جب بڑے لشکروں یا چھوٹے لشکروں یا حج یا عمرے سے لوٹتے تو مذکورہ دعا پڑھتے۔

اوفی: بمعنی: بلند جگہ پر چڑھنا۔ "فد فد" دونوں فاء پر زبر کے ساتھ ان کے درمیان میں دال ساکن بمعنی زمین کا سخت بلند حصہ۔

(٩٧٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ أُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَأَوْصِنِيْ، قَالَ: "عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ" فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ". رواه الترمذى. وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(٩٧٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میں سفر میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ مجھے کچھ وصیت فرمائیے، آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے تقویٰ کو لازم پکڑو اور ہر چڑھائی پر اللہ اکبر کہو۔ جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا گیا تو آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کے لئے سفر کی دوری کو لپیٹ دے اور اس پر سفر کو آسان فرما دے (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(٩٧٩) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَكُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِباً. اِنَّهُ مَعَكُمْ، اِنَّهُ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ". متفق عليه.

"اِرْبَعُوْا" بفتح الباء الموحدة أى: اِرْفَقُوْا بِأَنْفُسِكُمْ.

(٩٧٩) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے پس ہم کسی وادی پر چڑھتے تو لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے ہماری آوازیں بلند ہو جاتیں اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر آسانی کرو۔ اس لئے کہ تم جس ذات کو پکار رہے ہو وہ بہرہ اور غائب اور دور نہیں ہے وہ تو تمہارے ساتھ ہے اور وہ یقیناً سننے والی اور بہت نزدیک ہے۔ (بخاری و مسلم)

اربعوا: باء پر زبر بمعنی اپنی جانوں کے ساتھ آسانی کرو۔

(١٧٢) سفر میں دعا کرنا مستحب ہے

(٩٨٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ

(٩٨٠) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں مقبول ہی ہیں اس کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے ① مظلوم کی دعا ② مسافر کی دعا ③ اور باپ کی دعا

الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ". رواه ابوداؤد، والترمذی وقال: حديث حسن وليس فی رواية أبی داؤد: "عَلٰى وَلَدِهٖ".

اپنی اولاد کے لئے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن درجہ کی ہے اور ابوداؤد کی روایت میں علی ولدہ کے الفاظ نہیں ہے)

(۱۷۳) لوگوں سے ڈر، خطرے کے وقت کون سی دعا پڑھی جائے

(۹۸۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ". رواه ابوداؤد والنسائی باسناد صحيح.

(۹۸۱) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو جب کسی قوم کا خوف ہوتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے: اللهم انا نجعلك الخ "اے اللہ! ہم تجھ کو ان کے سامنے کرتے ہیں اور تیرے ذریعے سے ان کی شرارتوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ (ابوداؤد اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے)

(۱۷۴) جب کسی منزل پر اترے تو کیا کہے؟

(۹۸۱) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ: لَمْ يَضُرَّهٗ شَیْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ". رواه مسلم.

(۹۸۲) حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی منزل پر اترے پھر یہ کہے "میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو اسے اپنی اس منزل سے جانے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

(۹۸۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ: "يَا اَرْضُ، رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّمَا فِيْكِ، وَشَرِّمَا خُلِقَ فِيْكِ، وَشَرِّمَا يَدِبُّ عَلَيْكِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ، وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَالِدٍ وَّمَاوَلَدَ". رواه ابوداؤد.

"اَلْاَسْوَدُ": اَلشَّخْصُ، قَالَ الْخَطَّابِیُّ: "وَسَاكِنُ الْبَلَدِ": هُمُ الْجِنُّ الَّذِيْنَ هُمْ سُكَّانُ الْاَرْضِ. قَالَ: وَالْبَلَدُمِنَ الْاَرْضِ مَاكَانَ مَاْوَى الْحَيَوَانِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ بِنَاءٌ وَّمَنَازِلُ. قَالَ: وَيَحْتَمِلُ اَنَّ الْمُرَادَ

(۹۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب سفر فرماتے اور رات ہو جاتی تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے: یا ارض ربی وربك الله الخ "اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں تیرے شر سے اور جو تیرے اندر چیزیں موجود ہیں ان کے شر سے اور جو چیزیں تیرے اندر پیدا کی گئی ہیں اور جو چیزیں تیرے اوپر چلتی ہیں ان سب کے شر سے اللہ جل شانہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں شیر سے اور بڑے سانپ اور عام سانپ اور بچھو سے اور اس سرزمین کے رہنے والے (جنات) اور والد (ابلیس) اور اولاد (شیطان) سے۔ (ابوداؤد)

"اسود" کالے سانپ کو کہتے ہیں، امام خطابی نے کہا "ساکن البلد" سے مراد وہ جن ہیں جو زمین میں رہتے ہیں۔ اور "بلد" زمین کا وہ حصہ ہے جس میں حیوانات کا ٹھکانا ہو چاہے اس میں کوئی عمارت اور

"بِالْوَالِدِ": إِبْلِيْسُ "وَمَاوَلَدَ": اَلشَّيَاطِيْنُ.

منزلیں نہ بھی ہوں امام خطابی نے کہا احتمال ہے کہ "والد" سے مراد ابلیس اور "وما ولد" سے مراد شیاطین (یعنی ابلیس اور اس کی اولاد) ہوں۔

(۱۷۵) مسافر کا اپنی ضرورت پوری کر کے جلدی گھر کی طرف واپس لوٹنے کے مستحب ہونے کا بیان

(۹۸٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهُ، وَشَرَابَهُ، وَنَوْمَهُ، فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهٖ، فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ" متفق عليه. "نهمته" مقصوده.

(۹۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو سفر کرنے والے کو کھانے، پینے اور سونے سے روک دیتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی اپنے سفر سے اپنا مقصود پورا کر لے تو اسے چاہئے کہ اپنے گھر لوٹنے میں جلدی کرے۔

(۱۷۶) سفر سے دن کے وقت آنا مستحب ہے اور بغیر ضرورت کے رات کو آنا مکروہ ہے

(۹۸۵) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا أَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقَنَّ اَهْلَهٗ لَيْلًا"

وَفِیْ رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهٰى اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا. متفق عليه.

(۹۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی گھر سے غیر حاضری لمبی ہو جائے تو اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہ آئے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آدمی کو رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آنے سے منع فرمایا ہے۔

(۹۸٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا، وَكَانَ يَأْتِيْهِمْ غُدْوَةً اَوْعَشِيَّةً. متفق عليه.

"اَلطُّرُوْقُ": اَلْمَجِيْءُ فِی اللَّيْلِ.

(۹۸۶) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ رات کو سفر سے واپسی پر اپنے گھر والوں کے پاس نہیں آتے تھے اور آپ ﷺ ان کے پاس صبح یا شام کے وقت تشریف لاتے۔ (بخاری و مسلم)

الطروق: بمعنی رات کے وقت آنا۔

(۱۷۷) سفر سے واپسی پر اور جب اپنے شہر کو دیکھے تو کیا دعا پڑھے؟

فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ فِیْ بَابِ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا.

اس باب سے متعلق ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث "بَابِ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا" میں گزر چکی ہے۔

(۹۸۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: "آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا

(۹۸۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (سفر سے) آپ ﷺ کے ساتھ واپس آئے یہاں تک کہ جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آئبون تائبون الخ سفر سے واپس

حَامِدُوْنَ" فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ. رواه مسلم.

آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ برابر یہ کلمات پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔

(۱۷۸) سفر سے واپس آنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ پہلے اپنے گھر کے قریب مسجد میں آئے اور اس میں دو رکعتیں پڑھے

(۹۸۸) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ. متفق عليه

(۹۸۸) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

(۱۷۹) عورت کے لئے اکیلے سفر کرنے کی حرمت کا بیان

(۹۸۹) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا. متفق عليه.

(۹۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لئے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں ہے کہ وہ محرم کے بغیر ایک دن اور رات کا سفر کرے۔

(۹۹۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ، وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ" فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ امْرَأَتِىْ خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَاِنِّىْ اكْتُتِبْتُ فِىْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: "اِنْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ". متفق عليه.

(۹۹۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے، مگر اس عورت کے ساتھ جو اس کی محرم رشتہ دار ہو اور کوئی عورت سفر نہ کرے، مگر محرم رشتہ دار کے ساتھ۔ ایک آدمی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول! میری بیوی حج کے لئے جارہی ہے، اور میرا نام تو فلاں فلاں جنگ کے لئے لکھا جا چکا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج کرو۔ (بخاری و مسلم)

كتاب الفضائل

(۱۸۰) قرآن مجید کے پڑھنے کے فضائل کا بیان

(۹۹۱) عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِقْرَؤُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ يَأْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهِ". رواه مسلم.

(۹۹۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا قرآن کی تلاوت کیا کرو اس لئے کہ قیامت کے دن یہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا۔ (مسلم)

(۹۹۲) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

(۹۹۲) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْقُرْآنِ وَأَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ. تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا". رواه مسلم.

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن قرآن کو اور ان لوگوں کو جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے، بلایا جائے گا سورت بقرہ اور سورت آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی، اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ (مسلم)

(۹۹۳) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ". رواه البخاري.

(۹۹۳) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور اسے سکھلائے۔

(۹۹٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ. وَ هُوَعَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ أَجْرَانِ". متفق عليه.

(۹۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور قرآن پڑھنے میں ماہر ہے تو وہ (قیامت کے دن) بزرگ، نیکوکار، فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں مشقت اٹھاتا ہے تو اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۹۹٥) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ: رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ: لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ: رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ: لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ". متفق عليه.

(۹۹۵) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس مؤمن کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے نارنگی کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی عمدہ ہے۔ اور اس مؤمن کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو تو نہیں لیکن ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے خوشبودار پھول کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن پھل کی ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے۔

(۹۹٦) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ". رواه مسلم.

(۹۹۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو بلند مرتبہ عطا کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ذلیل کرتا ہے۔ (مسلم)

(۹۹۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ آنَاءَ اللَّيْلِ

(۹۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ① ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن عطاء کیا پھر وہ دن و رات اس کی تلاوت کرتا ہے ② دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے مال عطاء کیا وہ اس کو دن و رات خرچ کرتا

وَآنَاءَ النَّهَارِ". متفق عليه. وَالآنَاءُ: اَلسَّاعَاتُ.

ہے۔

(۹۹۸) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ، وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ، وَ جَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: "تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ". متفق عليه.

"الشطن" بفتح الشين المعجمة والطاء المهملة: الحبل.

(۹۹۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اس کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ پس اس شخص کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا وہ بادل اس کے قریب ہوتا گیا اور گھوڑا اس کو دیکھ کر اچھلنے کودنے لگا۔ صبح ہونے پر وہ آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے اس واقعہ کو بیان کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ سکینہ تھی جو قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

اَلشَّطَنُ: شین اور طاء پر زبر بمعنی: رسی۔

(۹۹۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُوْلُ: أَلٓمٓ حَرْفٌ، وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ". رواه الترمذي، وقال: حديث حسن صحيح.

(۹۹۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کا ایک حرف پڑھا تو اس کی نیکی ہے اور ایک نیکی پر دس نیکیوں کا ثواب ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۰۰۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ". رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۰۰۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ شخص جس کے دل میں قرآن مجید کا کوئی حصہ بھی نہ ہو وہ ویران گھر کی مانند ہے۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۰۰۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا" رواه أبوداؤد، والترمذي و قال: حسن صحيح.

(۱۰۰۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ صاحب قرآن سے (قیامت کے دن) کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات پر چڑھتا جا اور اس طرح آہستہ آہستہ پڑھ جیسے کہ تو دنیا میں پڑھتا تھا پس تیرا مقام وہ ہوگا جہاں تیری آخری آیت ختم ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۸۱) قرآن مجید کی دیکھ بھال کا حکم اور اس کو بھلا دینے سے ڈرانے کا بیان

(۱۰۰۲) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَعَاهَدُوْا هٰذَا

(۱۰۰۲) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس قرآن کی حفاظت کرو، قسم ہے اس ذات

الْقُرْآنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًامِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا". متفق عليه.

پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، یہ قرآن بہت تیزی سے نکل جاتا ہے، اس سے زیادہ کہ اونٹ رسی کھولنے کے بعد بھاگ جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

(۱۰۰۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا، ذَهَبَتْ". متفق عليه.

(۱۰۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے، اگر وہ اس اونٹ کا خیال رکھتا ہے تو وہ بندھا رہتا ہے اور اگر رسی کھول دی تو چلا جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۲) قرآن کریم کو خوش آوازی کے ساتھ پڑھنے کا استحباب اور اچھی آواز والے سے قرآن کریم پڑھنے کا تقاضا کرنے اور اسے توجہ سے سننے کا بیان

(۱۰۰٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَاأَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُبِهٖ". متفق عليه.

معنى: "أَذِنَ اللّٰهُ" أَیْ اِسْتَمَعَ، وَهُوَإِشَارَةٌ إِلَى الرِّضٰى وَالْقُبُوْلِ.

(۱۰۰۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جل شانہ کسی چیز کی طرف اتنا کان نہیں لگاتے جتنا اچھی آواز سے پڑھنے والے نبی کا قرآن سننے کیلئے توجہ کرتے ہیں، جو بلند آواز اور اچھی آواز کے ساتھ قرآن کریم پڑھتا ہے۔

"اذن" یعنی کان لگاتا ہے مطلب یہ ہے کہ سنتا ہے اور یہ اشارہ ہے کہ ایسے پڑھنے والے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس کے عمل کو قبول فرماتے ہیں۔

(۱۰۰٥) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ: "لَقَدْ أُوْتِيْتَ مِزْمَاراً مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ: "لَوْ رَأَيْتَنِیْ وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ".

(۱۰۰۵) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے سروں میں سے ایک سر دیا گیا ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: گذشتہ رات تمہاری تلاوت کو سن رہا تھا اگر تو مجھے دیکھ لیتا (کہ آپ ﷺ سن رہے ہیں تو تو خوش ہو جاتا)۔

(۱۰۰٦) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَفِی الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتاً مِنْهُ. متفق عليه.

(۱۰۰۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز عشاء میں سورت "والتین والزیتون" پڑھتے ہوئے سنا، پس میں نے آپ ﷺ سے زیادہ اچھی آواز والا کوئی نہیں سنا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۰۰۷) وَعَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ بَشِيْرِبْنِ عَبْدِالْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰهُ

(۱۰۰۷) حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ مِنَّا". رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

وَمَعْنَى "يَتَغَنَّى" يُحَسِّنُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ.

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ابوداؤد نے اس کو عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے یتغنی (غنا کے ساتھ پڑھے) اس کا معنی یہ ہے کہ خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھے۔

(۱۰۰۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ" فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: "إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ مِنْ غَيْرِيْ" فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى جِئْتُ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ "فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا" قَالَ: "حَسْبُكَ الْآنَ" فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. متفق عليه.

(۱۰۰۸) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن سناؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے سامنے قرآن پڑھوں، حالانکہ قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے علاوہ کسی اور سے سننا پسند کرتا ہوں۔ پس میں نے آپ ﷺ کے سامنے سورت نساء کی تلاوت کی یہاں تک کہ میں جب اس آیت پر پہنچا "فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ الخ" پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان پر اے پیغمبر تم کو گواہ لائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس کرو۔ جب میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۳) مخصوص سورتیں اور مخصوص آیات کے پڑھنے کی ترغیب کا بیان

(۱۰۰۹) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ فَأَخَذَ بِيَدِيْ، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ: لَأُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ". رواه البخاري.

(۱۰۰۹) حضرت ابوسعید رافع بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کریم کی عظیم ترین سورت نہ سکھلا دوں؟ پس آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے۔ تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ نے تو فرمایا تھا کہ میں تم کو قرآن کی عظیم ترین سورت سکھلاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (الحمدالله رب العالمين الخ) یہ سبع مثانی (یعنی بار بار پڑھی جانے والی سورت) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ (بخاری)

(۱۰۱۰) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" وفي رواية: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهٖ: "أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ بِثُلُثِ

(۱۰۱۰) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے "قل ہو اللہ احد" کے بارے میں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بے شک یہ (سورت اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے عاجز ہے کہ

الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ" فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، وَقَالُوْا: أَيُّنَا يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: "قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، ثُلُثُ الْقُرْآنِ". رواه البخاری

رات کو ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ یہ بات صحابہ کو دشوار گزری انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: قل هو الله احد الخ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری)

(١٠١١) وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلاً سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ، إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" رواه البخاری.

(١٠١١) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی دوسرے شخص کو "قل ھواللہ احد" بار بار دھراتے ہوئے سنا، پس جب صبح ہوئی، تو وہ آپ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ سے اس شخص کا ذکر کیا وہ اس عمل کو معمولی سمجھ رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یقیناً یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری)

(١٠١٢) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ: "إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ". رواه مسلم.

(١٠١٢) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے "قل هوالله احد" کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم)

(١٠١٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّىْ أُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، قَالَ: "إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ". رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. رواه البخاری فی صحيحه تعليقاً.

(١٠١٣) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! میں اس سورت "قل هوالله احد" کو پسند کرتا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی محبت تم کو جنت میں داخل کردے گی۔ ترمذی۔ اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے، امام بخاری نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں تعلیقاً نقل کیا ہے۔

(١٠١٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" رواه مسلم.

(١٠١٤) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تجھے نہیں معلوم کہ کچھ آیات آج کی رات مجھ پر ایسی نازل ہوئی ہیں جن کی مثال کبھی نہیں دیکھی گئی؟ وہ "قل اعوذ برب الفلق الخ" اور "قل اعوذ برب الناس الخ" ہیں۔

(١٠١٥) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ، وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ، حَتّٰى نُزِلَتِ الْمُعَوَّذَتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتَا، أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَاسِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(١٠١٥) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں۔ جب یہ نازل ہوئیں تو آپ نے ان دونوں کے ذریعے سے پناہ مانگنے کو اختیار فرمالیا اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں کو چھوڑ دیا (ترمذی اور صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(١٠١٦) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنَ الْقُرْآنِ سُوْرَةٌ،

(١٠١٦) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں ایک تیس آیتوں والی سورت ایسی ہے جس

ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَلَهُ، وَهِيَ: تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ". رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَوَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ: "تَشْفَعُ".

نے ایک آدمی کی اللہ کے ہاں سفارش کی۔ یہاں تک کہ اس کی بخشش کردی گئی۔ وہ سورت تبارک الذی ہے۔ ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے، اورامام ابوداؤد کی ایک روایت میں ماضی کے صیغہ کے بجائے "تشفع" صیغہ مضارع کے ساتھ ہے (یعنی سفارش کرے گی)

(۱۰۱۷) وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قِيْلَ: كَفَتَاهُ الْمَكْرُوْهَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَقِيْلَ: كَفَتَاهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ.

(۱۰۱۷) حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: جس نے رات کوسورت بقرہ کی آخری دوآیتیں پڑھیں وہ اس کوکافی ہوجائیں گی۔ (بخاری ومسلم)

بعض نے کہا کافی ہوجائیں گی کا مطلب یہ ہے کہ اس رات کو ناپسندیدہ چیزوں سے اسے کافی ہوجائیں گی۔ بعض نے کہا کہ قیام اللیل سے کافی ہوجائیں گی۔

(۱۰۱۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُفِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ". رواه مسلم.

(۱۰۱۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: تم اپنے گھروں کوقبرستان مت بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورت بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

(۱۰۱۹) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِيْ أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ، فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ: "لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ". رواه مسلم.

(۱۰۱۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اے ابوالمنذر! کیاتم جانتے ہوکہ کتاب اللہ کی کون سی سب سے بڑی آیت ہے؟ میں نے عرض کیا "اللہ لا الہ الاھوالحی القیوم" پس آپ ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارااور فرمایا: اے ابومنذر! تجھ کوتیراعلم مبارک ہو۔

(۱۰۲۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِيْ آتٍ، فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّيْ مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ، وَبِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَاأَبَاهُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! شَكَاحَاجَةً وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، فَقَالَ: "أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ

(۱۰۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے زکوۃ رمضان (یعنی صدقہ فطر) کی حفاظت میرے ذمہ کی، پس ایک آنے والامیرے پاس آیااورکھانے کے غلہ کولپ بھرنے لگا، میں نے اس کو پکڑلیا اور میں نے کہا کہ تجھے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرونگا۔ اس نے کہا کہ میں ضرورت مندہوں اورعیال دار ہوں مجھے سخت ضرورت ہے، میں نے اس کو چھوڑ دیا، پس میں نے صبح کی اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! گذشتہ رات کوتیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیایارسول اللہ! اس نے ضرورت مندی اورعیال دارہونے کی شکایت کی تو مجھے اس پر

وَسَيَعُوْدُ" فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَصَدْتُّهُ، فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعْنِيْ فَإِنِّيْ مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُوْدُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَاهُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً وَ عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، فَقَالَ: "إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ" فَرَصَدْتُّهُ الثَّالِثَةَ، فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ، ثُمَّ تَعُوْدُ، فَقَالَ: دَعْنِيْ فَإِنِّيْ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا، قُلْتُ: مَاهُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ. قَالَ: "مَاهِيَ؟" قُلْتُ: قَالَ لِيْ: إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ: "اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" وَقَالَ لِيْ: لَا يَزَالُ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَنْ يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثٍ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: "ذَاكَ شَيْطَانٌ". رواه البخاری.

رحم آ گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھ سے جھوٹ بولا اور وہ دوبارہ آئے گا۔ تو مجھے آپ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا، چنانچہ میں انتظار میں رہا پس وہ آیا اور غلے میں سے لپ بھرنے لگا۔ تو میں نے کہا میں تجھے آپ ﷺ کے پاس ضرور لے کر جاؤنگا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں ضرورت مند ہوں اور عیال دار ہوں اور میں آئندہ نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ پس میں جب صبح آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! تیرے گذشتہ رات کے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے حاجت مندی اور عیال دار ہونے کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری مرتبہ اس کے انتظار میں رہا، چنانچہ وہ آیا اور غلے میں سے لپ بھرنے لگا، میں نے پکڑ لیا اور کہا اب تو میں تجھے ضرور آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرونگا، تیرا یہ آنا تیسری بار ہوا ہے تو ہر بار یہی کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا اور پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں تجھے چند کلمات سکھا دیتا ہوں ان کے ذریعے سے اللہ تجھے فائدہ پہنچائے گا۔ میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر کی طرف جاؤ تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، اس وجہ سے صبح تک تجھ پر اللہ جل شانہ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہو جائے گا، اور شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا، اس پر میں نے اس کو پھر چھوڑ دیا۔ پس جب میں نے پھر صبح کی تو مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرے رات کے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے کہا کہ وہ مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جن کے ذریعے سے اللہ جل شانہ مجھے فائدہ پہنچائے گا، تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ وہ کلمات کون سے ہیں؟ میں نے عرض کیا اس نے مجھ سے کہا کہ جب تم سونے کے لئے اپنے بستر کے پاس ٹھکانا پکڑو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، اول سے آخر آیت تک۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہو جائے گا اور صبح تک

شیطان ہرگز تیرے پاس نہیں آ سکے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا حالانکہ وہ خود بڑا جھوٹا ہے۔ اے ابو ہریرہ! تم جانتے ہو کہ تین راتوں سے تم کس سے مخاطب ہو رہے تھے؟ میں نے عرض کیا نہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

(۱۰۲۱) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ. وفي رواية: "مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ". رواهما مسلم.

(۱۰۲۱) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورت الکہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا، دجال (کے فتنے سے) محفوظ رہے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سورت کہف کی آخری دس آیتیں یاد کرے گا۔

(۱۰۲۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضاً مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، وَلَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا، لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيْمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهَا إِلَّا أُعْطِيْتَهُ". رواه مسلم.

"اَلنَّقِيْضُ" اَلصَّوْتُ.

(۱۰۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے کہ انہوں نے اپنے اوپر سے ایک آواز سنی، تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنے سر کو اٹھایا اور فرمایا یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو کھولا گیا ہے، آج سے پہلے یہ دروازہ کبھی نہیں کھولا گیا تھا اور اس سے ایک فرشتہ اترا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترا ہے، پس اس فرشتے نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا اور کہا آپ ﷺ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ ﷺ کو عطا کئے گئے، آپ سے پہلے یہ کسی نبی کو بھی نہیں دیئے گئے، ایک سورت فاتحہ اور دوسرا سورت بقرۃ کی آخری آیات۔ آپ ﷺ ان میں سے کوئی حرف بھی تلاوت کریں گے تو وہ چیز آپ کو عطاء کر دی جائے گی۔ "النقیض" بمعنی آواز۔

(۱۸۴) جمع ہو کر قرآن مجید پڑھنے کے مستحب ہونے کا بیان

(۱۰۲۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ". رواه مسلم.

(۱۰۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ جل شانہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اس کو درس دیتے ہیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ جل شانہ اپنے پاس فرشتوں میں ان کا ذکر فرماتے ہیں۔

(۱۸۵) وضوء کی فضیلت کا بیان

(۲۸۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ. وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْجَاءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّباً فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ.﴾ (سورة المائده: ٦)

(۲۸۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو کر اور اپنے سروں کا مسح کر لو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم جنبی ہو تو اچھی طرح پاکی حاصل کر لو، اور اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو یا تم نے بیویوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر و یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو اس زمین سے۔ اللہ تعالیٰ تم پر تنگی کا ارادہ نہیں کرتا ہے بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں بھی پاک کرے اور اپنی نصیحت کو تم پر پوری کرے تا کہ تم شکر کرو۔''

(١٠٢٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِالْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهٗ، فَلْيَفْعَلْ". متفق عليه.

(۱۰۲۴) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے لوگوں کو قیامت والے دن اس حال میں پکارا جائے گا کہ ان کے اعضاءِ وضوء کے نشانات سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے، لہٰذا جو روشنی بڑھانے کی طاقت رکھے تو ضرور ایسا کرے۔

(١٠٢٥) وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ". رواه مسلم.

(۱۰۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مؤمن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضوء کا پانی پہنچے گا۔ (مسلم)

(١٠٢٦) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ وَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ". رواه مسلم.

(۱۰۲۶) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وضوء کیا اور اچھے طریقے سے وضوء کیا تو اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔

(١٠٢٧) وَعَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ: "مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا، غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَكَانَتْ صَلَاتُهٗ وَمَشْيُهٗ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً". رواه مسلم.

(۱۰۲۷) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے میرے اس وضوء کی طرح وضوء فرمایا، پھر فرمایا: جو شخص اس طرح وضوء کرے تو اس کے پہلے کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کی نماز اور اس کے مسجد کی طرف چل کر جانے کا ثواب زائد ہوتا ہے۔ (مسلم)

(۱۰۲۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِالْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْمَعَ آخِرِقَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَارِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّامِنَ الذُّنُوْبِ". رواه مسلم.

(۱۰۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان یا مؤمن بندہ وضوء کرتا ہے اور وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے چہرے کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں جس کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے وہ گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا، اور جب اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے پیر چل کر گئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔ (مسلم)

(۱۰۲۹) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَقْبَرَةَ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُ أَنَّا قَدْرَأَيْنَا اِخْوَانَنَا" قَالُوْا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ، وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ" قَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُمِنْ أُمَّتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: "أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "فَاِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ". رواه مسلم.

(۱۰۲۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے اور فرمایا: تم پر سلام ہو اے ایمان دار گھر والو! اور ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں ملنے والے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے ساتھی ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے، صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ کی امت کے وہ لوگ جو ابھی تک نہیں آئے آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: یہ بتلاؤ کہ اگر ایک آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں، خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں کے درمیان ہوں۔ کیا وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچانے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس میری امت اس حال میں (میدان محشر میں) آئے گی کہ وضوء کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان سے پہلے پہنچا ہوا ہوں گا۔

(۱۰۳۰) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَايَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ"؟ قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَ كَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ

(۱۰۳۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے ارشاد فرمایا: مشقت اور ناگواری کے وقت وضوء اچھی طرح کرنا، مسجد کی طرف زیادہ قدموں کو اٹھانا

الرِّبَاطُ". رواه مسلم.

اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، پس یہی رباط ہے، پس یہی رباط ہے (یعنی اپنے آپ کو اطاعت کے لئے وقف کر دینا)۔ (مسلم)

(۱۰۳۱) وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلطُّهُوْرُ شَطْرُالْاِيْمَانِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهٖ فِيْ بَابِ الصَّبْرِ.

(۱۰۳۱) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔ (مسلم)

یہ حدیث مکمل طور پر "باب الصبر" میں گزر چکی ہے۔

وفي الباب حديث عمروبن عبسه رضی اللّٰه عنه السابق في آخرباب الرجاء، وهو حديث عظيم؛ مشتمل على جمل من الخيرات

''اور اس باب میں عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی پہلے باب الرجاء کے آخر میں گزر چکی ہے اور یہ حدیث بڑی اہم ہے جو نیکی کے سب سے کاموں پر مشتمل ہے۔''

(۱۰۳۲) وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَامِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ. أَوْفَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ. ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُأَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ". (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وزاد الترمذی "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ"

(۱۰۳۲) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص وضوء کرے اور کامل وضوء کرے پھر کہے: "أشهد أن لا اله الا اللّٰه" ''یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں'' تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے مکمل کھول دیئے جاتے ہیں، وہ جس سے چاہے اندر داخل جائے گا۔

(۱۸۶) اذان کی فضیلت کا بیان

(۱۰۳۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْاعَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَ الصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا". متفق عليه.

اَلْاِسْتِهَامُ" اَلْاِقْتِرَاعُ، "وَالتَّهْجِيْرُ": اَلتَّبْكِيْرُ اِلَى الصَّلَاةِ.

(۱۰۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان کہنے اور پہلی صف میں نماز پڑھنے کا کتنا ثواب ہے پھر وہ اس کو قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کر سکیں گے تو وہ اس پر قرعہ اندازی کر کے حاصل کریں۔ اور اگر وہ جان لیں کہ اول وقت آنے میں کیا فضیلت ہے تو وہ ضرور اس کی طرف دوڑ دوڑ کر آئیں۔ اور اگر وہ جان لیں کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا ثواب ہے تو وہ ضرور اس میں شریک ہوں، اگر چہ ان کو اس کے لئے سرین کے بل گھسٹ کر ہی کیوں نہ آنا پڑے۔ (بخاری و مسلم) اَلْاِسْتِهَامُ: بمعنی قرعہ اندازی کرنا۔ اَلتَّهْجِيْرُ: نماز کی طرف جلدی اور پہلے وقت پر آنا۔

(۱۰۳۴) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ

(۱۰۳۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ". رواه مسلم.

(١٠٣٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ أَنَّ أَبَاسَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ: "إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَاكُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ، فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ، وَلَاإِنْسٌ، وَلَاشَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه البخاري.

(١٠٣٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ، حَتّٰى يَخْطِرَبَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُوْلُ: أُذْكُرْكَذَا وَاذْكُرْكَذَا. لِمَالَمْ يَذْكُرْمِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى" متفق عليه.

"اَلتَّثْوِيْبُ" الإقامة.

(١٠٣٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْراً، ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَإِنَّهَامَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَاتَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍمِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْأَنْ أَكُوْنَ أَنَاهُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ". رواه مسلم.

(١٠٣٨) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اذان دینے والے، قیامت کے دن تمام لوگوں سے ان کی گردن لمبی ہوں گی۔

(۱۰۳۵) حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ پس جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو (راوی کو شک ہے) اور تم نماز کے لئے اذان کہو تو اذان کو اونچی آواز کے ساتھ کہا کرو اس لئے کہ موذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اور اس آواز کو جن، انسان اور کوئی اور چیز بھی سنتی ہے تو قیامت کے دن وہ اس کے لئے گواہی دے گی۔ حضرت ابوسعید الخدری نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ (بخاری)

(۱۰۳۶) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر دوڑتا ہے اور وہ ہوا خارج کرتا جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز کو نہ سنے۔ پس جب اذان پوری ہوجاتی ہے تو وہ (واپس) آجاتا ہے یہاں تک کہ تکبیر کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے۔ پھر جب تکبیر پوری ہوچکتی ہے تو پھر وہ آجاتا ہے حتیٰ کہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز کو یاد کر یعنی وہ چیزیں جو اس سے پہلے اسے یاد نہ تھیں، یہاں تک کہ آدمی کا یہ حال ہوجاتا ہے کہ اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے۔ (بخاری ومسلم) تثویب: بمعنی اقامت اور تکبیر کہنا۔

(۱۰۳۷) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح موذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھو اس لئے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، پھر تم اللہ سے میرے لئے وسیلے کا سوال کرو، بے شک یہ جنت میں ایک بلند درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، پس جو شخص میرے لئے وسیلے کا سوال کرے گا اس کے لئے شفاعت حلال ہوجائے گی۔ (مسلم)

(۱۰۳۸) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ، فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ". متفق عليه.

ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح موذن کہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۰۳۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدَ اِلْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْداً الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". رواه البخاري.

(۱۰۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ دعاء پڑھے: **اللهم رب هذه الدعوة التامة الخ** "اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطاء فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے" تو قیامت کے دن میری شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی۔

(۱۰۴۰) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَبِالْإِسْلَامِ دِيْناً، غُفِرَلَهُ ذَنْبُهُ". رواه مسلم.

(۱۰۴۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اذان سن کر کہا: **اشهد ان لا اله الا الله الخ** "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے پر محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں" تو اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

(۱۰۴۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(۱۰۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور تکبیر کے درمیان کی گئی دعا رد نہیں کی جاتی۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۸۷) نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے

(۲۸۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (سورة عنكبوت: ٤٥)

(۲۸۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"

(۱۰۴۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "أَرَأَيْتُمْ لَوْأَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِ كُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟ قَالُوْا: لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ: "فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا". متفق عليه.

(۱۰۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر ہو جس سے وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بس یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

(۱۰۴۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْغَمْرُ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ: اَلْكَثِيْرُ.

(۱۰۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچوں نمازوں کی مثال اس گہری نہر کی سی ہے جو تم میں کسی کے دروازے پر ہو جس سے وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔

اَلْغَمْرُ: غین پر زبر، اس کے معنی ہوتے ہیں زیادہ۔

(۱۰۴۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ" فَقَالَ الرَّجُلُ: أَلِيْ هٰذَا؟ قَالَ: "لِجَمِيْعِ أُمَّتِيْ كُلِّهِمْ". متفق عليه.

(۱۰۴۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا، پس وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو بتایا تو اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمادی "اور نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور رات کی کچھ گھڑیوں میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں" پس اس آدمی نے کہا کیا یہ آیت میرے لئے ہی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میری تمام امت کے لئے ہے (بخاری و مسلم)

(۱۰۴۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ، مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ". رواه مسلم.

(۱۰۴۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچوں نمازیں اور جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک، کفارہ ہے جو اس کے درمیان گناہ ہوں گے، جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

(۱۰۴۶) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا، وَخُشُوْعَهَا، وَرُكُوْعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَالَمْ تُؤْتَ كَبِيْرَةٌ، وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ". رواه مسلم.

(۱۰۴۶) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان مرد ایسا ہے کہ فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لئے اچھی طرح وضوء کرے، پھر اچھے طریقے سے خشوع و خضوع کے ساتھ رکوع (مراد نماز) پڑھے، تو وہ نماز اس کے ماقبل کے گناہوں کیلئے کفارہ بن جائے گی، جب تک وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ اس کے ساتھ اسی طرح ہمیشہ رہتا ہے۔

(۱۸۸) صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت کا بیان

(۱۰۴۷) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ". متفق عليه.

اَلْبَرْدَانِ: اَلصُّبْحُ وَالْعَصْرُ.

(۱۰۴۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے وہ جنت میں جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

البردان: صبح اور عصر کی نماز۔

(۱۰۴۸) وَعَنْ أَبِيْ زُهَيْرٍ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۱۰۴۸) حضرت ابوزہیر عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا" يَعْنِيْ اَلْفَجْرَ، وَالْعَصْرَ. رواه مسلم.

میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ جو کوئی سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے بعد غروب ہونے سے پہلے یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھتا ہے تو وہ ہرگز جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ (مسلم)

(۱۰۴۹) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَانْظُرْ يَا ابْنَ آدَمَ، لَا يَطْلُبَنَّكَ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ". رواه مسلم.

(۱۰۴۹) حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے امان میں ہوتا ہے، پس اے انسان! تو غور سے سوچ بچار کرلے تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اپنی امان کی بابت کسی قسم کا مطالبہ نہ کرے۔ (مسلم)

(۱۰۵۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ". متفق عليه.

(۱۰۵۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے اندر رات کو اور دن کو فرشتے باری باری آتے جاتے ہیں اور صبح اور عصر کی نماز میں وہ جمع ہوجاتے ہیں، پھر وہ فرشتے جو تمہارے اندر رات گزارتے ہیں اوپر چڑھ جاتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں، حالانکہ وہ خوب جاننے والے ہیں، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں ہم انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر آئے ہیں اور ہم جب ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز میں مصروف تھے۔

(۱۰۵۱) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ.

(۱۰۵۱) حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، چاند کی چودھویں رات تھی کہ آپ نے چاند کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: بے شک تم اپنے رب کو (قیامت کے دن) ایسے ہی دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تم اس کے دیکھنے میں کوئی مشقت محسوس نہیں کرتے ہو۔ پس اگر تم اس بات کی طاقت رکھو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز میں مغلوب نہ ہو یعنی (تم سے چھوٹنے نہ پائیں) تو تم ایسا ضرور کرو۔ (بخاری و مسلم) ایک اور روایت میں ہے پس آپ ﷺ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا۔

(۱۰۵۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ". رواه البخاري.

(۱۰۵۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی پس تحقیق اس کے اعمال برباد ہوگئے۔

(۱۸۹) مساجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت کا بیان

(١٠٥٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَا غَدَا أَوْرَاحَ" متفق عليه.

(۱۰۵۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتے ہیں جب بھی وہ صبح یا شام کو جائے۔

(١٠٥٤) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ، ثُمَّ مَضٰى إِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ، لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ، كَانَتْ خُطُوَاتُهٗ، إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً، وَ الْأُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً". رواه مسلم.

(۱۰۵۴) حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضوء کیا پھر وہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں گیا تاکہ وہ اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کو ادا کرے تو اس کے ہر قدم رکھنے سے ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور دوسرے قدم سے ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔

(١٠٥٥) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَتْ لَا تُخْطِئُهٗ صَلَاةٌ فَقِيْلَ لَهٗ: لَوِاشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ؟ قَالَ: مَايَسُرُّنِيْ أَنَّ مَنْزِلِيْ إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ يُكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرُجُوْعِيْ إِذَارَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ". رواه مسلم.

(۱۰۵۵) حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی تھے، میرے علم میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو ان سے زیادہ دور سے مسجد میں آتا ہو (اس کے باوجود) کوئی نماز اس سے نہ چھٹتی تھی، اس سے کہا گیا اگر تم کوئی گدھا خرید لو تاکہ اندھیرے اور سخت گرمی میں اس پر سوار ہو کر آ جایا کرو، اس نے کہا مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے برابر میں ہو، میں تو چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا اور جب میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس آؤں تو میرا (گھر کی طرف) لوٹنا (ثواب) لکھا جائے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے تمام ثواب کو جمع فرمادیا ہے۔

(١٠٥٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُوْسَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: "بَلَغَنِيْ أَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِكَ، فَقَالَ: "بَنِيْ سَلِمَةَ! دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ" فَقَالُوْا: مَايَسُرُّنَا أَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ.

(۱۰۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد (نبوی) کے ارد گرد کچھ جگہیں خالی ہوئیں تو بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا، پس جب بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! بے شک ہم نے یہ ارادہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو سلمہ! تم اپنے ہی گھروں میں رہو تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ ہم مسجد کے قریب منتقل ہوں۔ (مسلم) اور بخاری نے بھی

اس کے ہم معنی روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی ہے۔

(۱۰۵۷) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْراً فِی الصَّلَاةِ أَبْعَدُ هُمْ إِلَیْهَا مَمْشًی، فَأَبْعَدُهُمْ. وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰی یُصَلِّیَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْراً مِنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ". متفق علیه.

(۱۰۵۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ ثواب پانے والا شخص وہ ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے کہ وہ امام کے ساتھ نماز کو ادا کرے تو اس کا اجر و ثواب اس شخص سے کہیں زیادہ ہے جو اکیلا نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔

(۱۰۵۸) وَعَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَشِّرُوا الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ إِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ". رواه ابوداؤد والترمذی.

(۱۰۵۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن پورے کے پورے نور کی خوش خبری سنادو۔

(۱۰۵۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا أَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ: "إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ، وَکَثْرَةُ الْخُطَا إِلَی الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ". رواه مسلم.

(۱۰۵۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو مٹا دیں اور درجے کو بلند کر دیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ (ضرور بتائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مشقتوں کے باوجود پورا وضوء کرنا، مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور (ایک) نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا، پس یہی رباط (سرحد کی حفاظت) ہے، پس یہی رباط ہے۔ (مسلم)

(۱۰۶۰) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِیْمَانِ، قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: "إِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ" اَلْآیَة. رواه الترمذی وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

(۱۰۶۰) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد کی طرف کثرت سے آتا جاتا دیکھو تو اس کے ایمان دار ہونے کی گواہی دے دو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ (ترمذی)

اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

(۱۹۰) نماز کے انتظار کرنے کی فضیلت کا بیان

(۱۰۶۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا یَزَالُ أَحَدُکُمْ فِیْ

(۱۰۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ہمیشہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے

صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ". متفق عليه.

رکھے، اس کو اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنے میں نماز کے سوا کوئی چیز روکنے والی نہ ہو۔ (بخاری ومسلم)

(١٠٦٢) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلَّى فِيْهِ، مَالَمْ يُحْدِثْ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ". رواه البخاری.

(۱۰۶۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ فرشتے اس آدمی کے بارے میں دعا کرتے رہتے ہیں جو اس جگہ پر بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے، جب تک وہ بے وضوء نہ ہو، فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ اس کو بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔ (بخاری)

(١٠٦٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَلَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَقَالَ: "صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْافِيْ صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا". رواه البخاری.

(۱۰۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز آدھی رات تک مؤخر کردی پھر نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: لوگ تو نماز پڑھ کر سو گئے اور تم جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو برابر نماز کی ہی حالت میں ہو۔

(۱۹۱) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

(١٠٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً". متفق عليه.

(۱۰۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ۲۷ درجے زیادہ ہوتی ہے۔

(١٠٦٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهِ فِيْ بَيْتِهِ وَ فِيْ سُوْقِهِ خَمْساً وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفاً، وَذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، مَالَمْ يُحْدِثْ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، وَ لَا يَزَالُ فِيْ صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ". متفق عليه. وهذا لفظ البخاری.

(۱۰۶۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا، اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے ۲۵ گنا زیادہ اجر والا ہے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ جب آدمی اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کی طرف جائے اور مسجد کی طرف جانے سے اس کا مقصد سوائے نماز کے کوئی اور نہ ہو، تو یہ جو قدم بھی اٹھائے گا اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ پھر جب نماز پڑھ لے تو جب تک باوضوء اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے فرشتے کہتے ہیں "اے اللہ! اس پر رحم فرما اے اللہ! اس پر مہربان ہوجا" اور جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا ہے وہ برابر نماز میں ہی رہتا ہے۔ (بخاری ومسلم، یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

(١٠٦٦) وَعَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمٰى، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ

(۱۰۶۶) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک نابینا آدمی آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھ کو مسجد تک لانے

يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهِ، فَرَخَّصَ لَهُ، فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: "هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟" قَالَ نَعَمْ، قَالَ: "فَأَجِبْ". رواه مسلم.

والا کوئی شخص نہیں، انہوں نے اللہ کے رسول سے اس لئے یہ سوال کیا کہ آپ ﷺ ان کو گھر پر نماز ادا کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں، آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔ جب انہوں نے جانا چاہا تو آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور ان سے پوچھا کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو؟ تو انہوں نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اذان کی آواز کا جواب دو۔ (یعنی مسجد میں نماز ادا کرو)

(۱۰۶۷) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَقِيْلَ: عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَحَيَّهَلًا". رواه ابوداؤد بإسناد حسن.

ومعنى "حَيَّهَلًا": تَعَالَ.

(۱۰۶۷) حضرت عبداللہ یا بعض کے نزدیک عمرو بن قیس جو مشہور ہیں ابن ام مکتوم موذن کے نام سے ان سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مدینے میں کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) اور درندے ہیں (میں نابینا ہوں اس لئے مجھ کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطاء فرمادیں) آپ ﷺ نے پوچھا کہ حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کی آواز سنتے ہو؟ تو مسجد میں آؤ۔ (ابوداؤد نے اس کو حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

"حیھلا" اس کے معنی ہوتے ہیں: آؤ۔

(۱۰۶۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ". متفق عليه.

(۱۰۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر نماز کا حکم دوں کہ اس کے لئے اذان دی جائے پھر میں کسی ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں خود ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو مسجد میں نہیں آتے) ان کے گھروں کو جلادوں۔ (بخاری ومسلم)

(۱۰۶۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ، حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ

(۱۰۶۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ کل کو وہ اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ مسلمان ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جب ان کے لئے اذان دی جائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر ﷺ کیلئے ہدایت کے طریقے مقرر فرمائے ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اور اگر تم نمازیں اپنے گھر میں پڑھتے ہو تو تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے پیغمبر ﷺ کی سنت چھوڑ دی تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور میں نے تو اپنے لوگوں کا یہ حال دیکھا ہے کہ

الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ، يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى اَلصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ.

نماز سے وہی منافق پیچھے رہتا جو کھلم کھلا منافق ہوتا، اگر آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے سے لایا جانا پڑتا تو وہ بھی صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔ (مسلم)

اور اسی مسلم شریف کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے ہدایت کے طریقے سکھلائے اور ہدایت کے طریقوں میں سے اس مسجد میں نماز پڑھنا بھی ہے جس میں اذان دی جاتی ہے۔

(١٠٧٠) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلَاةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ". رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

(۱۰۷۰) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ جس بستی یا جنگل میں تین آدمی ہوں جن میں نماز کا اہتمام نہ ہوتا ہو تو ان پر شیطان غالب آ جاتا ہے پس جماعت کی نماز کو لازم پکڑو۔ یقیناً بھیڑیا اس بکری کو کھا جاتا ہے جو ریوڑ سے دور رہتی ہے۔ (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے)

(۱۹۲) صبح اور عشاء کی جماعت میں حاضری کی ترغیب کا بیان

(١٠٧١) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ. رواه مسلم.

(۱۰۷۱) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روابت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے جماعت سے عشاء کی نماز پڑھی تو اس نے گویا آدھی رات قیام کیا (یعنی عبادت کی) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو اس نے گویا ساری رات نماز پڑھی۔ (مسلم)

وفي رواية الترمذي: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ" قال الترمذي: حديث حسن صحيح.

اور ترمذی کی روایت میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو عشاء کی نماز میں حاضر ہوا اس کے لئے آدھی رات کے قیام کا ثواب ہے اور جو عشاء کے ساتھ فجر کی نماز میں بھی حاضر ہوا تو اس کے لئے پوری رات کے قیام کے برابر ثواب ہے۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(١٠٧٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا. متفق عليه "وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهٖ".

(۱۰۷۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ عشاء اور صبح کی نماز کی فضیلت جان لیں تو انہیں گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑے تو وہ ضرور ان نمازوں میں آئیں۔ (بخاری و مسلم)

یہ روایت تفصیل سے پہلے گذر چکی ہے۔

(۱۰۷۳) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْواً. متفق عليه.

(۱۰۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی اور نماز نہیں اور اگر وہ ان کی فضیلت کو جان لیں تو وہ ضرور ان نمازوں میں حاضر ہوں چاہے انہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر ہی آنا پڑے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۹۳) فرائض کی حفاظت کرنے کا حکم اور ان کے چھوڑنے کی سخت ممانعت اور اس پر سخت وعید کا بیان

(۲۸۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ (سورة بقرة: ۲۳۸)

(۲۸۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "نمازوں کی خصوصاً درمیانی نماز کی حفاظت کرو۔"

(۲۸۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾ (سورة توبه: ٥)

(۲۸۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "پس اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔"

(۱۰۷٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْاَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَلصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا" قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "بِرُّالْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. متفق عليه.

(۱۰۷۴) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ میں نے کہا پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۰۷٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَأَقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ". متفق عليه.

(۱۰۷۵) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، ① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، ② نماز قائم کرنا، ③ زکوٰۃ ادا کرنا، ④ بیت اللہ کا حج کرنا، ⑤ اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۰۷٦) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ،

(۱۰۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں سے اس وقت تک جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہ دیں، نماز قائم نہ کریں،

وَيُؤتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ، عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ. متفق عليه.

زکوۃ نہ ادا کریں۔ پس جب وہ یہ کام کرلیں تو وہ اپنے خون اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے مگر حقِ اسلام کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۰۷۷) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: "إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِنْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَأَنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ. متفق عليه.

(۱۰۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ پس تم انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ یہ اقرار کریں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں۔ پس اگر وہ یہ بات مان لیں تو ان کو بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پس اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو ان کو بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ بھی فرض فرمائی ہے جو ان کے مال داروں سے وصول کر کے ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی، اگر وہ یہ مان لیں تو تم ان کے عمدہ مالوں کے لینے سے احتراز کرنا۔ اور مظلوم کی بددعاء سے ڈرنا، اس لئے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۰۷۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ. رواه مسلم.

(۱۰۷۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اور کفر کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے۔

(۱۰۷۹) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ. رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۰۷۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ عہد جو ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان ہے وہ نماز ہے، پس جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

(۱۰۸۰) وَعَنْ شَقِيْقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّابِعِيِّ اَلْمُتَّفَقِ عَلٰى جَلَالَتِهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ". رواه الترمذى فى كتاب الايمان باسناد صحيح.

(۱۰۸۰) حضرت شقیق بن عبد اللہ تابعی جن کی بزرگی پر سب کا اتفاق ہے، فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ نماز کے سواء کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ (ترمذی کتاب الایمان اس کی سند صحیح ہے)

(۱۰۸۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ

(۱۰۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ عمل جس کے بارے میں قیامت کے دن سب

الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلَحَتْ، فَقَدْ أَفْلَحَ وَ أَنْجَحَ، وَ إِنْ فَسَدَتْ، فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: أُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ، فَيُكَمَّلُ مِنْهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ أَعْمَالِهِ عَلَى هٰذَا. رواه الترمذی وقال حديث حسن.

سے پہلے بندوں سے حساب لیا جائے گا ان کی نماز ہے، اگر وہ درست ہوئی تو یقیناً وہ کامیاب ہوگا اور سرخرو ہوگا اور اگر نماز خراب نکل آئی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ پس اگر اس کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ جل شانہ فرمائے گا دیکھو اس بندے کے نامہ اعمال میں نوافل بھی ہیں، ان نوافل کے ذریعے سے اس کے فرائض کی کمی کو پورا کردیا جائے گا، پھر اس کے سارے اعمال کا حساب اسی طریقے پر ہوگا۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(۱۹۴) پہلی صف کی فضیلت، پہلی صفوں کی تکمیل اور برابر کرنے کا حکم اور مل کر کھڑے ہونے کا حکم دینا

(۱۰۸۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا"؟ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: "يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوَلَ، وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ. رواه مسلم.

(۱۰۸۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا تم ایسی صفیں نہیں بناتے جیسے فرشتے اپنے رب کے سامنے بناتے ہیں؟ تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرشتے کیسے اپنے رب کے پاس صفیں باندھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ پہلے پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور مضبوط دیوار کی طرح باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (مسلم)

(۱۰۸۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَا سْتَهَمُوْا. متفق عليه.

(۱۰۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر لوگ پہلی صف اور اذان کی فضیلت کو جان لیں تو پھر وہ قرعہ اندازی کے بغیر نہ پائیں تو یقیناً وہ قرعہ اندازی کریں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۰۸۴) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَ شَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا. رواه مسلم.

(۱۰۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مردوں کی صفوں میں سے بہتر صف پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے اور عورتوں کی بہتر صفوں میں سے سب سے بہتر صف ان کی آخری صف اور سب سے بری پہلی صف ہے۔ (مسلم)

(۱۰۸۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ

(۱۰۸۵) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو پیچھے صفوں میں دیکھا تو آپ

تَأَخُّرًا، فَقَالَ لَهُمْ: "تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ. رواه مسلم.

ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگے بڑھواور میری اقتداء کرواور جوتمہارے بعد کے لوگ ہیں وہ تمہاری اقتداء کریں۔ کچھ لوگ برابر پیچھے ہٹتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے ہی کر دیتا ہے۔(جنت میں)(مسلم)

(١٠٨٦) وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: "اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. رواه مسلم.

(١٠٨٦) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نماز میں (صف بندی کے وقت) ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے کہ برابر برابر ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرو اس طرح تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے، تم میں سے میرے قریب وہ لوگ رہیں جو عقل منداور سمجھ دار ہوں، پھر اس کے بعد جو اُن کے قریب ہوں اور پھر وہ جو اُن سے قریب ہوں۔(مسلم)

(١٠٨٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَوُّوْا صُفُوْفَكُم، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ. متفق عليه.

وفي رواية البخاري: "فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ."

(١٠٨٧) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اپنی صفیں سیدھی کیا کرو اس لئے کہ صف کا سیدھا رکھنا کمال نماز میں سے ہے۔(بخاری و مسلم)

اور بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔

(١٠٨٨) وَعَنْهُ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: "أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا، فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ.

رواه البخاري بلفظه، ومسلم بمعناه. وفي رواية للبخاري: "وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهٖ."

(١٠٨٨) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نماز کی اقامت کہی گئی تو آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور مل کر کھڑے ہو اس لئے کہ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

(بخاری و مسلم) یہ الفاظ بخاری کے ہیں جب کہ مسلم میں اسی کے ہم معنی الفاظ میں روایت ہے۔ اور بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی کے کندھے سے اپنا کندھا اور اس کے پیر سے اپنا پیر ملاتا تھا۔

(١٠٨٩) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ، أَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ. (متفق عليه.

وفي رواية لمسلم: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا، حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّيْ

(١٠٨٩) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یا تو تم ضرور بالضرور اپنی صفوں کو سیدھا کرو، ورنہ اللہ جل شانہ تمہارے چہروں کے درمیان اختلاف پیدا فرمادے گا۔(بخاری و مسلم)

مسلم شریف کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ ہماری صفوں کو ایسا سیدھا کرتے تھے گویا آپ ﷺ ان کے ذریعے

بِهَا الْقِدَاحَ، حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْماً فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَاٰى رَجُلاً بَادِياً صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: "عِبَادَ اللّٰهِ، لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ، اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ.

سے تیروں کو سیدھا فرما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سمجھ لیا کہ ہم آپ ﷺ کی بات کو سمجھ گئے ہیں پھر ایک اور دن آپ تشریف لائے اور کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ آپ ﷺ تکبیر کہنے کو تھے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ کے بندو! یا تو تم ضرور اپنی صفیں سیدھی کرلو ورنہ اللہ جل شانہ یقیناً تمہارے چہروں کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

(۱۰۹۰) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَ مَنَاكِبَنَا وَيَقُوْلُ: "لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ" وَكَانَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ". رواه ابوداؤد بإسناد حسن.

(۱۰۹۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ صف کے درمیان ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھرتے، ہمارے سینوں اور کندھوں کو ہاتھ لگاتے اور فرماتے: تم اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل بھی مختلف ہوجائیں گے اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: بے شک اللہ جل شانہ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے)

(۱۰۹۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوْا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِأَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ. رواه ابوداؤد بإسناد صحيح.

(۱۰۹۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوں کو سیدھا کرو اور کندھوں کو برابر رکھو اور صفوں کے درمیان خلا کو پر کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہوجاؤ اور اپنے درمیان میں شیطان کے لئے جگہ مت چھوڑو اور جو صف کو ملائے گا اللہ جل شانہ اسے ملائے گا، اور جو صف کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو توڑے گا۔ (ابوداؤد نے اس حدیث کو حسن اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے)

(۱۰۹۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ، كَاَنَّهَا الْحَذَفُ. حديث صحيح رواه أبوداؤد بإسناد على شرط مسلم.

(۱۰۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو ملاؤ اور صفوں میں قریب ہو کر کھڑے ہو اور اپنی گردنوں کو برابر رکھو، پس قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں شیطان کو صفوں کے درمیان گھستا ہوا دیکھتا ہوں گویا وہ بکری کا بچہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے، ابوداؤد نے اس کو مسلم کی شرط کے ساتھ روایت کیا ہے۔

"الحذف" بحاء مهملة وذال معجمة، مفتوحتين ثم فاء وهي: غنمٌ سودٌ صغارٌ تكون باليمن.

"الحذف" حاء اور ذال دونوں پر زبر اور پھر فاء بمعنی سیاہ چھوٹی بکریاں جو یمن میں پائی جاتی ہیں۔

(۱۰۹۳) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَتِمُّوْا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ

(۱۰۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم اگلی صف پوری کرو، اس کے بعد جو اس سے متصل ہے

مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ. رواه ابوداؤد بإسناد حسن.

تا کہ جو کمی ہو وہ آخری صف میں ہو۔ (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے)

(١٠٩٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ. رواه ابوداؤد بإسناد على شرط مسلم، وفيه رجل مختلف في توثيقه.

(۱۰۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے دائیں حصوں والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے شرط مسلم کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس سند میں ایک راوی ایسا ہے اس کی توثیق میں محدثین کا اختلاف ہے۔

(١٠٩٥) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ. أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ. رواه مسلم.

(۱۰۹۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ ﷺ کے دائیں طرف کھڑے ہونے کو پسند کرتے تھے تا کہ آپ اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوں، پس ایک دن میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اے رب! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جس دن اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائے گا یا (یہ فرمایا) حساب کے لئے جمع کرے گا۔ (مسلم)

(١٠٩٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَسِّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ. رواه ابوداؤد.

(۱۰۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا امام کو درمیان میں کھڑا کرو۔ اور صفوں کے خلا کو پر کرو۔ (ابوداؤد)

(۱۹۵) فرائض کے ساتھ سنن موکدہ کی فضیلت، اس کے کم سے کم اور اکمل اور درمیانی صورت کا بیان

(١٠٩٧) عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَمْلَةَ بِنْتِ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ تَعَالَى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعاً غَيْرَ الْفَرِيْضَةِ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ أَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ. رواه مسلم.

(۱۰۹۷) حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے فرض نمازوں کے علاوہ روزانہ بارہ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں (یا یہ فرمایا) اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

(١٠٩٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ

(۱۰۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد اور دو

الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ. متفق عليه.

رکعت جمعہ کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کی نماز کے بعد پڑھی۔ (بخاری ومسلم)

(۱۰۹۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ" قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: "لِمَنْ شَاءَ. متفق عليه.

"اَلْمُرَادُ بِالْأَذَانَيْنِ: اَلْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ."

(۱۰۹۹) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ تیسری مرتبہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو پڑھنا چاہے۔ (بخاری ومسلم)

دو اذانوں سے مراد اذان اور تکبیر ہے۔

(۱۹۶) صبح کی دو رکعت سنت کی تاکید کا بیان

(۱۱۰۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ. رواه البخاری.

(۱۱۰۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں اور صبح (فجر) سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔ (بخاری)

(۱۱۰۱) وَعَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُداً مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. متفق عليه.

(۱۱۰۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) کا جتنا خیال رکھتے تھے اتنا کسی اور نفلی نماز کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۱۰۲) وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا". رواه مسلم.

وفی رواية: "لَهُمَا أَحَبُّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعاً."

(۱۱۰۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فجر کی دو رکعتیں دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہیں۔ (مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ یہ دو رکعتیں مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

(۱۱۰۳) وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالاً بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ، حَتَّى أَصْبَحَ جِدًّا فَقَامَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ وَتَابَعَ أَذَانَهُ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ صَلَّى بِالنَّاسِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جِداً، وَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوْجِ،

(۱۱۰۳) حضرت ابو عبداللہ بلال بن رباح رضی اللہ عنہ موذن رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کو صبح کی نماز کی اطلاع دینے کے لئے حاضر ہوئے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال کو مشغول کر لیا کہ ان سے کسی بات کو پوچھنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ صبح زیادہ روشن ہوگئی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی اور کئی بار اطلاع دی لیکن آپ ﷺ جلدی نماز کے لئے نہیں نکلے۔ پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی تو حضرت بلال نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی

فَقَالَ. يَعْنِي النَّبِيَّ. "إِنِّي كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَي الْفَجْرِ" فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ أَصْبَحْتَ جِدًّا! قَالَ: "لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَمِمَّا أَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا وَ أَحْسَنْتُهُمَا، وَ أَجْمَلْتُهُمَا". رواه ابوداؤد بإسناد حسن.

اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں کسی بات کے دریافت کرنے میں مشغول کر دیا تھا جس سے صبح زیادہ روشن ہو گئی تھی اور آپ ﷺ نے بھی باہر نکلنے میں تاخیر فرما دی۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: کہ میں فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ رہا تھا۔ پس حضرت بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے تو بالکل ہی صبح کر دی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اس سے بھی زیادہ صبح ہو جاتی تب بھی میں دو سنتیں پڑھتا اور خوب اچھے اور بہترین طریقے سے پڑھتا۔ (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے)

(۱۹۷) فجر کی دو رکعتوں کو تخفیف کے ساتھ ادا کرنا نیز یہ کہ ان میں کیا پڑھا جائے اور ان کے وقت کا بیان

(١١٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ. متفق عليه.

وفي رواية لهما: يُصَلِّيْ رَكْعَتَي الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتَّى أَقُوْلَ: هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ.

وَ فِي رواية لمسلم: كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَي الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا.

وفي رواية: إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ.

(۱۱۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کے وقت اذان اور تکبیر کے درمیان دو مختصر رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ فجر کی دو سنتیں ادا فرماتے تو آپ ﷺ اس کو اتنا مختصر اور ہلکی پڑھتے کہ میں یہ (خیال) کرتی کہ آپ ﷺ نے ان رکعتوں میں سورت فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

اور مسلم کی ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ جب اذان کی آواز سنتے تو فجر کی سنتیں ادا کرتے اور ہلکی پڑھتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب فجر طلوع ہو جاتا۔

(١١٠٥) وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. متفق عليه.

وفي رواية لمسلم: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ"

(۱۱۰۵) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب موذن صبح کے لئے اذان دیتا اور صبح روشن ہو جاتی تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ جب فجر طلوع ہو جاتی تو مختصر سی دو رکعتوں کے علاوہ کچھ نہ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

(١١٠٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ

(۱۱۰۶) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ رات کو

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِاللَّيْلِ، وَيُصَلِّيْ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَكَأَنَّ الْاَذَانَ بِأُذُنَيْهِ. متفق عليه.

نماز تہجد دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے اور رات کے آخری حصے میں ایک رکعت کا اضافہ کر کے اس کو طاق بناتے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت (سنت) پڑھتے (اور یہ اتنی جلدی پڑھتے) کہ گویا کہ آپ ﷺ کے کانوں میں تکبیر کی آواز آرہی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۰۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا: "قُوْلُوْآ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا" الآية التي فى البَقَرَة، وَ فِيْ الْآخِرَةِ مِنهما: "آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ.

(۱۱۰۷) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں آیت: قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاأُنْزِلَ إِلَيْنَا الخ پڑھتے جو سورۃ بقرہ میں ہے اور دوسری رکعت میں: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ" (یعنی آیت فَلَمَّا أَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَقَالَ مَنْ أَنْصَارِيْ إِلَى اللّٰهِ)

وفي رواية: فِي الْآخِرَةِ الَّتِيْ فِيْ آلِ عِمْرَانَ: "تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ" رواهما مسلم.

ایک اور روایت میں ہے دوسری رکعت میں آل عمران کی یہ آیت: تَعَالَوْااِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ. پڑھتے تھے، یہ دونوں روایتیں مسلم میں ہیں۔

(۱۱۰۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" وَ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ". رواه مسلم.

(۱۱۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی دو سنتوں میں یہ سورتیں پڑھتے تھے "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ." (مسلم)

(۱۱۰۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْراً وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" و "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ".

رواه الترمذى وقال حديث حسن.

(۱۱۰۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک مہینے تک فجر کی سنتوں میں قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(ترمذی اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(۱۹۸) فجر کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنے کا استحباب اور اس کی ترغیب کا بیان خواہ اس نے تہجد کی نماز پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو

(۱۱۱۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. رواه البخارى.

(۱۱۱۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب فجر کی دو سنتیں ادا فرمالیتے تو دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے تھے۔ (بخاری)

(۱۱۱۱) وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۱۱۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ مَابَيْنَ أَنْ يَفْرَغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، هٰكَذَاحَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ. رواه مسلم.

قولها: "يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ" هكذاهوفى مسلم ومعناه: بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

عشاء کی نماز سے فراغت سے پہلے فجر تک کے درمیانی وقفے میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے، ہر دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے، پھر آخر میں ایک رکعت کا اضافہ فرما کر اس کو طاق بنا دیتے۔ پس جب موذن فجر کی نماز کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور فجر آپ ﷺ کے سامنے ظاہر ہو جاتی اور موذن نماز فجر کی اطلاع دینے کے لئے آپ کے پاس آتا تو آپ کھڑے ہو کر دو رکعت مختصر سی ادا فرماتے، پھر آپ ﷺ اپنی داہنی کروٹ پر اس طرح لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن آپ ﷺ کے پاس اقامتِ نماز کی اطلاع دینے کے لئے حاضر ہوتا۔ (مسلم)

يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ. مسلم میں الفاظ اسی طرح کے ہیں۔ اس کے معنی ہوتے ہیں ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے۔

(١١١٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِيْنِهِ.

"رواه ابوداؤد والترمذى بأسانيد صحيحة، قال الترمذى: حديث حسن صحيح"

(۱۱۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی فجر کی دو سنتیں پڑھے تو اس کو چاہئے کہ اپنی دائیں جانب پر لیٹ جائے۔ (اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۹۹) ظہر کی سنتوں کا بیان

(١١١٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا. متفق عليه.

(۱۱۱۳) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ (بخاری و مسلم)

(١١١٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ. رواه البخارى.

(۱۱۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔ (بخاری)

(١١١٥) وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعاً، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ، فَيُصَلِّيْ

(۱۱۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت نقل کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے، پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر گھر تشریف لے آتے اور پھر دو رکعت پڑھتے اور لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے، پھر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعت ادا فرماتے، اور آپ صحابہ کرام کو عشاء کی

رَكْعَتَيْنِ. رواه مسلم.

نماز پڑھاتے اور میرے گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھتے تھے۔

(۱۱۱۶) وَعَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ. رواه ابوداؤد والترمذی و قال: حديث حسن صحيح.

(۱۱۱۶) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص ظہر کی فرض سے پہلے چار رکعتوں کی اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی حفاظت کرے گا تو اللہ جل شانہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرما دے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۱۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّيْ أَرْبَعاً بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَقَالَ: "إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۱۱۱۷) حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے سورج ڈھلنے کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایسی گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، پس میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میں میرے نیک اعمال اوپر چڑھیں۔

(۱۱۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ، صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا. رواه الترمذی و قال: حديث حسن.

(۱۱۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں نہ پڑھی ہوتیں تو آپ ظہر کے فرض کے بعد پڑھتے تھے۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(۲۰۰) عصر کی سنتوں کا بیان

(۱۱۱۹) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۱۱۱۹) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عصر کے فرض سے پہلے چار رکعات پڑھا کرتے تھے اور ان کے درمیان (دو رکعات کے بعد) ملائکہ مقربین اور ان کی تابعداری کرنے والے مسلمان اور مومنوں پر سلام پھیرنے کے ساتھ جدائی کرتے۔ (پھر دو رکعت پڑھتے)

(۱۱۲۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعاً. رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن.

(۱۱۲۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر کی نماز سے پہلے چار رکعات ادا کرتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)۔

(۱۱۲۱) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ. رواه أبوداؤد بإسناد صحيح.

(۱۱۲۱) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا فرماتے تھے۔ (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

(۲۰۱) مغرب سے پہلے اور بعد کی سنتوں کا بیان

تَقَدَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ، وَهُمَا صَحِيْحَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ.

گذشتہ ابواب میں حضرت عمر اور حضرت عائشہ کی صحیح حدیثیں گذر چکی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز مغرب کے بعد دو رکعت سنتیں ادا فرمایا کرتے تھے۔

(١١٢٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ" قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: "لِمَنْ شَاءَ. رواه البخاری.

(۱۱۲۲) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مغرب سے پہلے نماز پڑھو۔ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ تیسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا: جو چاہے پڑھے۔ (بخاری)

(١١٢٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ. رواه البخاری.

(۱۱۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ مغرب کے وقت مسجد کے ستونوں کی طرف جلدی کرتے تھے۔ (تاکہ دو رکعت پڑھ لیں) (بخاریؒ)

(١١٢٤) وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقِيْلَ: أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّاهُمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رواه مسلم.

(۱۱۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں غروب شمس کے بعد نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا آپ ﷺ نے بھی یہ پڑھی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ ہمیں یہ دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے لیکن آپ نے ہمیں نہ حکم دیا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔ (مسلم)

(١١٢٥) وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، ابْتَدَرُوْا السَّوَارِيَ، فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ، حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيْهِمَا. رواه مسلم.

(۱۱۲۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ہم مدینے میں تھے کہ موذن نے مغرب کی نماز کے لئے اذان دی تو لوگوں نے ستونوں کی طرف جلدی کی اور دو رکعتیں ادا کیں۔ یہاں تک کہ کوئی اجنبی آدمی مسجد میں آتا تو ان دو رکعت پڑھنے والوں کی کثرت کی وجہ سے وہ گمان کرتا کہ فرض نماز پڑھی جا چکی ہے (اور لوگ بعد کی سنتیں پڑھ رہے ہیں) (مسلم)

(۲۰۲) عشاء کی نماز سے پہلے اور بعد کی سنتوں کا بیان

فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ. متفق عليه كما سبق.

اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ عشاء کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھیں۔ اور دوسری عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ ہر تکبیر اور اذان کے درمیان نماز ہے۔ (بخاری و مسلم جیسے کہ اس کا ذکر ہو چکا ہے)

(۲۰۳) جمعہ کی سنتوں کا بیان

فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ. متفق عليه.

اس میں ایک تو (حضرت عبداللہ) ابن عمر کی حدیث ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھی۔ (بخاری ومسلم)

(۱۱۲۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعاً". رواه مسلم.

(۱۱۲۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کی نماز پڑھے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کے بعد چار رکعات (سنت) پڑھے۔

(۱۱۲۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ. رواه مسلم.

(۱۱۲۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے بعد (مسجد میں) کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہاں سے واپس آتے اور اپنے گھر میں دو رکعت ادا فرماتے۔ (مسلم)

(۲۰۴) نوافل کا گھر میں پڑھنا مستحب ہے، خواہ وہ سنت مؤکدہ ہو یا غیر مؤکدہ، نیز نفلوں کیلئے فرض والی جگہ کو بدلنا یا فرض اور نفل کے درمیان بات کے ذریعہ فصل کرنے کا بیان

(۱۱۲۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. متفق عليه.

(۱۱۲۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگوں اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اس لئے کہ مرد کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے علاوہ فرض کے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۱۲۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِجْعَلُوْا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْراً. متفق عليه.

(۱۱۲۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں کے لئے کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ (بخاری ومسلم)

(۱۱۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فِيْ مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيْباً مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْراً". رواه مسلم.

(۱۱۳۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز مسجد میں ادا کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی نماز میں سے کچھ اپنے گھر والوں کے لئے بھی کرے اس لئے کہ اللہ جل شانہ اس کے گھر میں اس کی نماز کی ادائیگی سے خیر و برکت عطا فرمائے گا۔ (مسلم)

(۱۱۳۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ

(۱۱۳۱) حضرت عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت نافع بن جبیر نے ان کو سائب بن اخت نمر کی طرف ایک بات کو دریافت کرنے کے لئے

مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ، قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ: إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَتَكَلَّمَ أَوْتَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ أَنَّ لَا نُصَلِّيَ صَلَاةً بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ. رواه مسلم.

بھیجا جو حضرت معاویہ نے ان کی طرف سے ان کی نماز میں دیکھی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے حضرت معاویہ کے ساتھ حجرے میں نماز جمعہ پڑھی ہے۔ پس جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنے فرض والی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور سنتیں پڑھیں۔ پھر جب حضرت معاویہ گھر تشریف لے گئے تو میری طرف پیغام بھجوایا اور فرمایا: کہ تم نے جو کیا ہے آئندہ نہ کرنا، جب تم جمعہ کی نماز پڑھ لو تو اس کے ساتھ کوئی اور نماز مت ملاؤ یہاں تک کہ گفتگو کر لو یا وہاں سے نکل جاؤ، (جگہ بدل لو) کہ ہم ایک نماز کو کسی دوسری نماز کے ساتھ نہ ملائیں یہاں تک کہ کسی سے بات کر لیں یا وہاں سے نکل جائیں (مسلم)

(۲۰۵) نماز وتر کی ترغیب اور اس بات کا بیان کہ وہ سنت مؤکدہ ہے اور اس کے وقت کا بیان

(١١٣٢) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ، وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوْا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ". رواه ابوداؤد والترمذی قال: حدیث حسن

(۱۱۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نماز وتر فرض نماز کی طرح لازمی نہیں ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے مقرر فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے پس اے اہل قرآن! تم وتر پڑھو (ابوداؤد، ترمذی، اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(١١٣٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْأَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَمِنْ أَوْسَطِهِ وَمِنْ آخِرِهِ، وَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ. متفق عليه.

(۱۱۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رات کے ہر حصے میں نماز وتر پڑھی ہے، رات کے ابتدائی حصہ میں، اس کے درمیانی حصہ میں اور آخری حصہ میں، آپ ﷺ کے وتر صبح تک ختم ہوتے تھے۔

(١١٣٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْراً. متفق عليه.

(۱۱۳۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ۔ (بخاری و مسلم)

(١١٣٥) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَوْتِرُوْا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوْا. رواه مسلم.

(۱۱۳۵) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔ (مسلم)

(١١٣٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَابَقِيَ الْوِتْرُ، أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ.

(۱۱۳۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو نماز (نوافل) پڑھتے تو حضرت عائشہ آپ ﷺ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں جب حضرت عائشہ کے وتر رہ جاتے تو انہیں بھی جگا

رواہ مسلم۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ: فَإِذَا بَقِیَ الْوِتْرُ قَالَ: "قُوْمِیْ فَأَوْتِرِیْ یَاعَائِشَةُ."

دیتے اور وہ بھی وتر پڑھ لیتیں۔ (مسلم)

بخاری میں متکلم کے صیغوں کے ساتھ ہے یعنی میں سامنے لیٹی ہوتی تھی آپ ﷺ مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی۔ مسلم کی ایک اور روایت میں ہے جب حضرت عائشہ کے وتر باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ فرماتے عائشہ کھڑی ہوجاؤ اور وتر پڑھ لو۔

(۱۱۳۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ. رواہ ابوداؤد، والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

(۱۱۳۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی، اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۱۳۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَافَ أَنْ لَّا یَقُوْمَ آخِرَ اللَّیْلِ، فَلْیُوْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ یَقُوْمَ آخِرَهُ، فَلْیُوْتِرْ آخِرَ اللَّیْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّیْلِ مَشْهُوْدَةٌ، وَذٰلِكَ أَفْضَلُ. رواہ مسلم.

(۱۱۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ خطرہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہیں اٹھ سکے گا تو اس کو چاہئے کہ وہ رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لے۔ اور جس کو رات کے آخری حصے میں اٹھنے کی امید ہو تو وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے۔ اس لئے کہ رات کے آخری حصہ کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ بات بہت اچھی ہے۔ (مسلم)

(۲۰۶) نماز چاشت کی فضیلت اور اس کی کم سے کم، زیادہ سے زیادہ اور درمیانی رکعتیں کتنی ہیں، نیز اس پر مداومت کرنے کی ترغیب کا بیان

(۱۱۳۹) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصِیَامِ ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَیِ الضُّحٰی، وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ. متفق علیه.

وَالْإِیْتَارُ قَبْلَ النَّوْمِ إِنَّمَا یُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَا یَثِقُ بِالْإِسْتِیْقَاظِ آخِرَ اللَّیْلِ، فَإِنْ وَثِقَ، فَآخِرُ اللَّیْلِ أَفْضَلُ.

(۱۱۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے ہر مہینے کے تین دن کے روزے رکھنے اور چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی نصیحت فرمائی (بخاری و مسلم)

اور سونے سے پہلے وتر پڑھنا اس شخص کے لئے مستحب ہے جسے آخری رات میں اٹھنے کا بھروسہ نہ ہو، اگر بھروسہ ہو تو آخری رات میں پڑھنا افضل ہے۔

(۱۱۴۰) وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "یُصْبِحُ عَلٰی كُلِّ سُلَامٰی مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ

(۱۱۴۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر آدمی اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے ذمے اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، پس سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اللہ اکبر کہنا بھی

رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى". رواه مسلم.

صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا بھی صدقہ ہے اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اوران کے مقابلے میں وہ دو رکعتیں بھی کفایت کر جاتی ہیں جو کوئی چاشت کی ادا کرتا ہے۔

(۱۱۴۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعًا وَيَزِيْدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ. رواه مسلم.

(۱۱۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چاشت کی چار رکعات پڑھا کرتے تھے اور اگر اللہ چاہتا تو زیادہ بھی ادا کرلیا کرتے تھے۔ (مسلم)

(۱۱۴۲) وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: ذَهَبْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكْعَاتٍ، وَذٰلِكَ ضُحًى. متفق عليه. وَهٰذَا مُخْتَصَرُ لَفْظِ إِحْدَى رِوَايَاتِ مُسْلِمٍ.

(۱۱۴۲) حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں فتح مکہ والے سال آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے آٹھ رکعات ادا فرمائیں اور وہ چاشت کا وقت تھا۔ (بخاری، مسلم۔ یہ الفاظ مسلم کے ایک مختصر روایت کے ہیں)

(۲۰۷) چاشت کی نماز کا وقت سورج کے بلند ہونے سے زوال تک کا ہے اور افضل یہ ہے کہ گرمی کی شدت اور سورج چڑھ جانے کے وقت پڑھی جائے

(۱۱۴۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ: أَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ غَيْرِهٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ. إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ". رواه مسلم.

(۱۱۴۳) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس کے علاوہ دوسرے وقت میں پڑھنا افضل ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اوابین کی نماز کا وقت وہ ہے جب کہ اونٹوں کے بچوں کے پاؤں گرمی سے جلنے لگیں۔ (مسلم)

"تَرْمَضُ" بفتح التاء والميم وبالضاد المعجمة يعني: شِدَّةُ الْحَرِ "وَالْفِصَالُ": جَمْعُ فَصِيْلٍ وَهُوَ: الصَّغِيْرُ مِنَ الْإِبِلِ.

"ترمض" تاء اور میم پر زبر اور آخر میں ضاد بمعنی گرمی کی شدت۔ "فصال" یہ فصیل کی جمع ہے بمعنی اونٹ کے بچے۔

(۲۰۸) تحیۃ المسجد کی ترغیب اور مسجد میں دو رکعت پڑھنے سے پہلے بیٹھنے کی کراہیت چاہے کسی بھی وقت میں داخل ہو، نیز یہ کہ دو رکعت تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھے یا فرض نماز یا سنت مؤکدہ یا غیر مؤکدہ میں نیت کر کے پڑھے

(۱۱۴۴) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

(۱۱۴۴) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. متفق عليه.

نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔ (بخاری و مسلم)

(١١٤٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: "صَلِّ رَكْعَتَيْنِ. متفق عليه.

(۱۱۴۵) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو رکعتیں پڑھو۔ (بخاری و مسلم)

(۲۰۹) وضوء کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کے مستحب ہونے کا بیان

(١١٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: "يَابِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْنَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ. متفق عليه. وهذالفظ البخاري.

الدف: بالفاء صَوْتُ النَّعْلِ وَحَرَكَتُهُ عَلَى الْأَرْضِ، والله اعلم.

(۱۱۴۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے بلال! تم اپنا وہ عمل بتلاؤ جو تم نے اسلام میں سب سے زیادہ امید افزاء والا کیا ہو، اس لئے کہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کوئی عمل اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید افزاء والا نہیں دیکھا کہ میں نے رات یا دن میں جب بھی وضوء کیا تو اس کے ساتھ جتنی نماز مقدر ہوتی ہے میں نے ضرور پڑھ لی۔ (بخاری و مسلم، یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

الدف: فاء کے ساتھ جوتوں کی حرکت اور اس کی آواز۔

(۲۱۰) جمعہ کے دن کی فضیلت، نماز جمعہ کے وجوب اور اس کے لئے غسل کرنے اور خوشبو لگانے، جلدی جانے، جمعے کے دن دعا کرنے اور درود شریف پڑھنے، اس میں قبولیت کی گھڑی کا ہونا اور جمعہ کے بعد کثرت سے اللہ کے ذکر کرنے کا بیان

(٢٨٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ، وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ، وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.﴾ سورة جمعه: ١١.

(۲۸۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: جب جمعہ کی نماز ختم ہو جائے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ جل شانہ کا فضل تلاش کرو اور کثرت سے اللہ جل شانہ کا ذکر کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(١١٤٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ. فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا. رواه مسلم.

(۱۱۴۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین وہ دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی میں وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن میں ان کو وہاں سے نکالا گیا۔ (مسلم)

(۱۱۴۸) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَلَهُ مَابَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَ مَنْ مَسَّ الْحَصَى، فَقَدْ لَغَا. رواه مسلم.

(۱۱۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے وضوء کیا اور اچھی طرح سے کیا، پھر جمعہ کی نماز کے لئے آیا اور کان لگا کر خطبہ سنا اور خاموش رہا تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی درمیانی مدت اور مزید تین دن کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور جس نے کنکریوں سے کھیلا اس نے بے ہودہ کام کیا۔

(۱۱۴۹) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَابَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. رواه مسلم.

(۱۱۴۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ پانچوں نمازیں ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک درمیانی مدت کے گناہوں کو مٹادینے والے ہیں جب کہ کبیرہ گناہوں سے وہ بچتا رہا ہو۔ (مسلم)

(۱۱۵۰) وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمَاسَمِعَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ: "لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْلَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوْبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ. رواه مسلم.

(۱۱۵۰) حضرت ...ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ سے منبر کی لکڑیوں پر فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں، ورنہ اللہ جل شانہ ضرور ان کے دلوں پر مہر لگادے گا، وہ پھر غافلوں میں سے ہوجائیں گے۔ (مسلم)

(۱۱۵۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. متفق عليه.

(۱۱۵۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو اس کو چاہئے کہ غسل کرلے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۱۵۲) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ. متفق عليه.

اَلْمُرَادُ بِالْمُحْتَلِمِ: اَلْبَالِغُ. وَالْمُرَادُ بِالْوُجُوْبِ: وُجُوْبُ اختيار، كَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ حَقُّكَ وَاجِبٌ عَلَيَّ. والله أعلم.

(۱۱۵۲) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا غسل ہر بالغ آدمی پر واجب ہے۔ (بخاری ومسلم)

مُحْتَلِمٌ: سے مراد بالغ ہے اور واجب سے مراد وجوب اختیاری (مستحب ہونا) ہے۔ جیسے ایک آدمی اپنے ساتھی سے کہے تیرا حق مجھ پر واجب ہے (مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں ایسا کرونگا، یہ نہیں کہ اگر میں نہیں کر سکا تو مجھ کو تم سزادوگے)

(۱۱۵۳) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ. رواه أبوداؤد والترمذي وقال حديث حسن.

(۱۱۵۳) حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضوء کرلیا تو اس نے اچھا کیا اور جس نے غسل کرلیا تو اس کا غسل کرنا افضل ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(١١٥٤) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَااسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ، أَوْيَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَاكُتِبَ لَهٗ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. رواه البخاری.

(۱۱۵۴) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق پاکیزگی حاصل کرے، تیل لگائے، یا اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے، پھر وہ گھر سے نکلے اور پھر (مسجد میں) دو آدمیوں کے درمیان گھس کر ان کے درمیان جدائی نہ کرے۔ پھر اس کے مقدر میں جو ہے وہ نماز پڑھے، اور جب امام خطبہ دے تو وہ خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی درمیانی مدت میں ہونے والے تمام (صغائر) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

(١١٥٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُوْلٰى، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشاً أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ. متفق عليه.

قوله: "غُسْلَ الْجَنَابَةِ" أي: غُسْلًا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فِي الصِّفَةِ.

(۱۱۵۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے جمعہ والے دن غسل جنابت کی طرح (اچھی طرح) غسل کیا، پھر نماز جمعہ کے لئے گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ اللہ کے راہ میں قربان کیا اور جو اس کے بعد والی گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک گائے قربان کی اور جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک مرغی صدقہ کر کے اللہ جل شانہ کا قرب حاصل کیا اور جو پانچویں گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک انڈہ اللہ کی راہ میں صدقہ کیا، پس جب امام خطبے کے لئے نکل آئے تو فرشتے بھی (مسجد کے اندر) حاضر ہو جاتے ہیں اور ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

غُسْلَ الْجَنَابَةِ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح غسل کرے جس طرح غسل جنابت (اہتمام کے ساتھ) کیا جاتا ہے۔

(١١٥٦) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: "فِيْهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ" وَأَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا. متفق عليه.

(۱۱۵۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا: اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس مسلمان بندے کو وہ مل جائے اور وہ کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ سے جس چیز کا بھی سوال کرتا ہے اللہ جل شانہ اس کو ضرور وہ مرحمت فرما دیتے ہیں۔ اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس گھڑی کے مختصر ہونے کا اشارہ فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

(١١٥٧) وَعَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

(۱۱۵۷) حضرت ابو بردۃ بن ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تمہارے والد نے آپ

عنهما: أسمعت أباك يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في شأن ساعة الجمعة قال: قلت: نعم، سمعته يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "هي مابين أن يجلس الإمام أن تقضى الصلاة. رواه مسلم.

ﷺ سے جمعہ کی ساعت کے وقت کے بابت بیان کرتے ہوئے کچھ سنا ہے؟ تو حضرت ابو بردۃ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہاں، میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز جمعہ کے ختم تک ہوتی ہے۔

(۱۱۵۸) وعن أوس بن أوس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة فأكثروا علي من الصلاة فيه، فإن صلاتكم معروضة علي." رواه ابوداؤد بإسناد صحيح.

(۱۱۵۸) حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے دنوں میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا دن جمعہ کا دن ہے، پس تم اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ کو پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد نے اس کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

(۲۱۱) کسی ظاہری نعمت کے حصول کے وقت یا کسی ظاہری مصیبت کے زائل ہونے کے وقت سجدہ شکر ادا کرنے کے استحباب کا بیان

(۱۱۵۹) عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال: خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة نريد المدينة فلما كنا قريباً من عزوزاء نزل ثم رفع يديه، فدعا الله ساعة ثم خر ساجداً فمكث طويلاً ثم قام فرفع يديه ساعة، ثم خر سا جداً. فعله ثلاثاً. وقال: إني سألت ربي وشفعت لأمتي، فأعطاني ثلث أمتي، فخررت ساجداً لربي شكراً ثم رفعت رأسي فسألت ربي لأمتي، فأعطاني ثلث أمتي، فخررت ساجداً لربي شكراً، ثم رفعت رأسي، فسألت ربي لأمتي، فأعطاني الثلث الآخر، فخررت ساجداً لربي. رواه ابوداؤد.

(۱۱۵۹) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ جانے کی نیت سے نکلے، پس جب ہم عزوزاء مقام کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر کچھ دیر اللہ جل شانہ سے دعا مانگتے رہے، پھر سجدہ میں گر گئے اور پھر کافی دیر تک سجدے میں رہے، پھر کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر کچھ دیر دعا فرمائی، پھر سجدے میں چلے گئے، اس طرح آپ نے تین مرتبہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے شفاعت کی تو اللہ جل شانہ نے مجھے میری امت کا تہائی حصہ عطاء فرمایا، پس میں شکرانہ کے طور پر اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہوگیا، پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے سوال کیا، پس میرے رب نے مجھے اپنی امت کا ایک تہائی عطاء فرمایا، میں پھر شکرانہ کے طور پر اپنے پروردگار کے لئے سجدے میں گر پڑا، پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے سوال کیا تو مجھے اس نے آخری تہائی بھی عطاء کر دیا، پس میں اپنے پروردگار کے لئے سجدہ ریز ہوا۔ (ابوداؤد)

(۲۱۲) رات کے قیام کی فضیلت کا بیان

(۲۸۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (سورة الاسراء: ۷۹)

(۲۸۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''رات کے کچھ حصے میں نماز تہجد ادا کرو، یہ تمہارے لئے ایک زائد عمل ہے، امید ہے کہ تمہارا رب تم کو مقام محمود پر کھڑا کردے گا۔''

(۲۸۶) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ (سورة سجده: ۱۶)

(۲۸۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''(ایمان والے) ان کے پہلوان کے بستروں سے دور رہتے ہیں۔''

(۲۸۷) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿كَانُوْا قَلِيْلاً مِّنَ اللَّيْلِ مَايَهْجَعُوْنَ﴾ (سورة الذاريات: ۱۷)

(۲۸۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''رات کے تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے۔''

(۱۱۶۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقُلْتُ لَهٗ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: "أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْداً شَكُوْراً؟". متفق عليه. وعن المغيرة بن شعبة نحوه، متفق عليه.

(۱۱۶۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر ورم آجاتا، پس میں نے ایک دن آپ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں اتنی مشقت برداشت فرماتے ہیں جب کہ اللہ نے آپ کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (بخاری) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے بھی اسی طرح کی روایت بخاری ومسلم میں موجود ہے۔

(۱۱۶۱) وَعَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَ فَاطِمَةَ لَيْلاً ؛ فَقَالَ: "أَلَا تُصَلِّيَانِ؟ منفق عليه.

"طرقه" أتاه ليلاً.

(۱۱۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے گھر رات کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا تم (تہجد) کی نماز نہیں پڑھتے؟ (بخاری ومسلم)

طرقه: ان کے پاس رات کو آئے۔

(۱۱۶۲) وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عنهُمْ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ" قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيْلاً متفق عليه.

(۱۱۶۲) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عبد اللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو قیام کرلیا کرے۔ حضرت سالم کہتے ہیں اس کے بعد میرے والد (عبد اللہ) رات کو بہت کم سوتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۶۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَاعَبْدَ اللّٰهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ: كَانَ يَقُوْمُ

(۱۱۶۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! تو فلاں شخص کی طرح نہ ہونا وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کو عبادت کے لئے اٹھنا

اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ. متفق عليه.

چھوڑ دیا۔ (بخاری ومسلم)

(١١٦٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ! قَالَ: "ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنَيْهِ أَوْقَالَ: فِيْ أُذُنِهِ. متفق عليه.

(۱۱۶۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ وہ رات کو صبح ہونے تک سویا رہا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آدمی وہ ہے جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا، یا فرمایا اس کے کان میں۔ (راوی کو شک ہے) (بخاری ومسلم)

(١١٦٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ، إِذَا هُوَ نَامَ، ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ، اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلّٰى، اِنْحَلَّتْ عُقَدُهٗ، فَأَصْبَحَ نَشِيْطاً طَيِّبَ النَّفْسِ، وَ اِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.

متفق عليه. قافية الرأس: آخره.

(۱۱۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کی گدی پر جب وہ سوتا ہے تو تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر گرہ پر وہ منتر پڑھتا ہے تیرے لئے رات بہت لمبی ہے پس خوب سو، اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ وضوء بھی کر لے تو ایک گرہ اور کھل جاتی ہے، پھر اگر اس نے نماز بھی پڑھی تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح اس حال میں کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاش اور پاکیزہ نفس ہوتا ہے ورنہ اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ بدمزاج اور سست ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

قافية الرأس: اس سے مراد سر کا پچھلا حصہ (گدی)

(١١٦٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَ أَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. رواه الترمذى و قال حديث حسن صحيح.

(۱۱۶۶) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تو پھر تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا: حدیث حسن صحیح ہے)

(١١٦٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ. رواه مسلم.

(۱۱۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والا روزہ اللہ کے نزدیک محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کی نماز ہے۔

(١١٦٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قَالَ: "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ. متفق عليه.

(۱۱۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے، پس جب تم کو صبح صادق کا خطرہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لو۔ (بخاری ومسلم)

(١١٦٩) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۱۶۹) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ. متفق عليه.

فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے، پس جب تجھے صبح صادق کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۷۰)-وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُوْمَ مِنْهُ وَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئاً؛ وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّياً إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِماً إِلَّا رَأَيْتَهُ. رواه البخاری.

(۱۱۷۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کسی مہینے میں تو اس طرح روزہ رکھنا چھوڑ دیتے کہ ہم گمان کرتے کہ اس مہینے میں آپ روزہ ہی نہیں رکھیں گے اور پھر کبھی روزہ رکھتے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ آپ ﷺ اس مہینے میں کوئی روزہ چھوڑیں گے نہیں، اسی طرح رات کا حال تھا کہ آپ چاہیں کہ آپ ﷺ کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے نہ دیکھیں مگر آپ پڑھتے ہوئے دیکھ لیتے اور اگر چاہتے کہ آپ ﷺ کو سویا ہوا نہ دیکھیں مگر سویا ہوا دیکھ لیتے۔ (بخاری)

(۱۱۷۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً تَعْنِيْ فِي اللَّيْلِ. يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِيْ لِلصَّلَاةِ. رواه البخاری.

(۱۱۷۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے، اس سے مراد حضرت عائشہ کی رات کی نماز ہے، اپنا سر اٹھانے سے پہلے اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ جتنی دیر میں تم میں سے ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھتے، پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس نماز کی اطلاع دینے کے لئے موذن آتا۔

(۱۱۷۲) وَعَنْهَا قَالَتْ: مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ. فِيْ رَمَضَانَ وَ لَا فِيْ غَيْرِهٖ. عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّيْ أَرْبَعاً، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ! ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعاً، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ! ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثاً. فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: "يَاعَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَ لَا يَنَامُ قَلْبِيْ. متفق عليه

(۱۱۷۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں (تہجد) گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے، پہلے چار رکعت پڑھتے اس کے عمدہ اور حسن اور لمبی ہونے کے بارے میں نہ پوچھو، پھر چار رکعت پڑھتے پس اس کے بھی حسن اور عمدہ اور لمبی ہونے کے بارے میں مت پوچھو، پھر تین رکعت پڑھتے، میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا وتر پڑھنے سے پہلے آپ سوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۷۳) وَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَ يَقُوْمُ آخِرَهُ فَيُصَلِّيْ. متفق عليه.

(۱۱۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے پہلے حصے میں سو جاتے تھے اور رات کے آخری حصے میں اُٹھتے اور نماز پڑھتے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۷۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَلَمْ يَزَلْ

(۱۱۷۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ برابر کھڑے رہے

قائماًحتّٰی هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوْءٍ. قِيْلَ: مَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَه. متفق عليه.

یہاں تک کہ میں نے ایک برے کام کا ارادہ کیا۔ ان سے پوچھا گیا آپ نے کس چیز کا ارادہ کیا تھا؟ آپ نے جواب دیا میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ ﷺ کو چھوڑ دوں۔

(۱۱۷۵) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَالْمِائَةِ، ثُمَّ مَضٰى، فَقُلْتُ: يُصَلِّيْ بِهَافِيْ رَكْعَةٍ، فَمَضٰى، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلاً إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ، سَبَّحَ، وَ إِذَامَرَّبِسُوَالٍ، سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ، تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْواً مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ قَامَ طَوِيْلاً قَرِيْباً مِّمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى، فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَرِيْباً مِّنْ قِيَامِهِ. رواه مسلم.

(۱۱۷۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو آپ ﷺ نے سورہ بقرہ پڑھنی شروع کی، میں نے دل میں کہا سو آیتوں پر آپ رکوع فرمائیں گے، لیکن آپ ﷺ نے تلاوت جاری رکھی۔ میں نے خیال کیا کہ آپ یہ سورت پوری نماز (دو رکعتوں) میں ختم فرمائیں گے۔ لیکن آپ نے تلاوت جاری رکھی، پھر میں نے خیال کیا کہ آپ ﷺ اس کے ساتھ (یعنی سورت ختم کر کے) رکوع فرمائیں گے، لیکن اس کے بعد آپ نے سورۃ نساء پڑھنی شروع کر دی اور پھر وہ ساری سورت پڑھ لی۔ پھر آپ نے سورۃ آل عمران شروع فرمادی اور وہ بھی ساری پڑھ لی۔ آپ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے۔ جب آپ ایسی آیت پڑھتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ ﷺ تسبیح کرتے۔ اور جب کسی سوال والی آیت کی تلاوت کرتے تو اللہ سے سوال کرتے۔ اور جب کسی پناہ مانگنے والی آیت تلاوت فرماتے تو پناہ طلب کرتے۔ پھر آپ نے رکوع فرمایا، پس آپ ﷺ نے رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنا شروع کیا اور آپ کا رکوع بھی آپ کے قیام کے برابر تھا، پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد پڑھا۔ پھر آپ دیر تک کھڑے رہے تقریباً اتنا جتنا آپ نے رکوع فرمایا تھا، پھر آپ نے سجدہ فرمایا اور اس میں آپ سبحان ربی الاعلی پڑھتے رہے اور آپ ﷺ کا یہ سجدہ بھی قیام کے برابر تھا۔ (مسلم)

(۱۱۷۶) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "طُوْلُ الْقُنُوْتِ. رواه مسلم.

اَلْمُرَادُ بِالْقُنُوْتِ: اَلْقِيَامُ.

(۱۱۷۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لمبے قیام والی۔

قنوت سے مراد قیام ہے۔

(۱۱۷۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ

(۱۱۷۷) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ جل شانہ کے یہاں سب سے زیادہ محبوب نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور سب سے زیادہ

الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَ يَنَامُ سُدُسَهُ وَ يَصُوْمُ يَوْماً وَ يُفْطِرُ يَوْماً. متفق عليه.

محبوب روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ آدھی رات سوتے تھے، اس کے تیسرے حصے میں عبادت کے لئے اٹھ جاتے اور اس کے چھٹے حصے میں (پھر) سو جاتے۔ اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۷۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُوْلُ: "إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْراً مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ. رواه مسلم.

(۱۱۷۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے جو کسی مسلمان آدمی کو موافق آ جائے۔ اور اس میں دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی کا سوال کرے تو اللہ جل شانہ اسے ضرور عطاء فرما دیتے ہیں، اور یہ گھڑی ہر رات کو ہوتی ہے۔ (مسلم)

(۱۱۷۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلَاةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. رواه مسلم.

(۱۱۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو عبادت کے لئے کھڑا ہو تو وہ نماز کا آغاز دو مختصر رکعتوں سے کرے۔ (مسلم)

(۱۱۸۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. رواه مسلم.

(۱۱۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو اپنی نماز کو ہلکی پھلکی دو مختصر رکعتوں سے شروع فرماتے تھے۔ (مسلم)

(۱۱۸۱) وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً. رواه مسلم.

(۱۱۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سے کسی درد یا کسی اور وجہ سے رات کی نماز رہ جاتی تو آپ ﷺ دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ (مسلم)

(۱۱۸۲) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ. رواه مسلم.

(۱۱۸۲) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مقررہ وظیفے یا اسی قسم کی کسی چیز سے رہ جائے، پس وہ اسے فجر اور ظہر کی نماز کے دوران پڑھ لے تو اس کے لئے لکھ دیا جاتا ہے کہ گویا اس نے وہ (وظیفے) رات کو ہی پڑھا ہے۔

(۱۱۸۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّى وَ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ

(۱۱۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے، اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو رات کو عبادت

فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ. رواه ابوداؤد بإسناد صحيح.

کرے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

(۱۱۸۴) وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا. أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعاً، كُتِبَ فِي الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ. رواه ابوداؤد بإسناد صحيح.

(۱۱۸۴) حضرت ابو ہریرہ اور ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر والوں کو بیدار کرے اور پھر وہ دونوں نمازیں پڑھیں یا اکٹھی دو رکعتیں پڑھیں تو ان دونوں کو ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد نے سند صحیح کے ساتھ نقل کیا ہے)

(۱۱۸۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَ هُوَ نَاعِسٌ، لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ. متفق عليه.

(۱۱۸۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں اونگھ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ سو جائے یہاں تک کہ اس سے اس کی نیند دور ہو جائے، اس لئے کہ جب تمہارا ایک آدمی اونگھتا ہوا نماز پڑھتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ استغفار کی جگہ وہ اپنے آپ کو گالی دینے لگے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۸۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ، فَلْيَضْطَجِعْ. رواه مسلم.

(۱۱۸۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو عبادت کے لئے کھڑا ہو اور قرآن کو پڑھنا اس کی زبان پر مشکل ہو رہا ہے، پس اس کو کوئی علم نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ لیٹ جائے۔ (مسلم)

(۲۱۳) قیام رمضان یعنی تراویح کے مستحب ہونے کا بیان

(۱۱۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. متفق عليه.

(۱۱۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۸۸) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ؛ فَيَقُوْلُ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رواه مسلم.

(۱۱۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے قیام میں رغبت دلاتے، بغیر اس کے کہ آپ اس کے واجب ہونے کا حکم فرماتے، پس آپ ﷺ فرماتے: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

(۲۱۴) شب قدر کے قیام کی فضیلت اور اس کے واقع ہونے کی رات کا بیان

(۲۸۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَالَيْلَةُ الْقَدْرِ الخ﴾ (سورة القدر) إِلى آخِرِ السورة.

(۲۸۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا اور آپ (ﷺ) کو کیا معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں فرشتے اور روح القدس (جبرائیل) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر اترتے ہیں، سراپا سلام ہے، وہ شب قدر طلوع فجر تک رہتی ہے۔

(۲۸۹) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ﴾ (سورة دخان: ۳)

(۲۸۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''کہ ہم نے اس قرآن کو بابرکت رات میں اُتارا ہے۔''

(۱۱۸۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. متفق عليه.

(۱۱۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۹۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالاً مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِفِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ﴾ (متفق عليه)

(۱۱۹۰) حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے چند آدمیوں کو خواب میں آخری سات راتوں میں شب قدر دکھلائی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں آخری سات راتوں میں ایک جیسے خواب آتے ہیں، پس جو شخص شب قدر کو تلاش کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ آخری راتوں میں اسے تلاش کرے۔

(۱۱۹۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَ يَقُوْلُ: "تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. متفق عليه.

(۱۱۹۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: کہ رمضان کے آخری دس دنوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۹۲) وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. رواه البخاري.

(۱۱۹۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۱۱۹۳) وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ

(۱۱۹۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ ﷺ رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں

الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ. متفق عليه.

کو بھی جگاتے اور خوب کوشش کرتے اور کمر کس لیتے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۱۹۴) وَعَنْهَا قَالَتْ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَجْتَهِدُ فِيْ رَمَضَانَ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهِ، وَفِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ، مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهِ. رواه مسلم.

(۱۱۹۴) حضرت عائشہ صدیقہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں جتنی مشقت کرتے تھے اتنی غیر رمضان میں نہیں کرتے تھے، اور رمضان کے آخری عشرے میں جتنی مشقت کرتے تھے اتنی اس کے علاوہ کسی دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

(۱۱۹۵) وَعَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: "قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ. رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۱۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتلایئے اگر مجھے علم ہوجائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم یوں کہو: اللھم انك عفوالخ "اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے معاف فرمادے۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن ہے)

(۲۱۵) مسواک کی فضیلت اور فطری چیزوں کا بیان

(۱۱۹۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ. متفق عليه.

(۱۱۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت یا (فرمایا) لوگوں کے مشقت میں پڑجانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں یقیناً انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۱۹۷) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. متفق عليه.

"اَلشَّوْص" اَلدَّلْكُ

(۱۱۹۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنا منہ مبارک مسواک سے صاف کرتے۔ (بخاری ومسلم)

الشوص: بمعنی: ملنا، صاف کرنا۔

(۱۱۹۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: "كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ، وَيَتَوَضَّأُ، وَيُصَلِّيْ. رواه مسلم.

(۱۱۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آپ ﷺ کے لئے آپ کی مسواک اور وضوء کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے تھے، پس جب اللہ چاہتا اٹھادیتا تو آپ ﷺ مسواک کرتے اور پھر وضوء فرما کر نماز پڑھتے۔ (مسلم)

(۱۱۹۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ. رواه البخارى.

(۱۱۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں مسواک کے بارے میں بہت تاکید کی ہے۔ (بخاری)

(۱۲۰۰) وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِىءٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ. رواه مسلم.

(۱۲۰۰) حضرت شریح بن ھانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب آپ ﷺ گھر تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: مسواک فرماتے تھے۔ (مسلم)

(۱۲۰۱) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ. متفق عليه، وهذا لفظ مسلم.

(۱۲۰۱) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ مسواک کا کنارہ آپ ﷺ کی زبان مبارک میں تھا۔ (بخاری ومسلم، یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

(۱۲۰۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ. رواه النسائي، وابن خزيمة في صحيحه بأسانيد صحيحة.

(۱۲۰۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔ (مسلم، ابن خزیمہ نے اسے صحیح سندوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔)

(۱۲۰۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْخَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: اَلْخِتَانُ، وَالْإِسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الإِبِطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ. متفق عليه

الاستحداد: حلق العانة، وهوحلق الشعر الذى حول الفرج.

(۱۲۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فطری چیزیں پانچ ہیں: ① ختنہ کرنا، ② زیر ناف بال صاف کرنا، ③ ناخن تراشنا، ④ بغل کے بال اکھیڑنا، ⑤ مونچھیں کٹوانا۔

الاستحداد: زیرناف بال صاف کرنا، یہ ان بالوں کو مونڈھنا ہے جو شرم گاہ کے اردگرد ہوتے ہیں۔

(۱۲۰۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: "عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ" قَالَ الرَّاوِي: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ؛ قَالَ وَكِيعٌ وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهِ: اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ؛ يعني: اَلْإِسْتِنْجَاءَ. رواه مسلم.

"البراجم" بالباء الموحدة والجيم، وهي: عقد الأصابع "و إعفاء اللحية" معناه: لايقص منها شيئا.

(۱۲۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں فطری ہیں: ① مونچھیں کٹوانا، ② داڑھی بڑھانا، ③ مسواک کرنا، ④ ناک میں پانی ڈالنا، ⑤ ناخن کاٹنا، ⑥ جوڑوں کو دھونا، ⑦ بغل کے بال اکھاڑنا، ⑧ زیرناف بال مونڈھنا، ⑨ استنجاء کرنا، راوی نے کہا کہ میں دسویں بات بھول گیا ہوں۔ شاید کہ وہ کلی کرنا ہو۔ حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور یہ بھی اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں: انتقاص الماء: کا معنی استنجاء کرنا ہے۔ (مسلم)

البراجم: باء کے زبر اور جیم کے زیر کے ساتھ: انگلیوں کے جوڑوں کو کہتے ہیں اعفاء اللحیة: بمعنی داڑھی میں سے کچھ بھی نہ کاٹا جائے۔

(۱۲۰۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَحْفُوا الشَّوَارِبَ،

(۱۲۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کاٹو اور داڑھی بڑھاؤ۔ (بخاری ومسلم)

وَأَعْفُوا اللُّحَى. متفق عليه.

(۲۱۶) زکوٰۃ کے فرض ہونے کی تاکید اور اس کی فضلیت اور اس سے متعلقہ مسائل کا بیان

(۲۹۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ (سورة البقرة: ۴۳)

(۲۹۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔''

(۲۹۱) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ (سورة البينة: ۵)

(۲۹۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''انہیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، اس کے لئے اطاعت کو خالص کرتے ہوئے، اس کی طرف یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، یہی مضبوط دین ہے۔''

(۲۹۲) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾ (سورة التوبة: ۱۰۳)

(۲۹۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''ان کے مالوں سے زکوٰۃ وصول کریں اور انہیں پاک کریں اور اس کے ذریعے سے ان کا تزکیہ کریں۔''

(۱۲۰۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ. متفق عليه.

(۱۲۰۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، ① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں، ② نماز قائم کرنا، ③ زکوٰۃ ادا کرنا، ④ بیت اللہ کا حج کرنا اور ⑤ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۰۷) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرَ الرَّأْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ، وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: "لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: "لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ" قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ الزَّكَاةَ، فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: "لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ" فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ

(۱۲۰۷) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل نجد میں سے ایک آدمی آیا جس کے سر کے بال پراگندہ تھے۔ ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنتے تھے مگر ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، یہاں تک کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا، پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، اس نے پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ مگر یہ کہ تو خوشی سے کچھ پڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور رمضان کے روزوں کا رکھنا، اس نے پوچھا کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر روزے فرض ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو خوشی سے (نفلی) روزے رکھے۔

راوی نے کہا اس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا

يَقُوْلُ: وَ اللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ ؛فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ. متفق عليه.

تو اس نے کہا: اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہے؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔ مگر یہ کہ تو نفلی صدقہ کرے۔ پس اس آدمی نے یہ کہتے ہوئے پیٹھ پھیری اللہ کی قسم! میں اس پر کوئی زیادتی کروں گا نہ اس میں کوئی کمی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کامیاب ہو گیا اگر اس نے سچ کہا (بخاری ومسلم)

(۱۲۰۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذاً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: "أُدْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ، وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ. متفق عليه.

(۱۲۰۸) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم ان کو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی دعوت دو۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر ان کو اس کی دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو ان کو اس بات کی دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لے کر انہی کے غریبوں میں لوٹا دی جائے گی۔

(۱۲۰۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْامِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ. متفق عليه.

(۱۲۰۹) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ پس جب وہ یہ کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال محفوظ کر لئے مگر اسلام کے حق کی وجہ سے، اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے (بخاری ومسلم)

(۱۲۱۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَفَرَمَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَهَا، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَ نَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ"؟! فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ. وَ اللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالاً كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

(۱۲۱۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کی وفات ہو گئی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے بعض قبیلے کافر ہو گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کیسے لوگوں سے لڑیں گے جب کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی توحید کا اور محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار کر لیں، جس نے یہ اقرار کر لیا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو سوائے حق اسلام کے مجھ سے محفوظ کر لیا اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے؟ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان میں فرق کریں گے، اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا حق

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَوَ اللّٰهِ مَاهُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. متفق عليه.

ہے۔اللہ کی قسم! اگر یہ اونٹ باندھنے والی رسی بھی جو وہ آپ ﷺ کے زمانے میں ادا کیا کرتے تھے مجھ کو نہیں دیں گے تو ان سے جہاد کروں گا۔

حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کی قسم زیادہ دیر نہیں ہوئی مگر مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لئے ابوبکر کا سینہ کھول دیا ہے اور میں نے جان لیا کہ یہی (یعنی ابوبکر کی رائے) حق ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۱۱) وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: "تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئاً، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَ تَصِلُ الرَّحِمَ". متفق عليه.

(۱۲۱۱) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۱۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ، دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: "تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئاً، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ" قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا. فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا! متفق عليه.

(۱۲۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی فرمائیں جب میں وہ کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا، نماز قائم کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پس وہ دیہاتی پیٹھ پھیر کر چلا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے کوئی جنتی دیکھنا پسند ہو تو وہ اس کو دیکھ لے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۱۳) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَ النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. متفق عليه.

(۱۲۱۳) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۱٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ، وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ، وَجَبِيْنُهٗ، وَظَهْرُهٗ،

(۱۲۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سونے چاندی کا مالک ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہو گا تو (سونے چاندی کے) اس کیلئے آگ کے تختے بنائے جائیں گے اور ان کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اس کے ساتھ اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پشت کو داغا جائے گا۔ جب

كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ.

قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْإِبِلُ؟ قَالَ: وَلَا صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا، وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَابِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَاكَانَتْ، لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَاحِدًا، تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا، وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا، رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ.

قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْبَقَرَةُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: وَلَاصَاحِبِ بَقَرَةٍ وَلَا غَنَمٍ لَايُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَاكَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، لَايَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا، لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ، وَلَا جَلْحَاءُ، وَلَا عَضْبَاءُ، تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا، وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا، كُلَّمَا مَرَّعَلَيْهِ أُوْلَاهَا، رُدَّعَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ."

قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: "اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ، فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَارِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ لَهٗ وِزْرٌ، وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا، وَلَا رِقَابِهَا، فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ، وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ، اَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا

بھی وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی، انہیں دوبارہ آگ میں تپایا جائے گا (اور ان سے داغا جائے گا) حساب کتاب کے اس دن میں یہ عمل جاری رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ پس وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔

عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! اونٹوں (کی زکوۃ) کا معاملہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کا جو مالک ان کا حق (زکوۃ) ادا نہیں کرے گا اور اس کا (ایک) حق یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کی باری والے روز ان کا دودھ ضرورت مندوں کے لئے دوہا جائے (یہ بھی وہ نہ کرے) تو جب قیامت کا دن ہوگا تو ان کے مالک کو ایک چٹیل میدان میں ان اونٹوں کے سامنے منہ یا پیٹھ کے بل گرا دیا جائے گا۔ یہ اونٹ اس وقت اتنے موٹے ہوں گے جو وہ زیادہ سے زیادہ دنیا میں موٹے رہے تھے، ان میں سے وہ ایک بچے کو بھی گم نہیں پائے گا، وہ اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے اور اپنے مونہوں سے کاٹیں گے، جب اس کا پہلا اونٹ گزر چکے گا تو اس پر اس کا آخری اونٹ پھر لوٹا دیا جائے گا (یعنی اول سے آخر تک سب بار بار اسے روندتے اور کاٹتے گزریں گے) اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پس وہ اپنا راستہ جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دیکھے گا۔

عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! پس گایوں اور بکریوں کا مسئلہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی گایوں اور بکریوں کا مالک ہے، وہ ان میں ان کا حق (زکوۃ) ادا نہیں کرتا، مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے ان کی وجہ سے منہ یا پیٹھ کے بل چٹیل میدان میں گرا دیا جائے گا، ان میں سے وہ کسی کو گم نہیں پائے گا (اسی طرح) ان میں کوئی بکری یا گائے مڑے ہوئے سینگوں والی ہوگی، نہ بغیر سینگ کے اور نہ کوئی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی، (اس قسم کی بکریوں کی ضرب شدید نہیں ہوتی) یہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی، جب اس پر اس کی پہلی بکری یا گائے گزر چکے گی تو اس پر اس کی آخری بکری یا گائے لوٹا دی جائے گی (یعنی بار بار اسے سینگوں سے مارتے اور پیروں سے روندتے ہوئے گزریں گی، ایک مرتبہ گزر جائے پر دوبارہ، سہ بارہ گزریں گی اور)

اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ، وَ كُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ، وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا، وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ، وَلَامَرَّبِهَا صَاحِبُهَاعَلٰى نَهْرٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَايُرِيْدُأَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَمَاشَرِبَتْ حَسَنَاتٍ."

قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: "مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِشَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ: "فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّايَرَهُ". متفق عليه.

وهذالفظ مسلم

اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، (یہ عمل دہرایا جاتا رہیگا) یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔ پس وہ اپنا راستہ جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دیکھے گا۔

آپ سے سوال کیا گیا، اے اللہ کے رسول! گھوڑوں کی بابت کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو آدمی کے لئے بوجھ (گناہ کا باعث) ہیں۔ دوسرے وہ جو آدمی کے لئے (فقرو فاقہ سے) پردہ ہیں، اور ایک وہ جو آدمی کے لئے اجر ہیں پس وہ گھوڑے جو آدمی کے لئے بوجھ (گناہ کا باعث) ہیں یہ وہ ہیں جنہیں آدمی دکھلاوے فخر اور اہل اسلام کے مقابلے کے لئے پالے پس یہ گھوڑے اس کے لئے بوجھ گناہ کا باعث ہوں گے۔ پس وہ قسم جو آدمی کے لئے پردہ ہیں۔ یہ وہ ہیں جنہیں کوئی آدمی اللہ کی راہ میں (یعنی سوال کی ذلت سے بچنے کے لئے) باندھے (پالے) پھر وہ ان کی پشتوں اور گردنوں میں اللہ کا حق نہ بھولے (یعنی کسی ضرورت مند کو اس پر سوار کرنے سے یا عاریتاً دینے سے انکار نہ کرے) تو یہ گھوڑے اس کے لئے پردہ ہیں (جن سے وہ اپنی ضروریات کا انتظام کر لیتا ہے اور لوگوں کے سامنے اس کی غربت و مسکینی بے نقاب نہیں ہوتی) اور لیکن وہ گھوڑے جو آدمی کے لئے اجر (کا باعث) ہیں، یہ وہ ہیں جنہیں کوئی آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے اہل اسلام کی خاطر کسی چراگاہ یا باغ میں باندھے۔ پس یہ گھوڑے اس چراگاہ یا باغ میں سے جو کچھ کھائیں گے تو اس کے لئے ان کی کھائی ہوئی گھاس کی تعداد کے مطابق نیکیاں لکھی جائیں گی اور ان کی لید اور پیشاب کی تعداد کے مطابق بھی نیکیاں لکھی جائیں گی (حتیٰ کہ) کوئی گھوڑا اپنی رسی تڑوا کر ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر چڑھتا اور کودتا پھرے تو اس حالت کے دوران بھی وہ جتنے قدم چلتا اور لید پیشاب کرتا ہے، ان کی تعداد کے مطابق بھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور گھوڑے کا مالک جب اس کو لے کر کسی نہر سے گزرے جس سے وہ گھوڑا پانی پیئے، حالانکہ مالک اسے پانی پلانے کا ارادہ نہ کرے (تو بھی) اللہ تعالیٰ اس کے پیئے ہوئے گھونٹوں کے برابر اس کو نیکیاں عطا فرمائے گا۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہ؟ گدھوں کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ

نے فرمایا: مجھ پر گدھوں کے بارے میں اس مخصوص اور جامع آیت کے سوا اور کچھ نازل نہیں کیا گیا۔ جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا (قیامت والے دن) وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا، اسے دیکھ لے گا (سورۂ زلزال، ۷، ۸۔ بخاری و مسلم۔ الفاظ مسلم کے ہیں)

(۲۱۷) رمضان کے روزوں کے فرض ہونے، ان کی فضیلت اور ان سے متعلقہ دوسرے احکام کا بیان

(۲۹۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾" اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضاً اَوْ عَلٰى سَفَرٍ، فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (سورة البقرة: ۱۸۳)

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَقَدْ تَقَدَّمَتْ فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَهُ.

(۲۹۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے (اللہ تعالیٰ کے اس قول تک) رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا یہ لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے اور ہدایت و باطل کے درمیان تمیز کرنے والی دلیل ہے، پس جو شخص اس مہینے کو پالے اس کو چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔''

''اس باب سے متعلقہ احادیث پہلے باب میں کچھ گذر چکی ہیں، اور کچھ حسب ذیل ہیں۔''

(۱۲۱۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهٖ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَاِذَاكَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِ كُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَ لَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ صَائِمٌ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: اِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَ اِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ. متفق عليه.

وهذا لفظُ روايةِ البُخاري، و في رواية له: "يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ وَ شَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِيْ، اَلصِّيَامُ

(۱۲۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کہ انسان کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزہ کے، کہ وہ صرف میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دونگا۔ اور روزہ ایک ڈھال ہے پس جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو دل لگی (جماع) کی بات نہ کرے اور نہ شور مچائے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو وہ کہہ دے کہ میں تو روزے سے ہوں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (آپ ﷺ) کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ جل شانہ کے یہاں مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے، روزے دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں جس سے وہ خوش ہوتا ہے ① جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اپنے روزہ کھولنے سے خوش ہوتا ہے ② اور جب اپنے رب سے ملے گا تو خوش ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

لِيْ وَ أَنَا أَجْزِيْ بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا"

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ: اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا اِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "اِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ: يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِيْ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَ لَخَلُوْفُ فِيْهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ."

یہ الفاظ بخاری کی روایت کے ہیں اوراسی بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ اپنا کھانا اوراپنی خواہش میری خاطر چھوڑتا ہے، روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور (باقی دوسری) نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ہر انسان کے عمل کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: مگر روزے کا معاملہ دوسری نیکیوں سے مختلف ہے، روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا، میری وجہ سے ہی وہ اپنا کھانا پینا چھوڑتا ہے۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت۔ اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔ اور یقیناً اس کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

(۱۲۱۶) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَاعَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ." قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاعَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ. متفق عليه.

(۱۲۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں کسی چیز کا جوڑا دے گا تو اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے، پس جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا اسے "باب الصلوٰۃ" (نماز) سے پکارا جائے گا۔ جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا اسے "باب الجہاد" سے پکارا جائے گا اور جو روزہ رکھنے والا ہوگا اسے "باب الریان" سے پکارا جائے گا۔ اور جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اسے "باب الصدقۃ" سے پکارا جائے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جس کو ان دروازوں میں سے کسی سے پکارا جائے اس کو تو کچھ نقصان نہیں ہوگا کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں سے ہوگے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۱۷) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَاباً يُقَالُ لَهُ: اَلرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ. متفق عليه.

(۱۲۱۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "ریان" کہا جاتا ہے، قیامت کے دن اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے اس کے سوا اس سے کوئی داخل نہیں ہوگا کہا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہوں گے ان کے سوا اس سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا پس کوئی اور اس سے داخل نہیں

ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۱۸) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ یَوْمًافِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِكَ الْیَوْمِ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا. متفق علیه.

(۱۲۱۸) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس ایک دن کے بدلے میں اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال دور کردیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۱۹) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِیْمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ. متفق علیه.

(۱۲۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کی برکت سے اس کے تمام صغائر گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۲۰) وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ. متفق علیه.

(۱۲۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۲۱) وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ، فَاِنْ غَبِیَ عَلَیْکُمْ فَأَکْمِلُوْا عِدَّۃَ شَعْبَانَ ثَلَاثِیْنَ. متفق علیه وھذا لفظ البخاری.

وفی روایة مسلم: "فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِیْنَ یَوْماً."

(۱۲۲۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چھوڑ دو اور اگر بادل چھا جائے تو پھر شعبان کے تیس دنوں کی گنتی پوری کرو۔ (بخاری و مسلم) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے اگر تم پر بادل چھا جائے تو تیس دنوں کے روزے رکھو۔

(۲۱۸) رمضان المبارک میں سخاوت اور نیک اعمال کی کثرت اور آخری عشرہ میں مزید اضافہ کرنے کا بیان

(۱۲۲۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَکَانَ أَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاہُ جِبْرِیْلُ، وَکَانَ جِبْرِیْلُ یَلْقَاہُ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ، فَیُدَارِسُہُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

(۱۲۲۲) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تو اور بھی زیادہ سخاوت کرنے والے ہوجاتے۔ اور جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملتے تھے اور آپ ﷺ سے قرآن کا دور کرتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ سے

وَسَلَّمَ، حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ". متفق عليه.

جب جبرئیل علیہ السلام ملتے تو بھلائی میں تیز ہوا سے بھی زیادہ آپ ﷺ سخاوت کرنے والے ہو جاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

(١٢٢٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ. متفق عليه.

(۱۲۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کے شروع ہو جاتے ہی رات کو خود بھی (عبادت کیلئے) جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے اور کمر کس لیتے (بخاری و مسلم)

(۲۱۹) نصف شعبان کے بعد رمضان سے پہلے روزے رکھنے کی ممانعت، سوائے ان لوگوں کے جو اس کو ماقبل سے ملانے کے، یا پیر اور جمعرات کے روزہ رکھنے کے عادی ہوں اور پھر یہ نصف اخیر ان کی عادت کے موافق ہو جائے

(١٢٢٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ، فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ. متفق عليه.

(۱۲۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر وہ شخص جو پہلے ہی سے ان دنوں کا روزہ رکھنے کا عادی ہو تو وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔ (بخاری و مسلم)

(١٢٢٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ، وَصُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَتْ دُوْنَهُ غَيَايَةٌ فَأَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْماً. رواه الترمذی و قال: حديث حسن صحيح "الغياية" بالغين المعجمة وبالياء المثناة من تحت المكررة وهي: السحابة.

(۱۲۲۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ رمضان سے پہلے روزہ مت رکھو، چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھنا چھوڑ و، اگر چاند کے ورے بادل حائل ہو جائے تو پھر تیس دن پورے کرو۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

الغياية: غین اور دو یاء کے ساتھ بمعنی: بادل۔

(١٢٢٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِّنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۲۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب شعبان کا آدھا مہینہ باقی رہ جائے تو تم روزے مت رکھو۔ (ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(١٢٢٧) وَعَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ. "مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه ابوداؤد والترمذی و قال: حديث حسن صحيح.

(۱۲۲۷) حضرت ابوالیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے شک والے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد، ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(۲۲۰) چاند دیکھنے کے وقت کون سی دعاء پڑھی جائے؟

(۱۲۲۸) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ، هِلَالُ رُشْدٍوَخَيْرٍ. رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

(۱۲۲۸) حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا الخ "اے اللہ اس کو ہم پر امن وایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما، اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے، اے اللہ! یہ ہدایت اور بھلائی کا چاند ہو۔ (ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن درجے کی ہے۔)

(۲۲۱) سحری کھانے کی اور اس میں تاخیر کرنے کی فضیلت، بشرطیکہ طلوع فجر کا خطرہ نہ ہو

(۱۲۲۹) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسَحَّرُوْا،فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً". متفق عليه.

(۱۲۲۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سحری کھایا کرو اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۳۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلَاةِ قِيْلَ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِيْنَ آيَةً. متفق عليه.

(۱۲۳۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی، پھر ہم نماز کے لئے کھڑے ہوگئے، ان سے پوچھا گیا کہ سحری کے ختم ہونے اور نماز کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: پچاس آیات کی مقدار۔

(۱۲۳۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ؛بِلَالٌ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اِنَّ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ اِبْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ" قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَ يَرْقٰى هٰذَا. متفق عليه.

(۱۲۳۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے دو موذن تھے، ① حضرت بلال، ② حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما، پس آپ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو اذان دیتے ہیں تم لوگ کھاتے اور پیتے رہو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان نہ دے دیں۔ اور ان دونوں اذانوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ ایک اترتا اور دوسرا چڑھتا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۳۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فَصْلُ مَابَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحْرِ. رواه مسلم.

(۱۲۳۲) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔ (مسلم)

(۲۲۲) جلد افطار کرنے کی فضیلت اور اس چیز کا بیان جس سے افطار کیا جائے اور افطار کے بعد کی دعا

(۱۲۳۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ

(۱۲۳۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ برابر بھلائی میں رہیں گے جب تک روزہ

بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ. متفق عليه.

(١٢٣٤) وَعَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ: رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ: أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ فَقَالَتْ: مَنْ يُّعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ. يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ. فَقَالَتْ: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ. رواه مسلم. قوله: "لا يألو" أي لا يقصر في الخير.

(١٢٣٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: "أَحَبُّ عِبَادِيْ إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْراً. رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

(١٢٣٦) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. متفق عليه.

(١٢٣٧) وَعَنْ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَصَائِمٌ فَلَمَّاغَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ: يَافُلَانُ! اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْأَمْسَيْتَ؟ قَالَ: "اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" قَالَ: اِنَّ عَلَيْكَ نَهَاراً، قَالَ: "اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" قَالَ: فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: "إِذَارَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ" وَ أَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. متفق عليه.

کھولنے میں جلدی کریں گے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۳۴) حضرت ابو عطیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اور حضرت مسروق رحمہ اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو ان سے حضرت مسروق نے عرض کیا: کہ اصحاب محمد ﷺ میں سے دو آدمی ہیں جو بھلائی کے کام میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتے ہیں اور دوسرے مغرب اور افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے کہا: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

لا يألو: بمعنی بھلائی کے کام میں کوتاہی نہیں کرتے تھے۔

(۱۲۳۵) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو ان میں سے افطار میں جلدی کرنے والے ہیں۔ ترمذی۔ صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

(۱۲۳۶) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات (اندھیرا) ادھر سے آجائے اور دن (اجالا) ادھر سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو یقیناً روزہ دار نے افطار کر لیا۔

(۱۲۳۷) حضرت ابو ابراہیم عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے جب کہ آپ ﷺ روزے سے تھے، پس جب سورج غروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے لوگوں میں سے کسی سے فرمایا: اے فلاں! سواری سے اترو اور ہمارے لئے ستو گھول دو۔ تو اس نے کہا اگر آپ ﷺ کچھ اور شام کریں (تو اچھا ہوگا)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سواری سے اترو اور ستو گھول دو۔ اس نے عرض کیا ابھی تو کچھ دن باقی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو۔ راوی حدیث حضرت عبد اللہ کہتے ہیں پس وہ سواری سے اترے اور ستو گھولا، پس آپ ﷺ نے ستو کو نوش فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: جب تم دیکھو کہ رات ادھر (مشرق) سے آگئی ہے تو

قوله: "اجدح" بجيم ثم دال ثم حاء مهملتين أى: اخلط السويق بالماء.

روزہ والے کا روزہ کھل گیا اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔
"اجدح" پہلے جیم اور پھر دال اور پھر حاء بمعنی: پانی میں ستو گھولنا۔

(۱۲۳۸) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ". رواه ابوداؤد والترمذى وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۲۳۸) حضرت سلمان بن عامر الضبی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو اس کو چاہئے کہ چھوارے سے افطار کرے، اگر وہ نہ پائے تو پانی سے افطار کرے، اس لئے کہ پانی خوب پاکیزہ ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۲۳۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَن يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتُمَيْرَاتٌ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَاحَسَوَاتٍ مِّنْ مَاءٍ. رواه ابوداؤد والترمذى و قال: حديث حسن.

(۱۲۳۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ کھولتے تھے، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چند چھواروں سے، اور اگر وہ بھی نہ ہوتے تو پھر پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ ابوداؤد، ترمذی۔ صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۲۳) روزے دار کو اپنی زبان اور دوسرے اعضائے جسم کی ناجائز کاموں اور گالی گلوچ وغیرہ سے حفاظت کرنے کا حکم

(۱۲٤٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَ لَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّيْ صَائِمٌ". متفق عليه.

(۱۲۴۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ دل لگی کی باتیں نہ کرے اور نہ شور و غل کرے، پس اگر کوئی اس کو گالی گلوچ دے یا اس سے لڑے تو وہ یہ کہہ دے کہ میں تو روزے سے ہوں (بخاری و مسلم)

(۱۲٤١) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ أَن يَّدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ". رواه البخارى.

(۱۲۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری)

(۲۲۴) روزے کے چند مسائل کا بیان

(۱۲٤٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَأَكَلَ أَوْشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَ سَقَاهُ.

(۱۲۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بھول کر کھا، پی لے تو اسے اپنا روزہ پورا کر لینا چاہئے، کیونکہ اللہ جل شانہ نے اس کو کھلایا اور پلایا

متفق علیه.

ہے۔(بخاری ومسلم)

(١٢٤٣) وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ؟ قَالَ: "أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَ خَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَ بَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِماً". رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

(۱۲۴۳) حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وضوء کے متعلق بتلائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کامل طریقے سے وضوء کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو، ناک میں پانی ڈالنے کا خوب اہتمام کرو۔ مگر یہ کہ تم روزہ سے ہو۔ (ابوداؤد وترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا ہے یہ حدیث حسن ہے)

(١٢٤٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَ يَصُوْمُ. متفق علیه.

(۱۲۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ پر (کبھی کبھار) اس طرح فجر ہوتی کہ آپ ﷺ اپنی زوجہ سے جنبی ہوتے، پھر آپ ﷺ غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیتے۔

(١٢٤٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتَا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُباً مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ. متفق علیه.

(۱۲۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ بغیر احتلام کے حالت جنابت میں صبح فرماتے، پھر روزہ رکھ لیتے۔ (بخاری ومسلم)

(۲۲۵) محرم، شعبان اور حرمت والے مہینوں کے روزے کی فضیلت

(١٢٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ: شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ: صَلَاةُ اللَّيْلِ. رواه مسلم.

(۱۲۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم)

(١٢٤٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلاً. متفق علیه.

(۱۲۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے، آپ شعبان کا پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔" اور ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ سوائے چند دنوں کے شعبان کے باقی روزے رکھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

(١٢٤٨) وَعَنْ مُجِيْبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ أَبِيْهَا أَوْ عَمِّهَا أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْطَلَقَ، فَأَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَ هَيْئَتُهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمَا تَعْرِفُنِيْ؟ قَالَ: "وَمَنْ أَنْتَ؟" قَالَ: أَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِيْ جِئْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ. قَالَ: "فَمَا غَيَّرَكَ

(۱۲۴۸) حضرت مجیبہ باہلیہ اپنے والد یا چچا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر ایک سال کے بعد آپ کے پاس آئے تو ان کی حالت بدلی ہوئی تھی۔ تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں وہ باہلی ہوں جو آپ کی خدمت میں گزشتہ سال آیا تھا۔ آپ

وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ" قَالَ: مَا أَكَلْتُ طَعَاماً مُنْذُ فَارَقْتُكَ إِلَّا بِلَيْلٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَذَّبْتَ نَفْسَكَ" ثُمَّ قَالَ: "صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَيَوْماً مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ" قَالَ: زِدْنِيْ، فَإِنَّ بِيْ قُوَّةً، قَالَ: "صُمْ يَوْمَيْنِ" قَالَ: زِدْنِيْ. قَالَ: "صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ" قَالَ: زِدْنِيْ. قَالَ: "صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ" وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَضَمَّهَا، ثُمَّ أَرْسَلَهَا. رواه ابوداؤد و "شهرالصبر" رمضان.

ﷺ نے فرمایا: تم میں یہ تبدیلی کیسے آگئی؟ تم تو اچھی صحت والے تھے۔ انہوں نے عرض کیا میں جب سے آپ ﷺ سے جدا ہوا ہوں صرف رات کو کھانا کھایا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا کیا۔ پھر فرمایا: تم صبر کرنے والے مہینے (یعنی رمضان) کا روزہ رکھو اور ہر مہینے میں ایک روزہ۔ انہوں نے کہا: میرے لئے اور اضافہ فرمادیں کیونکہ مجھ میں قوت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے میں دو دن کے روزے رکھ لیا کرو۔ انہوں نے کہا: کچھ اور اضافہ فرمادیں آپ ﷺ نے فرمایا: تین دن کے روزے رکھ لیا کرو، انہوں نے عرض کیا میرے لئے کچھ اور اضافہ فرمادیں آپ نے فرمایا: حرمت والے مہینوں میں بعض روزے رکھو اور پھر چھوڑ دو۔ حرمت والے مہینوں میں بعض روزے رکھو اور چھوڑ دو۔ حرمت والے مہینوں میں بعض روزے رکھو اور چھوڑ دو، اور آپ ﷺ نے اپنی تین انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا۔ پس انہیں ملایا پھر انہیں چھوڑ دیا۔ (ابوداؤد)

صبر والے مہینے سے مراد رمضان کا مہینہ ہے۔

(۲۲۶) ذوالحجہ کے پہلے دس دن میں روزہ اور دوسری نیکیوں کی فضیلت کا بیان

(١٢٤٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ أَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ" يَعْنِيْ أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: "وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ. رواه البخاري.

(۱۲۴۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے مقابلے میں دوسرے کوئی دن ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ جل شانہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں، سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال لے کر جہاد کے لئے نکلا ہو اور پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا۔ (یعنی شہید ہو گیا) (بخاری)

(۲۲۷) یوم عرفہ، دسویں محرم اور نویں محرم کے روزہ کی فضیلت کا بیان

(١٢٥٠) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ قَالَ: "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ. رواه مسلم.

(۱۲۵۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے عرفہ کے روزہ کے متعلق سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ گزشتہ اور آئندہ سال کے روزوں کا کفارہ بنتا ہے۔ (مسلم)

(۱۲۵۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَ أَمَرَبِصِيَامِهٖ. متفق عليه.

(۱۲۵۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا اور اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۵۲) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: "يُكَفِّرُالسَّنَةَ الْمَاضِيَةَ. رواه مسلم.

(۱۲۵۲) حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے یوم عاشورہ کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (مسلم)

(۱۲۵۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَّاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ. رواه مسلم.

(۱۲۵۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ۹ محرم کا روزہ بھی ضرور ساتھ میں رکھوں گا۔ (مسلم)

(۲۲۸) شوال کے چھ روزوں کے مستحب ہونے کا بیان

(۱۲۵۴) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ. رواه مسلم.

(۱۲۵۴) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ پورے زمانے کے روزے رکھنے کے برابر ہے۔ (مسلم)

(۲۲۹) پیر اور جمعرات کے روزے کے مستحب ہونے کا بیان

(۱۲۵۵) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ: "ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدتُّ فِيْهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ، اَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ. رواه مسلم.

(۱۲۵۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دن وہ ہے جس میں میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھے نبوت ملی، یا اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی۔ (مسلم)

(۱۲۵۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، وَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ." رواه الترمذی و قال: حديث، حسن ورواه مسلم بِغَيْرِذِكْرِالصَّوْمِ.

(۱۲۵۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں، پس میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل جب پیش کیا جائے تو میں روزے سے ہوں۔ (ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے، امام مسلم نے اس کو روزے کے ذکر کے بغیر روایت کیا ہے۔)

(۱۲۵۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَتَحَرّٰى صَوْمَ

(۱۲۵۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ پیر اور جمعرات کے روزہ کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ ترمذی،

الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۳۰) ہر مہینے تین روزے رکھنے کے مستحب ہونے کا بیان، افضل یہ ہے کہ ایام بیض کے تین روزے ہر مہینے میں رکھے جائیں اور یہ چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ ہے اور بعض علماء کے نزدیک ۱۲، ۱۳، ۱۴ تاریخ ہے مگر مشہور اور صحیح بات پہلی والی ہے

(۱۲۵۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَي الضُّحٰى وَ أَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. متفق عليه.

(۱۲۵۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی، ① ہر مہینے تین روزے رکھنا، ② چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا، ③ سونے سے پہلے وتر ادا کرلینا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۵۹) وَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَمْ أَدَعْهُنَّ مَاعِشْتُ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحٰى وَبِأَنْ لَاأَنَامَ حَتّٰى أُوْتِرَ. رواه مسلم.

(۱۲۵۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے، میں انہیں زندگی میں کبھی نہیں چھوڑوں گا، ① ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، ② چاشت کی نماز، ③ سونے سے پہلے وتر ادا کرلینا۔ (مسلم)

(۱۲۶۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ. متفق عليه.

(۱۲۶۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا سارا سال روزہ رکھنے کے برابر ہے یا ہمیشہ روزہ رکھنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۶۱) وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَهْرٍ كَانَ يَصُوْمُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ يَصُوْمُ. رواه مسلم.

(۱۲۶۱) حضرت معاذہ عدویہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ہاں، میں نے پوچھا مہینے کے کون سے حصے میں روزہ رکھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا آپ ﷺ یہ پرواہ نہیں کرتے تھے کہ یہ مہینے کا کون سا حصہ ہے روزہ رکھتے تھے۔

(۱۲۶۲) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَاصُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثاً فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ". رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۱۲۶۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مہینے کے تین دن کے روزے رکھنے کا ارادہ کرے تو ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھو۔ (ترمذی، اور صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(۱۲۶۳) وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ أَيَّامِ الْبِيْضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ. رواه أبو داؤد.

(۱۲۶۳) حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ہمیں ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

(۱۲٦٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَلَاسَفَرٍ. رواه النسائي بإسناد حسن.

(۱۲۶۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضر اور سفر دونوں حالتوں میں ایام بیض کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔ (نسائی نے حسن اسناد کے ساتھ نقل کی ہے)

(۲۳۱) جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کروایا اور اس روزے دار کی فضیلت جس کے پاس کھانا کھایا جائے اور مہمان کا میزبان کے لئے دعا کرنا

(۱۲٦٥) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ فَطَّرَ صَائِماً كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِالصَّائِمِ شَيْءٌ. رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۲۶۵) حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی روزے دار کا روزہ کھلوایا اس کے لئے اس روزے دار کے مثل اجر ملے گا۔ بغیر اس روزے دار کے ثواب سے کچھ کمی ہو۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۲٦٦) وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَاماً فَقَالَ: "كُلِيْ" فَقَالَتْ: إِنِّيْ صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ حَتّٰى يَفْرَغُوْا. وَرُبَّمَا قَالَ: حَتّٰى يَشْبَعُوْا. رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

(۱۲۶۶) حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے گھر آپ ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی کھالو جب ام عمارہ نے کہا میں تو روزہ دار ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزے دار کے پاس جب کھانا کھایا جائے تو اس کے کھانے سے فارغ ہونے تک فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں اور بعض دفعہ فرمایا: ان کے سیر ہونے تک دعا کرتے رہتے ہیں۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۲٦٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ، فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ. رواه ابوداؤد بإسناد صحيح.

(۱۲۶۷) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لے گئے، انہوں نے روٹی اور زیتون کا تیل آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، آپ ﷺ نے اس کو کھالیا پھر فرمایا: **افطرعندکم الصائمون الخ** "روزے دار نے تمہارے پاس افطار کیا نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور فرشتوں نے تمہارے لئے مغفرت کی دعا کی۔ (ابوداؤد نے اس کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

كتاب الاعتكاف

اعتکاف کا بیان

(۲۳۲) اعتکاف کی فضیلت کا بیان

(١٢٦٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ. متفق عليه.

(۱۲۶۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

(١٢٦٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ. متفق عليه.

(۱۲۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کو وفات دی، پھر آپ کے بعد آپ ﷺ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔ (بخاری و مسلم)

(١٢٧٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ اَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا. رواه البخاري.

(۱۲۷۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے مگر جس سال آپ ﷺ کا انتقال ہوا اس سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔ (بخاری)

كتاب الحج

حج کی فضیلت کا بیان

(۲۳۳) حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت کا بیان

(٢٩٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ﴾ (آل عمران: ٩٧)

(۲۹۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے، اور جس نے کفر کیا تو بیشک اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں سے بے نیاز ہے۔"

(١٢٧١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحَجِّ

(۱۲۷۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، ① گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، ② نماز قائم کرنا، ③ زکوٰۃ ادا کرنا، ④ بیت اللہ کا حج کرنا، ⑤ رمضان

الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ". متفق عليه.

کے روزے رکھنا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۷۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا" فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْقُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ" ثُمَّ قَالَ: "ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ؛ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَ اخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ. رواه مسلم.

(۱۲۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ پس تم حج کرو، ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے، یہاں تک کہ اس نے اپنا سوال تین بار دہرایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا ضروری ہوجاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے چھوڑے رکھو جب تک کہ میں تمہیں چھوڑے رکھوں۔ اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال اور اپنے انبیاء سے اختلاف کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے۔ پس میں جب تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو تم اسے طاقت کے مطابق پورا کرو اور جب تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔ (مسلم)

(۱۲۷۳) وَعَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَیُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: اَلْجِهَادُفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "حَجٌّ مَبْرُوْرٌ. متفق عليه "اَلْمَبْرُوْرُ" هُوَالَّذِیْ لَا يَرْتَكِبُ صَاحِبُهٗ فِيْهِ مَعْصِيَةً.

(۱۲۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ پھر فرمایا: حج مبرور۔ (بخاری ومسلم) "اَلْمَبْرُوْرُ" وہ حج ہے جس میں حاجی اللہ تعالیٰ کی کسی نافرمانی کا ارتکاب نہ کرے۔

(۱۲۷۴) وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ". متفق عليه.

(۱۲۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جس نے حج کیا اور اس نے اس میں کوئی فحش اور بے ہودہ بات نہیں کی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو وہ اس طرح لوٹتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۷۵) وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ. متفق عليه.

(۱۲۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۷۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، اَفَلَا نُجَاهِدُ؟

(۱۲۷۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت، ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتے ہیں کیا جہاد

فَقَالَ: "لٰكِنْ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ". رواه البخاري.

نہ کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے (عورتوں) لئے افضل جہاد حج مبرور ہے۔ (بخاری)

(۱۲۷۷) وَ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَامِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَمِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْداًمِنَ النَّارِمِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ. رواه مسلم.

(۱۲۷۷) حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندے کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہو۔ (مسلم)

(۱۲۷۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً أَوْحَجَّةً مَعِيْ. متفق عليه.

(۱۲۷۸) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے یا (یہ فرمایا) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۷۹) وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ، أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخاً كَبِيْراً، لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ". متفق عليه.

(۱۲۷۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ ایک عورت نے دریافت کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے اور میرے بوڑھے باپ پر اس وقت حج لازم ہوا ہے جب کہ وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۸۰) وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ؟ قَالَ: "حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ. رواه ابوداؤد، والترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۲۸۰) حضرت لقیط بن عامر سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرے والد بہت بوڑھے ہیں وہ حج کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اور نہ ہی عمرے کی اور نہ ہی سفر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرلو۔ (ابوداؤد و ترمذی)

(۱۲۸۱) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حُجَّ بِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ. رواه البخاري.

(۱۲۸۱) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج الوداع میں حج کرایا گیا جب کہ میری عمر سات سال کی تھی۔ (بخاری)

(۱۲۸۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ: "مَنِ الْقَوْمُ؟" قَالُوْا: اَلْمُسْلِمُوْنَ. قَالُوْا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: "رَسُوْلُ اللّٰهِ" فَرَفَعَتْ اِمْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: أَلِهٰذَاحَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ. رواه مسلم.

(۱۲۸۲) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ "روحاء" مقام پر ایک قافلے کو ملے تو پوچھا: کون لوگ ہو؟ انہوں نے بتلایا مسلمان ہیں، انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا رسول۔ ایک عورت نے ایک بچہ کو اٹھایا اور پوچھا کیا اس کے لئے حج ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ (مسلم)

(۱۲۸۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۱۲۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ. رواه البخاری.

ایک کجاوہ پر حج کیا اور وہی آپ ﷺ کی سواری تھی۔ (بخاری)

(١٢٨٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عُكَاظُ وَمِجَنَّةُ، وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقاً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَأَثَّمُوْا أَنْ يَتَّجِرُوْا فِي الْمَوَاسِمِ، فَنَزَلَتْ: "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِنْ رَّبِّكُمْ" (البقرة: ١٩٨) فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ. رواه البخاری.

(۱۲۸۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عکاظ، مجنۃ اور ذوالمجاز زمانہ جاہلیت میں بازار تھے تو صحابہ کرام حج کے مہینوں میں کاروبار کو گناہ خیال کرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ليس عليكم جناح الخ" تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنے رب کے فضل کو تلاش کرو یعنی حج کے مہینوں میں۔ (بخاری)

كتاب الجهاد

جہاد کا بیان

(۲۳۴) جہاد کی فضیلت کا بیان

(٢٩٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَافَّةً، وَ اعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (سورة التوبة: ٣٦)

(۲۹۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "تم تمام مشرکوں سے جنگ کرو جیسے کہ وہ تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہیں۔"

(٢٩٦) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ، وَعَسٰى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ، وَعَسٰى أَنْ تُحِبُّوْا شَيْئاً وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (سورة بقره: ٢١٦)

(۲۹۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے حالانکہ وہ تم کو ناپسند ہے، یہ بات ممکن ہے کہ تم کسی بات کو ناپسند سمجھو اور وہ تمہارے حق میں خیر ہو اور یہ ممکن ہے کہ تم کسی امر کو مرغوب سمجھو اور وہ تمہارے حق میں خراب ہو اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔"

(٢٩٧) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنْفِرُوْا خِفَافاً وَثِقَالًا. وَجَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (سورة توبه: ٤١)

(۲۹۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "نکلو تھوڑے سامان سے اور زیادہ سامان سے اور اللہ ہی کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔"

(٢٩٨) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ، وَعْداً عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَ الْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ. وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ، فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ، وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾. (سورة توبه: ١١١)

(۲۹۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی، وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں، اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے توریت میں اور انجیل میں اور قرآن میں، اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے، تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور

یہ بڑی کامیابی ہے۔"

(۲۹۹) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً، وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى، وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْراً عَظِيْمًا. دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً، وَرَحْمَةً، وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْراً رَحِيْمًا﴾ (سورة نساء: ۹۵، ۹۶)

(۲۹۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: برابر نہیں وہ مسلمان جو بلا کسی عذر کے گھر میں بیٹھے رہیں اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا درجہ بہت زیادہ بنایا ہے جو اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں بہ نسبت گھر میں بیٹھنے والوں کے، سب سے اللہ تعالیٰ نے اچھے گھر کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو بمقابلہ گھر میں بیٹھنے والوں کے بڑا اجر عظیم دیا ہے۔ بہت سے درجات جو خدا کی طرف سے ملیں گے مغفرت اور رحمت۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت والے، بڑے رحمت والے ہیں۔"

(۳۰۰) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ، تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَتُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ، يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ، وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ، وَأُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ، وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (سورة صف: ۱۰ تا ۱۳)

(۳۰۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں جو تم کو ایک دردناک عذاب سے بچالے، تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہوں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ ایک اور ثمرہ بھی ہے کہ تم اس کو پسند کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور جلدی فتح یابی ہے اور آپ ﷺ ان مؤمنین کو بشارت دے دیجئے۔"

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَشْهُوْرَةٌ

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ فَمِنْ ذٰلِكَ

"اس باب میں بہت سی آیات مشہور ہیں۔"

"جہاد کی فضیلت میں احادیث اتنی کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ جس کا احاطہ کرنا مشکل ہے ان میں سے چند یہ ہیں۔"

(۱۲۸۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "حَجٌّ مَبْرُوْرٌ" متفق عليه.

(۱۲۸۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر پوچھا گیا کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حج مبرور۔" (بخاری ومسلم)

(۱۲۸۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ

(۱۲۸۶) حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟

تَعَالٰى؟ قَالَ: "اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا" قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "بِرُّالْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. متفق عليه.

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۸۷) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهِ. متفق عليه.

(۱۲۸۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۸۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. متفق عليه.

(۱۲۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۸۹) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ". متفق عليه.

(۱۲۸۹) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کون سے لوگ افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جو اپنے نفس اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مؤمن جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کرنے والا ہو۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۹۰) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوِالْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا". متفق عليه.

(۱۲۹۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں ایک دن سرحد کا پہرہ دینا دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے کسی ایک کو کوڑے کی جگہ کا مل جانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک شام یا ایک صبح کو چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۹۱) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "رِبَاطُ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ، وَإِنْ مَاتَ فِيْهِ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِیْ كَانَ يَعْمَلُ وَ أُجْرِیَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ. رواه مسلم.

(۱۲۹۱) حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرحد پر ایک رات یا ایک دن کا پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور اس کی شب میں عبادت کرنے سے بہتر ہے اور اگر اس حال میں اس کی موت آگئی تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا جو وہ کرتا تھا اور اس پر اس کی (جنت میں) روزی جاری رہے گی اور وہ فتنہ (قبر میں) میں ڈالنے والے سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

(۱۲۹۲) وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الْمُرَابِطُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهٗ يَنْمِيْ لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ يُؤَمَّنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ. رواه ابوداؤد والترمذي و قال: حديث حسن صحيح.

(۱۲۹۲) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کی راہ میں سرحد کا پہرہ دیتا ہو، بے شک اس کے عمل کو قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور قبر کے فتنے سے بھی اس کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۲۹۳) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ. رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۲۹۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن سرحد پر پہرہ دینا دوسری جگہوں کے ہزار دن کے پہرہ دینے سے بہتر ہے۔

(۱۲۹٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ، لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِيْ وَ إِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرْجِعَهٗ اِلٰى مَنْزِلِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ، أَوْغَنِيْمَةٍ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ كُلِمَ؛ لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ، وَرِيْحُهٗ رِيْحُ مِسْكٍ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْ لَا أَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَاقَعَدتُّ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَبَداً وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ، وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً، وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَن يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوَدِدْتُ أَنْ أَغْزُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْزُوَ، فَأُقْتَلَ. رواه مسلم، و روى البخاري بعضه. اَلْكَلْمُ: اَلْجَرْحُ.

(۱۲۹٤) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی ذمہ داری لیتا ہے جو اس کی راہ میں نکلے، اس کو گھر سے نکالنے والی چیز صرف میرے راستے میں جہاد ہی کرنا ہو، مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق کے سوا اور کچھ نہ ہو تو اللہ اس کا ضامن ہوتا ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں یا اس کے گھر کی طرف اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا دوں جس سے وہ نکل کر گیا تھا۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اللہ کی راہ میں جو زخم لگتا ہے تو قیامت کے دن مجاہد اس حال میں آئے گا کہ گویا وہ زخم ابھی ہی لگا ہے، اس کا رنگ تو خون والا ہوگا اور اس کی مہک مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں آپ کی [illegible] مسلمانوں پر شاق ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں کبھی ایسے لشکر [illegible] جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے جاتا ہے، لیکن میں اس بات کی گنجائش نہیں پاتا کہ ان کو سوار کراؤں اور وہ بھی گنجائش نہیں پاتے اور ان صحابہ پر یہ بات بڑی گراں گزرتی ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میں تو چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر جہاد کروں اور پھر قتل کر دیا جاؤں (مسلم، بخاری نے اس کا کچھ حصہ روایت کیا ہے)"الکلم" بمعنی: زخم

(۱۲۹۵) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَامِنْ مَكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمٰى: اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ. متفق عليه.

(۱۲۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ زخم کھانے والا جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا اور اس کا رنگ خون کے رنگ کی طرح ہوگا مگر اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲۹۶) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جَرْحاً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَوْنُكِبَ نُكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرَ مَا كَانَتْ: لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ، وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ. رواه ابوداؤد والترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۲۹۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان آدمی نے اللہ کی راہ میں اتنی دیر بھی جہاد کیا جتنا کسی اونٹنی کو دوبارہ دوہنے کا فاصلہ ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور جس کو اللہ کی راہ میں زخم لگا، یا کوئی خراش آئی تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ وہ زخم یا خراش زیادہ سے زیادہ اس حالت میں ہوگی جس میں وہ تھی، اس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔

(۱۲۹۷) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّرَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّن مَّاءٍ عَذْبَةٍ؛ فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ: لَوِاعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ، وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، فَاِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِيْنَ عَاماً أَلَا تُحِبُّوْنَ أَن يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ أُغْزُوْافِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رواه الترمذي، وقال: حديث حسن.

"الفواق" ما بين الحلبتين.

(۱۲۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کا گزر ایک ایسی گھاٹی سے ہوا جس میں میٹھے پانی کا ایک چشمہ تھا، اس کو وہ جگہ اچھی لگی، اس نے کہا کاش! میں لوگوں سے الگ ہو کر اس گھاٹی پر قیام کرلوں لیکن میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا یہاں تک کہ میں آپ ﷺ سے اجازت لے لوں، اس نے اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو اس لئے کہ تمہارے کسی ایک آدمی کا اللہ کی راہ میں قیام (جہاد) کرنا اس کے اپنے گھر کی ستر سالہ نماز سے بہتر ہے۔ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور جنت میں داخل کرے؟ تم اللہ کے راستے میں جہاد کرو، جس نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقفے جتنے وقت کے لئے بھی جہاد کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ (ترمذی اور یہ حدیث حسن ہے) الفُوَاقُ: ایک بار دودھ نکال کر دوبارہ نکالنے کے درمیان کا فاصلہ۔

(۱۲۹۸) وَعَنْهُ قَالَ- قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَايَعْدِلُ الْجِهَادَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ" فَأَعَادُوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: "لَا

(۱۲۹۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کے برابر ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں

تَسْتَطِيْعُوْنَهُ!" ثُمَّ قَالَ: "مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلَاةٍ، وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. متفق عليه وهذا لفظ مسلم.

"وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ؟ قَالَ: لَا أَجِدُهُ" ثُمَّ قَالَ: "هَلْ تَسْتَطِيْعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ تَقُوْمُ وَلَا تَفْتُرُ وَتَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ؟" فَقَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ؟!"

رکھتے۔ پس انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے یہ سوال دو تین بار دہرایا۔ آپ ہر مرتبہ یہی جواب دیتے رہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، پھر فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزے دار، شب بے دار ہو، اللہ کی آیات کی تلاوت کرنے والا ہو، وہ نماز سے نہیں تھکتا ہو، نہ روزے رکھنے سے، یہاں تک مجاہد فی سبیل اللہ اپنے گھر واپس نہ لوٹ آئے۔ (بخاری و مسلم۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتادیں جو جہاد کے برابر ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کرنے کے لئے نکلے تو تم اپنی مسجد میں داخل ہو جاؤ، نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اس میں ذرا بھی سستی نہ کرو اور روزہ رکھنے والا کبھی روزہ نہ چھوڑے، پس اس آدمی نے کہا اس کی طاقت کوئی رکھ سکتا ہے؟

(۱۲۹۹) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلٰى مَتْنِهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ أَوِالْمَوْتَ مَظَانَّهُ، أَوْرَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ أَوْ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذَا الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ، يُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ". رواه مسلم.

(۱۲۹۹) حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے کھڑا ہو، جب بھی کوئی جنگی آواز یا گھبراہٹ سنتا ہے تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر اڑنے لگتا ہے، شہادت یا موت کو اس کی جگہوں سے تلاش کرتا ہے۔ یا ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی یا وادیوں میں سے کسی وادی میں اقامت اختیار کرتا ہے، نماز قائم کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جائے، لوگوں سے سوائے بھلائی کے اس کا کوئی تعلق نہ ہو۔ (مسلم)

(۱۳۰۰) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. رواه البخاري.

(۱۳۰۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے، دو درجوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان کا ہے۔ (بخاری)

(۱۳۰۱) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ رَضِيَ

(۱۳۰۱) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر،

بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْناً، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ" فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْسَعِيْدٍ، فَقَالَ: اَعِدْهَا عَلَيَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: "وَأُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَمِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ" قَالَ: وَمَاهِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. رواه مسلم.

اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس بات پر اظہار تعجب کیا اور کہا اے اللہ کے رسول! یہ بات میرے سامنے پھر اعادہ فرمادیں۔ آپ ﷺ نے ان کا پھر اعادہ فرمادیا، پھر فرمایا: دوسری چیز جس سے اللہ تعالیٰ بندے کے درجات سوگنا جنت میں بڑھادیتے ہیں حالانکہ دو درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ حضرت ابوسعید نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ نیکی کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (مسلم)

(١٣٠٢) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ" فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: يَا اَبَامُوْسٰى! أَأَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: "أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ" ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَأَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ. رواه مسلم.

(۱۳۰۲) حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے سنا جب کہ وہ دشمن کے سامنے تھے، وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں، یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا، اس کی ظاہری حالت پراگندہ تھی اور اس نے کہا اے ابوموسیٰ! کیا تم نے واقعی رسول اللہ ﷺ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، پس وہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس چلا گیا اور کہا میں تمہیں آخری سلام کہتا ہوں اور پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی، پھر اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف چلا، دشمن پر اس سے حملہ کرتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہوگیا۔ (مسلم)

(١٣٠٣) وَعَنْ اَبِيْ عَبْسٍ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ. رواه البخاري.

(۱۳۰۳) حضرت ابوعبس عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی بندے کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں اور پھر انہیں جہنم کی آگ بھی چھوئے۔ (بخاری)

(١٣٠٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ. رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۳۰۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ کے خوف سے رویا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور کسی آدمی پر اللہ کے راستے کا گردوغبار اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہوگا۔ (ترمذی اور امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(١٣٠٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(۱۳۰۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دو آنکھیں ہیں جن کو آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔ (ترمذی اور صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(۱۳۰۶) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ جَهَّزَ غَازِياً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِياً فِيْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا. متفق عليه.

(۱۳۰۶) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی غازی کو اللہ کی راہ میں تیار کیا تو گویا اس نے خود غزوہ کیا اور جس آدمی نے کسی غازی کے اہل وعیال پر بھلائی کے ساتھ نگرانی کی اس نے بھی یقیناً جہاد کیا۔

(۱۳۰۷) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَوْمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَوْطَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۳۰۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقات میں سے سب سے افضل صدقہ اللہ کی راہ میں سایہ دار خیمہ لگانا ہے، یا اللہ کی راہ میں کسی خادم کا عطیہ دینا ہے، یا جوان اونٹنی اللہ کی راہ میں دینا ہے۔ (ترمذی، اور امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۳۰۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُ بِهِ. قَالَ: "إِئْتِ فُلَاناً فَإِنَّهُ كَانَ قَدْ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ" فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: أَعْطِنِي الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ: يَافُلَانَةُ، أَعْطِيْهِ الَّذِيْ كُنْتُ تَجَهَّزْتُ بِهِ، وَلَا تَحْبِسِيْ عَنْهُ شَيْئاً، فَوَ اللّٰهِ لَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئاً فَيُبَارَكُ لَكِ فِيْهِ. رواه مسلم.

(۱۳۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم قبیلے کے ایک نوجوان نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس سامان جہاد نہیں جن کے ذریعے سے جہاد کا ساز وسامان تیار کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کے پاس جاؤ اس نے جہاد کی تیاری کی لیکن وہ بیمار ہوگیا، وہ نوجوان اس کے پاس آیا اور اس سے کہا رسول اللہ ﷺ تم کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ وہ سامان مجھے دے دو جو تم نے جہاد کے لئے تیار کیا ہے۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا اے فلانی اس کو وہ سامان دے دو جس کے ساتھ میں نے جہاد کی تیاری کی تھی اور اس میں سے کوئی چیز مت روکنا اللہ کی قسم اس میں سے کوئی چیز مت روکنا تاکہ تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دی جائے۔

(۱۳۰۹) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ، فَقَالَ: "لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا، وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا. رواه مسلم.

(۱۳۰۹) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی طرف جہاد کے لئے جب کہ وہ کافر تھے ایک دستہ بھیجا اور فرمایا: ہر دو آدمیوں سے ایک آدمی جہاد کے لئے جائے اجر ان دونوں کے درمیان ہوگا۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ"

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی

ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: "أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ."

جہاد کے لئے گھر سے نکلے، پھر آپ ﷺ نے بیٹھنے والے کے لئے فرمایا: تم میں سے جو شخص جہاد میں جانے والے کے گھر والوں اور اس کے مال میں بھلائی کے ساتھ جانشینی کرے گا تو اس کو جہاد میں جانے والے سے آدھا ثواب ملے گا۔ (مسلم)

(۱۳۱۰) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ قَالَ: "أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ" فَأَسْلَمَ، ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَمِلَ قَلِيْلاً وَأُجِرَ كَثِيْراً. متفق عليه و هذا لفظ البخاري.

(۱۳۱۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جو لوہے کے جنگی آلات میں ڈھکا ہوا تھا اس نے آکر کہا یا رسول اللہ! میں جہاد کروں یا اسلام قبول کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اسلام قبول کرو، پھر جہاد کرو۔ پس اس نے اسلام قبول کیا اور پھر وہ لڑا اور شہید ہو گیا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے عمل تھوڑا سا کیا اور ثواب بہت زیادہ پا لیا۔ (بخاری و مسلم۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

(۱۳۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَاأَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَاعَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ، يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ؛ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ". وَ فِيْ رِوَايَةٍ: "لِمَايَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ" متفق عليه.

(۱۳۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں جانے والا شخص ایسا نہیں جو دنیا میں لوٹنے کو پسند کرے گا اور اس کے لئے زمین میں کوئی چیز ہو سوائے شہید کے وہ آرزو کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئے اور دس مرتبہ شہید کیا جائے کیونکہ بزرگی کو وہ دیکھے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کیونکہ شہادت کی فضیلت کو وہ دیکھے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۳۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلشَّهِيْدِ كُلَّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ".

(۱۳۱۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سوائے قرض کے شہید کی ہر غلطی کو معاف کر دیتا ہے۔ (مسلم)

اور ان کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ کی راہ میں شہادت ہر چیز کا کفارہ بن جاتی ہے، سوائے قرض کے۔

(۱۳۱۳) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْهِمْ، فَذَكَرَ أَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ! اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(۱۳۱۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا تمام عملوں میں افضل عمل ہے، پس ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ! یہ بتلایئے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا مجھ سے میری خطائیں معاف کر دی جائیں گی؟ تو اس سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اگر تو اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا جب کہ

وَأَنْتَ صَابِرٌ، مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ قُلْتَ؟" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ! وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ". رواه مسلم.

تو ثابت قدم رہنے والا ہو، ثواب کی نیت رکھنے والا، آگے بڑھ کر حملہ کرنے والا ہو، نہ کہ پیچھے ہٹنے والا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے کیسے کہا تھا؟ اس نے سوال دہرایا اور کہا کہ فرمایئے اگر میں اللہ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو کیا مجھ سے میری غلطیاں معاف کر دی جائیں گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں جب کہ تم ثابت قدمی اور صحیح نیت کے ساتھ آگے بڑھ کر لڑنے والے ہو، پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے نہ ہو، قرض معاف نہیں ہوگا اس لئے کہ جرائیل امین نے مجھ کو یہ بتلایا ہے۔ (مسلم)

(١٣١٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: "فِي الْجَنَّةِ" فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِيْ يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ. رواه مسلم.

(١٣١٤) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں شہید کر دیا گیا تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں۔ تو اس نے وہ کھجوریں پھینک دیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں، پھر کفار سے لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (مسلم)

(١٣١٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوْا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَقْدِمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ اِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهُ" فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ" قَالَ: يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ؟ قَالَ: "نَعَمْ" قَالَ: بَخٍ بَخٍ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَايَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟" قَالَ: لَا وَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِهَا، قَالَ: "فَاِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا" فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ أَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ! فَرَمٰى بِمَاكَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. "اَلْقَرَنُ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَالرَّاءِ: هُوَ جعبة النشاب.

(١٣١٥) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ چلے یہاں تک کہ وہ مشرکین سے پہلے بدر (مقام) پر پہنچ گئے۔ مشرکین بھی آ گئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی پیش قدمی نہ کرے یہاں تک کہ میں خود اس کے بارے میں کچھ کہوں یا کروں۔ پس مشرکین قریب ہو گئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس جنت کی طرف اٹھو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سن کر عمیر بن حمام انصاری کہنے لگے یا رسول اللہ! جنت کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا واہ واہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے واہ، واہ پر آمادہ کیا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ! اس امید کے سواء اور کوئی بات نہیں کہ میں اس جنت میں جانے والوں میں سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم بھی جنت میں جانے والوں میں سے ہو۔ پس انہوں نے اپنے ترکش میں سے چند کھجوریں نکالیں ان کو کھانا شروع کر دیا پھر فرمایا: میں اپنی یہ چند کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو یہ زندگی تو لمبی ہوگی، پس جو کھجوریں ان کے پاس تھیں ان کو اس نے پھینک دیا، پھر ان مشرکین سے جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

(مسلم) القرن: (قاف اور راء پر زبر) بمعنی: ترکش۔

(۱۳۱۶) وَعَنْهُ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ، فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ، فِيْهِمْ خَالِيْ حَرَامٌ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ، وَيَتَدَارَسُوْنَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُوْنَ، وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَاءِ، فَيَضَعُوْنَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهُ، وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ، وَلِلْفُقَرَاءِ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ، فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا وَأَتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ، فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰى أَنْفَذَهُ، فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَإِنَّهُمْ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا. متفق عليه. و هذا لفظ مسلم.

(۱۳۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کچھ لوگ ہمارے ساتھ بھیج دیں جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔ پس آپ ﷺ نے انصار میں سے ستر آدمی ان کی طرف بھیجے جن کو قراء کہا جاتا تھا، اس میں میرے ماموں حضرت حرام بھی تھے، یہ سب حضرات قرآن پڑھتے تھے، رات کو قرآن کریم پڑھنے پڑھانے میں گزارتے اور اسے سیکھتے، دن کو یہ لوگ پانی لاتے اور اسے مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں جمع کر کے لاتے اور ان کو فروخت کرتے اور اس سے اہل صفہ اور فقراء کے لئے کھانا خریدتے تھے۔ ان کو نبی کریم ﷺ نے بھیج دیا۔

پس ان کو لے جانے والے ان کے دشمن ہو گئے اور ان کو منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے ہی شہید کر دیا، شہادت سے پہلے انہوں نے کہا اے اللہ! ہمارے نبی کو ہماری طرف سے یہ بات پہنچا دے کہ ہماری ملاقات تجھ سے ہوگئی ہے اور ہم تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حضرت حرام کے پاس ان کے پیچھے سے ایک آدمی آیا اور نیزہ ان کو گھونپ دیا یہاں تک کہ وہ ان کے بدن سے آر پار ہو گیا۔ حضرت حرام نے کہا رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے بھائیوں کو شہید کر دیا گیا اور انہوں نے یہ کہا اے اللہ! ہمارے نبی کو یہ بات پہنچا دے کہ ہماری تجھ سے ملاقات ہوگئی ہے اور ہم تجھ سے راضی اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔ (بخاری و مسلم، یہ الفاظ مسلمؒ کے ہیں)

(۱۳۱۷) وَعَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّيْ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ. يَعْنِيْ أَصْحَابَهُ. وَأَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا

(۱۳۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ میرے چچا انس بن نضر جنگ بدر کی لڑائی سے غیر حاضر رہے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ! پہلی لڑائی جو آپ نے مشرکین سے کی، میں اس میں غیر حاضر رہا، اگر اللہ نے مجھے مشرکین کے ساتھ لڑائی کا موقع دیا تو ضرور اللہ دیکھ لیں گے کہ میں کیا کرتا ہوں، پس جب احد کی لڑائی کا دن آیا، مسلمان منتشر ہو گئے تو انہوں نے کہا اے اللہ! میں تیری طرف اس کام سے معذرت چاہتا ہوں

صَنَعَ هٰؤُلَاءِ. يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ. ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَاسَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ اَلْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ، إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُوْنِ أُحُدٍ! قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاصَنَعَ! قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا فِيْهِ بِضْعاً وَثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْطَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْرَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَ وَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ، فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ اِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نَرٰى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهِ ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ اِلَى آخِرِهَا. متفق عليه و قد سبق في باب المجاهدة.

جوان لوگوں نے (صحابہ) نے کیا ہے۔ اور تیرے سامنے اس کام سے برأت کا اظہار کرتا ہوں جوان مشرکوں نے کیا ہے، پھر آگے بڑھے۔

پس ان کا سامنا حضرت سعد بن معاذ سے ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے سعد بن معاذ! نضر کے رب کی قسم! جنت یقیناً احد کے پہاڑ کے ورے ہے، میں اس کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ پس سعد نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! جو کچھ انہوں نے کیا ہے میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، پس حضرت انس نے عرض کیا ہم نے ان کے جسم پر تلوار کے اسی نشانات پائے یا نیزے کے زخم یا تیر کے نشان پائے۔ اور ہم نے انہیں شہید ہونے کی حالت میں پایا اور مشرکین نے ان کا مثلہ کر کے ان کی شکل وصورت بگاڑ دی تھی، پس انہیں ان کی بہن کے سواء کوئی پہچان نہ سکا، انہوں نے بھی اسے انگلیوں کے پورے سے پہچانا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم سمجھتے یا خیال کرتے تھے کہ یہ آیت حضرت نضر اور ان جیسے آدمیوں کے بارے میں ہی نازل ہوئی ہے۔ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوْا اللّٰهَ. "کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے اس وعدے کو پورا کر دیا جو اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔ (مسلم باب مجاہدہ میں یہ روایت گذر چکی ہے)

(١٣١٨) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ، فَصَعِدَ ابِيَ الشَّجَرَةَ، فَأَدْ خَلَانِيْ دَاراًهِيَ أَحْسَنُ وَ أَفْضَلُ، لَمْ أَرَقَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالَا: أَمَّاهٰذِهِ الدَّارُفَدَارُ الشُّهَدَاءِ. رواه البخاري وهو بعض من حديث طويل فيه انواع العلم سيأتي في باب تحريم الكذب إن شاء الله تعالٰى.

(۱۳۱۸) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے رات کو دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور وہ درخت پر چڑھے، پھر مجھے انہوں نے ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو بہت خوب صورت اور اعلی بنا ہوا تھا، میں نے اس سے زیادہ خوب صورت گھر کبھی نہیں دیکھا۔ دونوں نے کہا یہ گھر شہداء کا ہے۔ (بخاری) یہ طویل روایت کا حصہ ہے جس میں علم کی کئی قسمیں ہیں، وہ "باب تحریم الکذب" میں مزید انشاء اللہ آئے گی۔

(١٣١٩) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ،فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اِجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِيْ

(۱۳۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام ربیع بنت براء یہ حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں، مسجد نبوی میں حاضر ہوئیں اور دریافت کیا آپ ﷺ سے کہ حارثہ بدر میں شہید ہو گئے تھے تو اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو پھر میں ان پر خوب روؤں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حارثہ کی والدہ! وہ بے شک

الْبُكَاءِ، فَقَالَ: "يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى. رواه البخاري.

جنت کے باغات میں ہے اور یقیناً تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں پہنچ چکا ہے۔ (بخاری)

(١٣٢٠) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِي قَوْمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَازَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا. متفق عليه.

(۱۳۲۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اس حال میں کہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا۔ ان کی لاش آپ ﷺ کے سامنے رکھ دی گئی، میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا تو کچھ لوگوں نے مجھے روک دیا، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا فرشتے تمہارے والد کو اپنے پروں سے برابر سایہ کیے ہوئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(١٣٢١) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ. رواه مسلم.

(۱۳۲۱) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سچے دل سے اللہ جل شانہ سے شہادت کی دعا مانگتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کو شہداء کے مرتبوں پر پہنچا دے گا اگرچہ اسے موت اپنے بستر پر ہی کیوں نہ آئے۔ (مسلم)

(١٣٢٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صِدْقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ. رواه مسلم.

(۱۳۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت کا طلب گار ہو تو اس کو یہ دے دی جاتی ہے، اگرچہ شہادت اسے حاصل نہ بھی ہو۔ (مسلم)

(١٣٢٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ. رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۳۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید قتل سے اتنی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی تم میں سے کوئی شخص چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ (ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(١٣٢٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ" ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ! اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ. متفق عليه.

(۱۳۲۴) حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بعض ان دنوں میں جب آپ کا مقابلہ دشمن سے ہوا انتظار فرمایا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا، پھر آپ ﷺ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! دشمن سے لڑنے کی تمنا نہ کرو اور اللہ جل شانہ سے عافیت مانگو مگر جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور یقین سے جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے چھاؤں میں ہے۔ پھر فرمایا: اللهم منزل الكتاب الخ. اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، دشمن کے لشکروں کو شکست دینے والے، ان کو شکست دے دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ (بخاری و مسلم)

(۱۳۲۵) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثِنْتَانِ لَاتُرَدَّانِ، أَوْقَلَّمَا تُرَدَّانِ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَالنِّدَاءِ وَعِنْدَالْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً. رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(۱۳۲۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا (یہ فرمایا) کم ہی رد کی جاتی ہیں: ① اذان کے وقت کی دعا، ② اور لڑائی کے وقت کی دعا جب کہ باہم گھمسان کا وقت ہو۔ (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے)

(۱۳۲۶) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ، بِكَ اَحُوْلُ، وَبِكَ أَصُوْلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ. رواه ابوداؤد والترمذي وقال: حديث حسن.

(۱۳۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرماتے: اللهم انت عضدى الخ اے اللہ تو ہی میرا بازو ہے اور میرا مددگار ہے، تیری مدد سے ہی پھرتا ہوں اور تیری ہی توفیق سے میں دشمن پر حملہ کرتا ہوں اور لڑتا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی اور صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(۱۳۲۷) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّانَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ. رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(۱۳۲۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی قوم سے خطرہ محسوس فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اللهم انا نجعلك الخ "اے اللہ ہم تجھ کو ہی ان کے مدمقابل قرار دیتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (ابوداؤد نے اس کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۱۳۲۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا اَلْخَيْرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. متفق عليه.

(۱۳۲۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے بھلائی باندھ دی گئی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۳۲۹) وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: اَلْاَجْرُ، وَالْمَغْنَمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۳۲۹) جناب عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیاں قیامت تک کے لئے خیر سے بندھی ہوئی ہیں، وہ خیر اجر و غنیمت کی شکل میں حاصل ہوتا رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۳۳۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اِحْتَبَسَ فَرَساً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ، وَتَصْدِيْقاً بِوَعْدِهٖ، فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَ رَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه البخاري

(۱۳۳۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کی راہ کے لئے گھوڑا پالا تو بے شک اس کی گھاس، اس کی سیرابی، اس کا پاخانہ اور اس کا پیشاب قیامت والے دن اس کے ترازو کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔ (بخاری)

(۱۳۳۱) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ، فَقَالَ: هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَكَ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ". رواه مسلم.

(۱۳۳۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی مہار والی اونٹنی آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے اس کے بدلے میں قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ہوں گی جو تمام کی تمام مہار والی ہوں گی۔

(۱۳۳۲) وَعَنْ اَبِیْ حَمَّادٍ وَ یُقَالُ: اَبُوْ سُعَادٍ وَیُقَالُ: اَبُوْ اَسَدٍ وَیُقَالُ: اَبُوْ عَامِرٍ وَیُقَالُ: اَبُوْ عَمْرٍو وَ یُقَالُ: اَبُو الْاَسْوَدِ وَیُقَالُ: اَبُوْ عَبْسٍ. عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ: "وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ، اَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ. رواه مسلم.

(۱۳۳۲) حضرت ابو حماد اور بعض کے نزدیک ابو سعاد یا ابو اسد یا ابو عامر یا ابو عمرو یا ابو الاسود یا ابو عبس عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: **واعدوا لهم ما استطعتم الخ:** تم ان کافروں کے مقابلے کے لئے تیاری کرو جس حد تک طاقت ہے، خبردار سن لو طاقت تیر اندازی میں ہے، سن لو طاقت تیر اندازی میں ہے سن لو طاقت تیر اندازی میں ہے۔ (مسلم)

(۱۳۳۳) وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "سَتُفْتَحُ عَلَیْكُمْ أَرَضُوْنَ، وَ یَكْفِیْكُمُ اللّٰهُ فَلَا یَعْجِزْ اَحَدُكُمْ أَنْ یَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ. رواه مسلم.

(۱۳۳۳) حضرت عقبہ بن عامر جہنی ہی سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا عنقریب تم پر زمین کے فتح کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہو جائے گا پس تم میں کوئی شخص بھی تیروں کے بارے میں کوتاہی نہ کرے۔

(۱۳۳۴) وَعَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عُلِّمَ الرَّمْیَ، ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا، أَوْ فَقَدْ عَصٰی. رواه مسلم.

(۱۳۳۴) حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تیر اندازی سیکھی پھر اس کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں یا (یہ فرمایا) اس نے یقیناً نافرمانی کی۔ (مسلم)

(۱۳۳۵) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "إِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِهِ الْخَیْرَ، وَالرَّامِیَ بِهٖ، وَمُنْبِلَهٗ، وَارْمُوْا، وَارْكَبُوْا، وَأَنْ تَرْمُوْا أَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوْا، وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْیَ بَعْدَ مَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا" أَوْ قَالَ: "كَفَرَهَا". رواه ابوداؤد.

(۱۳۳۵) حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے ہی مروایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں: ① اس کے بنانے والے کو جو اس کے بنانے میں بھلائی کی نیت کرے، ② تیر چلانے والے کو، ③ اور ترکش سے تیر نکال نکال کر دینے والے کو۔ تم تیر اندازی اور گھڑ سواری سیکھو، اور مجھے تمہارا تیر اندازی کا سیکھنا گھڑ سواری کے سیکھنے سے زیادہ محبوب ہے اور جس نے بے رغبتی کی وجہ سے تیر اندازی سیکھنے کے بعد چھوڑ دیا تو اس نے نعمت کو چھوڑ دیا یا یہ فرمایا اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔ (ابوداؤد)

(۱۳۳۶) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

(۱۳۳۶) حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

مَرَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَفَرٍ یَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ: "اِرْمُوْا بَنِیْ اِسْمَاعِیْلَ، فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیاً. رواه البخاری.

ﷺ کا ایک ایسی جماعت پر سے گزر ہوا جو بطور مقابلہ تیر اندازی کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اولاد اسماعیل! تم تیر اندازی کرو اس لئے کہ تمہارے باپ (حضرت اسماعیل علیہ السلام) بھی تیر انداز تھے۔ (بخاری)

(۱۳۳۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنْ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرَةٍ. رواه ابوداؤد، والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

(۱۳۳۷) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر چلایا پس اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی، دونوں نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۳۳۸) وَعَنْ اَبِیْ یَحْیٰی خُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کُتِبَ لَهٗ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ. رواه الترمذی وقال حدیث حسن.

(۱۳۳۸) حضرت ابو یحییٰ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اللہ کے راستے میں کچھ خرچ کرے تو اس کے لئے سات سو گنا اجر لکھا جاتا ہے۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن ہے)

(۱۳۳۹) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْیَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِسَبْعِیْنَ خَرِیْفاً. متفق علیه.

(۱۳۳۹) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اللہ کے راستہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ جل شانہ اس ایک دن کے بدلے اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کے بقدر دور کر دیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۳۴۰) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ صَامَ یَوْماً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّارِخَنْدَقاً کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. رواه الترمذی و قال: حدیث حسن صحیح.

(۱۳۴۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان آسمان و زمین کے فاصلے کے بقدر خندق ڈال دیتے ہیں۔ (ترمذی اور صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۳۴۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ، وَلَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِغَزْوٍ، مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِنَ النِّفَاقِ. رواه مسلم.

(۱۳۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس نے نہ کبھی جہاد کیا اور نہ ہی اس کے نفس نے جہاد کے بارے میں سوچا تو اس کی موت منافقت کی ایک خصلت پر ہوگی۔ (مسلم)

(۱۳۴۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: کُنَّا مَعَ

(۱۳۴۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جہاد

النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ، فَقَالَ: "إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالاً مَاسِرْتُمْ مَسِيْراً وَلَاقَطَعْتُمْ وَادِياً اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ، حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ.

وفي رواية: "حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ" وفي رواية: "الاشركوكم في الاجر" رواه البخاری من رواية أنس، ورواه مسلم من رواية جابرو اللفظ له.

میں آپ ﷺ کے ساتھ گئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے جو سفر طے کیا اور جو وادی کو عبور کیا مگر تمہارے ساتھ ثواب میں شریک ہیں ان کو بیماری نے روک لیا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ عذر نے انہیں روک لیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ وہ ثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔ بخاری نے اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس کو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے یہاں الفاظ مسلم کے ہیں۔

(١٣٤٣) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ اَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ؟ وفي رواية: يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً. وفي رواية: وَ يُقَاتِلُ غَضَباً، فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. متفق عليه.

(۱۳۴۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی تو مال غنیمت کے لئے لڑتا ہے اور ایک آدمی شہرت کے لئے اور ایک اس لئے لڑتا ہے تاکہ اس کا مقام معلوم ہو جائے۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ کوئی بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے، کوئی عصبیت کے لئے لڑتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی شخص غصے کی خاطر لڑتا ہے، پس ان میں کون اللہ کے راستے میں لڑنے والا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو وہ شخص اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(١٣٤٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْسَرِيَّةٍ تَغْزُوْ، فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْتَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ أُجُوْرِهِمْ، وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَ تُصَابُ اِلَّا تَمَّ أُجُوْرُهُمْ. رواه مسلم.

(۱۳۴۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لڑنے والا گروہ یا لشکر جہاد کرے پس وہ مال غنیمت حاصل کرے اور صحیح وسالم واپس آجائے تو اس نے اپنا دو تہائی ۲/۳ دنیا میں جلد حاصل کر لیا۔ اور جو گروہ یا لشکر لڑے لیکن مال غنیمت حاصل نہ کر سکے اور شہید یا زخمی ہو جائے تو اس کے لئے ان کا پورا اجر ہے۔

(١٣٤٥) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِئْذَنْ لِيْ فِي السِّيَاحَةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِيْ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، عَزَّوَ جَلَّ. رواه ابوداؤدباسنادجيد.

(۱۳۴۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! مجھے سیاحت (تفریح دنیا) کی اجازت عنایت فرما دیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی سیاحت تو اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔ (ابوداؤد نے اس کو نقل کیا ہے عمدہ سند کے ساتھ)

(١٣٤٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ.

رواه ابوداؤد باسناد جيد "القفلة" الرجوع، والمراد: الرجوع من الغزو بعد فراغه ومعناه: أنه يثاب في رجوعه بعد فراغه من الغزو.

(١٣٤٧) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَتَلَقَّيْتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.

رواه ابوداؤد باسناد صحيح بهذا اللفظ. ورواه البخاري قَالَ: ذَهَبْنَا نَتَلَقّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.

(١٣٤٨) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِياً أَوْ يَخْلُفْ غَازِياً فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(١٣٤٩) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "جَاهِدُوْا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ. رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(١٣٥٠) وَعَنْ اَبِيْ عَمْرٍو وَيُقَالُ: اَبُوْ حَكِيْمٍ، اَلنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ، وَيَنْزِلَ النَّصْرُ. رواه ابوداؤد والترمذي

(۱۳۴۶) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد سے لوٹنا جہاد کرنے کے مثل ہے۔ (ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

قفلة: بمعنی لوٹنا اور مراد جہاد سے فارغ ہو کر لوٹنا ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ جہاد سے فراغت کے بعد جب مجاہد لوٹتا ہے تو اس واپسی پر بھی اس کو ثواب دیا جاتا ہے۔

(۱۳۴۷) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس آئے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے چلے، پس میں نے بھی بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ (ابوداؤد نے ان الفاظ کے ساتھ اس کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

اور امام بخاری نے اسے اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت سائبؓ نے روایت کیا، ہم بچوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے ثنیۃ الوداع میں آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔

(۱۳۴۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ کسی غازی کو جہاد کا سامان دے کر اس کی تیاری کروائی یا کسی غازی کے پیچھے اس کے گھر والوں کی بہتر دیکھ بھال کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے کسی بڑی مصیبت (یا حادثے) سے دوچار کرے گا۔

(۱۳۴۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں سے اپنے مالوں اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ (ابوداؤد، اس کی سند صحیح ہے)

(۱۳۵۰) حضرت ابوعمرو اور بعض کے نزدیک ابوحکیم نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں حاضر رہا، اگر آپ دن کے ابتدائی حصے میں لڑائی کا آغاز نہ فرماتے تو لڑائی کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا، ہوائیں چلنے لگ جائیں اور مدد نازل ہونے لگتی۔ (ابوداؤد، ترمذی، اور امام ترمذی نے کہا یہ

وقال: حديث حسن صحيح.

حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۳۵۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ، فَاصْبِرُوْا". متفق عليه.

(۱۳۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دشمن سے لڑنے کی آرزو مت کرو اور اللہ سے عافیت کا سوال کیا کرو لیکن جب آمنا سامنا ہو جائے تو پھر ثابت قدم رہو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۳۵۲) وَعَنْهُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ". متفق عليه.

(۱۳۵۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنگ ایک چال ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۳۵) اس جماعت کا بیان جو آخرت کے اجر کے اعتبار سے شہید ہے ان کو غسل دیا جائے گا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی برخلاف اس شخص کے جو کافروں کے ساتھ لڑائی میں شہید ہو جائے (تو اس پر نہ غسل ہے اور نہ ہی نماز جنازہ ہے)

(۱۳۵۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيْدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. متفق عليه.

(۱۳۵۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید پانچ ہیں: ① طاعون سے مرنے والا، ② ہیضے سے مرنے والا، ③ ڈوب کر مرنے والا، ④ دب کر مرنے والا، ⑤ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۳۵٤) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا تَعُدُّوْنَ الشُّهَدَاءَ فِيْكُمْ؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ. قَالَ: "اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِيْلٌ!" قَالُوْا: فَمَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ". رواه مسلم.

(۱۳۵٤) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے میں سے کن لوگوں کو شہید شمار کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو میری امت میں شہداء بہت کم ہوں گے انہوں نے پوچھا پھر یا رسول اللہ! کون شہید ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، جو اللہ کے راستے میں طبعی موت مر جائے وہ شہید ہے، جو طاعون کی بیماری سے مر جائے وہ شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مر جائے وہ شہید ہے، اور جو ڈوب کر مر جائے وہ شہید ہے۔ (مسلم)

(۱۳۵۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۱۳۵۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مال کی حفاظت کرتے

تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ". متفق عليه.

ہوئے قتل کر دیا جائے پس وہ شہید ہے۔ (بخاری و مسلم)

(١٣٥٦) وَعَنْ اَبِی الْاَعْوَرِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَحَدِالْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَشَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَشَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهِ فَهُوَشَهِيْدٌ". رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن صحيح

(١٣٥٦) حضرت ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، جو ان دس صحابہ میں سے ایک ہیں جن کو جنتی ہونے کی خوش خبری دی گئی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی اور صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(١٣٥٧) وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَخْذَ مَالِیْ؟ قَالَ: "فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِیْ؟ قَالَ: "قَاتِلْهُ" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِیْ؟ قَالَ: "فَأَنْتَ شَهِيْدٌ" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: "هُوَفِی النَّارِ". رواه مسلم.

(١٣٥٧) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ فرمائیے کہ اگر کوئی آدمی میرا مال چھیننے کی نیت سے آئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اپنا مال مت لینے دو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اس سے لڑو۔ اس نے کہا یہ بتلائیے اگر وہ مجھ کو قتل کر دے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم شہید ہو گے۔ اس نے کہا یہ فرمائیں اگر میں اس کو قتل کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔ (مسلم)

(۲۳۶) غلاموں کو آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان

(٣٠١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ﴾ (سورة بلد: ١١، ١٣)

(٣٠١) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "پس وہ دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہیں ہوا اور تجھے کیا معلوم گھاٹی کیا ہے؟ کہ گردن کا آزاد کرنا ہے۔"

(١٣٥٨) وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْواًمِنْهُ مِنَ النَّارِحَتّٰی فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ". متفق عليه.

(١٣٥٨) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک مسلمان گردن کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرم گاہ کو۔ (بخاری و مسلم)

(١٣٥٩) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ:

(١٣٥٩) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَالْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قَالَ: قُلْتُ: اَىُّ رِقَابٍ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا، وَ اَكْثَرُهَا ثَمَناً. متفق عليه.

عرض کیا یا رسول اللہ! کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا کون سی گردنیں (آزاد کرنا) بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جوان کے مالکوں کے نزدیک زیادہ عمدہ اور زیادہ قیمتی ہوں۔ (بخاری ومسلم)

(۲۳۷) غلاموں سے حسن سلوک کرنے کا بیان

(٣٠٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَاناً وَ بِذِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ، وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى، وَالْجَارِالْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ، وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ (سورة نساء: ٣٦)

(۳۰۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتے دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی، پاس بیٹھنے والے اور مسافر کے ساتھ اور ان کے ساتھ جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہوئے یعنی غلاموں کے ساتھ (ان سب کے ساتھ اچھا سلوک کرو)۔''

(١٣٦٠) وَعَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَاذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَ عَلٰى غُلَامِهٖ مِثْلُهَا، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلاً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَيَّرَهٗ بِأُمِّهٖ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ": هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَ لْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْ هُمْ مَايَغْلِبُهُمْ، فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْ هُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ. متفق عليه.

(۱۳۶۰) حضرت معرور بن سوید روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا آپ نے ایک جوڑا پہنا ہوا تھا اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ایسا ہی جوڑا تھا۔ میں نے اس کے بابت ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص (غلام) کو برا بھلا کہا اور اس کو اس کی ماں کی نسبت سے عار دلائی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسے آدمی ہو کہ تمہارے اندر جاہلیت کا اثر موجود ہے، وہ تمہارے بھائی اور تمہارے خدمت گزار ہیں جن کو اللہ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ پس جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو اس کو اسی میں سے کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسی میں سے اسے پہنائے جو خود پہنتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا: ان پر ان کی طاقت سے زیادہ کاموں کا بوجھ نہ ڈالو، اگر تم انہیں ایسے کام پر کرو تو ان کی مدد بھی کرو۔ (بخاری ومسلم)

(١٣٦١) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا أَتٰى أَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ، فَاِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ، فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، فَاِنَّهٗ وَلِىَ عِلَاجَهٗ. رواه

(۱۳۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لائے پس اگر وہ اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھا سکے تو اسے ایک دو لقمے ضرور دے دے، اس لئے کہ اس نے اس کے پکانے کی تکلیف برداشت کی ہے۔

البخاری. "الأكلة" بضم الهمزة: هى اللقمة.

(بخاری) اکلہ: ہمزہ پر پیش بمعنی: لقمہ

(۲۳۸) اس غلام کی فضیلت کا بیان جو اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کرے

(١٣٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ. متفق عليه.

(۱۳۶۲) حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک غلام جب اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کرے تو اس کے لئے دوہرا ثواب ہے۔

(١٣٦٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ" وَالَّذِيْ نَفْسُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْ لَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْحَجُّ، وَ بِرُّ أُمِّيْ، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوْتَ وَ أَنَا مَمْلُوْكٌ. متفق عليه.

(۱۳۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غلام کے لئے جو اپنے آقا کی خیر خواہی اور اپنے رب کی عبادت کرنے والا ہو تو اس کو دوگنا اجر ہے۔ اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد، حج اور والدہ کے ساتھ نیکی کرنے کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں غلام ہونے کی حالت میں مرنے کو پسند کرتا۔ (بخاری و مسلم)

(١٣٦٤) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَمْلُوْكُ الَّذِيْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّيْ إِلٰى سَيِّدِهِ الَّذِيْ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيْحَةِ وَ الطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ. رواه البخاری.

(۱۳۶۴) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا ہے اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کرتا ہے جو اس کے ذمے ہے اور اس کی خیر خواہی و اطاعت بھی کرتا ہے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (بخاری)

(١٣٦٥) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ، وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ إِذَا أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ، وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ. متفق عليه.

(۱۳۶۵) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ہیں جن کے لئے دوہرا اجر ہے ① وہ آدمی جو اہل کتاب میں سے ہے، اپنے پیغمبر پر بھی ایمان لایا اور پھر محمد ﷺ پر بھی ایمان لایا۔ ② وہ غلام ہے جو اپنے اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے۔ ③ وہ آدمی جس کی ایک باندی ہو پس اس نے اس کو ادب سکھایا اور اس کی خوب اچھی تربیت کی، اسے علم سکھایا اور خوب اچھی تعلیم دی، پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لی۔ پس اس کے لئے بھی دوہرا اجر ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۳۹) فتنے اور فساد کے زمانے میں عبادت کرنے کی فضیلت

(١٣٦٦) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(۱۳۶۶) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ". رواه مسلم.

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فتنہ وفساد کے دور میں عبادت کرنا میری طرف (مدینہ) ہجرت کرنے کی طرح ہے۔ (مسلم)

(۲۴۰) خرید وفروخت، لینے دینے میں نرمی اختیار کرنے اور ناپ تول میں زیادہ اور مطالبہ میں اچھا رویہ اختیار کرنے اور ناپ تول میں زیادہ دینے کی فضیلت اور کم دینے سے ممانعت اور مالدار کا تنگدست کو مہلت دینے اور اس کو معاف کر دینے کی فضیلت کا بیان

(۳۰۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (سورة بقرة: ۲۱۵)

(۳۰۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''تم جو بھی بھلائی کرو گے یقیناً اللہ اسے جاننے والا ہے۔''

(۳۰٤) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَيَاقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ﴾ (سورة هود: ۸۰)

(۳۰۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے میری قوم! انصاف کے ساتھ ناپ تول کو پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔''

(۳۰۵) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (سورة المطففين: ۱، ۶)

(۳۰۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے، جو لوگوں سے خود ناپ کر پورا لیتے ہیں مگر جب ناپ یا تول کر دوسروں کو دیتے ہیں، تو کم دیتے ہیں کیا ان کو یقین نہیں کہ وہ ایک بڑے دن میں اٹھائے جائیں گے جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے؟''

(۱۳۶۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ، فَاَغْلَظَ لَهٗ، فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُوْهُ، فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا" ثُمَّ قَالَ: "اَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهٖ" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا نَجِدُ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ، قَالَ: "اَعْطُوْهُ، فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً". متفق عليه.

(۱۳۶۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ سے تقاضا کرنے لگا اور اس نے آپ ﷺ سے درشت رویہ اختیار کیا۔ تو صحابہ نے اسے سزا دینے کا ارادہ کیا، پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو اس لئے کہ حقدار کو بات کہنے کا حق ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اتنی عمر کا جانور دے دو جتنی عمر کا جانور اس کا تھا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس جیسا تو ہم کو نہیں ملا بلکہ اس سے بہتر اور زیادہ عمر والا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی اسے دے دو اس لئے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں سب سے اچھا ہو۔ (بخاری ومسلم)

(۱۳۶۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ، وَاِذَا اشْتَرٰى، وَاِذَا اقْتَضٰى. رواه

(۱۳۶۸) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت، خریدتے وقت اور قرض کی وصولی کا مطالبہ کرتے وقت نرمی کا معاملہ کرتا

البخاری.

(۱۳۶۹) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّنْجِیَہُ اللّٰہُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍاَوْ یَضَعْ عَنْہُ. رواہ مسلم.

(۱۳۷۰) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "کَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ، وَکَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاہُ: اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِراًفَتَجَاوَزْعَنْہُ، لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَلَقِیَ اللّٰہَ فَتَجَاوَزَ عَنْہُ". متفق علیہ.

(۱۳۷۱) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍالْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَلَمْ یُوْجَدْلَہٗ مِنَ الْخَیْرِ شَیْءٌ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ، وَکَانَ مُوْسِراً، وَکَانَ یَأْمُرُ غِلْمَانَہٗ اَنْ یَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ. قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ: "نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِکَ مِنْہُ، تَجَاوَزُوْا عَنْہُ. رواہ مسلم.

(۱۳۷۲) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اُتِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِہٖ، آتَاہُ اللّٰہُ مَالاً فَقَالَ لَہٗ: مَاذَاعَمِلْتَ فِی الدُّنْیَا؟ قَالَ: وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثاً. قَالَ: یَارَبِّ! آتَیْتَنِیْ مَالَکَ، فَکُنْتُ أُبَایِعُ النَّاسَ، وَکَانَ مِنْ خُلُقِیَ الْجَوَازُ، فَکُنْتُ أَتَیَسَّرُعَلَی الْمُوْسِرِ، وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ. فَقَالَ تَعَالٰی: "أَنَا اَحَقُّ بِذَامِنْکَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ" فَقَالَ عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ، وَاَبُوْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا: ھٰکَذَا سَمِعْنَاہُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. رواہ مسلم.

ہے۔(بخاری)

(۱۳۶۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی بے چینیوں سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ تنگدست کو مہلت دے یا اس مقروض کو معاف کر دے۔

(۱۳۷۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اس نے اپنے ملازم سے کہا ہوا تھا جب تم کسی تنگ دست کے پاس آؤ تو اس سے نرمی اور درگذر کا معاملہ کیا کرو، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگذر سے کام لے پس جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ نے اسے معاف فرما دیا (بخاری و مسلم)

(۱۳۷۱) حضرت ابومسعود البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے (بنی اسرائیل) کے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب کیا گیا تو اس کے پاس اس کے سوا کوئی نیکی نہیں پائی گئی کہ وہ لوگوں سے لین دین کرتا، بھلائی میں تعاون کرنے والا تھا۔ اس لئے کہ اس نے اپنے غلاموں کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ تنگ دست سے درگذر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ ہم درگذر کرنے کے اس سے زیادہ حقدار ہیں، اس سے درگذر کرو۔(مسلم)

(۱۳۷۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے دنیا میں کیا کیا؟ حضرت حذیفہ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی: "ولا یکتمون اللّٰہ حدیثا" کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکے گا پھر وہ بندہ جواب دے گا اے رب! تو نے اپنے پاس سے اچھا مال عطاء فرمایا تھا پس میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تھا میری عادت درگزر کرنے کی تھی۔

پس میں خوش حال لوگوں پر آسانی کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میں اس درگذر کرنے کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندے سے درگذر

کرو۔ اس پر عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بھی یہ بات آپ کے منہ مبارک سے اسی طرح سنی ہے۔

(۱۳۷۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِراً أَوْ وَضَعَ لَهُ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۳۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کردے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے عرش کے سامنے کی جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۳۷٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰى مِنْهُ بَعِيْراً (بِوُقِيَتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْدِرْهَمَيْنِ) فَوَزَنَ لَهُ فَأَرْجَحَ. متفق عليه.

(۱۳۷۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خریدا (دو اوقیہ اور ساتھ میں ایک درہم یا دو درہم یعنی ۸۱ یا ۸۲ درہم میں) تو اس کی قیمت جھکی ہوئی دی۔ (بخاری و مسلم)

(۱۳۷٥) وَعَنْ اَبِیْ صَفْوَانَ سويد بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ، فَجَاءَ نَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَا وِيْلَ، وَعِنْدِيْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ: "زِنْ وَ أَرْجِحْ. رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۳۷۵) حضرت ابو صفوان سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور مخرمۃ عبدی ہجر کی جگہ سے کچھ کپڑا لے کر آئے تو نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک پائجامہ کا بھاؤ کیا میرے پاس ایک وزن کرنے والا آدمی تھا جو معاوضے پر وزن کرتا تھا نبی کریم ﷺ نے اس وزن کرنے والے کو فرمایا: تولو اور جھکتا ہوا تولو۔ ابوداؤد، ترمذی۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

كتاب العلم

علم کا بیان

(۲۴۱) علم کی فضیلت کا بیان

(۳۰٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقُلْ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْماً﴾ (سورة طه: ١١٤)

(۳۰۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "آپ دعا کیجئے اے میرے رب! میرے علم کو بڑھادے۔"

(۳۰۷) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (سورة الزمر: ۹)

(۳۰۷) اور ارشاد گرامی ہے: "آپ (ﷺ) کہیے کہ کیا علم والے اور جہل والے برابر ہوتے ہیں؟"

(۳۰۸) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ (سورة المجادلة: ١١)

(۳۰۸) اور ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطاء ہوا ہے درجے بلند کردے گا۔"

(۳۰۹) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (سورة الفاطر: ۲۸)

(۳۰۹) ''خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔''

(۱۳۷۶) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْراً يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. متفق عليه.

(۱۳۷۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطاء کرتا ہے۔

(۱۳۷۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا. متفق عليه. والمراد بالحسد: الغبطة، وهوأن يتمنى مثله.

(۱۳۷۷) حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد کرنا جائز نہیں مگر دو آدمیوں پر ① وہ جس کو اللہ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اس مال کو خرچ کرنے پر مسلط ہو (یعنی خوب دین کی راہ میں خرچ کرتا ہو) ② وہ جس کو اللہ نے دین کا علم عطاء کیا ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اس کی دوسرے کو تعلیم دیتا ہو۔

(۱۳۷۸) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضاً، فَكَانَتْ فِيْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَ فِيْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا، وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرٰى إِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ، لَا تُمْسِكُ مَاءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ، فَعَلِمَ، وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْساً وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهِ. متفق عليه.

(۱۳۷۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ نے مجھے ہدایت اور علم دے کر بھیجا ہے اس کی مثال بارش کی ہے جو کسی زمین پر برسے تو زمین کا بعض حصہ عمدہ و پاکیزہ ہو جو اس پانی کو اپنے اندر لے لے اور خوب سبزہ اور گھاس اگائے۔ اور بعض حصہ سخت زمین والا ہو جو پانی کو روک کر محفوظ کر لے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے لوگوں کو فائدہ پہنچائیں اور وہ اس سے خود پئیں اور (جانور وغیرہ) کو بھی پلائیں اور زراعت کرے۔ اور بعض حصہ ایسا ہو زمین جو چٹیل بیابان ہو جو نہ پانی کو محفوظ کرے اور نہ گھاس وغیرہ اگائے۔ پس یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ کے دین میں سمجھ رکھے اور جس علم کے ساتھ اللہ نے مجھ کو بھیجا ہے اس کے ذریعہ سے فائدہ پہنچائے، خود بھی سیکھے اور دوسروں کو سکھائے اور اس شخص کی مثال جو اس کی طرف سر کو بلند نہیں کرتا (یعنی توبہ نہ کرے) اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے۔

(۱۳۷۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "فَوَ اللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِداً خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ. متفق عليه.

(۱۳۷۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(۱۳۸۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بِنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُما اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَ لَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسرَائِيْلَ، وَ لَا حَرَجَ، وَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رواه البخاری.

(۱۳۸۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے پہنچادو چاہے ایک بات ہی کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل کی باتیں بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں اور جس شخص نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

(۱۳۸۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقاً اِلَى الْجَنَّةِ. رواه مسلم.

(۱۳۸۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ایسے راستے پر چلا جس میں وہ علم حاصل کر رہا ہے تو اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں۔

(۱۳۸۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئاً. رواه مسلم.

(۱۳۸۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے اس کو ایسا ہی ثواب ملتا ہے جو اس کے متبعین کو ملتا ہے، اس کی وجہ سے ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

(۱۳۸۳) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ. رواه مسلم.

(۱۳۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ابن آدم مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہوجاتا ہے سوائے تین کاموں کے: ① صدقہ جاریہ، ② یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، ③ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔

(۱۳۸۴) وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَمَا وَالَاهُ، وَ عَالِماً، اَوْ مُتَعَلِّماً. رواه الترمذی، وقال: حديث حسن. قوله: وَمَاوَالَاهُ اَیْ طَاعَةُ اللّٰهِ.

(۱۳۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: دنیا ملعون ہے اور ملعون ہے جو اس میں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور وہ جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور عالم یا متعلم۔

(۱۳۸۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ. رواه الترمذی، وقال: حديث حسن.

(۱۳۸۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص علم کے طلب کرنے کے لئے نکلا وہ جب تک واپس نہ آئے اللہ ہی کے راستہ میں ہے۔

(۱۳۸۶) وَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۳۸۶) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مؤمن علم سے سیر نہیں

قَالَ: "لَنْ يَشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِنْ خَيْرٍحَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ. رواه الترمذی، وقال: حديث حسن.

ہوتا یہاں تک کہ اس کا منتہی جنت ہو جائے۔

(۱۳۸۷) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَا كُمْ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَ حَتّٰى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرَ. رواه الترمذی، وقال: حديث حسن.

(۱۳۸۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح کہ میری فضیلت تم میں سے کسی ادنی آدمی پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمانوں اور زمین والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں سمندر میں لوگوں کو خیر (یعنی علم) کی تعلیم دینے والے کے لئے دعا کرتی ہیں۔

(۱۳۸۸) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقاً اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضاً بِمَا يَصْنَعُ، وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ، وَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ، وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَاراً وَلَا دِرْهَماً، وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ. رواه أبوداؤد والترمذی.

(۱۳۸۸) حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص کسی ایسے راستہ کو اختیار کرے جس میں وہ علم کو تلاش کرے تو اللہ جنت کی طرف کا راستہ اس کے لئے آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کی رضامندی کے لئے پھیلا دیتے ہیں اور عالم کے لئے دعاء مغفرت کرتی ہیں وہ تمام مخلوق جو آسمانوں اور زمین میں ہے، یہاں تک کہ مچھلیاں جو پانی میں ہیں۔ اور عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے کہ چاند کو دوسرے تمام ستاروں پر اور علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء دینار اور درہم کا وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں پس جو شخص علم حاصل کرے تو اس نے بہت بڑا حصہ حاصل کر لیا۔

(۱۳۸۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئاً، فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۳۸۹) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جو ہم سے کوئی بات سنے اور اس کو دوسرے تک پہنچا دے جس طرح اس نے سنا تھا، اس لئے کہ بہت سے وہ لوگ جنہیں وہ بات پہنچائی جائے گی وہ اس کے سننے والے سے زیادہ اس کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔

(۱۳۹۰) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ. رواه أبوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن.

(۱۳۹۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے علم دین کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ اس کو چھپائے تو اس کو قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

(۱۳۹۱) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً مِمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضاً مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَعْنِيْ رِيْحَهَا. رواه أبوداؤد بإسناد صحيح.

(۱۳۹۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے ایسا علم سیکھا جس کے ساتھ اللہ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے وہ اس علم کو اس لئے حاصل کرے تا کہ اس کے ذریعہ دنیاوی منفعت حاصل کرے تو قیامت کے روز وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

(۱۳۹۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعاً يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِماً، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْساً جُهَّالاً، فَسُئِلُوْا، فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا. متفق عليه.

(۱۳۹۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کہ اللہ جل شانہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ یکدم لوگوں کے دلوں سے سلب فرمالیں لیکن علم کو علماء کی وفات کے ساتھ سلب فرمائیں گے، یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ کسی عالم کو زندہ نہ چھوڑیں گے تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے۔ ان سے فتویٰ پوچھے جائیں گے۔ وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

كتاب حمد الله تعالى و شكره

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر کا بیان

(۲۴۲) بَابُ وجوب الشكر

(۳۱۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (سورة البقرة: ۱۵۲)

(۳۱۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا اور میری شکر گزاری کرو اور میری ناشکری مت کرو۔''

(۳۱۱) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ﴾ (سورة ابراهيم:)

(۳۱۱) ارشاد خداوندی ہے: ''اگر تم شکر کرو گے تو تم کو زیادہ نعمت دوں گا۔''

(۳۱۲) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (سورة الاعراف: ۱۱۱)

(۳۱۲) اللہ پاک کا ارشاد ہے: ''فرمادیں کہ سب تعریفیں اللہ کے لائق ہیں۔''

(۳۱۳) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (سورة يونس: ۱۱)

(۳۱۳) ارشاد خدوندی ہے: ''اوران کی آخری بات یہ ہوگی الحمد للہ رب العالمین۔''

(۱۳۹۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهٖ

(۱۳۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ معراج کی رات نبی کریم ﷺ کے پاس شراب اور دودھ کے دو پیالے لائے

بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَ لَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ. رواه مسلم.

گئے، آپ نے ان کو دیکھ کر دودھ کے پیالہ کو اٹھایا تو حضرت جبریل نے کہا الحمدللہ کہ اللہ پاک نے آپ کو اسلام کی جانب رہنمائی فرمائی اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھالیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(١٣٩٤) وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ أَمْرٍ ذِىْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ أَقْطَعُ. حديث حسن رواه ابوداؤد وغيره.

(۱۳۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر شان والا کام جس کو اللہ کے حمد سے شروع نہ کیا جائے تو وہ ناقص ہوتا ہے۔

(١٣٩٥) وَعَنْ أَبِىْ مُوْسىٰ الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَامَاتَ وَلَدُالْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ لِمَلَائِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا قَالَ عَبْدِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالىٰ: اِبْنُوْا لِعَبْدِىْ بَيْتاً فِى الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ. رواه الترمذى وقال: حديث حسن.

(۱۳۹۵) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ پاک فرشتوں سے فرماتے ہیں تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ وہ کہتے ہیں جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم نے اس کے دل کے پھل کو چھین لیا؟ وہ جواب دیتے ہیں جی ہاں! اللہ پوچھتے ہیں تو میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ انہوں نے تیری تعریف کی اور اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اس پر اللہ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ تم میرے اس بندے کیلئے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔

(١٣٩٦) وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضىٰ عَنِ الْعَبْدِ يَأْكُلُ الْأُكْلَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا وَ يَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا. رواه مسلم.

(۱۳۹۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتے ہیں جو ایک لقمہ کھاتا ہے اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے اور پانی کا گھونٹ پیتا ہے تو اس پر بھی اللہ کی تعریف کرتا ہے۔

کتاب الصلوة علی رسول الله ﷺ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا بیان

(۲۴۳) بَابُ الأمر بالصلاة عليه وفضلها وبعض صيغها

(٣١٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً﴾ (سورة الاحزاب: ٥٦)

(۳۱۴) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پیغمبر پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔"

(١٣٩٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ

(۱۳۹۷) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

اللّٰهُ عَنهما أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ بِهَا عَشْراً. رواه مسلم.

ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

(١٣٩٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً. رواه الترمذى وقال: حديث حسن.

(۱۳۹۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے۔

(١٣٩٩) وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ؛ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: بَلِيْتَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ. رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(۱۳۹۹) حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا، حالانکہ آپ ﷺ بوسیدہ ہوگئے ہوں گے؟ فرمایا اللہ جل شانہ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء علیہ السلام کے اجسام کو (بوسیدہ کرے)

اس کا جواب ابن قیم رحمہ اللہ نے یہ دیا ہے کہ جمعہ کا دن باقی دنوں کا سردار ہوتا ہے اور آپ ﷺ کی ذات مبارک بھی ساری مخلوق کی سردار ہے، اس لئے یہ خصوصیات ہوئی۔ دوسرے بعض علماء نے یہ جواب دیا کہ آپ اسی دن باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں تشریف لائے تھے۔

اس حدیث سے علماء استدلال کرتے ہیں کہ تمام نبی اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے کہ مسلم کی روایت سے بھی تائید ہوتی ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی نماز پڑھتے دیکھا تھا بہر حال حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(١٤٠٠) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. رواه الترمذى وقال: حديث حسن.

(۱۴۰۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(١٤٠١) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۱۴۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِيْداً وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ حَيْثُ كُنْتُمْ. رواہ ابوداؤد باسناد صحيح.

ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو میلہ نہ بنانا اور مجھ پر درود بھیجنا اس لئے کہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے، خواہ تم جہاں بھی ہو۔

(۱۴۰۲) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَامِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. رواہ ابوداؤد باسناد صحيح.

(۱۴۰۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی شخص جو مجھ پر سلام بھیجتا ہے مگر اللہ مجھ پر میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(۱۴۰۳) وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ. رواہ الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۴۰۳) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(۱٤٠٤) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْفِیْ صَلَاتِهٖ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "عَجِلَ هٰذَا" ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْلِغَيْرِهٖ: "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ سُبْحَانَهٗ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّیْ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَاشَاءَ. رواہ ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۴۰۴) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دعا مانگتے دیکھا کہ اس نے نہ اللہ جل شانہ کی بزرگی بیان کی اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے جلدی کی، پھر آپ ﷺ نے اس کو بلا کر اس سے یا کسی اور سے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (دعا مانگے) تو اسے پہلے اللہ جل شانہ کی حمد و ثناء بیان کرنا چاہئے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے، اس کے بعد جو دعا مانگنا چاہے مانگے۔

(۱٤٠٥) وَعَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّیْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: "قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

(۱۴۰۵) حضرت ابو محمد کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں معلوم ہے کہ آپ ﷺ پر کس طرح سلام بھیجیں، اب یہ بتایئے کہ آپ ﷺ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہو (اس کے بعد آپ ﷺ نے درود ابراہیمی پڑھ کر بتایا) "اے اللہ! رحمت نازل فرمایئے حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر،

آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. متفق عليه.

بے شک آپ تعریف والے، بزرگی والے ہیں، اے اللہ! برکت نازل فرمائیے حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک آپ تعریف والے اور بزرگی والے ہیں۔

(۱۴۰۶) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِیْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ: اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ. رواه مسلم.

(۱۴۰۶) حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ ہم حضرت سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ سے حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہم کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ ﷺ پر کیسے درود بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا ہی نہ ہوتا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم یوں کہو۔

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ﴾

(۱۴۰۷) وَعَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: "قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. متفق عليه.

(۱۴۰۷) حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

کتاب الاذکار

ذکر کا بیان

(۲۴۴) ذکر کی فضیلت کا اور اس پہ آمادہ کرنے کا بیان

(۳۱۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ (سورة

(۳۱۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور اللہ کی یاد بڑی چیز ہے۔ مطلب یہ

عنكبوت: ٤٥)

ہے کہ اللہ کا ذکر کرنے والا معصیت سے روک دیا جاتا ہے۔"

(٣١٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ﴾ (سورة البقرة: ١٥٢)

(۳۱۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "ان نعمتوں پر مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا۔"

(٣١٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ، وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ﴾ (الاعراف: ٢٠٥)

(۳۱۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اپنے رب کو دل (کی گہرائی) سے یاد کرتے رہو، ڈر اور خوف کے ساتھ دھیمی آواز میں صبح و شام اور غافل لوگوں میں سے مت ہو جانا۔"

(٣١٨) قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (سورة الجمعة: ١٠)

(۳۱۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔"

(٣١٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (سورة الاحزاب: ٣٥)

(۳۱۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، اللہ تعالیٰ کے اس قول تک، بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔"

(٣٢٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا﴾ (سورة احزاب: ٤١، ٤٢)

(۳۲۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔"

(١٤٠٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ: "كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. متفق عليه.

(۱۴۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں ترازو میں بھاری ہیں، اللہ کو محبوب ہیں، وہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" ہیں۔

(١٤٠٩) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: "لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. رواه مسلم.

(۱۴۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

(١٤١٠) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ

(۱۴۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، پڑھے تو اس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور اس کے

لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزاً مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ." وَقَالَ: "مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

نامہ اعمال میں سونیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور اس کے سو گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، اور اس کی دن بھر شام تک شیطان سے حفاظت کر دی جاتی ہے۔ اور کوئی شخص اس سے زیادہ بہتر عمل لے کر (قیامت کے دن) نہیں آئے گا مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ نیک اعمال کئے ہوں۔ اور فرمایا: جس شخص نے ایک دن میں سو بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ" پڑھا اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

(۱۴۱۱) وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ.

(۱۴۱۱) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دس بار: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، پڑھا تو وہ اس طرح ہے جیسا کہ اس نے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ و السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کیا۔

(۱۴۱۲) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ؟ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.

(۱۴۱۲) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہ میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کلمات سبحان اللہ وبحمدہ ہیں۔

(۱۴۱۳) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَابَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ. رواه مسلم.

(۱۴۱۳) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طہارت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ (کا ثواب) ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ بھی آسمانوں اور زمین کے درمیان کو پر کر دیتے ہیں۔

(۱۴۱۴) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ كَلَاماً اَقُوْلُهٗ. قَالَ: "قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ." قَالَ: فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَالِيْ؟ قَالَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ

(۱۴۱۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایسا کلام سکھلا دیجئے جس کو میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہا کرو: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ" (کوئی معبود نہیں سوائے اس اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ

وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ. رواه مسلم

تعالیٰ کے لئے بہت زیادہ تعریف ہے اور پاکی ہے اس اللہ تعالیٰ کے لئے جو رب ہے تمام عالم کا، نہیں ہے کوئی برائی سے پھیرنے اور نیکی کی قوت دینے والا سوائے اس اللہ تعالیٰ کے جو بڑا زبردست اور حکمتوں والا ہے) اس پر اس اعرابی نے کہا یہ کلمات تو میرے پروردگار کے (حمد وثناء) ہیں، میرے لئے کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم یہ کہو: اللهم اغفرلي وارحمني واهدني وارزقني، (اے اللہ میری مغفرت فرما دیجئے، مجھ پر رحم فرمائیے، مجھے ہدایت دیجئے اور مجھے رزق عطاء فرمائیے)۔

(١٤١٥) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثاً، وَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ، وَهُوَ اَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ: كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ.

(۱۴۱۵) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو تین بار استغفار پڑھتے۔ اس کے بعد "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ." پڑھتے۔ اوزاعی سے پوچھا گیا کہ استغفار پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پڑھتے تھے۔

(١٤١٦) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. متفق عليه.

(۱۴۱۶) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ پڑھتے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَامَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّمِنْكَ الْجَدُّ" (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام ملک اسی کے لئے ہیں، تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے ہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! آپ جو عطاء فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو آپ روک دیں اسے کوئی دینے والا نہیں، اور نہ کسی تونگر کو اس کی تونگری فائدہ پہنچا سکتی ہے)

(١٤١٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ دُبُرَكُلِّ صَلٰوةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ

(۱۴۱۷) حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز کے سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے لا الہ الا اللہ الخ یعنی "اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے برائی سے بچانے اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اللہ کے ہی ساتھ، نہیں کوئی معبود مگر اللہ، نہیں عبادت کرتے ہیں مگر ہم اسی کی، اسی کے لئے تمام نعمتیں

لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَكُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ.

اور فضل وکمال ہے، اسی کے لئے اچھی تعریف ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہم اس کے لئے ہی دین کو خالص کرتے ہیں، چاہے کافر اسے ناپسند کیوں نہ کریں۔" حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد لا الہ الا اللہ والے کلمات کو پڑھا کرتے تھے۔

(۱۴۱۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِبِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى، وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ اَمْوَالٍ، وَيُجَاهِدُوْنَ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ. فَقَالَ: "اَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئاً تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: تُسَبِّحُوْنَ، وَتَحْمَدُوْنَ، وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثاً وَثَلَاثِيْنَ." قَالَ اَبُوْصَالِحِ الرَّاوِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمَّاسُئِلَ عَنْ كَيْفِيَّةِ ذِكْرِهِنَّ. قَالَ: يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثاً وَثَلَاثِيْنَ. متفق عليه.

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ."

الدثور: جمع دثر بفتح الدال واسكان الثاء المثلثة هو المال.

(۱۴۱۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین میں سے فقراء حضرات، رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے عرض کیا کہ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں تو مال دار لوگ لے گئے کہ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں لیکن ان کے لئے مالوں کی فضیلت ہے پس وہ حج بھی کرتے ہیں اور عمرہ بھی کرتے ہیں اور جہاد بھی کرتے ہیں اور خیرات بھی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ تم پہلوں کے برابر پہنچ جاؤ اور بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر وہی جو تم جیسا عمل کرے؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ (ضرور بتلا دیجئے) ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ والحمدللہ واللہ اکبر پڑھا کرو۔

ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب ان سے ان کلمات کے پڑھنے کی کیفیت کا سوال کیا گیا تو فرمایا: سبحان اللہ والحمدللہ واللہ اکبر یہ کلمات کہے یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک کی مقدار تینتیس تینتیس (۳۳، ۳۳) بار ہو جائے۔ (بخاری ومسلم)

مسلم کی ایک روایت میں یہ زیادتی ہے کہ فقراء مہاجرین دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے مال دار بھائیوں نے جو تسبیحات ہم کر رہے تھے سن لیں، پس وہ بھی ایسا ہی کرنے لگے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یہ تو اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطاء کرے۔

دثور: یہ دثر کی جمع ہے دال کے زبر کے ساتھ اور ثاء کے سکون کے ساتھ زیادہ مال کو کہتے ہیں۔

(۱۴۱۹) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِكُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثاً وَثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثاً

(۱۴۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمدللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار پڑھے اور سو مرتبہ کو پورا کرنے کے لئے: لَا

وَثَلَاثِیْنَ، وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلَاثاً وَثَلَاثِیْنَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَۃِ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ، لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ، وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ، وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِالْبَحْرِ. رواہ مسلم.

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ، لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ، وَلَہُ الْحَمْدُ، وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(۱۴۲۰) عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُھُنَّ. اَوْفَاعِلُھُنَّ. دُبُرَکُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ، ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً، وَثَلَاثٌ وَثَلَا ثُوْنَ تَحْمِیْدَۃً، وَاَرْبَعٌ وَ ثَلَا ثُوْنَ تَکْبِیْرَۃً.

(۱۴۲۰) حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ چند پیچھے آنے والے (جملے) ایسے ہیں جن کو کہنے والا کبھی نادار نہیں ہوتا، وہ یہ ہیں کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔

(۱۴۲۱) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَعَوَّذُ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ.

(۱۴۲۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازوں کے بعد ان کلمات کے ذریعہ پناہ مانگا کرتے تھے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّاِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ" "اے اللہ میں بزدلی اور بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ناکارہ عمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۴۲۲) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِہٖ وَ قَالَ: "یَامُعَاذُ! وَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ" فَقَالَ: "اُوْصِیْکَ یَامُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِیْ دُبُرِکُلِّ صَلٰوۃٍ تَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ. رواہ ابوداؤد باسناد صحیح.

(۱۴۲۲) حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا: اے معاذ! خدا کی قسم میں تجھے محبوب رکھتا ہوں، پھر فرمایا: اے معاذ! میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو کہنا ترک نہ کرنا: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ "اے اللہ اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر میری امداد فرما۔"

(۱۴۲۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا تَشَھَّدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْ اَرْبَعٍ: یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّفِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ. رواہ مسلم.

(۱۴۲۳) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی تشہد میں بیٹھے تو اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں سے پناہ مانگے اور کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ "اے اللہ بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، (۱) جہنم کے عذاب سے، (۲) اور قبر کے عذاب سے، (۳) اور زندگی اور موت

کے فتنے سے، (۴) اور مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے۔

(١٤٢٤) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يَكُوْنُ مِنْ آخِرِمَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَااَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. رواه مسلم.

(۱۴۲۴) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تشہد اور سلام کے درمیان آخر میں یہ کلمات پڑھتے تھے: **اللهم اغفرلي ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخرلا اله الا انت.** "اے اللہ میرے اگلے پچھلے اور پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کو معاف فرما، اور جو میں نے زیادتی کی اسے معاف فرما، اور ان گناہوں کو معاف فرما جنہیں آپ مجھ سے بھی زیادہ جاننے والے ہیں، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے، اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(١٤٢٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُاَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ". متفق عليه.

(۱۴۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع وسجدہ میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: **سبحانك اللهم وبحمدك اللهم اغفرلي.** "اے اللہ! ہمارے پروردگار آپ پاک ہیں اور تمام تعریفیں آپ کیلئے ہیں اے اللہ! میری مغفرت فرمادیجئے۔

(١٤٢٦) وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ. رواه مسلم.

(۱۴۲۶) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع وسجود میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ **سبوح قدوس رب الملئكة والروح،** "بڑا بے عیب و پاک اور مقدس ذات ہے پروردگار ہے فرشتوں اور جبرئیل کا۔

(١٤٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ عَزَّوَجَلَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ. رواه مسلم.

(۱۴۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ رکوع میں اپنے رب کی تعظیم کرو اور سجدہ میں خوب اچھی طرح سے دعاء کرو، یہ مقام دعاء کی قبولیت کے لئے بہت مناسب ہے۔

(١٤٢٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَسَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ. رواه مسلم.

(۱۴۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ سجدہ میں اپنے پروردگار سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا تم (سجدہ میں) زیادہ دعا کرو۔

(١٤٢٩) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

(۱۴۲۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَ سِرَّهٗ. رواه مسلم.

ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ." اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دیجئے، چھوٹے بھی بڑے بھی، پہلے کے بھی بعد کے بھی اور کھلم کھلا کئے ہوئے بھی اور پوشیدہ کئے ہوئے بھی۔

(۱۴۳۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: افْتَقَدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَتَحَسَّسْتُ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْسَاجِدٌ يَقُوْلُ: "سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَفِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ مُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ" (رواه مسلم)

(۱۴۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کو موجود نہ پایا میں نے آپ ﷺ کو تلاش کیا تو کیا دیکھا کہ آپ ﷺ رکوع (یا سجدہ) کی حالت میں تھے، یہ دعا پڑھ رہے تھے: "سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ."

دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے تلوے پر میرا ہاتھ پڑا، آپ ﷺ سجدہ میں تھے اور آپ ﷺ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ مُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ. "اے اللہ بے شک میں تیری رضا کے ذریعہ تیری ناراضگی سے اور تیری عافیت کے ذریعہ تیرے عذاب سے اور تیری رحمت کے ذریعہ تیرے قہر سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا تو تو ویسا ہے جیسا تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

(۱۴۳۱) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟" فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: "يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ، فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ، اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ. رواه مسلم.

قَالَ الحميدى كذاهوفى كتاب مسلم اويحط قال البرقانى ورواه شعبة وابوعوانة ويحيى القطان عن موسى الذى رواه مسلم من جهته فقالوا: ويحط بغيرالف.

(۱۴۳۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس سے عاجز ہے کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمائے تو آپ ﷺ سے شریک مجلس لوگوں میں سے ایک نے سوال کیا کہ ایک دن میں ایک ہزار نیکیاں کس طرح کمائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سو بار سبحان اللہ کہے تو اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا اس کی ایک ہزار برائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔

حمیدی رحمہ اللہ علیہ نے کہا امام مسلم کی کتاب میں اسی طرح اویحط کے الفاظ ہیں۔ برقانی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں اسے شعبہ، ابوعوانہ رحمہ اللہ علیہ اور یحییٰ قطان رحمۃ اللہ علیہ نے موسیٰ سے ویحط بغیر الف کے روایت کیا ہے۔

(۱۴۳۲) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُصْبِحُ عَلٰی كُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی. رواہ مسلم.

(۱۴۳۲) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے چنانچہ سبحان اللہ صدقہ ہے، اور ہر الحمد للہ صدقہ ہے ہر لا الٰہ الا اللہ صدقہ ہے، ہر اللہ اکبر صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی جگہ چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں۔

(۱۴۳۳) وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَهِیَ فِیْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰی وَهِیَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: "مَازِلْتِ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا" قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ. رواہ مسلم.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ."

وَفِیْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِیِّ: اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰی نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰی نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰی نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.

(۱۴۳۳) ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے گزرے وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھی تھیں، چاشت کے بعد آپ ﷺ ان کے پاس واپس آئے تو وہ ویسے ہی بیٹھی ملیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب تک اسی حالت پر ہو جس پر میں تمہیں چھوڑ گیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے رخصت ہونے کے بعد چار کلمات کو تین دفعہ پڑھا، اگر ان کا وزن ان سے کیا جائے جو تم نے پڑھا ہے تو یہ اس پر بھاری ہوں گے۔ (وہ یہ ہیں)

"سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ"

مسلم کی ایک روایت میں یوں آتا ہے: سبحان اللّٰہ عددخلقه، سبحان اللّٰہ رضیٰ نفسه، سبحان اللّٰہ زنة عرشه سبحان اللّٰہ مداد کلماته.

ترمذی کی ایک روایت میں ہے فرمایا: کہ میں کیا تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم کہا کرو؟ وہ یہ ہیں: "سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ"۔ تین مرتبہ، "سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰی نَفْسِهٖ"، تین مرتبہ، "سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ"۔ تین مرتبہ، "سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ"۔ تین مرتبہ۔

(١٤٣٤) وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُهٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ. رواه البخاری.

ورواه مسلم فقال: "مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰهُ فِیْهِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰهُ فِیْهِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ."

(۱۴۳۴) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں ذکر نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

(١٤٣٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ، فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ. متفق علیه.

(۱۴۳۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرمایا کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔

(١٤٣٦) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ. قَالُوْا: وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلذَّاکِرُوْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتِ." رواه مسلم.

روی: اَلْمُفَرِّدُوْنَ بِتَشْدِیْدِ الرَّاءِ وَتَخْفِیْفِهَا، وَالْمَشْهُوْرُ الَّذِیْ قَالَ الْجُمْهُوْرُ اَلتَّشْدِیْدُ.

(۱۴۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مفردون لوگ نمبر لے گئے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مفردون کون ہیں؟ فرمایا وہ مرد اور عورتیں جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں۔ (مسلم) مفردون میں ایک روایت راء کی تشدید کے ساتھ بھی ہے اور دوسری روایت راء میں تخفیف کی بھی ہے مگر اکثر علماء کے نزدیک تشدید کے ساتھ ہے۔

(١٤٣٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن.

(۱۴۳۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔ (ترمذی، اور فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(١٤٣٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ، فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ. قَالَ: "لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْباً مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ". رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن.

(۱۴۳۸) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یقیناً اسلام کے احکام تو میرے نزدیک بہت ہیں، مجھے کوئی ایسی بات بتلایئے کہ میں جس کا پابند رہوں؟ ارشاد فرمایا: تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہے۔

(١٤٣٩) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ

(۱۴۳۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ. رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن.

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(۱۴۴۰) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ، وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن.

(۱۴۴۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے جس رات معراج کرائی گئی، میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ پس انہوں نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میری طرف سے سلام پہنچادیں اور انہیں یہ بتلا دیں کہ جنت کی مٹی بڑی پاکیزہ اور پانی بہت شیریں ہے اور وہ چٹیل میدان ہے، اس کے درخت سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" ہیں۔

(۱۴۴۱) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ، وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ، وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ، فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَ يَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟" قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: "ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى. رواه الترمذی، قال الحاکم أبو عبد اللّٰه: إسناده صحیح.

(۱۴۴۱) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل نہ بتاؤں جو تمہارے رب کے نزدیک بہت پاکیزہ اور تمہارے درجات کو بہت زیادہ بڑھانے والا ہے اور تمہارے لئے سونے چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے، اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو پس تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتلائیے) فرمایا وہ چیز اللہ کا ذکر ہے۔

(۱۴۴۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْحَصًى، تُسَبِّحُ بِهٖ، فَقَالَ: "اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخلق فِي الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَابَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذَالِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذَالِكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ. رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن.

(۱۴۴۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس آئے، ان کے پاس کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی تھیں، وہ ان کے ذریعہ تسبیح پڑھ رہی تھیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تمہارے لئے اس سے آسان (یا یہ فرمایا اس سے افضل) ہے، فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَمَاخلق فِي الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَابَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذَالِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذَالِكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

(١٤٤٣) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟" فَقُلْتُ: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ. متفق علیه.

(۱۴۴۳) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی خبر نہ دوں۔ تو میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ ارشاد فرمایا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ.

(۲۴۵) بیان ہے اللہ کے ذکر کا چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، لیٹتے سوتے، بے وضو، جنابت اور حیض کی حالت میں، سوائے تلاوت قرآن کے کہ وہ جنبی اور حائض کیلئے جائز نہیں

(٣٢١) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ﴾ (سورۃ آل عمران: ١٩٠، ١٩١)

(۳۲۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں دلائل ہیں اہل عقل کے لئے، جن کی حالت یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی اور لیٹے بھی۔"

(١٤٤٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْكُرُ اللّٰہَ عَلٰی كُلِّ اَحْیَانِهٖ. رواه مسلم.

(۱۴۴۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کا ہمہ وقت ذکر کیا کرتے تھے۔

(١٤٤٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰی اَهْلَهٗ قَالَ: بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا، فَقُضِیَ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ یَضُرَّهٗ. متفق علیه.

(۱۴۴۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کوئی فرد اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا، تو اگر ان دونوں کے لئے بچہ کا فیصلہ کردیا گیا تو شیطان اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(۲۴۶) سونے اور بیدار ہونے کے وقت کیا دعا پڑھے؟

(١٤٤٦) وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ: "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْیَا وَاَمُوْتُ"، وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا، وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ. رواه البخاری.

(۱۴۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر کی طرف آتے تو فرماتے: باسمك اللهم احیا و اموت، "تیرے ہی نام سے اے اللہ زندگی گزار رہا ہوں اور مروں گا" اور جب جاگتے تو یہ فرماتے، "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا، وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ" "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۲۴۷) ذکر کے حلقوں کی فضیلت کا اور اس میں ہمیشہ ساتھ رہنے کے استحباب میں اور بلا عذر اس سے دور رہنے کی مخالفت میں بیان ہے

(۳۲۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ.﴾ سورة الكهف: ۲۸.

(۱۴۴۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْماً يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ، فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ. مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: يُسَبِّحُوْنَكَ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَ يُمَجِّدُوْنَكَ. فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، وَ اللّٰهِ مَارَاَوْكَ. فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْرَاَوْنِيْ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّلَكَ عِبَادَةً، وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْداً، وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحاً. فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا يَسْاَلُوْنَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا، وَ اللّٰهِ مَا رَاَوْهَا فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْاَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصاً، وَاَشَدَّ لَهَا طَلَباً، وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ: يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا، وَ اللّٰهِ مَارَاَوْهَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْرَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَاراً، وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ: يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ: هُمُ

(۳۲۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''آپ (ﷺ) اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضا جوئی کے لئے کرتے ہیں اور آپ کی آنکھیں ان سے نہ ہٹنے پاویں۔

(۱۴۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے مختلف راستوں میں گھومتے رہتے ہیں اور اہل ذکر کی محفل کو تلاش کرتے ہیں۔ جب ایسی جماعت مل جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی ہوتی ہے، تو ایک دوسرے کو بلا لیتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کے لئے آ ؤ، پھر وہ (اکٹھے ہو کر) ذکر کرنے والوں کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور ان کی آسمان دنیا تک قطار لگ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ حالات سے پوری طرح باخبر ہوتے ہوئے بھی ان سے سوال کرتے ہیں کہ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ آپ کی پاکی بیان کرتے تھے اور آپ کی تعریف کر رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ بخدا انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو آپ کی خوب عبادت و بزرگی اور تسبیح میں مشغول ہوتے، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ وہ کس چیز کا سوال کرتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت کی درخواست کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! بخدا انہوں نے جنت نہیں دیکھی، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی طرف اور بھی زیادہ رغبت کرتے، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ جہنم کی آگ سے، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ انہوں نے جہنم دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ بخدا انہوں

الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ. متفق علیه.

وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِکَةً سَیَّارَةً فُضَلَاءَ یَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِساً فِیْهِ ذِکْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضاً بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰی یَمْلَئُوْا مَابَیْنَهُمْ وَبَیْنَ السَّمَاءِ الدُّنْیَا، فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا، وَصَعِدُوْا اِلَی السَّمَاءِ، فَیَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. وَهُوَ اَعْلَمُ. مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَکَ فِی الْاَرْضِ؛ یُسَبِّحُوْنَکَ، وَیُکَبِّرُوْنَکَ، وَیُهَلِّلُوْنَکَ، وَیَحْمَدُوْنَکَ، وَیَسْئَلُوْنَکَ، قَالَ: وَمَا ذَا یَسْئَلُوْنَنِیْ؟ قَالُوْا: یَسْئَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِیْ؟ قَالُوْا: لَا، اَیْ رَبِّ! قَالَ: فَکَیْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِیْ؟ قَالُوْا: وَیَسْتَجِیْرُوْنَکَ، قَالَ: وَمِمَّ یَسْتَجِیْرُوْنِیْ؟ قَالُوْا: مِنْ نَارِکَ، یَارَبِّ! قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِیْ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَکَیْفَ لَوْرَأَوْا نَارِیْ؟ قَالُوْا: وَیَسْتَغْفِرُوْنَکَ؟ فَیَقُوْلُ: قَدْغَفَرْتُ لَهُمْ وَاَعْطَیْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا، وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ: یَقُوْلُوْنَ: رَبِّ! فِیْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ، اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، فَیَقُوْلُ: وَلَهٗ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ لَایَشْقٰی بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ.

نے نہیں دیکھی، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ بھاگتے اور بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے، اس پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے فرشتو! میں تمہیں اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا، ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اس جماعت میں فلاں آدمی جوان میں سے نہیں تھا وہ کسی ضرورت سے آیا تھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ذکر کرنے والے ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ کے شان والے فرشتوں کی ایک جماعت زمین میں چلتی پھرتی رہتی ہے، وہ ذکر کی مجالس کو تلاش کرتے رہتے ہیں، جب کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہوتا ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، پھر بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں، یہاں تک کہ ان کے درمیان کا اور آسمان دنیا تک درمیانی حصہ فرشتوں سے بھر جاتا ہے، جب مجلس ذکر ختم ہو جاتی ہے تو فرشتے آسمان کی طرف چڑھتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ سب کچھ علم رکھنے کے باوجود ان سے سوال کرتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین میں تیرے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور الحمدللہ پڑھ رہے تھے، اور آپ سے دعا مانگ رہے تھے، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ جنت کا، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہمارے پروردگار! نہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر وہ میری جنت دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ آپ سے پناہ بھی طلب کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ آپ کی دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ آپ سے بخشش

بھی مانگ رہے تھے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ تحقیق میں نے ان سب کو بخش دیا اور ان کے سوال کو پورا کر دیا اور میں نے ان کو اس چیز سے پناہ دی جس سے وہ پناہ مانگ رہے تھے، فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ان میں فلاں ایک گناہ گار بندہ بھی تھا جو گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو بھی بخش دیا، یہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوگا۔

(١٤٤٨) وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ. رواه مسلم.

(۱۴۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی کوئی قوم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی مگر یہ کہ فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں ان لوگوں کا تذکرہ فرماتے ہیں۔

(١٤٤٩) وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ الْحَارِثِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ، فَاَقْبَلَ اِثْنَانِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَهَبَ وَاحِدٌ، فَوَقَفَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰی فُرْجَةً فِی الْحَلْقَةِ، فَجَلَسَ فِيْهَا، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؛ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاٰوٰی اِلَی اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیٰ فَاسْتَحْیَ اللّٰهُ مِنْهُ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ. متفق عليه.

(۱۴۴۹) حضرت ابو واقد الحارث بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، دوسرے اور حضرات بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو رسول اکرم ﷺ کے پاس چلے آئے اور ایک واپس چلا گیا، یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس ٹھہر گئے، ان میں سے ایک نے حاضرین کے حلقے میں کشادہ جگہ دیکھی تو اس میں وہ بیٹھ گئے، دوسرے مجمع کے آخر میں بیٹھ گئے۔

تیسرا پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ جل شانہ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھکانہ عطا فرمایا، دوسرے نے شرم کی تو اللہ جل شانہ نے بھی اس سے حیاء کی اور تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ جل شانہ نے بھی اس سے اعراض کر لیا۔

(١٤٥٠) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلٰی حَلْقَةٍ فِی الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ، قَالَ: آللّٰهُ مَا أَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: مَا

(۱۴۵۰) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے، تو فرمایا: کہ تم یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ عرض کیا گیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں، فرمایا بخدا کیا تم صرف اسی مقصد کے لئے

اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ، قَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَکُمْ، وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِیْثاً مِنِّیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: "مَا اَجْلَسَکُمْ؟" قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰهَ، وَنَحْمَدُهٗ عَلٰی مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهٖ عَلَیْنَا، قَالَ: "آللّٰهُ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ؟" قَالُوْا: وَ اللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ، قَالَ: "اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَکُمْ وَلٰکِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ یُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَةَ. رواه مسلم.

بیٹھے ہو؟ عرض کیا صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں، ارشاد فرمایا: میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تمہیں جھوٹ سے متہم سمجھ رہا ہوں، کوئی شخص ایسا نہیں جسے رسول اللہ ﷺ سے اتنا قرب حاصل رہا ہو جو مجھے حاصل رہا اور پھر وہ آپ ﷺ سے مجھ سے کم حدیثیں بیان کرے۔

رسول اللہ ﷺ بھی (ایک مرتبہ) اپنے صحابہ کے ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: تم کیسے بیٹھے ہو؟ عرض کیا ہم اللہ جل شانہ کا ذکر کرنے اور اس بات پر اس کا شکر کرنے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی توفیق دی اور ہم پر احسان فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم تم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا بخدا ہم صرف اسی غرض سے بیٹھے ہیں، ارشاد فرمایا: میں نے تم سے اس لئے قسم نہیں لی کہ مجھے تمہارے بارے میں کوئی شک تھا، بلکہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ اللہ جل شانہ تمہارے ذریعہ سے فرشتوں پر فخر فرما رہے ہیں۔

(۲۴۸) صبح اور شام ذکر کرنے کا بیان

(۳۲۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعاً وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَکُنْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ﴾ (سورة الاعراف: ۲۰۵)

(۳۲۳) ارشاد خداوندی ہے: ''یاد کرو اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ، صبح وشام، اور اہل غفلت میں شمار مت ہونا۔''

وَقَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: "اَلْآصَالُ" جَمْعُ اَصِیْلٍ وَهُوَ مَابَیْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ.

اہل لغت نے کہا ہے کہ ''آصَالُ'' اصیل کی جمع ہے اور وہ عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت ہے۔

(۳۲۴) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾ (سورة طه: ۱۳۰)

(۳۲۴) ارشاد خداوندی ہے: ''اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے، آفتاب نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے۔''

(۳۲۵) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ﴾ (سورة غافر: ۵۵)

(۳۲۵) اور ارشاد خداوندی ہے: ''اور صبح وشام اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے رہیے۔''

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ. اَلْعَشِیُّ مَابَیْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَغُرُوْبِهَا.

اہل لغت نے کہا ہے کہ ''اَلْعَشِیُّ'' زوال شمس سے غروب شمس کے درمیان کا وقت ہے۔

(۳۲۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ

(۳۲۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: وہ ایسے گھروں میں ہیں جن کی

وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ (سورة نور: ٣٦، ٣٧)

بنسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے ان میں ایسے لوگ صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جن کو اللہ کی یاد سے نہ خرید غفلت میں ڈالتی ہے اور نہ فروخت۔"

(٣٢٧) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ﴾ (سورة ص: ١٨)

(٣٢٧) ارشاد خداوندی ہے: "ہم نے پہاڑوں کو حکم کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ شام اور صبح تسبیح کیا کریں۔"

(١٤٥١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ. رواه مسلم.

(١٤٥١) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح وشام سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے تو کوئی شخص قیامت میں اس سے افضل اعمال لے کر حاضر نہیں ہوگا، مگر وہی شخص جس نے اس کے برابر یہ کلمات کہے یا اس سے زیادہ۔

(١٤٥٢) وَعَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ: "اَمَّا لَوْقُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ. رواه مسلم.

(١٤٥٢) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، پس عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گذشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے سخت تکلیف پہنچی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم شام کے وقت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شرما خلق "میں پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل ومکمل کلمات کے ذریعہ اس کی مخلوق کے شر سے" پڑھ لیتے تو بچھو تجھے نقصان نہ پہنچاتا۔

(١٤٥٣) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ: "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ." وَاِذَا اَمْسَى قَالَ: "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ. رواه أبوداؤد. والترمذي، وقال: حديث حسن صحيح.

(١٤٥٣) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ." "اے اللہ ہم نے آپ کے فضل واحسانات کے ذریعہ صبح کی، اور آپ کے فضل اور احسان کے ذریعہ شام کی، اور آپ کے فضل ہی سے ہم زندہ ہیں، اور آپ کا نام لے کر ہی ہم مریں گے، اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اس کے بعد والی دعا کا ترجمہ بھی یہی ہے۔

(١٤٥٤) وَعَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مُرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ! اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ

(١٤٥٤) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کچھ ایسے کلمات بتا دیں جو میں صبح وشام پڑھا کروں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ! اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ،

شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ" قَالَ: "قُلْهَا اِذَا اَصْبَحْتَ، وَاِذَا اَمْسَيْتَ، وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ. رواه أبوداؤد، والترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ." "اے اللہ! آسمانوں اورزمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور ظاہر کے جاننے والے، ہر چیز کے پروردگار اوراس کے مالک، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں آپ ہی معبود برحق ہیں، میں آپ کے ذریعہ اپنے نفس کے شر اور شیطان کے شر اوراس کے ساتھ شرک میں مبتلا کرنے سے پناہ مانگتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تم ان کلمات کوصبح اورشام اور جب بستر پر لیٹو تو پڑھ لیا کرو۔

(١٤٥٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ: "أَمْسَيْنَا، وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ." قَالَ الرَّاوِيُّ: اَرَاهُ قَالَ فِيْهِنَّ: لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَابَعْدَهَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَافِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَابَعْدَهَا، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ" وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا: "اَصْبَحْنَا، وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ. رواه مسلم.

(١٤٥٥) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب شام ہوجاتی تو حضرت نبی اکرم ﷺ یہ کلمات پڑھتے تھے: "أَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ." "ہم نے شام کی اوراس وقت بھی بادشاہت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔" راوی حدیث کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے ان کلمات کے ساتھ یہ کلمات بھی پڑھے: لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَمَافِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَمَابَعْدَهَا، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَابَعْدَهَا، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ سُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ. "اسی کے لئے بادشاہت ہے اوراسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے میرے رب! میں آپ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو اس رات میں ہے اوراس کے بعد ہے، اور میں آپ سے اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو اس رات میں ہے اوراس کے بعد ہے، اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی تکلیف سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دوزخ کی آگ سے اور قبر کے عذاب سے" اور جب صبح ہوتی تو تب بھی آپ ﷺ یہ کلمات پڑھتے اور اس میں (بجائے، اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ کے) اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، پڑھتے۔

(١٤٥٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ (بضم الخاء

(١٤٥٦) حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے،

المعجمة) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "اِقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ". رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب شام کرے اور جب صبح کرے تو قل ھواللہ احد، اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ ہر چیز سے تم کو کافی ہوں گی۔

(۱۴۵۷) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ. رواه ابوداؤدو الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۴۵۷) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو بندہ ہر روز کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین بار یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. "شروع اس اللہ کے نام سے کہ جس کے نام کی برکت سے زمین اور آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے" تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

(۲۴۹) سوتے وقت پڑھنے کا بیان

(۳۲۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ، الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (سورة آل عمران: ۱۹۰، ۱۹۱)

(۳۲۸) اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: "بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں دلائل ہیں اہل عقل کے لئے جن کی حالت یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی، لیٹے بھی اور آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں غور کرتے ہیں"۔

(۱۴۵۸) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا أَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَا وَاَمُوْتُ. رواه البخاری.

(۱۴۵۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر کی طرف ٹھکانہ پکڑتے تو فرماتے: **باسمك اللهم احيا و اموت** "اے اللہ! میں آپ کا نام لے کر زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں۔

(۱۴۵۹) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ وَلِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِذَا أَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا اَوْاِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ، وَاحْمِدَا ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ. متفق عليه

(۱۴۵۹) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: کہ جب تم اپنے بستروں پر قرار پکڑو تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو۔

ایک روایت میں سبحان اللہ ۳۴ مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ اور ایک

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَلتَّسْبِيْحُ اَرْبَعاً وَّ ثَلَاثِيْنَ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ: اَلتَّكْبِيْرُ اَرْبَعاً وَّ ثَلَاثِيْنَ.

دوسری روایت میں اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔

(۱۴۶۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا أَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ. متفق عليه.

(۱۴۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی بستر پر جائے تو بچھونے کو اپنی چادر کے کنارے سے جھاڑ لینا چاہئے، اس لئے کہ اسے کیا معلوم ہے کہ اس کے بعد اس بستر پر کون آیا۔ پھر یہ دعا پڑھے: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ "تیرے نام کے ساتھ اے رب! میں نے اپنا پہلو بستر پر رکھا اور تیرے نام کی برکت سے ہی اسے اٹھاؤں گا، اگر تو نے میری روح قبض کرنی ہے تو اس پر رحم فرما اور اگر تو نے روح قبض نہیں کرنی تو اس کی اس طرح حفاظت فرما جیسے کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(۱۴۶۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِيْ يَدَيْهِ، وَ قَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ. متفق عليه.

(۱۴۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر ٹھکانہ پکڑتے تو سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور (پھر) دونوں ہاتھ اپنے بدن مبارک پر پھیر لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا أَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا، فَقَرَأَ فِيْهِمَا: "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهِ وَ وَجْهِهِ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: اَلنَّفْثُ: نَفْخٌ لَطِيْفٌ بِلَا رِيْقٍ.

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور جسم کے جس حصے تک ہاتھ پہنچتا وہاں ہاتھ پھیر لیتے، ابتداء سر اور چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے کرتے تھے، ایسا تین مرتبہ کرتے۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ النفث اس طرح پھونکے کہ تھوک نہ نکلے۔

(۱۴۶۲) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ،

(۱۴۶۲) حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جب بستر پر لیٹنا چاہو تو ایسا وضو کرو جیسا کہ نماز کے لئے کرتے ہو، پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ

وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ، رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَیْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَ بِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَمَاتَقُوْلُ. متفق علیه.

الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَ بِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ "اے اللہ! میں نے اپنی ذات تیری طرف جھکادی، اور اپنا رخ تیری طرف سیدھا کیا، اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، اور میں نے اپنی ٹیک تیری طرف لگائی، تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے، تیرے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جو تو نے رسول بنا کر بھیجا۔" پس اگر یہ (کلمات پڑھ کر) تجھ پر موت آ گئی تو فطرت اسلام پر موت آئے گی، اور تو ان کلمات کو سونے سے پہلے (بالکل) آخر میں پڑھا کر۔

(۱٤٦٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا أَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَ آوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ" رواه مسلم.

(۱۴۶۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَاكَافِیَ لَهٗ وَ لَا مُؤْوِیَ." "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو کھلایا، پلایا اور ہماری کفایت فرمائی اور ٹھکانہ عطاء فرمایا، کتنے ہی لوگ ہیں جن کا کوئی کفایت کرنے والا اور ٹھکانہ دینے والا نہیں۔

(۱٤٦٤) وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا أَرَادَ اَنْ یَرْقُدَ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی تَحْتَ خَدِّهٖ، ثُمَّ یَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ. رواه الترمذی وقال حدیث حسن. ورواه ابوداؤد من روایة حفصة رضی الله عنها وفیه: "اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ"

(۱۴۶۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب آپ ﷺ سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے، پھر یہ کلمات پڑھتے: اللهم قنی عذابك یوم تبعث عبادك "اے اللہ مجھے اس روز اپنے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا۔ (ترمذی) ابوداؤد کی روایت میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ یہ کلمات تین بار پڑھتے تھے۔

کتاب الدعوات

دعاؤں کا بیان

(۲۵۰) دعا کی فضیلت کا بیان

(۳۲۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (سورة غافر: ٥٥)

(۳۲۹) ارشاد خداوندی ہے: "اور تمہارے پروردگار نے فرما دیا کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کرلوں گا۔"

(۳۳۰) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اُدْعُوْارَبَّكُمْ تَضَرُّعًاوَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ (سورة الاعراف: ٥٥)

(۳۳۰) ارشاد خداوندی ہے: ”تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو، تذلیل ظاہر کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی، واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو حد سے نکل جاویں۔“

(۳۳۱) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَاسَأَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَادَعَانِ﴾ (سورة البقرة: ٨٦)

(۳۳۱) ارشاد خداوندی ہے: ”اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو میں قریب ہی ہوں منظور کر لیتا ہوں عرض درخواست کرنے والے کی، جب وہ میرے حضور درخواست کردے۔“

(۳۳۲) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اَمَّنْ يُجِيْبُ الْمُضْطَّرَاِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ﴾ (سورة النمل: ٦٢)

(۳۳۲) ارشاد خداوندی ہے: ”وہ ذات جو بے قرار آدمی کی سنتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔“

(١٤٦٥) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ". رواه ابوداؤد والترمذى وقال حديث حسن صحيح.

(۱۴۶۵) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا ہی عبادت ہے۔

(١٤٦٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَاسِوَى ذٰلِكَ. رواه ابوداؤد باسناد جيد.

(۱۴۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور اوروں کو چھوڑ دیتے تھے۔

(١٤٦٧) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ". متفق عليه.

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِىْ رِوَايَتِهٖ قَالَ: وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيْهِ.

(۱۴۶۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی دعا اکثر یہ ہوا کرتی تھی: اللهم آتنافى الدنياحسنة، وفى الاخرة حسنة، وقناعذاب النار.

مسلم کی روایت میں الفاظ زیادہ ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دعا فرماتے تو کسی بھی کلمات کے ساتھ دعا مانگتے مگر ان کلمات کو اس میں ضرور شامل فرماتے تھے۔

(١٤٦٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى.

(۱۴۶۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى“ ”اے اللہ میں آپ سے ہدایت، پرہیز گاری، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔

(١٤٦٩) وَعَنْ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(۱۴۶۹) حضرت طارق بن اشیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب کوئی شخص

قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ. رواه مسلم.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ طَارِقٍ: اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّيْ فَقَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ، فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَ آخِرَتَكَ."

مسلمان ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اسے نماز کی تعلیم دیتے پھر ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم فرماتے: اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی و عافنی وارزقنی ''اے اللہ! مجھ کو بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، اور عافیت بخش، اور روزی عطاء فرما) یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔

ایک دوسری روایت میں انہی (راوی) سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! جب ہم اللہ سے دعا مانگنا چاہیں تو کیسے مانگیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرح مانگو: اللّٰھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی ''اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، اور روزی عنایت فرما'' پس یہ کلمات تمہارے لئے دنیا و آخرت دونوں کی بھلائیوں کو جمع کر دیں گے۔

(۱۴۷۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ". رواه مسلم.

(۱۴۷۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ" "اے دلوں کے پھیرنے والے اللہ! تو ہمارے دلوں کو اطاعت کی طرف پھیر دے۔

(۱۴۷۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ. متفق عليه.

وفی رواية قال سفيان اشك انی زدت واحدة منها.

(۱۴۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تعوذوا باللّٰہ من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء: "مصیبت کی مشقت سے اور بدبختی کے آنے سے اور بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔

ایک روایت میں ہے کہ سفیان راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے شک ہے کہ میں نے اس میں ایک بات بڑھادی ہے۔

(۱۴۷۲) وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ". رواه مسلم.

(۱۴۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَعِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَامَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ" "اے اللہ میرے اس دین کو درست کر دیجئے جو میرے تمام معاملات کی پناہ گاہ ہے، اور میری

اس دنیا کو درست کر دیجئے جس میں میرا معاش وزندگی گزارنا لکھا ہے، اور میری آخرت کو بھی درست فرما جس کی طرف میرا لوٹ کر جانا ہے، اور میری زندگی ہر نیک کام کرنے میں زیادہ کر اور موت کو میرے لئے ہر شر سے آرام کا سبب بنا۔

(۱۴۷۳) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ.

وفي رواية: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ. رواه مسلم.

(۱۴۷۳) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کہ تم یہ دعا مانگا کرو "اللهم اهدني وسددني" (اے اللہ مجھے ہدایت دے اور سیدھا رکھ)

اور ایک دوسری روایت میں ہے: اللهم انی اسئلك الهدی والسداد. (اے اللہ آپ سے ہدایت اور استقامت کا سوال کرتا ہوں)

(۱۴۷۴) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ. رواه مسلم.

(۱۴۷۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. "اے اللہ بے شک میں تجھ سے عجز سے اور سستی، بزدلی اور بہت زیادہ بڑھاپے اور بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور عذاب قبر سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔

اور ایک روایت میں "وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ" کہ قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے بھی پناہ مانگنے کا ذکر ہے۔

(۱۴۷۵) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْبِهِ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْماً كَثِيْراً وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ". متفق عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَفِيْ بَيْتِيْ، وَرُوِيَ ظُلْماً كَثِيْراً وَرُوِيَ كَبِيْراً بالثاء المثلثة وبالباء المؤحدة فينبغى ان يجمع بينهما فَيُقَال: "كَثِيْراً كَبِيْراً."

(۱۴۷۵) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں مانگا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْماً كَثِيْراً وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" "اے اللہ بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں، پس تو اپنی خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحمت نازل فرما، بے شک تو بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ایک روایت میں ہے "وفی بیتی" یعنی "صلاتی" کی جگہ "بیتی" اور

"کثیراً" کی جگہ "کبیراً" ہے لہٰذا مناسب ہے کہ ان دونوں کو جمع کر لیا جائے اور "کثیراً کبیراً" ثاء اور باء دونوں کے ساتھ آتی ہے، لہٰذا دونوں کو ملا کر پڑھنا چاہئے یعنی بہت زیادہ اور بڑے بڑے۔

(۱۴۷۶) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰذَا الدُّعَآءِ: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جَدِّیْ وَھَزْلِیْ، وَخَطَاِیْ وَعَمَدِیْ وَ کُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ". متفق علیه.

(۱۴۷۶) حضرت ابوموسیٰؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جَدِّیْ وَھَزْلِیْ، وَخَطَاِیْ وَعَمَدِیْ وَ کُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ." "اے اللہ! میری خطاء میری جہالت اور معاملات میں حد سے تجاوز اور وہ گناہ جس کا آپ کو مجھ سے بھی زیادہ علم ہے، معاف فرما۔ اے اللہ! جو بات میں نے قصداً کی، دل لگی میں کی، اور بھول چوک والے بھی اور غلطی سے کئے ہوئے بھی اور یہ سب باتیں مجھ میں موجود ہیں تو ان سب کو معاف فرما دے۔ اے اللہ! میرے اگلے پچھلے، خفیہ اور علانیہ اور جن کا آپ کو مجھ سے زیادہ علم ہے سب کو بخش دے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۴۷۷) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِہٖ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَاعَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّمَالَمْ اَعْمَلْ. رواہ مسلم.

(۱۴۷۷) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی دعاء میں یہ کلمات فرمایا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّمَالَمْ اَعْمَلْ. "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس عمل کی برائی سے جو میں کر گزرا اور اس کی برائی سے بھی جو ابھی نہیں کیا۔

(۱۴۷۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: کَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَآءَۃِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سَخَطِکَ. رواہ مسلم.

(۱۴۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کے یہ کلمات بھی تھے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَآءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ" "اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے چھن جانے سے اور عافیت کی تبدیلی سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے۔

(۱۴۷۹) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:

(۱۴۷۹) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُمَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَايَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا". رواه مسلم.

اللہ ﷺ ان الفاظ کے ساتھ بھی دعا فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُمَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَايَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا." "اے اللہ لا چاری اور سستی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور بخل، بڑھاپے اور عذاب قبر سے بھی، اے اللہ! میرے نفس میں تقویٰ پیدا کر اور اسے پاک کر دے، تو بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا کارساز اور اس کا مولیٰ ہے، اے اللہ! میں غیر نافع علم اور ایسے دل جس میں خشوع وخضوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جس کا پیٹ نہ بھرتا ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہوتی ہو تجھ سے (ان سب کے بارے میں) پناہ چاہتا ہوں۔

(۱۴۸۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. متفق عليه.

زاد بعض الرواة: "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ."

(۱۴۸۰) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا بھی فرمایا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ." "اے اللہ! میں آپ کے لئے اسلام لایا ہوں اور آپ پر ایمان لایا اور آپ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے جھگڑتا ہوں اور آپ ہی سے فیصلہ کراتا ہوں، آپ میرے اگلے پچھلے، چھپکے سے کئے ہوئے اور کھلم کھلا کئے ہوئے سب ہی گناہوں کو معاف فرما دیں، آپ ہی آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے کرنے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ معبود برحق ہیں۔

بعض روایات میں یہ الفاظ بھی زائد ہیں۔ ولاحول ولا قوة الا باللّٰه "نہیں ہے کوئی مصیبت کو ٹالنے والا اور نہ کوئی نیکی کی قوت دینے والا آپ کے سواء۔

(۱۴۸۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَ الْفَقْرِ. (رواه ابوداؤد والترمذي

(۱۴۸۱) حضرت، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ "اے اللہ میں آپ کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں آگ کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب اور مال

وقال: حديث حسن صحيح وهذا لفظ ابی داؤد.

داری اور فقر کے شر سے۔

(١٤٨٢) وَعَنْ زِيَادَةَ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ وَهُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَ الْاَهْوَاءِ". رواه الترمذی و قال حديث حسن.

(۱۴۸۲) حضرت زیادہ بن علاقہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچا حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ." "اے اللہ میں برے اخلاق اور اعمال اور خواہشات سے پناہ چاہتا ہوں۔

(١٤٨٣) وَعَنْ شَكَلِ بْنِ الْحُمَيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ دُعَاءً قَالَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَ مِنْ شَرِّ بَصَرِيْ، وَ مِنْ شَرِّ لِسَانِيْ، وَ مِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَ مِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ". رواه ابوداؤد والترمذی و قال حديث حسن.

(۱۴۸۳) حضرت شکل بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھایئے تو فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَ مِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ، "اے اللہ میں اپنے کان، آنکھ، زبان اور دل اور اپنی شرمگاہ کی برائی سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔

(١٤٨٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ. رواه ابوداود باسناد صحيح.

(۱۴۸۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا بھی فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ، "اے اللہ میں برص اور جنون اور کوڑھ اور تمام بیماریوں سے تجھ سے پناہ چاہتا ہوں۔

(١٤٨٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ. رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(۱۴۸۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا بھی فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ" "اے اللہ میں بھوک سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ برا ساتھی ہے اور خیانت سے بھی تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کیونکہ وہ بری خصلت ہے (یعنی بدترین دوست ہے)

(١٤٨٦) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ مُكَاتَبًا جَآءَهٗ فَقَالَ: اِنِّيْ عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ، فَاَعِنِّيْ قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ، قُلْ: "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۱۴۸۶) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب (غلام) آیا اور کہنے لگا کہ میں بدل کتابت (یعنی وہ مال جو میرے آقا نے مجھے آزاد کرنے کے لئے میرے اوپر ذمہ کیا ہے) ادا کرنے سے عاجز ہو چکا ہوں، آپ میری مدد فرمائیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھا دوں جو نبی کریم ﷺ نے مجھے سکھائے تھے؟ اگر تم پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے تم کو سبکدوش فرما دیں گے، تو یہ پڑھا کرو: "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ

بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ" "اے اللہ اپنے حرام سے حلال کے ذریعہ میری کفایت فرما اور اپنے فضل کے ذریعہ مجھے اپنے ماسوا سے مستغنی فرما۔"

(١٤٨٧) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ اَبَاهُ حُصَيْناً كَلِمَتَيْنِ يَدْعُوْ بِهِمَا: "اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ، وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّنَفْسِيْ". رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

(۱۴۸۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے والد حضرت حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعا کے لئے یہ دو کلمے سکھائے: اللهم الهمنی رشدی واعذنی من شر نفسی، "اے اللہ میرے دل میں ہدایت کو ڈال دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما۔

(١٤٨٨) وَعَنْ اَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئاً اَسْأَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: "سَلُوْا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ اَيَّاماً، ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَسْأَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِيْ: يَاعَبَّاسُ يَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ! سَلُوْا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" رواه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح.

(۱۴۸۸) حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا بتلا دیں جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں؟ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو۔ میں چندروز کے بعد پھر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا بتادیں جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگا کرو۔

(١٤٨٩) وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! مَاكَانَ اَكْثَرُدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاكَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهٖ: "يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ" رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

(۱۴۸۹) حضرت شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا اے ام المؤمنین! جب رسول اللہ ﷺ آپ کے ہاں ہوتے تو کون سی دعا زیادہ تر مانگا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ ﷺ اس دعا کو اکثر مانگا کرتے تھے: "یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك" "اے دلوں کو پلٹنے والے، میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

(١٤٩٠) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَعَلَيْهِ السَّلَامُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ، وَاَهْلِيْ، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. رواه الترمذی و قال حدیث حسن.

(۱۴۹۰) حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت داؤد علیہ السلام یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ، وَاَهْلِيْ، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. "اے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت کا اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے، اے اللہ اپنی محبت میری

جان اور میرے اہل خانہ اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پسندیدہ بنادے۔

(۱۴۹۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلِظُّوْا بِیَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. رواه الترمذی ورواه النسائی من روایة ربیعة بن عامر الصحابی قال الحاکم حدیث صحیح الاسناد.

اَلِظُّوْا: بکسراللام وتشدیدالظاء المعجمة معناه الزموا هذه الدَّعْوَةَ وَاَکْثِرُوْامِنْهَا.

(۱۴۹۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کثرت سے یا ذا الجلال والاکرام پڑھا کرو۔ (ترمذی) نسائی نے ربیعہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حاکم نے کہا کہ حدیث صحیح سند والی ہے۔

الظوا: لام کے کسرہ ظاء معجمہ کی تشدید کے ساتھ یعنی اس دعا کو لازم کرو اور کثرت کے ساتھ پڑھو۔

(۱۴۹۲) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: دَعَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ کَثِیْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَیْئاً قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ کَثِیْرٍ لَمْ نَحْفَظْ فَقَالَ: "اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَجْمَعُ ذٰلِکَ کُلَّهُ؟ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِمَا سَأَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ". رواه الترمذی و قال: حدیث حسن.

(۱۴۹۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں ارشاد فرمائیں ہم اس کو کچھ بھی محفوظ نہ رکھ سکے، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں ارشاد فرمائیں ہم کو تو ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی دعا نہ بتاؤں جو سب کو جامع ہو؟ یوں دعا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِمَا سَأَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ، وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ "اے اللہ آپ سے اس تمام بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا آپ سے آپ کے نبی ﷺ نے سوال کیا، اور ہم آپ کی ان تمام برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں جس سے آپ کے نبی ﷺ نے پناہ مانگی، تجھ ہی سے مدد لی جاتی ہے اور آپ ہی کے پاس (فریاد) پہنچنے والی ہے اور برائی سے بچنا اور نیکی کی قوت دینے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں۔

(۱۴۹۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: کَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ، وَ الْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَبِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ. رواه الحاکم ابوعبدالله وقال: حدیث صحیح علی شرط مسلم.

(۱۴۹۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی یہ دعا ہوتی تھی: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ" "اے اللہ آپ سے آپ کی رحمت واجب کردینے والی اور آپ کی مغفرت کے لازم کرنے والی چیزوں کی توفیق کا سوال کرتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے اور جنت کے حصول اور دوزخ سے نجات مانگتا ہوں۔

(۲۵۱) پیٹھ پیچھے دعا مانگنے کے اجر کا بیان

(۳۳۳) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ﴾ (سورۃ الحشر: ۱۰ ترجمہ: بیان القرآن ۱۱/۱۲۴)

(۳۳۳) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئے جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔''

(۳۳٤) وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (سورۃ محمد: ۱۹ ترجمہ بیان القرآن ۱۱/۱۹)

(۳۳۴) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور اپنی خطاء کی معافی مانگتے رہئے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے بھی۔''

(۳۳٥) وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِخْبَاراً عَنْ اِبْرَاھِیْمَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (سورۃ ابراھیم: ٤١ ترجمہ: بیان القرآن ٦/١٤)

(۳۳۵) اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم ﷺ کی بات نقل کی ہے: ''اے ہمارے رب! میری مغفرت کر دیجئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مؤمنین کی بھی حساب قائم ہونے کے دن۔''

(١٤٩٤) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ وَلَکَ بِمِثْلٍ. رواہ مسلم

(۱۴۹۴) حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ (جواب میں) کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اس کے مثل حصہ ہو۔

(١٤٩٥) وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ: "دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِہٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ: آمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ. رواہ مسلم.

(۱۴۹۵) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان شخص کی اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے دعا قبول ہوتی ہے، ایسے شخص کے سرہانے ایک فرشتہ مقرر ہے کہ جب مسلمان اپنے بھائی کے لئے بھلی دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اسی قدر بھلائی ہے۔

(۲۵۲) دعا کے چند مسائل کا بیان

(١٤٩٦) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صُنِعَ اِلَیْہِ مَعْرُوْفٌ، فَقَالَ لِفَاعِلِہٖ: جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا، فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ. رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح.

(۱۴۹۶) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جس کے ساتھ کوئی نیک برتاؤ کیا گیا اور پھر وہ بھلائی کرنے والے کو ''جزاک اللہ خیراً'' (یعنی اللہ تجھے اچھا بدلہ دے) کہے تو اس نے احسان کرنے والے کی خوب تعریف کی۔

(١٤٩٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ. رواه مسلم.

(۱۴۹۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور اپنے مالوں کے لئے بددعا نہ کیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ایسی گھڑی ہو کہ جس میں اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے تو وہ تمہاری دعا قبول کرے۔

(١٤٩٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ. رواه مسلم.

(۱۴۹۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بندہ اپنے پروردگار کے قریب ترین اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ ریز ہو، پس تم سجدہ میں خوب دعا کیا کرو۔

(١٤٩٩) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يُعَجِّلْ يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ. متفق عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ." قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: "يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ اَرَيُسْتَجَبْ لِيْ، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ، وَيَدَعُ الدُّعَاءَ."

(۱۴۹۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب کہ وہ جلد بازی نہ کرے، وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی مگر وہ قبول نہ ہوئی۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلد بازی سے کام نہ لے، عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: یہ کہے کہ میں نے فلاں دعا مانگی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میری دعا قبول نہیں ہوگی، پھر وہ تھک ہار کر بیٹھ جائے اور دعا کرنا چھوڑ دے۔

(١٥٠٠) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: "جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ. رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۵۰۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کس وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ فرمایا: کہ رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

(١٥٠١) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَاعَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالٰى بِدَعْوَةٍ اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا، اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اِذاً نُكْثِرُ. قَالَ: اَللّٰهُ اَكْثَرُ.

(۱۵۰۱) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ زمین پر جو مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے پس یا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مطلوبہ چیز دے دیتے ہیں یا اس جیسی کوئی تکلیف دور کر دیتے ہیں جب تک گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی نہ کرے۔ ایک آدمی کہنے لگا اب تو ہم خوب کثرت سے دعا مانگیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ قبول کرنے والا

رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح، ورواه الحاكم من رواية ابى سعيد، وزادفيه: "أَوْ يَدَّخِرُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلِهَا."

ہے۔
ایک روایت میں یہ زائد ہے کہ اس کے لئے اس کے مثل اجر کو ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔

(۱۵۰۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ. متفق علیه.

(۱۵۰۲) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تکلیف اور بے چینی کے وقت یہ دعا کرتے تھے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ." (نہیں ہے کوئی معبود سوائے عظمت والے اور بردبار اللہ کے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس اللہ کے جو رب ہے عظیم عرش کا، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا اور عرش کریم کا مالک ہے)

(۲۵۳) اولیاء اللہ کی کرامت اور ان کے فضل کا بیان

(۳۳٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ، اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ، لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰهِ، ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾ (سورة یونس: ٦٢، ٦٣)

(۳۳٦) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: یاد رکھو! اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (معاصی سے) پرہیز رکھتے ہیں، ان کے لئے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوش خبری ہے، اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کچھ فرق ہوا نہیں کرتا، یہ بڑی کامیابی ہے۔

(۳۳۷) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَهُزِّیْ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا فَکُلِیْ وَاشْرَبِیْ﴾ (سورة مریم: ٢٥، ٢٦)

(۳۳۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، یہ تیرے سامنے تروتازہ پکی کھجوریں گرا دے گا، پھر کھاؤ اور پیو۔"

(۳۳۸) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقاً قَالَ یَامَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ (آل عمران: ۳۷)

(۳۳۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: جب بھی زکریا علیہ السلام ان کے حجرے میں جاتے، ان کے پاس روزی رکھی ہوئی پاتے، وہ پوچھتے اے مریم! یہ روزی تمہارے پاس کہاں سے آئی ہے؟ وہ جواب دیتیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزی دے۔

(۳۳۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَأْوُوْا اِلَی الْکَهْفِ یَنْشُرْ لَکُمْ رَبُّکُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَیُهَیِّیءْ لَکُمْ مِنْ اَمْرِکُمْ مِرْفَقاً، وَتَرَی الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُعَنْ کَهْفِهِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ،

(۳۳۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: جب کہ تم ان سے اور اللہ کے سوا ان کے اور معبودوں سے کنارہ کش ہو گئے تو اب تم کسی غار میں جا بیٹھو، تمہارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لئے تمہارے کام میں سہولت مہیا کر دے گا، آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار

وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ﴾ (سورة الكهف: ١٦، ١٧)

سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب چلا جاتا ہے۔

(١٥٠٣) وَعَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا أُنَاساً فُقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً: "مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ، فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ، وَبِسَادِسٍ" أَوْ كَمَا قَالَ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ، وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَامَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَاشَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَاحَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ؟ قَالَ: أَوْ مَا عَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ وَقَدْ عَرَضُوْا عَلَيْهِمْ قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا، فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ: يَاغُنْثَرُ، فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوْا لَا هَنِيْئًا، وَ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَداً، قَالَ: وَاَيْمُ اللّٰهِ مَاكُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوْا، وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ! مَاهٰذَا؟ قَالَتْ: لَاوَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ! فَأَكَلَ مِنْهَا اَبُوْبَكْرٍ، وَقَالَ: اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِيْ يَمِيْنَهُ، ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَمَضَى الْاَجَلُ، فَتَفَرَّقْنَا اِثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ، اَللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، فَأَكَلُوْا مِنْهَا أَجْمَعُوْنَ.

(١٥٠٣) حضرت ابو محمد ابو عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ غریب لوگ تھے اور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو لے جائے، جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں، چھٹے آدمی کو لے جائے (اسی طرح کچھ فرمایا) چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین آدمیوں کو لے گئے، اور خود نبی کریم ﷺ دس آدمیوں کو لے کر گئے، اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کا کھانا نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھایا، پھر وہیں ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی، پھر گھر لوٹے، پس جب گھر آئے تو رات کا کچھ جتنا حصہ اللہ نے چاہا گذر چکا تھا، تو ان کو بیوی نے کہا آپ کو اپنے مہمانوں کی خاطر تواضع سے کس چیز نے روکے رکھا ہے؟ انہوں نے کہا کیا تم نے ان کو رات کا کھانا نہیں کھلایا؟ بیوی نے کہا انہوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کر دیا، ورنہ گھر والوں نے تو ان کو کھانا پیش کر دیا تھا۔ حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جلدی سے چھپ گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نادان اور مجھے بددعا دی۔ اور برا بھلا کہا اور (مہمانوں سے) فرمایا، کھاؤ، تمہارے لئے خوش گوار نہ ہو (یہ انہوں نے ناراضگی کے طور پر کہا، کیونکہ گھر والوں کے کہنے سے انہوں نے کھانا نہیں کھایا، بعض کے نزدیک یہ گھر والوں سے کہا) اللہ کی قسم! میں تو یہ کبھی نہیں چکھوں گا، راوی حدیث حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم، ہم جو بھی لقمہ لیتے تھے تو نیچے سے اس سے کئی گنا کھانا بڑھ جاتا تھا، یہاں تک کہ مہمان سیر ہو گئے اور کھانا اس سے کہیں زیادہ ہو گیا جتنا پہلے تھا، پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانے کے برتن کی طرف دیکھا اور اپنی بیوی سے کہا، اے بنی فراس کی بہن، یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، (یہ غیر اللہ کی قسم حرام ہونے سے قبل کا واقعہ ہے) یہ کھانا اب پہلے سے تین گنا زیادہ ہے، پھر اس میں سے کچھ ابوبکر نے کھایا اور فرمایا کہ ان کی قسم شیطان کی طرف سے تھی، پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا، پھر اسے نبی کریم

وفي رواية: فَحَلَفَ أَبُوبَكْرٍ لَايَطْعَمُهُ، فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَاتَطْعَمُهُ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ. أَوِالْأَضْيَافُ. أَنْ لَايَطْعَمَهُ، أَوْيَطْعَمُوْهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ! فَدَعَا بِالطَّعَامِ، فَأَكَلَ، وَأَكَلُوْا، فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا، فَقَالَ: يَاأُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ، مَاهٰذَا؟ فَقَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِيْ إِنَّهُ الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ، فَأَكَلُوْا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا.

وفي رواية: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: دُوْنَكَ أَضْيَافَكَ، فَإِنِّيْ مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيْءَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَأَتَاهُمْ بِمَاعِنْدَهُ، فَقَالَ: اِطْعَمُوْا! فَقَالُوْا: أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ اِطْعَمُوْا، قَالُوْا: مَانَحْنُ بِآكِلِيْنَ حَتَّى يَجِيْءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا، قَالَ: اِقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ، فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوْا، فَلَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ، فَأَبَوْا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَاصَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوْهُ، فَقَالَ: يَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ، ثُمَّ قَالَ: يَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَسَكَتُّ، فَقَالَ: يَاغُنْثَرُ! أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِيْ لَمَا جِئْتَ! فَخَرَجْتُ، فَقُلْتُ: سَلْ أَضْيَافَكَ، فَقَالُوْا: صَدَقَ أَتَانَابِهِ، فَقَالَ: إِنَّمَا انْتَظَرْتُمُوْنِيْ وَ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ الْآخَرُوْنَ: وَ اللّٰهِ لَانَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ مَالَكُمْ لَاتَقْبَلُوْنَ عَنَّاقِرَاكُمْ؟ هَاتِ طَعَامَكَ، فَجَاءَ بِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ. الْأُوْلٰى مِنَ الشَّيْطَانِ، فَأَكَلَ، وَأَكَلُوْا. متفق عليه.

قوله: غُنْثَرُ: بغينٍ مُعجمةٍ مضمومةٍ، ثُمَّ نُوْنٍ سَاكِنَةٍ ثُمَّ ثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ وَهُوَ: الْغَبِيُّ الْجَاهِلُ، وَقَوْلُهُ:

ﷺ کے پاس لے گئے، پس وہ کھانا صبح تک آپ ﷺ کے پاس رہا اور (اس زمانے میں) ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا، پس اس کی مدت ختم ہو چکی تھی اور ہم بارہ آدمی بطور (نگران) اِدھر اُدھر گئے ہوئے تھے، ہر آدمی کے ساتھ کچھ لوگ تھے، ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے، یہ اللہ ہی جانتا ہے، ان سب نے وہ کھانا کھایا (جو ایک پیالے میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تھا۔)

ایک اور روایت میں ہے۔ پس ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے اور بیوی نے بھی نہ کھانے کی قسم کھالی، پس مہمان یا مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ وہ بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھائے گا یا نہیں کھائیں گے، جب تک کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ نہ کھائیں، پس ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ (قسم) شیطان کی طرف سے ہے اور کھانا منگوایا اور کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا۔ پس وہ جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے تو نیچے سے وہ کئی حصے بڑھ جاتا تھا، تو انہوں نے اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہا! اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے؟ تو انہوں نے کہا، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، یہ اب یقیناً ہمارے کھانے سے قبل جتنا تھا، اس سے بہت زیادہ ہے، پس انہوں نے کھایا اور اسے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بھی بھیجا اور راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے بھی اس میں سے کھایا۔

اور ایک روایت میں ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے (بیٹے) عبدالرحمٰن سے کہا تم اپنے مہمانوں کی دیکھ بھال کرو، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جا رہا ہوں۔ تم میرے آنے تک ان کی مہمان نوازی سے فارغ ہو جانا۔ پس عبدالرحمٰن (اندر) گئے اور جو کچھ تھا، مہمانوں کے سامنے لا کر رکھ دیا اور عرض کیا کھاؤ، مہمانوں نے کہا ہمارے گھر والے کہاں ہیں؟ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ لوگ ہماری طرف سے اپنی مہمان نوازی قبول کریں، اس لئے کہ اگر وہ (گھر والے، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آ گئے جب کہ آپ لوگوں نے کھانا نہیں کھایا ہوگا تو ہمیں ان کا عتاب سہنا پڑے گا۔ لیکن انہوں نے (کھانے سے) انکار کر دیا۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ (والد صاحب) مجھ پر ناراض ہوں

"فَجَدَّعَ" اى: شَتَمَهُ: وَالْجَدْعُ: اَلْقَطْعُ، قَوْلُهُ: "يَجِدُعَلَىَّ" هو بكسر الجيم، اى: يغضب.

گے۔ پس جب وہ تشریف لائے تو میں (ڈرتے ہوئے) ان سے ایک طرف ہوگیا۔ آپ نے پوچھا تم لوگوں نے کیا کیا؟ تو انہوں نے بتلایا، پس انہوں نے آواز دی، اے عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا، انہوں نے آواز دی، اے عبدالرحمٰن! میں پھر بھی خاموش رہا، انہوں نے کہا، اے نادان بچے! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو چلا آ، چنانچہ میں نکل کر آیا اور کہا، آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ انہوں نے کہا عبدالرحمٰن نے سچ کہا، یہ ہمارے پاس کھانا لائے تھے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو تم میرے انتظار میں رہے، خدا کی قسم! آج کی رات کھانا نہیں کھاؤں گا، پس دوسروں نے کہا اللہ کی قسم، ہم بھی جب تک آپ نہیں کھائیں گے ہم نہیں کھائیں گے، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا افسوس ہے تم پر تمہیں کیا ہے کہ تم ہماری مہمان نوازی قبول نہیں کرتے؟ لاؤ اپنا کھانا، پس عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا لائے، پس آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر فرمایا پہلی حالت (جس میں ہم نے قسم کھائی) شیطان کی طرف سے تھی، پس آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کھایا اور باقی سب نے کھانا کھایا۔ (بخاری و مسلم)

قول غنثر غین کے ضمہ کے ساتھ پھر نون ساکنہ پھر ثاء مثلثہ اور اس کا معنی ہے بے وقوف جاہل اور جدع کا معنی اس کو برا بھلا کہا اور الجدع کے معنی کاٹنا اور یجد علی یہ جیم کے کسرہ کے ساتھ ہے یعنی غصہ ہونا۔

(١٥٠٤) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ، فَاِنْ يَكُ فِىْ اُمَّتِىْ اَحَدٌ، فَاِنَّهُ عُمَرُ.

رواه البخارى، ورواه مسلم من رواية عائشة و فى روايتهما. قال ابن وهب: "محدثون" اى مُلْهَمُوْنَ.

(۱۵۰۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے جو امتیں ہوئیں ان میں کچھ محدث ہوتے تھے اور میری امت میں بھی کوئی محدث ہوا تو وہ عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے۔ (بخاری)

اور مسلم نے اسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے بیان کیا ہے اور ان دونوں روایتوں میں ہے کہ ابن وہب نے کہا "محدثون" کے معنی ہیں الہام یافتہ۔

(١٥٠٥) وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: شَكَا اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا يَعْنِىْ ابْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ

(۱۵۰۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تَعَالٰی عَنْهُ، فَعَزَلَهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّاراً، فَشَكَوْا حَتّٰی ذَكَرُوْا اَنَّهٗ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا اَبَا اِسْحٰقَ! اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعَمُوْنَ اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ. فَقَالَ: اَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ فَاِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا أَخْرِمُ عَنْهَا اُصَلِّيْ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَاَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ، وَاُخِفُّ فِي الْاُخْرَيَيْنِ، قَالَ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ، وَاَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلاً اَوْرِجَالاً اِلَى الْكُوْفَةِ يَسْأَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ، فَلَمْ يَدَعْ مَسْجِداً اِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُوْنَ مَعْرُوْفاً، حَتّٰی دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِيْ عَبْسٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ، يُكْنٰی اَبَاسَعْدَةَ، فَقَالَ: اَمَّا اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْداً كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِباً، قَامَ رِيَاءً، وَسُمْعَةً، فَاَطِلْ عُمْرَهُ، وَاَطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ لِلْفِتَنِ، وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ: شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ، أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ.

قال عبدالملك بن عمير الراوی عن جابربن سمرة فَاَنَارَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰی عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ فَيَغْمِزُهُنَّ. متفق عليه.

نے انہیں (کوفہ کی گورنری سے) معزول کر دیا اور ان پر حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گورنر مقرر فرمادیا۔

اہل کوفہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت میں یہاں تک کہا کہ یہ نماز اچھے طریقے سے نہیں پڑھاتے، پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور کہا اے ابواسحاق (یہ حضرت سعد کی کنیت ہے) لوگ گمان کرتے ہیں کہ تم نماز بھی صحیح نہیں پڑھاتے۔ تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تو خدا کی قسم ان کو رسول اللہ ﷺ جیسی نماز پڑھاتا تھا، میں اس میں کوئی کمی نہیں کرتا تھا، میں مغرب وعشاء کی نماز پڑھاتا ہوں، پہلی دو رکعتوں میں قیام لمبا کرتا ہوں اور پچھلی رکعتوں میں مختصر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق! تمہارے متعلق یہی گمان تھا اور ان کے ساتھ ایک آدمی کو یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا تاکہ وہ اہل کوفہ کی رائے معلوم کریں (ان کے بارے میں) چنانچہ انہوں نے مسجدوں میں جاکر ان کے متعلق دریافت کیا، سب نے تعریف کی حتی کہ وہ بنو عبس کی مسجد میں آگئے، تو وہاں کے نمازیوں میں ایک شخص کھڑا ہوا، اس کو اسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا، اور کنیت ابوسعدہ تھی، اس نے کہا جب آپ نے ہم سے پوچھ ہی لیا تو عرض یہ ہے کہ سعد لشکر کے ساتھ نہیں جاتے، تقسیم میں برابری نہیں کرتے اور فیصلہ کرنے میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی تین باتوں کی دعا ضرور کروں گا: اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور ریا کاری اور شہرت کی خاطر کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کر، اس کی غربت وناداری میں اضافہ کر اور اسے فتنوں کا نشانہ بنادے۔ اس کے بعد جب اس سے پوچھا جاتا تو وہ کہتا بہت بوڑھا اور فتنوں میں ہوں، مجھے سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کرنے والے عبدالملک ابن عمیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی دونوں پلکیں اس کی آنکھوں پر گری پڑی تھیں اور وہ راستوں میں لڑکیوں سے تعرض کرتا اور انہیں اشارہ کرتا تھا۔

(١٥٠٦) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِبْنِ عَمْرِو

(١٥٠٦) حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى بِنْتِ أَوْسٍ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَادَّعَتْ اَنَّهُ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ أَخَذَ شِبْراً مِنَ الْاَرْضِ ظُلْماً، طُوِّقَهُ اِلَى سَبْعِ اَرْضِيْنَ" فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا اَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا، قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا، وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ. متفق عليه.

"وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ: وَاَنَّهُ رَآهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ، تَقُوْلُ: أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيْدٍ، وَأَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِالَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا، فَوَقَعَتْ فِيْهَا، فَكَانَتْ قَبْرَهَا."

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اروی بنت اوس نے جھگڑا کیا اور حضرت مروان بن حکم (گورنر مدینہ) تک اپنی شکایت پہنچائی، اور اس نے دعویٰ کیا کہ سعید نے اس کی کچھ زمین غصب کرلی ہے، حضرت سعید نے کہا: کیا میں رسول اللہ ﷺ سے وعید سننے کے بعد بھی اس کی زمین کا کچھ حصہ غصب کرلوں؟ حضرت مروان نے پوچھا تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا وعید سنی ہے؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے ناجائز طریقے سے کسی کی ایک بالشت زمین بھی ہتھیالی تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا، یہ سن کر حضرت مروان نے ان سے کہا اس کے بعد میں تم سے کوئی دلیل طلب نہیں کروں گا۔ پس حضرت سعید نے اس عورت کے لئے بددعاء فرمائی: اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کی آنکھوں کی بینائی ختم کردے اور اس کو اس کی زمین ہی میں موت دے۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مرنے سے پہلے اس کی بینائی چلی گئی اور ایک وقت وہ اپنی زمین میں چلی جارہی تھی کہ ایک گڑھے میں گرگئی اور اس میں ہی وہ مرگئی۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں جو محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کے ہم معنی منقول ہے، اس میں آتا ہے کہ محمد بن زید نے اس عورت کو نابینا اور دیواریں ٹٹولتے ہوئے دیکھا، وہ کہتی تھی مجھے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی ہے، اور وہ ایک کنویں پر سے گزر رہی تھی جو زمین کے اسی احاطے میں تھا جس کے بارے میں اس نے جھگڑا کیا تھا، پس وہ اس میں گر کر مرگئی اور وہی حصۂ زمین اس کی قبر بن گیا۔

(۱۵۰۷) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَمَّاحَضَرَتْ أُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: مَا أُرَانِيْ اِلَّامَقْتُوْلاً فِيْ أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنِّيْ لَا أَتْرُكُ بَعْدِيْ أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْراً، فَأَصْبَحْنَا، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيْلٍ، وَدَفَنْتُ

(۱۵۰۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب احد کی جنگ کا موقعہ آیا تو میرے والد حضرت عبداللہ نے رات کے وقت مجھے بلایا اور فرمایا مجھے یوں لگتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے جو پہلے شہید ہوں گے میں بھی انہی میں سے ہوں گا، اور میں اپنے بعد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے علاوہ ایسا کوئی شخص چھوڑ کر نہیں جارہا جو مجھے تم سے زیادہ عزیز ہو، اور بے شک میرے ذمے قرض ہے اس کو ادا کردینا، اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، چنانچہ ہم نے صبح کی

مَعَهُ آخَرُفِي قَبْرِهٖ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ آخَرَ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَاهُوَكَيَوْمِ وَضَعْتُهُ غَيْرَ أُذُنِهٖ، فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍعَلٰى حِدَةٍ. رواه البخاري.

تو سب سے پہلے شہید ہونے والے وہی تھے، اور میں نے ان کے ساتھ ایک اور شخص کو ان کی قبر میں دفن کر دیا، پھر میرا نفس اس بات پر مطمئن نہیں ہوا کہ میں ان کو دوسرے کے ساتھ رہنے دوں، چنانچہ میں نے چھ مہینے کے بعد ان کو نکال لیا، پس وہ کانوں کے سوا اسی طرح تھے جیسے قبر میں رکھے جانے والے دن میں تھے، پھر میں نے ان کو ایک الگ قبر میں دفن کر دیا۔

(۱۵۰۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا، صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى أَهْلَهٗ.

رواه البخاري من طرق، وفي بَعْضِهَا: "اِنَّ الرَّجُلَيْنِ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا."

(۱۵۰۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو آدمی ایک اندھیری رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے اور ان دونوں کے ساتھ ان کے آگے آگے چراغ جیسی کوئی چیز تھی، پس جب وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ تھا یہاں تک کہ ہر ایک اپنے گھر پہنچ گیا۔

بخاری نے اس حدیث کو کئی سندوں سے روایت کیا ہے، ان میں سے بعض میں ہے کہ یہ دو آدمی اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور عباد بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

(۱۵۰۹) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ عَيْناً سَرِيَّةً، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْهَدْأَةِ، بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ، ذَكَرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُوْ لِحْيَانَ، فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَصُّوْا آثَارَهُمْ، فَلَمَّا اَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَاَصْحَابُهٗ، لَجَئُوْا اِلٰى مَوْضِعٍ، فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ، فَقَالُوْا: اِنْزِلُوْا، فَاَعْطُوْا بِاَيْدِيْكُمْ، وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ اَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ اَحَداً، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: اَيُّهَا الْقَوْمُ اَمَّا اَنَا، فَلَا أَنْزِلُ عَلٰى ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ، فَقَتَلُوْا عَاصِماً، وَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ

(۱۵۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کا ایک لشکر جاسوس بنا کر بھیجا اور ان پر عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر فرمایا، پس یہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب عسفان اور مکہ کے درمیان واقع ہداۃ جگہ پر پہنچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ کو جس کو بنو لحیان کہا جاتا تھا اس لشکر کی اطلاع کر دی گئی، چنانچہ وہ فوراً سو کے قریب تیراندازوں کو لے کر ان کے مقابلے کے لئے نکل آئے اور ان کے نشانات قدم کے پیچھے پیچھے چلنے لگے، پس جب عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ان کی آہٹ محسوس ہوئی، تو انہوں نے ایک جگہ پر پناہ پکڑی، پس بنو لحیان کے افراد نے ان کو گھیر لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور اپنے کو ہمارے حوالے کر دو، ہم تم سے عہد و میثاق کرتے ہیں کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے، تو عاصم بن ثابت نے کہا لوگو! میں تو بہرحال کسی کافر کے عہد پر نیچے نہیں اتروں گا، اے اللہ! تو ہماری بابت اپنے پیغمبر کو اطلاع کر دے۔ پس دشمن نے ان پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی اور حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا اور تین آدمی ان کے عہد و

تَعَالٰی عَنْهُ، وَزَيْدُ بْنِ الدَّثِنَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ رَجُلٌ آخَرُ. فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ اَطْلَقُوْا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ، فَرَبَطُوْا بِهَا. قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ، وَ اللّٰهِ! لَا أَصْحَبُكُمْ، إِنَّ لِيْ بِهٰؤُلَاءِ أُسْوَةً، يُرِيْدُ الْقَتْلٰى، فَجَرُّوْهُ وَ عَالَجُوْهُ، فَاَبٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ، فَقَتَلُوْهُ، وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ بَنُوْ الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَ هُمْ أَسِيْراً حَتّٰى اَجْمَعُوْا عَلٰى قَتْلِهِ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوْسٰى تَسْتَحِدُّ بِهَا، فَأَعَارَتْهُ، فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا، وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى أَتَاهُ، فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهٗ عَلٰى فَخِذِهِ، وَالْمُوْسٰى بِيَدِهِ، فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ! قَالَتْ: وَ اللّٰهِ مَارَاَيْتُ اَسِيْراً خَيْراً مِنْ خُبَيْبٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ)، فَوَ اللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ يَوْماً يَأْكُلُ قِطْفاً مِنْ عِنَبٍ فِيْ يَدِهِ، وَ إِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ، وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتْ تَقُوْلُ إِنَّهٗ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْباً، فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِي الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُوْنِيْ أُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوْهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ: وَ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ تَحْسَبُوْا أَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ لَزِدْتُ: اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَداً، وَاقْتُلْهُمْ بَدَداً، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَداً، وَقَالَ:

فَلَسْتُ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِماً
عَلٰى اَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَ اِنْ يَّشَاْ
يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

میثاق پر پہنچے آئے، ان میں سے ایک خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دوسرے زید بن دثنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک اور آدمی تھا، پس جب انہوں نے ان پر قابو پالیا تو ان کی کمانوں کی تانتیں کھول کر ان سے ان کو باندھ دیا۔

تیسرے آدمی نے کہا یہ پہلی بدعہدی ہے، اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا، میرے لئے ان مقتولین کا نمونہ ہے، پس دشمن نے ان کو کھینچا اور ان سے لڑے لیکن انہوں نے پھر بھی ان کے ساتھ جانے سے انکار کیا، چنانچہ دشمن نے ان کو بھی مار دیا اور حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن دثنہ کو لے کر چلے حتیٰ کہ انہوں نے جنگ بدر کے واقعے کے بعد ان دونوں کو مکے میں بیچ دیا، پس خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف کے بیٹوں نے خرید لیا اور خبیب وہ شخص تھے جنہوں نے جنگ بدر والے دن حارث کو قتل کیا تھا، پس خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس قیدی کے طور پر رہے، یہاں تک کہ انہوں نے ان کو قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا، پس (اسی قید کے دوران) ایک روز خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے زیر ناف کے بال مونڈھنے کے لئے استرا مانگا، تو اس نے وہ انہیں دے دیا۔ اس کا ایک بچہ جب کہ وہ غافل تھی، حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلا گیا، پس اس نے بچے کو خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ران پر بیٹھے ہوئے پایا اور استرا ان کے ہاتھ میں تھا، تو وہ لڑکی گھبرا اٹھی، جسے حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پہچان لیا، پس انہوں نے کہا کیا تو اس بات سے ڈرتی ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا؟ میں ایسا کام کرنے والا نہیں ہوں۔ اس لڑکی نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا، پس اللہ کی قسم! ایک دن میں نے انہیں انگوروں کا خوشہ ہاتھ میں لئے کھاتے دیکھا، جب کہ یہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکے میں کوئی پھل نہیں تھا اور وہ کہتی تھی کہ یہ ایسا رزق ہے جو خبیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اللہ نے دیا ہے، پس جب دشمن ان کو حرم سے لے کر نکلے تاکہ انہیں حل میں لے جا کر قتل کریں تو ان سے خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، مجھے چھوڑ دو، میں دو رکعت نماز پڑھ لوں، تو انہوں نے ان کو چھوڑ دیا اور انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر فرمایا، اللہ کی قسم! اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم گمان

وَكَانَ خُبَيْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هُوَسَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْراً اَلصَّلَاةَ وَ أَخْبَرَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَصْحَابَهُ يَوْمَ اُصِيْبُوْا خَبَرَهُمْ، وَ بَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ حَدَّثُوْا اَنَّهٗ قُتِلَ اَنْ يُؤْتُوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوْا أَنْ يَقْطَعُوْا مِنْهُ شَيْئًا، رواه البخاری.

قوله: اَلْهَدَاَةُ: مَوْضِعٌ، اَلظُّلَّةُ: اَلسَّحَابُ: وَالدَّبْرُ: اَلنَّخْلُ، وقوله "اُقْتُلْهُمْ بَدَداً" بكسرالباء وفتحها، فمن كسرقَالَ: هُوَجَمْعُ بِدَةٍ بكسرالباء، وَهِيَ النَّصِيْبُ، وَمَعْنَاهُ: اُقْتُلْهُمْ حِصَصاً مُنْقَسِمَةً لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ نَصِيْبٌ، وَمن فتح قال: معناه: مُتَفَرِّقِيْنَ فِي الْقَتْلِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ مِنَ التَّبْدِيْدِ.

وفي الباب اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ سَبَقَتْ فِيْ مَوَاضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ، مِنْهَا حَدِيْثُ الْغُلَامِ الَّذِيْ كَانَ يَأْتِي الرَّاهِبَ وَالسَّاحِرَ، وَمِنْهَا حَدِيْثُ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَحَدِيْثُ اَصْحَابِ الْغَارِالَّذِيْنَ اَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ الصَّخْرَةُ وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ الَّذِيْ سَمِعَ صَوْتاً فِي السَّحَابِ يَقُوْلُ: اَسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَالدَّلَائِلُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَشْهُوْرَةٌ وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ.

کرو گے کہ مجھے موت کے خوف نے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہے، تو میں اور زیادہ نماز پڑھتا، (پھر دعا فرمائی) اے اللہ، ان کی تعداد گن لے، ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مار اور ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ، اور یہ شعر پڑھا:

''جب میں اسلام کی حالت میں مارا جارہا ہوں تو مجھے کوئی پروا نہیں کہ کس پہلو پر، اللہ کے لئے میری موت واقع ہوگی، اور میری یہ موت اللہ کی راہ میں ہے، وہ اگر چاہے تو کٹے ہوئے جسم کے اعضاء میں برکت ڈال دے۔''

اور حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخص ہیں جنہوں نے ہر اس مسلمان کے لئے جس کو باندھ، جکڑ کر مارا جائے، نماز کا طریقہ جاری کیا، اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو ان کی خبر اسی دن دیدی جس دن ان کو شہید کیا گیا، اور قریش نے کچھ لوگوں کو عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیجا جب ان کو بتلایا گیا کہ وہ قتل کر دیئے گئے ہیں کہ وہ ان کے جسم کا کوئی ایسا حصہ لے کر آئیں جن سے ان کی شناخت کی جاسکے کہ انہوں نے قریش کے بڑوں میں سے ایک بڑے آدمی کو قتل کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت کے لئے بھڑوں یا (شہد کی مکھیوں) کی ایک جماعت کو بادل کے سائے کی طرح بھیج دیا، پس انہوں نے قریش کے ان قاصدوں سے انہیں بچایا اور وہ اس بات پر قادر ہی نہیں ہوسکے کہ وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ لیں۔

الھداۃ: ایک جگہ کا نام ہے۔ ظلہ: بادل۔ الدبر: شہد کی مکھی۔

بَدَداً باء کے نیچے زیر اور زبر، جو کہتے ہیں زیر ہے ان کے نزدیک یہ بدۃ (باء کے زیر کے ساتھ) کی جمع ہے اس کے معنی حصہ، اب ترجمہ یہ ہوا کہ ہر ایک کو تقسیم کر کے مار، کہ ہر ایک کا حصہ ہو۔ بعض نے اس کو ''بدۃ'' کی جمع بنایا (زبر کے ساتھ) جس کا معنی منتشر کر کے مارنا کہ ایک کے بعد دوسرا ہلاک ہو، یہ تبدید سے مشتق ہوگا۔

اور اس باب میں (یعنی اثبات کرامت) میں بہت سی احادیث صحیح ہیں جو اس کتاب میں مختلف جگہوں اور بابوں میں گزر چکی ہیں، ان میں سے اس لڑکے کا واقعہ ہے جو پادری اور جادوگر دونوں کے پاس جایا کرتا تھا جریج کا واقعہ اور حدیث غار جو بند ہوگئی تھی، اور اس آدمی کا واقعہ جس نے

بادلوں میں سے یہ آواز سنی تھی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو، اس کے علاوہ دیگر واقعات اور اس کے دلائل بھی کثرت سے ہیں اور مشہور ہیں۔ (وباللہ التوفیق)

(۱۵۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: مَاسَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لِشَيْءٍ قَطُّ: اِنِّيْ لَاَظُنُّهُ كَذَا اِلَّا كَانَ كَمَايَظُنُّ. رواه البخاري.

(۱۵۱۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے جب بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی معاملے کی بابت یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرا خیال اس کے متعلق یہ ہے، تو وہ اسی طرح ہوتا جیسا کہ اپنا خیال ظاہر فرماتے۔ (بخاری)

كتاب الامور المنهى عنها

اللہ کے منع کردہ کاموں کی کتاب

(۲۵۴) غیبت کے حرام ہونے اور زبان کی حفاظت کرنے کا حکم

(۳۴۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوْهُ! وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورة حجرات: ۱۲)

(۳۴۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے، تم کو اس سے گھن آئے گی! اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔"

(۳۴۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ (سورة اسراء: ۳۶)

(۳۴۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: جس بات کی تم کو خبر نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو کیونکہ کان، آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔"

(۳۴۲) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (سورة ق: ۱۸)

(۳۴۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس ہی ایک تاکنے والا تیار ہے۔"

(۱۵۱۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا، اَوْ لِيَصْمُتْ. متفق عليه.

(۱۵۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ یا تو بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

"وَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَرِيْحٌ فِيْ اَنَّهٗ يَنْبَغِيْ اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ اِلَّا اِذَا كَانَ الْكَلَامُ خَيْرًا، وَ هُوَالَّذِيْ ظَهَرَتْ مَصْلَحَتُهٗ، وَمَتٰى شَكَّ فِيْ ظُهُوْرِ الْمَصْلَحَةِ، فَلَا يَتَكَلَّمُ"

یہ روایت اس بارے میں واضح ہے کہ آدمی کی گفتگو اسی وقت مناسب ہے جب اس میں کوئی بھلائی ہو اور وہی بات کرے جس کی مصلحت ظاہر ہو اور جب مصلحت میں شبہ ہو تو پھر گفتگو نہ کرے۔

(۱۵۱۲) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ" متفق علیه.

(۱۵۱۲) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسلمانوں میں سے کون افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری ومسلم)

(۱۵۱۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ یَضْمَنُ لِیْ مَابَیْنَ لِحْیَیْهِ وَمَابَیْنَ رِجْلَیْهِ أَضْمَنُ لَهُ بِالْجَنَّةِ. متفق علیه.

(۱۵۱۳) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اس کی جو دو جبڑوں کے درمیان ہے اور اس کی جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے، ضمانت دے، تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (بخاری ومسلم)

(۱۵۱٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مَایَتَبَیَّنُ فِیْهَا یَزِلُّ بِهَا اِلَی النَّارِ اَبْعَدَ مِمَّا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. متفق علیه) وَمَعْنٰی "یَتَبَیَّنُ" یَتَفَکَّرُ اَنَّهَا خَیْرٌ اَمْ لَا.

(۱۵۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بندہ ایک بات کرتا ہے اس پر غور نہیں کرتا مگر وہ اس سے مشرق ومغرب کے درمیانی مسافت سے بھی زیادہ جہنم کی آگ کی طرف گر جاتا ہے۔

یَتَبَیَّنُ: بمعنی: غور فکر کرنا کہ وہ بہتر ہے یا نہیں۔

(۱۵۱۵) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَایُلْقِیْ لَهَا بَالاً یَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالاً یَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ". رواه البخاری.

(۱۵۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اللہ کی رضامندی کی بات کرتا ہے، اس کی طرف اس کی توجہ بھی نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کے درجات بلند کر دیتے ہیں اور بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والی بات کرتا ہے جس کی طرف اس کا دھیان بھی نہیں ہوتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے۔ (بخاری)

(۱۵۱٦) وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ان رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَاکَانَ یَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَابَلَغَتْ یَکْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاهُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَاکَانَ یَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَابَلَغَتْ یَکْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاهُ.

(۱۵۱۶) حضرت ابوعبدالرحمٰن بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی بات کرتا ہے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ کہاں تک پہنچے گی، اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے اس کے لئے قیامت کے دن تک اپنی رضامندی لکھ دیتے ہیں اور بے شک آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ایسا کلمہ بولتا ہے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ کہاں تک پہنچے گا، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے اپنی ملاقات کے دن تک اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔

رواه مالك فی "المؤطأ" والترمذی وقال:

(اس روایت کو امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی موطا میں اور امام ترمذی نے ترمذی میں روایت کی ہے اور صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ

حديث حسن صحيح.

حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۵۱۷) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ: "قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ" قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: "هٰذَا". رواه الترمذی وَقَالَ: حديث حسن صحيح.

(۱۵۱۷) حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسی بات بتادیں کہ جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کہو میرا رب اللہ ہے، پھر اس پر استقامت اختیار کرو، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! سب سے زیادہ خطرے والی چیز جس کا آپ کو مجھ پر اندیشہ ہے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: یہ زبان۔

(۱۵۱۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُكْثِرُوْا الْكَلَامَ بِغَيْرِذِكْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ! وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ اَلْقَلْبُ الْقَاسِيْ. رواه الترمذی.

(۱۵۱۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ذکر کے علاوہ اور باتیں زیادہ نہ کرو، اس لئے کہ کثرت کلام دل کی سختی کا باعث ہے، بے شک لوگوں میں اللہ جل شانہ سے سب سے زیادہ دور، سخت دل والا ہے۔

(۱۵۱۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّمَابَيْنَ لِحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۱۵۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زبان کے شر سے بچالیا جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور اس شرمگاہ کے شر سے بچالیا جو اس کے دونوں پیروں کے درمیان ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ (ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن درجہ کی ہے)

(۱۵۲۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: "أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۱۵۲۰) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! نجات کس طرح مل سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور تمہارا گھر تمہیں اپنے اندر سمالے یعنی (فارغ وقت گھر میں ہی گزارو) اور اپنی غلطیوں پر خوب رو و۔" (ترمذی، اور صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۵۲۱) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اَصْبَحَ اِبْنُ آدَمَ، فَاِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ، تَقُوْلُ: اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا، فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ: فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا. رواه الترمذی.

معنى "تكفراللسان" اى تذل و تخضع له.

(۱۵۲۱) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے جسم کے تمام اعضاء اس سے نہایت عاجزی سے عرض کرتے ہیں کہ تم ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرنا، اس لئے کہ ہمارا معاملہ تمہارے ساتھ منسلک ہے، اگر تم سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اگر تم ٹیڑھی ہوگی تو ہم سب ٹیڑھے ہوجائیں گے۔ (ترمذی)

تکفر اللسان: زبان کے سامنے عاجزی اور خشوع وخضوع سے عرض کرتے ہیں۔

(۱۵۲۲) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِيَ الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ، قَالَ: "إِنَّكَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ" ثُمَّ تَلَا: "تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" حَتّٰى بَلَغَ "يَعْلَمُوْنَ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ، وَعَمُوْدِهٖ، وَذِرْوَةِ سِنَامِهٖ؟" قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: رَأْسُ الْاَمْرِ اَلْاِسْلَامُ، وَعَمُوْدُهُ اَلصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سِنَامِهِ الْجِهَادُ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟" قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ: "كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا" قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ؟ فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ؟""

رواہ الترمذی و قال: حدیث حسن صحیح و قد سبق شرحہ۔

(۱۵۲۲) حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتادیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے مجھے دور کردے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت بڑی بات کا سوال کیا ہے، لیکن یہ اس کے لئے آسان ہے جس پر اللہ جل شانہ آسان فرمادے، تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، اگر اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتے ہو، پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے بھلائی کے دروازے نہ بتلاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور آدمی کا رات کے پہلے حصہ میں نماز پڑھنا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: تتجافی جنوبھم عن المضاجع الخ، "ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں"، یہاں تک کہ "یعلمون" تک تلاوت فرمائی، پھر فرمایا: کیا میں تم کو دین کی جڑ اور اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول، آپ ﷺ نے فرمایا: دین کی جڑ اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی بلندی جہاد میں ہے، پھر فرمایا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جس پر ان سب کا دارومدار ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ، آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اس کو روکے رکھو، میں نے عرض کیا کیا ہم زبان کے ذریعے سے جو باتیں کرتے ہیں اس پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں تجھے گم کرے (عربی محاورہ ہے) جہنم میں لوگوں کو ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیاں ہی اوندھے منہ گرائیں گی۔ (ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس کی شرح اس سے ماقبل میں گذر چکی ہے۔)

(۱۵۲۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟" قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: "ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ"، قِيْلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ

(۱۵۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہ کرے، آپ ﷺ سے

اَخِیْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: "اِنْ کَانَ فِیْهِ مَاتَقُوْلُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ". رواہ مسلم.

پوچھا گیا اگر میرے بھائی میں وہ چیز موجود ہو جس کا میں ذکر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس میں وہ چیز موجود ہو جس کا ذکر تم کرو تو یقیناً تو نے اس کی غیبت بیان کی اور اگر اس میں وہ بات نہیں ہے جو تم نے اس کے بارے میں بیان کی ہے تو پھر تو نے اس پر بہتان باندھا ہے۔

(۱۵۲۴) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ یَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًی فِیْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ: "اِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَ اَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ، حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا، فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا، فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ. متفق علیه.

(۱۵۲۴) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج الوداع کے موقعے پر عید الاضحیٰ کے دن منی میں اپنے خطبہ میں فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت، تمہارے اس مہینے کی، تمہارے اس شہر میں، سنو! کیا میں نے اللہ کے احکام پہنچا نہیں دیئے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۵۲۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِیَّةَ کَذَا وَکَذَا. قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: تَعْنِیْ قَصِیْرَةً، فَقَالَ: "لَقَدْ قُلْتِ کَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ!" قَالَتْ: وَحَکَیْتُ لَهٗ اِنْسَاناً فَقَالَ: "مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَکَیْتُ اِنْسَاناً وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا. رواہ ابوداود والترمذی و قال: حدیث حسن صحیح.

ومعنی: "مزجته" خالطته مخالطة یتغیربها طعمه أوریحه لشدة نتنها وقبحها، وهذا من ابلغ الزواجر عن الغیبة قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: "مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی"

(۱۵۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے حضرت صفیہ کے بارے میں عرض کیا آپ کے لئے صفیہ کا ایسا ہی ہونا کافی ہے۔ بعض راویوں نے کہا کہ حضرت عائشہ کی مراد یہ تھی کہ وہ پستہ قد ہے، تو آپ ﷺ نے (حضرت عائشہ) سے فرمایا: تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو وہ اس کا ذائقہ بدل ڈالے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کے سامنے ایک آدمی کی نقل اتاری تو آپ نے فرمایا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میں کسی انسان کی نقل اتاروں، چاہے اس کے بدلے میں مجھے اتنا اتنا مال ملے (ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

مزجته: بمعنی پانی کے ساتھ ایسے مل جانا کہ اس کی سخت بدبو اور قباحت سے پانی کا ذائقہ یا اس کی بو بدل جائے اور یہ تشبیہ غیبت کی ممانعت میں نہایت بلیغ اور موثر ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارا پیغمبر اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا، وہ جو کچھ بھی بولتا ہے وہ وحی ہی ہوتی ہے جو اس کی طرف کی جاتی ہے۔

(۱۵۲۶) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ صُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: "مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا

(۱۵۲۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کروائی گئی تو میرا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے، وہ اس سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے تو میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے

جبْرِیْلُ؟" قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَأْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ، وَ یَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ! رواه ابوداؤد.

فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

(۱۵۲۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ان رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ". رواه مسلم.

(۱۵۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ہر مسلمان کا خون اس کی آبرو اور اس کا مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

(۲۵۵) غیبت کے سننے کے حرام ہونے کا بیان اور اس بات کا حکم کہ آدمی غیبت کو سن کر اس کی تردید اور اس کا انکار کرے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو یا اس کی بات نہ مانی جائے تو پھر اس مجلس کو چھوڑ دے

(٣٤٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ﴾ (سورة القصص: ٥٥)

(۳۴۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جب بے ہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے وہ اعراض کر لیتے ہیں۔"

(٣٤٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ (سورة المؤمنون: ٣)

(۳۴۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور وہ لوگ جو لغو بات پر دھیان نہیں کرتے۔"

(٣٤٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِكَ کَانَ عَنْهُ مَسْؤُلًا﴾ (سورة الاسراء: ١٣٦)

(۳۴۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک کان، آنکھ اور دل، ان سب کے بارے میں سوال ہوگا۔"

آیت کا مطلب "باب: تحریم الغیبة" میں گذر چکا ہے۔

(٣٤٦) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْ آیَاتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ، وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ﴾ (سورة الانعام: ٦٨)

(۳۴۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان نے بھلا دیا تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں۔"

(۱۵۲۸) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

(۱۵۲۸) حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو دور کر دے گا (ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(۱۵۲۹) وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

(۱۵۲۹) حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اس مشہور اور

فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ الْمَشْهُوْرِ الَّذِيْ تَقَدَّمَ فِيْ بَابِ الرَّجَاءِ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقَالَ: "اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ؟" فَقَالَ رَجُلٌ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَلَا رَسُوْلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُلْ ذٰلِكَ، اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ! وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ. متفق عليه.

"وعِتْبَان" بكسر العين على المشهور، وحكى ضمها، وبعدهاتاء مثناةمن فوق، ثم باء موحدة. و "الدخشم" بضم الدال واسكان الخاء، وضم الشين المعجمتين.

طویل حدیث میں جو باب الرجاء میں گزر چکی ہے بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: مالک بن دخشم کہاں ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا وہ تو منافق ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ بات مت کہو، کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے؟ اس سے اس کا ارادہ اللہ کی رضا ہی حاصل کرنی ہے، اور بے شک اللہ نے اس شخص پر جہنم کی آگ حرام کردی ہے جس نے خالص اس کی خاطر لا الہ الا اللہ پڑھا ہو۔

عتبان: مشہور قول کے مطابق عین کے نیچے زیر ہے اور اس طرح پیش بھی منقول ہے، اس کے بعد تاء اور پھر باء ہے۔ الدخشم: دال پر پیش ہے خاء ساکن اور شین پر پیش ہے۔

(۱۵۳۰) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ تَوْبَتِهِ وَقَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ. قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: "مَافَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟" فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ، وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: بِئْسَ مَاقُلْتَ، وَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْراً، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. متفق عليه.

"عِطْفَاهُ" جَانِبَاهُ وَهُوَاِشَارَةٌ اِلٰى اِعْجَابِهِ بِنَفْسِهِ.

(۱۵۳۰) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اس طویل حدیث میں جس میں ان کی اپنی توبہ کا قصہ ہے اور جو "باب التوبة" میں گذر چکی ہے، بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب کہ آپ تبوک میں لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، فرمایا: کعب بن مالک نے کیا کیا؟ تو بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! اس کو اس کی دونوں چادروں اور اس کے دونوں کناروں (کندھوں) پر نظر کرنے نے روک دیا (یعنی خود پسندی میں آ گئے) تو اس شخص سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نے بُری بات کہی، خدا کی قسم! اے اللہ کے رسول ہم تو اس کے اندر خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ پس آپ خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

عِطْفَاهُ: اس کے دونوں کنارے، اور اس میں اشارہ ہے ان کی خود پسندی کی طرف۔

(۲۵۶) غیبت کی بعض جائز صورتوں کا بیان

اِعْلَمْ اَنَّ الْغِيْبَةَ تُبَاحُ لِغَرَضٍ صَحِيْحٍ شَرْعِيٍّ لَايُمْكِنُ الْوُصُوْلُ اِلَيْهِ اِلَّا بِهَا وَهُوَ سِتَّةُ اَسْبَابٍ:

اَلْاَوَّلُ: اَلتَّظَلُّمُ، فَيَجُوْزُ لِلْمَظْلُوْمِ اَنْ يَّتَظَلَّمَ

معلوم ہونا چاہیئے کہ کسی صحیح شرعی مقصد کے لئے غیبت کرنا جائز ہے جب کہ اس کے بغیر اس تک پہنچنا ممکن نہ ہو اور اس کے چھ اسباب ہیں:

❶ دست درازی کا ہونا، پس مظلوم کے لئے جائز ہے کہ وہ بادشاہ اور

اِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَاضِيْ وَغَيْرِ هِمَا مِمَّنْ لَهُ وِلَايَةٌ، أَوْقُدْرَةٌ عَلَى اِنْصَافِهِ مِنْ ظَالِمِهِ فَيَقُوْلُ: ظَلَمَنِيْ فُلَانٌ بِكَذَا.

اَلثَّانِيْ: اَلْاِسْتِعَانَةُ عَلَى تَغْيِيْرِالْمُنْكَرِ، وَرَدِّ الْعَاصِيْ اِلَى الصَّوَابِ، فَيَقُوْلُ لِمَنْ يَرْجُوْ قُدْرَتَهُ عَلَى اِزَالَةِ الْمُنْكَرِ: فُلَانٌ يَعْمَلُ كَذَا، فَازْجُرْهُ عَنْهُ وَنَحْوَذٰلِكَ، وَيَكُوْنُ مَقْصُوْدُهُ التَّوَصُّلَ اِلَى اِزَالَةِ الْمُنْكَرِ، فَاِنْ لَمْ يَقْصِدْ ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا.

اَلثَّالِثُ: اَلْاِسْتِفْتَاءُ، فَيَقُوْلُ لِلْمُفْتِيْ: ظَلَمَنِيْ اَبِيْ اَوْ اَخِيْ، اَوْ زَوْجِيْ، اَوْ فُلَانٌ بِكَذَا، فَهَلْ لَهُ ذٰلِكَ؟ وَمَا طَرِيْقِيْ فِي الْخَلَاصِ مِنْهُ، وَتَحْصِيْلِ حَقِّيْ، وَدَفْعِ الظُّلْمِ؟ وَنَحْوذٰلِكَ، فَهٰذَا جَائِزٌ لِلْحَاجَةِ، وَلٰكِنَّ اَلْاَحْوَطَ وَالْاَفْضَلَ اَنْ يَّقُوْلَ: مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَوْشَخْصٍ اَوْ زَوْجٍ، كَانَ مِنْ اَمْرِهِ كَذَا؟ فَاِنَّهُ يَحْصُلُ بِهِ الْغَرَضُ مِنْ غَيْرِتَعْيِيْنٍ، وَمَعَ ذٰلِكَ فَالتَّعْيِيْنُ جَائِزٌ كَمَا سَنَذْكُرُهُ فِيْ حَدِيْثِ هِنْدٍاِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اَلرَّابِعُ: تَحْذِيْرُالْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الشَّرِّ وَنَصِيْحَتُهُمْ، وَذٰلِكَ مِنْ وُجُوْهٍ: مِنْهَا: جَرْحُ الْمَجْرُوْحِيْنَ مِنَ الرُّوَاةِ وَالشُّهُوْدِ، وَذٰلِكَ جَائِزٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ، بَلْ وَاجِبٌ لِلْحَاجَةِ. وَمِنْهَا: اَلْمُشَاوَرَةُ فِيْ مُصَاهَرَةِ اِنْسَانٍ اَوْمُشَارَكَتِهِ اَوْاِيْدَاعِهِ اَوْمُعَامَلَتِهِ اَوْغَيْرِذٰلِكَ اَوْ مُجَاوَرَتِهِ وَيَجِبُ عَلَى الْمُشَاوَرِاَنْ لَا يُخْفِيَ حَالَهُ بَلْ يَذْكُرُالْمَسَاوِيَ الَّتِيْ فِيْهِ بِنِيَّةِ النَّصِيْحَةِ. وَمِنْهَا: اِذَارَاٰى مُتَفَقِّهًا يَتَرَدَّدُاِلَى مُبْتَدِعٍ اَوْفَاسِقٍ يَأْخُذُعَنْهُ الْعِلْمَ، وَخَافَ اَنْ يَتَضَرَّرَالْمُتَفَقِّهُ بِذٰلِكَ، فَعَلَيْهِ نَصِيْحَتُهُ بِبَيَانِ حَالِهِ، بِشَرْطِ اَنْ يَقْصِدَالنَّصِيْحَةَ، وَهٰذَامِمَّايُغْلَطُ فِيْهِ، وَقَدْيَحْمِلُ الْمُتَكَلِّمَ بِذٰلِكَ الْحَسَدُ، وَيُلَبِّسُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ

قاضی (یا ایسے مجاز افسر وغیرہ) کی طرف اپنا معاملہ لے جائے جن کے پاس حکمرانی کا اختیار یا ظالم کو سزا دے کر انصاف کرنے کی طاقت ہو، پس وہ جا کر کہے کہ مجھ پر فلاں شخص نے اس طرح زیادتی کی ہے۔

❷ خلاف شرع کاموں کے روکنے اور برائی کے مرتکب کو راہ راست پر لانے کے لئے مدد حاصل کرنا۔ پس وہ ایسے شخص سے جس کی بابت اسے امید ہو کہ اسے خلاف شرع کاموں سے روکنے کی قوت ہے اور اس سے یہ کہے کہ فلاں شخص یہ برائی کر رہا ہے، وہ اس کو اس سے روکے، یا اسی طرح کی کوئی اور بات کہے اور مقصود اس کا صرف یہی ہو کہ اس برائی کا ازالہ ہو جائے۔ اگر یہ مقصود نہیں ہوگا تو ایسی شکایت حرام ہوگی۔

❸ فتویٰ طلب کرنا، پس وہ مفتی سے جا کر کہے، مجھ پر میرے باپ نے، بھائی نے، یا میرے خاوند نے، یا فلاں شخص نے اس طرح ظلم کیا ہے، کیا اسے اس کا حق حاصل ہے؟ (اگر نہیں ہے) تو اس سے خلاصی پانے اور ظلم کو ٹالنے اور اپنا حق وصول کرنے کا میرے لئے کیا طریقہ ہے؟ اور اس طرح کی کوئی بات کرے، تو یہ بوقت ضرورت جائز ہے لیکن اس میں بھی زیادہ محتاط اور افضل طریقہ یہ ہے کہ وہ اس طرح سوال کرے کہ ایسے آدمی یا شخص یا خاوند کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس کا معاملہ اور رویہ اس طرح ہے؟ اس طرح نام لئے اور متعین کئے بغیر بھی مقصد حاصل ہو جائے گا تاہم اس کے باوجود تعیین (نام لینا) بھی جائز ہے جیسا کہ ہم اس کی بابت ''ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' کی حدیث میں بیان کریں گے۔

❹ مسلمانوں کو برائی سے ڈرانا اور ان کی خیر خواہی کرنا اور اس کے متعدد طریقے ہیں۔ مثلاً حدیث کے سلسلۂ سند کے مجروح راویوں اور (واقعے کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے) گواہوں پر جرح کرنا، یہ مسلمانوں کے اجماع سے جائز ہے بلکہ بوقت ضرورت واجب ہے، یا جیسے کسی سے شادی بیاہ کا تعلق قائم کرنے یا کاروبار میں شرکت کرنے یا اس کے پاس امانت رکھوانے یا کوئی اور معاملہ کرنے یا اس کے پڑوسی ہونے کے بارے میں ایک دوسرے سے مشورہ کرنا ہے، تو جس شخص سے مشورہ کیا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوئی بات نہ چھپائے، بلکہ خیر خواہی کی

ذٰلِكَ، وَيُخَيِّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ نَصِيْحَةٌ فَلْيَتَفَطَّنْ لِذٰلِكَ.
وَمِنْهَا: اَنْ يَكُوْنَ لَهُ وِلَايَةٌ لَايَقُوْمُ بِهَاعَلٰى وَجْهِهَا: اِمَّابِأَنْ لَايَكُوْنَ صَالِحاً لَهَا، وَاِمَّابِأَنْ يَكُوْنَ فَاسِقاً، اَوْمُغَفَّلاً وَنَحْوَذٰلِكَ فَيَجِبُ ذِكْرُ ذٰلِكَ لِمَنْ لَهُ عَلَيْهِ وِلَايَةٌ عَامَّةٌ لِيُزِيْلَهُ، وَيُوَلِّيَ مَنْ يَصْلُحُ، اَوْيَعْلَمَ ذٰلِكَ مِنْهُ لِيُعَامِلَهُ بِمُقْتَضَى حَالِهِ، وَ لَايَغْتَرَّبِهِ وَاَنْ يَسْعٰى فِيْ اَنْ يَحُثَّهُ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ اَوْ يَسْتَبْدِلَ بِهِ.

اَلْخَامِسُ: اَنْ يَكُوْنَ مُجَاهِراً بِفِسْقِهِ اَوْبِدْعَتِهِ كَالْمُجَاهِرِ بِشُرْبِ الْخَمْرِ، وَمُصَادَرَةِ النَّاسِ، وَاَخْذِ الْمَكْسِ، وَجِبَايَةِ الْاَمْوَالِ ظُلْماً، وَتَوَلِّي الْاُمُوْرِ الْبَاطِلَةِ، فَيَجُوْزُ ذِكْرُهُ بِمَا يُجَاهِرُ بِهِ، وَيَحْرُمُ ذِكْرُهُ بِغَيْرِهِ مِنَ الْعُيُوْبِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لِجَوَازِهِ سَبَبٌ آخَرُ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ.

اَلسَّادِسُ: اَلتَّعْرِيْفُ، فَاِذَا كَانَ الْاِنْسَانُ مَعْرُوْفاً بِلَقَبٍ، كَالْاَعْمَشِ، وَالْاَعْرَجِ وَالْاَصَمِّ، وَالْاَعْمٰى وَالْاَحْوَلِ وَغَيْرِهِمْ جَازَ تَعْرِيْفُهُمْ بِذٰلِكَ، وَيَحْرُمُ اِطْلَاقُهُ عَلٰى جِهَةِ التَّنَقُّصِ، وَلَوْاَمْكَنَ تَعْرِيْفُهُ بِغَيْرِذٰلِكَ كَانَ اَوْلٰى.

فَهٰذِهِ سِتَّةُ اَسْبَابٍ ذَكَرَهَا الْعُلَمَاءُ وَاَكْثَرُهَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ، وَدَلَائِلُهَا مِنَ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ مَشْهُوْرَةٌ فَمِنْ ذٰلِكَ:

نیت سے وہ تمام برائیاں بیان کردے جواس میں ہوں۔ (تاکہ انسان غلط جگہ رشتہ نہ کرے، بددیانت کے پاس امانت نہ رکھوائے، نہ کاروبار میں اشتراک کرے اور نہ اس کا پڑوسی بنے وغیرہ) اسی طرح جب ایک شخص کسی طالب علم کو دیکھے کہ وہ شریعت کا علم حاصل کرنے کے لئے کسی بدعتی یا فاسق کے پاس جاتا ہے اور وہ یہ اندیشہ محسوس کرے کہ طالب علم کو اس بدعتی یا فاسق سے نقصان پہنچے گا، پس اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کا حال بیان کرکے اس کی خیر خواہی کرے، بشرطیکہ مقصد صرف خیر خواہی ہی ہو، اور یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں عام طور پر غلطیوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے، کبھی تو حسد انسان کو ایسی بات کرنے پر آمادہ کرتا ہے لیکن شیطان اس پر معاملے کو خلط ملط کردیتا ہے اور اس کے دماغ میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ یہ خیر خواہی ہے، اس لئے انسان کو ہوشیار اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔

ایک صورت یہ ہے کہ اس کو کوئی عہدہ ملا ہو لیکن وہ اس کے حقوق کو صحیح انجام نہ دیتا ہو، یا تو اس لئے کہ اس کے اندر حکمرانی کی اہلیت ہی نہیں ہے، یا فاسق ہے، یا کم عقل وغیرہ ہے تو ضروری ہے اس کی حقیقت اس کے بڑے عہدے والے تک پہنچائی جائے جس کو اس پر غلبہ وتفوق حاصل ہو، تاکہ وہ اس کو ہٹادے اور اس کی جگہ پر ایسے شخص کو حاکم اور افسر بنادے جو معاملات کی اصلاح کرے، یا کم از کم اس کی اصل حقیقت اس کے علم میں آجائے تاکہ وہ اس کے حال کے مطابق اس سے معاملہ کرے اور اس سے دھوکہ نہ کھائے اور یہ کہ وہ کوشش کرے کہ اسے سیدھے راستے پر قائم رہنے کی ترغیب دے یا پھر اسے بدل دے۔

۵ یا کوئی کھلم کھلا فسق یا بدعت کا ارتکاب کرنے والا ہو، جیسے کوئی اعلانیہ شراب نوشی کرے، لوگوں کا مال لے، ان سے بھتہ وصول کرے، یا ظلماً ٹیکس لے اور باطل کاموں کی سرپرستی کرے تو اس کا تذکرہ کھلم کھلا ضروری ہے مگر اس کے علاوہ اس کے دوسرے عیبوں کا بیان کرنا حرام ہے، الا یہ کہ اس کے جواز کا بھی کوئی ایسا ہی دوسرا سبب ہو جو ہم نے بیان کیا ہے۔

۶ معروف نام سے پکارنا، جب انسان کسی لقب کے ساتھ معروف ہو مثلاً: اعمش (چندھا آنکھ والا) اعرج (لنگڑا) بہرا، اندھا اور بھینگا وغیرہ، تو اس کے لئے تعارفی نام یا لقب کا استعمال کرنا جائز ہے، تاہم توہین

وتنقیص کی نیت سے ان الفاظ کا استعمال کرنا حرام ہے، اور اگر مذکورہ معروف القاب کے بغیر اس کا تعارف ممکن ہو تو زیادہ بہتر ہے۔" پس یہ چھ اسباب ہیں جو علماء نے بیان کئے ہیں، اس میں اکثر علماء کا اتفاق ہے اور ان کے دلائل صحیح احادیث میں مذکور ہیں، جن میں سے چند احادیث درج ذیل ہیں۔

(۱۵۳۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلاً اِسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اِئْذَنُوْا لَهُ، بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ؟. متفق عليه.

اِحْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ فِيْ جَوَازِ غِيْبَةِ اَهْلِ الْفَسَادِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ.

(۱۵۳۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دے دو، یہ اپنے خاندان کا برا آدمی ہے۔ (بخاری ومسلم)

امام بخاری نے اس حدیث سے اہل فساد اور مشتبہ لوگوں کی غیبت بیان کرنے کے جائز ہونے پر استدلال کیا ہے۔

(۱۵۳۲) وَ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أَظُنُّ فُلَانًا، وَ فُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا. رواه البخاري.

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَحَدُرُوَاةِ هَذَا الْحَدِيْثِ: "هٰذَانِ الرَّجُلَانِ كَانَامِنَ الْمُنَافِقِيْنَ"

(۱۵۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے خیال میں تو فلاں فلاں آدمی ہمارے دین میں سے کچھ بھی نہیں جانتے، اس حدیث کے ایک راوی لیث بن سعد فرماتے ہیں یہ دونوں آدمی منافقین میں سے تھے۔

(۱۵۳۳) وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَا الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَانِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَامَالَ لَهُ، وَاَمَّا اَبُوْ الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ الْعَصَاعَنْ عَاتِقِهِ". متفق عليه.

وفي رواية لمسلم: وَاَمَّا اَبُوالْجَهْمِ فَضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ" وهو تفسير لرواية: "لَايَضَعُ الْعَصَاعَنْ عَاتِقِهِ" وَقِيْلَ: مَعْنَاهُ: كَثِيْرُالْاَسْفَارِ."

(۱۵۳۳) حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ ابوجہم اور معاویہ ان دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا معاویہ تو مفلس آدمی ہے، اس کے پاس مال ہی نہیں ہے اور ابوجہم جو ہے وہ اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں رکھتا۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے لیکن ابوجہم تو عورتوں کو بہت مارنے والا ہے، اور یہ تفسیر ہے پچھلی روایت کے الفاظ کی کہ وہ تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا۔ اور بعض کے نزدیک اس کے معنی ہیں کثرت سے سفر کرنے والا ہے۔

(۱۵۳۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(۱۵۳۴) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں باہر گئے، اس میں لوگوں کو بہت سختی پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے کہا تم رسول اللہ کے ساتھیوں پر اپنا مال مت خرچ

اُبَيّ: لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ، فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيّ، فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهٗ: مَا فَعَلَ، فَقَالُوْا: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْهُ شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقِيْ: "اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ" ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ. متفق عليه.

کر دو تا کہ وہ خود ہی منتشر ہو جائیں، اور اس نے کہا کہ اگر ہم مدینہ واپس پہنچ گئے تو بے شک ہم میں سے زیادہ عزت والے وہاں سے ذلیلوں کو نکال دیں گے، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی یہ بات بتادی، پس آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کو پیغام بھیج کر بلوایا تو اس نے پختہ قسم اٹھا کر کہا اس نے ایسا نہیں کہا، تو لوگوں نے کہا زید نے آپ ﷺ سے جھوٹ کہا، پس میرے دل میں لوگوں کی بات سے بہت سخت رنج ہوا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں سورت نازل فرمائی "اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ" اس کے بعد آپ نے ان (منافقین) کو بلایا تا کہ آپ ان کے لئے استغفار کریں، لیکن انہوں نے اعراض کیا اور اپنے سروں کو پھیر لیا۔ (بخاری و مسلم)

(١٥٣٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَتْ هِنْدُ امْرَاَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ، وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ؟ قَالَ: "خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ". متفق عليه.

(۱۵۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے، وہ مجھے اتنا خرچہ بھی نہیں دیتے کہ مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو جائے مگر یہ کہ میں خود ان کے علم کے بغیر ان کے مال میں سے کچھ لے لیتی ہوں، آپ نے فرمایا: دستور کے مطابق جو تمہارے اور تمہاری اولاد کیلئے کافی ہو جائے وہ لے لیا کرو (بخاری و مسلم)

(۲۵۷) چغلی کے حرام ہونے کا بیان اور وہ نام ہے فساد ڈالنے کی نیت سے ایک کی بات دوسرے کو پہنچانا

(٣٤٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ﴾ (سورة ن: ١١)

(۳۴۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "طعنہ دینے والا، چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔"

(٣٤٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (سورة ق: ١٨)

(۳۴۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "آدمی منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔"

(١٥٣٦) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ". متفق عليه.

(۱۵۳۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(١٥٣٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ

(۱۵۳۷) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رَسُوْلَ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ: "اِنَّھُمَا یُعَذَّبَانِ، وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ! بَلٰی اِنَّہٗ کَبِیْرٌ: أَمَّا اَحَدُ ھُمَا، فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ لَایَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ. متفق علیہ و ھذا لفظ احدی روایات البخاری.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: معنی "وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ" أَیْ کَبِیْرٍفِیْ زَعْمِھِمَا وَقِیْلَ: کَبِیْرٌ تَرْکُہٗ عَلَیْھِمَا.

نبی کریم ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا تو ارشاد فرمایا: کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو یہ عذاب کسی بڑی (زیادہ مشکل) بات پر نہیں ہو رہا، بڑی ہی بات ہے، ان میں سے ایک تو چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ (بخاری ومسلم)

یہ بخاری کی روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ ہیں۔ علماء نے کہا ہے "ان کو کسی بڑی بات میں عذاب نہیں ہو رہا"، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے خیال میں وہ کوئی بڑی بات نہیں تھی (مگر حقیقت میں شریعت میں وہ بڑی بات ہے) اور بعض نے کہا بڑی بات سے کہ وہ یہ ہے ان کا چھوڑنا زیادہ مشکل بات نہ تھی۔

(۱۵۳۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلَا اُنَبِّئُکُمْ مَا الْعَضْہُ؟ ھِیَ النَّمِیْمَۃُ، اَلْقَالَۃُ بَیْنَ النَّاسِ. رواہ مسلم.

"اَلْعَضْہُ" بفتح العین المھملۃ واسکان الضاد المعجمۃ وبالھاء علی وزن "الوجہ" وروی: "اَلْعِضَۃُ" بکسرالعین وفتح الضاد المعجمۃ علی وزن العدۃ، وھی: اَلْکِذْبُ وَالْبُھْتَانُ وعلی الروایۃ الاولی: العضہ مصدر یقال: عَضَھَہٗ عضھا، ای: رماہ بالعضہ.

(۱۵۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں تمہیں یہ بتلاؤں کہ عضہ کیا چیز ہے؟ وہ چغلی ہے، لوگوں کے درمیان بات کرنا ہے۔ (مسلم)

العضۃ: عین پر زبر، صاد ساکن اور ہاء بروزن وجہ اور یہ العضۃ بھی مروی ہے یعنی عین کے نیچے زیر، ضاد پر زبر بروزن عدۃ۔ یہ جھوٹ اور بہتان کو کہتے ہیں۔ اور پہلی روایت کے مطابق "العضہ" مصدر ہے، کہا جاتا ہے عضھہ عضھا یعنی اسے جھوٹ کے ساتھ متہم کیا یا اس پر بہتان باندھا۔

(۲۵۸) لوگوں کی باتیں بلاضرورت حکام تک پہنچانے کی ممانعت تاہم بگاڑ یا کوئی نقصان وغیرہ کا خطرہ ہو تو پھر جائز ہے

(۳۴۹) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (سورۃ المائدۃ: ۲)

وفی الباب الاحادیث السابقۃ فی الباب قبلہ

(۳۴۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔"

"گزشتہ باب والی احادیث بھی اسی مضمون کے متعلق ہیں۔"

(۱۵۳۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِیْ عَنْ اَحَدٍشَیْئاً، فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ وَاَنَا سَلِیْمُ الصَّدْرِ. رواہ ابوداؤد والترمذی.

(۱۵۳۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ میں سے کوئی شخص کسی کی کوئی بات مجھ تک نہ پہنچائے، اس لئے کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے درمیان سے اس حال میں نکلوں کہ میرا سینہ صاف ہو۔

(۲۵۹) دورخی شخص کی مذمت کا بیان

(۳۵۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطاً﴾ (سورة النساء: ۱۰۸)

(۳۵۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''وہ لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے، حالانکہ وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ راتوں کو ایسی باتوں میں مشورہ کرتے ہیں جو اللہ کو ناپسند ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے عملوں کا احاطہ کرنے والا ہے۔''

(۱۵۴۰) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ: خِيَارُ هُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا، وَتَجِدُوْنَ خِيَارَ النَّاسِ فِىْ هٰذَا الشَّأْنِ اَشَدَّ هُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً، وَتَجِدُوْنَ شَرَّالنَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِىْ يَأْتِىْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ. متفق عليه.

(۱۵۴۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو (معدن) کانوں کی طرح پاؤ گے، ان میں سے جو لوگ جاہلیت میں بہترین تھے اسلام میں بھی بہتر ہیں جب کہ وہ دین کی سمجھ حاصل کر لیں، اور حکمرانی کے معاملے میں تم ان لوگوں کو سب سے بہتر پاؤ گے جو اس کو سب سے زیادہ ناپسند کرتے ہوں گے، اور تم لوگوں میں سب سے بدتر دورخے (چہرے) شخص کو پاؤ گے جو ان کے پاس ایک رخ (چہرہ) لے کر جائے اور اُن کے پاس دوسرا رخ (چہرہ) کے ساتھ۔ (بخاری و مسلم)

(۱۵۴۱) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ نَاساً قَالُوْا لِجَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سَلَاطِيْنِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ هِمْ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقاً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه البخارى.

(۱۵۴۱) حضرت محمد بن زید سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کے دادا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا ہم اپنے حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تو ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان باتوں سے مختلف ہوتی ہیں جو ہم ان کے پاس سے باہر نکل کر کرتے ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایسے رویے کو آپ ﷺ کے زمانے میں نفاق شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

(۲۶۰) جھوٹ کی حرمت کا بیان

(۳۵۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ (سورة الإسراء: ۲۵)

(۳۵۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس چیز کا علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو۔''

(۳۵۲) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (سورة ق: ۱۸)

(۳۵۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ایک نگران فرشتہ تیار رہتا ہے۔''

(۱۵۴۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اِنَّ

(۱۵۴۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سچائی، نیکی کی طرف راہنمائی کرنے

الصِّدْقَ يَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقاً، وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّاباً. متفق عليه.

والی ہے، اور نیکی جنت کی طرف لے جانے والی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں وہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور بلا شبہ جھوٹ نافرمانی کی طرف رہنمائی کرنے والی ہے اور نافرمانی جہنم کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بلا شبہ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں (کذاب) جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(١٥٤٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ، كَانَ مُنَافِقاً خَالِصاً، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتّٰى يَدَعَهَا: اِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ".

متفق عليه. وقدسبق بيانه مع حديث ابی هريرة بنحوه فی "باب الوفاء بالعهد"

(۱۵۴۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار خصلتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہوگا اور جس کے اندر ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی، یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے (وہ یہ ہیں:)، ① جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے، ② جب بات کرے تو جھوٹ بولے، ③ جب عہد کرے تو بدعہدی کرے، ④ جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔ (بخاری ومسلم) یہ روایت وضاحت کے ساتھ "باب الوفاء بالعهد" میں گزر چکی ہے۔

(١٥٤٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النبی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، صُبَّ فِیْ اُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً، عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ. رواه البخاری.

"تَحَلَّمَ" ای: قَالَ اِنَّهُ حَلَمَ فِیْ نَوْمِهِ وَرَاٰى كَذَا وَكَذَا وَهُوَكَاذِبٌ وَ "الْآنُكُ" بِالْمَدِّ وضم النون و تخفيف الكاف: وَهُوَ الرَّصَاصُ الْمُذَابُ.

(۱۵۴۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو اسے قیامت کے دن مجبور کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور یہ ہرگز نہیں کر سکے گا، اور جو شخص ایسے لوگوں کی بات سننے کے لئے ان کی طرف کان لگائے جو اس کے لئے اس کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت والے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا، اور جو شخص کسی کی تصویر بنائے تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے جب کہ وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔ (بخاری)

تَحَلَّمَ: یہ کہنا کہ میں نے خواب میں اس طرح دیکھا ہے حالانکہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ وَالْآنُكُ: مد اور نون پر پیش اور کاف بغیر تشدید کے بمعنی پگھلا ہوا سیسہ۔

(١٥٤٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْرَى الْفِرٰى اَنْ يُرِیَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَالَمْ تَرَيَا. رواه البخاری

(۱۵۴۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اس نے نہیں دیکھی ہے۔ (بخاری)

ومعناه يقول: رَاَيْتُ فِيْمَا لَمْ يَرَهُ.

(١٥٤٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قال: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ لِاَصْحَابِهِ: "هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟" فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُصَّ، وَاِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: "اِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَاِنَّهُمَا قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ، وَاِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَاِنَّا اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَاِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ، وَاِذَا هُوَ يَهْوِيْ بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَاْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَاْخُذُهُ، فَلَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ، فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَافَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى!" قَالَ: "قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاهٰذَانِ؟ قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ، وَاِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِنْ حَدِيْدٍ وَاِذَا هُوَ يَأْتِيْ اَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنَيْهِ اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَافَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ، فَمَا يَفْرَغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ، فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَافَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى" قَالَ: قُلْتُ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاهٰذَانِ؟" قَالَ: قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّوْرِ" فَاَحْسِبُ اَنَّهُ قَالَ: "فَاِذَا فِيْهِ لَغَطٌ، وَاَصْوَاتٌ، فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَ نِسَاءٌ عُرَاةٌ وَاِذَاهُمْ يَاْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا، قُلْتُ: مَاهٰؤُلَاءِ؟ قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ" حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: "اَحْمَرَ مِثْلَ الدَّمِ وَاِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ، وَاِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ

(۱۵۴۶) حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اکثر اپنے صحابہ سے پوچھا کرتے تھے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پس آپ ﷺ کے سامنے کوئی شخص جو اللہ چاہتا بیان کرتا۔ اور ایک دوسرے دن صبح کے وقت آپ ﷺ نے ہمارے سامنے بیان کیا کہ رات کو میرے پاس دو آنے والے آئے، ان دونوں نے مجھ سے کہا چلئے، میں ان کے ساتھ چل پڑا، ہمارا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو لیٹا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک دوسرا آدمی اس کے اوپر پتھر لئے کھڑا ہے، وہ پتھر اس کے سر پر مارتا ہے اور اس کے سر کو پاش پاش کر دیتا ہے، پس وہ پتھر وہاں سے لڑھک کر دور جا گرتا ہے تو وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے اور اس کو پکڑ لاتا ہے، اس کے دوبارہ واپس آنے تک اس کا سر پہلے کی طرح صحیح ہو جاتا ہے، وہ پھر اس کی طرف لوٹتا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: کہ میں نے ان دو آدمیوں سے پوچھا سبحان اللہ! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا چلئے چلئے، پس ہم چل پڑے اور ایک ایسے آدمی کے پاس آئے جو گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور اس کے پاس ہی ایک دوسرا شخص لوہے کا ایک زنبور لئے ہوئے اس کے اوپر کھڑا تھا، وہ اس کے چہرے کی ایک طرف آتا ہے اور اس کے جبڑے کو اس کی گدی تک چیر دیتا ہے، اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک چیر دیتا ہے، پھر وہ اس کے چہرے کی ایک دوسری جانب آتا ہے اور پھر وہی عمل کرتا ہے جو اس نے پہلی جانب میں کیا تھا، پس وہ اس ایک جانب سے فارغ نہیں ہو جاتا کہ دوسری جانب پہلے کی طرح صحیح ہو جاتی ہے، وہ پھر اس کی طرف آتا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو پہلی مرتبہ میں کیا تھا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے (پھر) کہا سبحان اللہ! یہ دو آدمی کون ہیں؟ انہوں نے مجھے کہا کہ چلئے چلئے، پس ہم چلے تو ہم تنور جیسے گڑھے پر آئے (راوی کا کہنا ہے) کہ میرا گمان یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس میں بہت شور تھا اور آوازیں تھیں، پس ہم نے اس میں جھانکا، تو اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں، اس کے نیچے سے آگ کا شعلہ

عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيْرَةً، وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَأْتِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ، فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ، فَيُلْقِمُهُ حَجَراً، فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِ، كُلَّمَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ، فَغَرَلَهُ فَاهُ، فَأَلْقَمَهُ حَجَراً. قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْآةِ أَوْ كَاكره مَا اَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرأًى، فَاِذَا هُوَ عِنْدَهُ نَارٌ يَحشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا، قُلْتُ لَهُمَا: مَاهٰذَا؟ قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِالرَّبِيْعِ، وَ اِذَابَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَأْسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَاءِ وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَاَيْتُهُمْ قَطُّ، قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ وَمَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَالِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا اِلٰى دَوْحَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ دَوْحَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ! قَالَالِيْ: اِرْقَ فِيْهَا فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا، فَفُتِحَ لَنَا، فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ! وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ! قَالَا لَهُمْ: اِذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ، وَاِذَا هُوَ نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْهِ. ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ: قَالَالِيْ: هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ، وَ هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُداً، فَاِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ، قَالَالِيْ: هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ؟ قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا، فَذَرَانِيْ فَاَدْخُلَهُ. قَالَا: اَمَّا الْاٰنَ فَلَا، وَاَنْتَ دَاخِلَهُ. قُلْتُ لَهُمَا: فَاِنِّيْ رَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَباً؟ فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْتُ؟ قَالَالِيْ: اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ: اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ

اٹھتا ہے اور جب وہ ان کو لگتا ہے تو وہ چیخیں مارتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلئے چلئے، پس ہم چلے اور ایک نہر پر آئے۔ راوی کا بیان ہے، میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے، وہ خون کی طرح سرخ تھی، اس میں ایک تیراک تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک آدمی ہے جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے ہیں، یہ تیرنے والا جب تک تیرتا ہے تیرتا ہے، پھر اس شخص کے پاس آتا ہے جس نے اپنے پاس پتھر جمع کئے ہوئے ہیں، وہ اس کے سامنے آکر اپنا منہ کھولتا ہے اور وہ اس کے منہ میں پتھر کا لقمہ ڈال دیتا ہے، وہ پھر جا کر تیرنے لگتا ہے اور پھر اس کی طرف لوٹ آتا ہے، جب بھی اس کی طرف لوٹ کر آتا ہے، اس کے سامنے اپنا منہ کھولتا ہے اور وہ پتھر کا لقمہ اس کے منہ میں ڈال دیتا ہے میں نے ان سے کہا، یہ دو شخص کون ہیں؟ انہوں نے مجھے کہا چلئے چلئے۔ ہم پھر چلے، پس ایک بہت ہی بد منظر آدمی کے پاس آئے، یا (فرمایا) سب سے زیادہ بدصورت آدمی کی طرف، جو تم نے دیکھا ہو اس کے پاس آئے، اس کے پاس آگ ہے، جسے وہ دہکاتا ہے اور اس کے گرد دوڑتا ہے۔ میں نے دونوں ساتھیوں سے پوچھا، یہ کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے مجھے کہا چلئے چلئے۔ پس ہم چلے اور ایک ایسے باغ میں آئے جس میں کثرت سے درخت لگے ہوئے تھے اور اس میں بہار کے (موسم کی طرح) ہر قسم کے پھول تھے، اور اس باغ کے درمیان میں، ایک لمبا تڑنگا آدمی تھا جس کی لمبائی کی وجہ سے اس کا سر آسمان میں دکھائی دیتا تھا۔ اس آدمی کے ارد گرد زیادہ بچے ہیں، ایسے بچے میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے کہا چلئے چلئے۔ پس ہم چلے اور ایک بہت بڑے درخت پر آئے اس سے زیادہ بڑا اور اس سے زیادہ اچھا درخت میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ دونوں ساتھیوں نے مجھے کہا اس پر چڑھئے، پس ہم اس پر چڑھے تو ایک ایسا شہر ہمیں نظر آیا جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا، پس ہم اس شہر کے دروازے پر آئے اور اسے کھولنے کا مطالبہ کیا، پس وہ دروازہ ہمارے لئے کھول دیا گیا اور ہم اس میں داخل ہوگئے۔ پس ہمیں بہت سے آدمی ملے، ان کا آدھا جسم تو اس خوبصورت ترین آدمی کی طرح ہے جو تم نے دیکھا ہو اور آدھا جسم تو اس

عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَ مَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْمِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَ الزَّوَانِيْ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهْرِ، وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ، فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْآةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا، فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيْمُ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

وَفِيْ رِوَايَةِ الْبَرْقَانِيِّ: "وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً، تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ". رواہ البخاری.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ، فَأَخْرَجَانِيْ إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ" ثُمَّ ذَكَرَهُ وَ قَالَ: "فَانْطَلَقْنَا إِلَى نَقْبٍ مِثْلَ التَّنُّوْرِ، أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ، يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَاراً، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوْا حَتَّى كَادُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا وَإِذَا خَمِدَتْ، رَجَعُوْا فِيْهَا، وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ. وَفِيْهَا: حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسَطِ النَّهْرِ، وَعَلَى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهْرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ

بدترین آدمی کی طرح ہے جو تم نے دیکھا ہو، دونوں ساتھیوں نے ان آدمیوں سے کہا، جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ، وہاں عرضاً ایک نہر بہہ رہی تھی، اس کا پانی سفیدی میں گویا دودھ تھا، پس وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے، پھر وہ ہماری طرف واپس آئے تو ان کے آدھے جسم کی بدصورتی دور ہو چکی تھی اور بہترین صورت والے ہو گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں نے مجھے کہا، یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مقام ہے، میری نگاہ جو اوپر اٹھی تو سفید بادلوں کی طرح کا ایک محل نظر آیا، دونوں ساتھیوں نے مجھے کہا یہ ہے آپ کا مقام، میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے، تم مجھے چھوڑ دو کہ میں اندر جاؤں۔ انہوں نے کہا لیکن ابھی نہیں۔ البتہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی اس میں داخل ہوں گے۔ (نہ کہ کوئی اور) میں نے ان سے عرض کیا۔ میں نے رات کو عجیب چیزیں دیکھی ہیں، میں نے جو کچھ دیکھا ہے یہ کیا ہے؟ دونوں نے کہا، گھبرائیں نہیں، ہم ابھی آپ کو بتلائے دیتے ہیں۔ وہ پہلا آدمی جس کے پاس سے آپ گزرے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا، وہ شخص ہے جو قرآن حاصل کرے اور پھر اسے چھوڑ دے۔ (حفظ کر کے بھول جائے، یا قرآن کا علم حاصل کر کے بے عمل ہو جائے) اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جائے، اور وہ آدمی جس کے پاس سے آپ گزرے جس کے جبڑے کو اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو اس کی گدی تک چیرا جا رہا تھا، یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا ہو اور جھوٹ بولتا ہو اور اس کا یہ جھوٹ دنیا کے کنارے تک پھیل جاتا ہے۔ اور وہ برہنہ مرد اور عورتیں جو تنور جیسے گڑھے میں تھیں، وہ بدکار مرد اور بدکار عورتیں تھیں۔ اور وہ آدمی، جس کے پاس آپ آئے وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر کا لقمہ دیا جاتا تھا وہ سود خور شخص تھا۔ اور وہ نہایت بدمنظر آدمی جو آگ کے پاس تھا اسے دہکاتا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا، وہ داروغہ جہنم مالک ہے اور وہ دراز قد آدمی جو باغ میں تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور وہ بچے جو ان کے اردگرد تھے یہ تمام وہ بچے تھے جو فطرت (صحیح دین) پر فوت ہوئے۔ اور برقانی کی روایت میں ہے، وہ بچے ہیں جو فطرت پر پیدا ہوئے۔

مسلمانوں میں سے ایک نے سوال کیا، یارسول اللہ! اور مشرکین کے

بِحَجَرٍفِي فِيهِ، فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ جَعَلَ يَرْمِيْ فِي فِيْهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ" وَفِيْهَا: "فَصَعِدَابِي الشَّجَرَةَ، فَأَدْخَلَانِيْ دَاراً لَمْ أَرَقَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ، وَفِيْهَا: اَلَّذِيْ رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ، يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ مَارَأَيْتَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" وَفِيْهَا: "اَلَّذِيْ رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ، فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ، وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ فَيُفْعَلُ بِهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُعَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ، قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ: دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ، قَالَا: اِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ، فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ". رواه البخاري.

قوله: "يُثْلَغ راسه" هوبالثاء المثلثة والغين المعجمة، اى: يشدخه ويشقه. قوله: "يتدهده" اى: يتد حرج، و "الكلوب" بفتح الكاف، وضم اللام المشددة، وهو معروف. قوله "فيشرشر" اى: يُقَطِّعُ، قوله:" ضَوْضَوْا" وهو بضا دين معجمتين، اى: صاحوا، قوله: "فيفغر" هو بالفاء والغين المعجمة، اى: يَفْتَحُ، قوله: "المرآة" هو بفتح الميم، اى: المنظر. قوله: "يحشها" هو بفتح الياء وضم الحاء المهملة والشين المعجمة، اى: يوقدها. قوله: "رَوْضَةٌ مُعْتَمَّةٌ" هو بضم الميم واسكان العين وفتح التاء وتشديد الميم. اى: وافية النبات طويلته، قوله: "دوحة" وهى بفتح الدال واسكان الواو بالحاء المهملة وهى الشجرة الكبيرة. قوله: "المحض" هو

بچے (بھی وہیں تھے؟) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مشرکین کے بچے بھی۔ اور وہ لوگ، جن کا آدھا جسم خوب صورت اور آدھا جسم بدصورت تھا، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ملے جلے عمل کیے، کچھ عمل نیک کیے اور کچھ برے بھی، اللہ نے ان سے درگزر فرمایا۔ (بخاری)

اور بخاری کی ایک اور روایت میں ہے۔ میں نے رات کو دیکھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور مجھے پاک سرزمین کی طرف لے گئے، پھر وہی واقعہ بیان فرمایا (جو ابھی گزرا) اور فرمایا، کہ ہم چلتے چلتے ایک گڑھے پر پہنچے جو تنور کی مثل تھا، اس کا بالائی حصہ تنگ اور نچلا حصہ کشادہ تھا، اس کے نیچے آگ فروزاں تھی، جب وہ آگ اوپر کو اٹھتی تو (اس میں موجود لوگ بھی) اوپر کو اٹھتے حتیٰ کہ وہ باہر نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب آگ بجھ جاتی تو وہ بھی اس میں واپس چلے جاتے۔ اور اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ ہم خون کی ایک نہر پر آئے۔ اس میں راوی نے شک نہیں کیا (جیسے پہلی روایت میں راوی کو شک تھا) اس میں ایک آدمی نہر کے درمیان میں کھڑا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک آدمی ہے، جس کے سامنے پتھر ہیں، پس نہر میں کھڑا آدمی آگے بڑھتا ہے اور جب باہر نکلنا چاہتا ہے تو کنارے والا آدمی اس کے منہ میں پتھر پھینک دیتا ہے اور اس کو وہیں لوٹا دیتا ہے جہاں وہ تھا۔ پس یہ (برلب نہر آدمی) (اسی کام پر لگا ہے) جب بھی یہ باہر نکلنے کیلئے آتا ہے، وہ اس کے منہ میں پتھر پھینک دیتا ہے، پس وہ لوٹ جاتا ہے جیسے پہلے تھا۔

اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ دونوں مجھے لے کر درخت پر چڑھے اور مجھے ایسے گھر میں داخل کیا جس سے زیادہ خوبصورت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا اس میں کچھ مرد تھے، بوڑھے اور جوان۔

اور اس روایت میں یہ بھی ہے، وہ شخص جس کو میں نے دیکھا، اس کا جبڑا چیرا جا رہا ہے، پس وہ بہت جھوٹا آدمی ہے جو جھوٹی بات زبان سے نکالتا ہے، وہ اس سے نقل کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ (دنیا کے) کناروں تک پہنچ جاتی ہے۔ پس اس کے ساتھ قیامت کے دن تک وہ معاملہ کیا جاتا رہے گا جو آپ نے دیکھا۔

اور اس روایت میں یہ بھی ہے وہ شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا

بفتح الميم واسكان الحاء المهملة والضاد المعجمة: وهو اللَبَنُ. قوله: "فسما بصرى" اى: ارتفع. "وصُعُدا": بضم الصاد والعين اى: مرتفعا "والربابة" بفتح الراء والباء الموحدة مكررة، وهى السحابة.

سر کوتا جارہا تھا، وہ آدمی ہے جس کو اللہ نے قرآن کے علم سے نوازا، لیکن یہ قرآن کو چھوڑ کر رات کو سوتا رہا اور دن کو بھی اس پر عمل نہیں کیا، پس اس کے ساتھ بھی وہ سلوک قیامت کے دن تک کیا جاتا رہے گا۔ اور وہ پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے، عام مؤمنوں کا گھر ہے اور لیکن یہ گھر، شہیدوں کا گھر ہے اور میں جبریل علیہ السلام ہوں اور یہ میکائیل علیہ السلام ہے، پس اپنا سر اٹھائیں، میں نے اپنا سر اٹھایا تو میرے اوپر بادل کی مثل ہے ان دونوں نے کہا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھکانا ہے، میں نے کہا مجھے چھوڑ دو میں اپنے ٹھکانہ میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا ابھی آپ کی عمر باقی ہے جس کی آپ نے تکمیل نہیں کی ہے، پس اگر آپ اس کی تکمیل کر لیں گے تو پھر اپنے ٹھکانہ میں تشریف لے آئیں گے۔ (بخاری)

يثلغ راسه: اس کے معنی ہیں سر پھاڑ کر اور کچلتا ہے۔

يتدحده: کے معنی ہیں لڑھکتا ہے۔

كلوب: کاف کے زبر لام مشدد پر پیش کے ساتھ مشہور اوزار آنکڑا کو کہتے ہیں۔

فيشرشر: اس کے معنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہیں۔

ضوضوء: چیختے چلاتے ہیں۔

فيفغر: کھولتا ہے۔ اس کے معنی ہیں۔

المراز: میم کی زبر کے ساتھ بمعنی منظر۔

يخشها: یاء کے زبر، ہاؤ شین کے پیش کے ساتھ، جلنا و روشن کرتا ہے اس کے معنی ہیں۔

روضة معتمة: میم کے پیش، ع کے جزم ت کے زبر، میم کی تشدید کے ساتھ اس کا تلفظ ہے اس کے معنی پیداوار سے بھرپور، سرسبز و شاداب کے ہیں۔

دوحة: دال کے زبر واؤ کے جزم اور حاء کے زبر کے ساتھ اس کا تلفظ ہے جس کے معنی بہت بڑا درخت کے ہیں۔

المحض: میم کے زبر حاء کے جزم کے ساتھ، دودھ کے معنی میں بالا جاتا ہے۔

فسما بصرى: میں نے اپنی نظر اٹھائی۔

صعدا: ص اور ع کے پیش کے ساتھ۔ بلند اونچی چیز کو کہتے ہیں۔

ربابة: راء کے زبر اور باء کے تکرار کے ساتھ بادل کو کہتے ہیں۔

(۲۶۱) جھوٹ کی بعض وہ صورتیں جو جائز ہیں اس کا بیان

اِعْلَمْ اَنَّ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ اَصْلُهٗ مُحَرَّماً، فَيَجُوْزُ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ بِشُرُوْطٍ قَدْ اَوْ ضَحْتُهَا فِيْ كِتَابِ "اَلْاَذْكَارِ" وَمُخْتَصَرُ ذٰلِكَ: اَنَّ الْكَلَامَ وَسِيْلَةٌ اِلَى الْمَقَاصِدِ، فَكُلُّ مَقْصُوْدٍ مَحْمُوْدٍ يُمْكِنُ تَحْصِيْلُهٗ بِغَيْرِ الْكَذِبِ يَحْرُمُ الْكَذِبُ فِيْهِ، وَاِنْ لَمْ يُمْكِنْ تَحْصِيْلُهٗ اِلَّا بِالْكَذِبِ جَازَ الْكَذِبُ، ثُمَّ اِنْ كَانَ تَحْصِيْلُ ذٰلِكَ الْمَقْصُوْدِ مُبَاحاً كَانَ الْكَذِبُ مُبَاحاً وَاِنْ كَانَ وَاجِباً كَانَ الْكَذِبُ وَاجِباً. فَاِذَا اخْتَفٰى مُسْلِمٌ مِنْ ظَالِمٍ يُرِيْدُ قَتْلَهٗ، أَوْ اَخَذَ مَالَهٗ وَاَخْفٰى مَالَهٗ وَ سُئِلَ اِنْسَانٌ عَنْهُ وَجَبَ الْكَذِبُ بِاِخْفَائِهٖ وَكَذَا لَوْ كَانَ عِنْدَهٗ وَدِيْعَةٌ وَاَرَادَ ظَالِمٌ اَخْذَهَا، وَجَبَ الْكَذِبُ بِاِخْفَائِهَا، وَالْاَحْوَطُ فِيْ هٰذَا كُلِّهٖ اَنْ يُوَرِّيَ، وَمَعْنَى التَّوْرِيَةِ: اَنْ يَقْصِدَ بِعِبَارَتِهٖ مَقْصُوْداً صَحِيْحاً لَيْسَ هُوَكَاذِباً بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ كَاذِباً فِيْ ظَاهِرِ اللَّفْظِ وَبِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا يَفْهَمُهُ الْمُخَاطَبُ وَلَوْ تَرَكَ التَّوْرِيَةَ وَأَطْلَقَ عِبَارَةَ الْكَذِبِ فَلَيْسَ بِحَرَامٍ فِيْ هٰذَا الْحَالِ.

وَاسْتَدَلَّ الْعُلَمَاءُ لِجَوَازِالْكَذِبِ فِيْ هٰذَا الْحَالِ بِحَدِيْثِ اُمِّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا.

أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِيْ خَيْراً اَوْ يَقُوْلُ خَيْراً. متفق عليه.

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِى رِوَايَةٍ: "قَالَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا: وَلَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا

اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ جھوٹ اصل میں تو یقیناً حرام ہے، تاہم بعض صورتوں میں چند شرطوں کے ساتھ جھوٹ بولنا جائز ہوجاتا ہے جن کو میں نے کتاب الاذکار (یعنی باب النھی عن الکذب) میں ذکر کردیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بات چیت مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، پس ہر وہ مقصود جو اچھا ہو اور اسے بغیر جھوٹ بولے حاصل کرنا ممکن ہے تو اس میں جھوٹ بولنا حرام ہے۔ اور اگر اس کا حاصل کرنا جھوٹ بولے بغیر ممکن نہ ہو تو جھوٹ بولنا جائز ہے پھر اس مقصود کا حاصل کرنا اگر مباح ہے تو جھوٹ بولنا بھی صرف مباح ہی ہوگا، اور اگر مقصود واجب ہے تو جھوٹ بولنا واجب ہوگا۔'' پس جب کوئی مسلمان کسی ظالم سے چھپ گیا جو اس کو قتل کرنا چاہتا ہے۔ یا مال لینا چاہتا ہے اور اس نے مال کو چھپادیا اور کسی انسان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو اس کے چھپانے کے ساتھ جھوٹ بولنا واجب ہے۔ اسی طرح اگر اس کے پاس کوئی امانت ہے اور کوئی ظالم اسے لینے کا ارادہ کرے تو اسے چھپانا واجب ہے۔ اس قسم کے تمام معاملات میں زیادہ محتاط طریقہ یہ ہے کہ توریہ اختیار کرے، توریہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ذو معنی بات کرے، جس کا ایک ظاہری مفہوم ہو اور ایک باطنی، اپنی گفتگو سے صحیح مقصود کی نیت کرے اور اس کی طرف نسبت کرنے میں وہ جھوٹا نہ ہو، اگرچہ ظاہری الفاظ میں اور اس چیز کی طرف نسبت کرنے میں جسے مخاطب سمجھے وہ جھوٹا ہے۔ اور اگر وہ توریہ کے بجائے صاف جھوٹ ہی بولے تب بھی اس قسم کی حالت میں جھوٹ بولنا حرام نہیں ہے، اس قسم کے حالات میں جھوٹ بولنے کے جائز ہونے میں علماء نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے پس وہ بھلائی کی بات پہنچاتا ہے یا

يَقُوْلُ النَّاسُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ تَعْنِيْ: اَلْحَرْبَ وَالْاِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثَ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَهٗ وَحَدِيْثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

بھلائی کی بات کہتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

مسلم کی ایک روایت میں یہ زائد ہے کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سوائے تین موقعوں کے لوگوں کی گفتگو سے متعلق رخصت دیتے ہوئے نہیں سنا، ① جنگ، ② لوگوں پر صلح کرانے میں، ③ مرد کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے خاوند سے بات کرنے میں۔

(۲۶۲) اس بات کی ترغیب کہ آدمی جو کہے یا نقل کرے اس کی وہ تحقیق کرلے

(۳۵۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ (سورة الاسراء: ۳٦)

(۳۵۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔''

(۳۵٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (سورة ق: ۱۸)

(۳۵۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی ایک نگران فرشتہ تیار ہوتا ہے۔''

(۱٥٤٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِباً اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. رواه مسلم.

(۱۵۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹے ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ جو سنے وہ اس کو آگے بیان کردے۔

(۱٥٤٨) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْن. رواه مسلم.

(۱۵۴۸) حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف منسوب کرکے کوئی بات کرے وہ جانتا بھی ہے کہ یہ جھوٹ ہے، پس وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

(۱٥٤٩) وَعَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ. متفق عليه.

(۱۵۴۹) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے کیا مجھے اس بات سے گناہ ہوگا کہ میں اس کے سامنے ظاہر کروں کہ مجھے خاوند کی طرف سے وہ کچھ ملتا ہے جو واقعتاً مجھے نہیں ملتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو چیز اس کو نہیں دی گئی اس کو جھوٹ موٹ کا اظہار کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔ (بخاری ومسلم)

اَلْمُتَشَبِّعُ: هُوَ الَّذِيْ يُظْهِرُ الشِّبَعَ وَلَيْسَ بِشَبْعَانٍ، وَمَعْنَاهُ هُنَا اَنَّهٗ يُظْهِرُ اَنَّهٗ حَصَلَ لَهٗ فَضِيْلَةٌ وَلَيْسَتْ حَاصِلَةً. "وَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ" اَيْ: ذِيْ زُوْرٍ، وَهُوَ الَّذِيْ يُزَوِّرُ عَلَى النَّاسِ، بِاَنْ يَتَزَيّٰ بِزِيِّ اَهْلِ

اَلْمُتَشَبِّعُ: وہ شخص ہے جو سیر ہونے کا اظہار کرے حالانکہ وہ سیر نہیں ہوتا، یہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کا اظہار کرے کہ اسے خاص مقام حاصل ہے جب کہ وہ اس کو حاصل نہ ہو۔ ثَوْبَيْ زُوْرٍ: اصل

الزُّهْدِ اَوِالْعِلْمِ اَوِالثَّرْوَةِ لِيَغْتَرَّبِهِ النَّاسُ وَلَيْسَ هُوَبِتِلْكَ الصِّفَةِ. وَقِيْلَ غَيْرُذٰلِكَ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.''

میں ''ثوبی ذی زور'' ہے (مضاف محذوف ہے) اس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کو جال میں پھانسنے کے لئے خلاف واقعہ تاثر دیتا ہے کہ وہ زاہدوں والا یا علم والا یا مال دار لباس پہنتا ہے اور ان جیسی حالت بناتا ہے تاکہ لوگ اس کے دھوکہ میں آجائیں، جب کہ وہ خوبیاں اس کے اندر موجود نہیں ہوں، بعض نے اس کے اور بھی معنی مراد لئے ہیں۔

(۲۶۳) جھوٹی گواہی دینے کی شدید حرمت کا بیان

(۳۵۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (سورة حج: ۳۰)

(۳۵۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور تم جھوٹی باتوں سے بچو۔''

(۳۵۶) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾

(۳۵۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔''

(۳۵۷) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾

(۳۵۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی ایک نگران فرشتہ تیار ہوتا ہے۔''

(۳۵۸) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (سورة فجر: ۱۴)

(۳۵۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''تمہارا رب یقیناً گھات میں ہے۔''

(۳۵۹) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ (سورة فرقان: ۷۲)

(۳۵۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔''

(۱۵۵۰) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِالْكَبَائِرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: ''اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ'' وَكَانَ مُتَّكِئاً، فَجَلَسَ فَقَالَ: ''اَلَا وَ قَوْلُ الزُّوْرِ'' فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهٗ سَكَتَ. متفق عليه.

(۱۵۵۰) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی بات نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ، آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا سنو اور جھوٹی بات پس آپ برابر یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

(۲۶۴) کسی متعین شخص یا جانور پر لعنت کرنے کے حرام ہونے کا بیان

(۱۵۵۱) وَعَنْ اَبِيْ زَيْدٍ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(۱۵۵۱) حضرت ابوزید ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بیعت رضوان کے شرکاء میں سے ہیں، روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جھوٹی

"مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ، كَاذِباً مُتَعَمِّداً فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ، عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيْ مَالَا يَمْلِكُهُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ. متفق عليه.

قسم کھائے تو وہ اسی طرح ہے جیسے اس نے کہا، جس شخص نے کسی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کیا تو اس کو قیامت والے دن بھی اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا، اور آدمی پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے جس کا وہ مالک نہیں ہے، اور مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے مثل ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۵۵۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَايَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّاناً. رواه مسلم.

(۱۵۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی سچے آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو۔ (مسلم)

(۱۵۵۳) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مسلم.

(۱۵۵۳) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لعن طعن کرنے والے قیامت کے دن نہ سفارشی ہوں گے اور نہ گواہ۔ (مسلم)

(۱۵۵٤) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِهٖ، وَلَا بِالنَّارِ. رواه ابوداؤد و الترمذی وقالا: حديث حسن صحيح.

(۱۵۵۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت اور اس کے غصہ اور جہنم کی آگ کے ساتھ لعن وطعن نہ کرو۔ ابوداؤد، ترمذی، ان دونوں نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۵۵٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ". رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۱۵۵۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا مؤمن طعنہ زنی کرنے والا اور لعنت کرنے اور فحش بکنے والا اور فضول گوئی اور زبان درازی کرنے والا نہیں ہوتا ہے۔

(۱۵۵٦) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئاً، صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ، فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ، فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِيْناً وَشِمَالاً، فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغاً رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ، فَاِنْ كَانَ اَهْلاً لِذٰلِكَ وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا. رواه ابوداؤد.

(۱۵۵۶) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے لیکن اس کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو اس کے بھی دروازے اس پر بند کردیئے جاتے ہیں، پھر دائیں اور پھر بائیں جانب جاتی ہے، پھر جب کوئی گنجائش نہیں پاتی تو اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہوتی ہے، پس اگر وہ چیز اس لعنت کا مستحق ہوتی ہے (تو اس پر اترتی ہے) ورنہ وہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

(۱۵۵۷) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ، فَلَعَنَتْهَا، فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "خُذُوْا مَا عَلَيْهَا، وَدَعُوْهَا، فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ" قَالَ عِمْرَانُ: فَكَاَنِّيْ اَرَاهَا الْاٰنَ تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ. رواه مسلم.

(۱۵۵۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کسی سفر پر تھے اور ایک انصاری عورت اونٹنی پر سوار تنگ دل ہوگئی، تو اس نے اس پر لعنت کی، تو آپ ﷺ نے اس سے سن لیا، فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان ہے وہ اتارلو، اور اسے چھوڑ دو، اس لئے کہ اس پر لعنت کی گئی ہے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پس گویا میں اب بھی اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ لوگوں کے درمیان چل رہی ہے، کوئی اس سے تعرض نہیں کررہا ہے۔ (مسلم)

(۱۵۵۸) وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ نَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ تَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَتْ: حَلْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ. رواه مسلم.

قوله: "حل" بفتح الحاء المهملة، واسكان اللام، و هي كلمة لزجر الابل.

وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ يُسْتَشْكَلُ مَعْنَاهُ وَ لَا اِشْكَالَ فِيْهِ، بَلِ الْمُرَادُ النَّهْيُ أَنْ تُصَاحِبَهُمْ تِلْكَ النَّاقَةُ، وَ لَيْسَ فِيْهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِهَا وَ ذَبْحِهَا وَ رُكُوْبِهَا فِيْ غَيْرِ صُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَلْ كُلُّ ذٰلِكَ وَ مَا سِوَاهُ مِنَ التَّصَرُّفَاتِ جَائِزٌ، لَا مَنْعَ مِنْهُ اِلَّا مِنْ مُصَاحَبَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، لِاَنَّ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ كُلَّهَا كَانَتْ جَائِزَةً، فَمُنِعَ بَعْضٌ مِنْهَا، فَبَقِيَ الْبَاقِيْ عَلٰى مَا كَانَ. والله اعلم.

(۱۵۵۸) حضرت ابوبرزہ نضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک نوجوان لڑکی ایک اونٹنی پر سوار تھی، اس پر لوگوں کا کچھ سامان تھا، اچانک اس نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا اور لوگوں پر پہاڑ تنگ ہوگیا، اس لڑکی نے کہا "حل" (تیز چل) اے اللہ! اس پر لعنت فرما، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ اونٹنی ہمارے ساتھ نہ رہے جس پر لعنت ہو۔ (مسلم)

حل: حاء پر زبر اور لام ساکن۔ یہ لفظ اونٹ کے ڈانٹنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ بات جاننا چاہئے کہ اس حدیث کے مفہوم میں اشکال پیش کیا جاتا ہے حالانکہ اس میں کوئی اشکال نہیں ہے، بلکہ مراد اس امر کی ممانعت ہے کہ یہ اونٹنی ان کے ساتھ نہ رہے، اس میں یہ نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی صحبت کے علاوہ اس کا بیچنا، ذبح کرنا اور اس پر سوار ہونا منع ہے، بلکہ یہ تمام کام اور اس کے سوا دیگر تصرفات بھی جائز ہیں، اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ صرف اس کا ساتھ رہنا نبی کریم ﷺ کے صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ سارے تصرفات جائز ہیں۔ ان میں سے بعض (ایک) کی ممانعت کردی گئی پس باقی صورتیں جائز رہیں گی جیسا کہ پہلے تھیں۔ (واللہ اعلم)

(۲۶۵) معین نام لئے بغیر گناہ کرنے والوں پر لعنت کرنے کے جائز ہونے کا بیان

(۳۶۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَ لَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ (سورة هود: ۱۸)

(۳۶۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

(۳۶۱) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ

(۳۶۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "پس ان کے درمیان ایک اعلان

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ﴾ (سورة الاعراف: ٤٤)

وَثَبَتَ فِي الصَّحِيْحِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَ الْمُسْتَوْصِلَةَ" وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ آكِلَ الرِّبَا" وَاَنَّهُ لَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ وَاَنَّهُ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ" اَيْ حُدُوْدَهَا وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ" وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ" "وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ" وَاَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثاً اَوْ آوٰى مُحْدِثاً، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ" وَاَنَّهُ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلاً وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ، عَصَوُا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ" وَهٰذِهٖ ثَلَاثُ قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ. وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ" وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ.

وَ جَمِيْعُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ فِي الصَّحِيْحِ، بَعْضُهَا فِيْ صَحِيْحَيِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ، وَ بَعْضُهَا فِيْ اَحَدِهِمَا، وَاِنَّمَا قَصَدْتُ الْاِخْتِصَارَ بِالْاِشَارَةِ اِلَيْهَا، وَسَاَذْكُرُ مُعْظَمَهَا فِيْ اَبْوَابِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

کرنے والے نے اعلان کیا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

اور صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (۱) ان عورتوں پر لعنت ہے جو دوسروں کے بال کو اپنے بالوں سے ملاتی ہیں، (۲) اور اس پر بھی جو کسی دوسری عورت سے بال ملوائے، (۳) اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سود خور پر لعنت فرمائے، (۴) اسی طرح آپ ﷺ نے تصویر کھینچنے والوں پر لعنت فرمائی، (۵) اور اسی طرح فرمایا: اللہ کی لعنت ہو جس نے زمین کی حدوں میں ردوبدل کیا، (۶) اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو انڈے کی چوری کرتا ہے، (۷) اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو والدین پر لعن وطعن کرے، (۸) اور اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے جانور کو ذبح کرے، (۹) اور فرمایا: جو مدینے میں کوئی بدعت ایجاد کرے، یا کسی بدعتی کو پناہ دے پس اس پر بھی اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، (۱۰) اور فرمایا: اے اللہ! رعل، ذکوان اور عصیہ قبیلوں پر لعنت فرما، انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، یہ تینوں عرب کے قبیلے ہیں اور، (۱۱) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا، (۱۲) اور آپ ﷺ نے ان مردوں پر بھی لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

یہ تمام الفاظ احادیث صحیحہ میں ہیں، ان میں سے بعض تو صحیح بخاری و صحیح مسلم دونوں میں ہیں، اور بعض ان میں سے کسی ایک میں ہیں، میں نے ان کی طرف اشارہ کرنے میں اختصار سے کام لیا ہے۔ اور احادیث کا اکثر حصہ اس کتاب کے مختلف ابواب میں ذکر کروں گا ان شاء اللہ۔

(۲۶۶) مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے

(٣٦٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَاناً وَّ اِثْماً مُّبِيْناً﴾ (سورة احزاب: ٥٨)

(۳۶۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو لوگ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بدون اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو ایذاء پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار لیتے ہیں۔"

(١٥٥٩) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:

(۱۵۵۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ". متفق عليه.

ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ اور (اس کو جان بوجھ کر) قتل کرنا کفر ہے۔

(١٥٦٠) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ اَوِ الْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذَالِكَ". رواه البخاري.

(۱۵۶۰) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر فسق یا کفر کی تہمت نہ لگائے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ ہوا تو یہ تہمت لگانے والے کی ہی طرف لوٹ آتی ہے۔

(١٥٦١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمُتَسَابَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِيْ مِنْهُمَا حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ". رواه مسلم.

(۱۵۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپس میں گالی دینے والے دو شخص جو کچھ ایک دوسرے کو کہیں گے اس کا گناہ ابتداء کرنے والے کو ہوگا یہاں تک کہ مظلوم زیادتی کرے۔ (مسلم)

(١٥٦٢) وَعَنْهُ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ: "اِضْرِبُوْهُ" قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللّٰهُ، قَالَ: "لَا تَقُوْلُوْا هٰذَا، لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ". رواه البخاري.

(۱۵۶۲) حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شرابی آدمی لایا گیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے مارو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پس ہم میں سے کوئی اسے اپنے ہاتھ سے، کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے مارتا تھا۔ جب وہ پٹائی ہونے کے بعد جانے لگا تو لوگوں میں سے کسی نے کہا اللہ تجھے رسوا کرے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس طرح مت کہو، اس کے خلاف شیطان کی مدد مت کرو۔ (بخاری)

(١٥٦٣) وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بِالزِّنٰى يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ". متفق عليه.

(۱۵۶۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے غلام یا باندی پر بدکاری کی تہمت لگائے گا تو قیامت کے دن اس کے لگانے والے پر حد قائم کی جائے گی مگر یہ کہ وہ غلام یا باندی ایسا ہی ہو جیسا اس نے کہا۔ (بخاری و مسلم)

(۲۶۷) مُردوں کو ناحق اور کسی شرعی مصلحت کے بغیر گالی دینا حرام ہے

"وَهُوَ التَّحْذِيْرُ مِنَ الْاِقْتِدَاءِ بِهٖ فِيْ بِدْعَتِهٖ وَ فِسْقِهٖ وَ نَحْوِ ذٰلِكَ، وَفِيْهِ الْاٰيَةُ وَالْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ."

مصلحت شرعی کا مقصد یہ ہے کہ کسی بدعتی اور فاسق وغیرہ کی بدعت اور فسق وغیرہ میں اقتداء کرنے سے لوگوں کو بچانا اور اس میں وہی آیات اور احادیث ہیں جو ماقبل کے باب میں گذر چکی ہیں۔

(١٥٦٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ

(۱۵۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ، فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا". رواه البخاری.

ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کو برا بھلا مت کہو اس لئے کہ انہوں نے جو عمل آگے بھیجا ہے وہ اس کو پہنچ گئے۔ (بخاری)

(۲۶۸) کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچانے کا بیان

(٣٦٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (سوره احزاب: ٥٨)

(۳۶۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایذاء دیں بغیر کسی جرم کے، جو ان سے سرزد ہوا ہو، وہ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔''

(١٥٦٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَاقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُمَنْ هَجَرَمَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ". متفق علیه.

(۱۵۶۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(١٥٦٦) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ، وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ". رواه مسلم.

وَهُوَ بَعْضُ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ سَبَقَ فِيْ بَابِ اِطَاعَةِ وُلَاةِ الْاُمُوْرِ.

(۱۵۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ جہنم سے دور اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اس کو موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ برتاؤ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مسلم)

اور یہ ایک لمبی حدیث کا حصہ ہے جو پہلے "باب اطاعة ولاة الامور" میں گذر چکی ہے۔

(۲۶۹) باہم بغض رکھنے، قطع تعلقی اور بے رخی کی ممانعت کا بیان

(٣٦٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (سورة حجرات: ١٠)

(۳۶۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''بے شک تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

(٣٦٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ﴾ (سورة مائده: ٥٤)

(۳۶۵) اور اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر اور سخت ہوں گے کفار پر۔''

(٣٦٦) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ (سورة فتح: ٢٩)

(۳۶۶) اور اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔''

(١٥٦٧) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ

(۱۵۶۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَاناً، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ". متفق عليه.

ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ باہم حسد کرو اور نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ، نہ باہمی تعلقات منقطع کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ، کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۵۶۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً، اِلَّا رَجُلاً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا! اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا". رواه مسلم.

وَ فِیْ رِوَايَةٍ له: "تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَاثْنَيْنِ" وذكر نحوه.

(۱۵۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پس ہر اس بندے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے (مسلمان) بھائی کے درمیان دشمنی ہو، پس کہا جاتا ہے ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔ (مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ ہر جمعرات اور پیر کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور آگے اسی طرح روایت بیان کی۔

(۲۷۰) حسد کے حرام ہونے کا بیان

"وَهُوَ تَمَنِّیْ زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا: سَوَاءٌ كَانَتْ نِعْمَةَ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا."

اور حسد یہ ہے کہ کسی صاحب نعمت سے اس کی نعمت کے زوال کی آرزو کرنا چاہے وہ نعمت دینی ہو یا دنیوی۔"

(۳۶۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (سورة نساء: ٥٤)

(۳۶۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "یا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے۔"

(۱۵۶۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ: اَلْعُشْبَ". رواه ابوداؤد.

(۱۵۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حسد سے بچو اس لئے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ یا یہ ارشاد فرمایا خشک گھاس کو (آگ) کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

(۲۷۱) ٹوہ لگانے اور دوسرے کے ناپسند کرنے کے باوجود اس کی بات سننے کی ممانعت کا بیان

(۳۶۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (سورة حجرات: ١٢)

(۳۶۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور سراغ نہ لگایا کرو۔"

(۳۶۹) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(۳۶۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو لوگ مؤمن مردوں اور

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَاناً وَّاِثْماً مُّبِيْناً﴾ (سورة احزاب: ۵۸)

مؤمن عورتوں کو ایذاء دیں بغیر کسی جرم کے جوان سے سرزد ہوا ہو وہ بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔''

(۱۵۷۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَ لَا تَدَابَرُوْا، وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَاناً كَمَا اَمَرَكُمْ. اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَايَظْلِمُهٗ، وَلَا يَخْذُلُهٗ، وَلَا يَحْقِرُهٗ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا. اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا" وَ يُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ: "بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَاَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَ مَالُهٗ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُاِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ".

(۱۵۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور عیبوں کے ٹوہ لگانے سے بچو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کا حق غصب کرنے کی حرص اور اس کے لئے کوشش کرو، نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور نہ باہم بغض رکھو، نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ اور اے اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ جیسے اس نے تمہیں حکم دیا ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کو حقیر سمجھتا ہے، تقویٰ تو یہاں ہے، تقویٰ تو یہاں ہے اور اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا، (اور فرمایا) آدمی کے برے ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر اس کا خون، اس کی عزت اور اس کا مال حرام ہے، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "لَاتَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَاتَجَسَّسُوْا، وَلَاتَحَسَّسُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَاناً."

ایک دوسری روایت میں ہے: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، باہم بغض نہ رکھو، جاسوسی نہ کرو، عیبوں کی ٹوہ مت لگاؤ، محض دھوکہ دینے کے لئے بولی بڑھا کر مت لگاؤ اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَاناً."

ایک روایت میں یوں ہے کہ قطع رحمی نہ کرو، بے تعلق نہ رہو، باہم بغض نہ رکھو، ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "لَا تَهَاجَرُوْا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ." رواه مسلم بِكُلِّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ اَكْثَرَهَا.

ایک دوسری روایت میں ہے: باہم میل جول ترک نہ کرو، اور نہ بعض اپنے بعض کے سودے پر بولی دے۔ امام مسلم نے ان تمام روایات کو جمع کیا ہے، اور امام بخاری نے ان کا اکثر حصہ بیان کیا ہے۔

(۱۵۷۱) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْسَدْتَّهُمْ، اَوْ كِدْتَّ اَنْ تُفْسِدَ هُمْ". حديث صحيح

(۱۵۷۱) حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم مسلمانوں کے عیبوں کو تلاش کرنے میں لگے رہو گے تو تم ان کے اندر بگاڑ پیدا کردو گے یا قریب ہے کہ تم ان کے اندر فساد پیدا کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے، اسے ابوداؤد نے صحیح

رواه أبوداؤد باسناد صحیح.

سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(۱۵۷۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ اُتِیَ بِرَجُلٍ فَقِیْلَ لَہٗ: ھٰذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْیَتُہٗ خَمْراً، فَقَالَ: "اِنَّا قَدْ نُھِیْنَا عَنِ التَّجَسُّسِ، وَ لٰکِنْ اِنْ یَظْھَرْ لَنَا شَیْءٌ نَأْخُذْ بِہٖ". حدیث حسن صحیح، رواہ أبو داؤد باسناد علی شرط البخاری و مسلم.

(۱۵۷۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی لایا گیا اور اس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ فلاں آدمی ہے جس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں ٹوہ لگا کر عیب تلاش کرنے کو منع کیا گیا ہے، البتہ اگر کوئی کمزوری ہمارے سامنے آئے گی تو ہم اس پر اس کی گرفت کریں گے۔ یہ حدیث حسن ہے، اسے ابوداؤد نے بخاری و مسلم کی شرط کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۲۷۲) بلاضرورت مسلمانوں سے بدگمانی کرنے کی ممانعت کا بیان

(۳۷۰) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْراً مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ﴾ (سورۃ حجرات: ۱۲)

(۳۷۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔"

(۱۵۷۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ". متفق علیہ.

(۱۵۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم بدگمانی سے بچو اس لئے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۷۳) مسلمانوں کو حقیر جاننے کی حرمت کا بیان

(۳۷۱) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَایَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ، عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْراً مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُنَّ خَیْراً مِّنْھُنَّ، وَلَا تَلْمِزُوْآ اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ، بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظَّالِمُوْنَ ﴾ (سورۃ حجرات: ۱۱)

(۳۷۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! نہ مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے، کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے، کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عیب لگاؤ ایک دوسرے پر اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا برا ہے اور جو باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں۔"

(۳۷۲) وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ﴾ (سورۃ ھمزہ: ۱)

(۳۷۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو غیبت کرنے والا عیب ٹٹولنے والا ہو۔"

(۱۵۷۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّاَنْ یَحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ"

(۱۵۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ (مسلم) اور یہ روایت پوری تفصیل سے

رواہ مسلم و قد سبق قریبابطولہ.

قریب ہی گذری ہے۔

(١٥٧٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِنْ کِبْرٍ." فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَناً، وَنَعْلُہٗ حَسَنَۃً، فَقَالَ: "اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ" (رواہ مسلم)

ومعنی: بطرالحق: دفعہ، "وغمطھم" احتقارھم، وقد سبق بیانہ اوضح من ھذا فِیْ باب الکبر.

(١٥٧٥) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا، تو ایک آدمی نے عرض کیا ایک آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، اس کی جوتی اچھی ہو (تو کیا یہ تکبر ہے؟) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ خوب صورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں، تکبر حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔ (مسلم)

بَطَرُالْحَقِّ: بمعنی حق کا نہ ماننا۔ غَمْطُھُمْ: بمعنی لوگوں کو حقیر سمجھنا، اس کا بیان اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ "باب الکبر" میں گذر چکا ہے۔

(١٥٧٦) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "قَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُاللّٰہُ لِفُلَانٍ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ ذَاالَّذِیْ یَتَأَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَا اَغْفِرَلِفُلَانٍ! اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ، وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ". رواہ مسلم.

(١٥٧٦) حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں آدمی کی مغفرت نہیں کرے گا۔ تو اللہ جل شانہ نے فرمایا تو کون ہے؟ جو مجھ پر اس کی قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا، بے شک میں نے اس کی مغفرت کردی اور تیرے عمل میں نے برباد کردیئے۔ (مسلم)

(٢٧٤) مسلمان کی تکلیف پر خوش ہونے کی ممانعت کا بیان

(٣٧٣) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ﴾ (سورۃ حجرات: ١٠)

(٣٧٣) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک مؤمن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

(٣٧٤) وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ﴾ (سورۃ نور: ١٩)

(٣٧٤) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں۔"

(١٥٧٧) وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَا تُظْھِرِ الشَّمَاتَۃَ لِأَخِیْکَ: فَیَرْحَمُہُ اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْکَ". رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

(١٥٧٧) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم فرمادے اور تمہیں آزمائش میں ڈال دے۔ (ترمذی)، اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۷۵) شرعی لحاظ سے ثابت نسب میں لعن وطعن کرنا حرام ہے

(۳۷۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَاناً وَّ إِثْماً مُّبِيْناً﴾ (سورة احزاب: ۵۸)

(۳۷۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایذاء دیں بغیر کسی جرم کے جوان سے سرزد ہوا ہو، وہ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔''

(۱۵۷۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَابِهِمْ كُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ". رواه مسلم.

(۱۵۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو چیزیں لوگوں میں ایسی ہیں جو ان کے کفر کا باعث ہیں، ① نسب میں طعن کرنا، ② مرنے والوں پر نوحہ کرنا۔ (مسلم)

(۲۷۶) کھوٹ اور دھوکہ دہی کی ممانعت کا بیان

(۳۷۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِمَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَاناً وَّاِثْماً مُّبِيْناً﴾ (سورة احزاب: ۵۸)

(۳۷۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایذاء دیں بغیر کسی جرم کے جوان سے سرزد ہوا ہو تو وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔''

(۱۵۷۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا". رواه مسلم.

(۱۵۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور جو ہمیں دھوکہ وفریب دے وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔ (مسلم)

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّعَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا، فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلاً، فَقَالَ: "مَا هٰذَايَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟" قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: "أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّنَافَلَيْسَ مِنَّا."

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ کا غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا تو آپ ﷺ کی انگلیوں نے تری محسوس کی آپ ﷺ نے پوچھا اے غلے والے! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بارش ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو تو نے اس غلے کو اوپر کیوں نہیں کر دیا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیں، جس نے ہم سے دھوکہ کیا پس وہ ہم میں سے نہیں۔

(۱۵۸۰) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَاتَنَاجَشُوْا". متفق عليه.

(۱۵۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خریدنے کی نیت کے بغیر بولی میں اضافہ مت کرو۔ (بخاری ومسلم)

(۱۵۸۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ

(۱۵۸۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ. متفق عليه.

(١٥٨٢) وَعَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ". متفق عليه.

"الخلابة" بخاء معجمة مكسورة و باء موحدة: وهي الخديعة.

(١٥٨٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَبَّبَ زَوْجَ امْرِئٍ أَوْمَمْلُوْكَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا". رواه أبوداؤد.

"خبب" بخاء معجمة ثم باء موحدة مكررة اى: افسده وخدعه.

کریم ﷺ نے دھوکہ دینے کی نیت سے قیمت بڑھانے سے منع فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۵۸۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ وہ خرید وفروخت میں دھوکہ کھاجاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس سے تو سودا کرے تو یہ کہہ دیا کر کہ دھوکہ نہیں ہونا چاہئے۔ (بخاری ومسلم)

"الخلابة" خاء کے نیچے زیر اور باء پر زبر بمعنی: دھوکہ وفریب۔

(۱۵۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کی بیوی یا اس کے غلام کو دھوکہ دے تو وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد)

خبب: خاء پھر دو باء بمعنی: دھوکہ دیا اور خراب کیا۔

(۲۷۷) بدعہدی کے حرام ہونے کا بیان

(٣٧٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ (سورة مائده: ١)

(٣٧٨) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾ (سورة اسراء: ٣٤)

(١٥٨٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ، كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ، كَانَ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: اِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ". متفق عليه.

(١٥٨٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۳۷۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! اپنے عہد و پیمان پورے کرو۔"

(۳۷۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور وعدے پورے کرو کیونکہ وعدے کی بازپرس ہونے والی ہے۔"

(۱۵۸۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا چار خصلتیں ہیں جس میں وہ ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے: ① جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے، ② جب بات کرے تو جھوٹ بولے، ③ جب کوئی عہد کرے تو بے وفائی کرے، ④ اور جب کسی سے جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۵۸۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنْهُ قَالُوْا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ". متفق عليه.

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت والے دن ہر عہد توڑنے والے کے لئے ایک جھنڈا ہوگا، کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی بدعہدی (کی علامت) ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۵۸۶) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَاسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِغَدْرِهٖ، أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْراً مِنْ أَمِيْرِعَامَّةٍ". رواه مسلم.

(۱۵۸۶) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر عہد توڑنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا، اسے اس کی بدعہدی کے تناسب سے بلند کیا جائے گا، سنو! عام لوگوں کے امیر و حاکم کے عہد کو توڑنے والے سے بڑا عہد توڑنے والا کوئی نہیں۔

(۱۵۸۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّافَاكَلَ ثَمَنَهٗ، وَرَجُلٌ اِسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ، وَلَمْ يُعْطِهٖ أَجْرَهٗ". رواه البخاري.

(۱۵۸۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تین آدمی ہیں جن سے قیامت والے دن میں خود جھگڑوں گا: ① وہ آدمی جس نے میرے نام سے عہد کیا پھر اسے توڑ دیا، ② وہ آدمی جس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی، ③ وہ آدمی جس نے اجرت پر ایک مزدور رکھا پس اس سے اپنا کام تو پورا لیا لیکن اسے اس کی مزدوری نہ دی۔ (بخاری)

(۲۷۸) عطیہ وغیرہ دینے کے بعد احسان جتلانے کی ممانعت کا بیان

(۳۷۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾ (سورة البقرة: ٢٦٤)

(۳۷۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور ایذاء پہنچا کر برباد نہ کرو۔"

(۳۸۰) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَايُتْبِعُوْنَ مَآ أَنْفَقُوْامَنًّاوَلَا أَذًى"﴾ (سورة البقرة: ٢٦٢)

(۳۸۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو احسان جتلاتے ہیں اور نہ ایذاء پہنچاتے ہیں۔"

(۱۵۸۸) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ"، قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ اَبُوْذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ. وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ". رواه

(۱۵۸۸) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ جل شانہ بات نہیں فرمائیں گے، نہ (رحمت کی نگاہ سے) دیکھیں گے اور نہ ان کو پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ ارشاد فرمائے، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ نامراد ہوئے اور گھاٹے میں رہے یارسول اللہ یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ①

مسلم.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: "اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهُ" يَعْنِي: اَلْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَثَوْبَهُ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ لِلْخُيَلَاءِ.

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا، (۲) احسان کر کے احسان جتلانے والا، (۳) اور اپنا سامان جھوٹی قسم کے ذریعے سے بیچنے والا۔ (مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے اپنی ازار کو نیچے لٹکانے والا، یعنی اپنی شلوار، پاجامے اور کپڑے کو تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔

(۲۷۹) فخر اور سرکشی (زیادتی) کی ممانعت کا بیان

(۳۸۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾ (سورة نجم: ۳۲)

(۳۸۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''تم اپنی پاکیزگی بیان نہ کرو، وہی پرہیز گاروں کو اچھی طرح جانتا ہے۔''

(۳۸۲) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ، وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (سوره شورٰى: ۴۲)

(۳۸۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''یہ راستہ صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

(۱۵۸۹) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَبْغِيَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ، وَلَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ". رواه مسلم.

(۱۵۸۹) حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف اس بات کی وحی فرمائی کہ تم عاجزی اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے اور نہ کوئی کسی دوسرے کے مقابلے میں فخر کرے۔ (مسلم)

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: اَلْبَغْيُ: اَلتَّعَدِّيْ وَالْاِسْتِطَالَةُ.

اہل لغت نے فرمایا ''بغی'' کا مطلب ظلم و زیادتی اور دست درازی کرنا ہے۔

(۱۵۹۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ". رواه مسلم.

(۱۵۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی یہ کہے کہ لوگ تباہ ہوں گے تو وہ ان میں سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہوتا ہے۔ (مسلم)

اَلرِّوَايَةُ الْمَشْهُوْرَةُ: "اَهْلَكُهُمْ" بِرَفْعِ الْكَافِ، وَرُوِيَ بِنَصْبِهَا. وَهٰذَا النَّهْيُ لِمَنْ قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ، وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ، وَارْتِفَاعًا عَلَيْهِمْ، فَهٰذَا هُوَ الْحَرَامُ، وَاَمَّا مَنْ قَالَهُ لِمَا يَرٰى فِي النَّاسِ مِنْ نَقْصٍ فِيْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ، وَقَالَهُ تَحَزُّنًا عَلَيْهِمْ، وَعَلَى الدِّيْنِ، فَلَا بَأْسَ بِهِ. هٰكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ وَفَصَّلُوْهُ، وَمِمَّنْ قَالَهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ: مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَالْخَطَّابِيُّ وَ

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مشہور روایت ''اهلکهم'' ہے، کاف پر پیش کے ساتھ (اسم تفضیل) اور یہ کاف کے زبر کے ساتھ بھی مروی ہے (مگر اسم تفضیل ہونا زیادہ اچھا افضل ہے)

یہ ممانعت اس کے لئے ہے جو یہ ظلم خود پسندی کی بناء پر کرتا ہے اور لوگوں کو حقیر قرار دیتا ہے اور اپنے آپ کو ان سب سے اچھا سمجھتا ہے یہ صورت حرام ہے اور اگر کوئی شخص یہ اس لئے کہے وہ دیکھتا ہے کہ لوگوں میں دین داری کم ہوگئی ہے اور اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے دینی غیرت کی وجہ سے یہ الفاظ اس کی زبان پر آجائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ علماء

الْحُمَيْدِيُّ وَآخَرُوْنَ، وَقَدْ أَوْضَحْتُهُ فِيْ كِتَابِ "الْاَذْكَارِ".

نے اسی طرح اس کی وضاحت اور تفصیل بیان کی ہے اور جن ائمہ اعلام نے یہ تفسیر کی ہے ان میں امام مالک بن انس، امام خطابی، امام حمیدی رحمہم اللہ اور دیگر ائمہ شامل ہیں، میں نے اسے کتاب الاذکار میں واضح کیا ہے۔

(۲۸۰) تین دن سے زیادہ مسلمانوں کے آپس میں بول چال بند رکھنے کے حرام ہونے کا بیان البتہ بدعتی شخص سے یا علانیہ فسق وفجور کے ارتکاب کرنے والے سے قطع تعلق کرنے کی اجازت کا بیان

(٣٨٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ (سورة حجرات: ١٠)

(۳۸۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں سو ملاپ کرادو اپنے دو بھائیوں میں۔“

(٣٨٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (سورة مائدة: ٢)

(۳۸۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”گناہ اور ظلم میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔“

(١٥٩١) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَاَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ". متفق عليه.

(۱۵۹۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دوسرے سے تعلقات منقطع مت کرو، نہ ایک دوسرے سے منہ موڑو، نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو، نہ آپس میں حسد کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بول چال بند رکھے۔ (بخاری ومسلم)

(١٥٩٢) وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ: يَلْتَقِيَانِ، فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُ هُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ". متفق عليه.

(۱۵۹۲) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ تعلق منقطع رکھے، دونوں کا آمنا سامنا ہو تو یہ اس سے اور وہ اس سے منہ پھیر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (بخاری ومسلم)

(١٥٩٣) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ اِثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ، فَيَغْفِرُاللّٰهُ لِكُلِّ امْرِىءٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيَقُوْلُ: اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا".

(۱۵۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر پیر اور جمعرات کو اللہ کے دربار میں اعمال پیش کئے جاتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کے گناہ معاف فرمادیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی اور کینہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان

رواہ مسلم.

دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ صلح کرلیں۔ (مسلم)

(۱۵۹۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ". رواہ مسلم.

"اَلتَّحْرِيْشُ" اَلْاِفْسَادُ وَتَغْيِيْرُ قُلُوْبِهِمْ وَتَقَاطُعُهُمْ.

(۱۵۹۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان بے شک اس بات سے تو مایوس ہوگیا ہے کہ جزیرہ عرب میں نمازی اس کی عبادت کریں گے، البتہ وہ ان کے درمیان فساد ڈالنے اور قطع تعلق کروانے میں کامیاب رہے گا۔

"اَلتَّحْرِيْشُ" بمعنی فساد ڈالنا، دلوں کو بدلنا اور آپس میں تعلق قطع کرلینا۔

(۱۵۹۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَفَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ".

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

(۱۵۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلق توڑے رکھے، پس جو شخص تین دن سے زیادہ تعلق توڑے رکھے گا اور اسی حالت میں اسے موت آجائے گی تو وہ جہنم میں جائے گا۔ اس روایت کو ابوداؤد نے بخاری و مسلم کی شرط پر روایت کیا ہے۔

(۱۵۹۶) وَعَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ حَدْرَدِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ، وَيُقَالُ: اَلسُّلَمِيِّ، اَلصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ". رواہ ابوداؤد باسناد صحیح.

(۱۵۹۶) حضرت ابوخراش حدرد بن ابی حدرد اسلمیؓ اور بعض کے نزدیک سُلمی، صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اپنے بھائی سے ایک سال تک تعلق توڑے رکھے گا تو اس کا یہ عمل اس کے خون بہانے کے برابر ہے۔ (اسے ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۱۵۹۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَدَّعَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ، وَاِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْبَاءَ بِالْاِثْمِ، وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ". رواہ ابوداؤد باسناد حسن. قَالَ ابوداؤد: اِذَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَلَيْسَ مِنْ هٰذَا فِيْ شَيْءٍ.

(۱۵۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مؤمن کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مؤمن سے تین دن سے زیادہ تعلق منقطع کرے، پس اگر اسی حالت میں تین دن گزر جائیں تو چاہئے کہ اس سے ملاقات کر کے اسے سلام کرے، پس اگر اس کے سلام کا جواب دے دیا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے اور اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گناہگار ہوگا اور سلام کرنے والا ترک تعلق کے گناہ سے نکل جائے گا۔

اس روایت کو ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے، امام ابوداؤد نے فرمایا اگر ترک تعلق اللہ کے لئے ہو تو پھر اس میں کوئی گناہ نہیں۔

(۲۸۱) دو آدمیوں کا تیسرے آدمی کی اجازت کے بغیر سرگوشی کرنا منع ہے مگر ضرورت کے پیش نظر اسی طرح وہ دونوں گفتگو کریں کہ تیسرا آدمی ان کی بات سن نہ سکے، یہ ناجائز ہے اور اسی مفہوم میں یہ بھی ہے کہ دو آدمی ایسی زبان میں گفتگو کریں کہ تیسرا آدمی وہ زبان نہ سمجھ سکے

(٣٨٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (سورة مجادلة: ١٠)

(۳۸۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''(بری) سرگوشیاں شیطانی کام ہیں۔''

(١٥٩٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ". متفق عليه.

(۱۵۹۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ (بخاری و مسلم)

وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ: قَالَ اَبُوْصَالِحٍ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَاَرْبَعَةٌ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ" وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي "الْمُوَطَّا" عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِيْ فِي السُّوْقِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ، وَلَيْسَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اَحَدٌ غَيْرِيْ، فَدَعَا ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا آخَرَ حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً، فَقَالَ لِيْ وَلِلرَّجُلِ الثَّالِثِ الَّذِيْ دَعَا: اِسْتَأْخِرَا شَيْئًا، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ."

اسے ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے اور اس میں ابوصالح (راوی) نے یہ اضافہ بھی بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ اگر چار آدمی ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا اس میں تمہارے لئے کوئی حرج نہیں اور اسے امام مالک نے موطا میں حضرت عبداللہ ابن دینار سے روایت کیا، انہوں نے کہا، میں اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ خالد بن عقبہ کے اس مکان کے پاس تھے جو بازار میں ہے، پس ایک آدمی آیا جو حضرت ابن عمرؓ سے سرگوشی کرنا چاہتا تھا اور حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ میرے سوا کوئی بھی نہ تھا، پس حضرت ابن عمرؓ نے ایک اور آدمی کو بلایا یہاں تک کہ ہم چار ہوئے تو انہوں نے مجھ سے اور اس تیسرے آدمی سے جس کو انہوں نے بلایا تھا فرمایا تھوڑا پیچھے ہٹ جاؤ اس لئے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دو آدمی باہم سرگوشی نہ کریں۔

(١٥٩٩) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ" متفق عليه.

(۱۵۹۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ تم لوگوں میں گھل مل جاؤ اس لئے کہ ایسا کرنا اس (تیسرے آدمی) کو غمگین کر دے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۲۸۲) بغیر شرعی عذر کے یا ادب سے زائد غلام، جانور، بیوی اور اولاد کو سزا دینے کی ممانعت کا بیان

(٣٨٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَبِذِي

(۳۸۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''والدین کے ساتھ اچھا سلوک

الْقُرْبٰى، وَالْيَتَامٰى، وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى، وَالْجَارِ الْجُنُبِ، وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ، وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا" ﴾ (سورہ نساء: ٣٦)

کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔"

(١٦٠٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عُذِّبَتْ اِمْرَاَةٌ فِىْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ، لَا هِىَ اَطْعَمَتْهَا، وَسَقَتْهَا، اِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِىَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ" متفق عليه.

"خَشَاشُ الْاَرْضِ" بفتح الخاء الْمُعْجَمَةِ، وَبِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ الْمُكَرَّرَةِ: وَهِىَ هَوَامُّهَا وَحَشَرَاتُهَا.

(١٦٠٠) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس نے اس کو باندھا تھا یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ پس وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گئی، نہ اس کو اس نے کھلایا جب کہ اس نے اسے قید کر رکھا تھا اور نہ اس کو آزاد کیا کہ وہ خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔ (بخاری و مسلم)

خشاش الارض: خاء پر زبر اور شین دو مرتبہ ہے بمعنی زمین کے موذی جانور اور کیڑے مکوڑے۔

(١٦٠١) وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُوْنَهُ، وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا. متفق عليه.

"الغرض" بفتح الغين المعجمة، والراء وهو الهدف، والشيء الذى يُرْمٰى اِلَيْهِ.

(١٦٠١) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب کہ ان کا گزر قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے ہوا جو ایک پرندے کو نشانہ بنا کر مار رہے تھے اور پرندے کے مالک سے یہ طے ہوا تھا کہ خطا ہو جانے والا تیر اس پرندے کے مالک کا ہے، پس جب انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہو گئے۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ کام کس نے کیا ہے؟ اللہ اس پر لعنت کرے جس نے ایسا کام کیا ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو نشانہ بنائے۔ (بخاری و مسلم)

الغرض: غین اور راء پر زبر کے ساتھ، ہدف اور وہ چیز جس کی طرف تیر پھینکے جائیں۔

(١٦٠٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ. متفق عليه.

وَمَعْنَاهُ: تُحْبَسَ لِلْقَتْلِ.

(١٦٠٢) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر نشانہ لگانے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اس کا مطلب یہ ہے کہ قتل کرنے کے لئے اسے قید کیا جائے۔

(١٦٠٣) وَعَنْ اَبِىْ عَلِيٍّ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِىْ مُقَرِّنٍ، مَالَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا اَصْغَرُنَا، فَاَمَرَنَا

(١٦٠٣) حضرت ابوعلی سوید بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مقرن کے سات بیٹوں میں سے ساتواں تھا، ہماری ایک ہی کنیز تھی، اسے ہمارے سب سے چھوٹے بھائی نے طمانچہ مارا تو ہمیں نبی کریم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُعْتِقَهَا. رواه مسلم. وفي رواية: "سابع اخوة لي."

ﷺ نے حکم دیا کہ ہم اسے آزاد کر دیں۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ میں اپنے بھائیوں کا ساتواں تھا۔

(١٦٠٤) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَاماً لِيْ بِالسَّوْطِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِيْ: "اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ" فَلَمْ اَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ فَلَمَّا دَنَامِنِّيْ اِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ: "اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ." فَقُلْتُ: لَا اَضْرِبُ مَمْلُوْكًا بَعْدَهٗ اَبَداً".

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَسَقَطَ السَّوْطُ مِنْ يَدِيْ مِنْ هَيْبَتِهٖ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَحُرٌّلِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَقَالَ: "أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْلَمَسَّتْكَ النَّارُ." رواه مسلم بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ.

(۱۶۰۴) حضرت ابومسعود البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی خبردار اے ابومسعود! مگر میں غصے کی حالت میں ہونے کی وجہ سے آواز کو سمجھ نہ سکا۔ پس جب آواز قریب ہوئی تو دیکھا کہ وہ تو جناب رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں خبردار اے ابومسعود! اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے کہیں زیادہ قادر ہے جتنا کہ تو اس غلام پر ہے۔ تو میں نے کہا اس کے بعد میں کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی ہیبت سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔ ایک اور روایت میں ہے پس میں نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم اس کو آزاد نہ کرتے تو آگ تجھے اپنی لپیٹ میں لے لیتی، یا یہ فرمایا کہ تجھے جہنم کی آگ ضرور چھوتی، یہ تمام روایات مسلم نے بیان کی ہیں۔

(١٦٠٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ ضَرَبَ غُلَاماً لَهٗ حَدًّا لَمْ يَأْتِهٖ، أَوْ لَطَمَهٗ، فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُعْتِقَهٗ". رواه مسلم.

(۱۶۰۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے غلام پر کسی ایسے جرم کی حد لگائی جو اس نے کیا ہی نہیں، یا اس کو طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔ (مسلم)

(١٦٠٦) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ مَرَّبِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ، وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ، وَصُبَّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمُ الزَّيْتُ! فَقَالَ: مَاهٰذَا؟ قِيْلَ: يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ. فَقَالَ هِشَامٌ: اَشْهَدُ، لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا" فَدَخَلَ عَلَى الْاَمِيْرِ، فَحَدَّثَهٗ فَاَمَرَبِهِمْ فَخُلُّوْا. رواه مسلم.

"اَلْاَنْبَاطُ" اَلْفَلَّاحُوْنَ مِنَ الْعَجَمِ.

(۱۶۰۶) حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا ملک شام میں کچھ عجمی کاشتکار لوگوں پر گزر ہوا جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل لگایا گیا تھا۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ ان کو بتلایا گیا کہ ان لوگوں کو خراج کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ انہیں جزیے کی وجہ سے قید کیا گیا ہے۔ تو حضرت ہشام نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔ پھر حضرت ہشام ان لوگوں کے گورنر کے پاس گئے اور انہیں یہ حدیث سنائی تو گورنر نے ان کے بارے میں حکم

دیا کہ انہیں چھوڑ دیا جائے۔ (مسلم) الانباط: اس سے مراد عجم کے کاشت کار (کھیتی باڑی کرنے والے) ہیں۔

(١٦٠٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَاراً مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: "وَاللّٰهِ لَا اَسِمُهُ اِلَّا اَقْصٰى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ" وَأَمَرَ بِحِمَارِهٖ، فَكُوِيَ فِيْ جَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَاَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ. رواه مسلم.

"اَلْجَاعِرَتَيْنِ" نَاحِيَتَا الْوَرِكَيْنِ حَوْلَ الدُّبُرِ.

(١٦٠٧) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کا چہرہ داغا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس پر سخت ناگواری کا اظہار فرمایا۔ پس حضرت (عبداللہ) ابن عباس نے فرمایا اللہ کی قسم میں اس کو نہیں داغوں گا مگر کسی ایسی حصے کو جو چہرے سے سب سے زیادہ دور ہو، پھر آپ نے اپنے گدھے کی بابت حکم دیا تو اس کے سرینوں کے کناروں کو داغا گیا۔ پس یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے کولہوں کے کنارے کو داغا۔ (مسلم)

اَلْجَاعِرَتَانِ: مقعد کے اردگرد سرینوں کے کنارے۔

(١٦٠٨) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ، فَقَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ". رواه مسلم.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَيْضاً: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ.

(١٦٠٨) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ایک گدھے کا گزر ہوا جس کے چہرے کو داغا گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے اسے داغا ہے۔ (مسلم)

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٨٣) ہر جاندار چیز یہاں تک کہ چیونٹی وغیرہ کو بھی آگ سے جلانے کی سزا دینا منع ہے

(١٦٠٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ فَقَالَ: "اِنْ وَجَدْ تُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا" لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّا هُمَا "فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ." ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ: "اِنِّيْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا، وَاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنْ وَجَدْتُمُوْ هُمَا فَاقْتُلُوْ هُمَا". رواه البخاري.

(١٦٠٩) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں روانہ فرمایا تو فرمایا اگر تم فلاں فلاں کو پاؤ، قریش کے دو آدمیوں کا نام لیا تو ان کو آگ میں جلا دو۔ جب ہم آپ کے پاس سے نکلنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم فلاں فلاں شخص کو جلا دینا لیکن آگ کا عذاب تو صرف اللہ ہی دے گا اس لئے اگر تم ان کو پاؤ تو قتل کر دینا۔ (بخاری)

(١٦١٠) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

(١٦١٠) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ اپنے بشری

سَفرٍ، فَانطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ، فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَاءَ تِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا! رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا." وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: "مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ؟" قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: "اِنَّهٗ لَايَنْبَغِيْ اَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ". رواه أبوداؤد باسناد صحيح.

قوله: "قَرْيَةَ نَمْلٍ" مَعْنَاهُ: مَوْضِعُ النَّمْلِ مَعَ النَّمْلِ.

تقاضے کے لئے تشریف لے گئے، ہم نے ایک سرخ پرندہ دیکھا، اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے، ہم نے ان بچوں کو پکڑ لیا تو وہ پرندہ (ماں) ان کے گرد منڈلانے لگی، اتنے میں جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس پرندے کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے رنج پہنچایا ہے؟ اسے اس کے بچے لوٹا دو۔ اور آپ ﷺ نے چیونٹیوں کی ایک بستی دیکھی جس کو ہم نے جلا دیا تھا تو آپ ﷺ نے پوچھا یہ بستی کس نے جلائی ہے؟ ہم نے جواب دیا: ہم نے، آپ ﷺ نے فرمایا آگ کا عذاب دینا تو آگ کے رب کو ہی سزاوار ہے۔ (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے)

قریۃ نمل: اس کا مطلب یہ ہے کہ چیونٹیوں کی ایسی جگہ جس میں چیونٹیاں موجود ہوں۔

(۲۸۴) حقدار کا اپنے حق کا مطالبہ کرنے پر مالدار کی طرف سے ٹال مٹول کرنا حرام ہے

(۳۸۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا﴾ (سورة نساء: ۵۸)

(۳۸۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو ان کے حقوق پہنچا دیا کرو۔"

(۳۸۸) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهٗ﴾ (سورة بقرة: ۲۸۳)

(۳۸۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہو تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کردے۔"

(۱۶۱۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ". متفق عليه.

مَعْنَى: "أُتْبِعَ": أُحِيْلَ.

(۱۶۱۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مالدار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار کے سپرد کیا جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کے پیچھے لگ جائے۔ (بخاری و مسلم)

اتبع: بمعنی سپرد کر دیا جائے۔

(۲۸۵) اس ہدیہ کے واپس لینے کی کراہیت جو سپرد نہ کیا ہو اور وہ ہدیہ بھی جو اپنی اولاد کو دیا ہو۔ سپرد کیا ہو یا نہ کیا ہو اور صدقے کی چیز ایسے شخص سے خریدنے کی کراہیت جسے صدقہ دیا ہو یا اسے بطور زکوۃ اور کفارہ وغیرہ کے نکالا ہو، البتہ کسی دوسرے شخص سے جس کی طرف وہ چیز منتقل ہوئی ہو تو اس کے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے

(۱۶۱۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ

(۱۶۱۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰى عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلَّذِیْ یَعُوْدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَرْجِعُ فِیْ قَیْئِہٖ". متفق علیه.

وَفِیْ رِوَایَۃٍ: "مَثَلُ الَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ صَدَقَتِہٖ، کَمَثَلِ الْکَلْبِ یَقِیْءُ، ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ فَیَأْکُلُہٗ."

وَفِیْ رِوَایَۃٍ: "اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ."

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے ہدیے کو واپس لیتا ہے وہ اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اپنی قے کو چاٹتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

ایک دوسری روایت میں آتا ہے اس شخص کی مثال جو اپنا صدقہ واپس لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے کو لوٹتا ہے یا اسے چاٹ لیتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے اپنے ہدیہ کو واپس لینے والا اپنی قے کو لوٹانے والے کی طرح ہے۔

(١٦١٣) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہُ قَالَ: حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَضَاعَہُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَہٗ، فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِیَہٗ، وَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَبِیْعُہٗ بِرُخْصٍ، فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰى عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "لَا تَشْتَرِہٖ، وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ وَاِنْ اَعْطَاکَہٗ بِدِرْھَمٍ، فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ". متفق علیه.

قوله: "حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ." مَعْنَاہُ: تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَلٰى بَعْضِ الْمُجَاھِدِیْنَ.

(١٦١٣) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ایک گھوڑا دے دیا، پس جس کے پاس وہ تھا اس نے اسے ضائع کر دیا۔ پھر میں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا اور میرا خیال تھا کہ وہ اسے معمولی سی قیمت میں بیچ دے گا۔ تو میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا (ہدیہ دیئے ہوئے گھوڑے کو) مت خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو۔ اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم میں ہی دیدے۔ اس لئے کہ اپنا صدقہ واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔ (بخاری ومسلم) "حملت علی فرس فِی سبیل الله": میں نے اسے کسی مجاہد کو بطور صدقہ کے دیدیا۔

(٢٨٦) یتیم کے مال کو (ناجائز کھانے) کی حرمت کا بیان

(٣٨٩) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَأْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَأْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا﴾ (سورة النساء: ١٠)

(٣٨٩) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال بلا استحقاق کھاتے ہیں اور کچھ نہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ جلتی آگ میں داخل ہوں گے۔''

(٣٩٠) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ﴾ (سورة انعام: ١٥٢)

(٣٩٠) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ، مگر ایسے طریقہ سے جو کہ مستحسن ہو۔''

(٣٩١) وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰى: ﴿وَیَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ (سورة البقرة: ٢٢٠)

(٣٩١) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور جو لوگ آپ سے یتیم بچوں کا حکم پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ ان کی مصلحت کی رعایت رکھنا زیادہ بہتر ہے اور تم ان کے ساتھ خرچ شامل رکھو، وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ مصلحت کے ضائع کرنے والے کو اور مصلحت کی رعایت رکھنے والے کو جانتے ہیں۔''

(١٦١٤) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہُ عَنِ

(١٦١٤) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ!" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: "اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّابِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّىْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ". متفق عليه.

"اَلْمُوْبِقَاتُ" اَلْمُهْلِكَاتُ.

ﷺ نے فرمایا سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول! وہ کون سی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، ② جادو کرنا، ③ ناحق کسی کی جان کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، ④ سود کھانا، ⑤ یتیم کا مال کھانا، ⑥ کافروں سے لڑائی کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا، ⑦ بھولی بھالی پاک دامن، ایماندار عورتوں پر تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم)

(۲۸۷) سود کی حرمت کا بیان

(٣٩٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا، وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَاسَلَفَ وَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِهُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ، يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقَاتِ" اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَابَقِىَ مِنَ الرِّبٰوٓا﴾ (سورة البقرة: ٢٧٥ تا ٢٧٨)

(۳۹۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو لوگ سود کھاتے ہیں نہیں کھڑے ہوں گے مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان نے خبطی بنادیا ہو لپٹ کر، یہ سزا اس لئے ہوگی کہ ان لوگوں نے کہا تھا کہ بیع بھی تو مثل سود کے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کردیا ہے، پھر جس شخص کو اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو کچھ ہو چکا ہے، تو اس کا معاملہ اس کے خدا کے حوالے رہا اور جو شخص پھر عود کرے تو یہ لوگ دوزخ میں رہیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں اور صدقات کو بڑھاتے ہیں...... اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اس کو چھوڑ دو۔

(١٦١٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: "لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَاوَمُوْكِلَهٗ". رواه مسلم.

زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهٗ: "وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ."

(۱۶۱۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (مسلم) ترمذی وغیرہ نے یہ زیادہ روایت کی ہے کہ سودی لین دین کے دونوں گواہوں اور اس کے کاتب پر بھی (لعنت) ہے۔

(۲۸۸) ریاکاری کی حرمت کا بیان

(٣٩٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ﴾ (سورة البينة: ٥)

(۳۹۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "ان کو حکم یہی ہوا کہ بندگی کریں اللہ کی، خالص کر کے اس کے واسطے بندگی ابراہیم کی راہ پر۔"

(٣٩٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى، كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ﴾ (سورة

(۳۹۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! تم احسان جتلا کر یا ایذاء پہنچا کر اپنی خیرات کو برباد مت کرو جس طرح وہ شخص جو اپنا مال

البقرة: ٢٦٤)

(٣٩٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُرَاؤُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلاً﴾ (سورة نساء: ١٤٢)

(١٦١٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيْ غَيْرِيْ، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ". رواه مسلم.

(١٦١٧) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ، فَاُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اُسْتُشْهِدْتُ. قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ: جَرِيْءٌ! فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ، فَاُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ، وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ! وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِيءٌ! فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَجَوَادٌ! فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ، ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ". رواه مسلم.

"جَرِيْءٌ" بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَبِالْمَدِّ، اَيْ: شُجَاعٌ حَاذِقٌ.

خرچ کرتا ہے لوگوں کو دکھلانے کی غرض سے۔"

(۳۹۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "صرف لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت ہی مختصر۔"

(۱۶۱۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شرک سے زیادہ بے نیاز ہوں، جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں وہ میرے ساتھ میرے علاوہ اور کو بھی شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک سمیت چھوڑ دیتا ہوں۔ (مسلم)

(۱۶۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا ان میں سے ایک آدمی وہ بھی ہوگا جو شہید ہو گیا تھا، پس اس کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے، وہ پہچان لے گا، پھر اللہ جل جلالہ فرمائیں گے تو نے اس کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیرے راستے میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا، تو نے اس لئے لڑائی کی تھی کہ تجھے بہادر کہا جائے، پس تجھے بہادر کہا جا چکا، پس اس کے لئے فیصلہ ہوگا کہ اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

دوسرا وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا اور پھر دوسروں کو بھی سکھایا، قرآن پڑھا۔ اس کو بھی لایا جائے گا، اللہ جل شانہ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے، وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے اس کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھا۔ اللہ جل شانہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا، تو نے علم اس لئے حاصل کیا تھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لئے حاصل کیا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں، پس بے شک تجھے کہا جا چکا اور اس کے لئے بھی فیصلہ ہوگا کہ اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

تیسرا وہ شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی تھی اور اس کو مختلف قسم کے مالوں سے نوازا تھا، اس کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے، وہ اس کو پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اس

کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے کوئی ایسا راستہ جس میں خرچ کئے جانے کو تو پسند کرتا تھا نہیں چھوڑا مگر اس میں تیری رضا کے لئے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا، تو نے تو یہ اس لئے کیا کہ کہا جائے کہ وہ بڑا سخی ہے، پس بے شک یہ کہہ لیا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، اس کو بھی گھسیٹ کر منہ کے بل جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

جرِیءٌ: جیم پر زبر، راء کے نیچے زیر اور اسے مد کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے بمعنی بہت بہادر، ہشیار۔

(۱۶۱۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ نَاسًا قَالُوْا لَهُ: اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سَلَاطِيْنِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَانَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقاً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه البخاری.

(۱۶۱۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں پھر ہم ان سے اس کی الٹ باتیں کرتے ہیں جو ہم ان کے پاس سے باہر آ کر کرتے ہیں؟ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم اس رویے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نفاق میں سے شمار کرتے تھے۔

(۱۶۱۹) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ". متفق علیه.

وروراه مسلم اَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ "سَمَّعَ" بتشديد الميم، وَمَعْنَاهُ: أَظْهَرَ عَمَلَهُ لِلنَّاسِ رِيَاءً "سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ" اَيْ: فَضَحَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

وَمَعْنٰى: "مَنْ رَاءَ ى" اَيْ: مَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لِيَعْظُمَ عِنْدَهُمْ:

"رَائَى اللّٰهُ بِهِ" اَيْ: اَظْهَرَسَرِيْرَتَهُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ.

(۱۶۱۹) حضرت جندب بن عبد اللہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دکھلاوے کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت والے دن رسوا کر دے گا۔ اور جو کوئی نیک عمل لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کیلئے کرتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کے چھپے عیبوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم میں یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی مروی ہے۔

سمع: میم کی تشدید کے ساتھ، اس کے معنی ہیں اپنے عمل کو دکھلاوے کے لئے لوگوں کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔ **سمع الله به:** اس کا مطلب یہ ہے اسے قیامت والے دن رسوا کرے گا۔

مَنْ رَائَي: اس کے معنی ہیں کہ اپنے نیک عمل کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتا ہے تاکہ ان کی نگاہ میں وہ بڑا بن جائے۔

رَاءَ ى اللّٰهُ بِهِ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پوشیدہ عیبوں کو سب کے سامنے ظاہر کر دے گا۔

(۱۶۲۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً مِمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا

(۱۶۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے اس علم کو جس کے ذریعے سے اللہ کی رضا مندی حاصل کی جاتی ہے اس لئے سیکھتا ہے کہ اس سے دنیاوی غرض

لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" يَعْنِيْ: رِيْحَهَا.

رواه ابوداؤد باسناد صحيح. وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَشْهُوْرَةٌ.

حاصل کرے تو وہ قیامت والے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔

عرف: بمعنی خوشبو۔ ابوداؤد نے فرمایا اس کی سند صحیح ہے اور اس باب میں بہت کثرت سے احادیث مشہور ہیں۔

(۲۸۹) ایسی چیزوں کا بیان جس کے بارے میں ریاء کا وہم ہو مگر حقیقت میں وہ ریاء نہ ہو

(١٦٢١) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ، وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: "تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ" (رواه مسلم.

(۱۶۲۱) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا یا رسول اللہ! اس بارے میں کیا حکم ہے کہ کوئی آدمی نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس عمل پر اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ مؤمن کے لئے جلدی ملنے والی خوشخبری ہے۔ (مسلم)

(۲۹۰) اجنبی عورت اور بے ریش خوب صورت بچے کی طرف بغیر کسی شرعی ضرورت کے دیکھنا حرام ہے

(٣٩٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾ (سورة نور: ٣٠)

(۳۹۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیں کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔''

(٣٩٧) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ (سورة اسراء: ٣٦)

(۳۹۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''بے شک کان، آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک کی پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔''

(٣٩٨) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ﴾ (سورة غافر: ١٩)

(۳۹۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''وہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور ان کو بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہیں۔''

(٣٩٩) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (سورة فجر: ١٤)

(۳۹۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''بے شک تمہارا رب گھات میں ہے۔''

(١٦٢٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهُ مِنَ الزِّنَا، مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ: اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ

(۱۶۲۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن آدم کے لئے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے وہ اس کو ہر حال میں پانے والا ہے، آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا (حرام آواز) سننا ہے، زبان کا زنا (ناجائز) بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا (ناجائز چیزوں کو) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (غلط کام کی طرف) جانا ہے اور دل خواہش کرتا ہے اور آرزو کرتا ہے اور پھر شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب

الْفَرْجُ أَوْ يُكَذِّبُهُ". متفق عليه.

وهذا لفظ مسلم، ورواية البخاري مُخْتَصَرَةٌ

کرتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور بخاری کی روایت مختصر ہے۔

(١٦٢٣) وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ!" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ: نَتَحَدَّثُ فِيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ، فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ" قَالُوْا: وَمَاحَقُّ الطَّرِيْقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْاَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ". متفق عليه.

(١٦٢٣) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے تو وہاں بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں، ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم کو بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے تو پھر راستے کے حق کو بھی ادا کیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نگاہ کا پست رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا۔ (بخاری و مسلم)

(١٦٢٤) وَعَنْ اَبِي طَلْحَةَ زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُوْداً بِالْاَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: "مَالَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ؟ اِجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ." فَقُلْنَا: اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِمَا بَأْسٍ: قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ، وَ نَتَحَدَّثُ. قَالَ: "اِمَّا لَافَاَدُّوْاحَقَّهَا: غَضُّ الْبَصَرِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ". رواه مسلم.

"اَلصُّعُدَاتُ" بِضَمِّ الصَّادِوَالْعَيْنِ اَىْ: اَلطُّرُقَاتُ.

(١٦٢٤) حضرت ابوطلحہ زید بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم گھر سے باہر ڈیوڑھیوں پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا تمہیں کیا ہے کہ تم نے راستے میں بیٹھکیں بنا رکھی ہیں؟ راستوں میں بیٹھکیں بنانے سے اجتناب کرو۔ ہم نے عرض کیا ہم تو یہاں ایسے کام کے لئے بیٹھے ہیں جس میں (شرعاً) کوئی حرج نہیں ہے، ہم یہاں بیٹھے ہوئے آپس میں مذاکرہ کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم راستوں پر بیٹھنا نہیں چھوڑ سکتے تو پھر راستے کا حق بھی ادا کیا کرو، نگاہ کا نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی گفتگو کرنا۔ (مسلم)

الصعدات: صاد اور عین دونوں پر پیش ہے بمعنی راستے۔

(١٦٢٥) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَأَةِ فَقَالَ: "اِصْرِفْ بَصَرَكَ". رواه مسلم.

(١٦٢٥) حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی نگاہ کو فوراً پھیر لو۔ (مسلم)

(١٦٢٦) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ مَيْمُوْنَةُ، فَاَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

(١٦٢٦) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کے پاس تھی اور آپ ﷺ کے پاس حضرت میمونہ بھی بیٹھی ہوئی تھیں، اتنے میں آپ ﷺ کے پاس حضرت ابن ام مکتوم (نابینا صحابی) آ گئے اور یہ ہمیں پردے کا حکم دیئے جانے کے بعد کا واقعہ ہے،

وَسَلَّمَ: "اِحْتَجِبَامِنْهُ" فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى: لَايُبْصِرُنَا، وَلَايَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَمْيَا وَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ!؟". رواه ابوداؤد والترمذى وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا وہ نابینا نہیں ہیں، نہ وہ ہمیں دیکھتے ہیں اور نہ ہمیں پہچانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم بھی انہیں نہیں دیکھتیں؟ (ابوداؤد، ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا یہ روایت حسن صحیح ہے۔)

(١٦٢٧) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِى الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِى الْمَرْأَةُ اِلَى الْمَرْأَةِ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ". رواه مسلم.

(١٦٢٧) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مرد مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔ (مسلم)

(٢٩١) اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں رہنا حرام ہے

(٤٠٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعاً فَاسْأَلُوْهُنَّ مِنْ وَرَآءِ حِجَابٍ﴾ (سورة احزاب: ٥٣)

(٤٠٠) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگا کرو۔"

(١٦٢٨) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ!" فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: "اَلْحَمْوُ اَلْمَوْتُ". متفق عليه.

"اَلْحَمْوُ"، قَرِيْبُ الزَّوْجِ كَاَخِيْهِ، وَابْنِ اَخِيْهِ وَابْنِ عَمِّهٖ.

(١٦٢٨) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ تو ایک انصاری آدمی نے عرض کیا شوہر کے قریبی رشتے دار (دیور) کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا شوہر کا قرابت دار (دیور) تو موت ہے۔ (بخاری ومسلم)

"الحمو" بمعنی شوہر کے قریبی رشتے دار مثلاً اس کا بھائی، اس کا بھتیجا اور اس کا چچازاد بھائی وغیرہ۔

(١٦٢٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَخْلُوَنَّ اَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ". متفق عليه.

(١٦٢٩) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے مگر محرم کے ساتھ۔ (بخاری ومسلم)

(١٦٣٠) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ،

(١٦٣٠) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی عزت، پیچھے رہ جانے والوں پر ایسے ہی حرام ہے جیسے ان کی اپنی ماؤں کی عزت پیچھے رہ جانے

مَامِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ أَهْلِهِ، فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ اِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُمِنْ حَسَنَاتِهِ مَاشَاءَ حَتّٰى يَرْضٰى" ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَاظَنُّكُمْ؟" رواه مسلم.

والوں میں سے، جو شخص مجاہدین میں سے کسی کے گھر والوں کا نگران بنے اور پھر وہ خیانت کرے تو قیامت کے دن وہ مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ اس کی نیکیوں میں سے جتنی نیکیاں چاہے لے لے گا۔ یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ (کیا وہ اس کی نیکیوں کو چھوڑے گا)

(۲۹۲) مردوں کا عورتوں کے، عورتوں کا مردوں کے ساتھ لباس اور حرکات وسکنات میں مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔

(۱۶۳۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَاقَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ. رواه البخاری.

(۱۶۳۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں والا حلیہ اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردانہ انداز اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

اور دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری)

(۱۶۳۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. رواه أبوداؤد باسناد صحيح.

(۱۶۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اس آدمی پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مردوں کا سا لباس پہنتی ہے۔ (اس حدیث کو ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۱۶۳۳) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِلَمْ اَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا. رواه مسلم.

مَعْنَى: "كَاسِيَاتٍ" اَىْ: مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ "عَارِيَاتٌ" مِنْ شُكْرِهَا. وَقِيْلَ: مَعْنَاهُ: تَسْتُرُ بَعْضَ

(۱۶۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک قسم ان لوگوں کی جن کے پاس گائے کے دموں کی مانند کوڑے ہوں گے، جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور دوسری قسم وہ عورتیں جو لباس پہنتی ہوں گی مگر برہنہ ہوں گی، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹ کے جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے، ایسی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی نہیں پائیں گی جو اتنے اتنے فاصلے سے آئے گی۔ (مسلم)

كَاسِيَاتٌ: بمعنی اللہ کی نعمت کا لباس پہنے ہوں گی۔ اَلْعَارِيَاتُ:

بَدَنِهَا، وَ تَكْشِفُ بَعْضَهُ اِظْهَاراً لِجَمَالِهَا وَنَحْوِهِ، وَقِيْلَ تَلْبَسُ ثَوْباً رَقِيْقاً يَصِفُ لَوْنَ بَدَنِهَا، وَمَعْنَى "مَائِلَاتٌ" قِيْلَ: عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَمَايَلْزَمُهُنَّ حِفْظُهُ، "مُمِيْلَاتٌ"، اَىْ: يُعَلِّمْنَ غَيْرَهُنَّ فِعْلَهُنَّ الْمَذْمُوْمَ، وَقِيْلَ: مَائِلَاتٌ يَمْشِيْنَ مُتَبَخْتِرَاتٍ، مُمِيْلَاتٍ لِاَكْتَافِهِنَّ، وَقِيْلَ: مَائِلَاتٌ يَمْتَشِطْنَ الْمِشْطَةَ الْمَيْلَاءَ: وَهِىَ مِشْطَةُ الْبَغَايَا. وَ "مُمِيْلَاتٌ": يُمَشِّطْنَ غَيْرَهُنَّ تِلْكَ الْمِشْطَةَ. "رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ" اَىْ: يُكَبِّرْنَهَا وَيُعَظِّمْنَهَا بِلَفِّ عِمَامَةٍ اَوْعِصَابَةٍ اَوْنَحْوِهٖ.

بمعنی اللہ کی نعمت کے شکر سے عاری ہوں گی اپنے حسن و جمال وغیرہ کو ظاہر کرنے کی نیت سے اپنے بدن کے کچھ حصے کوڈھانپا ہوا ہوگا اور کچھ کو کھولا ہوا اور بعض نے کہا کہ وہ ایسا باریک لباس پہنیں گی جوان کے بدن کے رنگ کو واضح کردے گا۔ مَائِلَاتٌ: بعض کے نزدیک اللہ کی فرمان برداری اور ان چیزوں سے جن کا اہتمام ان کے لئے ضروری ہے اعراض کرنے والی ہوں گی۔ مُمِیْلَاتٌ: وہ عورتیں جو اپنے برے کام اپنے علاوہ دوسروں کو بھی سکھائیں گی۔ بعض نے کہا مائلات کا معنی اٹھکیلیاں کرتی ہوئی چلیں گی اور ممیلات اپنے کندھوں کو مٹکاتے ہوئے چلیں گی۔ بعض نے کہا کہ مائلات اپنے بالوں کو اس طرح سنواریں گی جس سے وہ زیادہ پرکشش ہوجائیں اور ایسا سولہ سنگھار بدکار عورتوں کا ہوتا ہے۔ مُمِیْلَاتٌ: دوسروں کے بالوں کو بھی اس طرح سنوارے گی، ان کے سربختی اونٹ کے کوہانوں کی طرح ہوں گے کہ انہوں نے اپنے سروں کو کسی صافے یا کپڑے وغیرہ سے لپیٹ کران کو اونچا اور بڑا کیا ہوگا۔

(۲۹۳) شیطان اور کفار کی مشابہت کے ممنوع ہونے کا بیان

(١٦٣٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَأْكُلُوْا بِالشِّمَالِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ". رواه مسلم.

(۱۶۳۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔ (مسلم)

(١٦٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَأْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا". رواه مسلم.

(۱۶۳۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پئے اس لئے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔ (مسلم)

(١٦٣٦) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ". متفق عليه.

اَلْمُرَادُ: خِضَابُ شَعْرِ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ الْاَبْيَضِ بِصُفْرَةٍ اَوْحُمْرَةٍ، وَاَمَّا السَّوَادُ فَمَنْهِىٌّ عَنْهُ كَمَا سَنَذْكُرُ

(۱۶۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہودی اور عیسائی سر کے بالوں کو رنگتے نہیں ہیں، پس تم ان کی مخالفت کرو۔ (بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگ کے ساتھ رنگنا، البتہ ان کو سیاہ کرنا منع ہے جیسا کہ ہم آئندہ باب میں اس کو

فِي الْبَابِ بَعْدَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

بیان کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔

(۲۹۴) مرد اور عورت ہر دونوں کو سیاہ خضاب سے اپنے بالوں کو رنگنے کی ممانعت

(١٦٣٧) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ وَالِدِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضاً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "غَيِّرُوْا هٰذَا، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ". رواه مسلم.

(۱۶۳۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ فتح مکہ والے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ابوقحافہ کو آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ (بوٹی) کی طرح سفید تھا، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سفیدی کو بدل دو اور سیاہ کرنے سے بچو۔ (مسلم)

(۲۹۵) سر کے کچھ بال مونڈ لینے اور کچھ بال چھوڑ دینے کی ممانعت اور مرد کے لئے سر کے بالوں کا مونڈنا جائز ہے مگر عورت کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں

(١٦٣٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ. متفق عليه.

(۱۶۳۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے قزع (یعنی کچھ بالوں کو مونڈنا) سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

(١٦٣٩) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِ رَاْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: "اِحْلِقُوْا كُلَّهُ، اَوِاتْرُكُوْهُ كُلَّهُ". رواه ابوداؤد باسناد صحيح على شرط البخاري و مسلم.

(۱۶۳۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے سر کے کچھ بال مونڈے ہوئے ہیں اور کچھ چھوڑے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے ان کو اس طرح کرنے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اس کے سارے بال مونڈو یا سارے بال کو چھوڑ دو۔ (ابوداؤد نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ شرط بخاری و مسلم پر نقل کیا ہے)

(١٦٤٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ: "لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ." ثُمَّ قَالَ: "اُدْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ" فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ، فَقَالَ: "اُدْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ" فَاَمَرَهُ، فَحَلَقَ رُؤُوْسَنَا. رواه ابوداؤد باسناد صحيح على شرط البخاري ومسلم.

(۱۶۴۰) حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر کے گھر والوں کو (سوگ کرنے کی) تین دن کی مہلت دی، پھر ان کے پاس آپ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا، پھر ارشاد فرمایا میرے بھتیجوں کو میرے پاس بلاؤ، پس ہمیں آپ ﷺ کے سامنے لایا گیا گویا کہ ہم چوزوں کی طرح تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا نائی کو بلاؤ، پس آپ ﷺ نے اسے حکم دیا اور اس نے ہمارے سر مونڈ دیئے۔ (اس کو ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ بخاری و مسلم کی شرط پر نقل کیا ہے۔)

(۱۶۴۱) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. رواه النسائی.

(۱۶۴۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اپنے سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔ (نسائی)

(۲۹۶) مصنوعی بال (وگ) لگانے اور گودنے اور (وشر) یعنی دانتوں کو باریک کرنے کی حرمت کا بیان

(۴۰۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا، وَلَاُضِلَّنَّهُمْ، وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ (سورة نساء: ۱۱۷ تا ۱۱۹)

(۴۰۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند عورتوں کی عبادت کرتے ہیں اور صرف شیطان کی عبادت کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور ڈال رکھا ہے اور جس نے یوں کہا تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں سے اپنا مقرر حصہ اطاعت کا لوں گا، میں ان کو گمراہ کروں گا اور میں ان کو امیدیں دلاؤں گا اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے چوپاؤں کے کانوں کو تراشا کریں گے اور میں تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے۔''

(۱۶۴۲) وَعَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ ابْنَتِيْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ، فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا، وَاِنِّيْ زَوَّجْتُهَا، اَفَأَصِلُ فِيْهِ؟ فَقَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ". متفق علیه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "اَلْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ." قَوْلُهَا: "فَتَمَرَّقَ" هُوَبِالرَّاءِ وَمَعْنَاهُ: اِنْتَثَرَ وَسَقَطَ، وَالْوَاصِلَةُ: اَلَّتِيْ تَصِلُ شَعْرَهَا، اَوْشَعْرَ غَيْرِهَا بِشَعْرٍ آخَرَ. "وَالْمَوْصُوْلَةُ": اَلَّتِيْ يُوْصَلُ شَعْرُهَا. "وَالْمُسْتَوْصِلَةُ": اَلَّتِيْ تَسْأَلُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَهَا. وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَحْوُهُ. (متفق علیه)

(۱۶۴۲) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری بیٹی کے جلد کی بیماری کی وجہ سے سر کے بال جھڑ گئے ہیں اور میں نے اس کی شادی کروانی ہے کیا میں (اس موقعہ پر) اس کے مصنوعی بال جوڑ سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی پر اور اس پر جس کے بال لے کر جوڑے جائیں لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں الواصلة والمستوصلة کے الفاظ ہیں یعنی بال جوڑنے والی اور بال کو جڑوانے والی پر لعنت ہے۔

فَتَمَرَّقَ: راء کے، ساتھ جھڑ گئے اور گر گئے۔ اَلْوَاصِلَةُ: وہ عورت جو اپنے یا کسی اور کے بال کو دوسرے بال کے ساتھ جوڑتی ہو۔ اَلْمَوْصُوْلَةُ: وہ عورت جس کے بال لے کر جوڑے جائیں۔ اَلْمُسْتَوْصِلَةُ: وہ عورت جو بال جڑوانے کی خواہش کرے۔ حضرت عائشہؓ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت مروی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶۴۳) وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَتَنَاوَلَ

(۱۶۴۳) حضرت حمید بن عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حج کے سال منبر پر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور آپ

قُصَّةً مِنْ شَعْرٍكَانَتْ فِيْ يَدِحَرْسِيٍّ، فَقَالَ: يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟! سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ، وَ يَقُوْلُ: "اِنَّمَاهَلَكَتْ بَنُواسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاؤُهُمْ". متفق عليه.

نے بالوں کا ایک گچھا اپنے ہاتھ میں پکڑا جو ایک پہرے دار کے ہاتھ سے لیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی ممانعت سنی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان کاموں کو پکڑ لیا۔" (بخاری و مسلم)

(١٦٤٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. متفق عليه.

(۱۶۴۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بال جڑوانے والی اور جڑوانے کی طلب کرنے والی اور گودنے والی اور گدوانے کی طلب کرنے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(١٦٤٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَ الْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، اَلْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ! فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: وَمَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟! قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا". متفق عليه.

"اَلْمُتَفَلِّجَةُ": هِيَ الَّتِيْ تَبْرُدُ مِنْ اَسْنَا نِهَا لِيَتَبَاعَدَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَلِيْلًا، وَتُحَسِّنُهَاوَ هُوَ الْوَشْرُ، وَالنَّامِصَةُ: هِيَ الَّتِيْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِ حَاجِبِ غَيْرِهَا، وَتُرَقِّقُهُ لِيَصِيْرَحَسَنًا، وَ الْمُتَنَمِّصَةُ: اَلَّتِيْ تَأْمُرُمَنْ يَفْعَلُ بِهَاذٰلِكَ.

(۱۶۴۵) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور ابرو کے بالوں کو اکھڑوانے والیوں اور خوب صورتی کے لئے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں پر جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت فرمائی ہے۔ پس ایک عورت نے اس بارے میں آپ سے بحث کی تو آپ نے فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا آپ ﷺ جو کہیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روک دیں اس سے رک جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

المتفلجة: وہ عورت جو اپنے دانتوں پر ریتی پھرواتی ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے دور ہو جائیں اور خوب صورت ہو جائیں، اسی کو "وشر" کہتے ہیں۔ نامصة: وہ عورت جو دوسری عورت کے پلکوں کے بالوں کو پکڑ کر باریک کرتی ہیں تاکہ وہ خوب صورت ہو جائیں۔ متنمصة: وہ عورت جو کسی کو کہہ کر یہ کام کروائے یعنی بال اکھڑوانے والی۔

(۲۹۷) داڑھی اور سر وغیرہ کے سفید بال اکھاڑنے اور بالغ ہونے پر لڑکے کا داڑھی کے ابتدائی بالوں کو اکھاڑنے کی ممانعت

(١٦٤٦) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ

(۱۶۴۶) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نبی کریم

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُوْرُ الْمُسْلِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِاَسَانِيْدَ حَسَنَةٍ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سفید بالوں کو نہ اکھیڑو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن مسلمان کے لئے نور ہوں گے۔ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے اس کو ابوداود، ترمذی اور نسائی نے حسن سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

(۱۶۴۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ". رواه مسلم.

(۱۶۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہیں ہے پس وہ مردود ہے۔ (مسلم)

(۲۹۸) دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا اور بلا عذر دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی کراہیت کا بیان

(۱۶۴۸) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهٖ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ" متفق عليه. وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ.

(۱۶۴۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔ (بخاری ومسلم)

اس باب میں کثرت سے صحیح حدیثیں منقول ہیں۔

(۲۹۹) بغیر عذر ایک جوتا یا ایک موزہ پہن کر چلنے اور کھڑے کھڑے جوتا اور موزہ پہننے کی کراہیت کا بیان

(۱۶۴۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا.

وَفِيْ رِوَايَةٍ "أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا." (متفق عليه)

(۱۶۴۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، چاہئے کہ دونوں جوتے پہنے یا دونوں ہی اتار دے۔

اور ایک روایت میں ہے یا دونوں پیروں کو ننگا کردے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶۵۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى

(۱۶۵۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو دوسرا جوتا پہن کر نہ چلے یہاں تک کہ وہ اس کو

حَتّٰی یُصْلِحَهَا". رواه مسلم.

درست کروالے۔

(١٦٥١) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِماً. رواه أبوداؤد باسناد حسن.

(۱۶۵۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد نے حسن سند سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔)

(۳۰۰) سوتے وقت اور اسی طرح کسی صورت میں گھر کے اندر جلی ہوئی آگ کو چھوڑنے کی ممانعت ہے خواہ وہ چراغ کی صورت میں ہو یا کسی اور صورت میں رات کو گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑے

(١٦٥٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ" متفق علیه.

(۱۶۵۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سوتے وقت تم اپنے گھروں میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑا کرو۔ (بخاری و مسلم)

(١٦٥٣) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: اِحْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنَ اللَّیْلِ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ، قَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا". متفق علیه.

(۱۶۵۳) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر، گھر والوں سمیت رات کو جل گیا جب اس بارے میں آپ ﷺ کو بتلایا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دیا کرو۔ (بخاری و مسلم)

(١٦٥٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "غَطُّوا الْاِنَاءَ، وَاَوْكِئُوا السِّقَاءَ، وَاَغْلِقُوا الْبَابَ، وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَحِلُّ سِقَاءً، وَلَا یَفْتَحُ بَاباً، وَلَا یَكْشِفُ اِنَاءً، فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ یَعْرِضَ عَلٰی اِنَائِهٖ عُوْدًا وَیَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ، فَلْیَفْعَلْ، فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ بَیْتَهُمْ". رواه مسلم

"اَلْفُوَیْسِقَةُ": اَلْفَارَةُ. وَ "تُضْرِمُ" تُحْرِقُ.

(۱۶۵۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو اور دروازے بند کر دو اور چراغ بجھا دیا کرو، اس لئے کہ شیطان بندھے ہوئے مشکیزے کو، بند دروازے کو اور ڈھکے ہوئے برتن کو نہیں کھولتا، اگر تم میں سے کسی کو کوئی چیز نہ ملے تو اس کی چوڑائی میں کوئی لکڑی ہی رکھ دیا کرو اور اللہ کا نام لے لیا کرو اس لئے کہ ایک چوہا بھی گھر کو گھر والوں سمیت جلا ڈالتا ہے۔ (مسلم)

فویسقة کا معنی چوہا اور تضرم بمعنی جلا دیتا ہے۔

(۳۰۱) تکلف کی ممانعت اور یہ قول اور فعل میں بلا مصلحت مشقت میں پڑنے کا نام ہے

(٤٠٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ

(۴۰۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "(اے محمد) آپ کہہ دیجئے کہ

اَجْرٍ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾

میں تم سے اس پر نہ معاوضہ چاہتا ہوں اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔"

(١٦٥٥) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(۱۶۵۵) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔(بخاری)

(١٦٥٦) وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُلْ مَآ اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ". رواه البخاری.

(۱۶۵۶) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگوں جس کو کسی بات کا علم ہو تو اس کو صحیح بیان کرے اور جس چیز کا علم نہ ہو تو وہاں یہ کہہ دے "اللہ اعلم"، اس لئے کہ جس چیز کے بارے میں علم نہ ہو تو وہاں اللہ اعلم کہنا ہی علم ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ کہہ دے کہ میں اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔(بخاری)

(۳۰۲) میت پر نوحہ کرنا، رخسار پیٹنا، گریبان چاک کرنا، بالوں کو نوچنا، ہلاکت اور تباہی کی بددعا کرنا حرام ہے

(١٦٥٧) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَانِيْحَ عَلَيْهِ".

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "مَانِيْحَ عَلَيْهِ" متفق علیه.

(۱۶۵۷) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔(اگر اس نے اس کی اجازت دی ہو) (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ جب تک میت پر رویا جائے اس کو عذاب دیا جاتا ہے۔

(١٦٥٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ". متفق علیه.

(۱۶۵۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے رخساروں کو پیٹا اور گریبان کو چاک کیا اور جاہلیت کے بول بولے۔ (بخاری ومسلم)

(١٦٥٩) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ: وَجِعَ اَبُوْمُوْسٰى، فَغُشِيَ عَلَيْهِ، وَرَأْسُهٗ فِيْ حِجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ اَهْلِهٖ فَاَقْبَلَتْ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ، قَالَ: اَنَابَرِيْءٌ مِمَّنْ بَرِيْءَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۱۶۵۹) حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں (کہ ان کے والد) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت بیمار ہوئے تو ان پر غشی طاری ہوئی اور ان کا سر ان کی ایک بیوی کی گود میں تھا تو وہ چیخ چیخ کر رونے لگیں لیکن آپ اپنی غشی کی وجہ سے اس کو روک نہ سکے، پس جب ان

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ بَرِیْءٌ مِنَ الصَّالِقَۃِ، وَالْحَالِقَۃِ وَالشَّاقَّۃِ!. متفق علیہ.

"اَلصَّالِقَۃُ" اَلَّتِیْ تَرْفَعُ صَوْتَھَا بِالنِّیَاحَۃِ وَالنَّدْبِ. "وَالْحَالِقَۃُ" اَلَّتِیْ تَحْلِقُ رَاسَھَا عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ. "وَالشَّاقَّۃُ": اَلَّتِیْ تَشُقُّ ثَوْبَھَا.

کو افاقہ ہوا تو فرمایا میں اس سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ نے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔ بے شک آپ ﷺ اس عورت سے بیزار ہیں جو نوحہ کرنے والی، سر منڈانے والی، گریبان چاک کرنے والی ہو۔ (بخاری، مسلم)

الصالقة: وہ عورت جو اونچی آواز سے بین اور ماتم کرے۔
الحالقة: وہ عورت جو مصیبت کے وقت میں اپنے سر کے بال منڈا لے۔
الشاقة: وہ عورت جو اپنے کپڑے کو پھاڑے۔

(۱۶۶۰) وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنْ نِیْحَ عَلَیْہِ، فَاِنَّہٗ یُعَذَّبُ بِمَانِیْحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ". متفق علیہ.

(۱۶۶۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس پر نوحہ کیا جائے تو اس کو قیامت کے دن نوحہ کئے جانے کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا (اگر اس نے زندگی میں اس کی اجازت دی تھی) (بخاری ومسلم)

(۱۶۶۱) وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ نُسَیْبَۃَ (بِضَمِّ النُّوْنِ وَفَتْحِھَا) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ: اَخَذَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَالْبَیْعَۃِ اَنْ لَانَنُوْحَ. متفق علیہ.

(۱۶۶۱) حضرت ام عطیہ نسیبہ رضی اللہ عنہا (نون پر پیش اور زبر دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔) روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت کے وقت ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ (بخاری ومسلم)

(۱۶۶۲) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: اُغْمِیَ عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ بْنِ رَوَاحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، فَجَعَلَتْ اُخْتُہٗ تَبْکِیْ، وَتَقُوْلُ: وَاجَبَلَاہُ وَاکَذَا وَاکَذَا: تُعَدِّدُ عَلَیْہِ، فَقَالَ حِیْنَ اَفَاقَ: مَاقُلْتِ شَیْئًا اِلَّا قِیْلَ لِیْ: اَنْتَ کَذَالِکَ؟!. رواہ البخاری.

(۱۶۶۲) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ پر جب بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن رونے لگی اور کہنے لگی ہائے اے پہاڑ، ہائے ایسے اور ایسے، ان کی خوبیاں بیان کرنے لگی، پس جب ان کو افاقہ ہوا تو فرمایا تم نے جو کچھ کہا مجھ سے پوچھا جاتا کیا تم اسی طرح ہی ہو؟۔ (بخاری)

(۱۶۶۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: اشْتَکٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شَکْوٰی، فَاَتَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِبْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْہِ، وَجَدَہٗ فِیْ غَشْیَۃٍ فَقَالَ: "اَقَضٰی؟" قَالُوْا: لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّارَاَی الْقَوْمُ بُکَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

(۱۶۶۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ، عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، جب ان کے پاس پہنچے تو انہیں بے ہوش پایا، آپ ﷺ نے پوچھا کیا ان کا انتقال ہو گیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! نہیں۔ تو آپ ﷺ بے اختیار رو پڑے۔ جب لوگوں نے آپ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو ان پر بھی گریہ طاری ہو گیا، آپ

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکَوْا، قَالَ: "أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِهٰذَا" وَاَشَارَاِلٰی لِسَانِهٖ "أَوْیَرْحَمُ". متفق علیه.

ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم سنتے نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو کی وجہ سے عذاب دیتا ہے اور نہ ہی دل کے غم کی وجہ سے لیکن وہ تو اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے، پھر اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا یا رحم فرماتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(١٦٦٤) وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ". رواه مسلم.

(۱۶۶۴) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نوحہ کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو اسے قیامت کے دن اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی قمیص اور خارش کی زرہ ہوگی۔ (مسلم)

(١٦٦٥) وَعَنْ اُسَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدِ التَّابِعِیِّ عَنْ اِمْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَایِعَاتِ قَالَتْ: کَانَ فِیْمَا أَخَذَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ اَخَذَ عَلَیْنَا اَنْ لَا نَعْصِیَهٗ فِیْهِ: اَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْهًا، وَلَا نَدْعُوَ وَیْلًا، وَلَا نَشُقَّ جَیْبًا، وَاَنْ لَا نَنْشُرَشَعْرًا. رواه ابوداؤد باسناد حسن.

(۱۶۶۵) حضرت اسید بن ابو اسید تابعی اس عورت سے روایت کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والوں میں سے تھیں۔ انہوں نے بیان کیا وہ بھلائی کے کام جن کے کرنے کا آپ ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا، ان میں یہ عہد بھی شامل تھا کہ ہم اللہ کی نافرمانی نہیں کریں گی اور چہرہ کو نہیں نوچیں گی، ہلاکت کی بددعا نہ کریں گی، گریبان چاک نہ کریں گی اور بال کو نہ بکھیریں گی۔ (ابوداود نے حسن سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔)

(١٦٦٦) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَامِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ، فَیَقُوْمُ بَاکِیْهِمْ، فَیَقُوْلُ: وَاجَبَلَاهُ، وَاسَیِّدَاهُ، اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُکِّلَ بِهٖ مَلَکَانِ یَلْهَزَانِهٖ: اَهٰکَذَا کُنْتَ؟". رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

"اَللَّهْزُ" اَلدَّفْعُ بِجُمْعِ الْیَدِ فِی الصَّدْرِ.

(۱۶۶۶) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بھی مرنے والا مرتا ہے تو اس پر رونے والے کھڑے ہو کر کہتے ہیں ہائے پہاڑ، ہائے سردار یا اس قسم کے اور الفاظ تو اس میت پر دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں وہ اسے مکے سے مارتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا؟۔ (ترمذی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔)

اللھز: بمعنی سینے میں مکا مارنا۔

(١٦٦٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَابِهِمْ کُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ، وَالنِّیَاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ". رواه مسلم.

(۱۶۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو چیزیں لوگوں میں ایسی ہیں جو ان کے حق میں کفر ہیں، (۱) نسب میں طعنہ زنی کرنا، (۲) میت پر نوحہ کرنا۔ (مسلم)

(۳۰۳) کاہنوں، نجومیوں، قیافہ شناسوں، علم رمل والوں اور کنکریوں اور جو وغیرہ کے ذریعے سے جانوروں کو اڑا کر نیک شگونی یا بدشگونی کہنے والوں کے پاس جانے کی ممانعت کا بیان

(۱۶۶۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: "لَیْسُوْا بِشَیْءٍ" فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ یُحَدِّثُوْنَا اَحْیَانًا بِشَیْءٍ، فَیَكُوْنُ حَقًّا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ یَخْطَفُهَا الْجِنِّیُّ، فَیَقُرُّهَا فِیْ اُذُنِ وَلِیِّهٖ، فَیَخْلِطُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ" متفق علیه.

(۱۶۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے آپ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی کچھ حقیقت نہیں ہے، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ بعض دفعہ ہمیں کسی چیز کے بارے میں جب بتلاتے ہیں تو وہ بات صحیح نکلتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ سچی بات جن (فرشتوں سے) اچک لیتے ہیں اور پھر اپنے دوست (کاہن) کے کان میں ڈال دیتے ہیں، پس وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا: اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِیَ فِی السَّمَاءِ، فَیَسْتَرِقُ الشَّیْطَانُ السَّمْعَ، فَیَسْمَعُهُ، فَیُوْحِیْهِ اِلَی الْكُهَّانِ، فَیَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ."

اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرشتے بادلوں میں اترتے ہیں اور اس بات کا تذکرہ کرتے ہیں جس کا فیصلہ آسمان میں ہو چکا ہوتا ہے، پس شیطان چوری چھپے اسے سنتا ہے اور کاہنوں کو پہنچا دیتا ہے تو وہ اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ بیان کر دیتے ہیں۔

قَوْلُهٗ: "فَیَقُرُّهَا" هُوَ بِفَتْحِ الْیَاءِ، وَضَمِّ الْقَافِ وَالرَّاءِ اَیْ: یُلْقِیْهَا. "وَالْعَنَانُ" بِفَتْحِ الْعَیْنِ.

فیقرها: یاء پر زبر، قاف اور راء پر پیش ہے بمعنی ڈالتا ہے۔ عنان: بمعنی بادل عین پر زبر ہے۔

(۱۶۶۹) وَعَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ عُبَیْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ اَتٰی عَرَّافاً فَسَأَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ، فَصَدَّقَهٗ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةُ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا". رواه مسلم.

(۱۶۶۹) حضرت صفیہ بنت عبید ازواج مطہرات میں سے بعض سے یہ روایت نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی غیبی بات بتانے والے کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے اور پھر اس کو سچ جانے تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم)

(۱۶۷۰) وَعَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اَلْعِیَافَةُ، وَالطِّیَرَةُ وَالطَّرْقُ، مِنَ الْجِبْتِ".

(۱۶۷۰) حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عیافہ اور پرندوں کو اڑانا اور بدفالی لینا، رمل کرنا شیطانی کاموں میں سے ہیں۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا کہ طرق کے معنی ہیں پرندے کو

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَقَالَ: اَلطَّرْقُ، هُوَالزَّجْرُ، اَیْ: زَجْرُالطَّيْرِ، وَهُوَ اَنْ يَتَيَمَّنَ اَوْيَتَشَاءَمَ بِطَيَرَانِهٖ، فَاِنْ طَارَ اِلٰى جِهَةِ الْيَمِيْنِ، تَيَمَّنَ، وَاِنْ طَارَ اِلٰى جِهَةِ الْيَسَارِ تَشَاءَ مَ. قَالَ اَبُوْدَاوُدَ: "وَالْعِيَافَةُ": اَلْخَطُّ. قَالَ الْجَوْهَرِيُّ فِي الصِّحَاحِ: اَلْجِبْتُ كَلِمَةٌ تَقَعُ عَلَى الصَّنَمِ وَالْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ.

اڑانا کہ اگر اڑ کر دائیں جانب جاتا ہے یا بائیں طرف اگر وہ اپنے اڑنے کا رخ دائیں طرف کرے تو اس سے نیک فالی لے اور اگر بائیں طرف اڑے تو اس سے بدفالی لی جائے۔

امام ابوداؤد نے فرمایا عیافہ کے معنی لکیر کھینچنے کے ہیں۔ جوہری نے صحاح میں کہا کہ جبت ایسا لفظ ہے جس کا اطلاق بت، کاھن، جادوگر اور اس قسم کے لوگوں پر ہوتا ہے۔

(١٦٧١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ، اِقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَمَازَادَ". رواه ابوداود باسناد صحيح.

(١٦٧١) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے علم نجوم کا کچھ حصہ حاصل کیا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا، جتنا علم نجوم زیادہ سیکھا تو اس نے اتنا ہی جادو کا علم زیادہ سیکھا۔ (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے)

(١٦٧٢) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْجَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ مِنَّارِجَالاً يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ؟ قَالَ: "فَلَا تَأْتِهِمْ" قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ؟ قَالَ: "ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ" قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ؟ قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ، فَذَاكَ". رواه مسلم.

(١٦٧٢) حضرت معاویہ بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا زمانہ، جاہلیت سے قریب ہے اور اب اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا ہوں، ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس آتے جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ان کے پاس مت جانا۔ میں نے کہا ہم میں سے کچھ لوگ بدشگونی لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جسے وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں، پس یہ ان کو کاموں سے نہ روکے۔ میں نے عرض کیا ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں؟ آپ نے فرمایا پہلے انبیاء میں سے ایک نبی لکیر کھینچتے تھے، پس جس کی لکیر اس پیغمبر کی لکیر کے مطابق ہوگی تو وہ درست ہے۔ (مسلم)

(١٦٧٣) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِالْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. متفق عليه.

(١٦٧٣) حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے کتے کی قیمت، بدکار عورت کی کمائی اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۳۰۴) بدشگونی لینے کی ممانعت کا بیان

وَفِيْهِ الْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ.

"اس باب میں وہ حدیثیں بھی ہیں جو اس کے ماقبل باب میں گزریں ہیں۔ (مزید چند احادیث یہ ہیں:)"

(١٦٧٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ

(١٦٧٤) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَدْوٰى، وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ" قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: "كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ". متفق عليه.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگ جانا اور بد شگونی لینا کوئی چیز نہیں اور مجھے نیک فالی اچھی لگتی ہے۔ صحابہ نے پوچھا نیک فال کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات (مراد لینا) (بخاری ومسلم)

(١٦٧٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاعَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَإِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ، فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ". متفق عليه.

(۱۶۷۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگ جانا اور بدشگونی لینا کوئی چیز نہیں ہے، اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں ہوتی۔ (بخاری ومسلم)

(١٦٧٦) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

(۱۶۷۶) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدشگونی نہیں لیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔)

(١٦٧٧) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِماً، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَايَكْرَهُ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ لَايَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ". حديث صحيح رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(۱۶۷۷) حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدشگونی کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سب سے اچھی چیز نیک فال ہے اور بدفالی کسی مسلمان کو کام کرنے سے نہ روکے، پس جب تم میں سے کوئی شخص ناگوار چیز کو دیکھے تو یہ دعا پڑھ لے: اللھم لایاتی بالحسنات الا انت، و لایدفع السیئات الا انت، ولاحول ولاقوۃ الابک "اے اللہ تیرے سوا کوئی بھلائیاں نہیں پہنچاتا اور تیرے سوا کوئی برائیاں نہیں ٹالتا اور برائیوں سے بچنا اور نیکی کرنے کی قوت کا ہونا تیری ہی توفیق سے ممکن ہے۔ (یہ حدیث صحیح ہے اس کو ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۳۰۵) بستر، پتھر، درہم ودینار اور تکیہ وغیرہ پر جاندار کی تصویر بنانے کی ممانعت اسی طرح دیوار، چھت، پردے، پگڑی، کپڑے وغیرہ پر تصویر بنانا حرام ہے اور تمام تصاویر کو مٹانے کا حکم ہے تصویر بنانے والوں سے قیامت کے دن اس میں روح ڈالنے کو کہا جائے گا

(١٦٧٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ، يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

(۱۶۷۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ لوگ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن ان کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا تم نے جو تصویریں بنائی

يُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوْا مَاخَلَقْتُمْ" ﴾ (متفق عليه)

تھیں ان کو اب زندہ کرو۔ (بخاری ومسلم)

(١٦٧٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّارَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَلَوَّنَ وَجْهُهُ! وَقَالَ: "يَاعَائِشَةُ، اَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ!" قَالَتْ: فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ". متفق عليه.

"اَلْقِرَامُ" بِكَسْرِالْقَافِ، هُوَ السِّتْرُ. "وَالسَّهْوَةُ" بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَ هِيَ: اَلصُّفَّةُ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَى الْبَيْتِ، وَقِيْلَ: هِيَ الطَّاقُ النَّافِذُ فِي الْحَائِطِ.

(١٦٧٩) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے گھر کی ڈیوڑھی یا طاقچے پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا جس میں تصاویر تھیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو آپ ﷺ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور پھر ارشاد فرمایا اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں اس کی نقل کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں پس پھر ہم نے اس پردے کو کاٹ ڈالا اور اس سے ایک یا دو تکیے بنالئے۔ (بخاری ومسلم)

اَلْقِرَامُ: قاف کے نیچے زیر بمعنی: پردہ۔

اَلسَّهْوَةُ: سین کے اوپر زبر بمعنی وہ الماری جو گھر کے سامنے ہوتی ہے اور بعض نے کہا وہ روشن دان جو دیوار میں ہوتا ہے۔

(١٦٨٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ، فَيُعَذِّبُهُ فِيْ جَهَنَّمَ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلاً، فَاصْنَعِ الشَّجَرَ، وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ. متفق عليه.

(١٦٨٠) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تصویر بنانے والا جہنمی ہے، اس کی ہر تصویر کے بدلے میں جو اس نے دنیا میں بنائی تھی اس سے ایک آدمی پیدا کیا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پس اگر تم نے تصویر ضروری بنانی ہو تو پھر درخت کی اور ایسی چیز کی تصویر بناؤ جس میں روح نہ ہو۔ (بخاری ومسلم)

(١٦٨١) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا، كُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ". متفق عليه.

(١٦٨١) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی اسے قیامت والے دن مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے جب کہ وہ اس میں روح ڈالنے پر قادر کیسے ہوگا؟ (بخاری ومسلم)

(١٦٨٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ". متفق عليه.

(١٦٨٢) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا تصویر بنانے والے ہوں گے۔ (بخاری ومسلم)

(١٦٨٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(١٦٨٣) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ! فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً، اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً، اَوْلِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً". متفق عليه.

کہ ان لوگوں میں سب سے بڑا ظالم کون ہے جو میری پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے لگتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ ایک ذرہ ہی پیدا کر کے دکھائیں، یا کسی غلے کا ایک دانہ ہی پیدا کر کے دکھائیں، یا ایک جو بھی پیدا کر دیں۔ (بخاری ومسلم)

(١٦٨٤) وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ". متفق عليه.

(۱۶۸۴) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا ہو یا تصویر ہو۔ (بخاری ومسلم)

(١٦٨٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: وَعَدَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ اَنْ يَّأْتِيَهُ، فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ، فَلَقِيَهُ جِبْرِيْلُ فَشَكَا اِلَيْهِ، فَقَالَ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ. رواه البخاري.

"رَاثَ" أَبْطَأَ، وَهُوَبِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ.

(۱۶۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کا وعدہ کیا، پس انہوں نے آنے میں تاخیر کردی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ پر نہایت گراں گزرا، بالآخر آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کو وہاں پر جبرائیل امین ملے۔ آپ ﷺ نے ان سے شکایت کی تو حضرت جبرائیل نے فرمایا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا ہو یا تصویر ہو۔ (بخاری)

"راث": ثاء مثلثہ کے ساتھ، بمعنی: تاخیر کرنا۔

(١٦٨٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: وَاعَدَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَاعَةٍاَنْ يَّأْتِيَهُ، فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ! قَالَتْ: وَكَانَ بِيَدِهٖ عَصاً، فَطَرَحَهَا مِنْ يَدِهٖ، وَهُوَ يَقُوْلُ: "مَايُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلُهٗ"، ثُمَّ الْتَفَتَ، فَاِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ، فَقَالَ: "مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ؟" فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَادَرَيْتُ بِهٖ، فَاَمَرَبِهٖ، فَاُخْرِجَ، فَجَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَعَدْتَنِيْ، فَجَلَسْتُ لَكَ وَلَمْ تَأْتِنِيْ" فَقَالَ: مَنَعَنِيَ الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ، اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَاصُوْرَةٌ". رواه مسلم.

(۱۶۸۶) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے حضرت جبرائیل نے کسی ایک وقت میں آنے کا وعدہ کیا۔ پس وہ وقت آ گیا مگر جبرائیل امین نہیں آئے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی، پس آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور آپ ﷺ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے "اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا نہ اس کا رسول۔" پھر آپ نے نظر دوڑائی تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی چارپائی کے نیچے ایک پلا (کتے کا بچہ) ہے تو فرمایا یہ کتا کب اندر گھس آیا ہے؟ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں تو میں نے کہا خدا کی قسم مجھے تو اس کا پتہ نہیں، پس آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا اسے باہر نکالو، اسے جب باہر نکالا گیا تو اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، میں تمہارے لئے انتظار میں رہا لیکن تم آئے نہیں، تو حضرت جبرائیل امین نے عرض کیا مجھے اس کتے نے روکے رکھا ہے جو آپ کے گھر میں تھا، ہم

اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کوئی تصویر ہو۔ (مسلم)

(۱۶۸۷) وَعَنْ اَبِی الْهَیَّاجِ حَیَّانِ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِی عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَابَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ اَنْ لَا تَدَعَ صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهَا، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفاً اِلَّا سَوَّیْتَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۱۶۸۷) حضرت ابوالہیاج حیان بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس کے لئے آپ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا؟ (وہ کام یہ ہے) کہ کوئی تصویر دیکھو تو اسے مٹاڈالو اور کوئی اونچی قبر دیکھو تو اس کو برابر کردو۔ (مسلم)

(۳۰۶) کتا رکھنے کی حرمت کا بیان مگر شکار اور مویشی یا کھیتی کی حفاظت کے لئے ہو (تو وہ حرام نہیں ہے)

(۱۶۸۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنِ اقْتَنٰی کَلْباً اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَةٍ فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ" متفق علیه وَفِیْ رِوَایَةٍ: "قِیْرَاطٌ."

(۱۶۸۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص شکار یا مویشی کی حفاظت کے علاوہ کتا پالے تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک قیراط کی کمی ہوتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۶۸۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَمْسَكَ کَلْباً فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ کُلَّ یَوْمٍ مِنْ عَمَلِهٖ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَةٍ" متفق علیه.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: "مَنِ اقْتَنٰی کَلْباً لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ، وَلَا مَاشِیَةٍ وَلَا اَرْضٍ، فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِیْرَاطَانِ کُلَّ یَوْمٍ."

(۱۶۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کتے کو باندھا تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہے گا مگر کھیتی یا مویشی کی حفاظت کے لئے رکھا گیا ہو۔ (بخاری ومسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے جس نے شکار یا مویشی یا زمین کی حفاظت کے علاوہ کتا پالا تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔

(۳۰۷) اونٹ وغیرہ جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانے اور سفر میں کتے اور گھنٹی کو ساتھ رکھنے کی کراہیت کا بیان

(۱۶۹۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا کَلْبٌ اَوْ جَرَسٌ". رواه مسلم.

(۱۶۹۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا یا گھنٹی ہو۔ (مسلم)

(۱۶۹۱) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ". رواه مسلم.

(۱۶۹۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔ (مسلم)

(۳۰۸) جلالہ جانور پر سوار ہونے کی کراہیت کا بیان اور یہ گندگی کھانے والے اونٹ یا اونٹنی کو کہتے ہیں، اگر پاک چارہ کھائیں، اوران کا گوشت پاکیزہ ہو جائے تو پھر کراہیت ختم ہو جائے گی

(۱۶۹۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ اَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

(۱۶۹۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گندگی کھانے والے اونٹوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود نے صحیح سند کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے)

(۳۰۹) مسجد میں تھوکنے کی ممانعت اور اگر تھوک پڑا ہو تو اسے دور کرنے اور دوسری گندگیوں سے مسجد کو پاک رکھنے کا حکم

(۱۶۹۳) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا". متفق عليه.

وَالْمُرَادُ بِدَفْنِهَا اِذَاكَانَ الْمَسْجِدُ تُرَابًا اَوْرَمْلًا وَنَحْوَهُ، فَيُوَارِيْهَا تَحْتَ تُرَابِهٖ. قَالَ اَبُوالْعَبَّاسِ الرُّوْيَانِيُّ مِنْ اَصْحَابِنَا فِيْ كِتَابِهٖ "اَلْبَحْرِ"، وَقِيْلَ: اَلْمُرَادُ بِدَفْنِهَا اِخْرَاجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ، اَمَّا اِذَاكَانَ الْمَسْجِدُ مُبَلَّطًا اَوْمُجَصَّصًا، فَدَلْكُهَا عَلَيْهِ بِمَدَاسِهٖ اَوْبِغَيْرِهٖ كَمَا يَفْعَلُهُ كَثِيْرٌ مِنَ الْجُهَّالِ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَفْنٍ، بَلْ زِيَادَةٌ فِي الْخَطِيْئَةِ وَتَكْثِيْرٌ لِلْقَذَرِفِي الْمَسْجِدِ، وَعَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَنْ يَمْسَحَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَوْبِهٖ اَوْ بِيَدِهٖ اَوْ غَيْرِهٖ اَوْيَغْسِلَهُ.

(۱۶۹۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے مٹی میں دفن کر دینا ہے۔ (بخاری ومسلم)

دفن کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب مسجد کچی ہو، یعنی اس میں مٹی یا ریت ہو تو تھوک کو مٹی کے نیچے چھپا دے اور یہ بات ہمارے اصحاب (یعنی شوافع) میں سے ابوالعباس رویانی نے اپنی کتاب "البحر" میں بیان فرمائی ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ دفن کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کو مسجد سے نکال دیا جائے لیکن جب مسجد پتھروں کی بنی ہوئی ہو یا چونا کچ ہو (یعنی پختہ ہو) تو اسے جوتے وغیرہ سے مل دینا جیسا کہ اکثر جاہل لوگ کرتے ہیں تو یہ دفن کر دینا نہیں ہے بلکہ یہ تو گناہ میں زیادتی اور مسجد میں گندگی کو بڑھانا ہے اور جو شخص ایسا کرے گا تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس کے بعد اسے کپڑے یا ہاتھ یا کسی اور چیز سے صاف کر دے یا (پانی وغیرہ) سے دھو دے۔

(۱۶۹۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ

(۱۶۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَأَى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا، أَوْ بُزَاقًا، أَوْ نُخَامَةً، فَحَكَّهُ. متفق عليه.

رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلے والی دیوار پر ناک یا تھوک یا بلغم کو دیکھا تو اسے کھرچ کر صاف کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶۹۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ." أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه مسلم.

(۱۶۹۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مسجدیں اس پیشاب اور گندگی کے لائق نہیں ہیں، یہ تو اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن ہی کے لئے ہیں، یا اس طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ (مسلم)

(۳۱۰) مسجد میں جھگڑا کرنے، آواز بلند کرنے، گم شدہ چیز کا اعلان کرنے اور خرید و فروخت اور کرائے، مزدوری وغیرہ کے معاملات کرنے کی ممانعت کا بیان

(۱۶۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا". رواه مسلم.

(۱۶۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے اللہ تعالیٰ تجھ پر یہ چیز نہ لوٹائے اس لئے کہ مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئی ہیں۔ (مسلم)

(۱۶۹۷) وَعَنْه رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُوْلُوْا: لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ ضَالَّةً، فَقُوْلُوْا: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ". رواه الترمذي وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(۱۶۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں کوئی چیز فروخت کرتے یا خریدتے ہوئے دیکھو تو کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب تم کسی کو گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے دیکھو تو یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو یہ چیز نہ لوٹائے۔ (ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۶۹۸) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا وَجَدْتَ، إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ". رواه مسلم.

(۱۶۹۸) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں اعلان کیا، پس اس نے اعلان کیا کہ کون ہے جو مجھے میرے سرخ اونٹ کا پتہ بتادے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو اسے نہ پائے، بے شک مسجدیں تو اسی کام کے لئے بنائی گئی ہیں جن کے لئے بنائی گئی ہیں۔ (مسلم)

(۱۶۹۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

(۱۶۹۹) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ ضَالَّةٌ، اَوْ يُنْشَدَفِيْهِ شِعْرٌ. رواه ابوداؤد والترمذي وقال: حديث حسن.

منع فرمایا ہے اور اس سے بھی کہ مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کیا جائے یا اس میں اشعار پڑھے جائیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(١٧٠٠) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ، فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فَقَالَ: اِذْهَبْ فَائْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا؟ فَقَالَا: مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ، لَاَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(١٧٠٠) حضرت سائب بن زید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی نے مجھے کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ ان دونوں آدمیوں کو بلا لاؤ، چنانچہ میں ان دونوں کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گیا تو انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا طائف کے رہنے والے ہیں، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا، تم آپ ﷺ کی مسجد میں بلند آواز سے باتیں کر رہے ہو! (بخاری)

(٣١١) لہسن، پیاز، گندنا یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر بدبو کو ختم کئے بغیر مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت اور ضرورت کے وقت اس کے جائز ہونے کا بیان

(١٧٠١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا". متفق عليه.

وفي رواية لمسلم: "مساجد نا".

(١٧٠١) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درخت سے یعنی لہسن کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ہماری مسجدوں (کے قریب نہ آئے) جمع کے ساتھ۔

(١٧٠٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا". متفق عليه

(١٧٠٢) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درخت سے کھائے تو وہ ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔ (بخاری ومسلم)

(١٧٠٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْبَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، اَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا". متفق عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّوْمَ، وَالْكُرَّاثَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ

(١٧٠٣) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ (دور) ہو جائے، یا یہ فرمایا ہماری مسجد سے الگ ہو جائے۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص پیاز اور لہسن اور گندنا کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اس لئے کہ فرشتے کو بھی ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جس سے (بنو آدم) انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ." (بخاری و مسلم)

(١٧٠٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ فِي خُطْبَتِهٖ: ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ مَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ: الْبَصَلَ، وَالثُّوْمَ. لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهٖ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا، فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا". رواہ مسلم.

(١٧٠٤) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا اپنے خطبہ میں فرمایا پھر تم اے لوگو! دو ایسے درخت بھی کھاتے ہو جن کو میں ناجائز سمجھتا ہوں پیاز اور لہسن (کچا) میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب مسجد میں کسی آدمی سے ان دو چیزوں کی بدبو آپ ﷺ محسوس فرماتے تو اس کے بارے میں فرماتے کہ اس کو بقیع قبرستان تک باہر نکلوا دیتے تھے، پس جو شخص انہیں کھائے تو انہیں پکا کر ان کی بدبو کو ختم کر کے کھائے۔ (مسلم)

(٣١٢) جمعہ کے دن دورانِ خطبہ گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنے کی کراہیت کیونکہ اس سے نیند آتی ہے جس سے خطبہ سننے سے محرومی اور وضوء کے ٹوٹنے کا خدشہ ہے

(١٧٠٥) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. رواہ ابوداؤد والترمذی وقالا: حدیث حسن.

(١٧٠٥) حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو، گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی دونوں نے اسے حسن قرار دیا ہے)

(٣١٣) قربانی کا ارادہ رکھنے والے کے لئے ذوالحجہ کا چاند دیکھنے سے قربانی کے کرنے تک اپنے بال یا ناخن کاٹنے کی ممانعت

(١٧٠٦) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ، فَإِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ". رواہ مسلم.

(١٧٠٦) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو اور وہ اس کو ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آئے تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے نہ کاٹے یہاں تک کہ قربانی کر لے۔ (مسلم)

(٣١٤) مخلوق کی قسم کھانے کی ممانعت جیسے پیغمبر، کعبہ، فرشتے، آسمان، باپ دادوں، زندگی، روح، سر، بادشاہ کی زندگی اور اس کی داد و دہش اور فلاں کی قبر، اور امانت کی قسم کی ممانعت سب سے زیادہ سخت ہے

(١٧٠٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ

(١٧٠٧) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفاً، فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ، اَوْلِيَصْمُتْ". متفق عليه وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحِ: فَمَنْ كَانَ حَالِفاً، فَلَا يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَوْلِيَسْكُتْ."

کریم ﷺ نے ارشادفرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپ دادوں کی قسم کھاؤ، پس جب کسی کو قسم کھانی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ (بخاری ومسلم)

اور صحیح کی ایک روایت میں ہے پس جو شخص قسم کھائے تو وہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے، یا پھر خاموش رہے۔

(١٧٠٨) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ، وَلَا بِآبَائِكُمْ". رواه مسلم.

(١٧٠٨) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا تم نہ بتوں کی قسم کھاؤ اور نہ اپنے باپ دادوں کی قسم کھاؤ۔ (مسلم)

"الطواغي" جمع طاغية، وهي الاصنام، ومنه الحديث "هذه طاغيةدوس": اى: صنمهم و معبودهم. وروى فِيْ غيرمسلم: "بالطواغيت" جمع طاغوت، وهوالشيطان والصنم.

الطواغی: طاغیہ کی جمع ہے مراد بت ہیں جیسے ایک حدیث میں ہے کہ یہ قبیلہ دوس کا بت ہے، یعنی ان کا معبود اور بت ہے اور صحیح مسلم کے علاوہ دوسری کتابوں میں الطواغیت مروی ہے جو طاغوت کی جمع ہے جس کے معنی شیطان اور بت کے ہیں۔

(١٧٠٩) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ، فَلَيْسَ مِنَّا". حديث صحيح، رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(١٧٠٩) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (یہ حدیث صحیح ہے، ابوداؤد نے اس کو صحیح سند سے روایت کیا ہے)

(١٧١٠) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ، فَاِنْ كَانَ كَاذِباً فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَاِنْ كَانَ صَادِقاً، فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِماً". رواه ابوداؤد

(١٧١٠) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا جس نے قسم کھائی اور کہا میں اسلام سے مبرا ہوں، پس اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہے تب بھی وہ اسلام کی طرف ہرگز صحیح سالم نہیں لوٹے گا۔ (ابوداؤد)

(١٧١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: لَا وَالْكَعْبَةِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا تَحْلِفْ بِغَيْرِاللّٰهِ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِاللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْاَشْرَكَ". رواه الترمذى و قَالَ: حديث حسن.

(١٧١١) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ کعبہ کی قسم۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ اس لئے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کا ارتکاب کیا (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

وَفَسَّرَبَعْضُ الْعُلَمَاءِ قَوْلَهُ: "كَفَرَ اَوْاَشْرَكَ" عَلٰى

بعض علماء نے اس حدیث کی وضاحت یہ کی ہے کہ اس نے کفر یا شرک کا ارتکاب کیا، یہ الفاظ سخت تنبیہ کے طور پر فرمائے گئے ہیں جیسے کہ

التَّغْلِيْظِ، كَمَارُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلرِّيَاءُ شِرْكٌ."

آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ریاکاری شرک ہے (یہ بھی تنبیہ کے طور پر ارشاد فرمایا)

(۳۱۵) جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانے کی سختی سے ممانعت کا بیان

(۱۷۱۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِحَقِّهٖ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَعَلَيْهِ غَضْبَانُ" قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: "اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً" اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۷۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ناحق کسی مسلمان آدمی کا مال لینے کے لئے قسم کھائی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوں گے۔ راوی نے کہا پھر آپ ﷺ نے ہمیں اللہ جل شانہ کی کتاب سے اس مفہوم کی تصدیق کرنے والی آیت کریمہ پڑھ کر سنائی ان الذین یشترون بعھد اللّٰہ والخ "بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعے سے تھوڑا سا مول لے لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور نہ قیامت والے دن اللہ ان سے کلام فرمائیں گے نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۱۳) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ، فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ." فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "وَاِنْ كَانَ قَضِيْباًمِنْ أَرَاكٍ". رواه مسلم.

(۱۷۱۳) حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق لے لے تو اللہ جل شانہ اس کے لئے جہنم کی آگ واجب اور جنت کو حرام فرما دیتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! چاہے وہ معمولی سی چیز ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا چاہے وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

(۱۷۱٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْكَبَائِرُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ". رواه البخاري.

(۱۷۱۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بڑے بڑے گناہ یہ ہیں: ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ② والدین کی نافرمانی کرنا، ③ ناحق کسی جان کو قتل کرنا، ④ جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: "اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ" قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ" قَالَ: وَمَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ: "اَلَّذِيْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ" يَعْنِيْ بِيَمِيْنٍ هُوَفِيْهَا كَاذِبٌ.

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔ اس نے کہا کہ اس کے بعد؟ فرمایا کہ جھوٹی قسم کھانا۔ اس نے کہا کہ "یمین الغموس" کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جھوٹ بول کر کسی مسلمان کا مال لینا۔

(۳۱۶) جو شخص کسی بات پر قسم اٹھائے پھر دوسری صورت اس سے بہتر دیکھے تو وہ دوسری صورت کو اختیار کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے یہی بات مستحب ہے

(۱۷۱۵) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ، فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا، فَائْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ، وَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ". متفق علیه

(۱۷۱۵) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم کسی کام پر قسم اٹھاؤ پھر تم اس قسم کو پورا نہ کرنے کو اچھا سمجھو تو وہ کام کرو جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۱۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ، فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا، فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ، وَلْیَفْعَلِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ". رواه مسلم.

(۱۷۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر وہ کسی دوسرے کام کو اس سے زیادہ اچھا پائے تو اپنی قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرے جو کہ زیادہ بہتر ہے۔ (مسلم)

(۱۷۱۷) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ، ثُمَّ اَرٰی خَیْرًا مِنْهَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ، وَاَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ". متفق علیه.

(۱۷۱۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میں اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا کسی کام پر قسم نہیں کھاؤنگا کہ پھر میں اس سے زیادہ بہتر صورت دیکھوں، تو میں ضرور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۱۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ یَلَجَّ اَحَدُکُمْ فِیْ یَمِیْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ آثَمُ لَهٗ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ اَنْ یُعْطِیَ کَفَّارَتَهُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْهِ". متفق علیه.

قَوْلُهٗ: "یَلَجَّ" بِفَتْحِ اللَّامِ وَتَشْدِیْدِ الْجِیْمِ: اَیْ یَتَمَادٰی فِیْهَا، وَلَا یُکَفِّرُ، وَقَوْلُهٗ: "آثَمُ" هُوَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، اَیْ: اَکْثَرُ اِثْمًا.

(۱۷۱۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی شخص کا اپنے گھر والوں کے بارے میں قسم کھا کر اس پر جم جانا اللہ کے نزدیک اس کے لئے اس بات سے زیادہ گناہ کا باعث ہے کہ وہ اس قسم کا کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

یلج: لام پر زبر اور جیم پر شد بمعنی قسم پر اڑے او جمے رہنا اور قسم کھا کر کفارہ ادا نہ کرنا۔ آثم: ثاء کے ساتھ زیادہ گناہ گار۔

(۳۱۷) قسم لغو کے معاف ہونے اور اس میں کفارہ نہ ہونے کا بیان اور یہ وہ قسم ہے جو بغیر ارادہ قسم عادت کے طور پر زبان پر آ جائے جیسے لَا وَاللّٰهِ، بَلٰی وَاللّٰهِ اور اس قسم کے دیگر الفاظِ قسم

(٤٠٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْ

(۴۰۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں فرماتے

اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ، فَكَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ، اَوْ كِسْوَتُهُمْ، اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ، ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ" ﴾ (سورة المائده: ۸۹)

تمہاری قسموں میں لغو قسم پر لیکن مواخذہ اس پر فرماتے ہیں کہ تم قسموں کو محکم کرو، سو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا اوسط درجے کا جو اپنے گھر والوں کو کھانے کو دیا کرتے ہو یا ان (دس محتاجوں) کو کپڑا دینا یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا اور جس کو طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھے، یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جب کہ تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کا خیال رکھا کرو۔"

(۱۷۱۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: "لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ" فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ. رواه البخاري.

(۱۷۱۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لایواخذکم اللہ باللغوالخ. ایسے آدمی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو (بغیر ارادہ کے) کہتا ہے اللہ کی قسم کیوں نہیں، اللہ کی قسم (بات بات میں) (بخاری)

(۳۱۸) خرید و فروخت میں قسمیں اٹھانا مکروہ ہے اگرچہ وہ سچا ہی ہو

(۱۷۲۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ". متفق عليه.

(۱۷۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ قسم سودے کے زیادہ بکنے کا سبب ہے لیکن کمائی کی برکت مٹانے کا ذریعہ بھی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۲۱) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ، فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ". رواه مسلم.

(۱۷۲۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے اپنے آپ کو بچاؤ، پس اس سے سودا تو زیادہ بکتا ہے لیکن اس سے برکت مٹ جاتی ہے۔

(۳۱۹) اس بات کی کراہیت کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر آدمی جنت کے علاوہ اور چیز مانگے اور اس بات کی کراہیت کہ اللہ کے نام پر مانگنے والے اور اس کے ذریعے سے سفارش کرنے والے کو انکار کر دیا جائے

(۱۷۲۲) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُسْاَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ". رواه ابوداؤد.

(۱۷۲۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر جنت کے سوا کسی چیز کا سوال نہ کیا جائے۔ (ابوداؤد)

(۱۷۲۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ:

(۱۷۲۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ، فَأَعِيْذُوْهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوْهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ، فَأَجِيْبُوْهُ، وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ، فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهُ، فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ". حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِاَسَانِيْدَ الصَّحِيْحَيْنِ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اللہ کے واسطے سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دیدو اور جو تمہیں دعوت دے تو اس کو قبول کرلو اور جو تمہارے ساتھ احسان کرے تو تم بھی اس کا بدلہ دو اور اگر تم بدلہ دینے کی طاقت نہ پاؤ تو اس کیلئے دعائے خیر کردو، یہاں تک کہ تم کو یقین ہو جائے کہ تم نے اس کو بدلہ دیدیا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے، اس کو ابوداؤد اور نسائی نے صحیحین کی سندوں کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(۳۲۰) بادشاہ وغیرہ کو شہنشاہ کہنا حرام ہے اس لئے کہ اس کے یہ معنی ہے کہ بادشاہوں کے بادشاہ اور یہ صرف اللہ کے سوا کسی اور کے لئے بیان کرنا جائز نہیں ہے

(۱۷۲٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ" متفق عليه.

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: مَلِكُ اَ لْاَمْلَاكِ" مِثْلُ شَاهِنْشَاهِ.

(۱۷۲۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے ذلیل نام اللہ جل شانہ کے نزدیک اس شخص کا ہے جو اپنا نام شہنشاہ رکھے۔ (بخاری ومسلم)

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ملك الاملاك کہنا بھی شہنشاہ کی طرح (حرام) ہے۔

(۳۲۱) فاسق اور بدعتی وغیرہ کو سردار وغیرہ کہنے کی ممانعت کا بیان

(۱۷۲٥) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ، فَاِنَّهُ اِنْ يَكُ سَيِّدًا، فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ" رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(۱۷۲۵) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا منافق کو سیّد (سردار) مت کہو کہ اگر وہ شخص سیّد ہو تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر لیا۔ (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے)

(۳۲۲) بخار کو برا بھلا کہنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۲٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ، اَوْاُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: "مَالَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْيَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِيْنَ؟" قَالَتْ: اَلْحُمّٰى لَابَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا! فَقَالَ: "لَاتَسُبِّي الْحُمّٰى، فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا

(۱۷۲۶) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام سائب یا ام میتب کے پاس تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اے ام سائب یا ام میتب کیا بات ہے تم کانپ رہی ہو؟ انہوں نے کہا بخار ہے، اللہ اس میں برکت نہ دے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بخار کو برا بھلا مت کہو اس لئے کہ یہ انسان کے

بَنِیْ آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ". رواہ مسلم.

"تُزَفْزِفِيْنَ" اَیْ: تَتَحَرَّكِيْنَ حَرَكَةً سَرِيْعَةً، وَمَعْنَاهُ: تَرْتَعِدُ، وَهُوَبِضَمِّ التَّاءِ وَ بِالزَّايِ الْمُكَرَّرَةِ، وَالْفَاءِ الْمُكَرَّرَةِ، وَرُوِىَ اَيْضًابِالرَّاءِ الْمُكَرَّرَةِ وَالْقَافَيْنِ.

گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔

تُزَفْزِفِیْنَ: تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔اس کے معنی ہیں کانپ رہی تھیں اور یہ تاء کے پیش کے ساتھ ہے اور زاء اور فاء دونوں مکرر ہیں اور یہ راء مکرر اور دو قافوں کے ساتھ بھی مروی ہے۔

(۳۲۳) ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت اور اس کے (تیز) چلتے وقت کی دعا کا بیان

(۱۷۲۷) عَنْ اَبِی الْمُنْذِرِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِمَافِيْهَا، وَخَيْرِمَا اُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ، وَشَرِّمَا فِيْهَا، وَشَرِّمَا اُمِرَتْ بِهِ." رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

(۱۷۲۷) حضرت ابوالمنذر ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہوا کو برا بھلا مت کہو، پس جب تم ایسی (تیز ہوا) دیکھو جو تمہیں ناپسند ہو تو تم یہ دعا پڑھو: اللهم انا نسألك من خيرهذه الريح وخيرمافيها الخ "اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا اور اس بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے تجھ سے سوال کرتے ہیں اور ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس برائی سے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۷۲۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَأْتِیْ بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِیْ بِالْعَذَابِ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا وَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ شَرِّهَا". رواه أبوداؤد باسناد حسن. قوله: "مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ" هُوَبِفَتْحِ الرَّاءِ: اَیْ: رَحْمَتُهٗ بِعِبَادِهٖ.

(۱۷۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہوا اللہ کی رحمت ہے، یہ رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب لاتی ہے، پس جب تم اسے دیکھو تو اس کو برا بھلا مت کہو اور اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کی برائی سے پناہ مانگو۔ (اس روایت کو ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے) مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ راء کے فتحہ کے ساتھ یعنی اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت۔

(۱۷۲۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَمَا فِيْهَا، وَ خَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّمَافِيْهَا، وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ". رواه مسلم.

(۱۷۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب تیز ہوا چلتی تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے اے اللہ! ہم تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس میں جو ہے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے سوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔ (مسلم)

(۳۲۴) مرغ کو برا بھلا کہنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۳۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ، فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ". رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

(۱۷۳۰) حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مرغ کو برا بھلامت کہو اس لئے کہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔ (اس روایت کو ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۳۲۵) اس طرح کہنے کی ممانعت کہ ہمیں فلاں ستارہ کی وجہ سے بارش ملتی ہے

(۱۷۳۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟" قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: "قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِيْ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ، كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ". متفق عليه.

وَالسَّمَاءُ هُنَا: اَلْمَطَرُ.

(۱۷۳۱) حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی، یہ واقعہ بارش کے بعد کا ہے جو رات کو ہوئی تھی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو؟ کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ کچھ مجھ پر ایمان لانے والے تھے اور کچھ میرے ساتھ کفر کرنے والے تھے، جس نے یہ کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی ہے، پس یہ ایمان لانے والے ہیں اور ستاروں کی تاثیر کے منکر ہیں اور جس نے کہا کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے پس یہ میرے ساتھ کفر کرنے والے ہیں اور ستاروں پر ایمان لانے والے ہیں۔ (بخاری و مسلم) **السماء**: یہاں بمعنی بارش کے ہیں۔

(۳۲۶) کسی مسلمان کو "اے کافر" کہنا حرام ہے

(۱۷۳۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا، فَاِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ" متفق عليه.

(۱۷۳۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے مسلمان بھائی کو اے کافر کہتا ہے تو وہ دونوں میں سے کسی ایک کی طرف ضرور لوٹتا ہے اگر وہ حقیقتاً ایسا ہوا جیسا کہ اس نے کہا تو صحیح، ورنہ وہ کفر اس کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۳۳) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ

(۱۷۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے کسی آدمی کو کافر کہہ

دَعَا رَجُلاً بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللّٰهِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّاحَارَ عَلَيْهِ". متفق عليه.

"حَارَ" رَجَعَ.

کر پکارا، یا کہا "اے اللہ کے دشمن" درآنحالیکہ وہ ایسا نہ ہو تو وہ بات اسی کی طرف لوٹ آتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

"حار" بمعنی لوٹ آنا۔

(۳۲۷) فحش کلامی اور بدکلامی سے ممانعت کا بیان

(١٧٣٤) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَااللَّعَّانِ، وَلَاالْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ". رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

(۱۷۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن نہ طعنہ دینے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ بدگوئی کرنے والا اور نہ فحش گوئی کرنے والا ہوتا ہے۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(١٧٣٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَاكَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ". رواه الترمذی وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(۱۷۳۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس میں فحش گوئی ہوتی ہے وہ اس کو عیب دار کردیتی ہے اور حیاء جس چیز میں ہوتی ہے وہ اس کو مزین کردیتی ہے۔ (ترمذی)

(۳۲۸) گفتگو میں بناوٹ کرنے اور باچھیں کھولنے، تکلف سے فصاحت کا اظہار کرنے اور عوام وغیرہ سے مخاطب ہوتے وقت نامانوس الفاظ اور اعراب کی باریکیوں کے بیان کرنے کی کراہیت کا بیان

(١٧٣٦) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ" قَالَهَا ثَلَاثاً. رواه مسلم.

"اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ" اَلْمُبَالِغُوْنَ فِي الْاُمُوْرِ.

(۱۷۳۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مبالغہ اور تکلف سے کام لینے والے ہلاک ہوگئے، یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (مسلم)

المتنطعون: ہر کام میں مبالغہ کرنے والے۔

(١٧٣٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَاتَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ". رواه ابوداؤد والترمذی وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(۱۷۳۷) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ آدمیوں میں سے اس بلاغت کا اظہار کرنے والے شخص کو سخت ناپسند کرتے ہیں جو اپنی زبان کو گائے کے جگالی کرنے کی طرح بار بار پھیرتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(١٧٣٨) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۱۷۳۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِساً يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقاً، وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اَلثَّرْثَارُوْنَ، وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ، وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ". رواه الترمذی وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهٗ فِيْ بَابِ حُسْنِ الْخُلُقِ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے سب سے زیادہ مجھے پسندیدہ اور قیامت والے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سے اخلاق میں سب سے زیادہ اچھے ہوں گے اور تم میں سے سب سے زیادہ مجھے ناپسندیدہ اور قیامت والے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو تکلف سے، زیادہ باتیں کرنے والے اور باچھیں کھول کر گفتگو کرنے والے اور منہ بھر کر کلام کرنے والے ہیں (ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور اس کی شرح باب حسن الخلق میں گذر چکی ہے)

(۳۲۹) "میرا نفس خبیث ہوگیا" اس کے کہنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۳۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِيْ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِيْ". متفق عليه.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنٰى خَبُثَتْ غَثَتْ، وَهُوَ مَعْنٰى "لَقِسَتْ" وَلٰكِنْ كَرِهَ لَفْظَ الْخُبْثِ.

(۱۷۳۹) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا لیکن یہ کہے کہ میرا نفس غافل ہوگیا۔ (بخاری و مسلم)

علماء نے فرمایا کہ خبیث کا معنی لعنت کے ہیں کہ نفس کا سکون غارت ہوگیا اور یہی معنی لَقِسَتْ کا ہے لیکن نفس کی خباثت کے الفاظ کو ناپسندیدہ سمجھا گیا ہے۔

(۳۳۰) انگور کا نام کرم رکھنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۴۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، فَاِنَّ الْكَرْمَ الْمُسْلِمُ". متفق عليه، وهذا لفظ مسلم. وَفِيْ رِوَايَةٍ: "فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ." وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: "يَقُوْلُوْنَ: اَلْكَرْمُ، اِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ"

(۱۷۴۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انگور کا نام کرم مت رکھو اس لئے کہ کرم تو مسلمان ہے۔ (بخاری و مسلم)

یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں، ایک اور روایت میں ہے کہ بے شک کرم تو مؤمن کا دل ہے۔ بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ لوگ انگور کو کرم کہتے ہیں کرم تو صرف مؤمن کا دل ہے۔

(۱۷۴۱) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُوْلُوْا: اَلْكَرْمُ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: اَلْعِنَبُ، وَالْحَبَلَةُ". رواه مسلم. "اَلْحَبَلَةُ" بِفَتْحِ الْحَاءِ وَالْبَاءِ، وَيُقَالُ اَيْضًا بِاِسْكَانِ الْبَاءِ.

(۱۷۴۱) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم انگور کو کرم مت کہو بلکہ عنب اور حبلة کہو۔ (مسلم)

الحبلة: حاء اور باء دونوں پر زبر ہے اور اسے باء کے سکون کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے۔

(۳۳۱) کسی آدمی کے سامنے عورت کے اوصاف بیان کرنے کی ممانعت مگر یہ کہ کسی شرعی مقصد مثلاً نکاح وغیرہ کے لئے اس کی ضرورت ہو کسی اجنبی عورت کے جسم کا حال اپنے شوہر سے بیان نہ کیا جائے

(١٧٤٢) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَاتُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، فَتَصِفَھَا لِزَوْجِھَا کَاَنَّہٗ یَنْظُرُ اِلَیْھَا". متفق علیہ.

(۱۷۴۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی عورت دوسری عورت سے مباشرت نہ کرے کہ پھر وہ اس کی خوبیاں اپنے شوہر کے سامنے اس طرح بیان کرے گویا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۳۳۲) انسان کا اس طرح کہنا مکروہ ہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، بلکہ یقین کے ساتھ اللہ سے درخواست کرے (کہ ضرور بخش دے)

(١٧٤٣) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ: اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ .لِیَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، فَاِنَّہٗ لَا مُکْرِہَ لَہٗ". متفق علیہ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: "وَلٰکِنْ لِیَعْزِمْ، وَلْیُعْظِمِ الرَّغْبَةَ، فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَتَعَاظَمُہٗ شَیْءٌ اَعْطَاہُ."

(۱۷۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، چاہئے کہ یقین کے ساتھ سوال کرے، اس لئے کہ اسے کوئی آدمی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ لیکن یقین کے ساتھ مانگے اور رغبت کا خوب اظہار کرے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی چیز دنیا کی جو مانگنے والے کو دیتا ہے بڑی بات نہیں۔

(١٧٤٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلْیَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلَا یَقُوْلَنَّ: اَللّٰھُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِیْ، فَاِنَّہٗ لَا مُسْتَکْرِہَ لَہٗ". متفق علیہ.

(۱۷۴۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو چاہئے کہ عزم و یقین کے ساتھ سوال کرے اور یوں ہرگز نہ کہے اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے دے اس لئے کہ کوئی اللہ کو مجبور کرنے والا نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۳۳۳) جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے کہنے کی کراہیت کا بیان

(١٧٤٥) عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا

(۱۷۴۵) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح نہ کہو جو اللہ چاہے اور فلاں

تَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَشَاءَ فُلَانٌ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: مَاشَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ". رواه ابوداؤد باسناد صحيح.

چاہے لیکن یہ کہو کہ اللہ جو چاہے، پھر جو فلاں چاہے۔ (ابوداؤد نے اس کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

(۳۳۴) عشاء کی نماز کے بعد (دنیاوی) بات چیت کرنے کی کراہیت کا بیان

وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ يَكُوْنُ مُبَاحاً فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ، وَفِعْلُهُ وَتَرْكُهُ سَوَاءٌ، فَاَمَّا الْحَدِيْثُ الْمُحَرَّمُ اَوِ الْمَكْرُوْهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ، فَهُوَ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ اَشَدُّ تَحْرِيْماً وَكَرَاهَةً. وَاَمَّا الْحَدِيْثُ فِي الْخَيْرِ كَمُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِيْنَ، وَمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَالْحَدِيْثِ مَعَ الضَّيْفِ وَمَعَ طَالِبِ حَاجَةٍ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، فَلَا كَرَاهَةَ فِيْهِ بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ، وَكَذَا الْحَدِيْثُ لِعُذْرٍ وَعَارِضٍ لَا كَرَاهَةَ فِيْهِ، وَقَدْ تَظَاهَرَتِ الْاَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ عَلٰى كُلِّ مَاذَكَرْتُهُ.

"اس سے مراد وہ بات چیت ہے جو اس وقت کے علاوہ دوسرے اوقات میں جائز ہو اور اس کا کرنا اور چھوڑنا دونوں برابر ہو، لیکن وہ بات جو اس وقت کے علاوہ دوسرے اوقات میں حرام ہو تو وہ عشاء کی نماز کے بعد زیادہ حرام اور زیادہ مکروہ ہوگی لیکن دین کی بات جیسے علمی مذاکرہ، نیک لوگوں کی حکایات، عمدہ اخلاق کا تذکرہ، مہمان کے ساتھ بات چیت اور کسی ضرورت مند وغیرہ کے ساتھ بات چیت تو اس میں کوئی کراہیت نہیں، بلکہ یہ مستحب ہے اور اسی طرح کسی عذر یا سبب کی وجہ سے بات کرنے میں بھی کوئی کراہیت نہیں ہے، یہ تمام باتیں جن کا میں نے ذکر کیا ان پر صحیح حدیثیں دلالت کرتی ہیں۔"

(۱۷۴۶) عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا. متفق عليه.

(۱۷۴۶) حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو اور عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۷۴۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: "اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ؟ فَاِنَّ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ الْيَوْمَ اَحَدٌ". متفق عليه.

(۱۷۴۷) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں عشاء کی نماز پڑھائی، پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا بھلا بتلاؤ تو سہی یہ رات کون سی ہے؟ بے شک جو شخص آج روئے زمین پر زندہ ہے سو سال کے آخر میں ان میں سے کوئی بھی شخص باقی نہیں رہے گا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۷۴۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُمْ اِنْتَظَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُمْ قَرِيْباً مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، فَصَلّٰى بِهِمْ يَعْنِي الْعِشَاءَ، قَالَ: ثُمَّ خَطَبَنَا، فقال: "اَلَا اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا، ثُمَّ رَقَدُوْا، وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ". رواه البخاري.

(۱۷۴۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، پس آپ ﷺ ان کے پاس تقریباً آدھی رات کو تشریف لائے اور ان کو عشاء کی نماز پڑھائی اور پھر ہمیں خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا بے شک بعض لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم جتنی دیر انتظار کرتے رہے تم کو برابر ثواب ملتا رہا۔ (بخاری)

(۳۲۵) عورت کو عذر شرعی نہ ہو تو خاوند کے بلانے پر اس کے لئے خاوند کے بستر پر جانے سے انکار کرنا حرام ہے

(۱۷۴۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَادَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَیْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ". متفق علیه.

وَفِیْ رِوَایَةٍ: حَتّٰی "تَرْجِعَ".

(۱۷۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب آدمی اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ انکار کردے پس خاوند اس سے ناراضگی کی حالت میں رات گزارے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ بیوی (شوہر کے پاس) لوٹ آئے۔

(۳۳۶) شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کے لئے نفلی روزہ رکھنا حرام ہے

(۱۷۵۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا یَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، وَلَاتَأْذَنَ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّابِاِذْنِهٖ". متفق علیه.

(۱۷۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو داخل ہونے کی اجازت دے (بخاری ومسلم)

(۳۳۷) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع یا سجدے سے اپنا سر اٹھانا حرام ہے

(۱۷۵۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَمَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ اَوْیَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ". متفق علیه.

(۱۷۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارا ایک آدمی جب اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنادے، یا اللہ اس کی صورت کو گدھے کی صورت میں بدل دے (بخاری ومسلم)

(۳۳۸) نماز کی حالت میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۵۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: نُهِیَ عَنِ الْخَصْرِ فِی الصَّلَاةِ" متفق علیه.

(۱۷۵۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۳۳۹) کھانے کی موجودگی میں جب دل بھی کھانے کا چاہے یا پیشاب پاخانے کی شدید ضرورت کے وقت نماز پڑھنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۵۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ:

(۱۷۵۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بیان

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ". رواه مسلم.

فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں اور اس وقت جب کہ پیشاب، پاخانے کی شدید حاجت ہو۔ (مسلم)

(۳۴۰) نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھنا ممنوع ہے

(١٧٥٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَابَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِيْ صَلَاتِهِمْ!" فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ: "لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ، اَوْلَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ". رواه البخاری.

(۱۷۵۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنی نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ پس اس بارے میں آپ نے سخت لہجہ اختیار فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ (بخاری)

(۳۴۱) بغیر عذر کے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی کراہیت کا بیان

(١٧٥٥) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: "هُوَاخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ". رواه البخاری.

(۱۷۵۵) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ شیطان کے بندے کی نماز کو اچک لینا ہے۔ (بخاری)

(١٧٥٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ، فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ، فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ". رواه الترمذی و قال: حدیث حسن صحیح.

(۱۷۵۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اپنے آپ کو نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچاؤ، نماز میں ادھر ادھر دیکھنا بربادی ہے، اگر دیکھنا ضروری ہی ہو تو نفلی نماز میں دیکھا جاسکتا ہے نہ کہ فرض نماز میں۔ (ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۳۴۲) قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان

(١٧٥٧) عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ كَنَّازِبْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا تُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا". رواه مسلم.

(۱۷۵۷) حضرت ابو مرثد کناز بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قبروں کی طرف منہ کر کے [illegible] مت پڑھو اور نہ ان کے اوپر بیٹھو۔ (مسلم)

(۳۴۳) نمازی کے آگے سے گزرنے کی حرمت کا بیان

(١٧٥٨) عَنْ اَبِي الْجُهَيْمِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

(۱۷۵۸) حضرت ابوالجہیم عبداللہ بن حارث بن صمۃ انصاری رضی اللہ

الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهٗ مِنْ اَنْ يَمُرَّبَيْنَ يَدَيْهِ". قَالَ الرَّاوِيُّ: لَا اَدْرِيْ قَالَ: اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، اَوْاَرْبَعِيْنَ شَهْرًا، اَوْاَرْبَعِيْنَ سَنَةً". متفق عليه

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے آدمی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا گناہ کتنا ہے؟ تو وہ چالیس تک کھڑے رہنے کو زیادہ اچھا سمجھے۔ حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال ارشاد فرمایا تھا۔ (بخاری و مسلم)

(۳۴۴) مؤذن جب نماز کی اقامت کہنی شروع کرے تو مقتدی کے لئے ہر قسم کے نوافل پڑھنے مکروہ ہیں، وہ چاہے اس نماز کی سنت ہو یا کوئی اور نفل نماز

(۱۷۵۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ". رواه مسلم.

(۱۷۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو پھر فرض نماز کے سوا کوئی نماز صحیح نہیں۔ (مسلم)

(۳۴۵) جمعہ کے دن روزے کے لئے اور جمعے کی رات کو نماز پڑھنے کے لئے مخصوص کرنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۶۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَخُصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ، وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ". رواه مسلم.

(۱۷۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جمعہ کی رات کو راتوں میں قیام کے لئے خاص نہ کرو اور نہ ہی دنوں میں جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے خاص کرو مگر یہ کہ جمعہ کا دن ان دنوں میں آ جائے جس میں تم میں کوئی روزہ رکھتا ہے۔ (مسلم)

(۱۷۶۱) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْبَعْدَهٗ" متفق عليه.

(۱۷۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص جمعے کے دن روزہ نہ رکھے، ہاں اس کے ساتھ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا روزہ ملا لے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۶۲) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. متفق عليه.

(۱۷۶۲) حضرت محمد بن عباد رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے کو منع فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۶۳) وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: "اَصُمْتِ اَمْسِ؟" قَالَتْ: لَا. قَالَ: "تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْ غَدًا؟" قَالَتْ: لَا. قَالَ: "فَاَفْطِرِيْ". رواه البخاري.

(۱۷۶۳) حضرت ام المومنین جویریہ بنت حارثؓ بیان فرماتی ہیں کہ ان کے پاس ایک مرتبہ آپ ﷺ جمعہ کے دن تشریف لائے جب کہ وہ روزے سے تھیں، آپ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارا کل (آئندہ) بھی روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ افطار کرلو۔ (بخاری)

(۳۴۶) صوم وصال کی حرمت کا بیان (صوم وصال سے) مراد دو دن یا اس سے زیادہ دنوں کا روزہ رکھے اور درمیان میں کچھ نہ کھائے اور نہ پیئے

(۱۷٦٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ. متفق عليه.

(۱۷۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وصال (مسلسل) کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۷٦٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوا: اِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: "اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ، اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى". متفق عليه وهذا لفظ البخاري.

(۱۷۶۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وصال کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ خود تو وصال فرماتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تم جیسا نہیں ہوں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم) اور یہاں یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(۳۴۷) قبر پر بیٹھنے کی حرمت کا بیان

(۱۷٦٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاَنْ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ، فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ". رواه مسلم.

(۱۷۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی شخص کا انگارے پر بیٹھنا جو اس کے کپڑوں کو بھی جلا دے اور اس آگ کا اثر اس کی کھال تک پہنچ جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ آدمی کسی قبر پر بیٹھے۔ (مسلم)

(۳۴۸) قبر پختہ کرنے اور اس پر عمارت بنانے کی ممانعت کا بیان

(۱۷٦٧) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَاَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ.

(۱۷۶۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ان باتوں سے منع فرمایا کہ قبر کو پختہ کیا جائے اور اس پر بیٹھا جائے اور اس پر کوئی عمارت بنائی جائے۔ (مسلم)

رواه مسلم.

(۳۴۹) غلام کا اپنے سید وآقا سے بھاگ جانے کی سخت ممانعت کا بیان

(۱۷۶۸) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ". رواه مسلم.

(۱۷۶۸) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص (غلام) بھاگ جائے تو وہ اسلام کی ذمہ داری سے نکل جاتا ہے۔ (مسلم)

(۱۷۶۹) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ". رواه مسلم. وَفِيْ رِوَايَةٍ: "فَقَدْ كَفَرَ."

(۱۷۶۹) حضرت جریر بن عبداللہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ بے شک اس نے کفر کیا۔ (مسلم)

(۳۵۰) حدود میں سفارش کرنے کی حرمت کا بیان

(٤٠٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (سورة نور: ٢)

(۴۰۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد، ان میں سے ہر ایک کے سو کوڑے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہئے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔"

(۱۷۷۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ، فَقَالُوْا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوْا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى؟" ثُمَّ قَامَ، فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: "اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ. وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَاَيْمُ اللّٰهِ، لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا". متفق عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۱۷۷۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت نے جس نے چوری کا ارتکاب کر لیا تھا پریشانی میں مبتلا کر دیا اور انہوں نے کہا کون ہے جو اس عورت کے سلسلہ میں آپ ﷺ سے بات کرے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس کی جرأت تو صرف آپ کے لاڈلے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اسامہ نے آپ ﷺ سے اس سلسلہ میں بات کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اسامہ! کیا تم اللہ کے حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور اس میں ارشاد فرمایا تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے برباد کیا کہ ان میں سے کوئی بلند مرتبہ آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیا جاتا اور اگر کمزور آدمی چوری کر لیتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے اور فرمایا اللہ کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں ضرور اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ پس آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِاللّٰهِ؟" قَالَ أُسَامَةُ: اِسْتَغْفِرْلِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: ثُمَّ أَمَرَبِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، فَقُطِعَتْ یَدُهَا.

ارشاد فرمایا کیا تم اللہ کے حدوں میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟ تو حضرت اسامہ نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیے۔ راوی حدیث کہتے ہیں آپ ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(۳۵۱) لوگوں کے راستے میں، سایہ دار جگہ، پانی کے گھاٹوں اور اس قسم کی دوسری جگہوں میں پیشاب، پاخانہ کرنے کی حرمت کا بیان

(٤٠٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِمَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا﴾ (سورة احزاب: ٥٨)

(۴۰۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور جو لوگ مؤمن مردوں اور عورتوں کو ایذاء دیں بغیر کسی جرم کے جوان سے سرزد ہوا ہو، وہ (بڑے ہی) بہتان اور گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔''

(١٧٧١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ." قَالُوْا: وَمَا اللَّاعِنَانِ؟ قَالَ: "اَلَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ". رواه مسلم.

(۱۷۷۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو لعنت کا سبب بننے والے کاموں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا وہ لعنت والے دو کام کون کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جو لوگوں کے راستے میں یا ان کے سایہ دار جگہ پر اپنی بشری حاجت پوری کرتا ہے۔ (مسلم)

(۳۵۲) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنے کی ممانعت کا بیان

(١٧٧٢) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاكِدِ. رواه مسلم.

(۱۷۷۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔ (مسلم)

(۳۵۳) والد کو اپنی اولاد میں سے ہبہ میں ایک کو دوسرے پر فوقیت دینے کی کراہیت کا بیان

(١٧٧٣) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُما اَنَّ اَبَاهُ اَتٰی بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّیْ نَحَلْتُ اِبْنِیْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟" فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "فَارْجِعْهُ".

(۱۷۷۳) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور جا کر عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو عطیہ میں ایک غلام دیا ہے جو میرا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی سب اولاد کو اس کے برابر عطیہ دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پس تم اس سے عطیہ واپس لے لو۔

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟" قَالَ: لَا، قَالَ: "اِتَّقُوا اللّٰهَ، وَاعْدِلُوْا فِيْ أَوْلَادِكُمْ." فَرَجَعَ أَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ.

ایک اور روایت میں ہے پس آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم نے ایسا ہی اپنی تمام اولاد کے ساتھ حسن معاملہ رکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ پس میرے والد واپس آگئے اور وہ دیا ہوا ہبہ واپس لے لیا۔

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا بَشِيْرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا؟" قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هٰذَا؟" قَالَ: لَا، قَالَ: "فَلَا تُشْهِدْنِيْ إِذًا فَإِنِّيْ لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ."

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے بشیر! کیا اس کے علاوہ بھی تمہاری اولاد ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے ان سب کو اس کے مثل عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تب مجھے اس پر گواہ مت بناؤ، اس لئے کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

وَفِي رِوَايَةٍ: "لَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ."

وَفِي رِوَايَةٍ: "أَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ!" ثُمَّ قَالَ: "أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُوْنُوْا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟" قَالَ: بَلٰى قَالَ: "فَلَا إِذًا." متفق عليه.

ایک اور روایت میں ہے کہ تم مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ تو تم میرے علاوہ کسی اور کو اس پر گواہ بنالو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ تمہاری ساری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرنے میں برابر ہو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا پس پھر یہ کام نہ کرو۔ (بخاری ومسلم)

(۳۵۴) تین دن سے زیادہ میت پر سوگ کرنا حرام ہے، البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے

(١٧٧٤) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْهَا أَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ أَوْغَيْرِهٖ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ

(۱۷۷۴) حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی کہ جب کہ ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب کی وفات ہوئی تھی۔ انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں زرد رنگ کی خلوق یا کوئی اور خوشبو ملی ہوئی تھی، اس میں سے کچھ لونڈی کو لگائی اور پھر اسے اپنے رخساروں پر مل لیا اور کہا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں، بات صرف یہ ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں پھر

اَشْهُرٍ وَعَشْرًا" قَالَتْ زَيْنَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا، فَدَعَتْ بِطِيْبٍ، فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِاَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا". متفق عليه.

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ ان کے بھائی کا انتقال ہو گیا تھا، پس انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور اس میں سے کچھ لگائی اور فرمایا کہ سنو! اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت پر یقین رکھتی ہو جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنا جائز ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۵۵) شہری کا دیہاتی کے لئے خریداری کرنا، تجارتی قافلوں کو آگے جا کر ملنا، اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا اور اس کی منگنی پر منگنی کرنا حرام ہے مگر یہ کہ وہ اجازت دیدے یا رد کر دے

(۱۷۷۵) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ: متفق عليه.

(۱۷۷۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری دیہاتی کے لئے سودا کرے اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۷۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى الْاَسْوَاقِ". متفق عليه.

(۱۷۷۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم تجارتی قافلوں کے سامانوں کو آگے جا کر مت ملو یہاں تک کہ اس کو انہیں بازاروں میں اتارا جائے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۷۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ." فَقَالَ لَهٗ طَاوُوْسٌ: مَا "لَايَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ"؟ قَالَ: لَايَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا. متفق عليه.

(۱۷۷۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم تجارتی قافلے کو آگے جا کر مت ملو اور کوئی شہری دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے۔ حضرت طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا شہری دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے، اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس کا دلال نہ بنے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۷۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى

(۱۷۷۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شہری دیہاتی کے لئے خریدے اور دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے سامان کی قیمت نہ بڑھاؤ اور

بَيْعِ أَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِيْ إِنَائِهَا.

آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کا پیغام دے اور عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے تا کہ اس کا حصہ بھی اس کو مل جائے۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّيْ، وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ، وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ، وَنَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ. (متفق عليه)

ایک اور روایت میں ہے کہ راوی نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قافلوں کو ملنے سے منع فرمایا اور اس سے بھی کہ شہری دیہاتی کے لئے خریدے اور یہ کہ عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کی شرط کرے اور یہ کہ آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور دھوکہ دینے کے لئے سودے کی قیمت کو زائد کرے اور جانور کے تھنوں میں کئی وقتوں کا دودھ جمع کرے، انہیں فروخت کرے، ان سب سے منع فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۷۷۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ" متفق عليه، وهذا اللفظ مسلم.

(۱۷۷۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجے مگر یہ کہ وہ اس کی اجازت دیدے۔ (بخاری ومسلم، یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

(۱۷۸۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ". رواه مسلم.

(۱۷۸۰) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، پس کسی مؤمن کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجے یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے۔ (مسلم)

(۳۵۶) شریعت نے جن مقامات پر مال خرچ کرنے کی اجازت دی ہے ان کے علاوہ مقامات پر خرچ کر کے مال کو ضائع کرنے کی ممانعت

(۱۷۸۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: فَيَرْضٰى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْهُ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ: قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ" رواه مسلم وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ.

(۱۷۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین چیزوں کو پسند کرتا ہے اور تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے: ① کہ تم اس کی عبادت کرو، ② اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، ③ یہ کہ تم سب اللہ کی رسی مضبوطی سے پکڑ لو اور منتشر نہ ہو۔ اور وہ جو تمہارے لئے ناپسند کرتا ہے: ① بے فائدہ بحث وتکرار، ② زیادہ سوال کرنا۔ ③ مال ضائع کرنے کو۔ (مسلم، اس کی شرح پہلے گذر چکی ہے)

(۱۷۸۲) وَعَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: أَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ فِيْ كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّهُ "كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ، وَ إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ الْبَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ. منفق عليه.

وَسَبَقَ شَرْحُهُ.

(۱۷۸۲) حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب حضرت وراد رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک خط میں مجھ سے یہ لکھوایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: لا اله الا الله وحده لا شريك الخ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی اور تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! تو جو عطا کرے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی شرف والے کا شرف تیرے مقابلے میں نفع دینے والا نہیں۔ اس میں یہ بھی لکھوایا کہ آپس میں بے فائدہ بحث و تکرار سے، مال کے ضائع کرنے سے اور زیادہ سوال کرنے سے منع فرماتے تھے۔

نیز ماؤں کی نافرمانی کرنے سے، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے اور واجب الادا حق نہ دینے اور بغیر استحقاق کے کسی چیز کے طلب کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

اس کی شرح پہلے گذر چکی ہے۔

(۳۵۷) کسی مسلمان کی طرف ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنا حرام ہے چاہے مزاحاً ہو یا قصداً، اسی طرح ننگی تلوار پکڑانے کی ممانعت

(۱۷۸۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُشِيْرُ أَحَدُكُمْ إِلٰى أَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهِ، فَيَقَعَ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ". متفق عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَشَارَ إِلٰى أَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَنْزِعَ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ."

قَوْلُهُ: صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَنْزِعُ"

(۱۷۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے چلوا دے، پس وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ راوی نے بیان کیا کہ حضرت ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے بھائی کی طرف دھاری دار اسلحہ سے اشارہ کیا تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

يَنْزِعُ: عین کے ساتھ اور زاء کے نیچے زیر ہے، نیز اس کو غین کے

ضُبِطَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ مَعَ كَسْرِ الزَّايِ، وَبِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ مَعَ فَتْحِهَا، وَمَعْنَاهُمَا مُتَقَارِبٌ، وَمَعْنَاهُ بِالْمُهْمَلَةِ يَرْمِيْ، وَبِالْمُعْجَمَةِ أَيْضاً يَرْمِيْ وَ يُفْسِدُ، وَأَصْلُ النَّزْغِ: الطَّعْنُ وَالْفَسَادُ.

ساتھ زاء پر زیر کے ساتھ بھی لکھا گیا ہے یعنی ینزغ معنی دونوں کے قریب قریب ایک ہی ہیں۔ عین کے ساتھ معنی بھی پھینکنا اور غین کے ساتھ بھی معنی یہ ہے کہ وہ ہتھیار پھینکتا ہے اور فساد کرواتا ہے اور نزغ کے اصل معنی نیزہ مارنا اور فساد کرنا ہے۔

(١٧٨٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: "نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلاً". رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(١٧٨٤) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ تلوار ننگی کر کے پکڑائی جائے۔

(ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(٣٥٨) اذان کے بعد بلا عذر شرعی اور فرض نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنے کی کراہیت کا بیان

(١٧٨٥) عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: كُنَّا قُعُوْداً مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِيْ، فَأَتْبَعَهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اَمَّا هٰذَا، فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه مسلم.

(١٧٨٥) حضرت ابوالشعثاء رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ موذن نے اذان دیدی تو مسجد سے ایک آدمی اٹھ کر جانے لگا، پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غور سے اس آدمی کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ مسجد سے نکل گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس شخص نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔" (مسلم)

(٣٥٩) بغیر عذر کے خوشبو کا ہدیہ واپس کرنے کی کراہیت کا بیان

(١٧٨٦) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ، فَلَا يَرُدَّهُ، فَاِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ، طَيِّبُ الرِّيْحِ". رواه مسلم.

(١٧٨٦) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس پر کوئی ریحان (خوشبو کی قسم) پیش کی جائے وہ اس کو واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ غیر وزنی چیز ہے اور اس کی خوشبو اچھی ہے۔ (مسلم)

(١٧٨٧) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ. رواه البخاري.

(١٧٨٧) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ خوشبو کا ہدیہ واپس نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری)

(٣٦٠) کسی کے منہ پر اس کی تعریف کرنے کی کراہیت کا بیان جب کہ خطرہ ہو کہ اس میں تکبر وغیرہ آجائے گا اور جب اس سے امن ہو تو پھر تعریف کی اجازت کا بیان

(١٧٨٨) عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(١٧٨٨) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيْهِ فِي الْمِدْحَةِ، فَقَالَ: "اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ". متفق عليه.

"وَالْاِطْرَاءُ": اَلْمُبَالَغَةُ فِي الْمَدْحِ.

کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ ایک آدمی کی تعریف کر رہا ہے اور اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے اس کو تو ہلاک کر دیا یا تم نے اس آدمی کی کمر توڑ دی۔ (بخاری ومسلم)

الاطراء کے معنی ہیں: تعریف میں مبالغہ آرائی کرنا۔

(۱۷۸۹) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَثْنٰى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَيْحَكَ! قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ" يَقُوْلُهُ مِرَارًا "اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ، فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ، وَحَسِيْبُهُ اللّٰهُ، وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا". متفق عليه.

(۱۷۸۹) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی کا تذکرہ ہوا تو ایک دوسرے آدمی نے اس کی تعریف کی، پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا افسوس ہے تم پر کہ تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی، یہ بات آپ ﷺ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص نے کسی کی تعریف ہی کرنی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس طرح کہے کہ میں تو فلاں کو ایسا اور ایسا سمجھتا ہوں، اگر وہ خیال کرتا ہے کہ وہ ایسا ہی ہے اور اس کا حساب لینے والا خدا ہی ہے اور کوئی اللہ کے سامنے پاک صاف ہونے کا دعویٰ نہ کرے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۷۹۰) وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ، فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، فَجَعَلَ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ. الْحَصْبَاءَ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَاشَأْنُكَ؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ، فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ". رواه مسلم.

(۱۷۹۰) حضرت ہمام بن حارث رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی جب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ان کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد قصداً اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور تعریف کرنے والے کے منہ کی طرف کنکریاں پھینکنی شروع کی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم اپنے سامنے کسی کو تعریف کرتے دیکھو تو اس کے چہرے پر مٹی ڈالو۔ (مسلم)

فَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ فِي النَّهْيِ، وَجَاءَ فِي الْاِبَاحَةِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ. قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَطَرِيْقُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ اَنْ يُقَالَ: اِنْ كَانَ لِلْمَمْدُوْحِ عِنْدَهُ كَمَالُ اِيْمَانٍ وَيَقِيْنٍ، وَرِيَاضَةُ نَفْسٍ، وَمَعْرِفَةٌ تَامَّةٌ بِحَيْثُ لَايَفْتَتِنُ وَلَا يَغْتَرُّ بِذٰلِكَ، وَلَا تَلْعَبُ بِهٖ نَفْسُهُ، فَلَيْسَ بِحَرَامٍ وَلَا مَكْرُوْهٍ، وَاِنْ خِيْفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ، كُرِهَ مَدْحُهُ فِيْ وَجْهِهٖ كَرَاهَةً شَدِيْدَةً، وَعَلٰى هٰذَا التَّفْصِيْلِ تُنَزَّلُ الْاَحَادِيْثُ الْمُخْتَلِفَةُ فِيْ ذٰلِكَ. وَمِمَّا جَاءَ فِي الْاِبَاحَةِ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

یہ تمام احادیث ممانعت کی ہے اور اس کے جواز میں بھی بہت سی صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں۔ علماء نے ان احادیث میں تطبیق کی صورت یہ بتائی ہے کہ اگر جس کی تعریف کی جارہی ہے وہ ایمان و یقین میں کامل ہے اور اسے ریاضت نفس اور مکمل معرفت بھی حاصل ہے جس کی وجہ سے اس تعریف سے اس کے فتنے میں مبتلا یا نفس کے فریب میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور نہ اس تعریف سے وہ خوش ہوتا ہو تو یہ نہ حرام ہوگا اور نہ مکروہ۔ اور اگر اس کے بارے میں ان چیزوں کا خطرہ ہو تو پھر اس کے منہ پر اس کی تعریف کرنا سخت ناپسندیدہ ہوگی۔ اسی تفصیل پر اس بارے میں مختلف احادیث کو محمول کیا جائے گا اور جو احادیث جائز ہونے کے بارے میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: "اَرْجُوْاَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ." اَیْ: مِنَ الَّذِيْنَ يُدْعَوْنَ مِنْ جَمِيْعِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ لِدُخُوْلِهَا، وَفِی الْحَدِيْثِ الْآخَرِ: "لَسْتَ مِنْهُمْ." اَیْ: لَسْتَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْبِلُوْنَ اُزُرَهُمْ خُيَلَاءَ. وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: "مَارَآكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّاسَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ." وَالْاَحَادِيْثُ فِی الْاِبَاحَةِ كَثِيْرَةٌ، وَقَدْ ذَكَرْتُ جُمْلَةً مِنْ اَطْرَافِهَا فِیْ كِتَابِ: "اَلْاَذْكَارِ."

ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جس میں آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہوگے، یعنی ان لوگوں میں سے جن کو جنت میں داخل ہوتے وقت جنت کے تمام دروازے پکاریں گے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو یعنی ایسے لوگوں میں سے جو اپنی شلواروں کو تکبر کے طور سے نیچے لٹکاتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان جس راستے پر تم کو چلتا ہوا دیکھ لیتا ہے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے اور جائز ہونے میں بھی کثرت سے احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں سے کچھ حدیثیں میں نے اپنی کتاب "الاذکار" میں ذکر کردی ہیں۔

(۳۶۱) جس شہر میں وباء پھیل جائے اس سے بھاگنے اور باہر سے اس شہر میں آنے کی کراہیت کا بیان

(٤٠٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْكُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ﴾ (سورة النساء: ٧٨)

(۴۰۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "تم چاہے کہیں بھی ہو وہاں موت آکر رہے گی اگرچہ پختہ مضبوط قلعوں ہی میں ہو۔"

(٤٠٧) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ﴾. (سورة البقرة: ١٩٥)

(۴۰۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو۔"

(١٧٩١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ خَرَجَ اِلَی الشَّامِ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ: اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ، فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: فَقَالَ لِیْ عُمَرُ: اُدْعُ لِیَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَاخْتَلَفُوْا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: خَرَجْتَ لِاَمْرٍ، وَلَا نَرٰی اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(۱۷۹۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب آپ مقام سرغ پر پہنچے تو آپ کو لشکروں کے امراء حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب ملے، انہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر دی کہ ملک شام میں وباء (طاعون) پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلا کر لاؤ۔ چنانچہ میں ان کو بلا کر جب لایا تو انہوں نے ان سے مشورہ مانگا اور ان کو بتلایا کہ شام میں وباء پھیلی ہوئی ہے، پس ان کے درمیان اس بارے میں اختلاف رائے ہوا، بعض نے کہا آپ ایک مقصد کے لئے نکلے ہیں اور ہماری رائے

وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ. فَقَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّىْ، ثُمَّ قَالَ: اُدْعُ لِىَ الْاَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّىْ، ثُمَّ قَالَ: اُدْعُ لِىْ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ، فَقَالُوْا: نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ، وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ، فَنَادٰى عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِى النَّاسِ: اِنِّىْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ، فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِاللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ! وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّمِنْ قَدَرِاللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ، أَرَاَيْتَ لَوْكَانَ لَكَ اِبِلٌ، فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ، اِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ، وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ، أَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِاللّٰهِ، وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِاللّٰهِ، قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِىْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ، فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِىْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوْافِرَارًامِنْهُ" فَحَمِدَاللّٰهَ تَعَالٰى عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَانْصَرَفَ. متفق عليه.

وَالْعُدْوَةُ: جَانِبُ الْوَادِىْ.

یہ ہے کہ آپ اس سے واپسی نہ کریں اور بعض نے کہا آپ کے پاس کچھ لوگ اور آپ ﷺ کے صحابہ ہیں، ہماری رائے تو یہ ہے کہ آپ ان کو اس وباء کے سامنے نہ لے جائیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اچھا میرے پاس سے اب چلے جاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے سامنے انصار کو بلاؤ، میں نے ان کو بلا لیا، پس آپ نے ان سے بھی یہی مشورہ مانگا تو وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چلے اور مہاجرین کی طرح ان میں بھی آپس میں اختلاف ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے پاس موجود قریش کے بڑی عمر کے لوگوں کو بلا کر لاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر ہجرت کی۔ چنانچہ میں ان کو بھی بلا لایا، پس ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا اور سب نے یہ کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ واپس لوٹ جائیں اور انہیں اس وباء کے سامنے پیش نہ کریں۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کروادیا کہ صبح کو واپسی کے لئے ہم روانہ ہوں گے۔ پس تم لوگ صبح کو تیاری کرلو تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگ کر جاتے ہو؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کاش یہ بات آپ کے علاوہ کوئی اور کہتا! ہاں، ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، بھلا یہ بتلاؤ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور وہ ایسی وادی میں اتریں جس کے دو کنارے ہوں، ایک ان میں سے سرسبز ہو اور دوسرا بنجر، کیا یہ حقیقت نہیں کہ آپ ان اونٹوں کو سرسبز حصے میں چرائیں گے تب بھی اللہ کی تقدیر سے ہی چرائیں گے اور اگر بنجر حصے پر چرائیں تب بھی اللہ کی تقدیر سے ہی چرائیں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ گئے جو اپنے کسی کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے مشورے میں نہیں آ سکے تھے۔ انہوں نے فرمایا میرے پاس اس معاملے کی بابت علم ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم سنو کہ کسی جگہ پر کوئی وباء پھیلی ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وباء پھیلے جہاں تم موجود ہو تو اس سے بھاگنے کے لئے وہاں سے مت نکلو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ جل شانہ کی تعریف کی اور واپس لوٹ

آئے۔ (بخاری و مسلم) العدوۃ: وادی کا کنارہ۔

(۱۷۹۲) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ فِيْهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا". متفق عليه.

(۱۷۹۲) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم کسی علاقے میں طاعون پھیلنے کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب وہ کسی جگہ پھیل جائے جب کہ تم بھی وہاں موجود ہو تو اب وہاں سے مت نکلو۔ (بخاری و مسلم)

(۳۶۲) جادو کرنے اور سیکھنے کی شدید حرمت کا بیان

(٤٠٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (سورة البقرة: ١٠٢)

(۴۰۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفر نہیں کیا (نعوذ باللہ) مگر شیطان کفر کیا کرتے تھے اور حالت یہ تھی کہ آدمیوں کو بھی سحر کی تعلیم دیا کرتے تھے۔''

(۱۷۹۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: "اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ". متفق عليه.

(۱۷۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، ② جادو کرنا، ③ کسی جان کو ناحق قتل کرنا، ④ سود کھانا، ⑤ یتیم کا مال کھانا، ⑥ لڑائی کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگنا، ⑦ پاک دامن غافل عورتوں پر تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم)

(۳۶۳) کفار کے علاقوں میں قرآن مجید کے ساتھ سفر کرنے کی ممانعت جب کہ قرآن مجید کا دشمنوں کے ہاتھ لگ جانے کا خطرہ ہو

(۱۷۹٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: "نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ". متفق عليه.

(۱۷۹۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ قرآن مجید کے ساتھ دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۶۴) کھانے پینے اور دیگر استعمالات کی صورتوں میں سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کرنے کی ممانعت کا بیان

(۱۷۹۵) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ

(۱۷۹۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلَّذِیْ يَشْرَبُ فِیْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَجَهَنَّمَ". متفق عليه.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "اِنَّ الَّذِیْ يَأْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِیْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ."

ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بے شک وہ شخص جو سونے اور چاندی کے برتن میں کھاتا پیتا ہے (وہ جہنم کی آگ سے اپنے پیٹ کو بھرتا ہے)۔

(۱۷۹۶) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ، وَالشُّرْبِ فِیْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: "هُنَّ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا، وَهِیَ لَكُمْ فِی الْآخِرَةِ" متفق عليه.

وَفِیْ رِوَايَةٍ فِی الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوْا فِیْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوْا فِیْ صِحَافِهَا."

(۱۷۹۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ریشم اور دیباج کے استعمال کرنے سے اور سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور آپ ﷺ نے فرمایا یہ دنیا میں ان کافروں کے لئے ہیں اور یہ آخرت میں تمہارے لئے ہوں گے۔ (بخاری ومسلم)

بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے، اس میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم ریشم اور دیباج مت پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ان کے پیالوں میں کھاؤ۔

(۱۷۹۷) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عِنْدَ نَفَرٍ مِنَ الْمَجُوْسِ، فَجِیْءَ بِفَالُوْذَجٍ عَلٰى اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ، فَقِيْلَ لَهٗ: حَوِّلْهُ، فَحَوَّلَهٗ عَلٰى اِنَاءٍ مِنْ خَلَنْجٍ، وَجِیْءَ بِهٖ، فَاَكَلَهٗ. رواه البيهقی بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

"اَلْخَلَنْجُ": اَلْجَفْنَةُ.

(۱۷۹۷) حضرت انس بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مجوسیوں کے چند آدمیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران چاندی کے ایک برتن میں فالودہ لایا گیا تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو نہ کھایا۔ ان سے کہا گیا اسے دوسرے برتن میں ڈال کر لائیں، چنانچہ انہوں نے اس فالودہ کو لکڑی کے ایک برتن میں ڈال دیا، پھر آپ کے پاس لایا گیا تو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کھا لیا۔ بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

الخلنج: لکڑی کا پیالہ جو صحفہ سے بڑا ہوتا ہے۔

(۳۶۵) مرد کو زعفرانی رنگ کا لباس پہننے کی حرمت کا بیان

(۱۷۹۸) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. متفق عليه.

(۱۷۹۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مرد کو زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۷۹۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ، فَقَالَ: "اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا؟" قُلْتُ: اَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: "بَلْ اَحْرِقْهُمَا".

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقَالَ: "اِنَّ هٰذَا مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا." رواه مسلم.

(۱۷۹۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا کیا تمہاری والدہ نے یہ کپڑے تم کو پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں انہیں دھو ڈالوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلکہ ان کو جلا ڈالو۔ ایک اور روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کافروں کا لباس ہے، پس تم اس کو مت پہنو۔ (مسلم)

(۳۶۶) دن سے رات تک خاموش رہنے کی ممانعت کا بیان

(۱۸۰۰) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ، وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ". رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: كَانَ مِنْ نُسُكِ الْجَاهِلِيَّةِ الصُّمَاتُ، فَنُهُوْا فِي الْاِسْلَامِ عَنْ ذٰلِكَ، وَاُمِرُوْا بِالذِّكْرِ وَالْحَدِيْثِ بِالْخَيْرِ.

(۱۸۰۰) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے آپ ﷺ کا یہ فرمان یاد ہے کہ بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں ہے اور کسی دن رات تک خاموش رہنے کی کوئی حیثیت نہیں۔ (اس روایت کو ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

امام خطابی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کی عبادات میں خاموش رہنا بھی تھا، پس اسلام نے اس کو منع کر دیا اور حکم دیا کہ خاموش رہنے کے بجائے اللہ کا ذکر اور بھلائی کی بات کرو۔

(۱۸۰۱) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ اَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا: زَيْنَبُ، فَرَآهَا لَا تَتَكَلَّمُ. فَقَالَ: مَالَهَا لَا تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالُوْا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً، فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِيْ، فَاِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ، هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ! فَتَكَلَّمَتْ. رواه البخاری.

(۱۸۰۱) حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ احمس قبیلہ کی ایک عورت کے پاس تشریف لائے جن کو زینب کہا جاتا تھا، اس کو دیکھا کہ وہ بولتی نہیں تھی، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا اس کو کیا ہوا یہ بات کیوں نہیں کرتی؟ انہوں نے کہا اس نے خاموش رہنے کا ارادہ کیا ہوا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا بات چیت کرو، اس لئے کہ یہ خاموشی جائز نہیں یہ تو زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔ پس اس عورت نے بولنا شروع کر دیا۔ (بخاری)

(۳۶۷) انسان کا اپنے والد یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرنے کی حرمت کا بیان

(۱۸۰۲) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ". متفق علیه.

(۱۸۰۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے آپ کو اپنے والد کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا والد نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۰۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَهُوَ كُفْرٌ". متفق عليه.

(۱۸۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے آباء واجداد سے اعراض نہ کیا کرو، پس جس شخص نے اپنے والد سے اعراض کیا تو اس نے کفر کیا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۰٤) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلَی الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ مَاعِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ، وَمَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ، فَنَشَرَهَا؛ فَاِذَا فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ، وَفِيْهَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ، فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا، اَوْ آوٰی مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفاً وَلَا عَدْلاً، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ، يَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِماً، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلاً، وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَيْرِ مَوَالِيْهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلاً". متفق عليه. "ذمة المسلمس" اى: عهدهم وامانتهم. "واخفره": نقض عهده. "و الصرف": التوبة، و قيل: الحيلة. "والعدل": الفداء.

(۱۸۰۴) حضرت یزید بن شریک بن طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، پس میں نے ان سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ اللہ کی قسم ہمارے پاس کوئی اور کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھتے ہوں سوائے اللہ کی کتاب کے اور ان احکام کے جو ان صحیفوں میں ہیں، پس آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس صحیفے کو کھولا تو اس میں اونٹوں کی عمریں اور زخمیوں کی دیت کے متعلق احکام تھے اور اس صحیفے میں یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے، جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفلی عبادت۔ مسلمانوں کا عہد ایک ہے، جس کے ساتھ ان کا ایک ادنیٰ آدمی کوشش کرتا ہے، جس نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑ دیا تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفلی۔ اور جس نے اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف یا اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کی تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرض عبادت قبول کرے گا نہ نفلی عبادت۔

(۱۸۰۵) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰی لِغَيْرِ اَبِيْهِ هُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعٰی مَا لَيْسَ لَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا. وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ". متفق عليه، وهذا لفظ رواية مسلم.

(۱۸۰۵) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے بھی جان بوجھ کر اپنے کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کیا تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا اور جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس نے کسی شخص کو کافر کہہ کر پکارا یا یوں کہا ''اے اللہ کے دشمن'' حالانکہ وہ ایسا نہ ہو تو وہ الزام کہنے والے پر ہی لوٹ آئے گا۔ (بخاری ومسلم اور یہ الفاظ مسلم کی روایت کے ہیں)۔

(۳۶۸) جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان چیزوں کے ارتکاب سے ڈرانے کا بیان

(٤٠٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْيُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (سورة النور: ٦٣)

(۴۰۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو لوگ اللہ کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔''

(٤١٠) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ﴾ (سورة آل عمران: ٣٠)

(۴۱۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ تم کو ڈراتا ہے اپنے سے۔''

(٤١١) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ (سورة البروج: ١٢)

(۴۱۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''بے شک تمہارے رب کی پکڑ سخت ہے۔''

(٤١٢) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ اِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ أَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ﴾ (سورة هود: ١٠٢)

(۴۱۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور تمہارے رب کی پکڑ کا طریقہ یہی ہے کہ جب وہ بستیوں کے رہنے والے ظالموں کو پکڑتا ہے، بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور نہایت سخت ہوتی ہے۔''

(١٨٠٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّأْتِيَ الْمَرْءُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ". متفق عليه

(۱۸۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ نے اس کے لئے حرام کیا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۳۶۹) جو شخص حرام چیزوں کا ارتکاب کرے تو اس کو کیا کہنا اور کیا کرنا چاہئے

(٤١٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾ (سورة فصلت: ٣٦)

(۴۱۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔''

(٤١٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَآئِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ﴾ (سورة الاعراف: ٢٠١)

(۴۱۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''بے شک جو لوگ خدا ترس ہیں جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں، یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔''

(٤١٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ، أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ

(۴۱۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں، فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر جمتے نہیں ہیں،

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِیْنَ فِیْهَا، وَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ﴾ (سورة آل عمران: ۱۳۵، ۱۳۶)

ان ہی کا بدلہ ان کے رب کے پاس مغفرت ہے اور ان کے لئے جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے۔"

(۴۱۶) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَتُوْبُوْآ اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعاً اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (سورة النور: ۳۱)

(۴۱۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

(۱۸۰۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِیْ حَلْفِهٖ: بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی، فَلْیَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْیَتَصَدَّقْ". متفق علیه.

(۱۸۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قسم کھائی کہ لات، عزی کی قسم! تو اس کو چاہئے کہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ جوا کھیلیں تو اس کو چاہئے کہ اس مال کو صدقہ کر دے۔ (بخاری و مسلم)

كتاب المنثورات والملح

(۳۷۰) متفرق حدیثوں اور علاماتِ قیامت کا بیان

(۱۸۰۸) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِیْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ. فَلَمَّا رُحْنَا اِلَیْهِ، عَرَفَ ذٰلِكَ فِیْنَا، فَقَالَ: "مَاشَأْنُكُمْ؟" قُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ، فَخَفَّضْتَ فِیْهِ وَرَفَّعْتَ، حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ. فَقَالَ: "غَیْرُالدَّجَّالِ اَخْوَفُنِیْ عَلَیْكُمْ، اِنْ یَخْرُجْ وَاَنَا فِیْكُمْ، فَاَنَا حَجِیْجُهٗ دُوْنَكُمْ، وَاِنْ یَخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِیْجُ نَفْسِهٖ، وَاللّٰهُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ، اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُهٗ طَافِیَةٌ، كَاَنِّیْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِالْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْیَقْرَأْ عَلَیْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ یَمِیْنًا وَعَاثَ شِمَالًا، یَاعِبَادَاللّٰهِ، فَاثْبُتُوْا" قُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَالُبْثُهٗ فِیْ

(۱۸۰۸) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر فرمایا تو اس کے فتنے کو حقیر اور بڑا خطرناک کر کے بیان کیا (یا آواز کو بلند اور پست کیا) یہاں تک کہ ہم نے اس کی بابت گمان کیا کہ وہ یہاں کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ پس جب ہم (بعد میں) رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ ﷺ نے ہمارے اندر موجود اضطراب کو پہچان لیا اور دریافت فرمایا، تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ نے صبح دجال کا ذکر فرمایا اور اسے حقیر اور خطرناک کر کے بیان فرمایا، یہاں تک کہ ہم نے اس کی بابت گمان کیا کہ وہ یہاں کھجوروں کے جھنڈ میں ہی موجود ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا، دجال کے علاوہ اور چیزوں سے مجھے تمہاری بابت زیادہ اندیشہ ہے، اگر دجال میری موجودگی میں نکلا، تو تمہاری جگہ میں خود اس سے نمٹ لوں گا اور اگر میری زندگی کے بعد نکلا تو ہر آدمی خود اپنے نفس کا دفاع کرے گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا جانشین ہے (میری بجائے اللہ نگران ہے)، وہ دجال نوجوان اور گھنگھریالے بالوں والا ہوگا، اس کی

الْأَرْضِ؟ قَالَ: "اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ" قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: "لَا، اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ" قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: "كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ، فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوْهُمْ، فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ، وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ، فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَاكَانَتْ ذُرًى، وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا، وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ، فَيَدْعُوْهُمْ، فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مُمْلِحِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ، فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ، فَيَقْطَعُهٗ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ، وَ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَكَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَالْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ، وَاضِعاً كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهٗ، قَطَرَ، وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ اِلٰى حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ، فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهٗ، ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ، وَ يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَاداً لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ. وَيَبْعَثُ اللّٰهُ

ایک آنکھ (انگور کی طرح) ابھری ہوئی ہوگی، گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں، پس تم میں سے جو شخص اسے پالے اسے چاہئے کہ وہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیانی راستے پر ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا، اے اللہ کے بندو! (اس وقت) ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس کا زمین میں کتنا قیام ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور ایک دن جمعہ کے برابر ہوگا اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔ ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی (پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں۔ تم اس کا اندازہ کر کے پڑھنا۔ ہم نے پوچھا، یارسول اللہ! اس کی زمین میں تیز رفتاری کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا بارش کی طرح، جس کو ہوا پیچھے کی طرف دھکیل رہی ہو۔ (یہ کنایہ ہے تیزی کے ساتھ فساد پھیلانے سے) پس وہ لوگوں کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا، پس وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کے حکم کو مانیں گے، پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اگائے گی۔ پس ان کے چرنے والے جانور جب شام کو ان کے پاس لوٹیں گے، تو ان کے کوہان پہلے سے کہیں زیادہ لمبے ہوں گے، ان کے تھن کامل طور پر بھرے ہوں گے اور ان کی کوکھیں زیادہ کشادہ ہوں گی۔ پھر وہ کچھ اور لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں اپنے ماننے کی دعوت دے گا، وہ اس کی بات کو رد کر دیں گے، پس وہ ان سے لوٹے گا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے، ان کے مالوں (ڈنگروں) میں سے ان کے پاس کچھ نہیں رہے گا اور وہ کسی ویرانے سے گزرے گا تو اس کو کہے گا، اپنے خزانے نکال دے، تو اس زمین کے خزانے، شہد کی مکھیوں کے سرداروں کی طرح اس کے پیچھے لگ جائیں گے، پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اس پر تلوار سے وار کرے گا، جو تیر انداز کے نشانے کی طرح، دو ٹکڑے کر دے گا، پھر اسے بلائے گا تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ ہنس رہا ہوگا۔ پس دجال اسی حالت میں ہوگا، اللہ تعالیٰ مسیح

يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ، فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا، وَ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْراً مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِأَحَدِ كُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى طَيْراً كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ، فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَطَراً لَا يَكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَ يَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى رِيْحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ.“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ابن مریم علیہ السلام کو زمین میں بھیج دے گا۔ پس وہ آسمان سے دمشق کی مشرقی جانب، سفید مینار پر، زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے، اپنی ہتھیلیاں دو فرشتوں کے پروں (بازوؤں) پر رکھے ہوئے اتریں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے گریں گے اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تب بھی موتی کی طرح چاندی کی بوندیں گریں گی، جس کافر کو بھی آپ کی سانس کی بھاپ پہنچے گی وہ مرجائے گا اور آپ کا سانس آپ کی حد نظر تک پہنچے گا، پس آپ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اسے باب لد کے پاس پائیں گے اور اسے قتل کردیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام ایسے لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے اس دجال کے فتنے سے محفوظ رکھا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں ان کے درجات کی خوشخبری دیں گے جو ان کو جنت میں ملیں گے۔ پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے اپنے کچھ بندے ایسے نکالے ہیں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ پس تو میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر ان کی حفاظت کر اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلندی سے پستی کی طرف تیزی سے دوڑیں گے، ان کا پہلا ٹولہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا اور اس کا سارا پانی چٹ کر جائے گا اور اس کا آخری ٹولہ وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ (اس عرصے میں) اللہ کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی گھرے ہوئے رہیں گے، یہاں تک کہ ان میں ہر ایک کو بیل کی ایک سری تمہارے آج کے سو دینار سے بہتر معلوم ہوگی، پس اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی، اللہ ان سے راضی ہو، اللہ کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کردے گا جس سے وہ دفعتاً ایک جان کی طرح، مرجائیں گے۔ پھر اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم زمین پر اتریں گے، پس وہ زمین میں ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں پائیں گے جو ان کی لاشوں کی گندگی اور سخت بدبو سے خالی ہو۔ پس اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر اللہ کی طرف (دعا کے لئے) متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے بڑے

قَوْلُهُ: "خَلَّةٌ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ" اى: طَرِيْقًا بَيْنَهُمَا، وَقَوْلُهُ: "عَاثَ" بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، وَالْعَيْثُ: اَشَدُّ الْفَسَادِ. "وَالذُّرَى": بِضَمِّ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ أَعَالِي الْاَسْنِمَةِ، وَهُوَجَمْعُ ذِرْوَةٍ بِضَمِّ الذَّالِ وَكَسْرِهَا "وَالْيَعَاسِيْبُ": ذُكُوْرُالنَّحْلِ. "وَجِزْلَتَيْنِ": أَىْ قِطْعَتَيْنِ. "وَالْغَرَضُ": أَى الْهَدَفُ الَّذِيْ يُرْمٰى إِلَيْهِ بِالنَّشَّابِ، أَىْ يَرْمِيْهِ رَمْيَةً كَرَمْيِ النَّشَّابِ اِلَى الْهَدَفِ. "وَالْمَهْرُوْدَةُ" بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمُعْجَمَةِ، وَهِيَ: الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ. قَوْلُهُ: "لَايَدَانِ" اَىْ: لَاطَاقَةَ. "وَ النَّغَفُ": دُوْدٌ. "وَفَرْسٰى": جَمْعُ فَرِيْسٍ، وَهُوَ الْقَتِيْلُ. وَ "الزَّلَقَةُ": بِفَتْحِ الزَّايِ وَاللَّامِ وَبِالْقَافِ، وَرُوِىَ "الزُّلْفَةُ" بِضَمِّ الزَّايِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ وَبِالْفَاءِ، وَهِيَ الْمِرْآةُ. "وَالْعِصَابَةُ": اَلْجَمَاعَةُ. "وَالرِّسْلُ" بِكَسْرِالرَّاءِ: اَللَّبَنُ "اَللِّقْحَةُ": اَللَّبُوْنُ. "وَ الْفِئَامُ" بِكَسْرِالْفَاءِ، وَبَعْدَهَاهَمْزَةٌ مَمْدُوْدَةٌ: اَلْجَمَاعَةُ. "وَالْفَخِذُ" مِنَ النَّاسِ: دُوْنَ الْقَبِيْلَةِ.

پرندے بھیجے گا جیسے بختی اونٹوں کی گردنیں ہوتی ہیں، وہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا، وہاں ان کو پھینک دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش نازل فرمائے گا جس سے کوئی گھر اور خیمہ محفوظ نہیں رہے گا (یعنی سب کو پہنچے گی)، پس وہ ساری زمین کو دھودے گی حتیٰ کہ اسے چکنی چٹان یا آئینے کی طرح صاف کر کے چھوڑے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل اگا اور اپنی برکت پھیر لا۔ پس اس وقت ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں اتنی برکت ڈال دی جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہوگی اور ایک دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلے کو کافی ہوگی اور دودھ دینے والی ایک بکری لوگوں میں سے ایک گھرانے کو کافی ہوگی۔ پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ان مسلمانوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے لگے گی، پس وہ ہر مومن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی، (اس کے بعد) صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو اس زمین میں گدھوں کی طرح علانیہ لوگوں کے سامنے عورتوں سے جماع کریں گے، پس انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ (مسلم)

خلة: یعنی ان دونوں کے درمیان راستہ۔ **عاث:** عین اور ثاء کے ساتھ، **العیث** کے معنی ہیں سخت ترین فساد۔ **الذری:** ذال پر پیش، کوہانوں کی بلندی۔ یہ **ذروة** کی جمع ہے، اس کی ذال پر زیر اور پیش دونوں طرح جائز ہے۔ **یعاسیب:** شہد کی نر مکھیاں۔ **جزلتین:** دو ٹکڑے۔ **الغرض:** وہ نشانہ جس کو تیر مارا جائے، یعنی اس کو اس طرح (تلوار) مارے گا جس طرح تیر کو نشانے پر مارتے ہیں۔ **المهرودة:** یہ دال اور ذال دونوں کے ساتھ جائز ہے، زرد رنگ کا کپڑا۔ **لا یدان:** نہیں طاقت۔ **النغف:** کیڑا۔ **فرسی:** فریس کی جمع، مقتول۔ **الزلقة** زاء، لام اور قاف پر زبر: (چکنی چٹان) اور یہ **زلفة** بھی مروی ہے، زاء پر پیش لام پر سکون اور پھر فاء، آئینہ۔ **العصابة:** جماعت۔ **الرسل:** راء کے نیچے زیر، دودھ۔ **اللبون**. دودھیل جانور۔ **الفئام:** فاء کے نیچے زیر، اس کے بعد ہمزہ **ممدودہ:** جماعت۔ **الفخذ من الناس:** قبیلے سے کم

جماعت یعنی خاندان یا گھرانہ۔

(۱۸۰۹) وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: حَدِّثْنِيْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَّالِ، قَالَ: "اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ، وَاِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَنَارًا، فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا، فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ، فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا، فَاِنَّهٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ." فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: وَاَنَا سَمِعْتُهٗ. متفق عليه.

(۱۸۰۹) حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو ان سے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کی بابت جو سنا ہے وہ میرے سامنے بیان فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا بے شک دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، لوگ جس کو پانی خیال کریں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی اور جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ میٹھا ٹھنڈا پانی ہوگا، پس تم میں سے جو شخص اس دجال کو پالے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس میں گرے جس کو وہ آگ خیال کرے، اس لئے کہ وہ میٹھا عمدہ پانی ہوگا۔ تو حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے بھی یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۱۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ اُمَّتِيْ، فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ، لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، اَوْاَرْبَعِيْنَ شَهْرًا، اَوْ اَرْبَعِيْنَ عَامًا، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَطْلُبُهٗ، فَيُهْلِكُهٗ، ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ؛ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ، عَزَّوَجَلَّ، رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْاِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتّٰى لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ، لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ، فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ، وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ،

(۱۸۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں دجال نکلے گا اور وہ چالیس تک رہے گا، میں نہیں جانتا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال، پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا، وہ اسے تلاش کر کے ہلاک کر دیں گے، پھر لوگ سات سال تک اسی طرح رہیں گے کہ دو شخصوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، پس روئے زمین پر جو شخص بھی ایسا ہوگا کہ اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی یا ایمان ہو، وہ ہوا اس کی روح قبض کر لے گی حتیٰ کہ کوئی آدمی اگر پہاڑ کے درمیان میں بھی گھسا ہوا ہوگا تو ہوا وہاں پہنچے گی اور اس کی روح قبض کر لے گی۔ پھر بدترین لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جن میں شرانگیزی اور قضائے شہوت کے اعتبار سے پرندوں کی سی پھرتی اور ایک دوسرے کے تعاقب اور خون ریزی میں خونخوار جانوروں کی سی درندگی ہوگی، وہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے اور نہ کسی برائی کو برائی۔ پس شیطان ان کے پاس انسانی شکل بنا کر آئے گا اور کہے گا کیا تم بات نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ پس وہ انہیں بتوں کی پوجا کرنے کا حکم دے گا (جس کی وہ تعمیل کریں گے)، اس کے باوجود ان کو

فَلَايَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتاً وَرَفَعَ لِيْتاً، وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهِ، فَيُصْعَقُ، وَيُصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْقَالَ: يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَراً كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ، فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُالنَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى، فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ، وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: اَخْرِجُوْابَعْثَ النَّارِ، فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ، فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْباً، وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ". رواه مسلم.

"اللِّيْتُ" صَفْحَةُ الْعُنُقِ، وَمَعْنَاهُ: يَضَعُ صَفْحَةَ عُنُقِهِ، وَيَرْفَعُ صَفْحَتَهُ الْاُخْرٰى.

رزق کی فراوانی حاصل ہوگی اور ان کی زندگی آسائش و آرام سے گزر رہی ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا جو بھی اس کی آواز سنے گا اپنی گردن اس کی طرف جھکالے گا اور پھر اوپر اٹھائے گا اور سب سے پہلا شخص جو اس کی آواز سنے گا وہ ہوگا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی (درستی) کر رہا ہوگا، پس وہ (صور کی آواز سنتے ہی) بے ہوش ہو جائے گا اور اس کے اردگرد کے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا یا (فرمایا) نازل فرمائے گا، گویا کہ وہ شبنم ہے (یعنی پھوار کی شکل میں بارش ہوگی) جس سے انسانی جسم (نباتات کی طرح) اگ آئیں گے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا، اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو، (فرشتوں کو حکم دیا جائے گا) ان کو ٹھہراؤ، ان سے باز پرس ہوگی۔ پھر کہا جائے گا، ان میں سے جہنمیوں کو نکال لو۔ پس پوچھا جائے گا کتنوں میں سے کتنے لوگ؟ ان کو بتلایا جائے گا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ پس یہ دن وہ ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھولی جائے گی۔ (مسلم)

اللیت: گردن کا کنارہ اور اس کے معنی ہیں کہ وہ گردن کا ایک کنارہ رکھے گا اور اس کے دوسرے کنارے کو بلند کرے گا۔

(١٨١١) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ، وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّاعَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ تَحْرُسُهُمَا، فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، يُخْرِجُ اللّٰهُ مِنْهَا كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ". رواه مسلم

(١٨١١) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مکہ اور مدینہ کے پہاڑی راستوں میں سے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہوں گے جو صفیں باندھے ہوئے اس کی حفاظت کر رہے ہوں گے، پس دجال زمین شور پر اترے گا تو مدینہ تین مرتبہ زلزلے سے لرز اٹھے گا، اللہ تعالیٰ مدینے سے ہر کافر اور منافق کو باہر نکال دے گا۔ (مسلم)

(١٨١٢) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِاَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفاً عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ". رواه مسلم.

(١٨١٢) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے لگیں گے (یعنی اس کی اتباع کریں گے)، جن کے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی۔

(١٨١٣) وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(١٨١٣) حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ دجال کے خوف سے

"لَيَنْفِرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ". رواه مسلم.

(١٨١٤) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَابَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ". رواه مسلم.

(١٨١٥) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ، فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَيَتَلَقَّاهُ الْمَسَالِحُ: مَسَالِحُ الدَّجَّالِ. فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: اِلٰى اَيْنَ تَعْمِدُ؟ فَيَقُوْلُ: اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُوْلُ: مَابِرَبِّنَا خَفَاءٌ! فَيَقُوْلُوْنَ: اُقْتُلُوْهُ، فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَلَيْسَ قَدْنَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَداً دُوْنَهُ، فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهِ اِلَى الدَّجَّالِ، فَاِذَارَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَاْمُرُالدَّجَّالُ بِهِ، فَيُشَبَّحُ، فَيَقُوْلُ: خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ، فَيُوْسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْباً، فَيَقُوْلُ: أَوَمَا تُؤْمِنُ بِيْ؟ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ! فَيُؤْمَرُبِهِ، فَيُوْشَرُ بِالْمِنْشَارِمِنْ مَفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: قُمْ. فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: اَتُؤْمِنُ بِيْ؟ فَيَقُوْلُ: مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ مَابَيْنَ رَقَبَتِهِ اِلٰى تَرْقُوَتِهِ نُحَاساً، فَلَايَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلاً، فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ، فَيَحْسَبُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهُ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ." فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً

بھاگ کر پہاڑوں پر پناہ لیں گے۔ (مسلم)

(۱۸۱۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے کہ حضرت آدم کی پیدائش سے قیامت کے قائم ہونے تک دجال سے زیادہ خطرناک کوئی فتنہ نہیں ہے۔ (مسلم)

(۱۸۱۵) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دجال کا خروج ہوگا تو مؤمنوں میں ایک آدمی اس کی طرف جائے گا، پس اس کو دجال کے مسلح پہرے دار ملیں گے، وہ اس مؤمن سے پوچھیں گے کہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ تو وہ کہے گا میرا اس شخص کے پاس جانے کا ارادہ ہے جو نکلا ہے، وہ اس سے کہیں گے کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے ہو؟ تو وہ مؤمن جواب دے گا ہمارے رب سے تو کوئی پوشیدہ نہیں، پس وہ کہیں گے کہ اس کو (مؤمن) کو قتل کردو، پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کو کہیں گے کیا تمہارے رب نے تمہیں اس بات سے منع نہیں کیا ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو بھی قتل نہ کرنا۔ پس وہ مؤمن کو دجال کے پاس لے جائیں گے، جب وہ مؤمن دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہی وہ دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، تو دجال حکم دے گا کہ اس کو پیٹ کے بل لٹایا جائے اور کہے گا اسے پکڑو اور اس کے سر اور چہرے کو مارا جائے، پس مارنے سے اس مؤمن کی پشت اور پیٹ کو کشادہ کردیا جائے گا، پھر دجال پوچھے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا تو مسیح کذاب ہے۔ پھر دجال اس کے بارے میں حکم دے گا کہ آرے سے اس کے سر کے درمیان سے اس کو چیر دیا جائے حتیٰ کہ وہ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان چلے گا۔ پس اسے کہے گا کھڑا ہوجا، پس وہ مؤمن سیدھا کھڑا ہوجائے گا۔ دجال پھر کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ مؤمن کہے گا تیرے بارے میں تو اب میرے یقین میں اور اضافہ ہوگیا ہے، پھر وہ کہے گا اے لوگو! میرے بعد یہ کسی کے ساتھ میرا جیسا سلوک نہیں کرسکے گا، پھر دوبارہ دجال اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور پسلی کے درمیانی حصے کو تانبے کا بنادیں گے، پھر دجال اس کے گلے کو کاٹنے کی طاقت نہیں رکھ سکے گا، پھر دجال

عِنْدَرَبِّ الْعَالَمِيْنَ"» (رواه مسلم، وروى البخارى بَعْضَهُ بِمَعْنَاهُ.

"اَلْمَسَالِحُ": هُمُ الْخُفَرَاءُ وَالطَّلَائِعُ.

اس مؤمن آدمی کو اس کے ہاتھوں اور پاؤں کو باندھ کر اس کو دور پھینک دے گا، لوگ سمجھیں گے اس نے اس کو آگ میں پھینکا ہے لیکن حقیقتاً وہ جنت میں ڈال دیا گیا ہوگا۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا رب العالمین کے نزدیک یہ شخص تمام لوگوں سے شہادت میں بڑا ہوگا۔ (مسلم) بخاری نے بھی اس معنی کی کئی روایات نقل کی ہیں۔

المسالح: پہرے دار، سپاہی، جاسوس۔

(۱۸۱۶) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: مَاسَأَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَمِمَّاسَأَلْتُهُ، وَاِنَّهُ قَالَ لِيْ: "مَا يَضُرُّكَ؟" قُلْتُ: اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ! قَالَ: "هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ". متفق عليه.

(۱۸۱۶) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کے فتنے کے بارے میں جتنے سوالات میں نے کئے اتنے کسی نے بھی نہیں کئے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا وہ تم کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے پاس روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی، آپ ﷺ نے فرمایا اہل ایمان کو بچالینا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ آسان ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۱۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ، وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ". متفق عليه.

(۱۸۱۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بھی نبی آیا اس نے اپنی امت کو جھوٹے دجال سے ضرور ڈرایا، خبردار! وہ دجال کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر لکھا ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۱۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثاً عَنِ الدَّجَّالِ مَاحَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ! اِنَّهُ اَعْوَرُ، وَاِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ". متفق عليه.

(۱۸۱۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتلاؤں جو کسی بھی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتلائی ہے وہ کانا ہے، اور وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس جنت اور جہنم جیسی چیز ہوگی، پس جس کو وہ جنت کہے گا وہ درحقیقت جہنم ہوگی۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ، فَقَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ". متفق عليه.

(۱۸۱۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا تذکرہ فرمایا کہ اللہ جل شانہ کانا نہیں ہے، یاد رکھو کہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے گویا کہ اس کی آنکھ ابھرا ہوا انگور ہو۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۲۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ

(۱۸۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَامُسْلِمُ، هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ، تَعَالَ، فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ، فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ". متفق عليه.

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمانوں کی یہودیوں سے جنگ نہیں ہوگی، یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے بھی چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت بول اٹھے گا اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، اس کو مار، سوائے غرقد کے درخت کے، اس لئے کہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۲۱) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِالْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُ: يَالَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ، مَابِهٖ اِلَّا الْبَلَاءُ". متفق عليه.

(۱۸۲۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر پر سے گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا کہ کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا، دین کی وجہ سے نہیں کہے گا بلکہ اس کا سبب دنیا کے مصائب ہوں گے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۲۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يُقْتَتَلُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ، فَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّيْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَنْجُوْ". متفق عليه.

(۱۸۲۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دریائے فرات خشک ہو کر اس سے سونے کا پہاڑ نہ نکل آئے، اس پر لڑائی ہوگی، ہر سو میں سے ننانوے آدمی مارے جائیں گے، ان میں سے ہر ایک سوچے گا کہ شاید میں بچ جاؤں گا۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "يُوْشِكُ اَنْ يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا."

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے خزانے کو ظاہر کرے، پس جو شخص اس وقت موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۲۳) وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَاكَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ يُرِيْدُ: عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ، وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ، يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا، فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا". متفق عليه

(۱۸۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ مدینہ کو بہتر حالت میں ہونے کے باوجود چھوڑ جائیں گے، اس وقت سوائے وحشی درندوں اور پرندوں کے ادھر کا کوئی رخ نہیں کرے گا۔

آخر میں جن پر قیامت قائم ہوگی قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے ہوں گے جو اپنی بکریوں کے ریوڑ کو ہانکتے ہوئے مدینہ جا رہے ہوں گے، پس وہ مدینہ کو وحشیوں کی رہائش گاہ پائیں گے یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع مقام پر پہنچیں گے تو دونوں اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۲۴) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(۱۸۲۴) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں تمہارے خلفاء میں سے

"يَكُوْنُ خَلِيْفَةٌ مِنْ خُلَفَائِكُمْ فِيْ آخِرِالزَّمَانِ يَحْثُو الْمَالَ، وَلَا يَعُدُّهُ". رواه مسلم.

ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر لوگوں کو مال دے گا اور وہ اس مال کو شمار بھی نہیں کرے گا۔ (مسلم)

(١٨٢٥) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، فَلَا يَجِدُ أَحَداً يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُوْنَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ". رواه مسلم.

(١٨٢٥) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک وقت ضرور ایسا آئے گا کہ آدمی سونے کے مال کا صدقہ لے کر پھرے گا لیکن کوئی شخص اس کو ایسا نہیں ملے گا جو اس کے اس مال کو قبول کرلے اور یہ حالت بھی دیکھنے میں آئے گی کہ چالیس چالیس عورتیں ایک ایک آدمی کی نگرانی اور پناہ میں ہوں گی اور ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے ہوگا۔ (مسلم)

(١٨٢٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَاراً، فَوَجَدَالَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهِ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْذَهَبَكَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ، وَلَمْ أَشْتَرِالذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِيْ لَهُ الْأَرْضُ: إِنَّمَابِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيْهَا، فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا: لِيْ غُلَامٌ. وَقَالَ الْآخَرُ: لِيْ جَارِيَةٌ. قَالَ: أَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَأَنْفِقُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ، وَتَصَدَّقَا". متفق عليه.

(١٨٢٦) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے ایک زمین کا سودا کیا تو زمین کے خریدنے والے نے زمین میں سے ایک سونے کا منکا پایا تو اس نے فروخت کرنے والے سے کہا اپنا سونا واپس لے لو، میں نے تو تم سے صرف زمین کا سودا کیا تھا، اس سونے کے (منکے کا) تو نہیں۔ زمین کے مالک نے کہا میں نے تو تم سے زمین اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا ہی سودا کیا تھا۔ پس وہ دونوں اپنا فیصلہ کرانے کے لئے ایک آدمی (قاضی) کے پاس گئے تو اس شخص نے جن کے پاس وہ فیصلہ کروانے گئے اس نے کہا کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے، اس فیصلہ کرنے والے نے کہا تم دونوں اپنے لڑکے اور لڑکی کا باہم نکاح کرواور ان کی شادی پر اس سونے سے خرچ کرو اور جو باقی رہے اس کو صدقہ کردو۔ (بخاری ومسلم)

(١٨٢٧) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ، فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَاذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الْأُخْرٰى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَا إِلٰى دَاوُدَ، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى، فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: اِئْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ أَشُقُّهُ

(١٨٢٧) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا دو عورتیں تھیں، دونوں کے پاس ان کے بیٹے بھی تھے، ایک بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بیٹے کو وہ لے گیا تو ایک عورت نے اپنی ساتھی عورت سے کہا بھیڑیا تیرے بیٹے کو لے گیا ہے۔ دوسری نے کہا وہ تیرا بیٹا لے گیا ہے۔ پس یہ دونوں فیصلے کے لئے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں تو انہوں نے اس بچے کا بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کردیا پھر یہ دونوں باہر نکل کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس چلی گئیں اور پورا واقعہ بتلایا تو انہوں نے فرمایا

بَيْنَكُمَا. فَقَالَتِ الصُّغْرٰى: لَاتَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَابْنُهَا، فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى" متفق عليه.

میرے پاس چھری لاؤ، میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے ان دونوں کو تمہارے درمیان تقسیم کردوں تو چھوٹی عورت نے کہا آپ ایسا نہ کریں، اللہ آپ پر رحم فرمائے، وہ بیٹا اس بڑی عورت کا ہے، پس یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ بچہ چھوٹی عورت کے حوالے کردیا۔

(١٨٢٨) وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، وَتَبْقٰى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِالتَّمْرِ، لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً". رواه البخاري.

(١٨٢٨) حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھ جائیں گے اور جو یا کھجور کے بھوسے کی مانند ردی قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے، جن کی اللہ کے ہاں کوئی قدر قیمت نہ ہوگی۔ (بخاری)

(١٨٢٩) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ: "مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ" اَوْكَلِمَةً نَحْوَهَا. قَالَ: "وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَبَدْراً مِنَ الْمَلَائِكَةِ". رواه البخاري.

(١٨٢٩) حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جبرائیل آئے اور دریافت کیا آپ اہل بدر کو کیا شمار کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا سب مسلمانوں میں افضل یا اس جیسا کوئی کلمہ آپ نے فرمایا، تو حضرت جبرائیل نے کہا ایسا ہی وہ فرشتے جو بدر میں حاضر ہوئے وہ ہم میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔

(١٨٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ". متفق عليه.

(١٨٣٠) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو یہ عذاب اس میں موجود تمام لوگوں کو پہنچتا ہے، پھر وہ قیامت والے دن اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ (بخاری ومسلم)

(١٨٣١) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَعْنِيْ فِي الْخُطْبَةِ فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ، سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ صَوْتِ الْعِشَارِحَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ، فَسَكَنَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَلَمَّاكَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَصَاحَتْ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ

(١٨٣١) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک کھجور کا تنا تھا جس کا سہارا نبی کریم ﷺ خطبے کی حالت میں لیا کرتے تھے، پس جب آپ کے لئے لکڑی کا منبر رکھا گیا تو ہم نے اس تنے سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کی مانند رونے کی آواز سنی یہاں تک کہ آپ ﷺ منبر کے نیچے تشریف لائے اور اس پر اپنا دست مبارک رکھا تو وہ خاموش ہوگیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جمعہ کا دن تھا اور نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا وہ تنا جس کا سہارا لے کر آپ ﷺ پہلے خطبہ دیا کرتے تھے اس طرح چیخا کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ وہ تنا بچے کی طرح چیخ کر رونے اور بلبلانے لگا تو نبی کریم ﷺ نیچے اترے یہاں تک کہ اسے پکڑا اور

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا، فَضَمَّهَا اِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: "بَكَتْ عَلٰى مَاكَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ." رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

اسے اپنے ساتھ چمٹالیا تو وہ اس بچے کی طرح سسکیاں لینے لگا جس کو چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ خاموش ہوگیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ اس لئے رویا کہ یہ پہلے ذکر سنا کرتا تھا۔ (جس سے اب وہ محروم ہوگیا ہے)۔ (بخاری)

(۱۸۳۲) وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا، وَحَدَّ حُدُوْدًا، فَلَا تَعْتَدُوْهَا، وَحَرَّمَ اَشْيَاءَ، فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا، وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ رَحْمَةً لَّكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ، فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا". حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ.

(۱۸۳۲) حضرت ابوثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کئی چیزیں فرض کی ہیں، انہیں ضائع نہ کرو اور کئی چیزوں کو حرام فرمایا ہے، اس کا ارتکاب کر کے ان کی حرمت مت توڑو اور بہت سی چیزوں سے اس نے تم پر مہربانی کرتے ہوئے بغیر بھولے خاموشی اختیار کی ہے، پس ان کے متعلق بحث نہ کرو۔ (یہ حدیث حسن ہے، دارقطنی وغیرہ نے اس کو نقل کیا ہے)

(۱۸۳۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. متفق عليه.

(۱۸۳۳) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ سات غزوات ایسے کئے تھے کہ جس میں ہم صرف ٹڈیاں کھاتے رہے۔ (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں ہے: ہم آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے تھے۔

(۱۸۳٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ". متفق عليه.

(۱۸۳۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۳٥) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا سِلْعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ وَهُوَعَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى، وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ". متفق عليه.

(۱۸۳۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کوئی بات نہیں کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا؛ ایک وہ آدمی جو جنگل بیابان میں ضرورت سے زائد پانی پر قادر ہے، وہ مسافر کو بھی اس کے استعمال سے روکتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد کسی آدمی سے اپنے سامان کا سودا کرے اور اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ خود اس نے یہ سامان اتنے اتنے میں لیا تھا، پس وہ دوسرا آدمی اس کی تصدیق کرے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہو۔ تیسرا وہ آدمی جو کسی خلیفۂ وقت سے صرف دنیا حاصل کرنے کی غرض

سے بیعت کرے، اگر وہ اس کو اس دنیا کے مال سے کچھ دیدے تو اس سے عہد وفا نبھائے اور اگر اسے دنیا کا مال نہ دے تو بیعت پوری نہ کرے۔

(١٨٣٦) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ." قَالُوْا: يَا اَبَاهُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ، قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: اَبَيْتُ، قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ شَهْراً؟ قَالَ: اَبَيْتُ "وَيَبْلٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْاِنْسَانِ اِلَّاعَجْبَ الذَّنَبِ، فِيْهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ، ثُمَّ يُنَزِّلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَايَنْبُتُ الْبَقْلُ" متفق عليه.

(١٨٣٦) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دوصور پھونکنے کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا اے ابوہریرہ چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ انہوں نے کہا چالیس مہینے کا؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں اور انسان کے جسم کی ہر چیز بوسیدہ ہوجاتی ہے سوائے دُم کی ہڈی کے، اسی ہڈی سے انسان کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے لوگ اس طرح اگیں گے جیسے (زمین سے) سبزی اُگتی ہے۔

(١٨٣٧) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَاقَالَ، فَكَرِهَ مَاقَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى اِذَاقَضٰى حَدِيْثَهُ، قَالَ: "اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟" قَالَ: هَا اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ، فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ." قَالَ: كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: "اِذَا وُسِّدَالْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِاَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ". رواه البخاري.

(١٨٣٧) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک وقت نبی کریم ﷺ کسی مجلس میں تشریف فرما تھے اور لوگوں سے باتیں فرما رہے تھے کہ اسی دوران ایک دیہاتی آیا اور اس نے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ برابر گفتگو فرماتے رہے تو لوگوں میں سے کسی نے کہا اس دیہاتی نے جو کہا ہے وہ آپ نے سن تو لیا ہے لیکن اسے آپ ﷺ نے پسند نہیں فرمایا اور بعض نے کہا کہ آپ ﷺ نے اس کی بات سنی ہی نہیں ہے، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ نے اپنی بات مکمل فرمائی تو فرمایا قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس دیہاتی نے کہا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا جب امانت ضائع کردی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ اس نے پوچھا کہ امانت کا ضائع کرنا کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب معاملہ نا اہل کے سپرد کردیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ (بخاری)

(١٨٣٨) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ، وَاِنْ اَخْطَؤُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ". رواه البخاري.

(١٨٣٨) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حکمران جب تمہیں نماز پڑھائیں گے، پس اگر وہ درست پڑھائیں گے تو تمہارے لئے بھی اجر ہے اور اگر وہ غلطی کریں گے تو بھی تمہارے لئے اجر ہے اور غلطی کا وبال ان پر ہوگا۔ (بخاری)

(١٨٣٩) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: "كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ

(١٨٣٩) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ "کنتم خیرامة

أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ، يَأْتُوْنَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِيْ أَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلُوْا فِي الْإِسْلَامِ. رواه البخاري.

اخرجت للناس" کی تفسیر منقول ہے کہ لوگوں کے لئے لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

(۱۸۴۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ". رواه البخاري.

مَعْنَاهُ: يُؤْسَرُوْنَ وَيُقَيَّدُوْنَ ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ.

(۱۸۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ ان لوگوں پر تعجب کا اظہار فرماتے ہیں جو زنجیروں میں جکڑے جنت میں داخل کئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

اس کا معنی یہ ہیں کہ انہیں قید کر کے زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے، پھر وہ اسلام قبول کر لیتے ہیں اور جنت میں پہنچ جاتے ہیں۔

(۱۸۴۱) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا". رواه مسلم.

(۱۸۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام شہروں کی تمام جگہوں میں سے سب سے زیادہ محبوب جگہیں مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں ان کے بازار ہیں۔ (مسلم)

(۱۸۴۲) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ: لَا تَكُوْنَنَّ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ، وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا، فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ، وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا.

وَرَوَاهُ الْبَرْقَانِيُّ فِيْ صَحِيْحِهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَكُنْ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا، فِيْهَا بَاضَ الشَّيْطَانُ وَفَرَّخَ."

(۱۸۴۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم طاقت رکھو تو سب سے پہلے بازار میں داخل ہونے والا اور سب سے آخر میں نکلنے والا ہرگز نہ ہو، اس لئے کہ یہ شیطان کا اڈہ ہے اور یہیں وہ اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔ (مسلم) اور امام برقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (موقوفاً) روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے نہ ہو اور نہ اس سے سب سے آخر میں نکلنے والے ہو، اس لئے کہ اسی میں شیطان انڈے اور بچے دیتا ہے۔

(۱۸۴۳) وَعَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، قَالَ: "وَلَكَ." قَالَ: عَاصِمٌ: فَقُلْتُ لَهُ: اِسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكَ. ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ، وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ". رواه مسلم.

(۱۸۴۳) حضرت عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا اور تمہاری بھی۔ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے لئے اللہ کے رسول ﷺ نے مغفرت طلب فرمائی؟ انہوں نے کہا ہاں اور تمہارے لئے بھی مغفرت طلب فرمائی ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی واستغفر لذنبک الخ "اور آپ اپنے لئے اور مؤمن مردوں اور مؤمن

عورتوں کے لئے مغفرت طلب فرمائیں۔

(۱۸۴۴) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّۃِ الْاُوْلٰی: اِذَالَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ". رواہ البخاری.

(۱۸۴۴) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پہلے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں سے جو باتیں لوگوں نے حاصل کیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب تو شرم وحیاء نہیں کرتا تو اب جو چاہے کر۔

(۱۸۴۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی الدِّمَاءِ". متفق علیہ.

(۱۸۴۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلے کئے جائیں گے۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۴۶) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "خُلِقَتِ الْمَلَائِکَۃُ مِنْ نُوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ". رواہ مسلم.

(۱۸۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور جن کو آگ کی لو سے اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جو تمہارے لئے بیان کی گئی (وہ مٹی ہے)۔ (مسلم)

(۱۸۴۷) وَعَنْہَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ: "کَانَ خُلُقُ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ." رواہ مسلم فِیْ جُمْلَۃِ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ.

(۱۸۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن تھا۔ مسلم نے اسے لمبی حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے۔

(۱۸۴۸) وَعَنْہَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ، وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ." فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، أَکَرَاہِیَۃُ الْمَوْتِ؟ فَکُلُّنَا نَکْرَہُ الْمَوْتَ! قَالَ: "لَیْسَ کَذٰلِکَ، وَ لٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ وَرِضْوَانِہٖ وَجَنَّتِہٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ، فَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ، وَاِنَّ الْکَافِرَاِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰہِ وَسَخَطِہٖ، کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ، وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَائَہٗ". رواہ مسلم.

(۱۸۴۸) حضرت عائشہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو ناپسند فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ تو پھر ہم سب ہی موت کو ناپسند کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ مطلب نہیں، بلکہ جب مؤمن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضامندی اور جنت کی خوش خبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرنے لگتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتے ہیں اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی پھر اس سے ملنے کو پسند نہیں فرماتے۔ (مسلم)

(۱۸۴۹) وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ صَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

(۱۸۴۹) حضرت ام المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے، میں ایک رات کو آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفاً، فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلاً، فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ، فَقَامَ مَعِيْ لِيَقْلِبَنِيْ، فَمَرَّرَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا، فَقَالَ: "عَلٰى رِسْلِكُمَا، اِنَّهَاصَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ". فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ، وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا اَوْقَالَ: شَيْئاً". متفق عليه.

ﷺ سے ملنے کے لئے حاضر ہوئی، پس بات چیت سے فارغ ہو کر جانے کے لئے کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے تاکہ آپ ﷺ مجھے رخصت کریں، اسی دوران دو انصاری آدمی وہاں سے گزرے، جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے جانے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ذرا ٹھہرو، یہ میری بیوی صفیہ بنت حیی ہیں۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ، اے اللہ کے رسول (کیا ہم آپ کے بارے میں بدگمانی کر سکتے ہیں) پس آپ ﷺ نے فرمایا شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح دوڑتا ہے جس طرح خون۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ کہیں تمہارے دل میں کوئی بری بات نہ ڈال دے۔ یا یہ فرمایا کچھ نہ ڈال دے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۵۰) وَعَنْ اَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ، وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ، وَاَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَن لَّا تُسْرِعَ، وَاَبُوْ سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيْ عَبَّاسُ، نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ" قَالَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلاً صَيِّتاً: فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ: اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ، فَوَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْاصَوْتِيْ عَطْفَةُ الْبَقَرِعَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا: يَالَبَّيْكَ يَالَبَّيْكَ، فَاقْتَتَلُوْا هُمْ وَالْكُفَّارُ، وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ: يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، يَامَعْشَرَ

(۱۸۵۰) حضرت ابوالفضل عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ غزوہ حنین کے دن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، پس میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے، ہم آپ ﷺ سے جدا نہیں ہوئے، آپ ﷺ سفید خچر پر سوار تھے، پس جب مسلمانوں اور مشرکوں کا باہمی مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر چل دیئے تو آپ ﷺ اپنے خچر کو کافروں کی طرف لے جانے کے لئے ایڑ لگاتے تھے اور میں آپ ﷺ کے خچر کو لگام سے پکڑے ہوئے اس کو روکنے کی کوشش کرتا تھا تاکہ وہ تیز نہ چلے اور ابوسفیان آپ ﷺ کے رکاب پکڑے ہوئے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا اے عباس، درخت کے نیچے (بیعت رضوان) کرنے والوں کو آواز دو۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں (اور وہ بلند آواز آدمی تھے) میں نے اپنی بلند آواز میں کہا درخت کے نیچے والے کہاں ہیں؟ پس اللہ کی قسم جس وقت انہوں نے میری آواز سنی وہ اتنی تیزی سے متوجہ ہوئے جیسے گائے اپنی اولاد پر متوجہ ہوتی ہے، پس انہوں نے کہا لبیک، لبیک، پھر ان میں اور کافروں میں خوب لڑائی ہوئی۔ اس وقت انصار کی پکار تھی اے جماعت انصار اے انصار، پھر صرف بنو حارث بن خزرج تک محدود ہو گئی، پس آپ ﷺ نے جب کہ آپ اپنے خچر پر ہی تشریف فرما تھے میدان جنگ کی طرف دیکھا گویا کہ اپنی

الْاَنْصَار، ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِيْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَظَرَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَعَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ: "هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ" ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ، فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: "اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ." فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ، فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فِيْمَا أَرٰى، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ، فَمَازِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا، وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا. رواه مسلم.

"اَلْوَطِيْسُ" اَلتَّنُّوْرُ وَمَعْنَاهُ: اِشْتَدَّتِ الْحَرْبُ. وَقَوْلُهٗ: "حَدَّهُمْ" هُوَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ، اَيْ: بَأْسَهُمْ.

گردن بلند کر کے لڑائی کی گرمی کو دیکھ رہے تھے، پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہی وقت ہے جنگ کے زور پکڑنے اور شدت اختیار کرنے کا۔ پھر آپ ﷺ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کافروں کی طرف پھینکیں اور فرمایا محمد کے رب کی قسم وہ شکست کھا گئے۔ پس میں نے دیکھنا شروع کیا تو میرے خیال میں جنگ پورے جوش و خروش پر تھی، اللہ کی قسم جوں ہی آپ ﷺ نے وہ کنکریاں کافروں کی طرف پھینکیں تو میں نے مسلسل دیکھا کہ ان کی قوت کمزور ہوگئی اور ان کا معاملہ پیٹھ پھیرنے تک پہنچ گیا۔

الوطیس: بمعنی تنور۔ حمی الوطیس: اس کا معنیٰ ہے جنگ خوب زور پکڑ گئی۔ حدهم: حاء کے ساتھ ان کی قوت اور جنگی صلاحیت۔

(۱۸۵۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ، لَا يَقْبَلُ اَلَّا طَيِّبًا، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "يَآ اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْامِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا" وَقَالَ تَعَالٰى: "يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنٰكُمْ" ثُمَّ ذَكَرَالرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ، أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ: يَارَبِّ، يَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ!؟". رواه مسلم.

(۱۸۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ جل شانہ پاک ہے اور وہ پاک ہی چیزوں کو قبول فرماتا ہے اور بے شک اللہ جل شانہ نے مؤمنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اس نے اپنے پیغمبروں کو دیا چنانچہ فرمایا "یأیها الرسل کلوامن الطیبات واعملواصالحا"

اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔ اور آپ ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو لمبا چوڑا سفر کرتا ہے، پراگندہ حال ہے، گرد و غبار آلود حالت میں ہے اور اپنے ہاتھ کو آسمان کی طرف اٹھاتا ہے۔ اے میرے رب، اے میرے رب، حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اور اسے غذا ہی حرام ملی اس کی دعا کیوں کر قبول ہوگی؟ (مسلم)

(۱۸۵۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ". رواه مسلم.

"اَلْعَائِلُ" اَلْفَقِيْرُ.

(۱۸۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن بات نہ کریں گے اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کریں گے اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا: ① بوڑھا بدکار، ② جھوٹا بادشاہ، ③ مغرور فقیر۔ (مسلم) العائل: بمعنی فقیر۔

(١٨٥٣) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ". رواه مسلم.

(١٨٥٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سیحان، جیحان، فرات اور نیل یہ چاروں جنت کی نہروں میں سے ہیں۔ (مسلم)

(١٨٥٤) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ: "خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَخَلَقَ آدَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ آخِرِ الْخَلْقِ فِيْ آخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ، فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ". رواه مسلم.

(١٨٥٤) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہفتہ کے دن پیدا فرمایا ہے اور اس میں پہاڑ اتوار کے دن پیدا کئے، اور درخت پیر کے دن پیدا کئے اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن اور روشنی کو بدھ کے دن اور جانوروں کو جمعرات کے دن پیدا فرمایا اور تمام چیزوں کی پیدائش کے آخر میں جمعہ کو عصر کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور یہ عصر اور رات کے درمیان دن کی آخری ساعت تھی۔ (مسلم)

(١٨٥٥) وَعَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: "لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِيْ يَدِيْ يَوْمَ مُوْتَةَ تِسْعَةُ اَسْيَافٍ، فَمَا بَقِيَ فِيْ يَدِيْ اِلَّا صَفِيْحَةٌ يَمَانِيَّةٌ". رواه البخاري.

(١٨٥٥) حضرت ابوسلیمان خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ موتہ والے دن میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں، صرف ایک چھوٹی یمنی تلوار میرے ہاتھ میں باقی رہی۔ (بخاری)

(١٨٥٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ، ثُمَّ اَصَابَ، فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِنْ حَكَمَ، وَاجْتَهَدَ، فَاَخْطَاَ، فَلَهُ اَجْرٌ". متفق عليه.

(١٨٥٦) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب حاکم فیصلہ کرے اور اجتہاد سے کام لے، پھر اجتہاد سے وہ درستی تک پہنچ جائے تو اس کے لئے دوگنا ثواب ہے اور اگر وہ فیصلہ کرے اپنے اجتہاد سے اور اس میں غلطی کرے تو اس کو ایک اجر ملے گا۔ (بخاری ومسلم)

(١٨٥٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ". متفق عليه.

(١٨٥٧) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بخار جہنم کی شدید حرارت سے ہے، پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کردو۔ (بخاری ومسلم)

(١٨٥٨) وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ، صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ". متفق عليه.

(١٨٥٨) حضرت عائشہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ کچھ روزے تھے تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے۔ (بخاری ومسلم)

وَالْمُخْتَارُ جَوَازُ الصَّوْمِ عَمَّنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ

اس حدیث کی رو سے فوت شدہ شخص کے ذمے روزے ہوں تو پسند

صَوْمٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ، وَالْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ: اَلْقَرِيْبُ وَارِثًا كَانَ اَوْغَيْرَوَارِثٍ.

(۱۸۵۹) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حُدِّثَتْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فِيْ بَيْعٍ اَوْعَطَاءٍ اَعْطَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا: وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ، اَوْلَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا؛قَالَتْ: اَهُوَ قَالَ هٰذَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَتْ: هُوَلِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌاَنْ لَا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَداً، فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِاِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ لَا أُشَفِّعُ فِيْهِ أَبَداً، وَلَا أَتَحَنَّثُ اِلٰى نَذْرِيْ، فَلَمَّاطَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِكَلَّمَ الْمِسْوَرَبْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَالَ لَهُمَا: أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ لَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، فَاِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَنْذِرَقَطِيْعَتِيْ، فَاَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ حَتّٰى اسْتَأْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، فَقَالَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُاللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَنَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: اُدْخُلُوْا، قَالُوْا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ اُدْخُلُوْا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ اَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوْا، دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِالْحِجَابَ، فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا، وَيَبْكِيْ، وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا اِلَّا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ، وَيَقُوْلَانِ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَمَّا قَدْعَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَاَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيْجِ، طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا، وَتَبْكِيْ، وَتَقُوْلُ: اِنِّيْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ، فَلَمْ يَزَالَا بِهَاحَتّٰى

یدہ بات اس کی طرف سے روزہ رکھنا ہے اور ولی سے مراد قریبی رشتہ دار ہے، چاہے وہ وارث ہو یا نہ ہو۔

(۱۸۵۹) حضرت عوف بن مالک بن طفیلؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کو بتایا گیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کسی سودے یا عطیہ کے بارے میں جو حضرت عائشہؓ دیتی تھیں کہ کہا اگر میری خالہ حضرت عائشہؓ اس طرح خرچ کرنے سے رک نہیں جاتیں تو میں ان پر پابندی لگادوں گا۔ حضرت عائشہؓ نے یہ سن کر فرمایا کیا عبداللہ نے واقعی ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں، تو انہوں نے فرمایا مجھ پر اللہ کے نام کی قسم ہے کہ اب میں کبھی عبداللہ بن زبیرؓ سے بات نہیں کروں گی۔ جب یہ ترک تعلق لمبا ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہ کی طرف سفارش کروائی تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم میں ابن زبیرؓ کے بارے میں کبھی سفارش قبول نہیں کروں گی، نہ اپنی نذر توڑنے کے گناہ کا ارتکاب کروں گی۔ جب حضرت عبداللہ بن زبیر کا معاملہ لمبا ہو گیا تو انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہؓ اور عبد الرحمٰن بن اسود بن عبد یغوثؓ سے بات کی اور ان سے کہا کہ میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم مجھے حضرت عائشہؓ کے پاس لے چلو، اس لئے جائز نہیں کہ وہ مجھ سے قطع تعلق کی نذر پر قائم رہیں۔ پس حضرت مسورؓ اور عبد الرحمٰنؓ دونوں حضرت عبداللہ بن زبیر کو لے گئے حتیٰ کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انہوں نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا ہم اندر آجائیں؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آجاؤ انہوں نے کہا ہم سب آجائیں؟ تو حضرت عائشہ نے فرمایا: ہاں تم سب آجاؤ اور ان کو یہ معلوم نہ ہوا کہ ان کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر بھی ہیں، پس جب اندر گئے تو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ پردے کے اندر چلے گئے اور حضرت عائشہؓ سے لپٹ کر انہیں قسمیں دینے لگے اور رونے لگے اور حضرت مسور اور عبدالرحمٰن بھی انہیں قسم دے کر کہنے لگے کہ وہ ابن زبیر سے بات شروع کر دیں اور ان کا عذر قبول فرمالیں، وہ کہنے لگے کہ نبی کریم ﷺ نے قطع تعلق سے منع فرمایا ہے جو آپ کے علم میں ہے اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ تین راتوں سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے بول چال اور قطع تعلق رکھے، پس جب انہوں نے حضرت عائشہؓ

كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَاَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً، وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ، فَتَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا. رواه البخاري.

کے سامنے وعظ اور نصیحت شروع کر دی تو وہ رونے لگیں اور فرمانے لگیں کہ میں نے تو نذر مانی تھی اور نذر کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ مگر یہ دونوں برابر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے کلام فرما لیا اور اپنی اس نذر کے توڑنے کے کفارے میں حضرت عائشہؓ نے چالیس غلام آزاد کئے، اس کے بعد جب بھی ان کو اپنی نذر یاد آتی تو خوب روتیں حتیٰ کہ ان کے آنسو ان کے دوپٹہ کو تر کر دیتے۔ (بخاری)

(۱۸۶۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهِمْ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ اِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: "اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ، وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ، وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَقَامِيْ هٰذَا، اَلَا وَاِنِّيْ لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا، وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْهَا." قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. متفق عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "لٰكِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا، وَتَقْتَتِلُوْا، فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ." قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: "اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ، وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْآنَ، وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ، وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا."

وَالْمُرَادُ بِالصَّلَاةِ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ: الدُّعَاءُ لَهُمْ لَا الصَّلَاةُ الْمَعْرُوْفَةُ.

(۱۸۶۰) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ احد کے شہداء کی طرف تشریف لے گئے اور ان کے لئے آٹھ سال بعد اس طرح دعا فرمائی جیسے زندوں اور مردوں کو رخصت کرنے والا دعا کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا، تمہارے ساتھ وعدے کی جگہ حوض ہے اور میں اس مقام پر سے دیکھ رہا ہوں، خبردار، مجھے تم سے اندیشہ نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے لیکن یہ اندیشہ ضرور ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو گے؟ حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ یہ آخری دیدار تھا۔ جو میں نے آپ ﷺ کا کیا، پس اس کے بعد آپ ﷺ جلد ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور روایت میں آتا ہے میں تم سے دنیا کی بابت خوف محسوس کرتا ہوں کہ تم اس میں زیادہ رغبت کرنے لگو گے اور باہم لڑنے لگو گے اور تم ایسے ہی ہلاک ہو جاؤ گے جیسے تم سے پہلے کے لوگ ہلاک ہو گئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں یہ آپ ﷺ کا آخری دیدار تھا جو میں نے منبر پر کیا۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم پر گواہ ہوں گا اور اللہ کی قسم! میں اب اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی یا زمینوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور میں تمہارے بارے میں اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے تم سے یہ اندیشہ ہے کہ تم اس دنیا میں خوب رغبت کرو گے۔

شہداء احد پر نماز سے مراد ان کے لئے دعا کرنا ہے نہ کہ نماز پڑھنا۔

(۱۸۶۱) وَعَنْ اَبِیْ زَیْدٍ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: صَلّٰی بِنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلّٰی. ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی، ثُمَّ صَعِدَالْمِنْبَرَحَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَاَخْبَرَنَا مَاکَانَ، وَمَا هُوَ کَائِنٌ، فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا. رواه مسلم.

(۱۸۶۱) حضرت ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا، آپ ﷺ منبر سے اُترے اور نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہوگیا، پھر آپ ﷺ منبر سے اُترے، نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا، پس جو کچھ ہوا اور جو ہونے والا تھا ان سب کی اطلاع دی، ہم میں سے سب سے بڑا عالم وہی ہے جو ہم میں سے سب سے زیادہ ان باتوں کو جاننے والا ہے۔ (مسلم)

(۱۸۶۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَذَرَ اَنْ یُطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَعْصِیَ اللّٰهَ فَلَایَعْصِهٖ". رواه البخاری.

(۱۸۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے تو اسے اللہ کی اطاعت کرنی چاہئے اور جو اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔ (بخاری)

(۱۸۶۳) وَعَنْ اُمِّ شَرِیْكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ، وَقَالَ: "کَانَ یَنْفُخُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ". متفق علیه.

(۱۸۶۳) حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں گرگٹ مارنے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ پر پھونکیں مارتی تھی۔

(۱۸۶٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ، فَلَهٗ کَذَا وَکَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّانِیَةِ، فَلَهٗ کَذَا وَکَذَا حَسَنَةً دُوْنَ الْاُوْلٰی، وَاِنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ کَذَا وَکَذَا حَسَنَةً".

(۱۸۶۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو گرگٹ کو پہلی چوٹ میں مارے تو اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جو اس کو دوسری چوٹ میں مارے اس کے لئے پہلے شخص سے کم اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور اگر تیسری چوٹ میں مارے تو اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ: "مَنْ قَتَلَ وَزَغاً فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ کُتِبَ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِی الثَّانِیَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ، وَفِی الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ." رواه مسلم.

ایک اور روایت میں ہے جو شخص کسی گرگٹ کو پہلی چوٹ میں مار دے اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہے، دوسری چوٹ میں مارنے پر اس سے کم اور پھر تیسری چوٹ میں مارنے پر اس سے کم۔ (مسلم)

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: اَلْوَزَغُ: اَلْعِظَامُ مِنْ سَامِّ اَبْرَص.

اہل لغت نے کہا ہے کہ وزغ موذی جانوروں میں سے ایک برا جانور ہے (سام ابرص بھی ایک قسم کا موذی جانور ہے)

(۱۸٦٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِیْ

(۱۸۶۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے فرمایا میں ضرور صدقہ کروں گا، پس وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا، پس صبح کے وقت

يَدِسَارِقٍ، فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ! لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا عَلٰى يَدِغَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ، وَعَلٰى زَانِيَةٍ، وَعَلٰى غَنِيٍّ! فَأُتِيَ، فَقِيْلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ، فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ عَنْ زِنَاهَا، وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَعْتَبِرَ، فَيُنْفِقَ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ".

رواه البخاری بِلَفْظِهِ، وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ.

لوگ باتیں کرتے تھے آج رات کو ایک چور پر صدقہ کیا گیا تو صدقہ کرنے والے نے کہا اے اللہ! تیرا شکر ہے، میں پھر ضرور صدقہ کروں گا، پس وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو وہ اس نے ایک بدکار عورت کے ہاتھ پر رکھ دیا، پس صبح کے وقت لوگ باتیں کرتے تھے کہ آج رات ایک بدکار عورت پر صدقہ کیا گیا ہے تو صدقہ کرنے والے نے کہا اے اللہ! تیرا شکر ہے، بدکار عورت پر (صدقہ ہو گیا) میں پھر ضرور صدقہ کروں گا، پس وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک مالدار آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیا، پس صبح کے وقت لوگ باتیں کرتے تھے کہ آج رات ایک مالدار آدمی پر صدقہ کیا گیا ہے تو اس نے پھر کہا کہ اے اللہ! تیرا شکر ہے ایک چور پر، ایک بدکار عورت پر، اور ایک مالدار آدمی پر۔ پس رات کو اسے خواب آیا اور اسے بتلایا گیا تیرا صدقہ جو چور پر ہوا تو شاید اس کی وجہ وہ چوری سے باز آ جائے اور بدکار عورت شاید وہ بدکاری سے توبہ کر لے اور مالدار آدمی شاید وہ عبرت حاصل کر لے اور وہ بھی اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرے۔ بخاری میں یہ روایت ان ہی الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور مسلم میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

(۱۸۶۶) وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَعْوَةٍ، فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، وَقَالَ: "اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ، وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ، وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا يُطِيْقُوْنَ، وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ، فَيَقُوْلُ النَّاسُ: اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى مَا اَنْتُمْ فِيْهِ اِلٰى مَابَلَغَكُمْ، اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: اَبُوْكُمْ آدَمُ، وَيَأْتُوْنَهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ، اَنْتَ اَبُوالْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ، فَسَجَدُوْا لَكَ، وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى

(۱۸۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ہم ایک دعوت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پس آپ کی طرف دست کا گوشت بڑھایا گیا اور آپ ﷺ کو یہ گوشت پسند تھا، پس آپ اسے نوچ نوچ کر کھانے لگے اور فرمایا میں قیامت والے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، کیا تم جانتے ہو، اس سرداری کی وجہ کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ ایک ہی میدان میں اولین اور آخرین (اگلے، پچھلے لوگوں) کو جمع فرمائے گا، ایک دیکھنے والا ان سب کو دیکھے گا اور ایک پکارنے والا ان سب کو اپنی آواز سنا سکے گا، سورج ان کے قریب ہوگا، لوگوں کو غم اور بے چینی اس حد تک پہنچے گی کہ ان کی طاقت اور برداشت سے باہر ہوگی، پس لوگ کہیں گے، کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم جس تکلیف سے دوچار ہو، وہ کس حد تک پہنچ چکی ہے؟ کیا تم ایسا شخص نہیں دیکھتے جو تمہارے لئے تمہارے رب سے سفارش کرے؟ تو لوگ ایک دوسرے کو کہیں گے کہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔ پس لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور کہیں گے اے آدم، آپ تمام

رَبِّكَ؟ اَلَا تَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ، وَمَا بَلَغْنَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَبِّىْ غَضِبَ غَضَباً لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ، وَاِنَّهٗ نَهَانِىْ عَنِ الشَّجَرَةِ، فَعَصَيْتُ، نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ، فَيَاْتُوْنَ نُوْحاً، فَيَقُوْلُوْنَ: يَانُوْحُ، اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْداً شَكُوْرًا، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ، اَلَاتَرٰى اِلٰى مَابَلَغْنَا، اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ؟

فَيَقُوْلُ: اِنَّ رَبِّىْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَباً، لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ، وَاِنَّهٗ قَدْكَانَتْ لِىْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَاعَلٰى قَوْمِىْ، نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ، فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِىُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ: اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَباًلَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ، وَاِنِّىْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ، نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى. فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى، فَيَقُوْلُوْنَ: يَامُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ: اِنَّ رَبِّىْ قَدْغَضِبَ الْيَوْمَ غَضَباًلَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّىْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ، اِذْ هَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ، اِذْ هَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى. فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُوْنَ: يَاعِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ، اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى: اِنَّ رَبِّىْ قَدْ

انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ کے اندر روح پھونکی اور اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا، پس انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں آباد کیا، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کیوں نہیں کرتے؟ کیا آپ ہماری وہ تکلیف نہیں دیکھ رہے ہیں جس میں ہم مبتلا ہیں اور جس حالت کو ہم پہنچے ہوئے ہیں؟ تو وہ فرمائیں گے میرا رب آج اتنے سخت غصے میں ہے کہ اس جیسا غضب ناک وہ اس سے پہلے ہوا اور نہ آئندہ کبھی اس جیسا غضبناک ہوگا اور اس نے مجھے (جنت میں) ایک درخت کے پاس جانے سے منع کیا تھا، لیکن مجھ سے نافرمانی کا صدور ہوگیا تھا، مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، تم نوح کے پاس جاؤ، پس لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے، اے نوح، آپ اہل زمین کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا ہے، کیا آپ وہ تکلیف نہیں دیکھ رہے ہیں جس میں ہم مبتلا ہیں؟ کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ہماری بے چینی کس حد تک پہنچی ہوئی ہے؟ آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کیوں نہیں کرتے؟ پس وہ فرمائیں گے میرا رب آج اتنے سخت غصے میں ہے کہ اس جیسا غضب ناک وہ اس سے پہلے کبھی ہوا اور نہ کبھی آئندہ ہوگا اور مجھے ایک دعا کرنے کا حق حاصل تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی، مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے، اے ابراہیم، آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں سے اس کے خلیل ہیں، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے، کیا آپ وہ تکلیف دیکھ نہیں رہے ہیں، جس میں ہم مبتلا ہیں؟ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے، میرا رب آج اتنا غضب ناک ہے کہ اتنا غضب ناک اس سے پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا اور میں نے تو تین باتیں ایسی کی تھیں جو بظاہر واقعے کے خلاف تھیں، مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے

غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَباً لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْباً، نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ."

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "فَيَأْتُوْنَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَامُحَمَّدُ، اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ؟ فَأَنْطَلِقُ، فَآتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ، ثُمَّ يُقَالُ: يَامُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَأْسِيْ، فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَارَبِّ، اُمَّتِيْ يَارَبِّ، فَيُقَالُ: يَامُحَمَّدُ، اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَاسِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ." ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنَّ مَابَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَابَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ، اَوْكَمَابَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى". متفق عليه.

عرض کریں گے، اے موسیٰ، آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت اور ہم کلامی سے نواز کر تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے، کیا آپ وہ تکلیف دیکھ نہیں رہے ہیں جس میں ہم گھرے ہوئے ہیں؟ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا رب آج اتنا سخت غضبناک ہے کہ اس جیسا غضبناک وہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا اور مجھ سے ایک جان کا قتل ہو گیا تھا جس کے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا، مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ، تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ، آپ اللہ کے رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اس نے حضرت مریم کی طرف القاء فرمایا اور اس کی روح ہیں، اور آپ نے گہوارے میں لوگوں سے گفتگو فرمائی۔ آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے۔ کیا آپ وہ تکلیف نہیں دیکھ رہے ہیں جس میں ہم مبتلا ہیں؟ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا رب آج اتنا سخت غصے میں ہے کہ اس جیسا غضب ناک وہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ حضرت عیسیٰ اپنے کسی قصور کا ذکر نہیں فرمائیں گے (اور فرمائیں گے) مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔

ایک اور روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، پس لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بھی معاف فرما دیئے ہیں، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش فرما دیجئے۔ کیا آپ وہ تکلیف نہیں دیکھ رہے ہیں جس میں ہم گھرے ہوئے ہیں؟ پس میں چل کر عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد اور حسن ثناء پر مشتمل ایسے کلمات مجھ پر القاء فرمائے گا کہ مجھ سے پہلے وہ کسی پر القاء نہیں کئے گئے ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا اے محمد، اپنا سر اٹھایئے، مانگئے، آپ کو دیا جائے گا، سفارش کیجئے، سفارش قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر (سجدے سے) اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے میرے رب، میری امت، اے میرے رب، میری امت (یعنی اسے بخش دے) پس کہا

جائے گا اے محمد، اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر حساب نہیں ہے جنت کے دروازوں میں سے دائیں طرف کے دروازے سے جنت میں لے جائیں اور وہ اس کے علاوہ دوسرے دروازوں میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک ہیں (یعنی دوسرے دروازوں سے بھی وہ جاسکتے ہیں) پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور ہجر کے درمیان یا مکہ اور بصری کے درمیان۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۶۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ اِسْمَاعِيْلَ وَبِابْنِهَا اِسْمَاعِيْلَ، وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتّٰى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ اَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ، وَ لَيْسَ بِهَا مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ، وَوَضَعَ عِنْدَ هُمَا جِرَاباً فِيْهِ تَمْرٌ، وَسِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقاً، فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ، فَقَالَتْ: يَا اِبْرَاهِيْمُ، اَيْنَ تَذْهَبُ، وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي، الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ أَنِيْسٌ وَ لَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا، قَالَتْ لَهٗ: آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: اِذًا لَا يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهٗ، اِسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: "رَبِّ اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ" حَتّٰى بَلَغَ "يَشْكُرُوْنَ." وَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ تُرْضِعُ اِسْمَاعِيْلَ، وَتَشْرَبُ من ذٰلِكَ الْمَاءِ. حَتّٰى اِذَا نَفِدَمَا فِي السِّقَاءِ، عَطِشَتْ، وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى اَوْ قَالَ: يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْاَرْضِ يَلِيْهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ

(۱۸۶۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب کہ وہ ان کو دودھ پلاتی تھیں، لائے حتیٰ کہ انہیں بیت اللہ کے نزدیک مسجد حرام کے بالائی حصے میں زمزم کے اوپر واقع ایک درخت کے پاس ٹھہرا دیا، اس زمانے میں مکے میں کوئی انسان آباد نہیں تھا، نہ وہاں پانی ہی تھا، پس ان ماں بیٹے کو وہاں رکھا اور ان کے پاس ایک تھیلی رکھ دی جس میں کچھ کھجوریں تھیں اور پانی کا ایک مشکیزہ تھا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیٹھ پھیر کر جانے لگے تو حضرت اسماعیل کی والدہ ان کے پیچھے گئیں اور کہا، اے ابراہیم! ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر جہاں کوئی غم خوار ساتھی ہے اور نہ ضرورت کی کوئی چیز، کہاں جارہے ہیں؟ انہوں نے یہ بات ان سے متعدد مرتبہ کہی، لیکن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی طرف توجہ ہی نہ فرماتے، بالآخر حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے کہا کیا اللہ نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام نے کہا، ہاں۔ تو انہوں نے کہا تب وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا، پھر وہ واپس چلی گئیں۔ پس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی راہ پر چلے، یہاں تک کہ جب ثنیہ مقام پر پہنچے جہاں سے ان کے اہل وعیال انہیں نہیں دیکھ رہے تھے، اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کیا، پھر ان کلمات کے ساتھ دعائیں کیں، پس اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا ''اے میرے رب میں نے اپنی اولاد کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں آباد کیا ہے تا کہ وہ شکر کریں'' تک قرآنی دعا کی۔

تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ أَحَداً. فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ، رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا، ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰى.

جَاوَزَتِ الْوَادِيَ، ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ، فَقَامَتْ عَلَيْهَا، فَنَظَرَتْهُ هَلْ تَرٰى اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ اَحَداً، فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا." فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتاً، فَقَالَتْ: صَهْ تُرِيْدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ، فَسَمِعَتْ أَيْضاً، فَقَالَتْ: قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثٌ، فَاِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَبَحَثَ بِعَقِبِهٖ أَوْقَالَ بِجَنَاحِهٖ حَتّٰى ظَهَرَالْمَاءُ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا، وَجَعَلَتْ تَغْرُفُ الْمَاءَ فِيْ سِقَائِهَا، وَهُوَيَفُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرُفُ، وَ فِيْ رِوَايَةٍ: بِقَدْرِ مَا تَغْرُفُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَحِمَ اللّٰهُ أُمَّ اِسْمَاعِيْلَ لَوْتَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْقَالَ: لَوْلَمْ تَغْرُفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًامَعِيْنًا." قَالَ: فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ: لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ، فَاِنَّ هٰهُنَا بَيْتَاللّٰهِ يَبْنِيْهِ هٰذَا الْغُلَامُ وَأَبُوْهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَهْلَهٗ، وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْاَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيْهِ السُّيُوْلُ فَتَأْخُذُعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ، فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمٍ، اَوْ اَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمٍ، مُقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَدَاءٍ، فَنَزَلُوْا فِيْ اَسْفَلِ مَكَّةَ، فَرَأَوْا طَائِرًاعَائِفًا، فَقَالُوْا: اِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُوْرُ عَلٰى مَاءٍ، لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِيْ وَمَافِيْهِ مَاءٌ، فَأَرْسَلُوْاجَرِيًّا أَوْجَرِيَّيْنِ، فَاِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَرَجَعُوْا، فَاَخْبَرُوْهُمْ، فَأَقْبَلُوْا وَاُمُّ اِسْمَاعِيْلَ عِنْدَ

(ادھر) اسماعیل کی والدہ، اسماعیل کو دودھ پلاتی اور اس مشکیزے کے پانی سے پانی پیتی رہیں، یہاں تک کہ جب مشکیزے کا پانی ختم ہوگیا تو خود پیاسی رہنے لگیں اور بیٹا بھی پیاس سے بلبلانے لگا اور وہ اسے زمین پر لوٹتے ہوئے دیکھنے لگیں۔ یہ منظر ان کے لئے سخت ناپسندیدہ تھا۔ پس وہ پانی کی تلاش میں چلیں تو صفا پہاڑ کو انہوں نے اپنے قریب زمین میں سب سے قریب پایا۔ پس وہ اس پر کھڑی ہوگئیں اور وادی کی طرف منہ کر کے دیکھنے لگیں کہ کوئی انسان نظر آتا ہے؟ لیکن کوئی نظر نہیں آیا، پس صفا پہاڑ سے نیچے اتریں، یہاں تک کہ جب وادی (میدان) میں پہنچیں تو اپنی قمیص کا کنارہ اوپر اٹھایا، پھر اس طرح دوڑیں جیسے کوئی تکلیف زدہ انسان دوڑتا ہے، حتیٰ کہ ساری وادی پار کر گئیں، پھر مروہ پہاڑ پر چڑھ کر کھڑی ہوگئیں اور نظر دوڑائی کہ کیا کوئی انسان دکھائی دیتا ہے؟ لیکن کوئی نظر نہیں آیا۔ پس اسی وجہ سے (حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کی متابعت میں) لوگ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں۔ پس جب (آخر میں) مروہ پر چڑھیں تو ایک آواز سنی تو اپنے آپ کو خطاب کر کے کہا، خاموش رہ (کیونکہ آواز ان کے لئے ناقابل یقین چیز تھی) پھر کان لگائے تو پھر آواز سنی، تو حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے کہا، تیری آواز پہنچ گئی ہے، اگر تیرے پاس کچھ مدد کا سامان ہے تو فوراً مدد کے لئے پہنچ۔ پس ناگہاں دیکھا کہ زمزم کی جگہ کے پاس فرشتہ ہے، اس نے اپنی ایڑھی، یا فرمایا، اپنے پر کے ساتھ زمین کو کریدا یہاں تک کہ پانی نکل آیا، پس حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام اس کے لئے حوض بنانے لگیں اور اپنے ہاتھ سے باڑھ بناتی تھیں اور چلو سے پانی لے کر مشکیزے میں ڈالنے لگیں، وہ جتنا پانی چلو میں لیتیں وہ پانی اتنا ہی ابلتا اور ایک روایت میں ہے کہ چلو کی مقدار کے برابر پانی ابلتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو یوں ہی چھوڑ دیتیں یا فرمایا، چلو سے پانی اکٹھا نہ کرتیں تو زمزم روئے زمین کو سیراب کرنے والا بڑا چشمہ ہوتا۔ راوی نے بیان کیا، پس حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلایا۔ پس فرشتے نے حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام سے کہا تم اپنی جان

الْمَاءِ، فَقَالُوْا: أَتَأْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ:
نَعَمْ، وَلٰكِنْ لَاحَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأَلْفٰى ذٰلِكَ أُمَّ اِسْمَاعِيْلَ،
وَهِيَ تُحِبُّ الْاُنْسَ، فَنَزَلُوْا، فَأَرْسَلُوْا اِلٰى اَهْلِيْهِمْ،
فَنَزَلُوْامَعَهُمْ، حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِهَا اَهْلَ أَبْيَاتٍ، وَشَبَّ
الْغُلَامُ، وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَاَنْفَسَهُمْ وَاَعْجَبَهُمْ
حِيْنَ شَبَّ، فَلَمَّا اَدْرَكَ، زَوَّجُوْهُ اَمْرَأَةً مِنْهُمْ، وَمَاتَتْ
اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ، فَجَاءَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ اِسْمَاعِيْلُ
يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ اِسْمَاعِيْلَ، فَسَأَلَ اِمْرَأَتَهُ عَنْهُ،
فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ: يَصِيْدُلَنَاثُمَّ
سَأَلَهَاعَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِشَرٍّ،
نَحْنُ فِيْ ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ، وَشَكَتْ اِلَيْهِ، قَالَ: فَاِذَا جَاءَ
زَوْجُكِ، اِقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَقُوْلِيْ لَهُ يُغَيِّرْعَتَبَةَ
بَابِهِ، فَلَمَّاجَاءَ اِسْمَاعِيْلُ كَاَنَّهُ آنَسَ شَيْئاً، فَقَالَ: هَلْ
جَاءَ كُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَاءَ نَاشَيْخٌ كَذَاوَكَذَا،
فَسَأَلَنَا عَنْكَ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَنِيْ: كَيْفَ عَيْشُنَا،
فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّافِيْ جَهْدٍ وَشِدَّةٍ. قَالَ: فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟
قَالَتْ: نَعَمْ اَمَرَنِيْ اَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ:
غَيِّرْعَتَبَةَ بَابِكَ. قَالَ: ذَاكِ اَبِيْ، وَقَدْ أَمَرَنِيْ أَنْ أُفَارِقَكِ،
اَلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ. فَطَلَّقَهَا، وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰى، فَلَبِثَ
عَنْهُمْ اِبْرَاهِيْمُ مَاشَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدُ، فَلَمْ
يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلٰى اِمْرَأَتِهِ، فَسَأَلَ عَنْهُ. قَالَتْ: خَرَجَ
يَبْتَغِيْ لَنَا. قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ؟ وَ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ
وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ
تَعَالٰى، فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتْ: اَللَّحْمُ. قَالَ: فَمَا
شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: اَلْمَاءُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ
اللَّحْمِ وَالْمَاءِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

کا خوف مت کرو! (کہ وہ ضائع ہوجائے گی) اس لئے کہ اس مقام پر اللہ
کا گھر ہے جسے یہ لڑکا اور اس کا باپ تعمیر کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس گھر کو
دیکھ بھال کرنے والوں کو برباد نہیں کرتا اور (اس وقت) بیت اللہ (کی
جگہ) ٹیلے کی طرح زمین سے بلند تھی، وہاں سیلاب آتے تو اس کے دائیں
اور بائیں سے گزر جاتے۔ پس ایک عرصے تک یہی کیفیت رہی یہاں تک
کہ جرہم کا قافلہ یا جرہم قبیلے کا کوئی گھرانہ، کداء کے راستے سے آتے
ہوئے ان کے پاس سے گزرا، انہوں نے مکے کے زیریں حصے میں پڑاؤ
کیا تو انہوں نے ایک منڈلاتا ہوا پرندہ دیکھا، تو کہنے لگے کہ یہ پرندہ یقیناً
پانی پر گھوم رہا ہے۔ ہمیں تو اس وادی سے آتے جاتے ایک زمانہ ہوگیا
ہے۔ اس میں تو پانی نہیں ہے۔ چنانچہ (معلومات کے لئے) انہوں نے
ایک یا دو قاصد بھیجے، تو انہوں نے وہاں پانی پایا۔ انہوں نے آکر ان کو خبر
دی، تو وہ لوگ وہاں گئے اور حضرت اسماعیل کی والدہ پانی کے پاس تھیں،
انہوں نے کہا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس آکر پڑاؤ
ڈال لیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے، لیکن پانی کی ملکیت میں تمہارا حق نہیں
ہوگا، انہوں کہا ٹھیک ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ بات حضرت اسماعیل کی والدہ کی
خواہش کے مطابق ہوئی، وہ بھی انس و محبت کو پسند کرتی تھیں۔ پس انہوں
وہاں پڑاؤ ڈال لیا اور اپنے گھر والوں کو پیغام بھیجا، پس وہ بھی وہاں آکر مقیم
ہوگئے، یہاں تک کہ وہاں رہنے والے کئی گھر ہوگئے اور اسماعیل علیہ
الصلوٰۃ والسلام بھی جوان ہوگئے اور ان لوگوں سے انہوں نے عربی زبان
بھی سیکھ لی اور جب وہ بڑے ہوگئے تو وہ ان میں سب سے زیادہ نفیس اور
سب سے زیادہ دل پسند تھے۔ پس جب وہ بالغ ہوگئے تو انہوں نے اپنی
ایک عورت سے ان کی شادی کردی، حضرت اسماعیل کی والدہ فوت
ہوگئیں، حضرت اسماعیل کی شادی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام آئے تاکہ اپنی چھوڑی ہوئی چیزوں (بیوی بچے) کو ملاحظہ کریں،
پس انہوں نے اسماعیل کو نہیں پایا تو ان کی بابت ان کی بیوی سے پوچھا اس
نے بتلایا کہ وہ ہمارے لئے رزق کی تلاش میں اور ایک روایت میں ہے
ہمارے لئے شکار کرنے باہر گئے ہیں، پھر انہوں نے ان کی بیوی سے ان

وَسَلَّمَ: "وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْكَانَ لَهُمْ دَعَالَهُمْ فِيْهِ." قَالَ: فَهُمَا لَا يَخْلُوْ عَلَيْهِمَا اَحَدٌ بِغَيْرِمَكَّةَ اِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ"

وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَاءَ، فَقَالَ: اَيْنَ اِسْمَاعِيْلُ؟ فَقَالَتْ اِمْرَأَتُهٗ: ذَهَبَ يَصِيْدُ، فَقَالَتْ اِمْرَأَتُهٗ: اَلَا تَنْزِلُ، فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ؟ قَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: طَعَامُنَا اللَّحْمُ، وَشَرَابُنَا الْمَاءُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ طَعَامِهِمْ وَ شَرَابِهِمْ. قَالَ: فَقَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَرَكَةُ دَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ." قَالَ: فَاِذَاجَاءَ زَوْجُكِ، فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيْهِ يُثَبِّتْ عَتَبَةَ بَابِهٖ. فَلَمَّا جَاءَ اِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِيْ عَنْكَ، فَاَخْبَرْتُهٗ، فَسَأَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا، فَاَخْبَرْتُهٗ أَنَّا بِخَيْرٍ، قَالَ: فَاَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، يَقْرَأُعَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ. قَالَ: ذَاكِ اَبِيْ، وَاَنْتِ الْعَتَبَةُ أَمَرَنِيْ أَنْ اُمْسِكَكِ، ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِسْمَاعِيْلُ يَبْرِيْ نَبْلاً لَهٗ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْباً مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّارَآهُ، قَامَ اِلَيْهِ، فَصَنَعَ كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ، وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ، قَالَ: يَا اِسْمَاعِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ؟ قَالَ: وَتُعِيْنُنِيْ. قَالَ: وَأُعِيْنُكَ، قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَبْنِيَ بَيْتاً هٰهُنَا، وَأَشَارَ اِلٰى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَاحَوْلَهَا. فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ اِسْمَاعِيْلُ يَأْتِيْ بِالْحِجَارَةِ، وَاِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْ حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ، جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهٗ لَهٗ، فَقَامَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَبْنِيْ، وَاِسْمَاعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ، وَهُمَا يَقُوْلَانِ: رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ

کی گزران اور عام حالت کے بارے میں پوچھا، تو اس نے کہا، ہم بہت برے حال میں ہیں، بڑی تنگی اور سختی میں ہیں اور ان کی طرف شکایت کی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تمہارے خاوند آئیں تو انہیں میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا، اپنے دروازے کی دہلیز بدل دیں۔ پس جب حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے، تو گویا انہوں نے کسی چیز کو محسوس کیا (یعنی کسی کی آمد کا احساس ہوا) اور پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ بیوی نے کہا ہاں۔ ایسے ایسے حلیے کے ایک بزرگ آئے تھے، انہوں نے آپ کی بابت پوچھا، تو میں نے ان کو بتلایا پھر انہوں نے پوچھا ہماری گزر اوقات کیسی ہے؟ تو میں نے ان کو بتلایا، ہم بڑی تکلیف اور سختی میں ہیں، حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا کیا انہوں نے تجھے کسی بات کی تلقین کی تھی؟ اس نے کہا، ہاں۔ مجھے انہوں نے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو ان کا سلام کہوں اور آپ کے لئے یہ پیغام دے گئے تھے کہ اپنے دروازے کی دہلیز (چوکھٹ) بدل دیں۔ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ میرے والد بزرگوار تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ سے علیحدگی اختیار کرلوں، پس تو اپنے گھر چلی جا، پس حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو طلاق دے دی اور اس قبیلے کی کسی اور عورت سے شادی کرلی، پس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تک اللہ نے چاہا، کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد پھر ان کے پاس تشریف لائے تو پھر اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گھر میں موجود نہ پایا، پس ان کی بیوی کے پاس آئے اور ان سے ان کی بابت پوچھا، تو اس نے بتلایا کہ وہ ہمارے لئے رزق کی تلاش میں باہر گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام نے پوچھا، تمہارا کیا حال ہے؟ اور اس سے ان کی گزران اور عام حالت کے بارے میں پوچھا، تو بیوی نے کہا، ہم خیریت سے ہیں اور فراخی میں ہیں اور اس نے اللہ کی حمد وثناء کی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا تمہاری خوراک کیا ہے؟ اس نے کہا گوشت۔ انہوں نے پوچھا، پیتے کیا ہو؟ اس نے کہا، پانی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اللہ! ان کے لئے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس وقت ان کے لئے کوئی غلہ نہیں ہوتا تھا، اگر وہ ہوتا تو ابراہیم

اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

وَفِی رِوَايَةٍ: اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَرَجَ بِاِسْمَاعِيْلَ وَاُمِّ اِسْمَاعِيْلَ، مَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيْهَا مَاءٌ. فَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ، فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰی صَبِيِّهَا حَتّٰی قَدِمَ مَكَّةَ، فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِبْرَاهِيْمُ اِلٰی اَهْلِهٖ، فَاتَّبَعَتْهُ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ حَتّٰی لَمَّا بَلَغُوْا كَدَاءً، نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهٖ، يَا اِبْرَاهِيْمُ اِلٰی مَنْ تَتْرُكُنَا؟ قَالَ: اِلَی اللّٰهِ، قَالَتْ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ، فَرَجَعَتْ، وَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ، وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰی صَبِيِّهَا حَتّٰی لَمَّا فَنِيَ الْمَاءُ، قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ، فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَداً، قَالَ: فَذَهَبَتْ، فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ اَحَداً، فَلَمْ تُحِسَّ اَحَداً، فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ، سَعَتْ وَاَتَتِ الْمَرْوَةَ، وَفَعَلَتْ ذٰلِكَ اَشْوَاطاً، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ، فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ الصَّبِيُّ، فَذَهَبَتْ وَنَظَرَتْ، فَاِذَا هُوَ عَلٰی حَالِهٖ كَاَنَّهٗ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا، فَقَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ، فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَداً، فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ، وَنَظَرَتْ، فَلَمْ تُحِسَّ اَحَداً حَتّٰی اَتَمَّتْ سَبْعاً، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ، فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ، فَاِذَا هِيَ بِصَوْتٍ، فَقَالَتْ: اَغِثْ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَاِذَا جِبْرِيْلُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بِعَقِبِهٖ هٰكَذَا، وَغَمَزَ بِعَقِبِهٖ عَلَی الْاَرْضِ، فَانْبَثَقَ الْمَاءُ، فَدَهِشَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ، فَجَعَلَتْ تَحْفِنُ. وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلِّهَا.

"اَلدَّوْحَةُ" اَلشَّجَرَةُ الْكَبِيْرَةُ. قَوْلُهٗ: "قَفّٰی" اَیْ: وَلّٰی "اَلْجَرِيُّ": اَلرَّسُوْلُ، "وَاَلْفٰی" مَعْنَاهُ: وَجَدَ. قَوْلُهٗ: "يَنْشَغُ" اَیْ: يَشْهَقُ.

علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی بابت بھی ان کے لئے (برکت کی) دعا فرما دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکے کے سوا کسی اور جگہ کوئی شخص صرف ان دو چیزوں (گوشت اور پانی) پر گزارہ کرے تو اسے موافق نہیں آئیں گے۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام (دوسری مرتبہ) آئے تو پوچھا، اسماعیل کہاں ہیں؟ تو ان کی بیوی نے کہا شکار کرنے گئے ہیں، پھر ان کی بیوی نے کہا آپ تشریف کیوں نہیں رکھتے؟ کھائیں پئیں۔ انہوں نے پوچھا، تمہارا کھانا پینا کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، ہمیں کھانے کو گوشت اور پینے کو پانی میسر ہے۔ انہوں نے فرمایا اے اللہ! ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔ راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ (مکے میں ان چیزوں کی فراوانی) حضرت ابراہیم کی دعا (کا نتیجہ) ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تمہارا خاوند آئے تو انہیں سلام کہنا اور یہ پیغام دینا کہ اپنے دروازے کی دہلیز کو برقرار رکھیں۔ پس جب حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تو پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ اس نے کہا، ہاں۔ ایک خوب شکل بزرگ آئے تھے، بیوی نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف کی، انہوں نے مجھ سے آپ کی بابت پوچھا تو میں نے انہیں بتلایا انہوں نے مجھ سے پوچھا، ہماری گزر اوقات کیسی ہے؟ تو میں نے بتلایا ہم بہت اچھی حالت میں ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا انہوں نے کسی بات کی تلقین بھی کی؟ بیوی نے کہا، ہاں، وہ آپ کو سلام کہتے تھے اور آپ کو حکم دیتے تھے کہ اپنے دروازے کی دہلیز کو برقرار رکھیں۔ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ میرے والد تھے اور دہلیز سے مراد تو ہے، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے اپنے پاس ہی رکھوں۔ (اپنے سے علیحدہ نہ کروں) پھر جب تک اللہ نے چاہا، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد پھر تشریف لائے اور اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام زمزم کے قریب ایک درخت کے نیچے تیر درست کر رہے تھے۔ پس جب اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو دیکھا تو کھڑے ہو کر ان کی طرف

بڑھے، پھر وہی احترام ومحبت کا معاملہ کیا جس طرح باپ اولاد کے ساتھ اور اولاد باپ کے ساتھ کرتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اسماعیل! اللہ نے مجھے ایک بات کا حکم دیا ہے، اسماعیل نے کہا، آپ کے رب نے آپ کو جس بات کا حکم دیا ہے، وہ کریں انہوں نے پوچھا، تو میری مدد کرے گا؟ انہوں نے کہا میں آپ کی مدد کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہاں ایک گھر تعمیر کروں اور ایک ٹیلے کی طرف اشارہ فرمایا جو اردگرد کے حصوں سے بلند تھا۔ پس اسی وقت اس خاص گھر کی دیواریں اٹھائیں، اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تعمیر کرتے یہاں تک کہ جب دیواریں اونچی ہوگئیں، تو (مقام ابراہیم والا) پتھر لائے اور وہاں رکھا، پس ابراہیم اس پر کھڑے ہو کر تعمیر کرتے اور اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو پتھر پکڑاتے جاتے اور دونوں کی زبانوں پر یہ دعا تھی "اے ہمارے رب، ہمارا یہ عمل قبول فرما، یقیناً تو بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔

ایک اور روایت میں (واقعے کا ابتدائی حصہ اس طرح) ہے، کہ حضرت ابراہیم، اسماعیل اور ان کی والدہ کو لے کر نکلے، ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا۔ پس اسماعیل کی والدہ مشکیزہ سے پانی پیتیں تو بچے کے لئے ان کی چھاتی میں دودھ خوب اترتا، یہاں تک کہ وہ مکہ آ گئے۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو ایک بڑے درخت کے نیچے بٹھایا، پھر ابراہیم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ گئے، تو اسماعیل کی والدہ بھی ان کے پیچھے چلتی رہیں، یہاں تک کہ جب وہ کداء جگہ پر پہنچے تو حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے ان کو پیچھے سے آواز دی، اے ابراہیم! ہمیں کس کے سپرد کر کے چھوڑ چلے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کے۔ والدۂ اسماعیل نے کہا، میں اللہ کے سپرد کئے جانے پر راضی ہوں اور واپس چلی گئیں اور مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور بچے کے لئے ان کی چھاتی میں دودھ اترتا رہا۔ یہاں تک کہ جب پانی ختم ہوگیا، تو (دل میں) کہا، میں (ادھر ادھر) جاؤں اور دیکھوں تو شاید کوئی آدمی نظر آئے۔ راوی نے بیان کیا، پس وہ گئیں اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں

اور خوب نظر دوڑائی کہ کیا کوئی نظر آتا ہے؟ لیکن کوئی نظر نہیں آیا (پھر نیچے اتریں) پس جب اتر گئیں تو دوڑیں اور مروہ پہاڑی پر چڑھ گئیں اس طرح کئی چکر لگائے (یعنی دونوں پہاڑوں کے درمیان) پھر (دل میں) کہا، میں جا کر بچے کو تو دیکھوں، اس نے کیا کیا؟ (یعنی اس کا کیا حال ہے؟) پس گئیں اور دیکھا تو وہ اسی حال میں تھا گویا کہ وہ زندگی کے آخری سانس لے رہا ہے، پس ان کے نفس نے قرار نہیں پکڑا اور سوچا کاش میں جاؤں اور دیکھوں شاید کسی کو پالوں، پس وہ پھر گئیں اور صفاء پہاڑ پر چڑھ گئیں اور خوب دیکھا لیکن کوئی نظر نہیں آیا یہاں تک کہ سات چکر پورے کر لئے پھر سوچا کہ جاؤں اور بچے کو دیکھوں کہ اس کا کیا حال ہے؟ وہاں آئیں تو اچانک ایک آواز کان میں پڑی تو انہوں نے کہا اگر تیرے پاس کوئی بھلائی ہے تو مدد کر۔ پس وہاں جبرائیل امین موجود تھے انہوں نے اپنی ایڑی زمین پر ماری۔ پس زمین سے پانی نکل آیا جسے دیکھ کر حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ حیرت زدہ ہو گئیں اور اپنی ہتھیلیوں سے پانی سمیٹ کر مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ اور راوی نے حدیث پوری تفصیل سے بیان کی اور یہ ساری روایات امام بخاری نے نقل کی ہے۔

الدوحة: بڑا درخت۔ قفي: پیٹھ پھیر کر جانا۔ الجريّ: بمعنی قاصد الفي: پانا ينسغ: بمعنی سانس کا اوپر نیچے ہونا جیسے زندگی کے آخری وقت میں ہوتا ہے۔

(١٨٦٨) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ". متفق عليه.

(١٨٦٨) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھنبی بھی مَنْ کی قسم میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔ (بخاری و مسلم)

کتاب الاستغفار

استغفار کا بیان

(٣٧١) آپ ﷺ مسلمانوں کی طرف سے استغفار کیجئے

(٤١٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

(٤١٧) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا

وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (سورة محمد: ١٩)

کریں اور مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے حق میں بھی۔''

(٤١٨) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا''﴾ (سورة النساء: ١٠٦)

(۴۱۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو، بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والے اور بڑے مہربانی کرنے والے ہیں۔''

(٤١٩) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ (سورة نصر: ٣)

(۴۱۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اپنے رب کی تسبیح وتحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے، وہ بڑے توبہ قبول کرنے والے ہیں۔''

(٤٢٠) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ "لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ" اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ"﴾ (سورة آل عمران: ١٥تا ١٧)

(۴۲۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے لوگ جو اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے مالک کے پاس ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں...... آخر شب میں گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔''

(٤٢١) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِاللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (سورة نساء: ١١٠)

(۴۲۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور جو شخص برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت والا پائے گا۔''

(٤٢٢) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ، وَمَاكَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (سورةالانفال: ٣٣)

(۴۲۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اللہ تعالیٰ ایسا نہ کریں گے کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دیں اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دیں گے جس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے رہتے ہیں۔

(٤٢٣) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾. (سورة آل عمران: ١٣٥)

(۴۲۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور جو لوگ ایسے ہیں کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات کا نقصان کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں، پھر گناہوں کی معافی چاہتے ہیں، واقعی اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل بد پر جانتے ہوئے بھی اصرار نہیں کرتے ہیں۔''

(١٨٦٩) وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ، وَاِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُاللّٰهَ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ". رواه مسلم.

(۱۸۶۹) حضرت اغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے دل میں بھی پردہ سا آ جاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (مسلم)

(١٨٧٠) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُاللّٰهَ، وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِى الْيَوْمِ اَكْثَرَمِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً. رواه البخارى.

(۱۸۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتا ہوں اور اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔

(١٨٧١) وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

(۱۸۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى، فَيَغْفِرُ لَهُمْ. رواه مسلم.

ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ سے استغفار کریں، پس اللہ ان کو معاف فرمائے گا۔ (مسلم)

(۱۸۷۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: "رَبِّ اغْفِرْلِىْ، وَتُبْ عَلَىَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ". رواه ابوداؤد، والترمذى، وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

(۱۸۷۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کی ایک ایک مجلس میں سو مرتبہ استغفار شمار کر لیتے تھے ان الفاظ میں، اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رجوع فرما، بے شک تو بہت رجوع فرمانے والا، نہایت مہربان ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

(۱۸۷۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجاً، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجاً، وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَايَحْتَسِبُ. رواه ابوداؤد.

(۱۸۷۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص استغفار کی پابندی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور ہر غم سے اسے نجات عطا کرتا ہے اور ایسی جگہ سے اس کو روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابوداؤد)

(۱۸۷۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، هُوَالْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ، غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْفَرَّ مِنَ الزَّحْفِ". رواه ابوداؤد والترمذى وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: حديثٌ صحيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِىِّ.

(۱۸۷۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو یہ کہے **استغفر اللّٰه الذی لا اله الا اللّٰه هوالحی القیوم واتوب الیه**۔ کہ "میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور نگران ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں،" تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ اس نے جہاد سے بھاگنے کا جرم کیا ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی، حاکم، امام حاکم نے کہا یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے)۔

(۱۸۷۵) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ، وَسَلَّمَ قَالَ: "سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّىْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِىْ، وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ، فَاغْفِرْ لِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا،

(۱۸۷۵) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ اس طرح کہے **اللهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی الخ** اللہ تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں جہاں تک طاقت رکھتا ہوں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں اور میں اپنے کیے ہوئے عمل کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کیں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تیرے علاوہ مجھے معاف

فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَمُوْقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ. رواه البخاری.

"اَبُوْءُ" بباءٍ مَضْمُوْمَةٍ ثُمَّ وَاوٍ وَهَمْزَةٍ مَمْدُوْدَةٍ وَمَعْنَاهُ: أُقِرُّ وَاَعْتَرِفُ.

کرنے والا کوئی نہیں۔ جو شخص ان کلمات استغفار کو دن میں دل کے یقین کے ساتھ پڑھے اور شام ہونے سے پہلے اسے موت آ جائے تو وہ جنتی ہے اور جو اسے یقین کے ساتھ رات کو پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آ جائے تو وہ جنت میں جائے گا۔ (مسلم) ابوء: باء پر پیش پھر واو اور ہمزہ ممدودہ اس کے معنی ہوتے ہیں کہ میں اقرار کرتا ہوں اور اعتراف کرتا ہوں۔

(۱۸۷۶) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اِسْتَغْفَرَاللّٰهَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ." قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ. وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهِ. كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ. رواه مسلم.

(۱۸۷۶) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور یہ دعا پڑھتے: اللھم انت السلام الخ اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے، اے عزت و جلالت کے مالک تو بڑی برکتوں والا ہے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ استغفار کیسے فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا آپ فرماتے تھے استغفر اللّٰہ، استغفر اللّٰہ (میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں)۔

(۱۸۷۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُاَنْ يَقُوْلَ قَبْلَ مَوْتِهِ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ، وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ. متفق عليه.

(۱۸۷۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی وفات سے پہلے یہ کلمات بہت کثرت سے پڑھتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ الخ اے اللہ! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیری خوبیوں کے ساتھ، میں تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۷۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ، اِنَّكَ مَادَعَوْتَنِيْ، وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَاكَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ، غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ، اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً". رواه الترمذی وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"عَنَانَ السَّمَاءِ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ: قِيْلَ: هُوَ

(۱۸۷۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم، جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید وابستہ رکھے گا تو جس حالت پر بھی ہوگا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم، اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے پھر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں بھی اپنی مغفرت کے ساتھ ملوں گا جس سے زمین بھر جائے گی۔'' (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ روایت حسن ہے۔) عَنَانَ السَّمَاءِ: عین پر زبر بعض

السَّحَابُ، وَقِيلَ: هُوَ مَا عَنَّ لَكَ مِنهَا، اَىْ: ظَهَرَ، وَ "قُرَابُ الْاَرْضِ" بِضَمِّ الْقَافِ، وَرُوِىَ بِكَسْرِهَا، وَالضَّمُّ اَشْهَرُ، وَهُوَمَا يُقَارِبُ مَلْأَهَا.

کے نزدیک اس کا معنی بادل کے ہیں اور بعض کے نزدیک جو چیز ظاہر ہو۔
قراب: قاف پر پیش ہے اور اس کے نیچے زیر بھی مروی ہے، تاہم پیش مشہور ہے اس کے معنی ہے جو زمین کے بھرنے کے بقدر ہو۔

(۱۸۷۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَا مَعْشَرَالنِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ، وَاَكْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ، فَاِنِّىْ رَاَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ" قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: مَالَنَا اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: "تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، مَارَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذِىْ لُبٍّ مِنْكُنَّ." قَالَتْ: مَانُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ؟ قَالَ: "شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَتَمْكُثُ الْاَيَّامَ لَاتُصَلِّى". رواه مسلم.

(۱۸۷۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت صدقہ دیا کرو اور کثرت سے استغفار بھی کیا کرو، اس لئے کہ میں نے جہنم میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے۔ تو ان میں سے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ہم عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لعن وطعن زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو، میں نے عقل اور دین میں ناقص ہونے کے باوجود تم عورتوں سے زیادہ عقل مند پر غالب آ جانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ اس نے پوچھا ہمارے اندر عقل اور دین کی کیا کمی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نقصان عقل تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے اور نقصانِ دین یہ ہے کہ بعض ایام میں وہ نماز نہیں پڑھتیں اور رمضان کے روزے نہیں رکھتیں، یہ نقصانِ دین ہے۔

(۳۷۲) ان چیزوں کا بیان جو اللہ نے مؤمنوں کے لئے جنت میں تیار کی ہے

(٤٢٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِى جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِىْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ﴾ (سورة الحجر: ٤٥، ٤٨)

(۴۲۴) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک خدا سے ڈرنے والے باغوں اور چشموں میں ہوں گے، تم ان میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو اور ان کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وہ سب دور کردیں گے کہ بھائی بھائی کی طرح رہیں گے، تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کریں گے، وہاں ان کو ذرا بھی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔"

(٤٢٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَفِيْهَا مَاتَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِىْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَاكُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا

(۴۲۵) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے میرے بندو! تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے یعنی وہ بندے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے، فرمانبردار تھے، تم اور تمہاری بیبیاں خوش بخوش جنت میں داخل ہو جاؤ، ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جائیں گے اور وہاں وہ چیزیں ملیں گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذت ہوگی، تم یہاں ہمیشہ رہو گے، یہ وہ جنت ہے جس کے تم مالک بنا دیئے گئے اپنے اعمال کے عوض میں، تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے ہیں جن میں

تَأْكُلُوْنَ﴾ (سورة زخرف: ٦٨ تا ٧٣)

سے کھا رہے ہو۔"

(٤٢٦) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ أَمِيْنٍ ۝ فِيْ جَنَّاتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِيْنَ ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُوْلٰى وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (سورة دخان: ٥١ تا ٥٧)

(۴۲۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: بیشک خدا سے ڈرنے والے امن کی جگہ میں ہوں گے، یعنی باغوں میں اور نہروں میں، وہ لباس پہنیں گے باریک اور سبز ریشم کا، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ بات اسی طرح ہے اور ہم ان کا گوری گوری، بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے بیاہ کردیں گے، وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگائے ہوں گے وہاں وہ بجز اس موت کے جو دنیا میں آ چکی تھی اور موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے بچالے گا، یہ سب کچھ آپ کے رب کے فضل سے ہوگا، بڑی کامیابی یہی ہے۔

(٤٢٧) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝﴾ (سورة التطفيف: ٢٢، ٢٨)

(۴۲۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک نیک لوگ ہمیشہ کے آرام میں ہوں گے، مسہریوں پر دیکھتے ہوں گے، تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشاشت پہچانے گا اور ان کو پینے کے لئے شراب خالص سربمہر جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہئے اور اس شراب کی آمیزش تسنیم کے پانی سے ہوگی، یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب لوگ پانی پئیں گے۔

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ.

اور آیات اس کے بارے میں کثیر اور معروف ہیں۔

(١٨٨٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا، وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، وَلَا يَبُوْلُوْنَ؛ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّكْبِيْرَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ" رواه مسلم.

(۱۸۸۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنتی جنت میں کھائیں گے، پئیں گے لیکن ان کو قضائے حاجت کی ضرورت نہیں ہوگی، نہ ناک سے ریزش نکلے گی، نہ پیشاب کریں گے، پس ان کا یہ کھانا ایک ڈکار ہوگا مشک کے پسینے کی طرح، ان کے اندر تسبیح و تکبیر کا اس طرح القاء کیا جائے گا جیسے سانس القاء کی جاتی ہے۔ (مسلم)

(١٨٨١) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ" متفق عليه.

(۱۸۸۱) حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا ہے اور چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ الخ: کہ کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے عملوں کے بدلے میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا سامان

چھپا رکھا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۸۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَ ةً: لَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُ هُمُ الْاَلُوَّةُ عُوْدُ الطِّيْبِ أَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ أَبِيْهِمْ آدَمَ، سِتُّوْنَ ذِرَاعاً فِي السَّمَاءِ". متفق عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: "آنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ، وَلَا تَبَاغُضَ: قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ وَاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا.

قوله: "عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ" رَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِفَتْحِ الْخَاءِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ، وَبَعْضُهُمْ بِضَمِّهِمَا وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ.

(۱۸۸۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے اس طرح ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے، پھر ان کے بعد داخل ہونے والوں کے چہرے آسمان پر سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے، وہ نہ پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ اور نہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان کی انگیٹھی میں خوشبودار لکڑی ہوگی، ان کی بیویاں موٹی موٹی آنکھوں والی ہوں گی، سب ایک ہی آدمی کی ساخت پر اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے مگر ان کے قد ساٹھ ہاتھ ہوں گے جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا تھا۔

بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ ان کے برتن سونے کے ہوں گے ان کا پسینہ کستوری (خوشبودار) ہوگا، ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی، ان کے حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے نظر آئے گا، ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض و عناد، ان کے دل ایسے ہوں گے جیسے ایک آدمی کا دل ہے، وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح کریں گے۔

عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ: ایک ہی آدمی کی ساخت پر۔ خاء پر زبر اور لام ساکن اور بعض نے خُلُق یعنی (خاء اور لام دونوں پر پیش) پڑھا ہے، یعنی ان سب کے اخلاق ایک آدمی کی طرح ہوں گے اور یہ دونوں معنی صحیح ہیں۔

(۱۸۸۳) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَأَلَ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ: مَا أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ يَجِيْءُ بَعْدَمَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيُقَالُ لَهُ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ، وَأَخَذُوْا أَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهُ: أَتَرْضٰى أَنْ يَكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ

(۱۸۸۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جنتیوں میں سب سے کم تر درجے کا آدمی کیسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا یہ وہ آدمی ہوگا جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! میں کیسے داخل ہوں جب کہ لوگ اپنے درجات میں جا چکے ہیں اور وہاں قابض ہو چکے ہیں؟ تو اس کو کہا جائے گا کیا تو اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تجھے دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی ایک

رَبِّ، فَيَقُوْلُ: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ، فَيَقُوْلُ فِي الْخَامِسَةِ: رَضِيْتُ رَبِّيْ، فَيَقُوْلُ: هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهٖ، وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَلَذَّتْ عَيْنُكَ. يَقُوْلُ: رَضِيْتُ رَبِّ، قَالَ: رَبِّ فَأَعْلَا هُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ أَرَدْتُ! غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدَيَّ، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَمْ تَرَعَيْنٌ، وَ لَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْعَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ". رواه مسلم.

بادشاہ کے مثل بادشاہی دیدی جائے؟ وہ کہے گا اے میرے رب! اس پر راضی ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لئے وہ بادشاہی ہے اور اس کے مثل اور اس کے مثل اور اس کے مثل اور اس کے مثل، پس پانچویں مرتبہ میں وہ کہے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تیرے لئے ہے اور اس کے مثل دس گنا اور تیرے لئے وہ بھی جس کا تیرا دل چاہے اور جس کو دیکھ کر تجھے لذت حاصل ہو۔ پس وہ کہے گا اے میرے رب! میں راضی ہوگیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا جنتیوں میں سب سے اعلیٰ درجے والا کیسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو میری مراد ہیں میں نے ان کی عزت کے درخت کو اپنے ہاتھ سے لگایا اور اس پر مہر لگائی ہے، پس اسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال نہیں گزرا۔ (مسلم)

(١٨٨٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ آخِرَاَهْلِ النَّارِخُرُوْجاًمِنْهَا، وَآخِرَاَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ: رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأٰى، فَيَرْجِعُ، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأٰى، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأٰى، فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ، وَجَدْتُهَا مَلْأٰى! فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا، اَوْ: اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا. فَيَقُوْلُ: أَتَسْخَرُبِيْ، أَوْتَضْحَكُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ!" قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، فَكَانَ يَقُوْلُ: "ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً". متفق عليه.

(١٨٨٤) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یقیناً میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنمیوں میں سے سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور جنتیوں میں سب سے آخر میں داخل ہوگا، یہ شخص سرین کے بل گھسیٹتا ہوا جہنم سے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے۔

جا، جنت میں داخل ہوجا، پس وہ جنت میں آئے گا تو اس کے دل میں یہ بات آئے گی کہ وہ تو بھری ہوئی ہے، پس وہ لوٹ کر واپس آجائے گا اور کہے گا اے میرے رب! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جا، جنت میں داخل ہوجا۔ پس وہ جنت میں آئے گا تو اس کے دل میں یہ بات آئے گی کہ وہ تو بھری ہوئی ہے، پھر وہ لوٹ کر واپس آجائے گا اور عرض کرے گا کہ اے رب، میں نے تو اسے بھرا ہوا دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جا، جنت میں داخل ہوجا، تیرے لئے دنیا کے برابر اور اس سے مزید دس گنا جنت کا حصہ ہے، پس وہ کہے گا کیا، اے اللہ! تم میرے ساتھ مذاق کرتے ہو یا میرے ساتھ ہنسی کرتے ہو؟ حالانکہ تو تو بادشاہ ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس کے

بعد اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں، پس آپ ﷺ فرماتے تھے یہ سب سے ادنیٰ درجے کا جنتی ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸۸۵) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّۃِ لَخَیْمَۃً مِنْ لُؤْلُؤَۃٍ وَاحِدَۃٍ مُجَوَّفَۃٍ، طُوْلُھَافِی السَّمَاءِ سِتُّوْنَ مِیْلًا، لِلْمُؤْمِنِ فِیْھَا اَھْلُوْنَ، یَطُوْفُ عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُ، فَلَا یَرٰی بَعْضُھُمْ بَعْضًا". متفق علیہ. "اَلْمِیْلُ" سِتَّۃُ آلَافِ ذِرَاعٍ.

(۱۸۸۵) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن کے لئے جنت میں ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگی، اس میں مؤمن کے کئی گھر والے ہوں گے۔ مؤمن ان سب پر چکر لگائے گا لیکن وہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے۔ (بخاری ومسلم)

المیل: میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے۔

(۱۸۸۶) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَشَجَرَۃً یَسِیْرُالرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَۃَ سَنَۃٍ مَایَقْطَعُھَا". متفق علیہ.

وَرَوَیَاہُ فِی "الصَّحِیْحَیْنِ" اَیْضًامِنْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: "یَسِیْرُالرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّھَامِائَۃَ سَنَۃٍ مَایَقْطَعُھَا."

(۱۸۸۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ تیز چلنے والے گھوڑے کا سوار بھی اس کے نیچے سو سال چلے تب بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔ (بخاری ومسلم)

اور بخاری اور مسلم میں یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس میں آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ایک گھڑ سوار اس کے سائے میں سو سال بھی چلے تو اس کا سایہ ختم نہیں ہوگا۔

(۱۸۸۷) وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَ وْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِھِمْ کَمَا تَتَرَاءَ وْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَابَیْنَھُمْ." قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَایَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ؟ قَالَ: "بَلٰی، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰہِ، وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ". متفق علیہ.

(۱۸۸۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنتی اپنے اوپر بالا خانے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسا کہ تم مشرق ومغرب کے کنارے میں چمکنے والے ستارے کو دیکھتے ہو، گویا کہ اہل جنت کے درمیان درجات کا تفاضل اس طرح فضیلت کے لحاظ سے ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ بلند مراتب تو انبیاء علیہم السلام ہی کو حاصل ہوں گے، دوسرے لوگ تو ان تک نہیں پہنچ سکیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ پر جو ایمان لائے اور پیغمبر کی تصدیق کی (ان کو بھی یہ درجات حاصل ہوں گے۔) (بخاری ومسلم)

(۱۸۸۸) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَقَابُ قَوْسٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌمِمَّا تَطْلُعُ عَلَیْہِ الشَّمْسُ اَوْتَغْرُبُ" متفق علیہ.

(۱۸۸۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک کمان کی مقدار جگہ اس تمام دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(١٨٨٩) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوْقًا يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ، فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ، فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالاً، فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى اَهْلِيْهِمْ، وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالاً، فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ: وَاللّٰهِ، لَقَدِازْدَدْتُمْ حُسْنًا وَجَمَالاً! فَيَقُوْلُوْنَ: وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ، لَقَدِازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالاً!". رواه مسلم.

(۱۸۸۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں لوگ جمعے کو آیا کریں گے، پس وہاں شمال سے ہوا چلے گی جوان کے چہروں، کپڑوں کو خوشبو سے مہکا دے گی جس سے ان کے حسن اور جمال میں اور زیادہ اضافہ ہوجائے گا، پس جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس آئیں گے جب کہ ان کے حسن اور جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو ان سے ان کے گھر والے کہیں گے اللہ کی قسم تم تو پہلے سے زیادہ حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو۔ تو وہ یہ کہیں گے اور تم بھی اللہ کی قسم ہمارے بعد حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو۔ (مسلم)

(١٨٩٠) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ". متفق عليه.

(۱۸۹۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنتی جنت میں اپنے بالاخانوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستارے کو دیکھتے ہو۔ (بخاری و مسلم)

(١٨٩١) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِساً وَصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انْتَهٰى، ثُمَّ قَالَ فِيْ آخِرِحَدِيْثِهِ: "فِيْهَا مَالاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ." ثُمَّ قَرَأَ "تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ". رواه البخاري.

(۱۸۹۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ایک ایسی مجلس میں حاضر تھا جس میں آپ نے جنت کا تذکرہ فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ فارغ ہوگئے، پھر آپ نے اپنی گفتگو کے آخر میں فرمایا اس میں ایسی نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے نہ دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا گذر ہوا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "تتجافى جنوبهم عن المضاجع" ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں (اللہ کے اس قول تک) "پس کوئی دل نہیں جانتا جو ان کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ (بخاری)

(١٨٩٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِيْ مُنَادٍ: اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا، فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَداً، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا، فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَداً، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَداً، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا أَبَداً". رواه مسلم.

(۱۸۹۲) حضرت ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تمہارے لئے یہ ہے کہ اب تم زندہ رہو گے، تم پر کبھی موت نہ آئے گی، تم ہمیشہ صحت مند رہو گے، کبھی بیمار نہیں ہو گے اور یہ کہ تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور یہ کہ تمہارے لئے راحت ہی راحت ہے، تمہیں کبھی تکلیف نہیں آئے گی۔ (مسلم)

(۱۸۹۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ یَقُوْلَ لَهٗ: تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی، وَ یَتَمَنّٰی، فَیَقُوْلُ لَهٗ: هَلْ تَمَنَّیْتَ؟ فَیَقُوْلُ: نَعَمْ، فَیَقُوْلُ لَهٗ: فَاِنَّ لَکَ مَاتَمَنَّیْتَ، وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ". رواہ مسلم.

(۱۸۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم سے ادنی جنتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا آرزو کرو۔ پس وہ آرزو کرے گا، پھر آرزو کرے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے اپنی ساری آرزوؤں کا اظہار کر دیا ہے؟ وہ کہے گا ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرے لئے جو کچھ تو نے آرزو کی ہے وہ بھی ہے اور اس کے ساتھ اس کے مثل اور بھی۔ (مسلم)

(۱۸۹٤) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ: یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَیَقُوْلُوْنَ: لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ، وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ، فَیَقُوْلُ: هَلْ رَضِیْتُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَارَبَّنَا، وَقَدْاَ عْطَیْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَداً مِنْ خَلْقِكَ! فَیَقُوْلُ: اَلَا أُعْطِیْکُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَیَقُوْلُ: أُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ، فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَهٗ اَبَداً". متفق علیه.

(۱۸۹۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا اے جنتیو! وہ کہیں گے اے ہمارے رب، ہم حاضر ہیں، تمام خیر و سعادت تیرے ہاتھوں میں ہے، پس اللہ کہے گا تم راضی ہو؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب، ہم بھلا راضی کیوں نہ ہوں، جب کہ تو نے ہمیں ان نعمتوں سے نوازا ہے جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے افضل چیز نہ دوں؟ تو وہ کہیں گے اس سے افضل کون سی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم پر اپنی رضامندی نازل کرتا ہوں اب اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۹٥) وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ: "اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا کَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُوْنَ فِیْ رُؤْیَتِهٖ". متفق علیه.

(۱۸۹۵) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودہویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا تم یقیناً اپنے رب کو عنقریب واضح طور پر ایسی ہی دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اس کے دیکھنے سے تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۹٦) وَعَنْ صُهَیْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا أَزِیْدُکُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: اَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ فَیَکْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوْا شَیْئًا أَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنَ النَّظَرِاِلٰی رَبِّهِمْ". رواہ مسلم.

(۱۸۹۶) حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کسی اور چیز کی خواہش رکھتے ہو کہ میں تمہیں مزید عطا کروں؟ تو وہ کہیں گے کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ تم نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور جہنم سے نجات نہیں دی؟ پس اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دے گا پس وہ ایسی چیز نہیں دیئے گئے ہوں گے جو انہیں اپنے رب کے دیکھنے سے زیادہ محبوب ہو۔ (مسلم)

(٤٢٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهَارُ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ دَعْوَاهُمْ فِيْهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ، وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (سورة يونس: ٩، ١٠)

(۴۲۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کا رب ان کو بوجہ ان کے مؤمن ہونے کے ان کے مقصد تک پہنچادے گا، ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، چین کے باغوں میں، ان کے منہ سے یہ بات نکلے گی کہ سبحان اللہ اور ان کا باہمی سلام یہ ہوگا سلام علیکم اور آخری بات یہ ہوگی الحمد للہ رب العالمین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا، وَمَاكُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اس کی ہدایت دی، اگر اللہ ہمیں اس کی ہدایت نہ دیتا تو ہم خود اس کو اختیار کرنے والے نہ ہوتے۔ اے اللہ اپنے بندے اور رسول نبی امی محمد ﷺ، آپ کی آل، ازواج اور اولاد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل فرمائی اور نبی امی محمد ﷺ اور آپ کی آل، ازواج اور اولاد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر جہانوں میں برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

قَالَ مُؤَلِّفُهٗ: يَحْيَى النَّوَوِيُّ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَرَغْتُ مِنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ رَابِعَ عَشَرَ رَمَضَانَ سَنَةَ سَبْعِيْنَ وَسِتَّ مِائَةٍ بِدِمَشْق.

”امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (جو اس کتاب کے مؤلف ہیں) فرماتے ہیں کہ میں اس کتاب کی تصنیف سے بروز سوموار ۱۴ رمضان المبارک چھ سو ستر ہجری کو دمشق میں فارغ ہوا۔“

آج یہ ترجمہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے جس کی ابتداء مدینۃ الرسول میں جناب حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی رحمہ اللہ تعالیٰ بلند شہری کے حکم سے ہوئی، اور پھر حضرت بار بار اس کے ترجمہ کی تکمیل کا حکم فرماتے رہے، اور فرماتے تھے میں ریاض الصالحین کا ترجمہ اور شرح کو لکھنے کا ہمیشہ ارادہ کرتا رہا، مگر اب تم کو حکم دیتا ہوں کہ اس کو جلد سے جلد تکمیل تک پہنچاؤ مگر صد افسوس کہ اس کا ترجمہ شرح کی تکمیل سے پہلے حضرت دنیا سے رخصت ہو گئے، اللہ تعالیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

آج الحمد للہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۸ جون ۲۰۰۲ء بروز جمعہ فراغت ہوئی، اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے قبول ومنظور فرمائے اور مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

”وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ،
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ“

بندہ محمد حسین صدیقی عفی عنہ

(استاذ الحدیث جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی)